

سنن نسائی شریف مترجم

[تالیف]

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

[جلد اول]

مکتبہ اسلامیہ
لاہور و پاکستان



سُننِ انسانی شریف مترجم

مَا أَكْبَرُ عِزَّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا وَفَاءَ أَتَمِّكَرُ عَنْتَهُ ﷺ فَأَتَمُّوْا
 اللہ کے رسول پر کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُننِ انسانی شریف

جلد اول

تالیف: امام ابو عبید الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد نان
 [مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے ص ۱ اسلامیہ)]



ناشر

مکتبۃ العلم
 ۱۸-۱ اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
 Ph: 7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ سنن نسائی شریف رحمہ
تالیف: _____ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیبہ النسائی
مترجم: _____ مولانا خورشید حسن قاسمی
نظر ثانی: _____ حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبد الرحمن جانی (ایم اے علوم اسلامیہ)]
طابع: _____ خالد مقبول
مطبع: _____ لعل سار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ اسلامیہ افسر سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت
علم و حج اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاد کی گئی ہے۔
بہری نقد سے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ منشا ماہر ازالہ کیا جائے گا۔ شکا نہی کے لئے ہم بے حد شکر
مزا رہوں گے۔ (ادارہ)

اللہ

عزوجل نے امت

کاشع و مآخذ اور اس کی اساس

کما ورد فی الحدیث

تعسکتکم بہما

((میں نے تم میں

جس جب تک

تھامے رہو گے ہرگز

ہو گے اور وہ دو چیزیں ہیں کتاب

رسول اور یہ دونوں چیزیں آپس میں مضبوط

معنی کہ قرآن متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے یا

حدیث اس کی تفصیل ہے۔ پھر ان میں قرآن کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ

عرض ناشر

محمد علی صاحبہا الف الف تحیہ کو جو مبارک دین عطا فرمایا ہے اس

و بنیاد دو چیزیں ہیں ایک قرآن اور دوسری حدیث:

((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما

کتاب اللہ و سنتہ رسولہ

دو چیزیں چھوڑی

انہیں مضبوط

گراہ نہ

اللہ اور سنت

تعلق رکھتی ہیں بایں

قرآن اجمال ہے اور

نے اپنے ذمہ لی ہے: کما

قال فی کلامہ المجدد: ﴿وانا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ ہم

نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم

ہی اس کے محافظ ہیں۔ جبکہ حدیث کی حفاظت وصیانت اور اس کی پیش از پیش کافرینہ با حسن وجہ سرانجام دیتے چلے

آئے ہیں۔

ذیل نظر تالیف سنن نسائی شریف (جو امام ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب النسائی مینیہ کی بہترین کاوشوں کا ثمرہ

ہے) بھی اس خدمت حدیث کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امام نسائی مینیہ نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے ذخیرہ کو

بہت خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع

ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد بھی اس سلسلہ میں مددگار ثابت ہوئی جس کی وجہ سے ناشران حضرات نے

اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم کی کو کمپیوٹر پر لینے نقل کر لیا گیا اور ان کے معیار کو مزید

سے مزید تر بہتر انداز میں شائع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مکتبۃ العلم لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی

اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے

فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کی کوشدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کے ازالہ

کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی رحمہ اللہ (استاذ دارالعلوم دیوبند) سے درخواست

کی کہ سنن نسائی شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو اور احناف کا نقطہ نظر بھی انتہائی

احسن طریقے سے پیش کرتا ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو خلعت قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس

کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفاہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعہ واضح بھی

کیا۔ ہم (اربابِ مکتبۃ السلام لاہور) نے سنن نسائی شریف کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل خوبیوں سے آراستہ و چرست ہو کر معتمد شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔

- ① پرانے تراجم پر اعتماد و استغناء کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کروایا گیا۔
- ② پرانے نسخوں میں جو کاتب کی غلطیاں تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔
- ③ جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے روک گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخے سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔

- ④ کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔
- ⑤ کمپیوٹرز اور کتابت کے علم سے قلم نامور عالم دین (مولانا جامی رحمہ اللہ) سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی بھی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

- ⑥ پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔
- ⑦ کتابت کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مرحلے میں معیار پر بالکل کپروماز (Compromise) نہیں کیا گیا۔

بندہ ہر حقیر احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا ترجمہ شائع کرنے پر اللہ عزوجل کا شکر گزار ہے اور اپنی اس بے بسا حق کی بھی کما حقہ اعتراف ہے کہ اگر مجھے میرے والدین کی یہ خصوصیات عائیں اور قدم قدم پر راہنمائی میسر نہ آئے تو شاید احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا شائع کرنا ممکن نہ ہو۔

اس لیے جہاں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ناشراورد دیگر معاونین کے لیے دعا کی درخواست ہے وہاں میرے والد محترم رحمہ اللہ کی صحت و عافیت کی اور میری والدہ مرحومہ (اللہ عزوجل ان کو جنت الفردوس میں بلند فرماتے) سے نوازاے کیلئے بھی دعا کی استدعا خاص ہے۔

طاب و علان لدنہما

تذکرہ امام نسائی رحمہ اللہ

ولدیت اور نام و نسب

امام موصوف رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: تام احمد بن شعیب بن حل بن شان بن بحر بن دینار النسائی الخراسانی ابو عبد الرحمن کنیت ہے لقب حافظ الحدیث ہے۔ سن ولادت ۲۱۳ھ (اور کچھ کی رائے میں ۲۱۵ھ) مذکور ہے۔ امام رحمہ اللہ کی ولادت نسا، شہر میں ہوئی اسی وجہ سے نسائی مشہور ہیں۔

زبردست قوتِ حافظہ

امام نسائی رحمہ اللہ کو اللہ عزوجل نے غیر معمولی قوتِ حافظہ سے مالا مال کیا تھا۔ حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا کہ امام مسلم رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ میں سے حدیث کا زیادہ حافظہ کون ہے؟ تو فرمایا امام نسائی رحمہ اللہ۔

اساتذہ اور اشتقاقِ طلبِ حدیث

امام نسائی رحمہ اللہ نے طلبِ حدیث کے لیے حجاز، عراق، شام، مصر وغیرہ کا سفر کیا اور اپنے دور کے مشائخ عظام سے استفادہ فرمایا۔ آپ رحمہ اللہ کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس کی عمر ہی سے تحصیلِ علم کے لیے زور دراز طریقوں کا سفر کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے نامور اساتذہ و کرام رحمہ اللہ میں سے امام بخاری، امام ابو داؤد، امام احمد، امام ترمذی بن سعید رحمہ اللہ وغیرہ معروف ہیں۔

اس کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ کے توسط سے آپ کے اساتذہ کا سلسلہ سراج الاسلام، امام اعظم سراج الاولیاء ابو حنیفہ بن نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے بھی جا ملتا ہے جس کا تذکرہ یہاں باعثِ دلالت ہو گا۔

تصانیف

امام نسائی رحمہ اللہ نے مجاہدہ و ریاضت اور زہد و ورع کے ساتھ ساتھ جہل و اہلکی مصروفیات کے باوجود متعدد کتب تصنیف کیں جن کا ابتدائی ذکر یوں ہے: السنن الکبریٰ، التتبی، خصائص علی، منہل علی، منہل، کتب، کتاب التیمی، کتاب المدلسین،

کتاب الضعفاء کتاب الاخوان مسند منصور مسند القضاة اسماء الرواة مناسک حج۔

اہمیت و خصوصیت ”سنن نسائی“

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذخیرۂ احادیث میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس سے قبل ایسی کتاب موجود نہ تھی۔ علامہ سکاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء سنن نسائی کو روایت و درایت کے اعتبار سے صحیح بخاری سے افضل گردانتے ہیں۔ ابن رشید تحریر کرتے ہیں: جس قدر کتب حدیث سنن کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں ان میں سے سنن نسائی صفات کے اعتبار سے جامع تر تصنیف ہے کیونکہ امام نسائی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے انداز کو مجتمع کر دیا ہے۔

وفات حسرت آیات

امام نسائی رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت امام رحمہ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر حضرات اہل بیت علیہ السلام کے فضائل و مناقب تحریر فرما کر فارغ ہو گئے تو امام رحمہ اللہ نے چاہا کہ میں یہ فضائل و مناقب (دُشمن کی جامع مسجد میں) پڑھ کر سناؤں تاکہ لوگ فضائل اہل بیت سے واقف ہوں۔ چنانچہ ابھی اپنی تحریر کا کچھ حصہ ہی پڑھا تھا کہ مجمع میں سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ تحریر فرمایا ہے؟ امام نسائی رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا: وہ اگر برابر ہی چھوٹ جائیں جب بھی غنیمت ہے۔ (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی ضرورت نہیں)۔ یہ بات پہنچتے ہی لوگ اُن پر نوٹ پڑے اور ان کو شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا شروع کر دیا اور اس قدر مارا کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگ اُن کو کھر لے آئے جب ہوش آیا تو فرمایا: مجھ کو تم لوگ مکہ مکرمہ پہنچا دو چنانچہ مکہ معظمہ پہنچا دیا گیا اور وہیں امام موصوف رحمہ اللہ کی وفات ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان تدفین ہوئی۔ سنہ وفات ماہ صفر ۳۰۳ھ ہے۔

بہر حال امام موصوف رحمہ اللہ کی یہ عظیم تصنیف آج عالم اسلام کی ہر ایک دینی درس گاہ میں دورۂ حدیث میں داخل شامل نصاب ہے اور اپنی انفرادی اور امتیازی خصوصیت اور طرز نگارش کے اعتبار سے بلاشبہ بخاری و مسلم کی طرح اہمیت سے پڑھائی جانے کے درجہ میں ہے۔

اگر قارئین امام موصوف رحمہ اللہ کے مزید حالات جاننے کے مشتاق ہوں تو ”بستان المحمدین“ منہذ الخواطر مبادیات حدیث ”کشف الظنون“ وغیرہ کتب کا مطالعہ بے حد نافع رہے گا۔

سنن نسائی شریف جلد ①

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۸	پاخانہ کے لیے جانے وقت کی دعا	۴۱	کتاب الطہارۃ
۴۹	تقضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے کی ممانعت		پاک کا بیان
	پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب پشت کرنے کی ممانعت		اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہیں تک دھو" کی تفسیر
	پیشاب پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب چہرہ کرنے کا حکم	۴۲	رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا
	مکانات میں پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا		طریقہ مسواک
۵۰	تقضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت		کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟
۵۱	صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان	۴۳	فضیلت مسواک
۵۲	مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا		کثرت کے ساتھ مسواک کرنے کی ہدایت
	کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا		رد زوار شخص کے لیے تیسرے پہر تک مسواک
۵۳	پیشاب سے بچنے کا بیان	۴۴	ہر وقت مسواک کرنا
۵۳	برتن میں پیشاب کرنا		پیدا کی سنتیں جیسے خندہ وغیرہ کرنے کا بیان
	طشت میں پیشاب کرنا	۴۵	ناخن کاٹنے کا بیان
	سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت سے متعلق		انہل کے بال اکھیرنے کا بیان
	غصہ ہونے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان	۴۶	ناف کے نیچے کے بال کاٹنے کا بیان
۵۵	غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے		موجھ کترنا
۵۶	پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا		مذکورہ اشیاء کی عدت سے متعلق
			موجھ کے بال کترنے اور ڈاڑھی کے چھوڑنے کا بیان
			پیشاب پاخانہ کے لیے دُور جانا
		۴۸	تقضائے حاجت کے لیے دُور نہ جانا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۹	سے مانجھنے کے بارے میں	۵۶	دوسو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا
۷۰	بجی کے جھوٹے سے متعلق		بڑی سے استنجا کرنے کی ممانعت
۷۱	کدھے کے جھوٹے سے متعلق		لید سے استنجا کرنے کی ممانعت
۷۲	مرد اور عورت کے ایک ساتھ دوسو کرنے کا بیان	۵۷	استنجا میں تھن و چیلے سے کم؛ چیلے استعمال کرنے سے متعلق
۷۳	جنسی کے مسئلے سے جو پانی نکلا جائے اس کا حکم		دو دھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت
۷۴	دوسو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے؟		ایک پھر سے استنجا کرنے کی رخصت و
۷۵	وضو میں نیت کا بیان		اجازت کا بیان
۷۶	برتن سے وضو کے متعلق فرمان نبوی رضی اللہ عنہ		اگر صرف مٹی یا دھیلوں ہی سے استنجا کر لیا جائے؟
۷۷	پوقت وضو بسم اللہ پڑھنا	۵۸	پانی سے استنجا کا حکم
۷۸	آخر نماز وضو کرنے والے ہاتھوں کے اعضاء پر وضو پانی ڈال جائے؟		دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت
۷۹	دوسو کرتے وقت اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا	۶۰	استنجا کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ گرنا
۸۰	وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا		پانی میں تختی ناپاکی کے گرنے سے وہ پانی
۸۱	وضو کا طریقہ دونوں ہاتھ دھونا	۶۱	ناپاک نہیں ہوتا اس کی حد کا بیان
۸۲	وضو میں کتنی مرتبہ اعضاء کو دھونا چاہیے؟	۶۲	پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنے کا بیان
۸۳	وضو میں کلی کرنا اور نہک میں پانی ڈالنا	۶۳	ظہیر سے ہوئے پانی سے متعلق
۸۴	دونوں ہاتھوں میں سے کون سے ہاتھوں میں پانی لے کر کلی کرے؟		سمندر میں پانی کا بیان
۸۵	ایک ہی مرتبہ نہک صاف کرنے کا بیان، احکام وضو کرتے وقت نہک میں پانی زور سے ڈالنے کا بیان	۶۵	برف سے وضو کرنے کا بیان
۸۶	نہک میں پانی ڈالنے اور صاف کرنے کا بیان	۶۶	برف سے پانی سے وضو
۸۷	بیدار ہونے کے بعد نہک صاف کرنے کا بیان		اودھ کے پانی سے وضو
۸۸	کیسے نہک شستے		کتے کے جھوٹے کا حکم
۸۹	وضو میں چہرہ دھونا	۶۸	جب کتہ کسی کے برتن میں منہ ڈال کر چپ
۹۰	چہرہ کتنی مرتبہ دھونا چاہیے؟		چپ کر کے پانی پی لے تو برتن میں جو چہرے
			اس کو بہا دینا چاہیے
			جس برتن میں کتہ منہ ڈال کر پی لے تو اس کو مٹی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۹۳	متیم کے واسطے موزوں پر مس کرنے کی مدت	۸۰	وضو میں دونوں ہاتھ دھونے کا بیان
۹۳	ہا وضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟	۸۱	ترکیب وضو
۹۵	بر نماز کے لیے وضو نہ کرنا	۸۱	(وضو میں) ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہیے؟
۹۶	پانی کے چھڑکنے کا بیان	۸۲	ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان
۹۶	وضو کا بچا ہوا پانی کا آمدا کرنا	۸۲	سر پر مس کی کیفیت کا بیان
۹۶	وضو کی فرضیت	۸۲	سر پر کتنی مرتبہ مس کرنا چاہیے؟
۹۶	وضو میں اسانڈا کرنے کی ممانعت	۸۳	عورت کے مس کرنے کا بیان
۹۸	وضو پورا کرنا	۸۳	کانوں کے مس سے متعلق
۹۸	وضو مکمل کرنے کی فضیلت	۸۳	کانوں کا سر کے ساتھ مس کرنا اور ان کے سر
۱۰۰	حکم الہی کے مطابق وضو کرنا	۸۳	کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق
۱۰۰	وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہیے؟	۸۳	عمامہ پر مس سے متعلق
۱۰۰	وضو کے زریعہ سے متعلق ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم	۸۵	پیشانی اور عمامے پر مس کرنے کے متعلق
۱۰۲	بہترین طریقہ سے وضو کر کے دو رکعات ادا کرنے والے کا اجر	۸۶	عمامہ پر مس کرنے کی کیفیت
۱۰۲	نڈی لٹکنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۶	پاؤں دھونے کے واجب ہونے سے متعلق
۱۰۲	پاخانہ پیشاب نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۶	وضو میں کون سے پاؤں کو پہلے دھونا چاہیے؟
۱۰۲	پاخانہ لٹکنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جانے کا بیان	۸۸	دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق
۱۰۵	رج خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹ جانا	۸۸	آنکھوں کے درمیان خلال کرنے سے متعلق
۱۰۵	سو نے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۸	کتنی مرتبہ پاؤں دھونا چاہیے؟
۱۰۶	اونچا آنے کا بیان	۸۹	دھونے کی حد سے متعلق
۱۰۶	شرم گاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۹۱	جوتوں میں وضو سے متعلق (یعنی جوتے پہن کر وضو کرنا)
۱۰۶	شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹنے سے متعلق	۹۱	موزوں پر مس کرنے سے متعلق
۱۰۶	اس کا بیان کہ اگر مرد شہوت کے بغیر عورت کو	۹۱	جراپ اور جوتوں پر مس سے متعلق
		۹۲	دوران سفر موزوں پر مس
			مسافر کے لیے موزوں پر مس کرنے کی مدت کا بیان

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۲۱	متعلق جنبی شخص کو بغیر ہونے پانی میں گھس کر غسل	۱۰۷	چھوٹے تو وضو نہیں لوتا
۱۲۲	کرنے کی ممانعت غصہ ہونے پانی میں پیشاب کرنے کے	۱۰۸	بوسہ لینے سے وضو نہیں لوتا
۱۲۳	بعد اس سے غسل کرنا ممنوع ہے رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا	۱۰۹	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا
۱۲۴	رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا جا سکتا ہے؟	۱۱۱	آگ سے پکی ہوئی اشیاء کا وضو نہ کرنے سے متعلق
۱۲۵	غسل کے وقت پردہ یا آذر کرنے سے متعلق پانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جاسکتا ہے؟	۱۱۲	ستو کھانے کے بعد گلی کرنا
۱۲۶	غسل کے واسطے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں	۱۱۳	دودھ پی کر گلی کرنے کا بیان
۱۲۷	شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے	۱۱۴	کوئی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے اور کن سے نہیں؟
۱۲۸	جنبی شخص کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت	۱۱۵	جس وقت کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے
۱۲۹	ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت	۱۱۶	کافر مشرک کوزمین میں دبانے سے غسل لازم ہے
۱۳۰	پیلے سے غسل کرنے کا بیان	۱۱۷	خٹانوں کے مل جانے (دخول صیغہ) پر غسل کا واجب ہونا
۱۳۱	جس وقت کوئی خاتون غسل جناب کرے تو اُس کو اپنے سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں	۱۱۸	جس وقت منی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے
۱۳۲	اگر حائضہ عورت احرام باندھنے کا ارادہ کرے اور اس کے لیے وہ غسل کرے	۱۱۹	عورت کے لیے احتلام کا حکم
۱۳۳	جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ کو پاک کر لے	۱۲۰	اگر کسی کو احتلام تو بوجہین (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟
		۱۲۱	مراد اور عورت کی منی سے متعلق
		۱۲۲	جینے کے بعد غسل کرنا
		۱۲۳	لفظ "اقراء" کی شرعی تفسیر و حکم
		۱۲۴	استحاضہ کے غسل کے متعلق
		۱۲۵	غصہ کے بعد غسل کرنے سے متعلق
		۱۲۶	استحاضہ اور جحفی کے خون کے درمیان فرق سے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۳۵	جس وقت جبھی شخص وضو نہ کرے تو کیا حکم ہے؟	۱۳۰	برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا چاہیے؟
۱۳۶	اگر جبھی شخص دوبارہ ہمسٹری کا ارادہ کرے تو کیا حکم ہے؟		دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی تپاکی کو زائل کرنے کا بیان
	ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرنا		نجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے متعلق
	جبھی شخص کے واسطے تلاوت قرآن جائز نہیں	۱۳۱	غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق
	جبھی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے وغیرہ سے متعلق فرمان رسول ﷺ		جبھی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنے سے متعلق
۱۳۷	حائضہ سے خدمت لینا		جبھی کے واسطے کس قدر پانی غسل کے لیے بہانا کافی ہے؟
۱۳۸	حائضہ کا مسجد میں چٹائی بچانا		(عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرے؟
۱۳۹	اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے؟	۱۳۲	غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں
	جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو شوہر کا سر دھونا کیسا ہے؟		جس جگہ غسل جتنا بہت کرے تو پاؤں جگہ بدل کر دوسری جگہ دھوئے
	جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کے ساتھ کھانا کھانا اور اس کا جو ٹھکانا کھانا پینا		غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو پکڑے سے نہ خشک کرنا
۱۴۰	جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کا جو ٹھکانا کھانا پینا		جبھی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل نہ کرے تو وضو کر لینا چاہیے
	حائضہ عورت کو اپنے ساتھ لٹنے سے متعلق احادیث	۱۳۳	اگر جبھی شخص کھانا کھانا چاہے اور صرف اس وقت ہاتھ دھو لے تو کافی ہے اس کا بیان
۱۴۱	حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اس کو چھونا		جبھی اگر سوئے لگے تو وضو کرے
	ارشاد باری تعالیٰ: "وَمَنْ مَسَّ مَرْءٌ مَرْءًا فَغَسَّطَ يَدَيْهِمَا" اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالت حیض میں ہمسٹری کر لے اس کا کیا حکارہ ہے؟	۱۳۴	کو چاہیے کہ وضو کرے اور وضو مخصوص دھوئے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۵۹	جو شخص وضو کے لیے پانی اور تیمم کرنے کے لیے مٹی نہ پاسکے	۱۴۳	جو خاتون احرام باندھے اور اس کو حیض شروع ہو جائے؟
۱۶۰	۲۔ کتاب الحيض سنن مجلسی سے منقول پانی سے متعلق احکام بغیر ایضاً سے متعلق	۱۴۴	نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟ اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
۱۶۱	پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے مرنے سے ناپاک نہ ہو	۱۴۵	مٹی کپڑے میں لگ جانے کا حکم کپڑے پر سے مٹی دھوئے گا حکم
۱۶۲	نہہرے ہوئے پانی میں جنسی شخص کو غسل کرنے کی ممانعت سے متعلق	۱۴۶	کپڑے سے مٹی کھرچنے سے متعلق
۱۶۳	سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق	۱۴۷	کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا حکم
۱۶۴	برف اور ازلے کے پانی سے وضو کا بیان	۱۴۸	لڑکی کے پیشاب سے متعلق
۱۶۵	کھٹے کا جو خا	۱۴۹	جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب کا حکم
۱۶۶	کھٹے کے جوئے برتن کو مٹی سے مانجنے سے متعلق	۱۵۰	حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
۱۶۷	بچی کے جوئے سے متعلق	۱۵۱	اگر قحط کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم
۱۶۸	حائضہ عورت کے جوئے کا حکم	۱۵۲	تیمم کے شروع ہونے سے متعلق
۱۶۹	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت	۱۵۳	سفر کے بغیر تیمم
۱۷۰	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق	۱۵۴	مقیم ہونے کی حالت میں تیمم
۱۷۱	جنسی کے غسل سے جو پانی بچ جائے اس سے غسل کرنے سے ممانعت کا بیان	۱۵۵	سفر میں تیمم کرنا
۱۷۲	وضو اور غسل کے واسطے کتنا پانی کافی ہے؟	۱۵۶	کیفیت تیمم میں اختلاف کا بیان
۱۷۳	۳۔ کتاب الحيض سنن مجلسی سے ماخوذ حیض اور استحاضہ کی کتاب	۱۵۷	تیمم کا دوسرا طریقہ کہ جس میں ہاتھ مار کر گرد و غبار کا تذکرہ ہے
۱۷۴	حیض کی ابتدا اور یہ کہ کیا حیض کو نفاس بھی کہتے	۱۵۸	تیمم کا ایک دوسرا طریقہ
		۱۵۹	یک اور دوسری قسم کا تیمم
		۱۶۰	جی شخص کو تیمم کرنا درست ہے
		۱۶۱	نئی سے تیمم کے متعلق حدیث

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۷۶	حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھانا اور اُس کا جوٹھا پانی پینا	۱۶۷	ہیں؟ استحاضہ سے متعلق خون شروع اور ختم ہونے کا تذکرہ
	حائضہ عورت کا جوٹھا استعمال کرنا		جس خاتون کے حیض کے دن بر ما مقرر ہوں
	اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے تو کیا حکم ہے؟	۱۶۸	اور اُس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے
۱۷۷	حالات حیض میں عورت سے نماز معاف ہو جاتی ہے	۱۶۹	”اقرأ“ کے متعلق
	حائضہ خاتون سے خدمت لینا کیسا ہے؟		جب استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں وقت کیلئے)
۱۷۸	اگر حائضہ عورت مسجد میں پور یہ بچھائے	۱۷۰	ایک غسل کرے
	اگر کوئی خاتون بحالت حیض شوہر کے سر میں سنگھٹھا کرے اور شوہر مسجد میں مختلف ہو	۱۷۱	استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق
۱۷۹	حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا		زردی یا خالی رنگ ہونا ماہواری میں داخل نہ ہونے سے متعلق
	اگر حائضہ خواتین میرگاہ میں داخل ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کرنا چاہیں؟	۱۷۳	جس عورت کو حیض آ رہا ہو تو اُس سے فائدہ اٹھانا اور ارشاد باری وَ یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِضِ
	اگر کسی خاتون کو طواف زیارت کے بعد ماہواری آجائے تو کیا حکم ہے؟	۱۷۵	یہی کو حالت حیض میں جتنا ہونے کے جسم کے باوجود ہمسری کرنے کا گناہ اور اُس کا کفارہ
۱۸۰	جس خاتون کو نفاس آ رہا ہو اُس کی نماز جنازہ		حائضہ کو اُس کے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہونے سے متعلق
۱۸۱	اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟		کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی لحاف میں آرام کرے اور اُس کی بیوی کو حیض آ رہا ہو
۱۸۲	کتاب الغسل والتمیص من المجتہبی کتاب یحییٰ سے منقول غسل اور تہنہ سے متعلق احکام	۱۷۵	حائضہ عورت کے ساتھ آرام کرنا اور اُس کا دوسرے لینا
	جنہی شخص کو غبرے ہونے پانی میں غسل کرنا ممنوع ہے		جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی زہرہ مظہرہ بین گویں آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے؟
۱۸۳	حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق		
	برف اور ایلے سے غسل		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۹۰	بھی شخص کو سر پر کس قدر پانی ڈالنا چاہیے؟	۱۸۳	سونے سے قبل غسل کے متعلق
۱۹۱	ماہواری سے غسل کرنے کے وقت کیا کرنا چاہیے؟		رات کے شروع میں غسل کرنا
	غسل میں اعضا کو ایک ایک مرتبہ دھونا		غسل کے وقت پردہ کرنا
	جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طریقہ سے احرام باندھے؟	۱۸۵	پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے سے متعلق
۱۹۲	غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے سے متعلق		مرد اور عورت اگر ایک ساتھ اکٹھا غسل کریں
	ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل فرمانا	۱۸۶	مرد و عورت دونوں کو ایک ہی برتن سے غسل کرنے کی اجازت
۱۹۳	مٹی سے تحیم کرنا		ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آنے کا اثر باقی ہو
	ایک شخص تحیم کر کے نماز ادا کر لے پھر اس کو انہوں وقت پانی مل جائے؟	۱۸۷	جس وقت عورتوں کے سر کی میٹھیاں گندمی ہوئی ہوں تو سر کا کھولنا لازمی نہیں ہے
۱۹۴	ہڈی خارج ہونے پر وضو کیا جائے؟		اگر کسی شخص نے احرام کے واسطے غسل کیا اور اس نے احرام کے بعد پھر خوشبو لگائی اور اس خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟
۱۹۶	جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس کو وضو کرنا چاہیے		جنسی شخص اپنے تمام جسم پر پانی ڈالنے سے قبل دیکھ لے کہ اگر ناپاکی اس کے جسم پر لگی ہو تو اس کو زائل کرے
۱۹۷	شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق		شرم گاہ کو دھونے کے بعد نہ مین پر ہاتھ مارنے کا بیان
۱۹۸	کتاب الصلاة	۱۸۸	وضو سے غسل جنابت کا آغاز کرنا
۲۰۳	نماز کس طریقہ سے فرض قرار دی گئی؟		طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا
	نماز کس جگہ فرض ہوئی؟		غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے
۲۰۴	کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟	۱۸۹	غسل جنابت میں جسم صاف کرنے سے متعلق
۲۰۶	دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض قرار دی گئیں؟	۱۹۰	
	نماز چنگانہ کے لیے بیعت کرنا		
۲۰۷	نماز چنگانہ کی حفاظت		
۲۰۸	نماز چنگانہ کی انضامیت کے بیان		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۱۹	بہالت سفر نماز ظہر میں جلدی کرنے کا حکم	۲۰۹	نماز پڑھنے والے سے متعلق حکم
	سردی کے موسم میں نماز ظہر میں جلدی کرنا		نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق
	جس وقت گرمی کی شدت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے	۲۱۰	نماز کی فضیلت
۲۲۰	وقت ادا کرنے کا حکم		حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں بس
۲۲۱	نماز ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟		قدر رکعات پڑھنا چاہیے؟
۲۲۲	نماز عصر کے اول وقت سے متعلق		بہالت سفر نماز ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا
	نماز عصر میں جلدی کرنے سے متعلق		چاہیے؟
۲۲۳	نماز عصر میں تاخیر کرنا	۲۱۱	فضیلت نماز عصر
۲۲۵	نماز عصر کے آخر وقت سے متعلق		عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید
	جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو	۲۱۲	جو شخص نماز عصر ترک کرے اس کا حکم
	رکعات ادا کر لیں اس نے نماز عصر میں شرکت		مقیم ہونے کی حالت میں نماز عصر کتنی ادا
۲۲۶	کر لی		کرے؟
۲۲۸	نماز مغرب کا اول وقت کب سے ہے؟		سفر میں نماز عصر کتنی رکعت ادا کرے؟
	نماز مغرب میں جلدی کا حکم	۲۱۳	نماز مغرب سے متعلق
۲۲۹	نماز مغرب میں تاخیر سے متعلق		نماز عشاء کے فضائل
	مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان		بہالت سفر نماز عشاء
۲۳۱	نماز مغرب ادا کر کے سونے کی کراہت	۲۱۵	فضیلت جماعت
۲۳۲	نماز عشاء کے اول وقت کا بیان	۲۱۶	بیت اللہ شریف کی جانب رخ کرنا فرض ہے
۲۳۳	نماز عشاء میں جلدی کا حکم		کوئی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ
	غروب شفق کا وقت		کسی دوسری جانب رخ کر سکتا ہے؟
	نماز عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے		اگر کسی شخص نے قصد ایک جانب چرو کیا پھر علم
۲۳۶	نماز عشاء کے آخر وقت سے متعلق		ہو گیا کہ قبلہ اس رخ پر نہیں ہے تو نماز درست
۲۳۷	نماز عشاء کو عمدہ کہنے کی اجازت	۲۱۷	ہو جائے گی
۲۳۸	نماز عشاء کو عمدہ کہنا	۲۱۸	کتاب المواقیت
	نماز فجر کا اول وقت کونسا ہے؟		نماز کے اوقات
	اگر سفر ہو تو نماز فجر کس طرح اندازے میں		ظہر کا ازل وقت

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۱	احادیث	۲۳۹	ادا کرے؟
۲۵۲	دو وقت کی نماز جمع کرنا	۲۳۹	دوران سفر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا کیسا ہے؟
۲۵۳	جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے؟	۲۳۹	نماز فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق جس شخص نے نماز فجر کا ایک مجدد سورج نکلنے سے پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
۲۵۳	مسافر مغرب کی نماز اور نماز عشاء کو نئے وقت جمع کر کے پڑھے؟	۲۳۹	نماز فجر کا آخری وقت کونسا ہے؟
۲۵۴	نمازوں کو کوئی حالت میں اکٹھا پڑھے؟	۲۳۹	جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پائی وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے؟
۲۵۴	مقیم ہونے کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ کر کے پڑھنا	۲۳۳	فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت
۲۵۸	مقام عرفات میں نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ پڑھنا	۲۳۳	سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے منوع ہونے کا بیان
۲۵۹	مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھنا	۲۳۵	دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان
۲۶۰	نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟	۲۳۵	نماز عصر کے بعد نماز کے منوع ہونے کا بیان
۲۶۱	وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت	۲۳۶	نماز عصر کے بعد نماز کی اجازت کا بیان
۲۶۱	جو شخص نماز پڑھنا قبول جائے اس کا بیان	۲۳۶	سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی اجازت سے متعلق
۲۶۱	اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو کیا کرے؟	۲۳۹	نماز مغرب سے قبل نماز ادا کرنا کیسا ہے؟
۲۶۲	جو نماز بینہ کی حالت میں قضا ہو جائے تو اس کو اگلے دن وقت پر پڑھ لے	۲۳۹	نماز فجر کے بعد نماز سے متعلق
۲۶۳	قضا نماز کو کس طریقہ سے پڑھا جائے	۲۳۹	فجر کی نماز کے بعد نماز (ظہر) پڑھنے سے متعلق
۲۶۶	تبیہ کتاب الافان	۲۵۰	مذکرہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے کا بیان
۲۶۶	اذان کی کتاب	۲۵۱	مسافر آدمی نماز ظہر اور نماز عصر کو کون سے وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے متعلق
۲۶۶	اذان کی ابتدا اور تاریخ اذان		
۲۶۶	کلمات اذان دو دہرہ کہنے سے متعلق		
۲۶۶	اذان میں دونوں کلمے شہادت کو بگلی آواز سے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۸	۱۔ اذان تمام حضرات کے لیے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کے لیے الگ الگ ہے	۲۶۸	کے لیے متعلق اذان کے کلمات کی تعداد
۲۷۹	۲۔ ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر پڑھنا بھی کافی ہے	۲۷۰	۱۔ اذان کس طریقہ سے دی جائے؟
۲۸۰	۳۔ جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر کر چل دیا	۲۷۱	۲۔ دوران سفر اور اذان دینے سے متعلق احادیث
۲۸۱	۴۔ ح و اب کا اذان دینا	۲۷۲	۳۔ دوران سفر جو لوگ تجھ نماز پڑھیں اُن کے لیے اذان دینا چاہیے
۲۸۲	۵۔ جو شخص تجھ نماز پڑھے اور دو شخص اذان دے	۲۷۳	۴۔ دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان
۲۸۳	۶۔ جو شخص تجھ نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے	۲۷۴	۵۔ ایک مسجد کے واسطے دو مسؤنوں کا بیان
۲۸۴	۷۔ تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہیے؟	۲۷۵	۶۔ اگر دو مسؤن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا الگ الگ؟
۲۸۵	۸۔ ہر شخص کا اپنے لیے تکبیر کہنا	۲۷۶	۷۔ اذان فجر کے وقت کا بیان
۲۸۶	۹۔ فضیلت اذان سے متعلق	۲۷۷	۸۔ مسؤن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہیے؟
۲۸۷	۱۰۔ اذان کہنے پر قرعہ اٹانے کا بیان	۲۷۸	۹۔ اذان دینے کے وقت آواز کو اونچا کرنا
۲۸۸	۱۱۔ مسؤن ایسے شخص کو بنانا چاہیے کہ جو اذان پر معاوضہ وصول نہ کرے	۲۷۹	۱۰۔ نماز فجر میں جو عیب سے متعلق
۲۸۹	۱۲۔ اذان کے کلمات مسؤن کے ساتھ دہرانا	۲۸۰	۱۱۔ کلمات اذان کے آخری جملے
۲۹۰	۱۳۔ اذان دینے کا آخری ڈھاپ	۲۸۱	۱۲۔ اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہو تو جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں ہے
۲۹۱	۱۴۔ جو کلمات مسؤن کہے وہی کلمات سننے والے	۲۸۲	۱۳۔ جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز کے وقت میں تو اُس کو چاہیے کہ اذان دے
۲۹۲	۱۵۔ شخص کو بھی کہنا چاہیے	۲۸۳	۱۴۔ جو شخص دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھے پہلی نماز کے وقت ختم ہونے کے بعد تو اُس کو اذان دینا چاہیے؟
۲۹۳	۱۶۔ جس وقت مسؤن "حی علی الصلوٰۃ" و "حی الفلاح" کہے تو سننے والا شخص کیا کہے؟	۲۸۴	۱۵۔ جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ اُسے کتنی مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے؟
۲۹۴	۱۷۔ اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پڑھو و شریف بھیجنا	۲۸۵	۱۶۔ قضاء نمازوں کے لیے اذان دینا
۲۹۵	۱۸۔ اذان کے وقت کی دعا		۱۷۔ اگر کئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی
۲۹۶	۱۹۔ اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق		
۲۹۷	۲۰۔ مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کیے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۸۵	مکہ کے اندر خیرہ لگانے اور خیرہ نصب کرنے سے متعلق	۲۸۵	نکل جانا کیسا ہے؟
۲۸۶	بچوں کو مسجد میں لانا	۲۸۶	اذان دینے والا شخص امام کو اطلاع دے کہ جس وقت نماز شروع ہونے لگے
۲۸۸	قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق	۲۸۸	امام ٹکے تو منوذن تکبیر کہے
۲۸۸	اؤٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق	۲۸۸	کتاب المآجد
۲۸۹	مسجد کے اندر خرید و فروخت کے ممنوع ہونے اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا	۲۸۹	مسجدوں کے متعلق کتاب
۲۸۹	مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے کا بیان	۲۸۹	مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان
۲۸۹	مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے کی اجازت	۲۸۹	مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا
۲۸۹	گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت کا بیان	۲۸۹	کوئی مسجد پہلے بنائی گئی
۲۹۰	مسجد کے اندر ہتھیار رکھانے سے متعلق	۲۸۹	بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت
۲۹۰	مسجد کے اندر انگلیوں کو انگلیوں کے اندر داخل کرنا	۲۸۹	بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا
۲۹۰	مسجد کے اندر چٹ لیٹ جانا کیسا ہے؟	۲۹۰	بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان
۲۹۱	مسجد کے اندر سونے سے متعلق	۲۹۰	مسجد نبوی (ﷺ) کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت
۲۹۱	مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق	۲۹۲	اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر تعمیر کی گئی
۲۹۱	مسجد کے اندر قبہ کی جانب تھوکانا منع ہے	۲۹۲	مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان
۲۹۱	بحالت نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت	۲۹۲	کون کوئی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟
۲۹۱	نماز کو چھپے یا پائیں طرف تھوکنے کی اجازت	۲۹۳	عیسائیوں کے گرجا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا
۲۹۱	کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہیے؟	۲۹۳	قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا کیسا ہے؟
۲۹۱	جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اس کے متعلق	۲۹۳	قبور کو مساجد بنانا ممنوع ہے
۲۹۱	مسجد میں بیٹھ کر نماز کا منتظر رہنا	۲۹۵	مسجد میں حاضری کا آہر و ثواب
		۲۹۶	خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا چاہیے
			مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟
			مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۰	نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے؟	۳۰۲	مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟
	بحالت نماز کو کسی شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کوئی شے سے ٹکس سترہ کے اور نمازی کے درمیان سے نکل جانے کی وعید	۳۰۳	مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت کیا کہے؟
	ذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق		جس وقت مسجد کے اندر داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے
۳۱۲	سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا		بغیر نماز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد سے باہر نکلنا
	قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق	۳۰۴	جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اُس کے متعلق
۳۱۳	تصویر والے کپڑے پر نماز پڑھنے سے متعلق		جس جگہ پر اونٹ پانی پیئے ہو اُس جگہ پر نماز ادا کرنا ممنوع ہے
۳۱۴	نمازی اور امام کے درمیان سترہ کا حکم	۳۰۵	ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت
	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا		بورے پر نماز ادا کرنے سے متعلق
۳۱۵	صرف ٹرے میں نماز ادا کرنے کے متعلق		جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان
	تہ بند لنگی میں نماز ادا کرنا	۳۰۶	گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان
	اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟	۳۰۸	کتاب القبلة
	ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ کاغذ حول پر کچھ نہ ہو		قبلہ کے متعلق احادیث
۳۱۶	ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا		بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا
	نقشیں چادر کو اوڑھ کر نماز ادا کرنا		کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا لازم نہیں ہے؟
	سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا		اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی اور پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس
	ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے لگا ہوا رہے	۳۰۹	جانب نہیں تھا
۳۱۷	موڑے ہوئے یا کھنکھارے سے متعلق		نمازی شخص کے سترہ سے متعلق
	جو تہ پہن کر نماز ادا کرنا		نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہیے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۵	کھڑا ہو جائے پھر اس کو لمبہ ہو کر اس کا وضو نہیں ہے	۳۱۸	جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے کس جگہ رکھے؟
۳۲۶	جس وقت امام کسی جگہ جانے لگے تو کسی کو طیفہ مقرر کرنا چاہیے	۳۱۹	کتاب الامامة
	امام کی اتباع کا حکم		امامت کے متعلق احادیث
	اس شخص کی بیوی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو		امامت صاحب علم و فضل کو کرنا چاہیے
	جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام کس طرف کھڑے ہوں؟	۳۲۰	علماء کفرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا
۳۲۸	اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں؟		امامت کا زیادہ مقدار کون؟
۳۲۹	جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟		جو شخص عمر رسیدہ ہو تو اس کو امامت کرنا چاہیے
۳۳۰	امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور ان کے قریب کون ہوں؟		جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو امامت کرنا چاہیے؟
۳۳۱	امام کے ٹھکنے سے پہلے شخص سیدھی کر لینا	۳۲۱	جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص بھی شامل ہو جو کہ تمام کا کھیراں ہو
۳۳۲	امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے؟		جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرے
۳۳۳	جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہیے؟	۳۲۲	ہو اس دوراں حاکم وقت آجائے تو وہ امام پیچھے چلا جائے
	امام تہمتی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟		اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟
	امام لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے	۳۲۳	جو شخص کسی قوم سے ملے جائے تو ان کی اجازت کے بغیر ان کی امامت نہ کرے
۳۳۴	پہلی صف کی دوسری صف پر نفسیات پیچھے والی صف سے متعلق		تا جہاں شخص کی امامت
	جو شخص صفوں کو ملائے	۳۲۴	تا بالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟
	مردوں کی صف میں کوئی صف بُری ہے اور		جس وقت امام نماز پڑھائے کے واسطے باہر کی جانب نکلے تو اس وقت لوگ کھڑے ہوں
۳۳۵	خواتین کی کوئی صف بہتر ہے؟	۳۲۵	اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آجائے؟
			جس وقت امام نماز کی امامت کے لیے اپنی جگہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۸	مذکر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا	۳۳۵	ستون کے درمیان صف بندی
۳۳۹	بغیر جماعت کے جماعت کا اگر کب ہے؟		صف میں کس جگہ کھڑا ہونا افضل ہے؟
	اگر کوئی شخص نماز تہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت		امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف سے کام
	سے نماز ہونے لگے تو دوبارہ نماز پڑھے	۳۳۶	لے؟
	جو شخص نماز پھر تہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو		امام کے لیے طویل قرات کے بارے میں
۳۴۰	نماز دوبارہ پڑھ لے		امام کو نماز کے دوران کون کونسا کام کرنا درست
	اگر نماز کا افضل وقت گزرنے کے بعد جماعت	۳۳۷	ہے؟
	ہو جب بھی شرکت کر لے		امام سے آگے رکوع اور سجود کرنا
	جو شخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے		کوئی شخص امام کی اقتداء تو ذکر مسجد کے کونہ میں
	نماز ادا کر چکا ہو اُس کو دوسری جماعت میں	۳۳۸	علیحدہ نماز ادا کرے
۳۴۱	شرکت کرنا لازم نہیں ہے		اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز
	نماز کے لیے کس طریقہ سے پانا چاہیے؟	۳۳۹	بیٹھ کر ادا کریں
۳۴۲	نماز کے واسطے جلدی چلنا بغیر دوڑے ہوئے	۳۴۰	اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟
	نماز پڑھنے کے واسطے اول اور افضل وقت نکلنے		فصلیت جماعت
	سے متعلق		جس وقت تھیں آدمی ہوں تو نماز جماعت سے
	جس وقت جماعت کے واسطے تکبیر ہو جائے تو	۳۴۱	پڑھیں
۳۴۳	نفل یا سنت نماز پڑھنا منع ہے		اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک
	اگر کوئی شخص نماز فجر کی سنت میں مشغول ہو اور	۳۴۲	عورت تو جماعت کرائیں
۳۴۴	امام نماز فرض پڑھائے		جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں
	جو شخص صف کے پیچھے نماز ادا کرے	۳۴۵	نماز نفل کے واسطے جماعت کرنا
	صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے		جو نماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت
۳۴۵	سے متعلق		کرنے سے متعلق
	ظہر کی نماز کے بعد سنت کتنی پڑھے؟	۳۴۶	نماز یا جماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید
	نماز عصر سے قبل کی سنت		جماعت میں شرکت نہ کرنے کی وعید
۳۴۷	کتاب الافتتاح		جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت
	نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث	۳۴۷	میں شرکت کرنا لازم ہے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶۷	پہلے سورۃ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت کرے	۳۵۷	نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہیے؟
۳۶۸	(بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھنا	۳۵۸	جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے
	"بسم اللہ الرحمن الرحیم" آہستہ پڑھنا		موضعوں تک ہاتھ اٹھانے کا بیان
	سورۃ فاتحہ میں "بسم اللہ" نہ پڑھنا		کان تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۳۶۹	نماز کے دوران الحمد شریف کی تلاوت لازمی ہے	۳۵۹	جس وقت ہاتھ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو کس جگہ تک لے جائے؟
۳۷۰	فضیلت سورۃ فاتحہ		دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اٹھانا
	تفسیر آیت کریمہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سُلْطٰنًا مِّنَ الْمُبٰتِیْنِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ آخر تک		نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر ثانیہ)
۳۷۱	امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورۃ فاتحہ کے) قرأت نہ کرے	۳۶۰	نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟
	جبری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان	۳۶۱	نماز کے دوران ہاتھ باندھنے سے متعلق
۳۷۲	جس وقت امام جبری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورۃ فاتحہ پڑھیں		اگر امام کسی شخص کو بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے؟
۳۷۳	آیت کریمہ: وَالْاٰقِرٰی الْقُرْآنَ فَلْيَسْمِعُوْاۤهُ وَانصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ کی تفسیر	۳۶۲	دوران نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا ہے؟
	مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے	۳۶۳	تکبیر ثانیہ کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا
۳۷۴	جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اُس کے واسطے اس کا کیا بدل ہے؟		تکبیر ثانیہ اور قرأت کے درمیان میں کوئی دعا مانگنا چاہیے؟
۳۷۵	امام آئین بلند آواز سے پکارے		ایک اور دعا
	امام کی اقتداء میں آئین کہنا اس کا حکم		دوسری دعا تکبیر ثانیہ اور قرأت کے درمیان
	فضیلت آئین	۳۶۴	تکبیر اور قرأت کے درمیان چوتھی شاہ
	اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آجائے تو کیا کہنا چاہیے؟	۳۶۵	تکبیر ثانیہ اور قرأت کے درمیان ایک ذکر الہی
		۳۶۶	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۹۰	جائے نماز ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم قرأت کرنا	۳۸۷	نفاک قرآن کریم
۳۹۲	نماز ظہر کی شروع کی دو رکعت میں قرأت نماز عصر کی شروع والی دو رکعت میں قرأت قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق	۳۸۳	سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہیے؟
۳۹۳	نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھنا نماز مغرب میں سُبْحِ لَیْلَہِ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کی تلاوت کرنا	۳۸۳	سنت فجر میں سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنے سے متعلق
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الرحمن کی تلاوت کرنا	۳۸۳	فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۳	نماز فجر میں سورۃ روم کی تلاوت کرنا
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۳	نماز فجر میں سورۃ ایت کریمہ سے لے کر ایک سو ایت کریمہ تک تلاوت کرنا
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۳	نماز فجر میں سورۃ "قی" کی تلاوت سے متعلق
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۳	نماز فجر میں سورۃ: اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ تلاوت کرنا
۳۹۳	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۵	نماز فجر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا
۳۹۵	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۵	بروز بعد نماز فجر میں کوئی سورت تلاوت کی جائے؟
۳۹۵	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۶	قرآن کریم کے جہدوں سے متعلق
۳۹۶	نماز مغرب میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	سورۃ غم کے جہد سے متعلق
۳۹۷	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	سورۃ غم میں جہد نہ کرنے سے متعلق
۳۹۷	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	سورۃ: اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں جہد کرنے سے متعلق
۳۹۷	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	نماز فرض میں جہد تلاوت سے متعلق
۳۹۸	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	دن کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہیے
۳۹۹	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	نماز ظہر میں قرأت سے متعلق
۳۹۹	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	نماز ظہر میں قرأت سے متعلق
۳۹۹	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۸۷	نماز ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے سے متعلق
۴۰۰	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۹۰	نماز ظہر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا
۴۰۱	نماز عشاء میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا	۳۹۰	نماز ظہر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۲	رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا	۳۰۱	ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا
۳۱۳	رکوع میں تیسرا کلمہ پڑھنا	۳۰۲	آیت کریمہ: ﴿وَلَا تُخَالَفُوا قُلُوبَهُمْ بِمَا لَمْ يَحْكَمْ فِيهَا﴾ کی تفسیر
۳۱۴	رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا	۳۰۳	قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا
۳۱۵	دوران رکوع یا پنجویں قسم کا کلمہ پڑھنا	۳۰۴	بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا
۳۱۶	رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ	۳۰۵	قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا
۳۱۷	دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے سے متعلق	۳۰۶	بوقت رکوع تکبیر پڑھنا
۳۱۸	عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا	۳۰۷	بوقت رکوع کانوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۳۱۹	رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا	۳۰۸	دونوں مونڈھے تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۳۲۰	رکوع سے اٹھنے کے وقت کانوں کی نو تک ہاتھ	۳۰۹	مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا
۳۲۱	اٹھنا	۳۱۰	رکوع میں پشت برابر رکھنا
۳۲۲	جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو ہاتھوں کا	۳۱۱	کس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟
	دونوں مونڈھے تک اٹھانا کیسا ہے؟	۳۱۲	کتاب التَّطْبِيقِ
	رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی	۳۱۳	دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں گھٹنوں کے درمیان
	اجازت	۳۱۴	رکھ لینا
	جس وقت امام رکوع سے سر اٹھائے تو اس	۳۱۵	اس حکم کا منسوخ ہونا
	وقت کیا پڑھنا چاہیے؟	۳۱۶	دوران رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا
	مقتدی جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو اس	۳۱۷	اس حکم کا منسوخ ہونا
	وقت کیا کہنا چاہیے؟	۳۱۸	دوران رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟
	”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ پڑھنا	۳۱۹	دوران رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ
	رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا ہوا	۳۲۰	رہیں؟
	جائے؟	۳۲۱	دوران رکوع بظلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق
	جس وقت رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہنا چاہیے؟	۳۲۲	بجائے رکوع اشتغال اختیار کرنے سے متعلق
	رکوع کے بعد دعاے قوت پڑھنا	۳۲۳	بجائے رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا
	نماز فجر میں دعاے قوت پڑھنا	۳۲۴	دوران رکوع پروردگار کی عظمت کرنا
	نماز عصر میں قوت پڑھنے سے متعلق		
	نماز صبح میں قوت پڑھنے سے متعلق		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۱	عجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا عجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق بحالت عجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں کنوے کی طرح سے (نماز میں) پوچھی مارنا ممنوع ہے	۳۳۲	قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا ذُعا سے قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا ذُعا سے قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں کنکریوں کو عجدہ کرنے کی غرض سے غصہ نہ کرنا بوقت عجدہ تکبیر کہنا کیسا ہے؟
۳۳۲	بال جوڑنے کے ممنوع ہونے سے متعلق جس شخص کا جوڑا نہ بندھا ہو اگر وہ نماز ادا کرے؟ کپڑوں کو جوڑنے کی ممانعت سے متعلق کپڑے پر عجدہ کرنے سے متعلق عجدہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق عجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے ممنوع ہونے سے متعلق	۳۳۳	عجدہ کے دوران کس طریقہ سے کرنا چاہیے؟ عجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اٹھانا بوقت عجدہ ہاتھ نہ اٹھانے سے متعلق عجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو رکھے؟ دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا عجدہ رکھتے اعضاء پر کرنا چاہیے؟ مذکورہ سات اعضاء کی تشریح
۳۳۳	عجدہ کے دوران کوشش سے ذُعا کرنا	۳۳۴	پیشانی زمین پر رکھنا بحالت عجدہ زمین پر ناک رکھنا دونوں ہاتھوں پر عجدہ کرنے سے متعلق بحالت عجدہ دونوں گھٹنے زمین پر لگانے سے متعلق
۳۳۴	بحالت عجدہ ذُعا کرنے سے متعلق	۳۳۵	۳۳۸
۳۳۵	دوران عجدہ دوسری قسم کی ذُعا پڑھنا	۳۳۶	عجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے سے متعلق بحالت عجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا جس وقت عجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس جگہ رکھے؟
۳۳۶	دوران عجدہ دوسری قسم کی ذُعا ایک دوسری قسم کی ذُعا دوران عجدہ ایک دوسری ذُعا پڑھنا ذُعا کا ایک اور طریقہ دوران عجدہ ایک دوسری ذُعا دوران عجدہ ایک دوسری ذُعا ایک اور ذُعا	۳۳۷	دوران عجدہ دونوں پاؤں پر نہ رکھنے سے متعلق ترکیب اور کیفیت عجدہ
۳۳۸	دوران عجدہ ایک اور قسم کی ذُعا دوران عجدہ ایک دوسری قسم کی ذُعا دوران عجدہ کبھی مرتبہ تسبیح کہنا چاہیے؟	۳۳۹	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۴۹	تعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ	۴۴۰	اگر دورانِ عہدہ کچھ نہ پڑھے تو عہدہ جب بھی ادا ہو جائے گا
	تہجد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی اٹھایاں قبل کی جانب رکھنا چاہیے		بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟
	بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ رکھنا چاہیے؟		خداوند قدوس کے واسطے جو شخص ایک عہدہ کرے تو اس کو کس قدر اجر ملے گا؟
۴۵۰	بحالتِ نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب نگاہ رکھنا چاہیے؟		دورانِ عہدہ زمین پر گتے والے اعضاء کی فضیلت کا بیان
	انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث	۴۴۲	کیا ایک عہدہ دوسرے سے طویل کرنا جائز ہے؟
	پہلا تشہد کونسا ہے؟	۴۴۳	جس وقت عہدہ سے سر اٹھائے تو تکبیر پڑھنا چاہیے
۴۵۳	دوسری قسم کا تشہد		پہلے عہدے سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا
۴۵۵	ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق	۴۴۴	دونوں عہدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اٹھانے سے متعلق
	ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق		دونوں عہدوں کے درمیان دعا کرنا
۴۵۶	پہلے قہہ کو بلا کر کرنے کا بیان		چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانے سے متعلق
	اگر تعدہ اولیٰ یاد نہ رہے تو کیا کرنا ہوگا؟	۴۴۵	دونوں عہدوں کے درمیان کس قدر دیر تک بیٹھنا چاہیے؟
۴۵۷	کتاب السہو		دونوں عہدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ
	جس وقت درمیان کے تعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھنا چاہے تو تکبیر پڑھے	۴۴۶	عہدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا
	جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھتے تو دونوں ہاتھ اٹھائے		جس وقت دونوں عہدوں سے فارغ ہو کر اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جائے پھر اٹھ جائے
۴۵۸	تعدہ اولیٰ کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا	۴۴۷	کھڑے ہوتے وقت ہاتھ زمین پر ٹکنا
	دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا اور بحالتِ نماز خداوند قدوس کی تعریف کرنا	۴۴۸	ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھانا
۴۵۹	بحالتِ نماز ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے سے متعلق		عہدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا
	نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۷۶	شک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ جانے سے متعلق	۳۶۰	دینا کیسا ہے؟
۳۸۰	جو کوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟	۳۶۱	نماز کے دوران ننگریوں کو بنانا منع ہے
۳۸۲	جو کوئی شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق	۳۶۲	ایک مرتبہ ننگریوں کو بنانے کی اجازت سے متعلق
۳۸۳	عبدہؓ کے دوران تکبیر کہنا	۳۶۳	بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق
۳۸۳	آخر جہلہ میں کس طریقہ سے بیٹھنا چاہیے؟	۳۶۴	نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے
۳۸۳	دونوں بازو کس جگہ رکھے؟	۳۶۵	نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی اجازت
۳۸۳	دونوں کہنیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے رکھنی چاہیں؟	۳۶۶	بحالت نماز سامنے اور پیچھے کر ڈالنا درست ہے
۳۸۳	دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت میں کس جگہ رکھنا چاہیے؟	۳۶۷	نماز میں چند قدم قبل کی طرف چلنا
۳۸۵	شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کو بند کرنے سے متعلق	۳۶۸	نماز کی حالت میں دستک دینے سے متعلق
۳۸۵	انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنے سے متعلق	۳۶۹	بحالت نماز "میان اللہ" کہنا
۳۸۵	بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق	۳۷۰	نماز کی حالت میں کھڑکھڑانا
۳۸۶	تقبیہ کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق	۳۷۱	نماز کے دوران رونے سے متعلق
۳۸۶	دو انگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کوئی انگلی سے اشارہ کرے؟	۳۷۲	بحالت نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق
۳۸۶	شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے سے متعلق	۳۷۳	دوران نماز گفتگو کرنے سے متعلق
۳۸۶	بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟	۳۷۴	جو شخص دو رکعات ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے
۳۸۶	نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی	۳۷۵	جس شخص نے دو رکعات ادا کر کے بھول کر سلام پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب وہ شخص کیا کرے؟
		۳۷۶	حضرت ابو ہریرہؓ سے روایات کا اختلاف کہ آپ ﷺ نے سہو کے بعد سے فرمائے یا نہیں؟
		۳۷۷	جس وقت نماز کے دوران کسی قسم کا شک ہو جائے (تو تسبیح رکعت پڑھے)؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۹۹	نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق	۴۸۷	جانب نظر نہ اٹھائے
۵۰۰	ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق		تشہد پڑھنے کے وجہ سے متعلق
	ایک دوسری نوعیت کی دعا سے متعلق		تشہد ایسے طریقہ سے سکھانا کہ جس طریقہ سے قرآنی سورت سکھاتے ہیں کیا ہے؟
۵۰۱	نماز کو گھٹانے کے بارے میں		تشہد سے متعلق احادیث
۵۰۳	سلام سے متعلق	۴۸۸	ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق
	سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟		حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام سے متعلق
۵۰۴	سلام میں دائیں جانب کیا کہنا چاہیے؟		حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام کرنے کے فضائل
	بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہیے؟	۴۹۰	نماز کے دوران عظمت خداوندی بیان کرنا
۵۰۵	سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا		دروود شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق
	جس وقت امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی کو بھی کرنا چاہیے		رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ
۵۰۶	نماز سے فراغت کے بعد تہجد و کرنے سے متعلق	۴۹۲	ایک دوسری قسم کا درود
	سلام پھیرنے اور گفتگو کرنے کے بعد تہجد کہو		ایک دوسری قسم کے درود شریف سے متعلق
۵۰۷	تہجد کہو کے بعد سلام		ایک دوسری قسم کا درود شریف
	سلام پھیرنے کے بعد امام کس قدر دیر بیٹھے	۴۹۳	ایک دوسری قسم کا درود شریف
۵۰۸	سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا	۴۹۴	فضیلت درود سے متعلق
	امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے بارے میں		دروود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو دل چاہے دعا مانگ سکتا ہے
	نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورہ قلن وسورہ ناس) کی تلاوت	۴۹۵	نماز میں تشہد کے پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟
۵۰۹	سلام کے بعد استغفار پڑھنا	۴۹۶	دعاے ماثورہ سے متعلق
	استغفار کے بعد کراہی میں مشغول ہونا		ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
	سلام کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟	۴۹۷	ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
۵۱۰	سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا	۴۹۸	ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
	نماز کے بعد کی ایک اور دعا		ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں
۵۱۱	یہ دعا کتنی مرتبہ پڑھنی چاہئے؟		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲۲	۳۰ کتاب الجمعہ	۵۱۱	سلام کے بعد کا ایک اور ذکر
	جمعہ کے متعلق احادیث کی کتاب		سلام کے بعد ایک دوسری قسم کی دعا
	نماز جمعہ کے وجوب سے متعلق	۵۱۲	ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں
	یہودی لوگ ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور	۵۱۳	نماز کے بعد پانا مانگنے کے بارے میں
۵۲۳	نصاری ہم سے دو دن کے بعد		سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہیے
	نماز جمعہ چھوڑنے کی وعید	۵۱۴	ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق
۵۲۴	بغیر مذہب جمعہ چھوڑنے کا کفارہ	۵۱۵	ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث
	فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث		ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں
	نبی کے دن رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا		ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں
۵۲۶	جمعہ کے دن مسواک کرنے کا حکم	۵۱۶	تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث
	جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق		سلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے بارے میں
	غسل جمعہ واجب ہے		نماز کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے اس
	جمعہ کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا	۵۱۷	جگہ پر امام کا بیٹھنا
	چاہیے؟	۵۱۸	نماز سے فارغ ہو کر کس طرف گھوما جائے؟
۵۲۷	غسل جمعہ کی فضیلت		خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل
	جمعہ کے لیے کیا لباس ہونا چاہیے؟		کریں؟
۵۲۸	نماز جمعہ کے لیے جانے کی فضیلت سے متعلق	۵۱۹	اٹھنے میں امام سے جلدی کرنا ممنوع ہے
	جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فتنہ کل		جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اور اس
	جمعہ کے دن کس وقت نماز کے لیے جانا افضل		کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟
۵۳۰	ہے؟		لوگوں کی گرد میں پھیلاؤنگ کر امام کو نماز
۵۳۱	اذان جمعہ سے متعلق احادیث		پڑھانے کے لیے جانا درست ہے
	امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس		جس وقت کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ تم
	وقت مسجد میں آجائے تو سنت پڑھتے یا نہیں؟		نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو وہ شخص کہہ سکتا ہے کہ
۵۳۲	امام خطبہ کے لیے کس چیز پر سزا ہے؟		میں نے نماز نہیں پڑھی
	امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت	۵۲۰	
	جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۴۱	نعمان بن بشیر جیٹو سے جمعہ میں قرأت سے متعلق احادیث	۵۴۲	کی گردنیں پھلانا ممنوع ہے
	جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اُس کا جمعہ ادا ہو گیا		اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اُس وقت کوئی شخص آ جائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟
۵۴۲	بعد جمعہ مسجد میں کتنی سنتیں ادا کرے؟	۵۴۳	جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش رہنا چاہیے
	امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا		خاموش رہنے کے فضائل سے متعلق
	بروز جمعہ قنوت کی گھڑی کا بیان		خطبہ کی طریقہ سے پڑھے؟
۵۴۵	کتاب تقصیر الصلاة	۵۴۵	خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب سے متعلق
	نماز قصر سے متعلق احادیث		احادیث
۵۴۷	مسجد معظمہ میں نماز پڑھنا		جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا
	مٹی میں نماز قصر ادا کرنا	۵۴۶	چاہیے
۵۴۹	کتنے دن نمبر نے تک قصر کرنا جائز ہے؟	۵۴۷	امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے خطاب کرنا
۵۵۰	دورانِ سفر نوافل ادا کرنا		خطبہ میں قرآن پڑھنا
۵۵۱	کتاب الکسوف		دورانِ خطبہ اشارہ کرنا
	گرہن کے متعلق احادیث		خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اُترنا اور پھر واپس جانا
	چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان	۵۴۸	خطبہ مختصر دینا مستحب ہے
	بوقت سورج گرہن تسبیح و تحمید پڑھنا اور دعا کرنا		بروز جمعہ کتنے خطبے پڑھیں گے؟
۵۵۲	سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا		دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا
	چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم	۵۴۹	خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا
	ابتداء گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز میں مصروف رہنا		دوسرے خطبہ میں قرأت کرنا اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنا
	صلوۃ کسوف (گرہن کی نماز) کے لیے اذان دینا	۵۴۹	منبر سے نیچے اتر کر کھڑا ہونا یا کسی سے گفتگو کرنا
۵۵۳	گرہن کی نماز میں صفیں بنانا		نماز جمعہ کی رکعات
	نماز گرہن کا طریقہ		نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون پڑھنا
	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز گرہن سے متعلق		نماز جمعہ میں سورہ الہادی اور سورہ غاشیہ کی تلاوت کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۷۵	بوقت استسقاء امام کا چار کواٹ دینا	۵۵۳	ایک اور روایت
	کس وقت امام اپنی چار کواٹ لئے		سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ
۵۷۶	امام کا بوقت استسقاء بغرض دعا ہاتھوں کا اٹھانا	۵۵۷	ایک اور قسم
۵۷۷	ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟	۵۵۹	ایک اور (طریقہ) نماز گرہن
۵۷۸	دعا کے متعلق		ایک اور (طریقہ) نماز
۵۷۹	دعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا		ایک اور (طریقہ) نماز
	نماز استسقاء کی رکعتیں		ایک اور (طریقہ) نماز
	نماز استسقاء ادا کرنے کا طریقہ	۵۶۶	نماز گرہن میں کتنی قرأت کرے؟
	نماز استسقاء میں پاداز بلند قرأت کرنا	۵۶۷	نماز گرہن میں پاداز بلند قرأت کرنا
	بارش کے وقت کیا دعا کی جائے؟		(صلوۃ کسوف) میں بغیر آواز کے قرأت
	ستاروں کی وجہ سے عید برسنے کے عقیدہ کا رد		نماز گرہن میں بحالت سجدہ کیا پڑھا جائے؟
	اگر نقصان کا خطرہ ہو تو امام بارش کے چھٹنے کے لیے دعا کرے	۵۶۸	نماز گرہن میں تشہید پڑھنا اور سلام پھیرنا
۵۸۱	بارش کی دعا کرنے کے لیے ہاتھوں کو بلند کرنا	۵۷۰	صلوۃ کسوف کے بعد مہر پر بیٹھنا
۵۸۳	کتاب صلوۃ الخوف		نماز گرہن کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟
	خوف کی نماز کا بیان	۵۷۱	گرہن کے موقع پر حکم دعا
۵۹۳	کتاب صلوۃ العیدین		سورج گرہن کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم
	عیدین سے متعلق احادیث	۵۷۳	کتاب الاستسقاء
	عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن ٹھکانا		بارش طلی کی نماز سے متعلق احادیث
	بالغ اور پاپہ دونوں عیدین کی نماز عید کے لیے جانا		امام نماز استسقاء کی امامت کب کرے؟
۵۹۵	حاضرہ خواہ عیدین کی نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا		امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر ٹھکانا
	عید کے دن آرائش کرنا		امام کے لیے (نماز استسقاء میں) کس طریقہ سے ٹھکانا بہتر ہے؟
	نماز عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا	۵۷۴	استسقاء میں امام کا مہر پر تشریف رکھنا
	عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان		بوقت استسقاء امام دعا مانگے اور پشت کو لوگوں کی طرف پھیر لے
۵۹۶	عید کے روز خطبہ دینا	۵۷۵	
	نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۰۳	امام کا قربانی کرنا اور یہ کہ سختی تعداد میں قربانی کرے؟	۵۹۷	پہلی گاؤں (بطور سترہ) اس کے پیچھے نماز ادا کرنا
۶۰۵	اگر جمعہ کے روز میہ ہو تو کیا کرنا چاہیے؟		انکسٹ عیدین
	اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص نے نماز عید پڑھی ہو اُسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے		عیدین میں سورہ "قی" اور سورہ "قمر" تلاوت کرنا
	عید کے روز ذبح بھانا		عیدین میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ تلاوت کرنا
۶۰۵	عید کے دن امام کے سامنے کھینا		عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا
	عید کے دن مسجد میں کھین اور خواتین کا کھیل دیکھنا		عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے
	عید کے روز گانے اور ذبح بھانے کی اجازت کا بیان	۵۹۸	خطبہ کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا
۶۰۶	عید کا بیان		اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا
	عید کا بیان	۵۹۹	کھڑے ہو کر خطبہ دینا
	عید کا بیان		خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص سے ٹیک لگانا
	عید کا بیان	۶۰۰	خطبہ دیتے وقت امام کا منہ لوگوں کی طرف ہو
	عید کا بیان		دوران خطبہ دوسرے کو کہنا "خاموش رہو"
۶۰۷	عید کا بیان		خطبہ کیسے پڑھا جائے؟
۶۰۸	عید کا بیان	۶۰۱	امام کا دوران خطبہ صدقہ دینے کی تلقین کرنا
	عید کا بیان	۶۰۲	متوسط خطبہ دینا
	عید کا بیان		دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور سکوت اختیار کرنا
۶۱۰	عید کا بیان		دوسرے خطبہ میں قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنا
۶۱۲	عید کا بیان	۶۰۳	خطبہ ختم ہونے سے پہلے امام کا منبر سے نیچے آنا
	عید کا بیان		خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت کرنا اور انہیں صدقے کی ترغیب دینا
۶۱۳	عید کا بیان		نماز عید سے قبل یا بعد نماز کا پڑھنا!

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۱	سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب کا بیان	۶۱۷	رات کو سو کر اٹھنے کے مساو کہنا
۶۳۲	ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی مسامتہ کا بیان	۶۱۸	رسول اللہ ﷺ کی (تہجد) نماز کا بیان
۶۳۳	صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان	۶۱۹	حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان
۶۳۴	فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا	۶۲۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز کا بیان
۶۳۵	سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	۶۲۱	شب میں عبادت کرنے کا بیان
۶۳۶	رکعات وتر کا بیان	۶۲۲	سیدہ عائشہ صدیقہ نبویہ سے (رسول اللہ ﷺ کی) رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان
۶۳۷	ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۲۳	نماز کے لیے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس سلسلے میں راویان حدیث کا عائشہ صدیقہ نبویہ سے روایت کرنے میں اختلاف کا بیان
۶۳۸	تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۲۴	نفل نماز چھ کر پڑھنا
۶۳۹	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق حدیث میں اختلاف راویان	۶۲۵	نہ رکعت سے سو کر پڑھنے والے کی میتہ کر (نماز) پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان
۶۴۰	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویان حدیث کا اختلاف	۶۲۶	نماز چھ کر پڑھنے والے کی میتہ کر پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان
۶۴۱	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویان حدیث کا اختلاف	۶۲۷	نماز چھ کر پڑھنے والے کی میتہ کر پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان
۶۴۲	حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق زہری پر اختلاف کا بیان	۶۲۸	رات کو قرأت کرنے کے طریقہ کا بیان
۶۴۳	پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان	۶۲۹	آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان
۶۴۴	وتر کی سات رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۰	نماز تہجد میں قیام رکوع، کھڑے بعد از جہد و بیٹھنا اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کا بیان
۶۴۵	نورکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۱	رات کو نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟
۶۴۶	وتر کی گیارہ رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۲	وتر پڑھنے کے حکم کا بیان
۶۴۷	تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان		
۶۴۸	وتر میں قرأت کرنے کا بیان		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۵۹	اگر کوئی شخص نیند یا مرض کی وجہ سے رات میں نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر رکعت ادا کرے؟	۱۴۳	وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان
	جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟	۱۴۵	مندرجہ بالا احادیث میں شعبہ کے متعلق اختلاف راویان
۱۶۰	نماز فرض کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث	۱۴۷	حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق اختلاف کا بیان
۱۶۱	كتاب الجہانز		حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے اختلاف کا بیان
	جہانز کے متعلق احادیث	۱۴۸	وتر میں دعا کا بیان
	ترجمہ موت سے متعلق احادیث	۱۴۹	وتر میں وقت دعا کے وقت ہاتھ نہ اٹھانا
۱۶۷	موت کی دعا مانگنے سے متعلق	۱۵۰	وتر کے بعد بعدہ کی طوالت کا بیان
	موت کو بہت زیادہ یاد کرنے سے متعلق		وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا
۱۶۸	میت کو موت کے وقت سکھانا		وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل پڑھنا جائز ہے
	منومن کی موت کی علامت	۱۵۲	فجر کی سنتوں کی حفاظت کا بیان
۱۶۹	موت کی سختی سے متعلق		فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا
	سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث		جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر چھوڑ دے
	وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق	۱۵۳	فجر کی رکعات کا وقت
۱۷۰	روح نکلنے وقت منومن کا اکرام		اگر کوئی شخص (بلا ناغہ) خبیثہ پڑھتا ہو لیکن نیند کے غالب ہو جانے کی وجہ سے (کسی رات) نہ پڑھ سکے
۱۷۱	جو شخص خداوند قدوس کی ملاقات چاہے	۱۵۷	رضی (نامی شخص) کے متعلق
۱۷۳	میت کو بوسہ دینے سے متعلق	۱۵۸	کوئی شخص اپنے بستر پر رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آیا لیکن نیند آگئی اور بیدار نہ ہو سکا
۱۷۴	میت کو ڈھانکنے سے متعلق		
۱۷۴	مرنے والے پر رونے سے متعلق		
۱۷۵	بکس قسم کا روٹا ممنوع ہے؟		
۱۷۷	نروہ پر فوج کرنا؟		
۱۷۹	میت پر رونے کی اجازت		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۹۰	اندر ایک کپڑے اڑانا کیسا ہے؟	۶۸۰	زمانہ جاہلیت کی طرح زور سے رونا اور پکارنا
۶۹۱	عمدہ بخن دینے کی تاکید	۶۸۱	چچ کرونے کی ممانعت
	کفن کوئی قسم کا بہتر ہے؟		دشوار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق
	نبی کریم ﷺ کو کفن کتنے کپڑے میں دیا گیا؟		مصیبت میں سر منڈانا ممنوع ہے
۶۹۲	کفن میں قمیص ہونے سے متعلق		گر بیان چاک کرنا ممنوع ہے
	جس وقت احرام باندھا ہو شخص فوت ہو جائے		مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے عی
۶۹۳	تو اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟	۶۸۲	ما تگلے کا حکم
	منکب سے متعلق احادیث		مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور خداوند قدوس
	منکب سے متعلق احادیث	۶۸۳	سے اجر مانگے اُس کا ثواب
۶۹۴	جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق	۶۸۴	جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اُس کا ثواب
۶۹۵	جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق		جس کسی کی تین اولاد کی اُس کی زندگی میں
۶۹۶	جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم		وفات ہو جائے اُس کا ثواب
۶۹۸	مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا		جس شخص کی اُس کی زندگی میں تین اولاد کی
	جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق	۶۸۵	وفات ہو جائے؟
	مومن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے متعلق		موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق
۷۰۱	مردے کی تعریف کرنا	۶۸۶	مردہ کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے متعلق
	مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے	۶۸۷	گرم پانی سے غسل سے متعلق
۷۰۲	مردوں کو نماز کیسے کی ممانعت سے متعلق		نیت کا ردھونا
۷۰۳	جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق		مردے کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور
	جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت		مقامات و شکو پہلے دھونا
	کسی چیز پر سوار شخص جنازے کے ساتھ کہاں چلے؟		مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق
۷۰۴	پیدل شخص جنازے کے ساتھ کس جگہ پر چلے؟	۶۸۸	مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے متعلق
۷۰۵	مردہ پر نماز پڑھنے کا حکم	۶۸۹	نیت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا
			نیت کے غسل میں کافور کی آمیزش

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۷۱۸	دعا جنازہ کے بیان سے متعلق	۷۰۵	بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق
۷۱۹	جس کسی پر ایک سو اسی نماز ادا کریں	۷۰۶	بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟
۷۲۱	جو کوئی نماز جنازہ ادا کرے تو اس کا کیا ثواب ہے؟	۷۰۷	مشرکین کی اولاد
۷۲۲	جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟	۷۰۸	حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم
۷۲۳	جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق	۷۰۹	شہداء پر نماز جنازہ
۷۲۴	شہید کو خون میں لت پت دفن کرنا	۷۱۰	جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا
۷۲۵	شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟	۷۱۱	حد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا
۷۲۶	مشرک کی تدفین سے متعلق	۷۱۲	جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نماز جنازہ
۷۲۷	بظنی اور صندوق قبر سے متعلق	۷۱۳	جس کسی نے مالی قیمت میں چوری کی ہو اس پر نماز نہ پڑھنا
۷۲۸	قبر گہری کھودنا بہتر ہے	۷۱۴	مقروض شخص کی جنازہ کی نماز
۷۲۹	قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے	۷۱۵	جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نماز جنازہ سے متعلق احادیث
۷۳۰	قبر میں ایک کپڑا بچھانے سے متعلق	۷۱۶	منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق
۷۳۱	جن اوقات میں میت کی تدفین ممنوع ہے	۷۱۷	مجد میں نماز جنازہ
۷۳۲	چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا	۷۱۸	رات میں نماز جنازہ ادا کرنا
۷۳۳	قبر میں تدفین کے وقت کس کو آگے کیا جائے؟	۷۱۹	جنازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق
۷۳۴	تدفین کے بعد مردہ کو قبر سے باہر نکالنے سے متعلق	۷۲۰	جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا
۷۳۵	مردہ کو تدفین کے بعد قبر سے نکالنے سے متعلق	۷۲۱	لڑکے اور عورت کو جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان
۷۳۶	قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث	۷۲۲	خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا
۷۳۷	جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق	۷۲۳	جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے؟
۷۳۸	قبر کو بلند کرنے سے متعلق		
۷۳۹	قبر پر عمارت تعمیر کرنا		
۷۴۰	قبروں پر کاج لگانے سے متعلق		
	اگر قبر اونچی ہو تو اس کو منہدم کر کے برابر کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۳۹	جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو جائے؟	۴۳۰	کیسا ہے؟
۴۴۰	شہید کے متعلق	۴۳۱	زیارت قبور سے متعلق احادیث
۴۴۱	قبر کے میت کو دبانے سے متعلق	۴۳۲	کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق
۴۴۲	عذاب قبر سے پناہ سے متعلق		اہل شرک کے لیے دعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق
۴۴۳	قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق	۴۳۳	مسلمانوں کے واسطے دعا مانگنے کا حکم
	احادیث	۴۳۶	قبور پر چراغ جھانے کی وعید سے متعلق
	اہل ایمان کی روحوں سے متعلق احادیث		قبور پر بیٹھنے کی بُرائی سے متعلق
۴۴۵	مبارک میں وارد ہیاں		قبور کو مسجد بنانے سے متعلق
	قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق	۴۳۷	سبت کے بنے ہوئے جو تہ قبرستان پہن کر جانے کی کراہت
	سب سے پہلے کسے کھڑے پہنانے جائیں گے؟		سحقی کے علاوہ دوسری قسم کے جوتوں کی اجازت
۴۵۱	مرنے والے پر اعلیٰ بارغم سے متعلق	۴۳۸	قبر کے سوال سے متعلق
	ایک دوسری قسم کی تعزیت سے متعلق فرمان نبوی ﷺ		کافر سے قبر میں سوال و جواب
۴۵۲			

قَالَ الشَّيْخُ الْإِسْلَامُ الْعَالِمُ الرَّقْمِيُّ الرَّحْمَةُ الْخَالِفَةُ الصَّمَدِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ
عَلَيْهِ سَلَامٌ خَدَّارٌ سَيِّدُ عَالَمِ إِمَامٍ وَمُقَدِّمٌ حَافِظٌ جِدِّهِ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنِ مَلِكٍ بْنِ بَجْرَسَانِي (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ) إِنْ يَرَانِي رَحِمْتُمْ مَا زِلْتُ فَرَمَانِي

①

کتاب الطہارۃ

پاکی کا بیان

طہارت سے کتاب شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طہارت کو اسلامی تعلیمات میں "الطہور نصف الایمان" کی حیثیت حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تَطَهَّرُوا فَإِنَّ الْإِسْلَامَ تَنْظِيفٌ "طہارت اختیار کرو کیونکہ اسلام طہارت والا دین ہے" (ابن حبان) اور "طہارت ایمان کی داعی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے کر جائے گا"۔ اہل عرب دیہات اور صحرا میں رہتے تھے جس کے زیر اثر اکثر لوگ صفائی اور زیبائش کے معاملہ میں بے احتیاجی برتتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس طرح تربیت کی کہ وہ ترقی کر کے متہن قوم بن گئے اور انہوں نے طہارت و پاکیزگی کی تعلیم کو زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا لیا۔ اس لئے اکثر محدثین صیغہ کی طرح امام نسائی صیغہ نے اپنی کتاب کا آغاز طہارت سے متعلق احادیث سے کیا ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو تو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ"

تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ

کی تفسیر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کوئی خیمہ سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ دھو کے پانی (برتن) میں نہالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ کس کس جگہ پڑا۔

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظْتَ أَخَذْتُكُمْ مِنْ تَوْبِهِ فَلَا تَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا فَلَا تَقُولَنَّ أَخَذْتُكُمْ لَا يَنْدَرِي أَيْنَ مَاتَ يَدُهُ۔

باب: رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا

۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات میں جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔

باب: طریقہ مسواک

۳: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسواک کر رہے تھے مسواک کا کونہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تھا۔ اس وقت ”عائشہؓ“ کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق سے نکل رہی تھی۔

بَابُ السَّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَبُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُرَيْبٍ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَسْوِئُ فَاذًا بِالسَّوَاكِ۔

بَابُ كَيْفِ يَسْتَاكُ

۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُشَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَدْلَانُ بْنُ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُرْزُوقَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَكَرَفَ السَّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ غَاغَا۔

نماز سے پہلے وضو کا حکم:

مندرجہ بالا احادیث میں پہلی حدیث کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے پہلے وضو کرو چاہے پہلے سے وضو ہو یا نہ ہو۔ اگر علم خداوندی یہ نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو تمہارا وضو ہونا چاہئے اگر پہلے سے وضو ہے تو اس وضو سے دوسری نماز پڑھ سکتے ہو۔ دوا بارہ وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

باب: کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں

بَابُ ۳: ہَاكُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ

مسواک کر سکتا ہے؟

بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

۴: حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس وقت میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے ۱۰ حضرات بھی تھے۔ ان میں سے ایک میرے ۱۰ انیس جانب بیکہ دور اٹھیں۔ میں جانب تھا۔ آپ مسواک کر رہے تھے۔ دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لئے نوکری دیے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خواہش کو بھیجا ہے۔ مجھ سے ان میں سے کسی نے اپنے ارادہ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی مجھ کو اس بات کا کوئی حکم تھا کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوکری مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نوکری کا خواہش مند ہو ہم اس کو نوکری نہیں دیتے۔ لیکن ابو موسیٰؓ سے

۴ أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ وَابْنُ أَبِي عَدَدَةَ حَدَّثَنَا نَحْسِيُّ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَابِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ابْنُ دَرْدَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَعِي زُحْلَانُ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَخَذَ فَمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَاكًا فَجَلَّاهَا نَسْلَانِ لَغْنَانِ قُلْتُ وَاللَّهِ لَتَعْلَمَ مَا لِحْنِي يَا مَا أَطْلَعَنِي عَلَى مَا بِي تَغِيْبُهُمَا وَمَا سَعَرْتُ لَهُمَا بَطْلَانِ الْغُلَّ فَمَكَتَنِي أَنْظُرَ إِلَى سَوَاكِهِمْ نَحْتُ سَفِيحَةً فَتَسَّتُ فَهَلْ بِنَا لَا أَوَّلِي تَسْبِعِينَ عَلَى

النَّسَائِيُّ مِنْ أَزَافَةِ وَنَظَرِي أَفْعَلْتُ أَفْعَلْتُ فَفَعَلْتُ الْبَلْغِي لَمْ
أَزَفَفْتُ مُعَاذِنُ خَلْفِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔
ترجمہ: ہرگز کوئی نہ کرے۔ یہ ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص
کا نام بنا کر بھیجا اور ان کو معاذ بن عمرو کا مددگار مقرر فرمایا۔

حاکم کا رعایا کے سامنے مسواک کرنا:

• مذکور بالا حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ اشعر کے حضرات اور دوسرے حضرات (رضی اللہ عنہم) کے سامنے مسواک
کرنے کا تذکرہ ہے جس سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ امام اور حاکم اپنی رحمت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے۔
حدیث میں، "میری تعلیم میں یہ ملتی ہے کہ مہدوں کی طلب سخت ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ کتاب صبح الاشی میں بیان ہے۔
حضرت ابو بکر صدیق سے تاؤر ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امارت کے بارے میں دریافت کیا
تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، اب اگر اور اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہوں کہ اس کے لئے جو اس پر فخر پڑتا ہو۔ وہ
اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے نہ کہ اس کے لئے جو اس پر بچیں۔ وہ اس کے لئے ہے جس کے لئے کہا جائے
کہ یہ حیران کن ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کے لیے میرا حق ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا یہ قول ہے کہ جو شخص حکمران ہو اس کو صبح سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور جو حکمران نہ ہو اس
کو ہلکا حساب دینا ہوگا اور اس کے لئے جتنے مذاہب کا فخر ہے۔ کیونکہ حکام کے لئے صبح سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں
کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۲۶)
اس سے معلوم ہوا کہ یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے جو انسان اللہ کی مدد کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث موجودہ دور کے
مسلمانوں کے لئے خاص رہنمائی کا سامان رکھتی ہے۔ اگر انسان کا دل سمجھنے والا، آنکھیں سمیٹنے والی ہو تو وہ اس ذمہ داری کو سمجھی
بھی طلب نہ کرے۔

باب: فضیلت مسواک

۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک (کی یہ خصوصیت
ہے کہ وہ) کندہ کو پاک صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے
راضی رہتا ہے۔

باب: ۵: التَّغْيِيبُ فِي السَّوَاكِ

۵ أَحْمَرَنَا حَمِيْدٌ مِّنْ مُّسْتَعْدَّةٍ وَمُحَمَّدٌ مِّنْ
عَبْدِ الْأَعْلَى غَنِيٌّ بِرَبِّهِ وَهُوَ أَمْرٌ ذُو نِعَةٍ فَإِنْ حَدَّثْتَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِّنْ أَمْرِ عَيْنِي فَإِنْ حَدَّثْتَنِي أَمْرِي فَإِنْ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ السَّوَاكُ مُظَهَّرَةٌ
لِّلنَّبِيِّ مَرَّضَةً لِلرَّبِّ

باب: کثرت مسواک کی ہدایت

۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے مسواک سے متعلق تمام
لوگوں کے سامنے کافی باتیں بیان کر دی ہیں (یعنی فضیلت بیان کر
دی ہے)۔

باب: ۶: الْإِكْتِفَارُ فِي السَّوَاكِ

۶ أَحْمَرَنَا حَمِيْدٌ مِّنْ مُّسْتَعْدَّةٍ وَعِمْرَانٌ مِّنْ مُّوَسَى
فَإِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَإِنْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِّنْ
الْمُخَضَّبِ عَنْ أَبِي سَبْرٍ مِّنْ مَّالِكٍ فَإِنْ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ فَلَا أَكْفَارَ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ

بَاب: روزہ و دار کے لئے تیسرے پہر تک مسواک
 ۸: أَحْبَبْنَا عَيْلِيَّ بْنَ حُسْرَمٍ فَإِنْ حَدَّثَنَا عَيْشِي وَالصَّائِمِ
 ۹: أَحْبَبْنَا عَيْلِيَّ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
 عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 كَانَ لَوَلَا أَنْ أَشَقَّى عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالنِّسْوَالِ
 عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

مسواک کا ثواب:

واضح رہے کہ اس بھی مسنون یہ ہے کہ ہر ایک وضو کے لئے مسواک کرے اور مسواک کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے اور ہر ایک نماز میں ظہر اور عصر بھی شامل ہے۔ اس لئے روزہ دار کو تیسرے پہر تک بھی مسواک کرنا مسنون ہوا۔

امت کے لئے آسانی:

نہی اکرم ﷺ کی یہ شان سورۃ اتوبہ آیت ۱۲۸ میں بیان ہوئی ہے۔ ”بے شک تشریف لاتے ہیں تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے ان پر تمہارے مشقت میں پڑا بہت ہی خواہش مند ہیں تمہاری بھلائی کے مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والے بہت رحم فرمانے والے ہیں۔“ ان بہت سی مشقتوں میں سے ایک مشقت کا ذکر اس حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔ بے شک آپ رحمۃ العالمین ہیں اور آپ کی ذات انسانوں پر رحمت ہی رحمت ہے۔

بَاب: ۸: النِّسْوَالِ فِي كُلِّ حَجَةٍ

۸: حضرت شریح بن جہان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ مکان میں تشریف لے جاتے تو گھر میں سب سے پہلے کس کام سے شروع فرماتے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ مسواک سے شروعات فرماتے۔

۸: أَحْبَبْنَا عَيْلِيَّ بْنَ حُسْرَمٍ فَإِنْ حَدَّثَنَا عَيْشِي وَهُوَ
 ۹: أَحْبَبْنَا عَيْلِيَّ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
 عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 كَانَ لَوَلَا أَنْ أَشَقَّى عَلَى أَهْلِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالنِّسْوَالِ
 عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی مسواک کی بابت تین اقوال:

سنت مسواک میں تین اقوال ہیں۔ ۱) مسواک سنت ہے۔ ۲) مسواک سنت نماز ہے۔ ۳) مسواک سنت دین ہے یہ قول اقویٰ ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

باب: فطری سنتوں کا بیان

۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اشیاء فطریہ سنیں ہیں: (۱) تختہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال کاٹنا (۳) مونچھوں کے بال کاٹنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) بظلوں کے بال کاٹنا (ان سنتوں کو سنت ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے)۔

باب: ناخن کاٹنے کا بیان

۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطریہ سنیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا (۲) بغل کے بال صاف کرنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا (۵) تختہ کرنا۔

باب: بغل کے بال اکھاڑنے کا بیان

۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) تختہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھاڑنا (۴) ناخن تراشنا اور (۵) مونچھ کے بال کترنا فطریہ سنیں ہیں۔

باب: ۹: ذکر الفطرۃ الإعتدائی

۹: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْبُحَّانُ وَالْإِسْخِدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَغْلِيَةُ الْأُظْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبِيطِ۔

باب: ۱۰: باب تَغْلِيَةِ الْأُظْفَارِ

۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّرَ بْنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبِيطِ وَتَغْلِيَةُ الْأُظْفَارِ وَالْإِسْخِدَادُ وَالْبُحَّانُ۔

باب: ۱۱: باب تَنْفِ الْإِبِيطِ

۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ الْبُحَّانُ وَخَلْقُ الْعَانَةِ وَتَنْفُ الْإِبِيطِ وَتَغْلِيَةُ الْأُظْفَارِ وَأَخَذُ الشَّارِبِ۔

مونچھوں کے بال کترنا:

مذکورہ بالا سنیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنت ابراہیمی کہلاتی ہیں اور ان سنتوں میں مونچھ کے بالوں کے بارے میں بھی مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ مونچھ کے بال کترنا بھتر ہے۔ اگرچہ ان کا مندرجہ بالا بھی جائز ہے۔

باب: زیر ناف بال کاٹنے کا بیان

۱۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناخن کاٹنا، مونچھ کترنا اور ناف کے نیچے کے بال کاٹنا (ان کا مونڈنا) فطریہ سنت ہے۔

باب: ۱۲: باب حَلْقِ الْعَانَةِ

۱۲: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْبُحَّانُ وَالْإِسْخِدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَغْلِيَةُ الْأُظْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبِيطِ۔

داڑھی اور مونچھ سے متعلق مفصل حکم مذکور بالا حدیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مونچھیں بالکل صاف کر دو
اکثر حضرات کی یہی رائے ہے اور بعض علماء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لب سے جس قدر زیادہ مونچھوں کے
بال ہو جائیں ان کو کٹ کر دینا چاہئے۔

① ایک دوسری روایت میں تو خیر وقدرہ کا لفظ استعمال ہوا ہے دونوں کا معنی ایک ہے یعنی داڑھی کو چھوڑنا اور باقی رہنے
دینا۔ اس کی علت بھی بعض احادیث میں واضح کر دی گئی ہے یعنی مشرکین کی مخالفت۔ مشرکین سے مراد ان مشرکین کی
ہیں۔ یہ لوگ داڑھی کٹواتے تھے البتہ کچھ لوگ منڈواتے بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مخالفت کا قصد کیا۔
مسلمانوں کی تربیت اس طرح کرنا چاہی ہے کہ وہ اپنا شخص قائم رکھیں اور صوری و معنوی طاہری اور باطنی برائیوں سے
دوسروں کے مقابلہ میں ممتاز رہوں۔ علاوہ ازیں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ داڑھی منڈانا ایک ایسا فعل ہے جو
فطرت کے خلاف ہے اور اس میں عورتوں سے مشابہت کا پہلو بھی ہے۔ دراصل داڑھی رجولیت (مردانگی) کی تکمیل ہے اور
اس سے مرد کا امتیاز قائم رہتا ہے۔ داڑھی کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ نہیں کہ سر سے بال منہ کے جائیں۔ ایسی صورت
میں داڑھی اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ بے حد کانچن ٹھہر ہونے لگے گا۔ اس لئے یہ مطلب لینا درست نہیں بلکہ اس کے طول
و عرض سے کچھ بال کم کئے جاسکتے ہیں جیسا کہ ترمذی (ابواب آداب) کی حدیث میں ہے۔ ”یہی سریم کو تہذیبی داڑھی کے
طول و عرض سے بال کٹا لیا کرتے تھے۔“

② جیسے کتان روئی وغیرہ کا ٹکڑا ایسی پاک چیز جسے گندگی کے ازالہ میں استعمال کرنا اس کے احترام کے خلاف ہے جیسے جانے
کی اشیاء وغیرہ اس لئے کہ منافع ضائع کرنا اور مصالح کو خراب کرنا شرعاً حرام ہے۔

③ مؤمن جب وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے سارے تھکاوہ ساقد ہو جاتے ہیں
جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب ساتھ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے نہ
گرجا جاتا ہے جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا حتیٰ کہ (وضو کے بعد) وہ دھوئے ہوئے ہاتھوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔

④ اسلام دین فطرت ہے۔ لہذا انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس نے ایک فطری تعلیم اپنے ہی دکاروں و سکھائی
ہے۔ مومنوں کے تغیر و تبدل میں یہ تعلیم کس قدر مؤثر ہے اس کا اندازہ ہر وہ شخص جو انھوں کو سکھاتا ہے اس کی نفس خواہ
تجارتی ہو یا سرورِ سیاحت یا اللہ کی راہ میں جہاد۔

⑤ بیہوشی اپنی عورتوں کو حاضر ہونے کی حالت میں معاشرتی زندگی سے علیحدہ کر دیا کرتے تھے مگر اسلام نے اس معاملے میں
اپنی تمام تعلیمات کی طرح ایک معتدل تصویر پیش کیا ہے۔ ساتھ ساتھ کھانا بھی کھا سکتی ہے۔ سوائے امر و نہی کے شوہر کے
ساتھ مباشرت بھی کر سکتی ہے۔ غرض یہ اسلام کا بہت بڑا احسان ہے عورتوں پر اگر وہ احسان کی نمونہ ہیں۔

⑥ حالت جنابت میں تلاوت قرآن کی ممانعت ہے۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ سوائے جنابت سے کلمات
سے تلاوت فرماتے۔ اے کاش! آج امت مسلمہ آنحضرت ﷺ کے اس اسوہ کو بھی سامنے رکھے شاید کہ اللہ قرآن سے
درست تعلق قائم رکھنے پر ہی ان آزمائشوں سے نکال دے جن میں امت مسلمہ اس وقت گھر چلنے کی بی بی و بچہ امراض
عن القرآن ہے۔

⑦ نورمہ و طہر و زمل تو یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان ایسی حالت میں عورت سے مباشرت سے گریز کریں۔ (ہاتھی)

باب: مونچھ کترنا

۱۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب: مذکورہ اشیاء کی مدت سے متعلق

۱۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تم لوگوں کے لئے یہ مقرر فرمادی ہے یہ کہ مونچھ کے کترنے اور ناخن کاٹنے اور ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے بال صاف کرنے میں کہ ہم نہ چھوڑیں ان کو چالیس دن سے زیادہ۔ ایک مرتبہ فرمایا چالیس راتوں سے زیادہ۔

باب: مونچھ کے بال کترنے

اور داڑھی کے چھوڑنے کا بیان

۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑو (یعنی بڑھاؤ)۔

باب: چہشاب پانہانہ کے لئے دور جانا

۱۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قضاے حاجت کے لئے گیا رسول کریم ﷺ جب قضاے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور پہلے جاتے (اس کی وجہ یہ ہے کہ ستر پر لوگوں کی نگاہ نہ پڑے)۔

۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب قضاے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور تشریف لے جاتے کسی سفر میں ایک دن جب آپ ﷺ قضاے حاجت کے

باب: ۱۳: قَصُّ الشَّارِبِ

۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَمِدَةً مِنْ حُنَيْنٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: ۱۴: التَّوَقُّفُ فِي ذَلِكَ

۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُفَيْرٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْخَوَزَمِيِّ عَنْ تَابِثِ بْنِ عَابِدٍ قَالَ وَقْتُ لَمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْقُصِ الشَّارِبَ وَتَقْلِبِ الْأَطْفَالَ وَخَلِيَّ النَّعَايَةَ وَتَلْبِطِ الْأُصْبُغَ أَنْ لَا تُشْرِكَ الْخُفْرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔

باب: ۱۵: إِحْفَاءُ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ

الْيَلْبِخِ

۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي تَابِثُ عَنْ أَبِي عَمْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اخْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا الْيَلْبِخَ۔

باب: ۱۶: الْإِبْعَادُ عِنْدَ إِزَاةِ الْحَاجَةِ

۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْهَرِثِيُّ عَنْ فَصْلِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ حُرَيْمَةَ بْنِ تَابِثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي فَرَاذٍ قَالَ حَوَّضْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ۔

عَا أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَمِدَةً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْفُضَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَبَ الْمُلْتَبِعَ تَعَدَّى قَالَ فَتَعَبَ

يُخَافُ وَيُؤْتِي نَحْوَهُ نَسْفَارَهُ فَقَالَ اَيْمُنِي بِوَضْعِهِ
فَقَتْنَهُ يَوْمَهُ قَتْرُوصًا وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ الشَّيْخُ
إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ الْفَارِسِيُّ۔
لے تشریف لے گئے تو مجھ سے فرمایا تم میرے لئے وضو کا پانی لے کر
آؤ چنانچہ میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ سب سے پہلے وضو کیا اور
موزوں پر مسح کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ:

آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کے بارے میں محدثین اور علماء محققین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک
قول یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب اس وجہ سے کیا کہ آپ ﷺ کی کمر باندھ میں درد تھا لیکن ان اقوال میں بظاہر
راہِ قول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں میں کسی مرض کا اثر تھا جس کے باعث بیٹھنا مشکل تھا جیسا کہ بعض امراض میں
اس طرح کا عذر ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ تیسرا قول اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس جگہ بیٹھنے
کی جگہ نہ تھی اس مجبوری میں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کیونکہ کوڑا کرکت ڈالنے کی جگہ سامنے سے اوپڑی ہوئی اس
جگہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی صورت میں پیشاب کے قطرات واپس آپ ﷺ کی طرف آتے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے
کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا عمل منسوخ ہے۔ تفصیل کے لئے ”فتح الملہم شرح مسم شریف“ بلد المحمود
اواخر المسائل شرح مواعظ امام مالکؒ ملاحظہ فرمائیں۔

باب: قضاء حاجت کے لئے دُور نہ جانا

باب: ۱۷ الرُّحْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

۱۸ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا
تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ قوم کے کوڑا کرکت پر پہنچے۔ آپ ﷺ
نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں آپ ﷺ کے پاس سے بہت گیا۔
آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا یہاں تک کہ
آپ ﷺ سے فارغ ہو گئے پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر
مسح کیا۔

۱۸ أَحْزَمَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ قَالَ أَتَانَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ تَخَلَّيْتُ أَيْمُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْنِي إِلَى سُنَابَةِ قَوْمٍ قَالُوا قَاتِلْنَا
فَصَحَبْنَاهُ لَدَعَايَ فَنُكِّلْتُ بَعْدَ عَقْبِهِ عَنِّي قَوْمٌ
ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

باب: پاخانہ کے لئے جاتے وقت کی دُعا

باب: ۱۸ الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْغَلَاءِ

۱۹ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ جب قضاء حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو
فرماتے یا اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھوتوں اور پتھروں
(اقسامِ شیطان) سے۔

۱۹ أَحْزَمَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْغَلَاءَ قَالَ االلَّهُمَّ
ابْنِي ااغْوِ ذِيكَ مِنَ الْحُبِّ وَالْعَصَابَةِ۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ

باب ۱۹: النَّهْيُ عَنِ اسْتِعْبَالِ الْقِبْلَةِ

کرنے کی ممانعت

عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰: حضرت ابوالایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ ملک مصر میں رہتے تھے تو اس طرح سے فرماتے خدا کی قسم میری کچھ میں نہیں آتا کہ میں ان بیت الخلاء کے ساتھ کیا کروں؟ (ان کا رخ بیت اللہ کی جانب تھا) حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا خانا نہ کرنے کیلئے جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو چہرہ کرے اور نہ پشت کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کیا کرو۔

۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْغُبَرِيُّ بْنُ يَسْكِينٍ قَزَائًا عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعْتُ وَالْقَطْعُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْخَضْرَاءَ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَقْرَبَ عَلَيَّ أَصْنَعُ بِهِذِهِ الْكُرْسِيِّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَغَائِطِ أَوْ الْبُؤْيُ فَلاَ يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا۔

قضائے حاجت کے وقت چہرے کا رخ کس طرف کرنا چاہئے؟

پیشاب یا خانا نہ کرنے کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ یا رخ (پشت) کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور بہت سے علماء کرام کی یہی رائے ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

باب: پیشاب یا خانا نہ کرنے کے وقت بیت اللہ کی جانب

باب ۲۰: النَّهْيُ عَنِ اسْتِعْبَالِ الْقِبْلَةِ

پشت کرنے کی ممانعت

عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱: حضرت ابوالایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو چہرہ قبلہ کی جانب کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کر کے بیٹھے۔

۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍاءَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ أَوْ بُولٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔

مدینہ منورہ کا قبلہ:

واضح رہے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مذکورہ بالا سمت کی جانب نہیں ہے اس وجہ سے یہ حکم ہے اور جس جگہ کا قبلہ مغرب کی جانب ہو اس جگہ شمال جنوب کی جانب قضائے حاجت کے وقت بیٹھنا چاہئے۔ جیسا کہ پاک و ہند وغیرہ میں قبلہ مغرب کی جانب ہے۔ اس وجہ سے ہمارے جہاں کے لئے حکم یہ ہے کہ بیت الخلاء کا رخ شمال جنوب کی جانب ہونا چاہئے۔

باب: پیشاب پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب چہرہ کرنے کا حکم

باب: ۲۱ الْأَمْرُ بِاتِّجَاعِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۲ حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا خانہ کرنے کے لئے جائے تو بیت اللہ کی جانب چہرہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کر کے بیٹھے۔

۲۲ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْغَائِطِ فَلْيُتَّجَعْ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ ﷻ وَإِنَّهُمَا أَوَّلُ مَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ ﷻ

ایسی جگہوں کا بیان جہاں قبلہ مغرب کی جانب نہیں:

مذکورہ بالا حدیث میں مشرق یا مغرب کی طرف قضائے حاجت کا جو حکم ہے وہ اس جگہ کے بارے میں ہے کہ جہاں پر قبلہ مغرب کی جانب نہیں ہے جیسے کہ مدینہ منورہ وغیرہ میں کہ وہاں کا قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ باقی ہمارے اطراف میں مغرب کی جانب قبلہ ہے اس لئے ہمارے ہاں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

باب: مکانات میں پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا

باب: ۲۲ الرُّخَصَةُ فِي ذَلِكَ فِي الْمَوَاقِفِ

۲۳ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کا چہرہ بیت المقدس کی جانب تھا۔

۲۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْزَنْ عَنْ حَسَنَ بْنِ غُبَيْهِ وَابْنِ حَسَنَ عَنْ غُبَيْهِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَفَقْتُ عَلَى ظَهْرِ نِسَاءٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبْنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ

قضائے حاجت کے وقت بیت المقدس کی جانب رخ کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کے بوقت قضائے حاجت چہرہ مبارک بیت المقدس کی جانب ہونا مذکور ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی پشت کعبہ کی جانب ہوئی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی جانب ہے اور قبلہ جنوب کی جانب ہے اور ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے یہاں بیت المقدس یا قبلہ کی جانب قضائے حاجت کے وقت رخ کرنا جائز نہیں چاہے مکان ہو یا جنگل ہو دونوں جگہ کے لئے یہی حکم ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ائمہ اور تفصیل بحث "اوزار و المسائل" شرح مواظباں مالک "میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ماتھے

باب: ۲۳ النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذَّكْرِ بِالْيَمِينِ

سے چھوٹے کی ممانعت

۲۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اس کو چاہئے کہ عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے (یہ حکم دائیں ہاتھ کے احرام کی وجہ سے ہے)۔

۲۵: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنا عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھوئے: مذکورہ مضمون کی روایت دوسری جگہ ان الفاظ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنا عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

باب: سحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان
۲۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑا (جیسے کی جگہ) پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت:

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناجائز اور منع ہے۔ آپ ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث میں اگرچہ آپ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے لیکن حدیث قوی میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور مذکورہ بالا حدیث ۲۷ میں آپ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے جو کہ کسی مرض یا عذر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب حدیث قوی اور فعل میں تعارض ہو تو حدیث قوی کو ترجیح ہوتی ہے اس وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے جبکہ دیگر احادیث سے ثابت ہے اور پیشاب کی ممانعت میں شدت سے بھی یہی قریب ہے۔

۲۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے دان پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

۲۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے

۲۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَرْثٍ قَالَ أَتَيْنَا أَبَا إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَدْ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي خَبِيْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا بَانَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذِكْرَهُ يَسْتَجِيبُ۔

۲۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَصِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسْ ذِكْرَهُ يَسْتَجِيبُ۔

باب: الرِّصَصَةُ فِي الْبُؤْلِ فِي الصَّحَرَاءِ قَاتِمًا
۲۶: أَخْبَرَنَا مُوَمَّلٌ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَتَيْنَا إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَاعَةَ قَوْمٍ قَاتِمًا۔

۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَتَيْنَا مُحَمَّدًا قَالَ أَتَيْنَا شُعْبَةَ عَنْ مُثَوَّلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ أَنَّ حَذِيفَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَاعَةَ قَوْمٍ قَاتِمًا۔
۲۸: أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْنَا نَهْرًا

کوزے پر تحریف لے گئے اور آپ سوانح نگار کو کہتے ہیں کہ جو کہ پیشاب کیا۔ سلیمان نے اس قدر اضافہ کیا کہ آپ کو قیامت نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ لیکن منصور نے اپنی روایت میں مسح کرنے کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا۔

باب: مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹: حضرت مائتہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص تم لوگوں سے یہ بیان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہو پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کے اس قول کو سچا نہ ماننا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے۔

قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمُتَّصِرٌ عَنْ أَبِي
وَأَبِي عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشَى إِلَى سِبْطِ
قَوْمٍ قَالُوا قَائِمًا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَيْثُ وَنَسَّحَ
عَلَى خَصْبِهِ وَلَمْ يَدْرُكَ مُتَّصِرُ الْمَسْجِدِ.

بَابُ ٢٥: الْبُؤْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

٢٩ أَجَبْنَا عَلَىٰ بَنِي حُحْمٍ قَالَ إِنَّا نَايَا شَرِيفٍ عَنِ
الْبَيْضَاءِ بَنِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ
حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَاتِمًا فَلَا تُضَيِّقُوهُ مَا تَخَافُونَ يَوْمَ يُؤْتَى الْأَحْيَاءُ

نبی کریم ﷺ کا اس بابت مستقل عمل:

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے لیکن رسول کریم ﷺ کا اصل (مستقل) عمل مبارک بھی ہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے جیسا کہ مذکور بالا روایت میں مذکور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب سے بہتر اور صحیح روایت یہی ہے۔

باب: کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۴۔ حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ قریحہ میں لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کے ہاتھ مبارک میں ڈھال جیسی ایک شے تھی تو آپ نے اس کو اپنے سامنے رکھا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب کیا۔ تو قوم کے بعض مشرکین (ایک روایت کے مطابق یہود) نے کہا کہ ان کو دیکھو کہ یہ نبی خلی سلطریقہ سے خواتین کی طرح سے پیشاب کرتے ہیں۔ جناب رسول کریم ﷺ نے یہ منکر ارشاد فرمایا کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو جو کہ قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی اور قوم بنی اسرائیل کے لئے یہ ہدایت تھی کہ جب ان کے کپڑے پر ناپاکی لگ جاتی تھی تو ان کو وہ کپڑا ناپاکی کی جگہ سے کاٹ ڈالنے کا حکم ہوتا۔ پس ایک شخص نے ان کو ایسا کرنے اور کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع کیا تو ان وجہ سے وہ شخص مذاب قبر میں مبتلا ہوا۔

بَابُ ٢٦: الْبَوْلُ إِلَى سُتْرَةٍ يَسْتَرُهَا

٣٠. أَخْبَرَنَا هَذَا أَبُو السَّيِّدِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ
لَاغِظِي عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَلِيَّ يَدَيْهِ مَخْضَمَتِي الدَّرَقَةُ فَرَضَعَهَا ثُمَّ حَلَسَ
خَلْفَهَا فَبَايَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْطَرُوا يُؤَلِّ
كَمَا تَأْتِي الْمَرْأَةُ فَمِجْمَعَةً فَقَالَ أَوْ مَا عَلِمْتَ مَا
أَصَاتَ صَاحِبُ بَيْتِ إِسْرَئِيلَ كَمَا نُو؟ إِذَا أَصَابَهُمْ
شَيْءٌ مِنَ التَّوَلَّى قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِضِ فَتَهَا هُمُ
صَاحِبُهُمْ فَعَلَبَتْ فِي قَرَدِهِ -

عذاب میں مبتلا اسرائیلی شخص:

مذکورہ بالا حدیث میں قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اس قوم کے ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی شریعت کے حکم پر عمل کرنے اور ناپاکی کی جگہ سے کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع فرمایا تو اس حرکت کی وجہ سے وہ شخص متحقق مذاب ہوا۔ واضح رہے کہ قوم بنی اسرائیل میں یہ حکم تھا کہ اگر جسم کے کسی حصہ میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے اسی قدر کپڑا کتر ڈالتے اگرچہ یہ حکم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھا لیکن بظاہر یہ حکم خلاف عقل معلوم ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اس حکم پر عمل کرنے میں جان اور مال دونوں کا نقصان تھا پس جب ایسے حکم پر عمل کرنے سے روکنے پر بنی اسرائیل کے اس شخص کو عذاب دیا گیا تو یہ لوگ جب جناب رسول کریم ﷺ کو کسی درخت وغیرہ کی آڑ میں پیشاب کرنے کو خواتین کی طرح سے پیشاب کرنے سے تشبیہ دے رہے ہیں تو یہ لوگ اور زیادہ لائق عذاب ہیں۔

باب: پیشاب سے بچنے کا بیان

۳۱ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور آپؐ نے فرمایا ان دونوں قبروں کے مردے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ کسی بڑی وجہ کے سبب مذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے مجبور کی تازہ شاخ منگائی اور اس کو درمیان سے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک مردہ کی قبر پر ایک ایک شاخ کا زری اور فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں اس وقت تک ان دونوں شخصوں کے مذاب میں تخفیف ہو جائے۔

باب: التَّزْوِجُ عَنِ الْبُؤْلِ

۳۱ أَحْسَنُ مَا هَذَا لِلْبَرِّ جِي عَنِ الْبُؤْلِ عَنِ الْكَعْشِ فَلَنْ سَبْعَتِ مُخَابِدٍ يُخْبِتُ عَنْ كَلْبِي عَنِ نَبِي عَشِي فَلَنْ مَرْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرِي فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي عَذَابٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِلُ مِنْ نَوْبِهِ وَإِنَّمَا هَذَا كَانَ يَمْنَعُنِي بِالْمُؤْمِنَةِ ثُمَّ دَخَا بِغَيْبٍ دُخِبَ فَشَقَّ يَاقَتَيْنِ لِقَرَسٍ عَلَى هَذَا وَابِحِدًا وَعَلَى هَذَا وَابِحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مِنْ مَنَاسِكَ حَقَّقَهُ مَصُودٌ رَزَا عَنْ مُخَابِدٍ عَنِ نَبِي عَشِي وَكَمْ يَذْخُرُ حَاوِسًا۔

آپ ﷺ کی ایک خصوصیت:

اس حدیث کی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت علیؓ کی خصوصیت تھی اور ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کا علم ہو گیا ہو اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی درخت ہرا بھرا رہتا ہے تو اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے تو اس کے تسبیح کرنے کی وجہ سے عذاب قبر میں کمی واقع ہو جاتی۔ ہائی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں شروحات حدیث۔

باب: ۲۸: الْبُولُ فِي الْأَكْبَاءِ

۳۲. أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ مَحْمُودُ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حُجْجَةُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ أَبِيهَا أُمِّمَةُ بِنْتُ رَافِعَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عِنْدَانِ يَبُولُ فِيهِ وَيَصْعُقُ نَحْتِ الشَّيْبَرِ.

باب: برتن میں پیشاب کرنا

۳۲. حضرت انسہ بنت رافعہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کلوڑی کا ایک پیالہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالہ میں پیشاب کیا کرتے اور اس کو اپنے تحت کے پیچے رکھ لیتے۔

برتن میں پیشاب کرنا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے لیکن پیشاب کو زیادہ دیر تک برتن میں نہ رکھا جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو جلدی پیچک دیا جائے۔

نوٹ: اب تو مکانوں کے اندر ہی بیت الخلاء بن چکے ہیں اس لئے ایسی صورتحال کم ہی درپیش آتی ہے اور اگر آتی بھی ہے تو وہ فقط بیمار یا معذور حضرات کو پیش آ سکتی ہے اس کے لئے کبھی مخصوص برتن ملے ہیں جو کہ پاکی کے لئے بھرتی ہوتے ہیں۔

(جائی)

باب: ۲۹: الْبُولُ فِي الطُّسُطِ

۳۳. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَنَا أَبُو زَهْرٍ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ الزَّاهِقِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ غَابِئَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطُّسُطِ يُبُولُ فِيهَا فَاهْتَسَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَتَعَزَّزُ لِقَالِ مَنْ أَوْصَى قَالَ الشَّيْخُ أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الشَّعْرَانِيُّ.

باب: طشت میں پیشاب کرنا

۳۳. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت پیشاب کرنے کے لئے طلب فرمایا تو آپ کا جسم مبارک دو براہو گیا اور آپ کو احساس نہ ہوا پھر معلوم نہیں کہ آپ نے کس کو وصیت فرمائی۔

آپ ﷺ کے وصی بنانے کے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے مرض الموت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وصی بنایا اور مرض الموت میں بیماری کی حتیٰ کہ وجہ سے وصیت کرنے کا ہوش نہ رہا اور آپ ﷺ کو وصیت نہیں فرما سکے۔

باب: ۳۰: تَرْكُ هَيْبَةِ الْبُولِ فِي الْحُجُرِ

۳۴. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

باب: سوراخ میں پیشاب کی ممانعت

۳۴. حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کسی سوراخ میں

پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا کہ سوراخ کے اندر پیشاب کرنا کس وجہ سے مکروہ ہوا۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سوراخوں میں جنات رہتے ہیں۔

ابن سَوحَیْنٍ: اَنَّ سُبَّیَّ اللّٰہِ قَالَ لَا یُؤَلِّقُ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرِ قَالُوا لَلْفَاذَةِ وَتَا مَکْرَهُ مِنَ الْقَوْلِ فِی الْمُحْضَرِّ قَالَ لَقَدْ اِنْبَاہَا مُسَاجِرُ الْعِجَنِ۔

باب: بخمیرے ہوئے پانی میں پیشاب

باب: ۳۱: النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِی

کرنے کی ممانعت کا بیان

الْمَاءِ الرَّائِکِدِ

۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رکے ہوئے پانی (جو ایک جگہ پر ٹھہر جائے) میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

۳۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَاءِ الرَّائِکِدِ۔

ایک کبیرہ گناہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا پانی جو کہ بہتا ہوا نہ ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے۔ اس حدیث کے فوائد معلوم کرنے کے لئے کوئی بڑی لمبی چوڑی تفصیل یا عقلی دلائل کی ضرورت نہیں۔ ایک سطحی سی عقل و فکر والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک میں ہمارے لئے کتنے فوائد پنہاں ہیں۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ یہ عمل (کھڑے پانی میں پیشاب کرنا) گناہ کبیرہ ہے۔

باب: غسل خانہ میں پیشاب کی ممانعت

باب: ۳۲: تَرْكُ هَيْئَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحْتَمِّ

۳۶: حضرت عبداللہ بن مفضلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص (کسی) غسل خانہ میں (ہرگز) پیشاب نہ کرے کیونکہ اس عمل سے اکثر وسوساں پیدا ہوتے ہیں۔

۳۶ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ جُنَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَاتَا الْمَسَارِيذَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِیْ مُسْتَحْتَمٍّ فِیْ غَامَةِ الْمَوْسُواسِ مِنْهُ۔

غسل خانہ اور بیت الخلاء علیحدہ بنایا جانا زیادہ بہتر ہے:

غسل خانہ میں پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ((ست تودث النسیان)) میں ایک عمل غسل خانہ میں پیشاب کرنے کو بھی بیان فرمایا ہے یعنی غسل خانہ میں پیشاب کرنا دماغ میں بھول پیدا کرتا ہے اور اس حرکت سے یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ ہم نے اسی جگہ پیشاب کیا ہے۔ اب غسل کرنے میں جسم پر چھینٹ آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں پھل دار درختوں کے نیچے سایہ کی جگہوں پانی کے گھاٹ پر پیشاب کی ممانعت فرمائی۔

باب: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا

۳۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ کے نزدیک سے ایک شخص کا زور ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو اسی حالت میں سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (فراغت کے بعد جواب دیا)۔

باب: وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸ حضرت مہاجر بن ثقفیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (پہلے) وضو کیا جب وضو سے فراغت ہوئی تو ان کے سلام کا جواب دیا۔

باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت

۳۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید سے استنجا کی ممانعت ارشاد فرمائی ہے۔

باب: ۳۳ السَّلَامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ

۳۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَلِيبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

باب: ۳۴ رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنِ أَبِي سَائِنٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَفِيلَةَ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

باب: ۳۵ رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الشَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَةَ الْخُرَازِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسْتَجَابَ أَخَذَتْهُ بَعْظُهُمْ أَقْوَابُ.

ہڈی سے استنجا

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ جنات کی خوراک ہے یعنی ہڈی جنات کی خوراک اور گوبر جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔ اور ایسی چیز بھی استعمال نہ کرے جو دوسروں کے کام آسکتی ہو جیسے روٹی وغیرہ۔

باب: لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۰ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تم سب کیلئے باپ کے دہجہ میں ہوں (تعلیم و تربیت اور خیر خواہی کے اعتبار سے) اس وجہ سے میں تم کو یہ بات سکھاتا ہوں

باب: ۳۶ النَّهْيُ عَنِ الْإِسْطِطَالَةِ بِالرُّؤُثِ

۴۰ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَلْقَاطُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کیلئے جائے تو بیت اللہ کی طرف چہرہ نہ کرے اور نہ اس طرف پشت کرے اور نہ وہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ نے ہم کو تین چھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا نیز پرانی بڑی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

باب: استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے سے

متعلق

۴۱ حضرت سلیمان سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی ﷺ نے تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دی یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھایا۔ حضرت سلیمان نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم کو پاخانہ کرنا بھی سکھایا اور آپ ﷺ نے تم لوگوں کو پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کر کے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا آتَاكُمْ مِنْهُ الْوُضُوءُ أَعْلَمَكُمْ إِذَا دَهَبَ أَعَدَّكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْفِيلَةَ وَلَا يَسْتَقْبِلُهَا وَلَا يَسْتَقْبِلُ بَيْنَهُ وَتَحَاتُّ بِأَمْرٍ - بِثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ وَنَهَى عَنِ الرُّوْبِ وَالرَّقْبَةِ.

باب: ۳۷ النِّهْيُ عَنِ الْإِسْطِطَاءِ فِي الْإِسْطِطَاءَةِ

بِأَقَلِّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ

۴۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخَزَائِفَةُ قَالَ أَهْلُ نَهَاتَا أَنْ تَسْتَقْبِلَ الْفِيلَةَ بِعَاطِطٍ أَوْ تَوَلَّى أَوْ تَسْتَحْيَ بِأَيْمَانَا أَوْ تَكْثِي بِأَقَلِّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ.

یہود کا اعتراض:

واضح رہے کہ ایک کافر نے اور بعض روایات کے مطابق کسی یہودی نے بطور امتزاج بلکہ حقارت آمیز طرز سے کہا کہ تمہارے صاحب یعنی نبی نے تم کو معمولی معمولی بات پیشاب پاخانہ تک کی ہدایت دی گویا اس طرح اس کافر نے اسلام کا مذاق اڑایا تھا جس کا حضرت سلیمان نے جھڑپے لگے جواب دے دیا۔

باب: دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

۴۲ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تین چترے آؤ۔ (باوجود حشاش کے) مجھ کو صرف دو چترے مل سکے تو میں گوبر کا ایک ٹکڑا اُن دو چھروں کے ساتھ لے آیا۔ رسول کریم ﷺ نے وہ دونوں چترے لے لئے جبکہ گوبر کا ٹکڑا پیچک دیا اور فرمایا: یہ تو ”رکس“ ہے (پہلے تو پاک تھا اب یہ ناپاک ہو گیا) کیونکہ پہلے یہ (گوبر) کھانا تھا لیکن اب یہ گوبر ہو گیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ ”رکس“ سے مراد وجات کی غذا ہے۔

باب: ۳۸ الرَّخْصَةُ فِي الْإِسْطِطَاءِ كَتَبَ حَبْرِينَ

۴۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَسْتُ أَوُحِدُهُ ذَكَرَهُ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمْعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ الْعَاطِطُ وَأَمَرَهُ أَنْ ابْنَةَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَادٍ فَوَجَدْتُ حَبْرَيْنِ وَالْقَسَمُ الثَّلَاثُ قَلَمٌ أَحَدُهُ فَاتَّخَذْتُ رَوْزَةً فَاتَّيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاتَّخَذَ الْحَبْرَيْنِ وَالْقَلَمَ الرَّوْزَةَ قَالَ هَذِهِ رَخْصَةٌ فَإِنَّ أَوَّعِدَ الرَّحْمَنِ الرَّخْصَ طَعَامٌ الْحَبْرَيْنِ.

باب: پتھر سے استنجا کرنے کی رخصت

باب: ۳۹: الرُّخْصَةُ فِي الْإِسْتِجَاةِ بِحَجَرٍ

واجازات کا بیان

وَاحِدٍ

۳۳: حضرت سہر بن قیس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص استنجا کرے تو اس کو چاہئے کہ طاق و صیلے لے۔

۳۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَنَسٍ خَرَجَ عَنْ مَسْجِدٍ عَنْ جَابِلِ بْنِ سَنَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَاكَ فَأَوْزِجْ.

طاق و صیلے سے مراد:

یہ ہے کہ استنجا طاق و صیلے سے کرے اگر چہ ایک ڈھیلا بھی استنجا کے لئے کفایت کرتا ہے۔

باب: اگر صرف مٹی یا ڈھیلوں سے استنجا

باب: ۴۰: الْإِجْتِرَاءُ فِي الْإِسْتِجَاةِ بِالْحِجَارِ

کر لیا جائے؟

دُونِ غَيْرِهَا

۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا خاند کے لئے جائے تو چاہئے کہ وہ استنجا کے لئے اپنے ساتھ تین پتھر (یا مٹی کے ڈھیلے) لے جائے اس کے لئے پہلے تین پتھر اس کو استنجا کے لئے کافی ہیں۔

۴۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنْ غُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَهَتْ أَخَذْتُمْ إِلَى الْمَتَابِ فَلْيَدْهَبْ مَعَهُ ثَلَاثَةٌ أَخْبَارٍ فَلْيَسْتِطِبْ بِهَا فَإِنَّهَا تَجْرِي عَنْهُ.

باب: پانی سے استنجا کا حکم

باب: ۴۱: الْإِسْتِجَاءُ بِالْمَاءِ

۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب یا خاند کرتے جاتے تو میں اور میرا ایک ساتھی لاکا پانی کا ڈول اٹھ کر (ساتھ) چلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے۔

۴۵ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَنَسٍ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْثُومَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ أَخْبِلَ آتًا وَغُلَامَ مَعَهُ نَحْوِي إِذَا دُفِعَ مِنْ مَاءٍ فَيَسْتِطِيبُ بِالْمَتَابِ.

۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا کہ تم اپنے اپنے خاندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم دو کیونکہ مجھے اس طرح کی بات بتلانے میں شرم و حیا محسوس ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔

۴۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ بَسَّطُوا بِالْمَاءِ قَبْلِي أَسْتَجِبُ لَهُمْ مِنْهُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ.

استنجا کے لئے عمل نبوی ﷺ

جناب رسول کریم ﷺ جب پیشاب یا خاند سے فارغ ہوتے تو پہلے مٹی کے ڈھیلے (یا پھر) لیتے اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے یہ عمل افضل ہے۔ اگر چہ استنجا میں صرف ڈھیلے یا پانی پر قحط کا نئے ہے۔

ہاب: ۴۲ النَّهْيُ عَنِ الْإِسْتِجَاءِ بِالْمِوْنِ

۴۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ خَلَقْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَبْتَ أَسَدُكُمْ فَلَا يَنْتَقِشُ فِي رَأْسِهِ وَإِذَا أَقَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ يَبْسُجُهُ وَلَا يَمَسُّ شَيْءًا يَبْسُجُهُ

۴۲: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو اس کو چاہئے کہ وہ پانی کے برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص یا خاند کرنے جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے عضو خصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرے یا سونے (چھوئے)۔

مسائل استنجا:

ذکر بالا حدیث ۴۲ سے معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور نجاست نکلنے کی جگہ پانی بہانا بہتر ہے لیکن اگر پانی نہ ملے سکے تو یہ بھی کافی ہے بشرطیکہ تا پاکی اپنی جگہ سے نہ بڑھی ہو ورنہ پانی کا استعمال کرنا لازم ہے اور ذکر بالا حدیث ۴۲ سے معلوم ہوا کہ پیشاب یا خاند کے وقت شرم گاہ کو دائیں سے چھوڑنا منع ہے اسی طرح سے شرم گاہ کو بعد میں بھی دائیں ہاتھ سے چھوڑنا منع ہے۔ اسی حدیث سے پانی لینے کے آداب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ برتن کے اندر سانس لینے کے بے شمار قصبات جبکہ منہ برتن سے باہر نکال کر سانس لینے کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز پانی کو ایک گھونٹ میں پینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۴۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْتَمِدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ خَلَقْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ ثَوْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَبْتَ أَسَدُكُمْ فَلَا يَنْتَقِشُ فِي رَأْسِهِ وَإِذَا أَقَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ يَبْسُجُهُ وَلَا يَمَسُّ شَيْءًا يَبْسُجُهُ

۴۸: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پئے تو اس کو چاہئے کہ وہ پانی کے برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص یا خاند کرنے جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے عضو خصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرے یا سونے (چھوئے)۔

استنجا کے ڈھیلوں کی مقدار:

ذکر بالا حدیث کی تشریح کے بارے میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ استنجا تین ڈھیلوں سے ہی ضروری ہے اور اس عدد میں کمی زیادتی جائز نہیں ہے یعنی نہ تو تین پھر سے کم میں استنجا جائز ہے اور نہ زیادہ میں اور حدیث مبارکہ کے جملے ”دون“ بمعنی

غریب ہے اس سلسلہ میں صاحب سنائی فرماتے ہیں: "قال الرزکشی فی التخریج وقع لابی حرمہ الی ان قال فقال لا یحری احد ان یشحی مستقل النسخة الی انه لا تحور الزیادة علی ثلاثة احجار وقال لان دون تستعمل فی کلام العرب بمعنی غیر" الخ (زہر الری عملی حاشیہ سنن نسائی ص: ۹۰)

۴۹: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے حضرت سلمانؓ سے کہا کہ ہم تمہارے صاحب یعنی رسول کریمؐ کی بیعت کو دیکھتے ہیں کہ وہ تم کو (پیشاب) پاخانہ تک کرنا سکھاتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ فرمادیئے کہ اے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ تم لوگ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور استنجا کے وقت تہذیب کی جانب چہرہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین اذھیوں سے کم میں استنجا نہ کرے۔

۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعْبَةُ بْنُ يُونُسَ وَالْفُطَيْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ الْمَشْرُكُونَ إِنَّا لَنَرِي مَا جِئْتُمْكُمْ بِلَعْنَتِكُمُ الْخِزَانَةَ فَإِنْ أَخْلَى نَهَانًا أَنْ يَسْتَحْيِيَ أَحَدُنَا بَيْنِيهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْفَيْقَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَحْيِي أَحَدُكُمْ بِذَوْبٍ فَلَاخِيَّةٍ أَحْجَابٍ۔

باب: استنجا کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا
۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین سے رگڑا۔

باب: ۴۳: ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ لِاسْتِجَاوِ
۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي ذُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَلَمَّا امْتَسَحَى ذَلِكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ۔

زمین سے ہاتھ رگڑنے کی وجہ:

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اس وجہ سے رگڑا تھا تاکہ ہاتھ بالکل پاک و صاف ہو جائے اور ناپاکی کا اثر بالکل زائل ہو جائے۔ بحرانی نے نقل کیا ہے کہ مذکور بالا حدیث کو حضرت ابو ذرؓ سے کسی نے حضرت ابراہیم بن جریرؓ کے علاوہ روایت نہیں کیا اور حضرت شریکؓ کے علاوہ کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ حضرت امین قطانؓ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دو غلطیاں ہیں ایک تو شریکؓ کی روایت دوسرے حضرت ابراہیم بن جریرؓ کہ جس کا حال نامعلوم۔ بہر حال امام نسائیؒ نے بھی اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حاشیہ سنائی میں ہے: قال الطبرانی لم يروه حسن ابي ذرعة الا ابراهيم بن جرير فغرد به شريك وقال اس فطان بهذا الحديث علان احدعما شريك فهو سبني الحنط ومشهوره بالله لبس والثانية ابراهيم بن جرير فانه لا يعرف حاله الخ۔ زہر الری عملی حاشیہ السنائی ص: ۹۰

۵۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ

۵۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِعَنْ أَبِي حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا كُتَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَغْلِيُّ قَالَ

علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے گئے اور پاخانہ سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے جریر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانی لاؤ۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) پانی لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجا کیا اور زمین پر ہاتھ رکھ کر۔

عَدْنَا لِوَأَيْمِهِمْ مِنْ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتِي الْخَلَاءَ فَلَقِيَتِي الْخُلَافَةُ ثُمَّ قَالَ يَا حَبِيبُ هَذِهِ طَهْرٌ فَتَبَّيْتُ بِالنَّاءِ فَاسْتَنْجَيْتُ بِالنَّاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ قَدَالِكَ بِهَا الْفَرْصُ قَالَ أَوَعْبِيدُ الْخَمِي هَذَا أَفْنَى بِالضَّرَابِ مِنْ عِدْبِثِ خَبْرِيكَ وَاللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

باب: پانی میں ناپاکی کی حد کا بیان

۵۲ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اُس پانی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ جس پر درنہ ہے اور چو پائے آتے ہیں (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہیں اور اس پانی میں پیشاب کر جاتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلد ہو جائے تو پانی ناپاکی کے لائق نہیں رہتا۔

باب ۳۳ التَّوَقُّفُ فِي الْمَاءِ

۵۲ أَحْبَبْنَا هَذَا مِنَ الشَّرِيحِ وَالْحُسَيْنِ مِنْ حَرْبِ عَنْ أَبِي أَسْمَةَ عَنِ الزُّبَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يُؤْتِيهِ مِنَ الْقَوَابِ وَالضَّرَبِ فَقَالَ إِذَا تَحَنَّ الْمَاءُ فَلْتَبَّ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں پانی کے دو قلد مقدار ہونے کی صورت میں اس میں ناپاکی کے مؤثر نہ ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ پر حضرات علماء کرام نے تفصیل بحث فرمائی ہے اور یہ حدیث کتاب الطہارت کی ان احادیث مبارکہ میں سے ہے کہ جس کے بارے میں علماء کرام اور حضرات محدثین نے تفصیل اور تحقیقی کلام فرمایا ہے۔ اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جو کہ بذل الحجب و شرح ابوداؤد اور فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اور تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد فی بیہ میں جو بحث مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شامی و اللہ اعلمی و ابوی بیہ کی اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانی سے مراد زمین عرب کا وہ پانی ہے جو کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان عام طور سے پایا جاتا ہے جو کہ پہاڑوں اور چشموں سے بہتا ہوا نکلتا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ پانی عام طریقہ سے دو قلد سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اور یہ پھٹا ہوا پانی ہوتا ہے اور جس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ایسے پانی سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ جس کو درنہ ہے اور چو پائے آ کر پیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح آزادانہ طریقہ سے جنگل اور وادی ہی میں پانی آ کر پانی پیتے ہیں اور عام طور سے مکانات میں آزادانہ طریقہ سے درنہ سے اور چو پائے دوسری جگہ سے آ کر پانی نہیں پیتے۔

اس جگہ زیادہ سے زیادہ معمولی طریقہ سے یہ اشکال کیا جاسکتا ہے کہ اگر مراد جاری پانی تھا تو قلعین ہی کس وجہ سے فرمایا گیا؟ اور قلعین ہی کیوں تھم یہ فرمائی گئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ پر لفظ دو قلد کی تھم یہ نہیں بلکہ وہ تھم کا بیان ہے۔ اور صاحب اس

سے مقصود یہ بھی ہونکتا ہے کہ قلعین سے کم پانی میں جاری پانی ہونے کے باوجود پانی کے اوصاف میں تبدیلی کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے امام مالکؒ نے یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ جس وقت تک پانی کے تین اوصاف (رنگ، بو، مزہ) میں سے کسی وصف میں تبدیلی نہ ہو تو اس وقت تک وہ پانی تاپاکی کرنے کے باوجود نجس نہیں ہوگا چاہے وہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ لیکن امام مالکؒ نے یہ دلیل اس حدیث مبارکہ پر عملی الاطلاق نہیں ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کا سیاق و سباق اس کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے کیونکہ اگر حدیث مبارکہ کا ظاہر مرد الیہا جائے تو حدیث کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ وہ کنواں کوڑی کے طور پر مستعمل ہوتا ہے اس وجہ سے احناف نے اس حدیث کی تاویل کی ہے جس میں سے رائج تاویل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس کنوئیں کے چاروں طرف جو تاپاک اشیاء پڑی رہتی ہیں اس لئے ایسا تو نہیں کہ ہوا سے اڑ کر اس کنوئیں میں کوئی چیز نہ گرتی ہو اور یہ سوال بطور ہم کے تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے تاپاک نہیں کرتی۔ تفصیل کے لئے شروح احادیث مطالعہ فرمائیں۔ (تاقی)

بَابُ ٥٥ تَرَكِ التَّوَقُّعَ فِي الْمَاءِ

٥٣: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا وَهِيَ بَنَى لَهُ فِيهِ
الْبَيْتُ وَتُحْرَمُ الْكَلَابُ وَالنَّسَاءُ لَقَدْ رَسَّوْا إِلَيْهِ
عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ عَزُوزٌ لَا يَنْبَسُ

٥٢. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ
أَبِيهِ أَنَّ أَهْرَابًا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ
الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعُوا لِأَهْرَابٍ مَوْتَهُ لَعَنَّا أَرْعَ دَعَاءٍ يَدْفَعُ قَوْلَهُ عَلَيْهِ
لَنْ تَبْقَى عَلَيْهِمْ حُمْرٌ بَعْضٌ لَا تَقْعُرُوا عَلَيْهِ

باب: پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنا

۵۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عہد نبوی میں) ایک اعرابی نے مسجد میں چیشاب کر دیا۔ یہ دیکھ کر لوگ اس کی جانب (مارنے کے لئے) دوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو اور تم اس کو چیشاب سے نہ روکو۔ جب وہ شخص فارغ ہو گیا تو آپ نے مائی کا ایک ڈول منجھا اور وہاں بہا دیا۔

۱۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص مسجد میں چشماں کر دیا تو مجی کریمؐ نے اسے ایک ڈول پانی (لانے کے لئے) حکم فرمایا چنانچہ ایک ڈول پانی اس جگہ بہا دیا گیا۔

خلاصۃ العباد: آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھ کر فرمایا اس کی ایک جہ تو یہ ہے کہ اگر اس شخص کو صحابہ مارتے

تقریباً کسی طرح سے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے اختلاف اس طرح سے ناپ کی محسوس اور مزید بڑھ جاتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوف زدہ ہو کر پیشاب روک لیتا تو ممکن ہے کہ کسی شدید درد یا تکلیف (مثلاً آج کل کی جدید تحقیق کے مطابق (Prostate Gland) نامی بیماری) میں مبتلا ہو جائے اور اس وجہ سے آپ کی نظر سے اس شخص کی غلط حرکت دیکھنے کے باوجود راز راہ شفقت منع نہیں فرمایا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص کو سطر تھا کہ بھاپاؤں کے ساتھ مار پیٹ کرے تو ممکن تھا کہ وہ اسلام سے ہی منحرف ہو جائے۔ محدثین نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں بذل الحوذ دفع السہم شرح مسلم از ہرانی حاشیہ نسائی شریف۔

۵۵: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگ بر بضاعہ (مدینہ منورہ میں ایک کنویں کا نام) کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں اور بر بضاعہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں جنس کے کپڑے اور مرے ہوئے سکتے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

۵۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنَيْدٌ عَنْ بَعْضِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ أَغْرَبْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلْمِي مِنْ مَاءٍ فَضُفْتُ عَلَيْهِ.

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث سے حنفیہ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ پانی کے کم یا زیادہ ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ دراصل اعتبار رائے متعلیٰ پر ہے البتہ بعد کے فقہاء نے کرام نے فرمایا ہے کہ جو پانی دس ہاتھ لبا اور دس ہاتھ چوڑے حوض میں ہو تو اس میں ناپاکی کرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل وہ حدیث مبارکہ بھی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہوتا اپنے ہاتھ پانی میں نہ ڈالے کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ نیند کی حالت میں کہاں کہاں پڑا؟ مذکورہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو وہ ناپاکی کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں کمی ہو تو ناپاکی کے کرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اس پر لوگ چیخ مچا دیے۔ رسول کریم ﷺ نے اس ماحول کو دیکھ کر ارشاد فرمایا تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی اس جگہ بھانے کا حکم فرمایا۔

۵۶ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَعْضِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ جَاءَ أَغْرَبِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِنْ قَضَا بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوهُ فَتْرُكُوهُ حَتَّى يَأْتِيَ مَاءً تَذْلِمُوهُ فَضُبُّ عَلَيْهِ.

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو گیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس نے جس جگہ پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول ڈال دو۔ کیونکہ تم لوگ دنیا میں سہولت اور آسانی کے لئے جیسے گئے ہو۔

۵۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو أَبِي عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَغْرَبِيٌّ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَتَاً وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ وَأَعْرِضُوا عَلَى تَوَلَّاهُ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْضُهُمْ مُبْتَرِئٌ وَلَمْ تَعْرِضُوا مُعْتَصِرِينَ.

دین میں آسانی:

مطلب یہ ہے کہ دین میں جہاں تک ہو سکے دائرہ شرع میں رہتے ہوئے آسانی دو۔ جناب رسول کریم ﷺ بھی نبی

نوع انسان کی آسانی کے لئے بھیجے گئے اور یہی حال حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ نیز الذین یسئروا علیما ت زندقہ کے تمام شعبوں میں آپ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ حدیث میں روایت کرو و واقعہ بھی اس کا مظہر ہے۔

باب: ٹھہرے ہوئے پانی سے متعلق

باب ۶۶: الْمَاءُ الَّذِیْ اَیَسَہ

۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں چیشاب نہ کرے کہ پھر (بعد میں) اس پانی سے وضو (بھی) کرے۔

۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْنَا عِيسَى ابْنَ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا یُؤَلِّقُ أَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الَّذِیْ اَیَسَہ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ وَ قَالَ یَحْلِسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِیِّ ﷺ۔

۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر اس پانی سے غسل کرے کیونکہ احتمال ہے کہ پھر چیشاب (یعنی ہاتھ میں آ جائے) (البتہ) جو پانی بہہ رہا ہو اس میں چیشاب کرنا درست ہے کیونکہ اس ناپاکی نہیں ٹھہر سکتی۔

۵۹: أَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ عِیْثٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا یُؤَلِّقُ أَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الَّذِیْ اَیَسَہ مِنْهُ یَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ یُغَوَّبُ لَا تُحَدِّثُ بِهَذَا الْعَدِیْبُ إِلَّا بِدِیْنَارٍ۔

باب: سمندری پانی کا بیان

باب ۶۷: فِی مَاءِ الْبَحْرِ

۶۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! تم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ کچھ پانی رکھ لیتے ہیں اگر ہم لوگ اس پانی سے وضو کریں تو بیسے روہ جائیں اس وجہ سے کیا ہم لوگ سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندری پانی پاک ہے اور اس کا نروہ حلال ہے۔

۶۰: أَخْبَرَنَا حَبِیْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمَعِیْرَةَ بْنَ أَبِي مُرَّةٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَجْعَ ابْنَ هُرَيْرَةَ یَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَرْتَحِبُ الْبَحْرَ وَتَحْمِلُ مِنْهُ الْقَلِیلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْتَ بِهِ غِطَّتَ الْقِسْمَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهَّورُ مَاءُهُ الْفَحْلُ مِنْتَہ۔

سمندری پانی:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں سوال کرنے والے صحابی نے صرف سمندری پانی کا حکم دریافت کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ساتھ ساتھ سمندر کی غذا سے متعلق اور اس کے اندر رہنے والے جانور اور اس کے مردے کے بارے میں حکم ارشاد فرمایا کہ اس کا مردہ حلال ہے۔ یعنی سمندر کے اندر جس قدر جانور رہتے ہیں وہ تمام کے تمام حلال ہیں۔ علاوہ اس جھلی کے کہ جو سمندر میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر اٹھا ہو کر تیرنے لگ جائے جس کو اصطلاح شریعت میں مک طافی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

واسمیع رہے کہ مندرجہ بالا حدیث کو بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بنی نوح انسان کے لئے اسلام کی حرف سے دی گئی ایک بہت بڑی سہولت کی رہنمائی کرتی ہے اور حدیث کی بیشتر کتب میں یہ حدیث بیان فرمائی گئی ہے اور امام بخاری نے بھی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اس حدیث میں اگرچہ سوال صرف پانی سے متعلق تھا لیکن جواب میں آپ ﷺ نے پانی کے پینے کا حال اس وجہ سے ارشاد فرمادیا کیونکہ سمندر کا پانی نمکین اور کھارا ہونے کی وجہ سے سائل کو اشکال تھا۔ اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سمندر کے اندر جانور کے مر جانے اور اس کا رنگ بدلا ہوا محسوس ہونے کی وجہ سے سائل کے ذہن میں شک ہو ابھو۔ آپ ﷺ نے اس وجہ سے اس کے مردے کے بارے میں بھی فرمایا۔ اس کا مردہ بھی حلال ہے اور اس کا حکم زمین اور خشکی کے مردے سے بالکل مختلف ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے۔

باب: برف سے وضو کرنے کا بیان

باب ۸۸ الوُضُوءُ بِالْبَلَدِجِ

۶۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو آپ ﷺ کچھ دیر تک خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والدین آپ ﷺ پر فدا آپ ﷺ میں خاموش رہنے کے وقت کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دعا پڑھتا ہوں: "اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعَنَاءِ" اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے کہ جیسا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! مجھ کو میرے گناہوں سے ایسے پاک و صاف کر دے کہ جیسے سفید کپڑا۔ اے اللہ! مجھ کو وضو الٰہ میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے۔

۶۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُوَيْرِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُفْلَعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ خَبْرٍ عَنْ أَبِي مُوْبَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا امْسَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ مُتَيِّتًا فَقُلْتُ يَا أَبَا سَلَمَةَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سَكْوَتِكَ تَبْنِي التَّكْبِيرَ وَالْفَرَاقَةَ قَالَ أَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ حَطَائِيَّ حَتَّى تَاْعَذَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لِّيْ حَطَائِيَّ حَتَّى يَنْقُى النَّوْتُ اَلْأَيْتُصُ مِنَ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اَعْيِئْ لِيْ مِنْ حَطَائِيَّ بِالْبَلَدِجِ وَالْمَاءِ وَالْهَرْدِ۔

برف سے وضو:

حضرت امام نسائی نے مذکورہ بالا دعا سے استدلال فرمایا ہے کہ برف سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے برف سے گناہوں کے دھوئیں کی دعا مانگی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برف سے وضو کرنا جائز ہے لیکن برف جما ہوا نہیں بلکہ پینے والا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے ہمکن ان یکون المراد بالوضوء بالثلج الماء الہراب بحيث یغنی فیہ قطعات الخ ص ۱۰۔ سنن نسائی مطبوعہ دیوبند۔ اور برف سے وضو کی بحث کے سلسلہ میں صاحب نسائی نے زہر الرمالی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں برف سے جو مثل مندرجہ بالا حدیث میں دی گئی ہے یہ دراصل مباحذ کا کناہ ہے یعنی مباحذ کے طور پر فرمایا گیا ہے ورنہ گرم پانی، میل اور گندگی کو زیادہ پاک و صاف کرتا ہے اور برف اور ٹھنڈا پانی میل کو اس قدر صاف نہیں کرتا۔ اور صاحب نسائی نے حضرت علامہ خطابی کے حوالہ سے مزید تحریر فرمایا ہے کہ

اصل میں یہ پیش ہیں اور حضرت علامہ کرمانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گناہوں کو دوزخ کی آک فرمایا یہی وجہ ہے گناہ انسان کو دوزخ میں لے جاتے ہیں اور حدیث بالا میں گناہ کو ان کے مٹ جانے سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

باب: ہرف کے پانی سے وضو

۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال ہرف اور اولوں کے پانی سے اور میرا دل گناہوں سے اس طرح سے صاف کر دے کہ جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے سے سیل کو۔

باب: اولوں کے پانی سے وضو

۶۳: حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ایک جنازہ کی نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ نے دعا مانگی: اے اللہ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما اس کو عافیت عطا فرما اس کے گناہوں سے اور گز در فرما دے اچھی طرح اس کی مہمانی فرما اور اس کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما دے اور اس کے گناہوں کو دھو ڈال ہرف اور اولوں سے جس طرح سفید کپڑا سیل نکال سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

باب: کتے کے جو خٹے کا حکم

۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کتا تہا رہے کسی برتن سے پانی لے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

باب ۳۹: الوُضوءُ بماءٍ التَّلَجِ

۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا خَرِيرَةَ عَنْ هَذَا مِنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءٍ الْفَلَجِ وَالْبُرْدِ وَتَقِيْ قَلْبِي مِنَ الْفُحْطَانِ كَمَا تَقِيْتُ الْقُرْبَ الْأَنْبِضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب ۵۰: الوُضوءُ بماءٍ الْبُرْدِ

۶۳: أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْفَةَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ هُوَ يَقُولُ االلَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَأَوْحِمْهُ وَعَافِهِ وَأَعْفِ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَارْزُقْهُ مَدَاحِلَهُ وَاعْمِلْهُ بِالنَّمَاءِ وَالْفَلَجِ وَالْبُرْدِ وَتَقِيْ قَلْبَهُ مِنَ الْفُحْطَانِ كَمَا تَقِي الْقُرْبَ الْأَنْبِضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب ۱: اَلشُّوْرُ الْكَلْبِ

۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنْ إِنَاءٍ أَخَذَ كَفَّيْهِ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

کتے کے جو خٹے کے متعلق مسائل:

کتے کے جو خٹے کے بارے میں حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ کتا نجس الامین ہے اور اس کے برتن وغیرہ کو سات مرتبہ دھونا ضروری ہے اور دوسری نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونا کافی نہیں ہے اور چھ مرتبہ پانی سے دھو کر ساتویں مرتبہ مٹی لگا

کر دھونا چاہئے اور مٹی سے مانجھنا چاہئے لیکن امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا جوٹھا بھی اسی طرح سے ناپاک اور نجس ہے لیکن اس کا جوٹھا تین مرتبہ پاک کرنے سے پاک ہو جائے گا اور اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول دوسری روایت ہے کہ جس میں زلات مرأت کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں۔ اور امام طحاویؒ نے بھی ان کے قول کو نقل فرمایا ہے۔ بہر حال کتے کے معنی خباثت اور اس کے نجس ہونے اور یہاں تک کہ جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر رحمت کے فرشتے تک داخل نہ ہونے والی روایات وغیرہ کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ جوٹھے کو سات مرتبہ دھونا مستحب فرماتے ہیں اور تین مرتبہ دھونا فرض قرار دیتے ہیں۔

مسلم معاشروں میں گزشتہ چند برسوں میں لوگوں کے اندر کتے پالنے کا شوق کافی بڑھ گیا ہے جس کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ لوگوں کی توجہ ان احادیث مبارکہ کی طرف دلائی جائے اور ان خطرات کی طرف مبذول کرائی جائے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جبکہ لوگ کتا پالنے ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خوش طبعی بھی کرنے لگتے ہیں اور اس کو چومتے بھی ہیں نیز اس کو اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ہاتھ پاٹ لے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچا ہوا کھا کتوں کے آگے اپنے کھانے کی پلیٹوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عادات ایسی معیوب ہیں کہ ذوقِ سلیم ان کو قبول نہیں کرتا اور یہ شائستگی کے خلاف ہیں۔ مزید برآں یہ صحت و حفاظت کے اصول کے بھی منافی ہیں۔

طبعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کتے کو پالنے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے جو خطرات انسان کی صحت اور اس کی زندگی کو لاحق ہوتے ہیں ان کو معمولی خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو اپنی نادانی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتوں کے جسم پر ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو دائمی اور لاعلاج امراض کا سبب بنتے ہیں بلکہ کتے ہی لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

اس جراثیم کی شکل فیت کی ہوتی ہے اور یہ انسان کے جسم پر پھنسی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ گو اس قسم کے جراثیم موشیوں اور خاص طور سے سوروں کے جسم پر بھی پائے جاتے ہیں لیکن نشو و نما کی پوری صلاحیت رکھنے والے جراثیم صرف کتوں کے جسم پر ہوتے ہیں۔

انسان اگر اپنی صحت کو محفوظ اور اپنی زندگی کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کتوں کے ساتھ خوش طبعی نہیں کرنا چاہئے، انہیں قریب آنے سے روکنا چاہئے، بچوں کو ان کے ساتھ کھل مل جانے سے باز رکھنا چاہئے۔ کتوں کو ہاتھ چاننے کے لئے چھوڑنا نہیں دینا چاہئے اور نہ ان کو بچوں کے کھیل کو اور تفریح کے مقامات میں رہنے اور وہاں گندگی پھیلانے کا موقع دینا چاہئے۔ لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کتوں کی بڑی تعداد بچوں کی ورزش گاہوں میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ان کے کھانے کے برتن الگ ہونا چاہئیں۔ انسان اپنے کھانے کے لئے جو پلیٹیں وغیرہ استعمال کرتا ہے ان کو کتوں کے آگے چاننے کے لئے نہ ڈال دیا جائے اور نہ ان کو بازاروں اور بوتلوں وغیرہ میں داخل ہونے دیا جائے۔ غرضیکہ پوری احتیاط سے کام لے کر ان کو کھانے پینے کی تمام چیزوں سے دور رکھا جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج کل جدید سائنس نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ کتے کے جھونے میں لڑہریلے جراثیم ہوتے ہیں جب

تک سات مرتبہ ان کو نہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے صاف نہ کیا جائے تو وہ زہریلے جراثیم ختم نہیں ہوتے اس وجہ سے تین مرتبہ دھونے سے اگرچہ طہارت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن الطہان اور شفاء سات مرتبہ دھونے میں ہے اس طرح سے سات مرتبہ دھونے والی اور تین مرتبہ دھونے والی دونوں قسم کی روایات میں تطہیق بھی ہو جائے گی اور امام ابوحنیفہؒ والی دلیل جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے اس کو حضرت ابن عمرؓ نے مرفوع قرار دیا ہے البتہ وار قطنی نے اس کو کثرو کہا ہے۔ حاشیہ نساہی شریف میں ہے قال ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ قد ورد الامر بالا رفعة ايضا من طريق عطاء عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه مرفوعا اخره ابن عدی لکن فی رفعه نظر ربہ لری علی نساجی ۱۰۰ ایہ بات بھی ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے کتے کے جوٹے برتن کو تین مرتبہ پاک کرنے سے متعلق جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کھانے یا پانی وغیرہ کو پھینک دو اور بہا دو پھر صاف کر کے تین مرتبہ پاک کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کا یہی حاصل ہے۔

۶۵: أَخْبَرَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَخَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ قَابِئًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذْتُمْ فَلْيَسْلُوهُ سِتْرَ مَرَاتٍ.

۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پئے تو اس برتن کو سات مرتبہ (پاک کرنے کے لیے) دھوئے۔

۶۶: أَخْبَرَنِي إِسْرَافِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَخَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ يَحْيَى بْنُ أَسَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَنْقُلُ.

۶۶: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرج بالا حدیث کی طرح ہے۔

باب ۵۲: الْأَمْرُ بِإِقْفَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَقَعَ فِيهِ الْكَلْبُ

باب: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن میں جو کچھ ہو اس کو بہا دینا چاہئے

۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا شَاوِبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ وَابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذْتُمْ فَلْيَرْفُقُوا ثُمَّ لْيَسْلُوهُ سِتْرَ مَرَاتٍ (قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَقْلَمُ أَحَدًا نَقَلَ بَعَثَ عَلَيَّ مِنْ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ فَلْيَرْفُقُوا).

۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو جو کچھ اس برتن میں موجود ہو وہ بہا دو اس کے بعد سات مرتبہ اس برتن کو دھو لو۔

ایک مستحب حکم:

اس حدیث سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ کتے کے جو ٹھٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے لیکن احناف کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جس طریقہ سے دیگر نجاسات تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے کتے کا جوش بھی تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اس حدیث مبارکہ کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث احتساب کو ظاہر کرتی ہے یعنی تین مرتبہ دھونا لازم ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا چاہئے کیونکہ جراثیم کتے کے جو ٹھٹھے میں ہوتے ہیں وہ مٹی کے مانجھنے ہی سے ختم ہوتے ہیں۔ حنفیہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے جو کہ اس سے آگے مذکور ہے۔

باب ۵۳ تَغْيِيرُ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَرِ فِيهِ

باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو اس کو مٹی

سے مانجھنا

الْكَلْبُ بِالْقِرَابِ

۶۸. حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا لیکن شکاری کتے اور بکریوں کے گلے کا محاذ کتا کہ آپ ﷺ نے اپنے کتے کے پالنے کی اجازت عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوا اور آٹھویں مرتبہ میں اس برتن کو مٹی سے مانجھ کر دھو کر دو۔

۶۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصُّغَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّبَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَلَّيْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَحَصَ فِي غُلْبِ الصَّبِيِّ وَالْقِمِّ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاعْبِسْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَيِّرْهُ الْقَائِمَةَ بِالْقِرَابِ۔

کتے کے جو ٹھٹھے برتن کو دھونے کی بابت:

ذکورہ بالا روایت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ کتے کے جھوٹے پانی والے برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھونا اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے صاف کرنا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؓ یہی فرماتے ہیں کہ آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا واجب ہے سابق میں اس مسئلہ کی تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

باب: بلی کے جو ٹھٹھے سے متعلق

باب ۵۴ سُوْرُ الْهَرَّةِ

۶۹. حضرت کعبہؓ سے روایت ہے کہ ابوقحافہؓ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کی کہ جس کے یہ معنی تھے کہ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھا کس دوران بلی آگئی اور وہ پینے لگی۔ ابوقحافہؓ نے اس بلی کے پینے کے لئے پانی کا برتن میز کا کر دیا یہاں تک کہ اس

۶۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِافِعَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بْنِ غَزَفٍ أَنَّ أَبَا قُحَافَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ دَخَرَتْ عَجَلَةً مَعَهَا فَسَجَّتْ لَهَا وَصَوَّاهَا

نے جی بھر کر پانی پی لیا۔ حضرت کعبہؓ نے کہا کہ پھر مجھ کو جو دے سکا تو میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا اے میری بھینچی! کیا تم تعجب اور حیرت کر رہی ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلی تو ناپاک نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے آس پاس گھومنے والوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس سے اچھائے عام ہے اور شب و روز وہ مکانات میں آتی جاتی اور گھومتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا جو ٹھکانا پاک ہے۔ امام محمد کہتے ہیں کہ بلی کے جو ٹھکانا پانی سے وضو میں کوئی حرج نہیں البتہ جو ٹھکانے پانی کے علاوہ دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔

باب: گدھے کے جوٹھے سے متعلق

۷۰۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی کریم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اس نے بیان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا

۷۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں بڑی کچھ چوسا کرتی تھی اس کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر چوسا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔ میں برتن سے پانی چھتی پھر جناب رسول کریم ﷺ بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوا کرتی تھی۔

باب: مرد اور عورت کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان

۷۲۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خواتین اور مرد سب ایک ساتھ ہی وضو کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ ایک برتن سے سب وضو کرتے)۔

لَعَاءُ ثَاوِرَةً فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَاسْمِعْ لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبْتُ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَافَى أَنْظَرُ إِلَيَّ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَبِي لُقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَتَسْتَبْغِي بِسَائِرٍ مِنَ الطَّوَابِقِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَابِقَاتِ۔

باب ۵۵۵ سُورَةُ الْحِمَارِ

۷۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لَعُومِ الْعُمَرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ۔

باب ۶ سُورَةُ الْحَائِضِ

۷۱۔ أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْبُقَعَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْغُرُقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

باب ۵۷۷ وَضُوءُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

۷۲۔ أَخْبَرَنَا هُرُوفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْهَرِثِيُّ بْنُ سَبْكِيْنٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمِيعًا۔

باب: جنسی کے غسل سے بچا ہوا پانی

۳۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتی تھیں۔

باب ۵۸ فَضْلُ الْجُنُبِ

۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ ذِيَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

ایک مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کرتے تھے اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا۔ اگر محمدؐ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک برتن سے وضو یا غسل کرے۔ خواہ عورت برتن میں پہلے ہاتھ ڈالے یا مرد پہلے ہاتھ ڈالے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔ (مولا)

باب: وضو کے لئے کس قدر پانی

کافی ہے؟

باب ۵۹ الْقَدْرُ الَّذِي يَكْفِي بِهٖ لِرَجُلٍ

مِنْ الْمَاءِ الْوَضُوْءِ

۳۸: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنُبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوُكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسٍ مَكَاكِي۔

مکوک کیا ہے؟ مکوک عرب کا ایک پیانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے۔ امام بخاری اور مسلم نے بھی اس سلسلہ میں ایک روایت حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک) مد سے وضو اور صاع کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مکوک ایک ایسا پیانہ ہے کہ جس میں تقریباً ذیبح صاع پانی آتا ہے لیکن امام بغویؒ اس سلسلہ میں یہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ پر مکوک سے مراد مد ہے اور دلیل اس سے آگے والی روایت ہے کہ جس میں ہوضات مد پانی کا برائے وضو استعمال فرمانا مذکور ہے۔ آج کل حجاز کے حضرات کے نزدیک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور عراق کے حضرات کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے ایک صاع کی مقدار چار مد ہوئی۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الرئی تحریر فرماتے ہیں: المکوک ففتح المیم وتشديد الكاف قال في النهاية اراد به المد وقيل الصاع، والاول اشبه الخ ... وبخلاف مقلدہ باختلاف اصطلاح الناس عليه في البلاد قال والمکاکي جمع مکوک ... واختلفوا هي المد فقيل المد رطل وثلاث بالعراق به يقول الشافعي وقيل هو اخلاق وبه احمد ابو حنيفة واستدل بمأرو رواه الدارقطني عن انس رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يتوضأ بمد رطلين ويغتسل بالصاع ثمانية ابطال حاشية نسائی ص ۱۱۰ مزید تفصیل کے لئے

کرتے وقت زبان سے تہیت کے الفاظ ادا نہیں کئے تو وہ عمل پھر بھی باعث اجر بن جائے گا جیسے کہ نماز کی نیت دل سے کر لی لیکن زبان سے الفاظ نیت ادا نہ کئے تو نماز ہو گئی اور اس کا ثواب بھی ملے گا۔ لیکن فقہاء کرام نے نماز کے لئے زبان سے کہنے کو مستحب قرار دیا ہے اور نیت سے متعلق مزید تفصیل بحث کے لئے اردو میں ایضاح البخاری شرح بخاری مطالعہ فرما سکتے ہیں اور فتح المسلمین شرح مسلم میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بحث مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

باب: برتن سے وضو

بابُ ۶۱ الوُضوءُ مِنَ الْإِنَاءِ

۷۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس روز نماز عصر کے ادا کرنے کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ مل سکا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ اخیر میں جو شخص تھا اس نے بھی وضو کیا۔

۷۷ أَحْمَرَنَا قَبْلَهُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي قَالٍ وَأَبِي رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَاتَمَ صَلَوةِ الْغَضِيْرِ فَاتَمَسَّ النَّاسُ الْوُضوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضوءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَنَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَتَوَضَّعُوا لَمْ يَأْتِ الْإِنَاءَ بَسْعَ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِيْدِهِ إِجْرَاهِمُ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ:

مذکورہ بالا روایت میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور حاصل حدیث یہ ہے کہ تمام حضرات نے اسی پانی سے وضو کیا۔ اس سلسلہ میں صاحب زہیر الرئی لکھتے ہیں: ای بحر من نفس اصابعه يسع من ذلك الماء۔ قال الشعبي يرى توضوء كلهم حتى وصلت الشوبة الى الاحرة قال الكرماني اي توضاء الناس حتى توضا النبي عدد احوهم۔ ملخصاً من حاشية الشافعي ص ۱۱۱ مطبوعہ دبی بنگلہ۔

۷۸ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ مل سکا۔ آپ کے پاس ایک کڑا ہوا پانی کی پیش کی گئی۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال لیا۔ تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ آ جاؤ پاک پانی کے پاس اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے پاس آ جاؤ۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ تم لوگ کہتے آدمی تھے اس روز ۹۹ نبیوں

۷۸ أَحْمَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا أَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّاهِ فِي قَالَ أَنَا سَعِيدُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ غُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَأَتَى بِوَضوءٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَخُ مِنْ بَنِي أَصَابِعِهِ وَيَقُولُ حَمِي عَلَى الْفُؤَادِ وَالْبُرْكَ مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْحَبْدِ قَالَ قُلْتُ لِحَابِرِ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلُفٌ

وَحَسْبُهَا نَدْوً۔ نے کہا کہ ایک ہزار پانچ سو افراد تھے۔

باب : بوقت وضو بسم اللہ پڑھنا

۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے وضو کا پانی طلب کیا اور فرمایا: تم میں سے کیا کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا تم لوگ اللہ کے نام سے وضو کرو تو میں نے یہ منظر دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا اور کوئی شخص وضو سے باقی نہ بچا۔ ۸۰: بت نے انس سے پوچھا کہ آپ کل کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: تقریباً ستر۔

باب : اگر خادم وضو کرنے والے شخص کے اعضاء پر وضو

کا پانی ڈالنا

۸۰: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) پانی ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ امام نسائی روایت کرتے ہیں کہ مالک نے عروہ بن مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

باب ۶۲ التَّسْمِيَةُ عِنْدَ الْوُضُوءِ

۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَدْ أَذَى عَنْ أَبِي قَالَ عَلَتِ نَعْلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ عَنِّي تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ اجْرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِأَنَسٍ مِمَّنْ تَوَضَّعُوا قَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْ سَبْعِينَ۔

باب ۶۳ صَبَّ الْخَادِمِ الْمَاءَ

عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ

۸۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحَارِثِيُّ بْنُ مَسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْتَعِ وَالْقَطْعُ لَهُ عَنِ أَبِي وَهَبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَعُمَيْرُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَرِّزِ أَنَّ سَمِيعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْتُ تَوَضَّأُ فِي غَزْوَةِ تَوَلَّى قَسَمَ عَلِيُّ الْخَطْبَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ مِنْ الْمُبَرِّزِ۔

وضو میں مدد لینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ خادم سے وضو میں مدد لینا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ باضرورت خادم سے وضو میں مدد لے بلکہ خود ہی اعضاء وضو پر پانی ڈالے اور مذکورہ حدیث میں آپ ﷺ کا مذکورہ عمل مبارک بیان جواز کے لئے ہے۔

باب: اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: کیا میں تم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر آپؐ نے وضو فرماتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا۔

باب: اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو انہوں نے ہر ایک عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اسی طرح سے کیا کرتے تھے یعنی مثل نبوی اسی طرح سے تھا۔

باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھ دھونا

۸۳: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپؐ نے میرے پیٹ میں اپنا عصا مبارک چھویا۔ اس کے بعد آپؐ مڑ گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ ایک ایسی زمین پر تشریف لائے جو کہ ایسی ایسی تھی۔ آپؐ نے اس جگہ اونٹ بٹھلایا پھر آپؐ تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ میری نگاہ سے غائب ہو گئے اس کے بعد آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ اس وقت میرے پاس ایک پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں اس کو لے کر حاضر ہوا اور آپؐ پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے دونوں ہونچے اور چہرہ مبارک دھویا اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دھونے کا قصد فرمایا لیکن آپؐ ایک جگہ پہنچے ہوئے تھے جو کہ ملک شام کا تیار کردہ تھا کہ جس کی آستین ننگ تھی اس وجہ سے اس کی آستین اوپر نہ چڑھ سکی۔ آپؐ ﷺ نے اپنا ہاتھ چوٹہ مبارک کے پیچے سے نکال لیا۔ اور چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد حضرت مغیرہؓ نے غماز اور پیشانی کا حال (سک) بیان فرمایا۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہیں کہ جو بات میں چاہتا ہوں۔ پھر آپؐ نے موزوں پر

باب ۶۳: الوُضُوءُ مَرَّةً مَرَّةً

۸۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَّارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَجِدُكُمْ بِوُضُوءٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب ۶۵: الوُضُوءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

۸۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَتَانَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا بِسَبْدِ ذَلِكَ إِلَى الشَّيْءِ۔

باب ۶۶: صِفَةُ الْوُضُوءِ غَسْلُ الْكُفَّيْنِ

۸۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْرَافِيلَ التُّصْرِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ غَالِمِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبِينِ عَنِ الْمُبِينِ عَنْ وَهْبٍ إِلَى الْمُبِينِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا أَخْفَظُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا أَنَّ الْمُبِينِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَعَ طَهْرِي بَعْضًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلْتُ وَمَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى كَعْدًا وَكَعْدًا مِنَ الْأَرْضِ فَأَتَانَا ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمَّا كُنَّا مَاءً وَتَمَعِي سَجِيحَةً لِي فَاتَّيَمْتُ بِهَا فَافْرَعْتُ عَلَيْهِ فَمَسَلْتُ يَدَيَّ وَوَضَعْتُ وَذَهَبَ لِتَغْسِلَ يَدَاغِيهِ وَعَلَيْهِ جَنَّةٌ شَامِيَةٌ صَبِيحَةٌ الْكُفَّيْنِ فَافْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ وَحْهَ وَيَدَاغِيهِ وَذَهَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَرَمَعَا بِيهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا أَخْفَظُ كَعْدًا أَرَبْتُ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى حَقْبِي ثُمَّ قَالَ خَاخَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

لَبَسْتُ لِي حَاحَةً فَجَعَلْنَا وَقَدْ أَقَامَ الدَّسَرُ
عَلَى الرَّحْمَنِ نَزَّ عَوِيفٌ وَقَدْ صَلَّى بِهِ زَكَاةً مِنْ
صَلَاةِ الصُّبْحِ فَذَهَبَتْ لِأَزْوَاجِهِ فَتَهَايَ فَصَلَّيْنَا مَا
أَدْرَكْنَا وَقَصَبْنَا مَا سَبَقْنَا۔

مسح فرمایا اس کے بعد فرمایا اب تم ضرورت سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ آئے تو اس وقت امام عبدالرحمن بن عوف تھے اور وہ اس وقت نماز فجر کی ایک رکعت ادا فرما چکے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت عبدالرحمن کو مطلع کر دوں کہ جناب نبی کریم ﷺ تشریف لا چکے ہیں لیکن آپ نے اس بات کی ممانعت فرمادی پھر جس قدر ہمیں جماعت سے نماز ملی تھی اس کو پڑھا اور جس قدر نماز ہم سے قبل ادا کی جا چکی تھی اس کو سلام کے بعد مکمل فرمایا۔

باب: اعضاء کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۸۴۔ حضرت ابن ابی اوس سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

ظاۃ الباب امام محمد کہتے ہیں تین تین بار دھونا افضل ہے۔ دو بار جائز ہے اور ایک بار بھی کفایت کرتا ہے جب تم اچھی طرح وضو کرو۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔ (موطا امام محمد)

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۸۵۔ حضرت عمران بن ابان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو (پیلے) انہوں نے تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد پھر دایاں ہاتھ اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور پھر انہوں نے پایاں پاؤں بھی دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس میرے وضو جیسا وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص میری طرح سے وضو کرے ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور دل میں غور اور بیہودہ خیالات نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ تمام کے تمام معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۶۸ الْمُضْطَضَّةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ

۸۵ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَبَانًا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَرَبُودٍ النَّخَعِيِّ عَنْ حُزْرَمٍ بْنِ كَثَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَجَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَعَسَلَسْنَا ثُمَّ نَشَطَمُصْ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ عَسَلَ وَخَفَعَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ بِنَدَةِ الْيَمَنِ إِلَى الْيَمِينِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْبَسْرَى بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ لِنَدَةِ الْيَمَنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْبَسْرَى بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَخَوَّضُورِي ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ مَخَوَّضُورِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بَشَى عَذَابُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: کون سے ہاتھ میں پانی لے کر کھلی کرے؟

۸۶ حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی مٹگولیا اور اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کھلی کی اور ناک صاف کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور کبھی تک دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر حضرت عثمان نے کہا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح سے وضو کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرح سے وضو کرے کہ میں نے جس طرح وضو کیا ہے اس کے بعد وہ شخص کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور نماز کے دوران لغواور بے ہودہ خیالات اور دوسرے (خود سے) نہ لائے تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۷ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اس کے بعد ناک صاف کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین مرتبہ ناک صاف کرے۔

باب: ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا بیان

۸۸ حضرت القید بن مبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اچھی طرح سے وضو کرنا سکھا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وضو مکمل طریقہ سے کیا کرو اور ناک صاف کرنے میں زور لگایا کرو مگر یہ کہ تم روزہ دار ہو۔

باب ۶۹ بَاقِيَ الْيَدَيْنِ يَتَمَضَّمُ

۸۶ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُعْبِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَجْفَرٍ عَنْ دِينَارِ بْنِ الْحَمِصِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خُزَيْمِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ بَرْبَدٍ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوُضُوءٍ فَأَلْفَرَعَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ أَيْتَانِهِ فَغَسَّاهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ادَّخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوُضُوءِ فَتَمَضَّمُضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْبُرُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ بِضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا يَخْفِئُ فِيهِمَا نَفْسُهُ يَسْمِعُ عَقْرَ اللَّهِ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

باب ۷۰ التَّحَادُّ الْإِسْتِنْشَاقُ

۸۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّيْنَادِ وَعَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَبَلَةَ عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزَّيْنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَمَضَّمْ فِي الْيَدِ مَاءً ثُمَّ لْيَسْتَنْشِقْ.

باب ۷۱ الْمَكَلَّةُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ

۸۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَجْفَرٍ وَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آتَانَا وَكُنَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ الْوُضُوءِ قَالَ أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَلَا تَلْغُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا

اعضاء اچھی طرح دھوئیں:

مطلب یہ ہے کہ وضو کے دوران اعضا کو خوب اچھی طرح دھویا کرو (اور پانی بڑا چھڑ زیادہ بھی نہ خرچ کیا کرو) اور کوئی عضو خشک نہیں رہنا چاہئے اور ناک میں پانی نہ زور سے ڈالنے کا حکم اس وجہ سے ہے تاکہ ناک اچھی طرح صاف ہو جائے لیکن اگر روزہ ہوتا ناک میں آہستہ سے پانی ڈالنا چاہئے روزہ روٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابُ ٤٢ فِي الْأَمْرِ بِالْإِسْتِثَارِ

٨٩ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ أَبِي يَهُْيَا عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَوَّلِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَوَّحَ فَلَيْسَ بِرُؤُوسٍ وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلَيْسَ بِرُؤُوسٍ.

٩٠- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَمْلَانُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ
جَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاغْتَسِلْ وَإِذَا اسْتَحَضَمْتَ
فَاغْتَسِلْ.

باب: تاک صاف کرنے کا بیان

۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے یعنی ناک کے نیچے اور جو شخص وضو نہ کرے اس کا تعلق علق سے ہے یعنی استسقاء علق عدوقین یا کھانسی سات و چیلے یا پھر سہل کرے۔

۹۰۔ حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب تم استنجا کے لئے ڈھیلے لوتو طاق بعد استعمال کرو۔

هَآبُ ٣٤ **الْأَمْرُ بِالِاسْتِشَارَةِ عِنْدِ**

الاستيقاظ من النوم

۱۱۰ أَخْرَجَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ زَيْدٍ فَأُفْجِئْتُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَلَوَيْمٍ عَنْ يَرْبُودِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَقْبَلْتُمْ أَحَدَكُمْ مِنْ مَتَابِعِهِ فَرَسًا فَلْيُسَبِّحْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ السَّحَابَ يَنْتَبِهُ عَلَى خِيَمَتِهِ

باب: بیدار ہونے کے بعد ٹاک صاف

کرنے کا بیان

۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے پھر وہ دھوکہ کرے تو تمیں مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات میں ناک کی جڑ کے اندر رہتا ہے (مراوندی کی حالت ہے چاہے رات میں سوئے یا دن میں)۔

بَابُ ٤٢ كَيْفَ بَاتَى الْهَدَّيْنِ يَسْتَتِرُ

٩٢: أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَصْوِ
تَنْصَبُصَ وَاسْتَشَقَّ وَتَرَى بِيَدِهِ الْيُسْرَى لَفَعَلَ

باب: کس ہاتھ سے تاک سکنے

ہے۔ (ثابت ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیے)۔

باب ۵ غسل الوجہ

۹۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ غَزَاةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَقْلَمَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيبٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى فَنَدَا بِكُلْمَةٍ فَقُلْنَا مَا يُضْعَبُ بِهِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا قَاتِبِي بِأَنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَعَسَى قَاتِرٌ عَمَّنِ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَمَسَلَهَا فَلَا تَأْتِي ثُمَّ تَمُضُضُ وَاسْتَشَقَّ فَلَا تَأْتِي مِنَ الْخَبِثِ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْفَنَاءُ ثُمَّ غَسَلَ وَخُفَّهُ فَلَا تَأْتِي وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَلَا تَأْتِي وَبَدَأَ الْيَسَارَ فَلَا تَأْتِي مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ الْيُمْنَى فَلَا تَأْتِي وَرَجَلَهُ الْيَسَارَ فَلَا تَأْتِي ثُمَّ قَالَ مَنْ سُرَّ أَنْ يَعْلَمَ وَحُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا۔

وضو کا مسنون طریقہ:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا گیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے پانی ڈالا اس بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ ٹیچہ دو ٹیچہ چلو سے پانی لایا جائے۔

باب ۶ عَدَلَ غَسَلَ الْوُجْهِ؟

۹۴۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ تَصْرِفٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَفَوَّ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفَلَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَمَرُ بِكُلْمَةٍ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِقَوْرِ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَّ عَلَى يَدَيْهِ فَلَا تَأْتِي ثُمَّ مَضَضَ وَاسْتَشَقَّ بِكَفَيْهِ وَاحِدَ قَلْبٍ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ وَخُفَّهُ فَلَا تَأْتِي وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ فَلَا تَأْتِي فَلَا تَأْتِي مِنَ الْفَنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَآخَرَ بِشُعْبَةِ مَرَّةً مِنْ تَأْيِيدِهِ

باب: وضو میں چہرہ وضو

۹۳۔ حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگولیا۔ ہم نے کہا کہ یہ اس پانی کا کیا کریں گے یہ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں (شاید) ہمیں طریقہ وضو بتلانے کے لئے پانی منگولیا ہے، ہر حال ان کے پاس ایک برتن آیا کہ جس میں پانی تھا اور ایک ٹٹٹ آیا۔ انہوں نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو تین مرتبہ وضو یا اس کے بعد بھی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے پانی ڈالا کہ جس ہاتھ سے وہ پانی لے رہے تھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ چہرہ تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور تین ہی مرتبہ بائیں ہاتھ وضو یا اور ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔ پھر دایاں اور بائیں پاؤں بھی تین مرتبہ وضو یا اور اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جس شخص کو خواہش ہو کہ رسول کریم ﷺ کا مسح طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے تو اس کے لئے یہی وضو ہے۔

باب: چہرہ کتنی مرتبہ وضو چاہئے؟

۹۴۔ حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن منگولیا کہ جس میں پانی موجود تھا اور تین مرتبہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا برتن جھکا کر ڈالا پھر کی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ پھر تین مرتبہ انہوں نے چہرہ وضو یا اور دونوں ہاتھیں وضو کیں۔ اس کے بعد پانی لیا اور سر کا مسح کیا اپنی پیشانی سے اپنی گدی تک پھر

فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ گردن سے ہاتھ کو پھر وہ پیشانی تک لائے یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: وضو میں دونوں ہاتھ دھونا

۹۵. حضرت عہد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک کرسی مشکوٰۃ اور اس پر تشریف فرما ہوئے اس کے بعد انہوں نے ایک برتن میں پانی طلب فرمایا اور دونوں ہاتھ دھوئے تین مرتبہ پھر کھلی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ۔ اور پھر چہرہ دھویا۔ تین مرتبہ اور تین تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنے کی تو وہ شخص اس وضو کو دیکھ لے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: ترکیب وضو

۹۶. حضرت حسینؓ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت علیؓ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا میں نے وضو کا پانی پیش خدمت کر دیا۔ انہوں نے وضو کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے پہلے دونوں ہاتھوں کو پانی کے اندر ہاتھ ڈالنے سے قبل دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کھلی اور تین مرتبہ ناک صاف کی پھر چہرہ دھویا اور تین مرتبہ دھویا اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا پھر سر پر ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ پھر دائیں پاؤں کو کٹھنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد انہوں اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ مجھے پانی دے دو۔ میں نے وہی برتن لیا کہ جس میں وضو کا پانی بچا ہوا تھا۔ انہوں نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا اس پر میں نے حیرت ظاہر کی انہوں نے کہا تم حیرت میں نہ پڑو کیونکہ میں نے

بِئْسَ مُؤَخَّرٌ رَأَيْبٌ ثُمَّ قَالَ لَا أَقْرَبُ أَرْقَعَتْ أَوْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَتْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عُلُوِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَذَا طُيُورُهُ وَقَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا عَطَا وَالْقَوَاتِ حَالِدٌ بِنُ عُلُقَمَةَ لَيْسَ مَالِكٌ بِنُ عُرْفَةَ۔

باب: ۷۷ غَسَلَ الْيَدَيْنِ

۹۵ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَمِيدُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ بَرِيدٍ وَهُوَ أَبُو دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عُبَيْدَ دَعَا بِكُرْسِيِّ فَقَعَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْبَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ تَضَمَّنَ وَاسْتَنْقَى بِحُجٍّ وَاحِدٍ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَلَا تَأْتِ وَيَدَيْهِ فَلَا تَأْتِ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ غَسَلَ بَدَنَهُ فِي الْإِيمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَتْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَضُوِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَذَا وَضُوُّهُ۔

باب: ۷۸ صِفَةُ الْوَضُوءِ

۹۶ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ أَتَانَا حَاجٌّ قَالَ قَالَ أَبُو حُرَيْرَةَ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدًا ابْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيُّ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيُّ بِوَضُوءٍ فَقَرَأَ لَهُ هَذَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ فَلَا تَأْتِ مَرَّتَيْنِ قُلْ أَنْ يَذْجَلَهُمَا فِي وَضُوِّهِ ثُمَّ تَضَمَّنَ فَلَا تَأْتِ وَاسْتَنْقَى فَلَا تَأْتِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ فَلَا تَأْتِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ بَدَنَهُ إِلَى الْبُرْصِ فَلَا تَأْتِ ثُمَّ الْبُرْصِ غَذَلْكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ تَوَلَّيْتُ فَأَتَوْتُهُ الْإِيمَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلٌ وَضُوُّهُ

تہارے والد (یعنی نانا) رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ بھی اس طریقے سے کیا کرتے تھے جس طرح میں نے تم کو بتایا اور دکھایا اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے۔

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلٍ وَصَوَّيْهِ قَائِمًا فَتَجِبَتْ فَلَمَّا رَأَى
قَالَ لَا تَغْتَسِبُ قَائِمًا رَأَيْتُكَ الْبَيْتَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ
مَا رَأَيْتَنِي صَعْتُ يَقُولُ يَوْصُوْهُ هَذَا وَشَرِبَ فَضْلٍ
وَصَوَّيْهِ قَائِمًا۔

خلاصہ الباب ۶۷ احناف کے نزدیک وضو میں ترتیب مسنون ہے اور امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔

باب ۶۸: ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۶۷: حضرت ابی حنیفہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں ہونٹوں پر دھوئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ گلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور وضو کا پانی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کا طریقہ وضو سکھاؤں۔

باب ۶۹: عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ
ابْنُ قَبِيصٍ قَالَ رَأَيْتُ عِبْرَةَ تَوَسَّاهُ فَقَسَلَ خُمُفَهُ حَتَّى
انْقَامَهَا ثُمَّ تَمَضَّضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَ
غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ إِزَارِيْعَهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ
فَأَخَذَ فَضْلَ كَهْؤَلِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ
أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَهْؤَلُ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب ۷۰: ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان

۷۰: حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی نے سنا اپنے والد حضرت یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن زید بن عاصم سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگ دکھا سکتے ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! جب انہوں نے وضو کا پانی طلب کیا اور اس کو اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا دو مرتبہ۔ اس کے بعد گلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ دھویا تین مرتبہ۔ اس کے بعد دو مرتبہ ہاتھوں کو دھویا کہیں تک پھر مسح کیا مرکا دونوں ہاتھوں سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اپنی پیشانی تک لے گئے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

باب ۸۰: حَدِّ الْفُضْلِ

۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْهَرَبِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ
قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا مَسْمُوعٌ وَالْفُضْلُ لَهْ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ
حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نَحْسٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بِي عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ نَحْسٍ
هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرَبِّئَنِي كَمَا كُنْتَ تَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَئِذٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ لَقَدْ بَايَ وَصَوَّيْهِ قَائِمًا
عَلَى يَدَيْهِ فَقَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ
إِلَى الْفُؤَادَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ يَدَيْهِ قَائِمًا وَتَوَسَّاهُ
بَدَنًا بِمَقْلَمِهِ رَأْسَهُ ثُمَّ دَخَلَ يَمِينًا إِلَى قَهْءِهِ ثُمَّ دَخَلَ

حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَنَاجِبِ الَّتِي بَدَأَهُ ثُمَّ عَسَلَ بِرُحْلِهِ۔

باب ۸۱ صِفَةُ مَسْحِ الرَّأْسِ

۹۹ أَخْبَرَنَا عُمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِعَبْدِهِ اللَّهُ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرْتَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ قَدْ عَا يَوْصُوهُ قَافِرٌ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَعَسَلَ بِيَدِهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْيَوْمِ فَقَبِلَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ نَدَاءً بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَلْبِهِ وَذَهَبَ حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَنَاجِبِ الَّتِي بَدَأَهُ ثُمَّ عَسَلَ بِرُحْلِهِ۔

باب ۸۲ عَنِ مَسْحِ الرَّأْسِ

۱۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ الْبَدِي أَرَى الْبَدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَبِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَعَسَلَ بِرُحْلِهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۸۳ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۱۰۱ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُفْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَبِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ أَبِي ذُهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَلَمَةَ سَلَمَانَ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِيبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسَاحِرُهُ فَارْتَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضَمَضْتُ وَاسْتَنْشَقْتُ ثَلَاثًا

باب: سر پر مسح کی کیفیت کا بیان

۹۹ حضرت عمرو بن لُحی اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم سے عرض کیا کہ آپ مجھے یہ دکھلا سکتے ہیں کہ نبی ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں اور پھر انہوں نے پانی منگو کر دائیں ہاتھ پر ڈالا اور ہاتھوں کو دوسرے ہاتھ پر تین مرتبہ کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ چہرہ وضو یا پھر دوسرے دونوں بازو کھپوں تک وضوئے۔ پھر ہاتھوں سے سر کا اس طریقہ سے مسح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو آگے کی جانب سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر ہاتھوں کو پیچھے کی طرف سے آگے کی جانب لائے۔ پھر پیچھے سے آگے کی جانب ہاتھوں کو لائے۔ یہاں تک کہ اسی جگہ ہاتھوں کو واپس لائے کہ جس جگہ سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو وضو کیا۔

باب: سر پر کتنی مرتبہ مسح کرنا چاہئے؟

۱۰۰ حضرت عبداللہ بن زید کہ جنہوں نے خواب میں اذان سن لی تھی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ وضو یا اور دوسرے ہاتھ وضوئے دوسرے دونوں پاؤں وضوئے اور دوسرے سر کا مسح فرمایا۔

باب: عورت کے مسح کرنے کا بیان

۱۰۱ حضرت ابو عبداللہ سالم سلمان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کی دیانت اور امانت کی بہت زیادہ قائل تھیں چنانچہ وہ اکثر ان سے معاوضہ پر کام لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ عائشہؓ نے مجھے دکھلایا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرماتے تھے انہوں نے تین تین مرتبہ کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ پھر دایاں ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ تین مرتبہ وضوئے پھر ہاتھ کو سر کے آگے رکھ کر پیچھے کی طرف لے گئے اور سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے

کانوں پر اور پھر دونوں رُسا روں پر پھیرا۔ سالم کہتے ہیں کہ میں مکاتب تھا اس وجہ سے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ میرے سامنے آ جاتی تھیں اور وہ مجھ سے گفتگو تک فرماتی تھیں یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا اُمّ المؤمنین آپ میرے واسطے خیر و برکت کی دعا فرمائیں۔ فرمایا کس وجہ سے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی کی نعمت سے نوازا ہے اس پر وہ فرمائی گئیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو خیر و برکت سے نوازے اور اس کے بعد سے وہ پردہ فرمانے لگ گئیں اور اس روز کے بعد سے پھر کبھی میں نے ان کی زیارت نہیں کی۔

خلاصہ الباب ۸۴ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اس وقت (یعنی پہلے) ان صحابی سے پردہ نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اس وقت غلام تھے۔

باب ۸۴: کانوں کے مسح سے متعلق

۱۰۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو پہلے دھویا۔ پھر آپ نے ایک ہی چلو سے کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر ایک ایک مرتبہ سر اور کانوں کا مسح کیا۔ حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے اس نے خبر دی کہ جس نے حضرت ابن عجلان سے سنا کہ اس روایت میں انہوں نے پاؤں دھونے کا بھی تذکرہ بیان کیا۔

باب: کانوں کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور ان کے سر کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق

۱۰۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو (پانی) لے کر اس سے کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چلو لے کر چہرہ دھویا۔

وَعَسَلَتْ وَخَبَقَهَا فَلَا تَأْتِي عَسَلَتْ بَذَا الْيَسْلَى
فَلَا تَأْتِي الْيَسْلَى فَلَا تَأْتِي وَوَصَعَتْ بَذَا فِي مَقْدَمِ
رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى
مَوْجِهِ ثُمَّ امْرُؤٌ بَذَا بِرَأْسِهَا ثُمَّ مَرَّتْ مَعَى
الْحَدِيثِ قَالَ سَلِمَةُ كُنْتُ أَيْهَا مُحْكَمًا مَا تَحْفِيضِي
يَتِي فَتَجْلِسُ مَعِي بَذَا وَتَتَحَدَّثُ مَعِي عَتِي
جَنَافًا ذَاتَ يَوْمٍ قُلْتُ ادْعِي لِي بِالْمَرْكَاةِ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَخْفِي لِي اللَّهُ قَالَتْ
مَا ذَاكَ اللَّهُ لَكَ وَأَرَحِبَ الْحَبَابَ قَوْلِي قُلْمَ أَرَهَا
بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

باب ۸۴: مَسْحُ الْأَذْنَيْنِ

۱۰۲۔ أَخْبَرَنَا الْيَسْلَى بْنُ أَبِي ثَابِتٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ
عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّضَ
وَسْتَنْشَقَ مِنْ عَرْفِهِ وَاحِدَةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَبَذَاهُ
مَرَّةً مَرَّةً وَتَمَسَّحَ بِرَأْسِهِ وَأَخْبَاهُ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ
وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجَلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ
وَعَسَلَتْ رَجُلِي۔

باب ۸۵: مَسْحُ الْأَذْنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ

۱۰۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ إِفْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پھر دایاں اور بائیاں بازو دھویا پھر سر اور دونوں کانوں کے اندر کے حصہ کا شہادت کی انگلی سے اور باہر کے حصہ کا انگوٹھے سے مسح فرمایا پھر (ایک پانی) چلو کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر اسی طرح سے (جس طرح کہ دایاں پاؤں مبارک دھویا) بائیاں پاؤں بھی دھویا۔

۱۰۴۔ حضرت عبداللہ مناہجیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نوسن و وضو کرتا ہے اور وہ دوران وضو کی کرتا ہے تو اس کے چہرہ سے اس کے تمام (چھوٹے) گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ ناک سکتا ہے تو ناک سے اور چہرہ وضو کرتا ہے تو چہرہ سے یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلک سے بھی ہونے والے تمام کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوئے تو ان سے ہونے والے گناہ اور حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح سر کا مسح کرنے سے سر سے اور حتیٰ کہ دونوں کانوں سے بھی (صغیرہ) گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب پاؤں دھوئے تو ان کے ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب بندہ مسجد کی جانب چل دیتا اور مسجد میں نوافل ادا کرنے لگتا ہے تو ان کا اجر و ثواب علیحدہ ہے۔ حضرت حمید فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت مناہجیؓ اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔

تَوَحَّشًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَنَضَحَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَغَسَلَ بَدَنَهُ الْبُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ تَابِلِيهِنَا بِالسَّبَا حَتَّى وَطَّاهِرِهِمَا يَابَكَا مِنْهُ ثُمَّ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ الْبُسْرَى ثُمَّ غَرَفَتْ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ الْبُسْرَى ۱۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَغُنَيْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَابِلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَقَّارٍ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَحَّشَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَنَضَحَ وَغَسَلَ الْغُطَّاءَ مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ الْغُطَّاءُ مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْغُطَّاءُ مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَنْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْغُطَّاءُ مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَنْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْغُطَّاءُ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَذْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْغُطَّاءُ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَنْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ تَحَنَّ مَشْبُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَوْتُهُ نَابِلَةً لَّهُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

چھوٹے گناہ کی معافی:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو سنون طریقہ سے کرنے سے چھوٹے گناہوں کے معاف ہونے کا تذکرہ ہے نہ کہ بڑے گناہ۔ کیونکہ بڑے بڑے گناہ تو صرف توہ سے ہی معاف ہوتے ہیں البتہ چھوٹے گناہ کا تذکرہ طریقہ سے معاف ہونے اور مؤمن کا دوسرے مؤمن سے محبت و خلوص سے مصافحہ کرنے وغیرہ نیک اعمال سے چھوٹے چھوٹے گناہ کے معاف ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔

باب: عمامہ پر مسح سے متعلق

باب ۸۶ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

۱۰۵۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۱۰۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کی حالت میں دیکھا ہے۔ (مذکورہ اصل حدیث میں شمار کا لفظ ہے اور "خمار" سے مراد عمامہ ہے)۔

۱۰۶: اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۷: حضرت ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

باب: پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کے متعلق

۱۰۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے دوران) لوگوں (صحابہ) سے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل فرمائی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں ایک گڑھے پانی کا لے کر آیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور چہرہ وضو یا پھر

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ج وَابْنُ الْقُسَيْبِ بْنُ مُصَوَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كُثَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجُمَادِ۔

۱۰۶: أَخْبَرَنَا الْقُسَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرْعَانِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدَةُ وَغُصْنٌ مِنْ عِبَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ التَّائِبِ بْنِ غَارِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۰۷: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْجُمَادِ وَالْخُفَّيْنِ۔

بَابُ ۸۷ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ ۱۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَيْزِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ أَبِي شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ بَكْرُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ فِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

۱۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدٌ مِنْ مُسْعَدَةَ عَنْ بَرْزَنْدٍ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَيْزِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ فِي شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ لَانَ تَحَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَلَّفَتْ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمَعْتُ مَا فَعَلْتُمْ بِمِعْطَرَةٍ لَقَسْتُ بِهَا يَدِي

آستین سے ہاتھ نکالنے لگے تو وہ جگ جھیس۔ آپ ﷺ نے اپنے مہارک چوغہ کو شانے پر ڈالا اور اندر سے ہاتھ نکال لئے پھر آپ نے دونوں ہاتھ وحوئے پیشانی عماد اموز سوزوں پر مسح فرمایا۔

باب: عمادہ پر مسح کرنے کی کیفیت

۱۱۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایسی باتیں کہ جن کے بارے میں میں کسی سے نہ دریافت کروں گا۔ جو کہ میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ چکا ہوں۔ ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ (قضائے حاجت کے لئے) تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے واپس تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی اور عمادہ کے دونوں کناروں پر مسح فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ امام اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا یہ درست ہے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرمادی اور لوگوں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے نماز پڑھانا شروع فرمادی۔ اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور عبدالرحمن بن عوفؓ کی اقتداء میں جس قدر نماز باقی تھی وہ ادا فرمائی۔ پس جب عبدالرحمن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو آپ کی جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی۔

خلاصہ الباب: امام محمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء فاضل کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء

وَعَسَلْ وَحَقَّهٖ ثُمَّ دَفَعَتْ بِمَحْسَرٍ عَنْ ذِيْ اَعْيَةِ فَصَافِي ثُمَّ الْجَنَّةِ فَلَقَاهُ عَلٰی مَنَاجِبِهِ فَقَسَمَ لِيْ ذِيْ اَعْيَةِ وَمَسَحَ بِبَاصِطَتِهِ وَعَلَى الْبَعِثَةِ وَعَلَى خَطْبِهِ۔

باب ۸۸: كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَادَةِ

۱۱۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ أَبِي سَبْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ النَّخَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُعْبِرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصَلْتَنِي لَمْ أَسْأَلْ عَنْهَا أَحَدٌ بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِبَاصِطَتِهِ وَجَازَيْتَنِي عِمَادَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خَطْبِهِ قَالَ وَصَلَوْتُ الْإِمَامَ خَلْفَ الرَّحْلِي مِنْ دُخَانِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَخَصَرَتِ الصَّلَاةُ فَاحْتَسَرَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَا مَوَاقِفَ الصَّلَاةِ وَقَدَمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَنِي مَا سَبَقَ بِهِ۔

خلاصہ الباب: امام محمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء فاضل کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء

میں عمادہ پر مسح تھا بھر ترک کر دیا گیا۔ (مؤطا)

باب ۸۹: ابِحَابِ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ

۱۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُعْبَةَ ح وَالثَّانِي مَوْثَلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَنَبِيٌّ يَلْقَى مِنَ النَّارِ۔

وضو میں کوئی حصہ خشک ہو جائے تو؟

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وضو کے دوران پاؤں کی ایزی (یا وہ اعضاء کہ جن کا رجوع واجب ہے) ان کا معمولی سا

باب: پاؤں وحوئے کا وجوب

۱۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الجاکت ویر بادی ہے (پاؤں کی) ایزی کی دوزخ کے عذاب سے۔

حصہ بھی خشک رہ جائے تو قیامت کے دن اس کا سخت عذاب ہوگا۔ یہ تاکید کا انتہائی انداز ہے کہ وضو نہایت احتیاط سے کیا جائے۔

۱۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو وضو کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی اینٹیاں خشکی کی وجہ سے تپ رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: ہر کس سے اینٹیوں کی دوزخ کے عذاب سے اور تم لوگ وضو مکمل کرو۔

۱۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَيْعٌ حَدَّثَنَا مُنْفَرِّجٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَارُ بْنُ أَبِي الْفَتْحِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ وَهَّابٍ نَبَاطٍ عَنْ أَبِي نَحْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذْ بَرَأَ عَمْرُو بْنُ قُرَظٍ عَنْقَهُنَّ نَحْوَهُ فَقَالَ وَهَّابٌ لِلْأَعْمَشِ بْنِ النَّدْرِ تَسْبِعُوا الْوُضُوءَ

خلاصہ الباب واضح رہے کہ اس جگہ اینٹی کے چپکنے سے مراد ہے کہ خشکی سے ان پر پانی نہیں پہنچتا تھا تو جبکہ مسند یہ ہے کہ اگر سونے کے کپڑے کے برابر بھی خشک رہ جائیں تو وضو نہیں ہوگا۔

باب: کون سا پاؤں پہلے دھونا چاہئے؟

۱۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امکاکی حد تک دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے۔ پاکی حاصل کرنے میں جو تپا پیسنے میں اور تنگھا کرنے میں۔ (اور اس کے علاوہ دیگر کئی کاموں میں۔ جن کی تفصیل سیرۃ کی کتابوں میں مفصل طور پر موجود ہے)۔

باب ۹۰: بَاقِيَ الرَّجُلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْيُسْطِ

۱۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرُنِي الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مُسَرُّو بْنِ عَابَسَةَ وَذَكَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ الْيُسْطَ مَا اسْتَطَاعَ يَوْمَئِذٍ طَبُورُهُ وَتَغْلِيهِ وَتَرْغِيهِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ يَوَاسِطُ يَقُولُ يُحِبُّ الْيُسْطَ مَا اسْتَطَاعَ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ يُحِبُّ الْيُسْطَ مَا اسْتَطَاعَ

باب: دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق

۱۱۴: حضرت عبد الرحمن بن ابی قریب سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر پانی کو دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر چہرہ اور ایک ایک بازو دھویا دوسرے دھوئے اور پھر دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک مرتبہ۔ آپ نے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں کو دھویا۔

باب ۹۱: غَسَلَ الرَّجُلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ

۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرُنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْقَدِيرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ نَبِيَّ حُتَيْبٍ يَقُولُ عُمَارَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَسْبِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَتَيْنَا بَمَاءٍ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَيْمٍ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلْنَاهَا مَرَّةً وَغَسَلْتُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلْتُ رِجْلَيْهِ بِيَمِينِهِ يَكْنُفَانَا

باب: انگلیوں کے درمیان خلال خال کرنا

۱۱۵۱: حضرت لقیط بن صبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ وضو کرو تو وضو کو (اچھی طرح سے پورا کرو) اور تم انگلیوں کے درمیان خلال کرو (تا کہ انگلیوں کے درمیان کا غلام خشک نہ رہ جائے)۔

باب: پاؤں کو تکی مرتبہ دھونا چاہئے

۱۱۶۱: حضرت ابو جہود داعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ اور تین مرتبہ تکی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور منہ دھویا تین مرتبہ۔ اور دونوں بازو تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: دھونے کی حد سے متعلق

۱۱۷۱: حضرت حمرانؓ سے روایت ہے (جو حضرت عثمانؓ کے غلام تھے) انہوں نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر تکی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ منہ دھونا پھر دایاں اور بائیں بازو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں دھویا۔ اس طریقہ سے (یعنی ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے وضو کیا اس طریقہ سے کہ جس طرح میں نے وضو کیا پھر بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طریقہ سے وضو کرے کہ جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے اور دل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لائے تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے

باب ۹۲: الْأَمْرُ بِتَحْلِيلِ الْأَصَابِعِ

۱۱۵۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ يَسْمَعِيلَ بْنِ حَفِيظٍ وَحَمَّانِ بْنِ مَحْمُودٍ الْهَاشِمِيِّ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْلُغْ الْوُضُوءَ وَخَلِّ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

باب ۹۳: عَنِ عَدَدِ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ

۱۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ أَبِي أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَبْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ الْوُضَاعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ قُصَّاصٍ فَقَسَلَ كَعْبَهُ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا وَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَدَرَّأَغِيهِ ثَلَاثًا وَتَمَسَّحَ بِرَأْسِهِ وَعَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

باب ۹۴: حَدِّ الْغُسْلِ

۱۱۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْفُطَيْلَةُ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي هِشَابٍ أَنَّ عَطَاةَ بْنَ يَزِيدَ الرَّاسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا يَوْزُورَ فَقَوَّضَا فَقَسَلَ كَعْبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَشَقَّ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْبِرْقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَكَرَّمَ رُكْعَتَيْهِ لَا يَحْدِثُ

جا میں گے۔

يُهِمُّنَا عَسَةً عَفْرَةً مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا؟

بَابُ ۹۵ الْوُضُوءُ فِي النَّعْلِ

۱۱۸: حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم یہ چڑے کے جوتے پہن کر وضو کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایسے ہی جوتے پہنتے تھے اور ان میں وضو فرماتے تھے۔

۱۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ مَالِكٍ وَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الصَّقْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُوَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُمَرَ زَأَيْتَكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالِ السَّيْنِيَّةَ وَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ زَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُهَا وَتَوَضَّأُ فِيهَا۔

باب: موزوں پر مسح کرنے سے متعلق

بَابُ ۹۶ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَيْنِ

۱۱۹: حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور انہوں نے موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ جریر نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ کے ساتھیوں کو مذکورہ حدیث بہت زیادہ پسند تھی اس لئے کہ جریرؓ نے نبی ﷺ کی وفات سے چند روز قبل اسلام قبول فرمایا۔

۱۱۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خُفَّصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمَسَحُ فَقَالَ قُلْتُ زَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسَحُ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْبِجُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَلِيلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ رِيسِيو۔

موزوں پر مسح:

علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ موزوں پر مسح سہرا اور حضور دونوں میں درست ہے اگرچہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ستر حضرات نے بیان فرمایا کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرامؓ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور جو بعض حضرات نے آیت کریمہ ﴿وَلَمَسُوا بِرُءُوسِهِمْ فَبُذِّقُوا﴾ کو دیکھا ہے انہیں اس سے استدلال کیا ہے کہ اس آیت میں پاؤں کا دھونا اس کا حکم ہے (نکہ پاؤں پر مسح کا) تو یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ مسح کے بارے میں متعدد واضح روایات موجود ہیں اور موزوں پر مسح سے متعلق متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے احادیث منقول ہیں لیکن ان تمام روایات کے مقابلہ میں حضرات علمائے کرام نے حضرت جریرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جریرؓ آیت وضو کے جس میں ہاتھ اور پاؤں کے مسح کا بھی تذکرہ ہے کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے اور انہوں نے سورہ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نزول کے بعد بھی آپ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہے اس پر امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہے۔ مزید تفصیل شروعات حدیث بذل المجہول شرح المہلبم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے علاوہ "مکتبۃ العلم" نے بھی حال ہی میں اس موضوع پر مفصل کتاب بعنوان "مسائل فہین" شائع کی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی بے حد نافع رہے گا۔

۱۳۰: حضرت جعفر بن محمد بن امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے موزوں پر مسح بھی کیا۔

۱۳۱: حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہالان دونوں حضرات (مقام اسواف میں) تشریف لے گئے پس آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو اسامہ نے ہالان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل انجام دیا؟ فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اسامہ نے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا چہرہ دھویا اور ہاتھ دھوئے۔ سر اور موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۳۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۳۳: حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۳۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اسامہ نے ہالان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل انجام دیا؟ فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اسامہ نے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر چہرہ مبارک دھویا۔ پھر

۱۳۰: أَخْبَرَنَا الْعَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَزْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ خُفَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ الصَّمْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ اللَّهِ وَابْنِ رَسُولٍ اللَّهُ تَوْصَاً وَنَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۳۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ دُحَيْمِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ قَاوَدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ قَاوَدٍ أَبِي قَبِيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَائِلُ الْأَنْصَارِ قَدَغَبَ يَخَافِيهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أَسْمَاءُ قَسَّائِلُ بَلَائِلَ مَا صَنَعَ فَقَالِ بَلَائِلُ دَغَبَ السَّيِّءُ يَخَافِيهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَتَوَضَّأَ وَنَسَحَ رِأْسَهُ وَنَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

۱۳۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَاوَدٍ وَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي الصَّمْبَرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهَوَّادُ بْنُ خَفَّيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ عَنْ أَبِي الصَّمْبَرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا نَاسَ بِهِ۔

۱۳۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ بِنْتِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَخَافِيهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَفَّتْهُ بِإِدَاوَةٍ فَعَسَلَ عَلَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ عَسَلَ

وَحُفَّتْ ثُمَّ دَعَبَ بِسُجُلٍ دِرَاعِيَةٍ فَصَافَتْ بِهِ الْحُفَّةَ
فَأَحْرَحَهُمَا مِنْ أَشْغَالِ الْحِفَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَنَسَحَ
عَلَى حُقَيْبٍ ثُمَّ صَلَّى بِأَ.
آپ دونوں ہاتھیں دھونا چاہتے تھے لیکن آپ کا چونگ تھا چونگی
آستین اوپر نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو چونگے کے نیچے
سے باہر نکالا اور دھویا اور موزوں پر مس کر مایا پھر آپ نے ہم لوگوں
کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

محولہ بالا روایت کی بابت ایک ضروری وضاحت:

اس سلسلہ میں مسلم شریف کی روایت اور مذکورہ بالا روایت کے الفاظ میں بعض جگہ فرق ہے چنانچہ مسلم کی روایت کے
الفاظ اس طریقہ سے مشہور ہیں نصب علیہ جس طرح من حاجتہ یعنی صحابی نے (وضو کرتے وقت) آپ ﷺ پر پانی ڈالا
جب آپ ﷺ حاجب سے (یعنی پیشاب پانا نہ سے فارغ ہو گئے) اور سُنی سنائی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں نصب
علیہ من حاجتہ جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے حاجت سے
تو اس جگہ لفظ حاجت سے مراد وضو کرنا ہوگا۔

۱۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہؓ آپ ﷺ کے
پیچھے پیچھے چلے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک لونا پانی
لے کر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
حاجت سے فارغ ہو گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مس
فرمایا۔

۱۲۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعِيدٍ
عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ
عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِزِّ عَنْ أَبِيهِ الْمُبَشَّرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ
خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّخَذَ الْمُبَشَّرُ بِأَدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ
عَلَيْهِ حَتَّى لَوْحَ مِنْ حَاجَتِهِ فَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى
الْحُقَيْبِ.

باب: جراب اور جوتوں پر مس سے متعلق

۱۲۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
جراہوں اور جوتوں پر مس فرمایا۔ حضرت ابو عبد الرحمنؓ نے عرض کیا کہ
میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کسی نے اس روایت میں
حضرت ابوقیس کی متابعت کی ہوگی اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے ہی
درست ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مس فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۷ الْمَسَّ عَلَى الْجُودِ بَيْنَ وَالنَّعْلَيْنِ
۱۲۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَجَّعٌ أَتَانَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنْ هُرَيْثِ بْنِ سُرْحَدٍ عَنْ
الْمُبَشَّرِ نَيْ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَسَّ عَلَى الْجُودِ بَيْنَ وَالنَّعْلَيْنِ.

باب: دوران سفر موزوں پر مس کرنے کا بیان

۱۲۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ
کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا اے مغیرہ! تم
میرے پیچھے رہو اور آپ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگ مجھ سے آگے

بَابُ ۹۸ الْمَسَّ عَلَى الْخَطَّيْنِ فِي السَّفَرِ
۱۲۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
سَمِعْتُ إِبْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ
حُمَازَةَ بْنَ الْمُبَشَّرِ عَنْ أَبِيهِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

آگے جاؤ۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے ہی رہا میرے ساتھ پانی کا ایک لونا تھا لوگ روانہ ہو گئے اور رسول کریم ﷺ اٹھائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب وہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کے (اعضاء پر) پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اُس وقت آپ تنگ آئیں گا ایک چوٹ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک روم کا تیار کردہ تھا۔ آپ نے اس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا تو وہ تنگ پڑ گئے تب آپ نے چوٹ کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا اور آپ نے سر مبارک پر مسح فرمایا۔

باب: مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی

مدت کا بیان

۱۲۸: حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حالت سفر میں رخصت اور سہولت عطا فرمائی کہ ہم اپنے موزوں سے نہ اتاریں تمہیں دن تین رات تک۔

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ بِا مِعْبَرَةٍ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِيَ إِذَاؤُهُ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَدَعَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَحْبِيهِ فَلَمَّا رَزَعَهُ دَعَبْتُ أَصْبَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جَبَّةٌ وَوُجْهَةٌ صَبْغَةُ الْكُفْلَيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُغْرِحَ يَدَهُ مِنْهَا فَصَافَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجَبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَنَسَحَ بِرَأْسِهِ وَنَسَحَ عَلَى حَقْوَيْهِ۔

باب ۹۹ التَّوَقُّفَاتُ فِي الْمَسْرِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

لِلْمَسَافِرِ

۱۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَتَوَقَّفَ بِخَطَايَا نَجَلَةِ أَهَامٍ وَلَكِنْ يَهْنُ۔

مدت مسح و مسائل خضین اور اقوال ائمہ رحمہم:

مذکورہ حدیث میں مسافر کے لئے مسح کی مدت بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ مسافر کو سفر میں دشواریاں پیش آتی ہیں اس کے لئے سہولت اور رعایت کی ضرورت تھی اس وجہ سے اس کے لئے مسح کی مدت تین دن اور تین رات مقرر فرمائی گئی۔ مدت مسح شروع ہونے کے بارے میں حضرات مجہور فرماتے ہیں کہ جب سے حدت لاحق ہو اس وقت سے مدت مسح شروع ہوگی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سے وضو کیا ہے اس وقت سے مدت شروع ہوگی۔ حضرت امام احمد رحمہم فرماتے ہیں کہ جب سے موزوں پہنے ہیں اس وقت سے مدت کا آغاز ہوگا اور حضرت امام مالک رحمہم کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک چاہے مسح کرے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس کی کوئی مدت مقرر ہے مسافر اور عقیقہ کے لئے۔

۱۲۹: حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم لوگ مسافر ہوں تو ہم مسح کریں اپنے موزوں پر اور یہ کہ نہ اتاریں ان کو تین روز تک کہ پیشاب یا خاندان اور

۱۲۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ لَكَ مِنْ يَحْيَى وَزُهَيْرٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَمَّاسٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ عَنْ النَّسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

سونے کی حاجت میں گریہ کہ حالت جنابت (تاپاکی) میں ان کو
آٹا رونا ضروری ہے۔

بَاثِرًا إِيَّاهُ كَمَا مُسَافِرِينَ أَنْ تَمْسَحَ عَلَى جَعْفَرَا
وَلَا تَدْرِغَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بَيْنَ غَابِطٍ وَتَوَلَّى وَتَوَلَّى لِأَمْرِ
جَنَابِهِ

باب: مقیم کے لئے موزوں پر سح کرنے کی مدت

۱۳۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین روز اور تین راتیں جبکہ مقیم کے
لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

بَابُ ۱۰۰ التَّوَقُّفِ فِي الْمَسَجِدِ عَلَى الْحَقَنِ لِلْمَقِيمِ
۱۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا
عَنْ الرَّزَّازِ قَالَ سَأَلْنَا النَّوَوِيَّ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ
الْمَدَنِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْنَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ شُوَيْبٍ بْنِ هَابِشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَلَعَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْلَتَهُنَّ وَيَوْمًا
وَلَيْلَةً لِلْمَقِيمِ بَيْنَهُ فِي الْمَسْجِدِ

۱۳۱۔ حضرت شریح بن ہاشمی سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر سح کرنے کی مدت کے بارے میں
دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
خدمت میں جاؤ اور خود ان سے دریافت کرو وہ مجھ سے زیادہ علم
رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا تو
حضرت علی نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے
تھے کہ مقیم ایک روز تک مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین رات
تک۔

۱۳۱ - أَخْبَرَنَا مُنَادٌ بْنُ الشَّرِّعِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخْبِرَةَ
عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَابِشٍ وَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْحَقَنِ فَقَالَتْ
أَنْتَبِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَخَذَهُ بِذَلِكَ يَمِينِي فَاتَّبَعْتُ عَلِيًّا
فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
بَاثِرًا أَنْ يَمْسَحَ الْمَقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمَسَافِرُ
ثَلَاثًا

خلاصہ الباب ☆ امام محمد کہتے ہیں ان سب روایات پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی فعل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔

باب: با وضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟

۱۳۲۔ حضرت نزال بن ہبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی
کو دیکھا۔ انہوں نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر وہ لوگوں کے کام میں
مصروف ہو گئے جب نماز عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی پیش
کیا گیا تو انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر چہرہ دونوں ہاتھ سر اور
دونوں پاؤں پر سح فرمایا۔ اس کے بعد کچھ بچا ہوا پانی لے کر کھڑے
ہو کر اس کو پی لیا فوراً کہا کہ لوگ اس طریقہ سے وضو کرنے کو میرا خیال
کرتے ہیں کہ جس میں تمام اعضاء پر سح کیا جائے حالانکہ میں نے

بَابُ ۹۹ اَصِفَةِ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدِيثٍ
۱۳۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَرْبُوعٍ قَالَ خَلَقْنَا مَهْزَنَ
أَسَدٍ قَالَ خَلَقْنَا شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسْرُةٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّازَ مِنْ سَنَةِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الْفُطُورَ ثُمَّ لَقَدْ لَحَظَ أَوَّلَ
النَّاسِ فَلَمَّا خَضَعَتِ الْفُضْرَةُ أَتَى بِتَوَدٍ مِنْ مَاءٍ
فَاتَّخَذَ مِنْهُ كُفًّا فَسَحَّ بِهِ وَجْهَهُ وَفَرْجَهُ وَرَأْسَهُ وَ
خَلْفَهُ ثُمَّ اتَّخَذَ قُضْبَةً فَسَحَّ بِهَا يَدَيْهِ وَقَالَ إِنَّ نَاسًا

بَكَرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْلَةً وَهَذَا وَضَوْءٌ عَنْ لَمْ يُحَدِّثْ۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس شخص کا وضو نہ ہو؟ ہوتا تو اس کا یہی وضو ہے۔

وضو پر وضو:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس کا پہلا وضو موجود ہو اور نماز کا وقت شروع ہو جائے اور وہ شخص ثواب اور اجر کے لئے نیا وضو کرنا چاہے تو اس کے لئے اس قدر کافی ہے کہ وہ کچھ پانی لے کر تمام اعضاء پر وہ پانی مل لے۔ پورا وضو کرنا اور پورے وضو کی طرح پانی بہانا اس کے لئے لازم نہیں ہے۔

باب: ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنا

بَابُ ۱۰۲ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۱۰۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا بچہ پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ حضرت عمرو بن عامرؓ نے عرض کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے؟ کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا اور آپ؟ کہا: ہم لوگ تو کسی نماز میں پڑھا کرتے تھے جب تک وضو نہ ہوتا تھا یا تک ہی وضو سے کی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَفْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ دَعَمْرُؤَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَى بِأَمَاءٍ صَبِيٍّ فَنَوَّحًا قُلْتُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَإِنْ نَعَمْ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ مَا لَمْ نُحَدِّثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ۔

۱۰۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بہا خانہ سے نکلے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ خدمت اقدس میں پانی پیش کریں؟ فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت ہوا ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں۔

۱۰۳: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ عُلَامٌ فَقَالُوا لَا تَأْتِيَنَّكَ بِوُضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۰۴: حضرت بريدةؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے جب مکہ کرمہ میں ہوا تو آپ نے اس دن تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے آج کے دن ایسا کام کیا ہے کہ جو اس سے قبل آپ نے نہیں کیا۔ فرمایا: اے عمر! میں نے قصد اور عمدہ عمل انجام دیا ہے۔

۱۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ عَنْ سُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُلَقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي نُؤَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قُلْتُ كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَقُلْتُ خَبَرْنَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَإِنْ عَمَدًا فَعَلْتَهُ بِأَعْمَرٍ۔

باب ۱۰۳ النُّصْرَہ

باب: پانی چھڑ کئے کا بیان

۱۳۶ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُصْطَوِّ عَنْ مُخَاذِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ خُفَّهُ مِنْ مَاءٍ فَلَقَّاهُ بِهَا هَكَذَا وَرَوَّاهُ شُعْبَةُ نَصَحَ بِهِ قُرْحَةَ فَلَدَعَتْهُ لِيُزِيلَهُ فَاتَّخَذَتْهُ قَالَ الشَّيْخُ النُّعْمَانُ الْحَكَمُ هُوَ الْمُسْتَبَانُ الْتَلْفِيْ-

۱۳۶ حکم بن مسیان سے روایت ہے کہ اس نے اپنے والد سے سنا رسول اللہ جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے اس حدیث کے راوی حکم بن مسیان یا مسیان بن حکم ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا یہ صحابی ہیں اور حضرت ابن عبد البر نے فرمایا کہ اس سے بھی ایک حدیث منقول ہے جو کہ وضو سے متعلق ہے اور وہ روایت مضطرب ہے۔

بر نماز کے لئے وضو سے متعلق بحث:

حدیث ۱۳۵ میں ہر ایک نماز کیلئے آپ ﷺ کا تازہ اور نیا وضو کرنا مذکور ہے آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک اس وجہ سے تھا تاکہ امت مسلمہ کو اس علم ہو جائے۔ ہر ایک نماز کیلئے تازہ وضو کرنا افضل ہے اگرچہ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا یا اگر ایک درست ہے اس پر اجماع ہے اور جن حضرات نے ہر ایک نماز کیلئے نئے وضو کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اس سے مراد استحباب ہے یعنی مستحب ہے کہ نیا وضو ہر ایک نماز کے لئے کر لیا جائے اور حدیث ۱۳۶ میں آپ ﷺ کے بوقت وضو ایک چلو پانی چھڑک لینے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے یہ اس وجہ سے تھا تاکہ نماز سکون سے ادا ہو اور کسی قسم کا وسوسہ نماز میں نہ پیدا ہو سکے۔ (فتاویٰ)

۱۳۷ أَخْبَرَنَا الْفُضَالُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ حُوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ مُصْطَوِّ ح وَابْنِ أَحْمَدَ عَنْ خُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَزِيدَ الْخُرَيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْطَوِّ عَنْ مُخَاذِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَنَصَحَ قُرْحَةَ قَالَ أَحْمَدُ نَصَحَ قُرْحَةَ-

۱۳۷ حضرت حکم بن مسیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میر نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک دیا وضو فرمایا۔ احمد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے بھی پانی چھڑکا۔

باب ۱۰۳ الْإِئْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْوُضُوءِ

باب: وضو کا بچا ہوا پانی کا امداد کرنا

۱۳۸ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَتِّهٍ قَالَ رَأَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِجْوَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَلَقَّاهُ ثُمَّ لَامَ فَشَرِبَتْ فَضْلًا وَصَلَوْنِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ-

۱۳۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوے دیکھا پھر وہ کھڑے ہوئے اور پی بوا پانی پی اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے (عمل) کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا۔

۱۳۹ حضرت ابو جحیدہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس

مَالِكُ بْنُ مَعْمُورٍ عَنْ عَزْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَطْحَاءِ وَأَخْرَجَ بِلَالٌ قُضْلٌ وَحُوتِيَّةٌ فَاثْبَتَهُ النَّاسُ قَبْلَتْ مِنْهُ خَيْتًا وَرَحْمَتُ لَهُ الْغُرَّةُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ بِالْمَحْمُورِ وَالْكَلَابِ وَالْمَرْثَا يَمُورُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۱۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَرِّكِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ يَقُولُ مَرَّضْتُ لَتَانِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَقُودَانِي فَوَحَّدَانِي قَدْ أَطْمَعِي عَلَيَّ قَلْبُوحًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَصَصْتُ عَلَيَّ وَحُوتِيَّةً.

۱۳۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات میری عیادت کے لئے تشریف لائے انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی میرے اعضاء پر ڈالا۔

وضو کا بقایا پانی:

مطلب یہ ہے کہ جو پانی باقی بچا ہوا ہو پانی میرے اوپر ڈالا یا مطلب یہ ہے کہ وضو کے پانی کو جمع کر کے میرے جسم پر وہ پانی ڈال دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے پانی سے نفع اٹھانا اور اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔

ہکب ۵۰۵ افترض الوضوء باب: وضو کی فرضیت

۱۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُبَرِّكِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اللَّهُ صَلَوةً بِغَيْرِ طَهْوٍ وَلَا حَذَقَةً بَيْنَ غُلُولٍ.

۱۳۱: حضرت ابو اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر وضو کے اور صدقہ چوری اور خیانت کے مال سے نہیں قبول فرماتا۔

خلاصة الباب: اسلام میں متعبد کا اہلی ہونا اور اس کے حصول کے ذرائع کا پاکیزہ ہونا دونوں میں مطلوب ہیں۔ لہذا

جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ اہل ایمان کو اس نے اس بات کا حکم دیا جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا۔ نیز فرمایا: جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کے لئے کوئی اجر نہیں بلکہ اس پر (حرام کمائی کے) گناہ کا پار ہے۔ (ابن خزیمہ، ابن حبان، الدالیم)

نیز آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: بندہ حرام مال کھا کر جو صدقہ کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا۔ اس میں برکت نہیں ہوتی اور جو اپنے کچھے چھوڑ جاتا ہے وہ جہنم کے لئے زاد راہ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے۔ گندگی گندگی کو نہیں مٹاتی۔ (حاتی)

باب: وضو میں اضافہ کرنے کی ممانعت

۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کا طریقہ معلوم کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: وضو اس طرح ہے۔ اب جو شخص اضافہ کرے اُس نے برا کیا۔ حد سے زیادتی کی اور ظلم کا ارتکاب کیا۔

بَابُ ۱۰۶ الْإِلْتِدَادُ فِي الْوُضُوءِ

۱۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِجَةَ قَالَ خَاتَا أَهْرَاسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ فَلَا تِلْكَ لَمْ يَلَمْ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ قَسْرٌ وَإِنْ عَلِيَ هَذَا فَقَدْ آتَاهُ وَتَعَدَّى وَفَلَمَّ.

خلاصۃ الباب: ☆ اس حدیث میں تاکید ہے کہ احکام میں افراط و تفریط سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ عمل بجائے ثواب کے گناہ کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ طریقہ عمل شخص وضو کے معاملے میں نہیں ہونا چاہئے بلکہ جہاں کام اور عمل میں یہ اصول جاری رہے گا جس پر آپ ﷺ نے حدود و قیود فرمادی ہیں۔ کیونکہ کئی اگر اپنی حدود و قیود کو دھوے تو پھر انسان رہبانیت اور خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ اور عبادات میں خلوکا نتیجہ رہبانیت کی شکل میں ملتا ہے اور اس کے تباہ کن نتائج ہم ہیماہنیت اور یہودیت کے پیروکاروں میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (جائی)

باب: وضو پورا کرنا

۱۳۳: حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کو) خاص نہیں فرمایا کسی بات سے مگر تین باتوں سے ایک تو ہم کو حکم ہوا پوری طرح وضو کرنے کا دوسرے زکوٰۃ نہ استعمال کرنے کا اور تیسرے یہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کریں۔

بَابُ ۱۰۷ الْأَمْرُ بِالسَّيِّئَةِ الْوُضُوءِ

۱۳۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَتَّابٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ خَدِجَةُ مَا خَصَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَ بَيْنَ ذِي الشَّامِ إِلَّا بِقَلْبَتِي أَخْبَاهُ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الْمَسْكَةَ وَلَا نَدْبُرِيَ الْعُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ.

۱۳۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح سے کیا کرو۔

۱۳۳: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ سَنَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْبِعُوا الْوُضُوءَ.

وضو سے متعلق تشریح:

مذکورہ حدیث میں خاص نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یعنی دین کی باتیں جس طریقہ سے دوسرے حضرات کو تلائیں اسی طریقہ سے ہم لوگوں کو بھی تلائیں اور ارشاد فرمائیں اور جہاں تک وضو پورا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا حکم تو تمام امت مسلمہ کو ہے اور مال زکوٰۃ کا حرام ہونا اسی طرح دوسرے صدقات و اہل کاحرام ہونا بھی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے خاص ہے اور

گدھوں کا گھوڑیوں پر کوٹنا عام طریقہ سے برا تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے گھوڑے کی نسل ٹھٹھ جائے گی جبکہ گھوڑے کی نسل بدھانا چاہئے کیونکہ گھوڑا دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر دور میں نہایت مفید ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور آج سے ساتھی اور جدید دور میں بھی اس کی زمانہ قدیم کی طرح افادیت ہے جیسے کہ پہاڑوں اور جنگ وڑوں وغیرہ میں فوج کو رسد و سامان ضروریات وغیرہ پہنچاتا۔

باب: وضو مکمل کرنے کی فضیلت

۱۳۵ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز بتلاؤں کہ جو تمہارے گناہوں کو ختم کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ وہ ہے وضو پورا کرنا۔ دشواری محسوس ہونے کے وقت اگر مسجد تک بہت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے مختصر رہنا یہی ربط ہے یہی ربط ہے۔

باب ۰۸ الفَضْلُ فِي ذَلِكَ

۱۳۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُخَيِّرُكُمْ بَيْنَا بَيْنَهُمَا اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَتَرْفَعُ بِهِ الشَّرَّاحِبَ إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَخَيْرُهُ الْخَطَايَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَيُنَظَرُ الصَّلَاةُ تَعْدُ الصَّلَاةُ فَلْيُكْمِلُوا الرِّبَاطَ فَلْيُكْمِلُوا الرِّبَاطَ.

اسباغ کا مفہوم۔ مذکورہ حدیث میں ((إِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ)) کا مطلب ہے تکلیف محسوس ہونے کے وقت وضو کرنا جیسے کہ زبردست سردی ہو رہی ہے پانی کا تھوہ و گناہا گوار محسوس ہوتا ہے تو ایسے وقت وضو کرنا اس طریقہ سے اور کوئی دشواری ہو اور ربط کہتے ہیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا یعنی مذکورہ بالا دونوں اعمال کا ثواب ایک ہی جیسا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **يَوْمَئِذٍ لِّلَّذِينَ آمَنُوا أَصِيبُوا وَضَابِرُوا وَرَبَطُوا**

باب: حکم خداوندی کے مطابق وضو کرنا

۱۳۶ حضرت عاصم بن سفیان ثقفیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (مقام) سلاسل کی جانب جہا کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن جنگ نہ ہوئی پھر بھی ہم لوگ وہیں پر چھ رہے۔ بعد میں ہم لوگ معافیہ سے پاس واپس آئے اور اس وقت ان کے پاس ابویوبؓ اور عقببن عامرؓ شریف فرماتے۔ عاصمؓ نے فرمایا اسے ابویوبؓ! ہم کو جہاؤ میں مل سکا اور ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز ادا کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے ابویوبؓ نے فرمایا اے میرے بیٹے ہم تم کو اس سے زیادہ آسان بات بتاتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق

باب ۰۹ الْوُكُوفُ مِنْ تَوَضُّعًا كَمَا أَمَرَ

۱۳۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَفْيَانَ التَّخْلِفِيِّ أَنَّهُمْ عَزَّوْا عَزَّوْا الشَّلَاحِبِ فَقَاتَهُمُ الْعَزَّوْا فَنَظَرُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَغَدَاةً أَوْ ثَوْبًا وَغَدَاةً بَيْنَ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أبا أَيُّوبَ قَاتَا الْعَزَّوْا الْغَامَ وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى بِحَى الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ فَقَالَ يَا أَبَا أَيُّوبَ أَذَلِكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ

وضو اور نماز ادا کرے تو اس شخص کی مغفرت کر دی جائے گی۔ چاہے وہ شخص پہلے جو محل بھی کر چکا ہو۔ عاصم نے بیان کیا کہ اسے عقبہ! کیا مسکرایا طرح سے ہے؟ فرمایا جی ہاں!

۱۳۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا تو اس کے لئے پانچ نمازیں ان کے درمیان (یعنی نمازوں کے دوران) سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔

۱۳۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نے تم کوئی کہ بہتر طریقہ سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے دوسری نماز کے وقت کے آنے تک جب تک اس نماز کو ادا کرے۔

۱۳۹: حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کرنے کا کس قدر اجر و ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وضو کر لیا اور صاف کر کے تم نے دونوں ہونچے دھوئے تو تمہارے تمام گناہ نکل گئے۔ تمہارے ہاتھوں اور ہاتھ کے پوروں سے پھر جب تم نے کلی کر لی اور ناک کے دونوں سوراخوں کو تم نے صاف کر لیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے دونوں کہیں تک اور تم نے سر پر مسح کر لیا اور دونوں پاؤں دھوئے انھوں تک تو تم اکثر گناہوں سے نکل گئے اب اگر تم نے اپنا چہرہ زمین پر رکھ لیا رضائے خداوندی کے لئے تو تم اپنے گناہوں سے اس طریقہ سے نکل گئے جیسے تم اس دن تھے کہ جس دن تمہاری ماں نے تم کو جنم دیا۔ حضرت ابو امامہؓ نے جو اس حدیث کو حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا: اس عمرو بن عبسہ! تم ذرا غور کر کے بات کہو کہ کیا ہر ایک انسان کو اس قدر نعمتیں ہر ایک مجلس میں

تھیں اُمیر و سَلٰی تَحْمَا اُمِرٌ غَيْرُهُ لَمْ تَقْدَمْ مِنْ عَسَى اَكْثَلُكَ بَا عَفْوَةً قَالَتْ بَعْدَ۔

۱۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَدَا أَخْبَرَنَا بِإِذْنِهِ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ عَمْرٍاءَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى الْوُضُوءَ تَحْمَا لَمْ تَزَلْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَاةُ الْحَمْسُ تَكْفَرُ لَنَا بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ مُوَلَّى غُلَامَانَ أَنَّ غُلَامَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَلَبَهُ وَشَلَّهَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرٍ يُبَوِّضُهُ فَيُغَيِّبُ وَضُوءُهُ فَاَوْفَى بِصَلَاتِهِ إِلَّا غَيْرُهُ لَمْ تَزَلْ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخَرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا۔

۱۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُودٍ حَدَّثَنَا أَقَمُ بْنُ أَبِي يَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ هُوَ أَبُو سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمٍ بْنُ عَابِرٍ وَصَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نَعِيمُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا سَمِعْنَا بِأَمَانَةَ النَّبِيِّ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ يَقُولُ لَقَدْ بَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوُضُوءَ قَالَتْ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ خَدَّيْكَ فَالْقَائِمَتَا حَرَحْتَ خَدَّيْكَ مِنْ بَنِي أَطْفَارِكَ وَأَمَّا مِثْلُكَ فَإِذَا مَضَعْتَ وَاسْتَنْظَفْتَ مَجْرُونَكَ وَغَسَلْتَ وَخَدَّكَ وَتَوَضَّأْتَ إِلَى طَيْرِ قَتْنٍ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ وَخَدَّيْكَ إِلَى الْخُفَّيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَةِ خَدَّيْكَ فَإِنْ أَتَيْتَ وَضَعْتَ وَخَدَّكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَرَحْتَ مِنْ خَدَّيْكَ كَيْفَ تَوَضَّأْتَ لَمْ تَزَلْ قَالَتْ أَمَّا أَمَانَةُ فَهَلْ بَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ لَمْ تَزَلْ مَا يَقُولُ أَكْثَلُ هَذَا يَطْلَى فِي

حاصل ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمرو بن عوفؓ نے فرمایا کہ تم سن لو خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میری وفات کا زمانہ نزدیک ہے اور میں ضرورت مند اور محتاج بھی نہیں ہوں بلاشبہ اس کو میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ رکھا۔

باب: وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہئے؟

۱۵۰: حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ کہے تو ایسے شخص کے لئے جنت کے آسمان دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

باب: وضو کے زیور سے متعلق

۱۵۱: حضرت ابو حازمؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے تھا اور وہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے وضو فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھوں کو دھو رہے تھے بظنوں تک۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ کس قسم کا وضو ہے؟ انہوں نے کہا کہ اسے ابن فروخؓ اتن اس جگہ پر موجود ہوا کہ مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تم اس جگہ موجود ہو تو میں اس طریقہ سے وضو کرتا۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا ہے کہ مسکین بندہ کا زیور اس جگہ تک ہوگا کہ جس جگہ تک اس کا وضو (پانی) پہنچے۔

مَنْ جَلَسَ وَاحِدٌ فَقَالَ آمَنَّا بِاللَّهِ فَقَدْ كَبِّرَتْ سَبِيَّتِي وَفَتَا أَخِي وَمَا بِي مِنْ فَرْقٍ فَأَكْبَدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَمِعْتُ أَكْبَادِي وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب ۱۰: الْقَوْلُ بَعْدَ الْفَرَاقِ مِنَ الْوُضُوءِ

۱۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ خَرْبٍ الْمُرَوِّزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ بَرِيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُمَانَ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْحَمَّيْنِيِّ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَبَحَثَ لَهُ ثَمَنِيَّةٌ أَتَوَابَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ.

باب ۱۱: حِلْيَةُ الْوُضُوءِ

۱۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَزِيمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ بَعْضُهُ قُلُوبَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِيَّ قُرُوءُ أَنْتُمْ هَهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيفَةَ بْنَ خَلْفٍ يَقُولُ تَبْلُغُ جِلْفَةَ الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَبْلُغَ الْوُضُوءَ.

فضیلت وضو:

مذکور بالا حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن اہل ایمان کے وضو کے اعضاء پر زیور پہنایا جائے گا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اعضاء وضو خوب چمکتے دیکتے اور خوب روشن ہوں گے۔ اس وجہ سے ایک جگہ (ایسا ہنی فروخ) استعمال فرمایا گیا ہے دراصل فروخ (قاف) کے زبر اور راء پر تشدید کے ساتھ (حضرت ابراہیمؑ کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے جس کی ولادت حضرت اسمعیل اور حضرت اسحاق کی ولادت کے بعد ہوئی۔

۱۵۲- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جنت البقیع کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم لوگوں پر سلامتی ہو اسے گھر والو صاحب ایمان لوگو تم پر سلامتی ہے (یہ) مکان ہے اہل اسلام و اہل ایمان کا اور ہم لوگ ان شاء اللہ تم سے ملاقات کرنے والے ہیں مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی زیارت کروں ان سے ملوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تمہارا مقام تو اس سے کہیں زیادہ ہے تم لوگ میرے صحابی اور ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو کہ ابھی دنیا میں نہیں آئے اور میں قیامت کے دن حوض کوثر پر ان لوگوں کا "فرط" ہوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کس طریقہ سے پہچانیں گے کہ جو لوگ دنیا میں آپ کے بعد آئیں گے؟ فرمایا: غور کرو اگر کسی شخص کے سفید چہرہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص سفید گھوڑوں میں شامل ہو جائیں تو وہ شخص اپنے گھوڑوں کی شناخت نہیں کرے گا؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس طریقہ سے وہ میرے بھائی قیامت کے دن آئیں گے اور ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں وضو (کے نور سے) چمکتے دیکھتے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان لوگوں کا فرط ہوں گا۔

آپ ﷺ کی ایک آرزو:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد آنے والے اہل اسلام سے ملاقات کی تمنا ظاہر فرمائی اور ان کو اپنا بھائی ارشاد فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کر کے فرمایا: اے صحابہ! تمہارا رواج ان لوگوں سے زیادہ ہے کیونکہ تم صحابی ہو اور وہ بعد میں آنے والے میرے بھائی ہوں گے اور وہ تمہاری فضیلت کو نہیں پہنچ سکیں گے اور فرط اس کو کہا جاتا ہے جو کہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر ان کے واسطے سامان تیار کرتا ہے اور ان کے لئے آرام و غیرہ کا انتظام کرتا ہے اور اس جگہ مطلب یہ ہے کہ میں حوض کوثر پر پہنچ کر پہلے ہی سے ان کے واسطے سامان تیار کروں گا اور ان کی آمد کا منتظر ہوں گا اور وضو کے نور کی روشنی سے ان کو پہچان لوں گا۔

باب: بہترین طریقہ سے وضو کر کے دو رکعات ادا

کرنے والے کا اجر؟

۱۵۳: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر دو رکعات ادا کرے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَابُ ۱۲ التَّوَكُّبِ مِنَ الْوُضُوءِ

ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ

۱۵۳ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسْرُوغِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ ضَبَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْعَةُ بْنُ يَزِيدَ الْبُزْجَنِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَاقِيِّ وَأَبِي عُمَرَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْخَضِرِيِّ عَنْ عُفَّةَ بْنِ غَامِرٍ الْمُحَنَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى وَكَعْتَبِي يُقِيلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوُجْهِهِ وَحَتَّى لَمْ يَجْعَلْ

باب: ہندی ننگے سے وضو ٹوٹ جانے

سے متعلق

۱۵۴: حضرت ابو عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے ہندی بہت زیادہ آتی تھی جبکہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ میرے نکاح میں تھیں چنانچہ مجھے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم و حیا محسوس ہوتی میں نے ایک شخص سے جو میرے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہا تم ہی رسول کریم ﷺ سے حکم شرع اس سلسلہ میں دریافت کر لو چنانچہ اس نے حکم دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا ہندی میں وضو ہے۔

بَابُ ۱۳ أَلَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ

الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ

۱۵۴ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبٍ عَنْ عَثَابٍ عَنْ أَبِي خَصْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ كُنْتٍ رَجُلًا مَذْنًى وَكَانَ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْبِي فَأَسْتَحْبِثُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِأَخِي جَابِلٍ إِلَى حَبِشٍ سَلُهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

خلاصہ الباب ہندی ایک قسم کا سفید اور پتلا مادہ ہوتا ہے جو شہوت شروع ہونے کے وقت خارج ہوتا ہے اور اس کے

ننگے سے شہوت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ سے عرض کیا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور اس کی ہڈی خارج ہونے لگے لیکن وہ صحبت نہ کر سکے تو تم اس بارے میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے تو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ آپؐ

۱۵۵ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جُبَيْرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْمَقْدَادِيِّ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِنَاحِيَةِ قَامَتِهِ وَتَمَّ بِمِخَافٍ فَسَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَإِنِّي أَسْتَحْبِثُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَاسْتَأْذَنَ

سرخ شانی کی صاحبزادی میری منگوہ ہیں چنانچہ مقداد بن الاسود نے بھی
سرخ شانی سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی شرم گاہ
دھوا اور اسی طرح وضو کرنا جس طرح نماز کیلئے کرتے ہو۔

۱۵۶۔ حضرت عائشہ بن اُمّیہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا
کہ مجھے بہت زیادہ ہندی آتی تھی چنانچہ میں نے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ
سے کہا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کرو کیونکہ آپ
سرخ شانی کی صاحبزادی فاطمہؓ میری منگوہ تھیں تو آپ سوجھنے سے فرمایا
اس صورت میں وضو ہوتی ہے۔

۱۵۷۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا حضرت عمارؓ کو کہ رسول
کریمؐ کی عیادت مذی کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں آپ
سوجھنے سے فرمایا کہ اس صورت میں اپنے منہ مخصوص دھوا اور وضو
کرو۔

۱۵۸۔ حضرت مقداد بن الاسود سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ان
کو حکم دیا کہ رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت کریں کہ جب
کوئی شخص اپنی اہلیہ کے نزدیک بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہو
جائے تو اپنے منہ سے کدھوا لایا ضرور ہے؟ (غسل یا وضو)۔ حضرت علیؑ
نے فرمایا: دراصل میرے نکاح میں تو آپ کی صاحبزادی ہیں لہذا
مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقدادؓ
کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ
نے فرمایا: جب تم میں اسے پائے تو وہ اپنی شرم گاہ دھو کے اور جس
طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح سے وضو کرے۔

۱۵۹۔ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں
رسول کریمؐ کو حکم دیا کہ وہ یہ مسئلہ آپ سے دریافت کر لیں
دریافت کروں۔ فاطمہؓ کی وجہ سے جس میں نے حضرت مقدادؓ
بن الاسود کو حکم دیا کہ وہ یہ مسئلہ آپ سے دریافت کر لیں
چنانچہ آپ سے دریافت کر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس میں
وضو ہے۔

تَحِيُّنُ لِسَالَةٍ فَقَالَ بَعِيْلٌ مَذِيحًا وَتَوَضَّأَ وَضُوًّا
فَالْتَضَرَّفَ۔

۱۵۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُمَرَ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنِي أَبِي قَالَ
كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ عَشَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بَنِيَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي أَمِيَّةَ
عَبْدِي فَقَالَ يَحْيَى بْنُ ذَكْوَانَ الْوَضُوءُ۔

۱۵۷۔ أَخْبَرَنَا عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَمَّا أَمِيَّةُ فَإِنَّ
حَدَّثَنَا بِرَيْدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ زُوَيْجٍ أَنَّ زَوْجَ نِسَاءٍ قَالَتْ
أَمِيَّةُ بِنْتُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَعِيْلٌ مَذِيحًا وَتَوَضَّأَ۔

۱۵۸۔ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّضْرِيُّ عَنْ ثَابِتِ بْنِ
وَهْبٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَّارٍ عَنِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الرَّحْلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَا دَا
عَلَيْهِ فَإِنَّ عَبْدِي أَمِيَّةَ وَأَنَا اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ
فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَحَدَ أَخَذْتُمْ ذَلِكَ فَلْيَضَعْ قُرْأَةً
وَتَوَضَّأَ وَضُوًّا لِنَصْلُوهِ۔

۱۵۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حَالَةُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ
مُسَدَّدَ بْنَ مَخْشَدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
الْمُثَنَّى أَنَّ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
فَاجِئَةِ فَأَمَرْتُ الْبَيْهَقِيَّ عَنْ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَ فَقَالَ
بِهِ الْوَضُوءُ۔

باب ۱۱۳ الوضوء من الغائط والمبول

۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَزَلٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّ سَمِيعَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ زَعْلًا يُدْعَى صَفْوَانَ ابْنَ عَسَالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَنُحِرَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ. أَلْعَلِمَ قَالَ إِنْ أَلَمَّا بِحُجَّةٍ تَصْعُقُ أَجِبْتَهَا بِطَالِبِ الْعِلْمِ رَحِمًا بِمَا يُطْلَبُ فَقَالَ عَنْ أَبِي شَيْءٍ وَ سَأَلْتُ قُلْتُ عَنِ الْمُعْصِنِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَذْرَعَهُ لَزَلًا إِلَّا مِنْ حَتَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِبٍ وَ نَوَلٍ وَ نَوْمٍ.

باب: پاخانہ پیشاب نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق

۱۶۰: حضرت زہری بن حوشب سے روایت ہے کہ میں ایک صاحب کے پاس گیا جن کو حضرت صفوان بن عسالؓ کہا جاتا تھا۔ میں ان کے دروازہ پر بیٹھ گیا جب وہ باہر آئے تو دریافت فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں علم کی خواہش رکھتا ہوں۔ فرمایا: آپ شک فرماتے طالب علم کے لئے اپنے پر غوثی کے ساتھ بچھاتے ہیں۔ پھر پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ میں موزوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہم کو موزوں کے نہ اتارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ حالت سفر میں تین روز تک موز نہ اتاریں سوائے حالت جنابت میں لیکن آپ پیشاب پاخانہ یا سوکرانے کی حالت میں موز نہ اتارنے کا حکم نہ فرماتے۔

باب ۱۱۵ الوضوء من الغائط

۱۶۱: أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْمِعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَذْرَعَهُ لَزَلًا إِلَّا مِنْ حَتَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِبٍ وَ نَوَلٍ وَ نَوْمٍ.

باب: پاخانہ کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

۱۶۱: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جب ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہم کو موز نہ اتارنے کا حکم فرماتے تھے حالت جنابت سے لیکن پیشاب پاخانہ یا نیند سے بیدار ہونے کی صورت میں موز نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

باب ۱۱۶ الوضوء من الرجوع

۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ ح وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سَفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عَمَادُ بْنُ تَبِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلَ يَحْدُثُ النَّسَاءَ فِي الطَّلْوَةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَبْعَثَ رِيحًا وَ يَسْمَعَ صَوْتًا.

باب: رجوع خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹنا

۱۶۲: حضرت عبد اللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت پیش ہوئی کہ ایک شخص کو اس بات کا وہم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک کہ وہ بدبو نہ لگے لے یا ریح خارج ہونے کی آواز نہ سن لے۔

خلاصہ الباب بلا مطلب حدیث یہ ہے کہ وہم کا اعتبار نہیں ہے لاجبرۃ لئولہم (الاشیاء و النطائر) بلکہ جب تک

یقین نہ ہو تو اس وقت تک وضو ٹوٹ جانے کا حکم نہ ہوگا۔

بَابُ ۱۸ الْوُضُوءُ مِنَ النَّوْمِ

باب: سونے سے وضو جانوٹ جانا

۱۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ قَالَ عَلَيْنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَلِمْتُمْ أَعْدَكُمْ مِنْ صَاحِبِهِ فَلَا يَدْخُلُ بَيْتَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغُيَّرَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَنْدَرِي فِي بَيْتِهِ بَيْتُهُ

۱۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین مرتبہ پانی ڈھالے کیونکہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزار دی (یعنی رات میں کس جگہ ہاتھ پڑا)۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کا حکم:

مذکورہ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ اس کا ہاتھ سونے کی حالت میں پیشاب یا خاندن کی جگہ پڑا ہو اور پسینہ وغیرہ کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو ناپاکی لگ گئی ہو۔ کیونکہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ حضرات صرف ڈھیلوں سے استنجہ کر لیا کرتے تھے اور ایسی طرح سے سو جاتے اور وہاں گرمی شدید ترین ہوتی تھی جسم سے پسینہ اتار دیتا اس وجہ سے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اس کو تین مرتبہ دھوئے گا حکم فرمایا گیا اور حنفیہ کے نزدیک اس ممانعت کا تعلق کراہت نیند سے بھی ہے کہ جو کہ برعائے احتیاط ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ناپاکی لگ جائے یا ٹھک ہو جائے اور اگر ظن غالب یہ ہے کہ ہاتھ کو ناپاکی نہیں لگی تو اس صورت میں برتن میں تین مرتبہ ہاتھ دھوئے سے قبل ممانعت نہیں ہے واللہ اعلم۔ (قاتمی)

بَابُ ۱۸ الْتَّعَاسِ

باب: اونگھ آنے کا بیان

۱۶۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ جَابَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَكَّابِ عَنْ الثَّوْبِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَعَسَ الرَّحُلُ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَذْغُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَذْغُو

۱۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے وقت اونگھنے لگ جائے تو اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ (ایسی حالت میں وہ) بددعا کرنے لگے خود اپنے ہی واسطے اور وہ نہ سمجھے۔

خلاصہ الباب

مطلب یہ ہے کہ نماز ایسی حالت میں ادا کرنا چاہئے جبکہ نماز کی طرف پوری توجہ ہو۔ اونگھ یا انتہائی سستی کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس نماز کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔

بَابُ ۱۹ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ

باب: آلہ تاسل چھونے سے وضو ٹوٹ جانا

۱۶۵: أَخْبَرَنَا هُرُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ أَنَسٍ مَالِكٌ ح وَالْهَرَجِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عُرْوَةَ

۱۶۵: حضرت عروہ بن زہرہؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مروان بن حکم کے پاس گیا تو ہم نے ان باتوں کا بھی ان کے سامنے تذکرہ کیا کہ جن سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے جواب دیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔ عروہ نے کہا کہ مجھے

اس بات کا علم نہیں ہے۔ مروان نے کہا کہ مجھے سب سے بہت مہمانوں نے اطلاع دی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تم میں سے جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کرے (یعنی پہلا وضو ختم ہو جائے گا)

مَنْ الرُّبِّيُّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْمُخَلِّمِ قَدْ خَرَجْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ مَسْرِ الدَّخْرِ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُورَةٍ بَيَّنَّتْ صَوَانَ أَهْلِا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ دَخْرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

۱۶۶. حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم مدینہ منورہ کے حاکم تھے انہوں نے نقل کیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص اس کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔ میں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا اس پر وضو لازم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے سب سے بہت مہمانوں نے نقل فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے بیان فرمایا ان چیزوں کے بارے میں کہ جن سے وضو کرنا ضروری ہے تو فرمایا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو کرے۔ عروہ نے کہا کہ میں براہِ رجحان کرتا ہوں کہ مروان سے۔ حتیٰ کہ مروان نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کو طلب کیا اور اس کو سب سے پہلے اس روایت کی اس شخص نے سب سے پہلے دریافت کیا تو سب سے پہلے اس سے وہ بات کہلائی کہ جو مروان نے نقل کی تھی۔

۱۶۶. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُعْتَمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَمٍ أَنَّ سَمْعَ عُرْوَةَ بْنِ الرَّبِيعِ يَقُولُ دَخَرْتُ مَرْوَانَ فِي إِسَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يَقُولُ مَا مِنْ مَسِّ الدَّخْرِ إِذَا أَضْمَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَانْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُورَةٍ بَيَّنَّتْ صَوَانَ أَهْلِا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَرْتُ مَا يَقُولُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَقُولُ مَا مِنْ مَسِّ الدَّخْرِ فَالْعُرْوَةُ قُلْتُ إِنَّ أَمْرِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا وَجِلًا مِنْ خَرَبِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى سُورَةٍ قَسَا لَهَا غَمًّا حَدَّثْتُ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِ بِسُورَةٍ يَمْلِكُ الْيَدِ حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو نہ کرنا

۱۶۷. حضرت طلحہ بن علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور نماز آپ کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فراغت ہوئی تو ایک جنگلی شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اپنی شرم گاہ کو بحالتِ نماز چھوئے فرمایا شرم گاہ کا چیز ہے وہ بھی تو جسم کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

باب ۲۰: تَرَكْتُ الْوُضُوءَ مِنْ ذَلِكَ

۱۶۷. أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ عَنْ مَلِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُدَيْعٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حَكِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفَدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَابْتِغَا وَضَلَّتْ يَدَايَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ حَاةً وَرَجُلٌ تَحَاتُّهُ تَدَخَّرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَى فِي بَحْلِ مَسِّ دَخْرَةٍ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُصْعَقٌ أَوْ نَصْفَةُ شَيْءٍ

شرم گاہ چھونے سے وضو ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پھیلی کے اندرونی حصہ سے شرم گاہ چھوئے گا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور پھیلی کی اہلی جانب یعنی ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے گا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طریقہ سے خواہ سرین چھوئے یا نہیے وغیرہ سب کا یہی حکم ہے اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ بہر صورت شرم گاہ کے چھونے کو ناقض وضو فرماتے ہیں خواہ ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے یا باطنی حصہ سے اور ان حضرات کی دلیل حضرت بسرہ بنت صفوان کی روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھولے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔ لیکن حنفیہ کا یہ قول ہے کہ شرم گاہ کو کسی بھی طرح سے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ان حضرات کی دلیل حضرت طلح بن علی کی حدیث ۱۶۷ والی روایت ہے، اور حضرت بسرہ کی جس حدیث سے دوسرے ائمہ نے استدلال فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ روایت معمول رہا نہیں ہے اور حضرت ابن عمرؓ کے علاوہ کسی دوسرے نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت طلح بن علیؓ والی روایت زیادہ قوی ہے اور حضرت بسرہ کی روایت ایک عورت کی روایت ہے یہی وجہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ کا فتویٰ اور عمل بھی یہی رہا ہے کہ شرم گاہ چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔ تفصیلات کے لئے شروعات حدیث ملاحظہ فرمائیں اور خلاصہ ان تمام مباحث کا یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ شرم گاہ چھونے سے وضو کرنے کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔

باب: اس کا بیان کہ اگر مرد وضو کے بغیر عورت کو

بَابُ اَتَرَلِ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ

چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

اَمْرًاكَ مِنْ غَيْرِ شَهْوَا

۱۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے تھے اور میں جتاڑہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی تھی۔

۱۶۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظَمِ عَنْ حُثَيْبٍ عَنِ الْكَلْبِ قَالَ أَشَآءُ ابْنَ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ وَابْنِي لَمَعْرُومَةً بَيْنَ يَدَيْهِ اغْتَرَا مِنْ الْعَلَاةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَوِّزَ مَسَّنِي بِرُجُلِهِ۔

۱۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پاؤں (آہستہ سے) دبا دیتے تھے۔ میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی پھر

۱۶۹. أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ حُثَيْبٍ عَنِ الْكَلْبِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مَعْرُومَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ وَابْنِي لَمَعْرُومَةً حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ عَمَرَ رِجْلِي فَصَمَمْتُهَا إِلَى ثَمَّ۔

آپ ﷺ فرماتے۔

۱۷۰ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سامنے سوئی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی جانب ہوتے تو جب آپ مجھ کو فرماتے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی ان دنوں مکان میں چراغ نہیں تھا۔

۱۷۱ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو حلاش کرنے لگ گئی۔ میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑ گیا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کئے ہوئے تھے یعنی آپ مجھ میں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے۔ میں تیری حمد و ثناء میں بیان کر سکتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے تھو نے اپنی حمد و ثناء بیان کی۔

باب: بوسہ لینے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۷۲ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات پر جس میں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے (لیکن) دوبارہ وضو نہ فرماتے۔ (صاحب کتاب) امام نسائی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اس باب کی سب سے عمدہ حدیث ہے اور اس حدیث مبارکہ کے سرسٹ ہوئے کی علت یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا اور محمش نے یہ حدیث حضرت حبیب بن ثابت سے اور انہوں نے حضرت عروہ سے اور وہ عائشہ سے روایت فرماتے ہیں لیکن یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اور عروہ کی عائشہ سے منقول حدیث کہ استفاضہ والی عورت کے خون کے قطرے چٹائی وغیرہ پر گر گریں قابل اعتبار نہیں ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ

۱۷۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الصَّخْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَاهُ مِنْ بَدْعٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِحْلَتِي فِيهِ فَلْيَبِهِ قِيَادًا سَحَدَ عَمْرِي قَلْبُصْتُ وَخَلْتُ قِيَادًا قَامَ سَتَعْلَهُمَا وَالْيَوْمُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

۱۷۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْقُرْبِ وَالْفُطَيْلَةُ قَالَ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْثِي بْنِ حَبَّانٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدَّذْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَفْتُ بِيَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهَمَّا مُتَوَلَّيَانِ وَهُوَ سَاحِدٌ يَقُولُ أَهْوُذُ بِرِجْلَيْكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمَعَا فَاكِتُكَ مِنْ عَفْوَتِكَ وَأَهْوُذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَهْصِي لَكَ عَلَيْكَ أَنْتَ حَمَّا أَتَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ۔

باب ۲۲: أَتَرَكِ الْوُضُوءَ مِنَ الْقَبْلَةِ

۱۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ بَحْثِي بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ قَدْ بَضَعِي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالِ تَوَعَّدُ الرَّحْمَنُ لَيْسَ فِي هَذَا الْكُذِبِ عِدْبَةٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْكُذِبِ وَإِنْ كَانَ مَرْتَبَةً وَقَدْ رَوَى هَذَا الْكُذِبُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَسٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْسَى الْفُطَّانُ عِدْبَةَ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا وَكَعْدَةُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَضَلْتِي وَإِنْ فَطَرَ اللَّهُ عَلَى الْخَصِيرِ لَا ضَمَةَ۔

خلاصہ الباب ۱۰۹ سور لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسے اپنے لیس پر قابو ہو اگر وہ کہو کہ وہ اپنے لیس کو قابو میں نہ رکھ سکے تو رکنا افضل ہے۔ امام محمد، امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔ (موتما)

باب: آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تم لوگ ان چیزوں پر وضو کرو جو آگ سے لگائی گئی ہوں (یعنی جو چیزیں آگ سے پکائی گئی ہوں ان کو کھانے کے بعد وضو کرو)۔

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو اس چیز کو کھا کر کہ جو آگ سے پکائی گئی ہو۔

۱۷۵: حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اوپر وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خیر کے کچھ کلو سے کھائے تھے اس وجہ سے وضو کر لیا تھا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے وضو کرنے کا ان اشیاء کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہوں۔

۱۷۶: حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں وضو کروں اس غذا کو کھا کر جس کو کہ میں قرآن کریم میں حلال پاتا ہوں اس لئے کہ وہ غذا آگ سے پکی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سن کر کلکریاں بیٹھ فرمائیں اور کہا کہ میں شہادت

باب ۲۳ الوضوء مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۱۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَهُ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يَكْرِ وَهُوَ ابْنُ مَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْنَةَ عَنْ نَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُصُّ عَلَى كَهْشَمِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ تَوَازُؤَ أَقِطٍ قَرَضَاتٍ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُسَيْبٍ الْمُعَلِمُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَزْوَاجِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَوَضَّؤُا مِنْ كُلِّ مَا أَحَدُهُ

دیتا ہوں ان کنکریوں کے شمار کرنے سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کرو ان چیزوں سے جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۸: حضرت ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آگ سے جو چیز پکی ہو اس کو کھا کر وضو کرو۔

۱۷۹: حضرت ابوطحیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ ان چیزوں کو کھا کر وضو کرو کہ جن کو آگ نے بدل دیا ہو۔

۱۸۰: حضرت ابوطحیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو (یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں)۔

۱۸۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر کہ جن کو آگ نے چھوا ہو یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں۔

۱۸۲: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخس بن شریق سے مروی ہے کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور حضرت ابوسفیان کی

ہی بکتاب اللہ خلافاً لآن النار مشته قطعاً
أبو هريرة عصى فقال أنهد عذة هذا النحصى أن
رسول الله قال تووضوا بما مشيت النار۔

۱۷۷: أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا أبو أيوب
عدي عن شعبه عن عمرو بن دينار عن يحيى بن
خعدة عن عبد الله بن عمر عن أبي هريرة أن
رسول الله قال تووضوا بما مشيت النار۔

۱۷۸: أخبرنا عمرو بن علي ومحمد بن بشار قال أبا
أنس بن عدي عن شعبه عن عمرو بن دينار عن يحيى
بن خعدة عن عبد الله بن عمرو قال محمد القاري عن
أبي ثوبان قال قال النبي تووضوا بما عيرت النار۔

۱۷۹: أخبرنا عبد الله بن سعيد وعمر بن عبد الله قال
حدثنا حزمي ومولاه عمارة بن أبي حفصة قال حدثنا
شعبة عن عمرو بن دينار قال سمعت يحيى بن خعدة
يحدث عن عبد الله بن عمرو القاري عن أبي طلحة
أن رسول الله قال تووضوا بما عيرت النار۔

۱۸۰: أخبرنا هرثمة بن عبد الله قال حدثنا حزمي بن
عمارة قال حدثنا شعبه عن أبي ثوبان عن حفص
عن أبي بصير عن أبي أيوب طلحة عن أبي طلحة
أن النبي قال تووضوا بما ألقيت النار۔

۱۸۱: أخبرنا هشام بن عبد الملك قال حدثنا
محمد قال حدثنا الزبدي قال أخبرني الزهري
أن عبد الملك بن أبي بكر أخبرنا أن خارجة بن
زبد بن ثابت أخبرنا أن زبد بن ثابت قال سمعت
رسول الله يقول تووضوا بما مشيت النار۔

۱۸۲: أخبرنا هشام بن عبد الملك قال حدثنا أبو
حزب قال حدثنا الزبدي عن الزهري أن أبا
سلمة بن عبد الرحمن أخبرنا عن أبي سفيان بن

خالہ تھیں۔ انہوں نے حضرت ابوسفیان کو ستوا پلایا پھر ان سے کہا کہ اسے میرے بھانجے وضو کرو اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے چھوا ہو۔

۱۸۳ حضرت ابوسفیان بن سعید بن افضل بن شریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ستویا تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے میرے بھانجے! وضو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے کہ جن کو آگ نے چھوا ہو۔

باب: آگ سے پکی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنے سے متعلق
۱۸۴ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی وضو وغیرہ نہیں کیا)۔

۱۸۵ حضرت سلیمان سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول کریم صبح کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ (الہیہ سے بھسھری کر کے) حالت جنابت میں اُٹھتے تھے لیکن پھر بھی روزہ رکھ لیتے اور انہوں نے ایک دوسری حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی کریم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پہلی رکھی آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۸۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا (اور یہ کھانے کے بعد)

سَعِيدُ بْنُ الْأَخْبَسِ بْنِ شَرِيْقٍ أَنَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَبِهِ حَالَتُهُ فَسَفَفَهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا أَبْنَى أَخِي فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۳ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ قَلْبُودَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَكْرٍ بْنُ مَصْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي نَكْرٌ بْنُ مَصْرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ نَكْرٍ عَنْ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْبَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَهُ وَسَرَبَ سَوِيْقًا يَا أَبْنَى أَخِي تَوَضَّأَ فَلَا يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

باب ۲۳ التَّوَكُّلِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيْرَتِ النَّارُ
۱۸۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَسِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ دُرَيْسِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَبْشًا فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَمَسَّ مَاءً۔

۱۸۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَرُوتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ حُمَاقٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْخَبَرِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَأَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حَبَابًا مَسُونًا فَكَأَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَمَسَّ مَاءً۔

۱۸۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَرُوتٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ أَبِي يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

وضو نہیں فرمایا۔

اَكَلْ حُرًا وَلَتَعْمَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر دوبارہ وضو کر لینا یا وضو نہ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں باتوں میں سے ایک آخری بات آگ سے پکی ہوئی شے کھا کر وضو ترک کرنا ہے۔

۱۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِثَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُشَكِّبِ قَالَ سَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ حُجَّانُ أَجَرِ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكُ الْوَضُوءَ مِمَّا مَسَّبَ النَّارَ۔

آگ سے تیارہ کردہ شے کے کھانے کے بعد ترک وضو:

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری ہے نہ اس سے جو بغیر پکی ہویت میں جائے۔ بلکہ وضو اس سے ہے جو پلیدی باہر نکلے۔ کھانا آگ سے پکا ہو یا نہ پکا ہو سب برابر ہے اس پر کوئی وضو نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ قول ہے۔

باب: ستوکھانے کے بعد کھل کرنا

بَابُ ۱۲۵ الْمُضْمَضَةِ مِنَ السَّوْبِقِ

۱۸۸: حضرت سید بن نعمان سے روایت ہے کہ جس سال غزوہ خبیر پیش آیا اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام صہبہ میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہرے۔ آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سڑک کے لئے صحابہ سے توشہ منگوایا تو آپ کے لئے فقط ستو آیا۔ فرمایا: اس ستوکھول لو۔ چنانچہ وہ پانی میں محمول لیا گیا پھر آپ اور ہم نے بھی وہ ستوکھایا۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کھل کی تو ہم نے بھی کھل کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْهَرِثُ بْنُ سِكِّينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْقَلْبُ لَهْ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّادٍ عَنِ ابْنِ خَالَةَ أَنَّ مُؤَيَّدَ بْنَ التَّعَمَّانِ أَخْبَرَهُ أَنَّ خُرَاجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَبِيرٍ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَبَيْنَ مِنْ أَذْلَى حَبِيرٍ صَلَّى الْمُضْمَضُ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَاجِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا بِالسَّوْبِقِ فَاتَمَرَّ بِهِ فَنَزَلَتْ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضَّضَ وَتَمَضَّضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

باب: دودھ پی کر کھل کرنے کا بیان

بَابُ ۱۲۶ الْمُضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۱۸۹: حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کھل فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس میں چھانکی ہوئی ہے۔

۱۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّضَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَ دَسْمًا۔

باب: کنوسی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے

بَابُ ۱۲۷ الدُّخْرِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ

اور کن سے نہیں؟

۱۹۰: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ جب مشرف باسلام ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو غسل کرنے کا حکم فرمایا پانی اور بیری کے پتے سے۔

باب: جب کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے
تو وہ غسل کرے

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ثمالہ بن اہل حنفی مسجد نبوی کے نزدیک ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف لے گئے پھر غسل فرما کر مسجد میں واپس آئے اور فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اسے محمد ﷺ خدا کی قسم تمام روئے زمین پر تمہارے چہرے سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ ناپسند نہیں تھا اب مجھے تمام چہروں سے زیادہ تمہارا چہرہ پسند یہ ہو گیا اور تمہارے سواروں نے مجھے کھڑا کیا جبکہ میں قمرہ کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ اب آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اس کو خوشخبری دی اور عمرہ کرنے کا حکم فرمایا (یہ حدیث یہاں پر مختصراً نقل کی گئی ہے)۔

تلاصہ الباب ☆ حدیث بالا سے عالم کفر سے ایمان کی حالت میں داخلے کے لئے غسل کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تمام ظاہری و باطنی گندگیوں سے نکل کر طہارت و پاکیزگی کے دین میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔

باب: مشرک کو زمین میں دبانے سے غسل لازم ہے
۱۹۲: حضرت علیؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابو طالب حالت شرک میں گزر گئے۔ آپ نے فرمایا تم لوگ جاؤ اور ان کو زمین میں دبا دو۔ میں جب ان کو زمین میں دبا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے

وَمَا لَا يُوجِبُهُ

۱۹۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ قَالٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَهُوَ أَنَّ الصَّاحَّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ خُصْبٍ عَنْ قَبْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَلَّمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِغَسْلِ يَمَانٍ وَبِشَدْرِ

بَابُ ۲۸ اتَّخَذِيهِمْ غُسْلَ الْكَافِرِ
إِذَا رَكَدَ أَنْ يَسْلِمَ

۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّيْبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثَمَالَةَ بْنَ أَهْلَ الْهَنْفِيِّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَحْدَهُ اتَّقَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ جُلَّتْهَا إِلَيَّ وَأَنَّ خَلْقَكَ أَحَدَنِي وَأَنَا أُرِيدُ لِعُمْرَةٍ لَمَّا قَرَأَ قَسْمَتَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَبِرَ مُخْتَصِرًا

بَابُ ۲۹ الْغُسْلُ مِنْ مُوَكَاتَةِ الْمُشْرِكِ

۱۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ ابْنِ مَخْلَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبَا تَالِبٍ مَاتَ فَقَدْ أَذْغَبَ قَوَارِيهَ

قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِئًا قَالِ اذْعَتْ قَوَارِدَ فَلَمَّا
وَزَيْتُهُ رَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي اُغْتَسِلْ۔

باب ۳۰ اَوْجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا انْتَقَى

باب: ختانوں کے مل جانے (داخل صحیح) پر غسل کا

واجب ہونا

الْخِتَانِ

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مرد عورت کے چار شاخے یعنی دو رانوں اور دو بازو پر بیٹھ جائے پھر طاقت لگائے یعنی اپنے عضو مخصوص کو عورت کے عضو مخصوص میں داخل کرے تو غسل کرنا لازم ہو گیا۔

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد عورت کے چار شاخ پر بیٹھ جائے پھر اپنے عضو مخصوص کو اگے کی طرف کر کے طاقت لگائے تو چاہے انزال نہ ہو جب بھی غسل واجب ہو گیا۔

۱۹۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔
۱۹۳ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍاءُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ الْخُوَزَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَطَا وَالصَّوَابُ أَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى الْخَبِيثُ عَنْ شُعْبَةَ النَّصْرِيِّ شَمِيلٍ وَغَيْرُهُ كَمَا رَوَاهُ حَالِدٌ۔

خلاصہ الباب ۳۰ امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا قول ہے کہ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے اور خد خد قاذب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

باب: جب مٹی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے

باب ۳۱ الْغُسْلُ مِنَ الْعَنِيِّ

۱۹۵: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو بہت زیادہ ندی آیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب تم ندی دیکھو تو عضو مخصوص دھوؤ اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کر لو اور جب تم (نا پاک) پانی کو دبا ہوا نکالو (یعنی مٹی نکل آئے) تو غسل کرو۔

۱۹۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالثَّلَاحِيُّ بِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُمَيْلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ وَجْهًا لِنَدَى فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زِلْتَ الْمَدَى فَامْسِلْ دَحْرَكَ وَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَإِذَا قَضَيْتَ الْغَنَاءَ لَا تَغْتَسِلْ۔

۱۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بہت زیادہ مٹی آیا کرتی تھی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی صحابی کے ذریعے سے) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مٹی دیکھو تو وضو کرو اور جب تم اچھلتا ہوا پانی (مطلب یہ ہے کہ مٹی) دیکھو تو غسل کرو۔

۱۹۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَنَسُ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْنَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالْقَلْبِيُّ لَمْ أَتَا أَبَا بَرْزَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْنَةُ عَنِ الرَّحْمَنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَرَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَظَى فَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَطَمَسْ الْمَاءَ۔

باب: عورت کے لئے احتلام کا حکم

بَابُ ۳۲ الْغُسْلُ الْمَرْفُوعُ فِي مَنْكِبَيْهَا مَا تَرَى الرَّجُلُ فِي مَنْكِبَيْهَا مَا تَرَى الرَّجُلُ

۱۹۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت سوئے کی حالت میں وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے یعنی منی (احتلام) دیکھے تو کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانی اُس سے کھل آئے تو وہ عورت غسل کر لے۔

۱۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنْكِبَيْهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ إِذَا أَرْتَبِ الْمَاءَ فَتَغْتَسِلِ۔

خلاصہ الباب: جس طرح مرد سے جب (نا پاک) پانی نکل آئے تو وہ غسل کرے محض خواب دیکھنے سے کسی شخص پر غسل واجب نہ ہوگا۔

۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور اُس وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں کہ یا رسول اللہ! اب قدوس کو حق بات کہنے سے حیاء نہیں محسوس ہوتی۔ جب کوئی خاتون خواب میں وہ بات دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں غسل کرے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم پر انھوں سے کیا واقعی کوئی خاتون بھی اس طرح دیکھتی ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پھر انسان کی صورت و شکل کس طریقہ سے مل جاتی ہے۔

۱۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُوْبِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِي مِنْ الْحَقِّ أَزَيْتَ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الثَّوْبِ مَا يَرَى الرَّجُلُ الْقَعَسِيلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهَا وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أَفَبِذَلِكَ أَوْ تَرَى الْمَرْأَةَ ذَلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَيْتَ يَبْنَوكَ لِعَيْنِ ابْنِ يَحْيَى الشَّيْبَةَ۔

خلاصہ الباب: اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ والد کی شکل و صورت پر ہوتا ہے اور جس وقت عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو والدہ کی شکل پر بچہ ہوتا ہے۔ یعنی بچہ کی شکل و صورت ماں سے ملتی ہے۔

۱۹۹. حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربّ قدوس بات کہنے سے شرم و حیا نہیں محسوس فرماتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس کو غسل کرنا لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب عورت (ٹاپاک) پانی (شرم گاہ پر) دیکھے۔ یہ بات سن کر ام سلمہؓ عین کوفی آگئی اور فرماتے گئیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (سبحان اللہ!) اگر انزال نہیں ہوتا تو غسل و صورت کس طرح سے (والدین کے) مشابہ ہو جاتی ہے۔

۲۰۰. حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت کو اگر نیند کی حالت میں احتلام ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ (ٹاپاک) پانی یعنی منی دیکھے تو وہ غسل کرے۔

باب: اگر کسی کو احتلام تو ہو لیکن (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟

۲۰۱. حضرت ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی (پانی سے) (واجب) ہوگا۔

احتلام سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ غسل کرنا پانی (یعنی منی) کے خارج ہونے سے واجب ہوگا۔ اگر صرف محسوس ہوتا ہے کہ احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ دیکھے تو غسل کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث واضح ہے جو کہ احتلام کے حکم سے متعلق ہے۔

باب: مرد اور عورت کی منی سے متعلق

۲۰۲. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی منی (تدرستی میں) گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔

۱۹۹. أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ مُوَيْسَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَتِ بْنِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَبُنِي مِنَ الْخَفِيِّ خُلٌّ عَلَى الْمَرْأَةِ عَمَلٌ إِذَا جِئْتُ اخْتَلَمْتُ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَطَهَّرِي ثُمَّ سَلَمَةَ فَلَقَاتِ اتَّخَذِي الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَوْمَ يُشْهِبُهَا الْوَلَدُ۔

۲۰۰. أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُصَّاحٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ الْفَرَسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ حَوْلةَ بِنْتِ عَجْكِةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَهِمْ فِي سَائِمِهَا فَقَالَ إِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَلْتَغْسِلِ۔

باب ۳۳ الَّذِي يَحْتَهِمْ وَلَا يَرَى الْمَاءَ

۲۰۱. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزَّازِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

احتلام سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ غسل کرنا پانی (یعنی منی) کے خارج ہونے سے واجب ہوگا۔ اگر صرف محسوس ہوتا ہے کہ احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ دیکھے تو غسل کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث واضح ہے جو کہ احتلام کے حکم سے متعلق ہے۔

باب ۳۳ اَمَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ

۲۰۲. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي تَابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ

جو کوئی ایک دوسرے پر بہت لے جائے تو پھر اسی کی شکل کا پیدا ہوتا ہے۔

عَبِلْتُ ابْنُ وَمَا الْمَرْءُ رَفِيقٌ أَصْفَرُ فَأَبْهَمًا سَقَّ كَانَ الشَّيْءُ۔

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

۲۰۳ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت قیس (جو کہ قیدہ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں) دو ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون جموۃ الویا اس کے بعد نماز ادا کرو۔

باب ۳۵ اِذْ ذَكَرَ الْإِسْتِغْسَالَ مِنَ الْحَيْضِ
۲۰۳ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تَسْتَحَاضُ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْخَيْضَةُ فَذَرِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَلَى الدَّمِ ثُمَّ صَلِّي۔

استحاضہ کیا ہے؟

استحاضہ دراصل ایک طرح کی انسانی بیماری ہے کہ جس میں عورت کو بے وقت خون آ جاتا ہے جو کہ ایک رگ (Vein) سے نکلتا ہے جس کو عاڈل (Phlebotomist) کہا جاتا ہے اور حیض کا خون عورت کے رحم کے اندر سے نکلتا ہے اور استحاضہ کے بارے میں مفتی بقول یہی ہے کہ اس میں عورت پر غسل لازم نہیں ہے بلکہ صرف وضوء طازم ہے لیکن اگر موقوفہ ہو اور غسل کر لے تو بہت بہتر ہے۔ بہر حال لازم نہیں ہے۔

۲۰۴ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب حیض آئے تو تم نماز ترک کرو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کرو۔

۲۰۴ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْخَيْضَةُ فَاتْرَجِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي۔

۲۰۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بہت جش کو سات سال تک (مرض) استحاضہ رہا۔ انہوں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی شکایت پیش کی۔ ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ کا خون ہے لہذا تم غسل کر لو اور نماز ادا کرو۔

۲۰۵ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَحِضْتُ أَمْ حَبِيبَةٌ بَنَتْ جَعْفَرِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاسْتَكْتُتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَبَسَتْ بِالْخَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عَرَقٌ فَأَغْسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

۲۰۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

۲۰۶ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا

کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو جو کہ عبد الرحمن بن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں اور نذیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کی بہن تھیں استحاضہ ہو گیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کر لو اور نماز ادا کرو۔ جب پھر حیض کے دن آجائیں تو نماز ترک کرو۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پھر اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غسل فرماتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔ اس کے بعد وہ نماز ادا فرماتی تھیں اور بھی صرف غسل فرماتی تھیں۔ ایک مہینہ میں اپنی بہن بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوغزوی میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی پھر وہ نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتی اور یہ خون ان کو نماز سے نہ روکتا تھا۔

۲۰۷۷: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ جو کہ رسول کریم ﷺ کی سالی اور حضرت عبد الرحمن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں ان کو سات سال تک استحاضہ (کا خون) جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے حکم شرع دریافت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (خون) حیض (کا) نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے (آ رہا ہے) تم نماز ادا کرتی رہو۔

۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے (مرض) استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ تم غسل کر لو اور نماز ادا کرتی رہو۔ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔

۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون (استحاضہ) کے بارے میں حکم دریافت کیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

عَنْ اللَّهِ بْنِ يَوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَمِيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الثُّمَالُ بْنُ الْأَكْوَدِيِّ وَأَبُو مُعِيْنٍ وَهُوَ خَلَصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْضَيْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ امْرَأَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ هِيَ أَحْتُ زَيْتَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ تَلَسَّتْ بِالْخَيْصَةِ وَلَكِنْ هَذَا عَرَقٌ فَإِذَا أَذْبَرْتَ الْخَيْصَةَ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي وَإِذَا أَفَلَسَتْ فَأَتَمِمِي لَهَا الصَّلَاةَ فَإِنَّ عَائِشَةَ لَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَخِيَّتَايَ فِي مِرْمَحِي فِي حُجْرَةِ أَخِيهَا زَيْتَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا حُمِرَ الدَّمُ لَتَعْلُو النَّاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا يَنْتَهِي ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ۔

۲۰۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتَحْضَيْتُ مَعَ بَيْنِ اسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ تَلَسَّتْ بِالْخَيْصَةِ وَلَكِنْ هَذَا عَرَقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي۔

۲۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَيْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحْضَيْتُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي لَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۰۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِزِّ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ

فرمایا میں نے ان کے پاس غسل کرنے کا لب و لکھا جو کہ خون سے پڑ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنے دن رک جاؤ جتنے دن تم کو حیض آتا اس مرض سے قبل۔ پھر غسل کر لو اور نماز ادا کرو۔

۲۱۰: یہ حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

۲۱۱: دو روایتیں صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خاتون کے خون جاری رہتا تھا تو اس کے لیے حضرت ام سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا تم ان دنوں اور راتوں کو شمار کر لو کہ جن میں حیض جاری رہتا تھا اس مرض سے قبل اتنے دنوں تک ہر ماہ میں نماز ترک کر دو۔ پھر جب اس قدر دن گزر جائیں تو غسل کر لو اور لگاتار پانچ دن (ایک پیر یا روٹی کا پھایہ یا پینٹی) شرم کاہ پر رکھ لو پھر نماز ادا کرو۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدِّمِ قَالَتْ غَابِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَآلَتُ يَرْغَبُهَا مَلَأَنَ دِمَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْكَبِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تُحْسِنُ خِيَصَتَكَ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ۔
۲۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرْثَةُ الْأُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا۔

۲۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَالِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَامٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِيْ أَنَّ أُمَّرَأَةً كَانَتْ تُهْرَأُ الدِّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَسْتُ بِعَدَّةِ الْبَالِيَةِ وَالْأَنَامِ الْيَتِيْ كَانَتْ تَحْبِضُ مِنَ الشَّهْرِ قُلْ أَنْ يُصَيِّمَهَا الْيَدُ أَحَابَهَا فَلَتَرْكِ الصَّلَاةِ قَدَرِ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ قَادًا حَلَلْتَ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلِ ثُمَّ لَتُسَيِّرْ ثُمَّ لَتُصَلِّ۔

باب: لفظ اقراء کی شرعی تعریف و حکم

۲۱۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ بنت جحش حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ان کو استحاضہ (کا مرض) لاحق ہو گیا اور وہ کسی وقت بھی پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی تم اپنے دن کی تعداد پر غور کر لو۔ جتنے دن تک اس کو حیض آتا تھا۔ پھر نماز چھوڑ دے ان دنوں میں۔ اس کے بعد ہر ایک نماز کے لیے غسل کرو۔

بَابُ ۱۳۶ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۲۱۲: أَخْبَرَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ ذَاوَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ الْيَتِيْ كَانَتْ تَحْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذَكَرَ سَأَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَآلَتُهَا لَسْتُ بِالْخَبِيزَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْعَتُهُ مِنَ الرُّجُمِ فَلَتُسَيِّرْ قَدْرَ قُرْبِهَا الْيَتِيْ كَانَتْ تَحْبِضُ لَهَا فَلَتَرْكِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَتُطْرَ مَا نَعُدَّ ذَلِكَ فَلَتَغْتَسِلِ عِدَّةَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ بنت جحش کو استحاضہ سات سال تک جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں

۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ تَسْتَحْضُ سَبْعَ سِنِينَ

ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز ترک کر دینے کا فرمایا۔ (ماہواری آنے کے دنوں تک) پھر غسل کر کے نماز ادا کرنے کا۔ چنانچہ وہ ہر ایک نماز کے لیے غسل فرمایا کرتی تھیں۔

۲۱۳: حضرت فاطمہ بنت جحش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ دیکھتی رہو جب تمہارا قرء یعنی (حیض) جاری ہو تو نماز نہ ادا کرو۔ پھر جب تمہارا قرء چلا جائے (یعنی حیض بند ہو جائے) تو تم دوسرے حیض تک نماز ادا کرو۔ پھر جب دوسرا حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔

۲۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت جحش خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ مجھے (مرض) استحاضہ رہتا ہے جس سے میں پاک ہی نہیں رہتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ رگ ہے حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھوؤ اور نماز ادا کیا کرو۔

باب: مستحاضہ کے غسل کے متعلق

۲۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے نماز مغرب میں تاخیر کرنے اور نماز عشاء میں جلدی کا اور دونوں وقت کی نمازوں کے لیے ایک غسل کا۔ پھر فجر کے لیے ایک غسل کرنے کا۔

فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْخَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عَرْقٌ فَلَا تَزِيهَا أَنْ تَصُومَ الصَّلَاةَ فَلَزَّ أَفْرَاقُهَا وَخَيْضَتُهَا وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۱۴: أَخْبَرَنَا عُمَيْسُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ نَجِيحٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السُّنْدِيِّ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَتْهُ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عَرْقٌ فَلَا تُزِيهِ إِذَا أَتَاكَ فَرُؤُكَ فَلَا تُصَلِّي قَبْلَهُ مَرَّ فَرُؤُكَ تَسْتَطْفِرُ ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرَاءَةِ إِلَى الْقَرَاءَةِ هَذَا الْكَلْبُ عَلَى أَنَّ الْأَفْرَاءَ خَيْضٌ۔

۲۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَدَّةٌ وَوَسَّيْعٌ وَتَوْمَعَاوِيَةُ قَالُوا حَدَّثَنَا جِسَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَقَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرْقٌ وَلَيْسَ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا أَتَاكَ الْخَيْضَةُ فَذُيِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَعْبِلِي عَلَيْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

باب ۱۳۷: ذِکْرُ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهَا إِنَّ عَرْقًا قَابِلًا قَابِرًا أَنْ تُوَغَرَ الظُّهْرُ وَتُعْتَمَلَ النَّصْرُ وَتَغْتَسِلَ لَهْمًا عَسَلًا وَوَاحِدًا وَتُوَغَرَ الْمَغْرِبُ وَتُعْتَمَلَ الْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلَ لَهْمًا عَسَلًا وَوَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبِّ عَسَلًا وَوَاحِدًا۔

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

۲۱۷ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ۱۲۰۰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہتھمیس کی حالت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جب ان کو نفاس کا خون جاری ہو اتمام ذوالحلیہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ان کو غسل کرنے کا حکم کرو اور احرام باندھنے کا حکم کرو۔

باب: استحاضہ اور حیض کے خون کے درمیان فرق

سے متعلق

۲۱۸ حضرت فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طریقہ سے خون آئے تو نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو۔ اس لیے کہ وہ تو ایک رنگ ہے (یعنی ایک رنگ سے بوجہ بیماری خون آتا ہے)۔

۲۱۹ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طرح سے خون آئے تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون جاری ہو تو تم وضو کرو کیونکہ وہ ایک رنگ ہے (اور اس رنگ کے بہنے سے نماز روزہ ترک نہ کرنا چاہیے)۔

۲۲۰ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش کو استحاضہ لاحق ہو گیا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا اور

باب ۱۳۸ بَابُ الْإِغْتِسَالِ مِنَ النَّفَاسِ

۲۱۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَقِّقٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي خَبَرِهِ أَنَّ سَمَاءَ بِنْتَ عَمَّيْنٍ جِئَتْ يُبَسِّتُ بِذِي الْحُلْبَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيَوْمِ يَكُونُ مَرْوَاهُ أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُحِلَّ.

باب ۱۳۹ الْفَرْقُ بَيْنَ الْحَيْضِ

وَالْإِسْتِحَاضَةِ

۲۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ فِي وَقَاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حَبِشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ ذِمُّ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ ذِمُّ أَسْوَدَ يَعْرِفُ فَاتَّبِعِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي فَإِنَّهُ هُوَ عَرَفِي.

۲۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ مِنْ جَفِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ ذِمَّ الْحَيْضِ ذِمُّ أَسْوَدَ يَعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاتَّبِعِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْخَبَرُ عَمْرُو بْنُ وَاجِدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدًا مِنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ أَبُو أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۲۲۰ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

کہا: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو تم نماز چھوڑ دیا کرو پھر جب حیض ختم ہو جائے تو خون کا نشان دھوؤ الواد و وضو کرو۔ اس لیے کہ یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا ایسی صورت میں غسل کرے؟ انہوں نے کہا کہ غسل میں کیا شبہ ہے کسی کو اس میں شک و شبہ نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا ضروری ہے۔

۲۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ دین سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمزہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون تو ایک رگ کا ہے۔ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے یعنی وہ دن آئیں کہ جب اس مرض کے اندر جلتا ہوئے سے قلم حیض آیا کرتا تھا تو تم نماز چھوڑ دو۔ پھر جب وہ زمانہ گزر جائے تو خون کو دھو کر نماز ادا کرو۔

۲۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ دین سے روایت ہے کہ حضرت ابو حمزہ کی لڑکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے اور یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو پھر جب حیض بند ہو جائے تو تم خون کو دھو کر غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

باب: جنسی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں گھس کر غسل

کرنے کی ممانعت

۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص حالت جنابت میں ہو۔

أَبُو عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِسْتَحْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَنِيشٍ قَسَدَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اِسْتَحْضُ لَا اَطْهُرُ اَلَا دَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِسْمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَكَانَتْ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا اَنْقَلَبَ الْخَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا اَنْتَبَرَتْ فَاعْبِيْلِي عَنْكَ اِنَّ النِّمَّ وَكَوَضِيْلِيْ فَإِنَّ ذَلِكِ عِرْقٌ وَكَانَتْ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا اَنْقَلَبَ الْخَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا دَعَبَ فَلَمْ يَكُنْ فَاعْبِيْلِي عَنْكَ النَّمَّ وَصَلِيْ-

۲۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَنِيشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا اَطْهُرُ اَلَا دَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَكَانَتْ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا اَنْقَلَبَ الْخَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا دَعَبَ فَلَمْ يَكُنْ فَاعْبِيْلِي عَنْكَ النَّمَّ وَصَلِيْ-

۲۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَاقُظِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتُ أَبِي حَنِيشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا اَطْهُرُ اَلَا تَنْتَرِكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا اِسْمَا هُوَ عِرْقٌ فَإِنْ حَبَلَتْ لَيْسَ لَهَا فَرَأَتْ عَلَيْهِ وَكَانَتْ بِالْخَيْضَةِ فَإِذَا اَنْقَلَبَ الْخَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا اَنْتَبَرَتْ فَاعْبِيْلِي عَنْكَ النَّمَّ وَصَلِيْ-

باب ۴۰: النَّهْيُ عَنِ اِغْتِسَالِ الْجَنُوبِ

فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۲۲۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالحَرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا اَسْتَعِ وَالْقَطْعُ لَهُ عَنِ أَبِي وَبِ عَنْ تَعْمِيْرٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ تَجْرِ بْنِ اَنَسٍ الشَّامِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا

يُغْتَسِلُ أَخَذَهُمْ فِي الْمَاءِ الْقَائِمَ وَهُوَ جُنُبٌ۔

باب: بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد
غسل کرنا ممنوع ہے

۳۳۳۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے غسل کرے۔

بَابُ ۳۳۱ التَّهَيُّعِ عَنِ الْبَوْلِ

فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ وَالْإِغْتِسَالِ مِنْهُ

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْعُمَرِيُّ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ ثَوْسِ بْنِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَوَلَّى أَخَذَهُمْ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا:

مطلب یہ ہے کہ بٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی سے غسل کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے کہ ایک جگہ بٹھہرا ہوا پانی اگر کم مقدار میں ہے تو پیشاب کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ پانی زیادہ ہے جب بھی وہ پانی خراب ہوگا اور اس پانی کے پینے سے اور اس کے جسمانی استعمال سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اس وجہ سے ممانعت تحریمی ہے جو کہ تاجرانہ کے درجہ میں ہے اور بیشتر حضرات علماء کرام کے نزدیک جس وقت پانی کم مقدار میں ہو تو یہ ممانعت تحریمی ہے البتہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو اور جاری ہو جب بھی پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہئے اور ایسے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

باب: رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا

۳۳۵۔ حضرت غصیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی رات کے کس حصہ میں غسل فرماتے تھے؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: کبھی شروع حصہ میں اور کبھی آخری حصہ میں غسل فرماتے تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پاک رب العالمین کا شکر و احسان ہے کہ جس نے (سہولت اور) گنجائش رکھی۔

بَابُ ۳۳۲ إِذْ ذَكَرَ الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي الْغَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ عُصَيْبِ بْنِ الْخَطَرِ أَنَّ اللَّهَ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَّا اللَّيْلُ تَحْتَ يَغْتَسِلُ وَمَوْءُودُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَتَمَّا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ مَسْعَةً۔

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا

جا سکتا ہے؟

۳۳۶۔ حضرت غصیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا، رسول کریم ﷺ کی رات کے

بَابُ ۳۳۳ الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

وَأَخِرَهُ

۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْرٍ عَنْ عُصَيْبِ بْنِ

آغاز میں غسل فرماتے تھے یا رات کے آخر حصہ میں؟ انہوں نے کہا: آپ کا عمل اور معمول دونوں طریقہ سے تھا کبھی رات کے شروع حصہ میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے سن کر روت قدم کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے وسعت و مجاہدش رکھی۔

باب: غسل کے وقت پردہ یا آؤ کرنا

۲۲۷: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے پشت پھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں پشت پھیر کر کھڑا ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آڑ) میں چھپا لیتا۔

۲۲۸: حضرت ام ہانی سے روایت ہے کہ جس روز منہ مکہ رخ ہوا وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں تو آپ کو دیکھا کہ غسل فرما رہے تھے جبکہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کے کپڑے کی آڑ کے بوئے تھیں آپ ﷺ پر۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ ام ہانی ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعت ۱۱ فرمائیں ایک کپڑے میں جس کو آپ ﷺ لپیٹے ہوئے تھے۔

باب: پانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جا

سکتا ہے؟

۲۲۹: حضرت موسیٰ بن جعفر سے روایت ہے حضرت مجاہد ایک بیلالے کر حاضر ہوئے۔ میں نے اس کا اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ یعنی ایک صاع اس کا وزن تھا جو کہ تقریباً چار سیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے مانگا سے سنا کہ رسول کریم اس قدر مقدار پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۰: حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہ کا بھائی (دودھ شریک بھائی) دونوں حضرت عائشہ صدیقہ کی

الْحَبِثَ قَالَ دَحَلْتُ عَلَى غَائِبَةٍ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكُنَّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ وَرَمْنَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرَمْنَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَعَلَ لِي الْأَمْرَ سَعَةً.

باب ۱۴۴ ذکر الإستسکار عند الإغتسال

۲۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الزُّوَيْدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ حَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الشَّيْخِ قَالَ كُنْتُ أَحْدِثُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ وَيْلٌ لَكَ فَإِنَّكَ تَلَدَّى فَاسْتَرِدَّ بِهِ.

۲۲۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَرِيسٍ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا دَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَعَدَتْهُ بِغَسِيلٍ وَفَاطِمَةُ تَسْرُوءُ بِقُبٍّ فَسَلَسَتْ فَقَالَ مِنْ هَذَا قُلْتُ أُمِّ هَانِيٍّ وَفَلَسَا قَرَعَ مِنْ عُسْلِبِهِ فَأَمَّ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُتَجَعِّصٍ بِهِ.

باب ۱۴۵ اذْجُر الْقَدْرَ الَّذِي

يُكْتَفَى بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

۲۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى النَّخَعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ بِقَدْحٍ حَزْرَتُهُ ثَمَانِيَّةَ أَرْحَالٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي غَائِبَةٌ وَرِيسٍ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِجْلٍ هَذَا.

۲۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ خَفِصٍ

خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن طلب فرمایا کہ جس میں ایک صاع پانی آتا تھا۔ پھر پردہ ڈال کر غسل فرمایا تو سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

سَمِعْتُ اَنَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَاحِدَةً مِنَ الرِّجَالِ فَسَالَتْهَا عَنْ غَسْلِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غَسَّ يَدَايَ فِيهِ مَاءً قَدْرُ صَاعٍ فَغَسَّوْتُ بِيَمِينِهَا فَغَسَّوْتُ قَافِرَ غَتِّ عَلَى زَانِبِهَا فَلَا تَأْكُلُ۔

خلاصہ الباب ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو تقریباً ساڑھے سات یا آٹھ میر کے قریب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں اس ماب میں ہاتھ ڈال کر غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۱ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي يَسْهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَمَوْ الْقُرْقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَمَوْ لِي وَأَنَا وَاجِدٌ۔

۲۳۱ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماب سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں ایک فرق پانی آتا تھا۔ نیز میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مل کر ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَمَّا قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِمَكْحُولٍ وَيَغْتَسِلُ بِحُمْصَةٍ مَكْحُولٍ۔

۲۳۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تھے ایک مکوک سے اور پانچ مکوک سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۳۳ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَوْحَى عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَاسَةَ بْنَ عُلَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ خَابِرٌ يَتَكَبَّرُ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْخَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ فَلَمَّا مَا يَتَكَبَّرُ صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ خَابِرٌ قَدْ كَانَ يَتَكَبَّرُ مِنْ كَانَ خَيْرًا يَتَكَبَّرُ وَيَتَكَبَّرُ شَعْرًا۔

۲۳۳ حضرت ابو جعفر سے روایت ہے کہ ہم نے غسل کے مسئلہ میں آپ ﷺ میں بحث و مباحثہ کیا اور ہم جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جابر نے فرمایا غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع تو کیا دو صاع بھی کافی نہیں۔ جابر نے کہا کہ اس (ﷺ) کو کافی تھا جو تم سے بہتر تھا اور تم سب سے زیادہ مال رکھتا تھا۔

باب ۴۶ اَوْحَرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَكْتٌ فِي ذَلِكَ

باب: غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار

مقرر نہیں

۲۳۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس (برتن) میں ایک فرق پانی آتا تھا۔

۲۳۴ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَالثَّانِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا وَأَبِي حَرْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَمَوْ قَدْرُ الْقُرْقُ۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ۔

۲۳۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ خَالِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ۔

۲۴۰: تاہم چونکہ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے، اُن سے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون مرد (شوہر) کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! اگر غسل رکھتی ہو تو دیکھو میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی آب سے غسل کرتے تھے۔ پہلے ہم دونوں اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ یہاں تک کہ ان کو صاف کرتے پھر ان پر پانی ڈالتے پھر ہاتھ پانی میں ڈال کر (پانی نکالتے)۔ حضرت ام سلمہ نے شرم کا کہ لفظ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ اس کی کوئی پرواہ کی۔

۲۴۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سَبَلَتْ تَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّحُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ حَيَّةً زَانِيَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَغْتَسِلُ مِنْ بَرَكَةٍ وَاجِدٌ يُغِصُّ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى يَغِيصُنَا ثُمَّ يَغِيصُ عَلَيْهَا الْمَاءُ فَإِنَّ الْأَعْرَجَ لَا تَذْكُرُ فَرَجًا وَلَا نَبَالَہ۔

باب: جنبی شخص کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل

بَابُ ۲۴۸ اِذْكُرِ اللَّهُي

کرنے کی ممانعت

عَنْ الْإِغْتِسَالِ بِغُضَلِ الْجَنْبِ

۲۴۱: حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی (جو کہ نبی ﷺ کی صحبت میں چار سال تک رہا تھا) جس طرح ابو ہریرہؓ رہے تھے) اُس شخص نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے روزانہ غسل گھسی کرنے سے منع فرمایا اور جس جگہ غسل کیا جائے وہاں پر چپشاپ کرنے سے اور اس بات کی بھی ممانعت فرمائی کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور اسی طرح مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں ساتھ ساتھ پانی لیتے جائیں۔

۲۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَادُودٍ الْأَدَنِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَنَّنَا صَحْبَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْنَعُ سَمِعَنَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَحَدُنَا حُلًى بَوْمٍ أَوْ يُوَلِّ فِي مَغْتَسِلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّحُلُ بِغُضَلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِغُضَلِ الرَّحُلِ وَيُغْتَسِرَ لَا حَيَمًا۔

بچے ہوئے پانی سے غسل:

واضح رہے کہ مذکور بالا حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے وہ کراہت اور ممانعت تشریعی ہے اور بطور ادب کے یہ حکم ہے ورنہ اگر عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے تو جواز حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا۔

باب ۳۹ الرُّخَصَةُ فِي ذَلِكَ

باب: بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت

۳۳۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ غسل سے جلدی سے فراغت حاصل فرمائیں اور میری کوشش ہوتی تھی کہ میں جلدی سے فارغ ہو جاؤں۔ جب آپ فرماتے تھے کراے عائشہ! تم میرے واسطے پانی چھوڑ دو اور میں کتنی تھی کہ آپ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔ حضرت سویتہؓ سے منقول روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ جلدی اور میں آپ سے زیادہ جلدی کرتی تھی۔ تو میں کہنے لگی تھی کہ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔

۳۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَّهُ تَابَ عَنِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَدَا وَوَاحِدٍ يَأْتِيَانِي وَأَنَا بِدِرْعِي وَأَنَا بِدِرْعِي حَتَّى يَقُولَ دَعِيَ لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعِيَ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يَأْتِيَانِي وَأَنَا بِدِرْعِي قَالُوا لِي دَعِيَ لِي دَعِيَ لِي۔

باب ۵۰ اِذْ ذَكَرَ الْإِغْتِسَالَ فِي الْقُصْعَةِ

باب: ایک پیالے سے غسل کرنے کا بیان

۳۳۳: حضرت أم ہانیؓ سے روایت ہے کہ حضرت یموثہؓ نے ایک پیالے سے غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔ (اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی میں مل جانے سے کچھ نقصان نہیں ہوتا)۔

۳۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مَوْءً وَمِنْ مَوْنَةٍ مِنْ يَدَا وَوَاحِدٍ فِي قُصْعَةٍ فِيهَا أَقْرُ الْفَحِيحِ۔

باب ۵۱ اِذْ ذَكَرَ تَرَكِ الْمَرْأَةُ نَقْصَ

باب: جب کوئی خاتون غسل جنابت کرے تو اس کو اپنے

سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں

۳۳۴: حضرت أم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی کی منڈھیاں (گرہیں) مضبوطی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھول دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمھ کو کافی ہے سر پر تین چلو پانی ڈالنا (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے) اور پھر پورے بدن پر پانی بہا لیا کرو۔

صَفَرُ رَأْسِهَا عِنْدَ الْغُتْسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

۳۳۴: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ صَفَرًا رَأْسِي أَقْطَعُهَا عِنْدَ غُتْسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَغْتَسِلَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَتَمَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَغْتَسِلَ عَلَى جَسَدِكَ۔

باب ۱۵۲: اگر حائضہ عورت احرام باندھنے کا ارادہ کرے

اور اس کے لیے وہ غسل کرے

۳۳۵ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو میں حالت حیض میں تھی۔ پس میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ میں نے کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ جب میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حج کیا ہے اور میں اب تک عمرہ نہ کر سکی ہوں جس کے لیے میں نے احرام باندھا ہے تو آپ نے فرمایا تم اپنا سر کھول ڈالو اور کھجی کر لو۔ حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کا ارادہ ترک کر دو۔ چنانچہ میں نے حسب ہدایت اسی طرح کیا جب میں حج ادا کر چکی تو آپ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام محکم کو بھیجا۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔

باب ۱۵۳: جنسی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ کو

پاک کرے

۳۳۶ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے جب رسول کریم ﷺ جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا۔ آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب دونوں ہاتھوں کو دھو کر فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ دھوتے۔ جب اس سے فراغت ہو جاتی تو دائیں ہاتھ سے پانی بائیں پر ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے پھر گلی کرتے اور تاک میں پانی تین مرتبہ ڈالتے پھر سر پر پانی ڈالتے تین مرتبہ۔ پھر آپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ جسم پر پانی

باب ۱۵۲: اِذَا كَرَّ الْأَمْرُ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ

عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ لِلْأَحْرَامِ

۳۳۵ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالٍ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا كَانَ مِنْ جِهَابٍ وَهَنَهُ مِنْ عَرُوقَةٍ حَذَّاهُ عَنْ عَرُوقَةٍ عَنْ عَائِشَةَ خَرَجًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَعْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَلَقِيتُ مَخْجَةً وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالنَّبِيِّ وَلَا نَبِيٍّ الصَّغَا وَالْمَرْوَةَ فَسَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْقَيْسِيُّ زَيْنُكَ وَمُتَشَبِّهُهُ وَأَهْلِيكَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَلَقِيتُ لَكُنَّا قَصَبًا أَلْحَجَّ أَوْ تَسْلَى مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُجْرٍ إِلَى الصَّبِيْعِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرَوْهُ أَحَدًا إِلَّا أَنَّهُ

باب ۱۵۳: اِذَا كَرَّ غَسَلَ الْجَنِبَ يَدَهُ

قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا الْإِنَاءَ

۳۳۶ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِی عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْخَبَاثَةِ وَجِعَ لَهَ الْإِنَاءَ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَلِيلًا أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ قُرْجَتَهُ بِالْيُسْرَى حَتَّى إِذَا قَرَعَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَشَقَّ لَفَاتًا ثُمَّ بَصَّ عَلَى زَنْبِهِ مِلَّةً تَحْتَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

نَبِيصُ عَلَى حَسْبِهِ۔

ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی ڈالتے۔

بَابُ ۵۴ اِذْكَرَ عَدُوَّ غَسَلِ الْمَيِّتِ

باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا

چاہیے؟

قَبْلَ اِدْخَالِهَا لِمَاءِ الْاِنَاءِ

۲۳۷: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کس طریقہ سے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ پہلے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر عضو مخصوص (اور شرم گاہ) دھوتے پھر ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر کلی فرماتے اور ان کے میں پانی ڈالتے اس کے بعد سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

۲۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غَسَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْخَنَازَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْسُحُ وَيَسْتَشِيقُ ثُمَّ يَغْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَبْرِصُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

بَابُ ۵۵ اِذَا كَلَّ الْجَنَبِ

باب: دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی ناپاکی کو

زائل کرنے کا بیان

الَّذِي عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسَلِ يَدَيْهِ

۲۳۸: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے غسل جنابت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دونوں ران کو دھوتے (اور شرم گاہ، عضو مخصوص پر) جہاں جہاں ناپاکی محسوس ہوتی اس کو دھوتے پھر سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

۲۳۸: أَخْبَرَنَا مَعْمُودُ بْنُ غِيَاثٍ أَنَّ أَبَانَ الصَّرَّ قَالَ أَبَانَ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ غَسَلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنَازَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوَضُّ بِالْأَيْدِي قَبْضَةً عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ مَسْحِهَا ثُمَّ يَصْبُ بِمِصْبَحِهِ عَلَى شِمَالِهِ قَبْلَ غَسَلِ مَا عَلَى قَبْلِ يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَمْسُحُ وَيَسْتَشِيقُ وَيَصْبُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَبْرِصُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

بَابُ ۵۶ اِذَا كَلَّ الْجَنَبِ غَسَلِ يَدَيْهِ بَعْدَ

باب: نہجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے

متعلق

اِذَا كَلَّ الَّذِي عَنْ جَسَدِهِ

۲۳۹: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا قصصی

۲۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمرُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ

حال بیان فرمایا تو کہا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوئے پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرم گاہ کو دھوئے اور اس پر جو لگا ہوتا (یعنی ناپاکی) اس کو دھوئے تھے۔ حضرت عمر بن عبید نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ پھر کل فرماتے تین مرتبہ اور تاک میں پانی ڈالتے۔ اس کے بعد تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق

۲۵۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔ پھر وضو فرماتے جس طریقہ سے نماز کے واسطے کیا جاتا ہے پھر آپ ﷺ پانی میں انگلیوں کو ڈال کر اپنے بال کی جڑوں میں خلال فرماتے۔ پھر سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: جنسی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۱۔ حضرت عروہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ کے غسل جنابت کے متعلق بیان فرمایا تو اس طریقہ سے بیان فرمایا آپ پہلے تو ہاتھوں کو (اچھی طرح سے) دھوئے اور وضو کرتے اور سر میں خلال کرتے تاکہ پانی بالوں میں اچھی طرح سے پہنچے جائے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

۲۵۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پہلے سر مبارک کو پانی سے تر فرماتے۔ پھر تین بار سر کے اوپر تین چلو پھر کر پانی ڈالتے۔

باب: جنسی کے واسطے کس قدر پانی غسل کیلئے بہانا

کافی ہے؟

۲۵۳۔ حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل

عند الرحمن قال وصغت غائقة غسل النبي ﷺ من الجنابة ثلاث كان يغسل يديه ثلاثا ثم يغسل يديه اليمنى على اليسرى فيغسل فرجة وما أصابه فان غمر ولا غلغله إلا قال يغسل يديه اليمنى على اليسرى ثلاث مرات ثم يتنصص ثلاثا و يستنشق ثلاثا ويغسل وجهه ثلاثا ثم يغسل على رأيه ثلاثا ثم يصب عليه الماء۔

باب ۱۵۷ ذکر وضوء الجنب قبل الغسل
۲۵۰۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ شَالِبِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابَهُ الْمَاءُ فَيَحِيلُ يَمَهُ أَمْرًا شَعْرَهُ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُغِطُّ الْمَاءَ عَلَى خَشِيئِهِ كَبْلَةٍ۔

باب ۱۵۸ تَخْلِيلُ الْجَنْبِ رَأْسَهُ
۲۵۱۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَأَنَا بَعْثِي قَالَ أَخْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ يَمَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُحِيلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ ثُمَّ يَغْرِغُ عَلَى سَائِرِهِ خَشِيئَهُ۔

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرْبُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسْتَرُّ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا۔

باب ۱۵۹ اِذْكُرْ مَا يَكْفِي الْجَنْبَ مِنْ اِقَاعَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ
۲۵۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی۔ کسی نے بیان کیا کہ میرا تو طریقہ غسل اس طرح ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو داتا ہوں (ہاں غسل کی تفصیل وہی ہے جو کہ حدیث سابق میں گزر چکی)۔

باب: (عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرنے؟

۲۵۴ حضرت عائشہ زوجہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے حیض سے فارغ ہونے والی خاتون کے طریقہ غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس طریقہ سے غسل کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا غسل سے فراغت کے بعد (کپڑے یا روٹی وغیرہ کا) ایک ٹکڑا لے لے کہ جس میں مقلد لگی ہوئی ہو اور اس سے پاکی حاصل کر۔ یہ سن کر اس خاتون نے کہا میں کس طریقہ سے اس سے پاکی حاصل کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب سن کر چہرہ و مبارک پر (شرم و حیا کی وجہ سے الجھری) آفرمائی اور ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم اس سے پاکی حاصل کرو (یہ جملہ ہجرت کے طور پر فرمایا) عائشہ صدیقہ سر، اٹھ کر فرمایا میں نے اس خاتون کو پکار کر بھیج دیا اور (آہستہ سے) کہا خون کی جگہ پر اس کو رکھ دو۔

أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارُزُوا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ نَعْبُضُ الْقَوْمَ إِنِّي لَأَعْبِلُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا آتَا فَاغْبِضْ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ أَكْحَفٍ۔

باب ۶۰ اِذْ كَرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ

مِنْ الْحَيْضِ

۲۵۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْوَرٍ وَهُوَ مِنْ صِبْيَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً تَأْكُلِبُ السَّجَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَلَيْهَا مِنَ التَّجْبِصِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي لِرُءُوسِكَ مِنْ تَبَلِيقِ تَطْفِئِي بِهَا قَالَتْ وَكَيْفَ تَطْفِئِي بِهَا فَاسْتَقَرَّ كَذَا ثُمَّ قَالَ سَخَانِ اللَّهُ تَطْفِئِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَحَدَّثْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَشِيعِي بِهَا الْقَرَّ الدَّمِ۔

حائضہ کا خوشبو لگانا:

ذکورہ سوال کرنے والی خاتون کا نام اسماء بنت جحش ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ نے شرم کا وہ میں پتھر اٹکنے کے لئے اس وجہ سے فرمایا تھا تاکہ حیض کی بدبودور ہو جائے اور خوشبو پیدا ہو جائے اور یہ عمل مستحب ہے ہر ایک خاتون کے لئے کہ حیض سے فراغت کے بعد کوئی بھی خوشبو شرمگاہ میں رکھ لے یا خوشبو لگائے۔

باب: غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب ۶۱ اَتْرَكْتُ الْوُضُوءَ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

۲۵۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانٍ بْنُ خَبْزِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُ الْخَسَنُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْوَحُ بَعْدَ الْعَلَمِ.

بَابُ ٦٣ اغْتَسِلَ الرَّجُلُ

فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يُغْتَسَلُ فِيهِ

٢٥٦ أَحْبَبْنَا عَلِيًّا بَنَ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا عِيْسَى عَنِ
الْأَنْعَامِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ قَالَ
حَدَّثَنِي خَالَتِي مَرْثُومَةُ قَالَتْ أَذْهَبَ إِبْرَاهِيمُ
الْبَاهِلِيُّ عَسَلَةً مِنَ الْخَبَايَةِ فَعَسَلَ عَسَلَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا ثُمَّ أَذْخَلَ بَيْتِيهِ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى
فَرْجِهِ ثُمَّ عَسَلَهُ بِسَمَالِهِ ثُمَّ صَرَتْ بِسَمَالِهِ الْأَرْضَ
فَذَلَّكَهَا ذَلَّكَهَا سِدْرَةً ثُمَّ تَوَصَّاهُ وَصَوَّاهُ لِلْعَصَاةِ ثُمَّ
أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَقَائِقَ مِنْ عَسَلٍ ثُمَّ
عَسَلَ سَائِرَ حَسْبِهِ ثُمَّ تَخَفَّى عَنْ مُقَابِلِهِ فَعَسَلَ
جَلْبَتِي قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِالْمِدْبَلِ فَرَفَّاهُ

بَابُ ٦٣ اَتْرَكَ التَّجْدِيدَ بَعْدَ

القفل

۳۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ ابْنِ أَبِي
قَدْحَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ
سَالِحِ بْنِ كَرْبِيعٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَلَفَ
فَتَنَى بِالْفَيْدِ فَلَمْ يَمْسَهُ وَحَقَّقَ يَقُولُ بِالنَّمَاءِ
هَكَذَا.

اعضا، وضو خشک کرنا:

باب: جس جگہ غسل جنابت کرے تو پاؤں، جگہ بدل کر

۱۰: سہری جگہ دھوئے

۲۵۶۔ حضرت یمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے واسطے جنابت کے غسل کیلئے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کو دوسرے یا تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اچھی شرمگاہ پر پانی بہایا۔ پھر شرمگاہ کو ہاتھیں ہاتھ سے دھویا پھر اس کے بعد ہاتھیں ہاتھ کو ذرا اور دھو کر پانی سے رگڑا پھر آپ ﷺ نے اس طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طریقہ سے نماز پڑھنے کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ پانی سر پر ڈالا پھر تمام بدن کو دھویا پھر آپ ﷺ اس جگہ سے ہٹ گئے (یعنی جگہ بدل دی) اور دونوں پاؤں دھوئے یمونہؓ سے فرمایا پھر میں آپ کیلئے وضو کا پانی خشک کرنے کیلئے کپڑے لے کر حاضر ہوئی۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو

کیڑے سے نہ خشک کرنا

۲۵۷ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ ﷺ کے پاس (وہ) خشک کرنے کے واسطے کپڑا لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول نہیں فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ و جسم کھینچنے لگے۔

وہو کے بعد اعضا کو کپٹڑے سے خشک کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیبؓ اور امام زہریؓ ہی یہ فرماتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ ان حضرات کی دلیل بخاری شریف کی وہ روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت میمونؓ سے روایت ہے کہ خدمت نبوی ﷺ میں ایک کپڑا پیش کیا گیا تو آپؐ نے اس کو زعفران دیا۔ بہر حال جمہور کے نزدیک وہو کرنے کے بعد تولیہ کپٹڑے وغیرہ کا استعمال درست ہے ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عباسؓ سے مروی مذکورہ

حدیث ہے کہ جس میں وضو کرنے کے بعد کپڑا نہ پہننے کی وضاحت مذکور ہے اور جس حدیث میں خشک کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا مجہور یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بیان جواز یا تنہیک حاصل کرنے کے واسطے تھا اور مجہور میں سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اس کو مباح فرماتے ہیں یعنی خشک کرنا بھی درست ہے اور نہ کرنا بھی اور احناف سے صاحب مدنیہ اعظمی نے اس کو مستحب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اعضاء کا خشک کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ کپڑے سے پانی خشک کرنے سے بدن صاف ہوتا ہے اور میل وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام رحمہم اللہ اس بارے میں تین اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ خشک کرنے میں کوئی قباحیت نہیں ہے چاہے وضو کے بعد ہو یا غسل کے بعد۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ بعض صحابہ رحمہم اللہ نے مکروہ فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی مذہب ہے اور تیسرا قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ وضو کے بعد مکروہ ہے غسل کے بعد نہیں۔ تمام حضرات کے دلائل اپنی جگہ میں اور حاصل تمام دلائل اور تفصیل مباحث کا یہی ہے کہ خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہیں۔

باب جنہی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل
بَابُ ۶۳ اَوْضُوْءُ الْجُنُبِ
اِذَا ارَادَ اَنْ يَأْكُلَ

۳۵۸. أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ بْنُ مُسْعِدَةَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عِيْنٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَخَالَتَا عُمَرُو بْنِ عَبْدِ قَيْسٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَعْضُ وَغَدَلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِيْنِ الْأَسَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ عُمَرُو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَتَنَبَّهَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ زَادَ عُمَرُو بْنُ حُدَيْجٍ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

۳۵۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُخَيَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُكَرَّمِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَتَنَبَّهَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا ارَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ.

باب جنہی شخص جس وقت کھانے پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ دھو کر کافی ہے
بَابُ ۶۴ الْقِتْصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا ارَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرِبَ

۳۶۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وقت جنازت کی حالت میں سوئے گا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور اگر کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوئے پھر کھانے پینے فرماتے۔

۳۶۰ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّتَنَا عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ وَهُوَ حَيٌّ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ۔

باب: جنبی اگر سونے لگے تو

وضو کرے

۳۶۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جنبی ہوتے تو وضو فرماتے جس طریقہ سے سونے سے قبل نماز پڑھنے کے واسطے وضو فرماتے۔

بَابُ ۶۷ اَوْضُوءُ الْجَنْبِ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ جَنْبًا

۳۶۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ وَهُوَ حَيٌّ تَوَضَّأَ وَضُوءًا فَلْيُصَلِّهِ قَلِيلًا أَوْ بَقِيَّةً۔

۳۶۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص جنازت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جس وقت وہ وضو کر لے۔

۳۶۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَبْرٍ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُنَا وَهُوَ حَيٌّ قَالَتْ إِذَا تَوَضَّأَ۔

باب: جس وقت جنبی شخص سونے کا قصد کرے تو اس کو

چاہئے کہ وضو کرے اور عضو مخصوص دھو لے

بَابُ ۶۸ اَوْضُوءُ الْجَنْبِ وَغَسْلُ ذَكَرِهِ
إِذَا أَرَادَ أَنْ يَتِمَّ

۳۶۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو رات کے وقت جنازت ہو جاتی ہے اور اس وقت غسل کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم وضو کر لو اور شرمگاہ دھو لو اس سے بعد سو سکتے ہو۔

۳۶۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَبِثَهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَهُ ثُمَّ نَامَ۔

باب: جس وقت جنبی شخص وضو کرے تو کیا حکم ہے؟

بَابُ ۶۹ إِنْ جَاءَ الْجَنْبُ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأَ

۳۶۴ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس مکان میں تصویر کشا یا جنبی شخص موجود ہو۔

۳۶۴ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَالْقُفْطِ لَمْ يَكُنْ فِي الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي رَزَافَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

نَجَّيْ عَنْ ابْنِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبِ
الْمَلَأَ يَجْعَلُ نَبَاتِيهِ صُورَةً وَلَا تَكُلْ وَلَا تُحِبَّ.

باب ۱۰۷۰ مَا فِي الْجَنَّبِ إِذَا ارَادَ أَنْ
يَعُودَ

۲۶۵ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ التَّمُوزَجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا ارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ.

باب ۱۰۷۱ الْيَكُونُ الْبَسَاءُ قَبْلَ احْدَاثِ
الْفُحْشِ

۲۶۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَبَعْقُوتُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ وَالْقَلْبُوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي نَبِيٍّ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ طَافَ عَلَى بَسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ يَغْسِلُ وَأَجِدُ.

۲۶۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
فُضَيْلٍ قَالَ أَلْبَا نَعْتَمَرُ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَبِي أَنْ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى بَسَائِهِ فِي غَسْلٍ وَأَجِدُ.

باب ۱۰۷۲ الْحُجُبُ الْجَنَّبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
۲۶۸ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَلْبَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَمَّا وَزَجَلَانِ فَقَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنَ
الْحُلَاءِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَكَلَّمُ مَعَ النَّحْمَةِ وَلَمْ يَكُنْ
يَتَجَنَّبُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءًا لَيْسَ الْكُفَّاتَةُ.

۲۶۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُونُسَ

باب: اگر جنسی شخص دو بارہ ہمبستری کا ارادہ کرے تو
کیا حکم ہے؟

۲۶۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ازواج مطہرات سے ہمبستی کے پاس تشریف لے گئے ایک ہی غسل
سے۔ (یعنی تمام سے ہمبستری کے بعد فقط ایک ہی غسل کیا)۔

باب: ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک
ہی غسل کرنا

۲۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج مطہرات
سے ہمبستی کے پاس گئے ایک ہی غسل سے یعنی سب سے صحبت کی اور آخر
میں غسل فرمایا۔

۲۶۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس جاتے ایک ہی غسل سے
(مطلب وہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہے)۔

باب: جنسی شخص کے واسطے حلاوت قرآن جائز نہیں ہے
۲۶۸: حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور دو
اشخاص حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں
نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے نکل کر حلاوت قرآن
فرماتے اور ہمارے ساتھ تشریف فرما ہو کر گوشت تناول فرماتے اور
حلاوت قرآن فرماتے اور حلاوت قرآن سے کوئی شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
لئے رکاوٹ نہ بنتی حلاوت حالت جنابت کے (مطلب یہ ہے کہ جس
وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں ہوتے: حلاوت قرآن نہ
فرماتے جس وقت تک کہ غسل نہ فرماتے۔

۲۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت کے علاوہ ہر ایک حالت میں تلاوت قرآن فرماتے تھے۔

نَضْبَةً لَّأَيُّمِ الرِّقَى قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةُ

باب: جنسی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے

بَابُ ۳۷ مَعْنَى الْجَنَبِ

وغیرہ سے متعلق فرمان رسول ﷺ

وَمَجَالَسَتِهِ

۲۷۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی یہ عادت مبارک تھی جس وقت کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو آپ ﷺ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے واسطے دعا فرماتے۔ میں نے ایک دفع صبح کے وقت آپ ﷺ کو دیکھا تو ٹوٹ میں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر رخ بدل دیا۔ پھر دن چڑھنے کے وقت میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھ کو دیکھا تو طمیدہ ہو کر چل دیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں اس وقت حالت جنابت میں تھا تو میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ مجھ کو ہاتھ لگائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

۲۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّحُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا سَخَا وَدَعَا لَهُ قَالَ قَرَأْتُهُ يَوْمًا بِمَكَّةَ فَجَدَّتْ عَنْهُ لُثْمَةٌ أَتَتْهُ جَبْنُ ارْتَقَعَ النَّهَارُ فَقَالَ إِنِّي زَائِنٌ فَجَدْتُ عَنِّْي فَلَقْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَغَشِيَتْهُ أَنْ تَمْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

مسلمان کے ناپاک ہونے سے متعلق:

مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دراصل جنابت نہاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے اس وجہ سے نہاست حکمی سے مسلمان ناپاک نہ کہلائے گا لیکن اگر نہاست حقیقی لگ گئی ہو تو اس کی وجہ سے مسلمان نجس کہلائے گا جیسے کہ مٹی یا پانی وغیرہ وغیرہ۔ اگرچہ ناپاک تو ہو جائے گا لیکن اپنی صفت اور ذات کے اعتبار سے پاک اور طاهر رہے گا۔

۲۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی اور میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ آپ ﷺ نے میری جانب کو جھکے میں نے کہا یا رسول اللہ! میں اس وقت حالت جنابت میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان ناپاک اور نجس نہیں ہوتا۔

۲۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاسِلٌ عَنْ أَبِي زَيْدٍ وَأَبِي عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَفُوْا جُنُبًا قَالُوا إِنِّي فَطَلْتُ فِي جُنُبٍ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں ان سے ملاقات کی اور وہ (یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اس وقت حالت جنابت میں تھے تو وہ

۲۷۲: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَقُوفُو ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَشْرِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي

حضرت علیؓ کو کچھ کر خاموشی سے سرک گئے اور غسل سے فارغ ہوئے رسول کریمؐ کیلئے ان کی تلاش فرمائی تو وہ نکل سکے۔ جب واپس آئے تو دریافت فرمایا اے ابو ہریرہؓ! تم کس جگہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! جس وقت آپؐ نے مجھ سے ملاقات فرمائی تھی تو میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ مجھے آپؐ کے نزدیک بیٹھ جانا ہر الگ جس وقت تک کہ میں غسل سے فارغ نہ ہو جاؤں۔ آپؐ کی تلقین فرمایا: سبحان اللہ مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۲۷۳- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کو مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہؓ! مجھ کو پکڑا لیا کرو۔ دو۔ انہوں نے فرمایا میں نماز نہیں پڑھ رہی ہوں (یعنی حیض آ رہا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں لگا ہوا۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے پکڑا لیا کروے دیا۔

۲۷۴- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم مسجد سے مجھ کو پکڑا لیا کرو۔ دو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حالت حیض میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں لگ رہا ہے۔

عَرَفِي بَيْنَ عُرُوِّ الْمَدِينَةِ وَهُوَ حَتَّى قَاتِلُ غَنَةِ فَاصْطَلَّ فَقَفَّذَهُ الْبَيْتُ ۖ فَلَمَّا حَانَ قَالَ ابْنُ كُنْتُ يَا اَنَا مُرْتَوِّقَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۖ لَقَيْتُنِي وَآتَا حَتَّى فَكَّرْتُ اَنْ اُخَالِسَكَ عَنِّي اُغْتَبِطَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ اِنَّ الْعُورَانَ لَا يَمُحُّسْنَ۔

باب ۷۴: التَّخَذُّهُمُ الْحَائِضُ

۲۷۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ قَالَ حَدَّثَنَا بَخَعِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُبَيْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ تَأْخِذِي النَّوْتَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَصْلِي قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكَ فَتَوَلَّاهُ۔

۲۷۴ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَآخَرُونَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبْرَتُو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْخِذِي الْعُمَرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ خِصْلَتُكَ فِي يَدِكَ۔

حائضہ کا مسجد سے سامان لگانا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ حضرت رسول کریمؐ کو مسجد میں تشریف فرما تھے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیتہم و ماہراتہ میں تشریف فرما تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ضرورت سے پوریالانے کے لئے فرمایا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ اشکال فرمایا کہ میں تو انت حیض میں ہوں کس طریقہ سے مسجد میں ہاتھ بڑھ کر پکڑ دیا لے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھ کا پکڑ دیا لیا کرو۔ دو اس لئے کہ حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے اس کی جگہ تو رحم اور شرم کا وہ ہے۔ مذکورہ بالا فرمان نبویؐ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو مسجد میں سے کوئی چیز باہر نکال لینا درست ہے البتہ حائضہ کو مسجد کے اندر داخل ہونا ناجائز ہے۔ یہی حکم بنی شخص کا ہے۔

۲۷۵: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

۲۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

باب: حائضہ کا مسجد میں چٹائی

بَابُ ۷۵: اَبْطِطُ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ

بچکانا

فِي الْمَسْجِدِ

۲۷۶: حضرت یحییٰ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور وہ بیوی (نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ) حالت حیض میں ہوتی۔

۲۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْوُودٍ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي جِجْرٍ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقْرَأُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَسْلُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

باب: اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر

بَابُ ۷۶: الْإِنِّي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ

تلاوت قرآن کرے؟

فِي جِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سر مبارک ہم لوگوں میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپ ﷺ تلاوت قرآن فرماتے۔

۲۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالْقَلْبِيُّ لَيْسَ بِإِنِّي سُهَيْبَانَ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ.

باب: جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو شوہر کا سر دھونا

بَابُ ۷۷: اَغْسِلِ الْخَائِضَ رَأْسُ

کیسا ہے؟

زَوْجَهَا

۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس حالت احکاف میں ہوتے میں آپ ﷺ کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۲۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَسْوُودٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوِيءُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُغْتَبِكٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۲۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک کے باہر کی طرف نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احکاف میں ہوتے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی حالانکہ مجھ کو حیض آ رہا ہوتا

۲۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَطَّابِ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

تھا۔

۲۸۰ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سر مبارک کو کھنسی کیا کرتی تھی حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

۲۸۱ حضرت عائشہؓ میں سے دوسری سند نے ساتھ مذکور وہاں مضمون منقول ہے۔

مُحَادِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُزِيلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُزِيلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ مَعِيَ قَالَتْ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

بَابُ ۷۸ مَوَازِيَةُ الْحَائِضِ

وَالشَّرْبُ مِنْ سَوْرَهَا

۲۸۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْ سَوْرَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الْمَيْدُومُ بِي شَرِيعٍ بِي هَائِي وَعَنْ أَبِيهِ عَنْ شَرِيعٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْعُرُنِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِيٌّ وَكَانَ يَأْخُذُ الْغُرْقَى بِفَيْسِهِ عَلَى يَدِهِ فَأَغْرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَغْرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ قَدَمَهُ خَبْثٌ وَضَعْتُ فَيْسِي مِنَ الْغُرْقَى وَ يَذْعُرُ بِالشَّرَابِ فَيَغْسِمُ عَلَى يَدِهِ قَلِيلٌ أَنْ تَشْرَبَ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ قَدَمَهُ خَبْثٌ وَضَعْتُ فَيْسِي مِنَ الْفَرْدِ۔

۲۸۳ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَوَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَرَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُفَظٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْيُفْعَاءِ بْنِ شَرِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ قَدَمَهُ عَلَى الْفَوَاصِغِ الَّتِي أَقْرَبَتْ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَصْلِ سَوْرَتِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَابُ ۷۹ الْإِنْشَاءُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۲۸۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کے ساتھ کھانا اور

اس کا چھوٹا کھانا پینا

۲۸۲ حضرت ابن شریحؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کھانوں اپنے شوہر کے ہمراہ حالت حیض میں کھا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں وہ کھا سکتی ہے اور رسول کریم ﷺ مجھ کو بلایا کرتے تھے میں آپ ﷺ کے ساتھ کھاتی اور میں اس وقت حاضر ہوتی تھی آپؐ جہی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے میں پہلے اس حصہ کو چوتھی پھر اس کو رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس کو چوستے اور اس جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے جہی دمنہ لگایا تھا آپ ﷺ پرائی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے میں پہلے لے کر جاتی۔ پھر رکھ دیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ ﷺ اس کو اٹھا کر پیا کرتے اور آپؐ پر پالے پر اس جگہ پر منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۳ حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک (بڑی میں) اس جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگا کر پیا تھا اور میرا حصہ پانی آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کا چھوٹا پانی پینا

۲۸۳ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم

برتن عایت فرماتے ہیں اس برتن سے پانی چلتی اور میں حیض سے ہوتی تھی۔ پھر میں وہ برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی آپ تلاش فرما کر برتن میں اسی جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگا دیا تھا۔

۲۸۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی چلتی تھی حالت حیض میں پھر وہ برتن میں رسول کریم ﷺ کو پیش کر دیتی آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اس جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگا دیا تھا اور میں ہڈی حالت حیض میں ہی چوتی۔ پھر وہ ہڈی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ لگاتے کہ جہاں پر میں نے منہ لگا دیا تھا۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا پسینہ اس کا جوہا اس کا بچہ بوا آنا اور پانی پاک ہے۔ یہی حکم عائشہ (اور نبی) کے منہ کے احاب کا ہے۔

باب: عائشہ عورت کو اپنے ساتھ لٹانے سے متعلق

احادیث

۲۸۶۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا تو میں گل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھا دیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔ یعنی چادر میں لیٹ گئی۔

۲۸۷۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لفاف میں سوئے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی تو اگر میرے جسم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کچھ لگ جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَمْعَةَ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأْتِي الْوُضْوءَ فَاقْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَعَرَّى مُوَضِّعٌ لِيَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى رِجْلِيهِ۔

۲۸۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَمْعٌ وَسُفْيَانُ عَنْ الْمُثَنَّدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ حَائِضًا وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ قَدَهُ عَلَى مُوَضِّعٍ فِي قُبُورِ وَأَتَعَرَّى الْغُرَى وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ قَدَهُ عَلَى مُوَضِّعٍ فِي۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا پسینہ اس کا جوہا اس کا بچہ بوا آنا اور پانی پاک ہے۔ یہی حکم عائشہ (اور نبی) کے منہ کے احاب کا ہے۔

باب ۸۰: امضاء جعۃ

الحائض

۲۸۶۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْدُ بْنُ هِشَامٍ وَالْقَلْبُ لَمْ يَكُنْ يَحْمِلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْتَبَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُصْطَلِحَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحِمِيلَةِ إِذْ حَضَّتْ فَتَسَلَّلْتُ فَاتَّخَذْتُ بَيَاتَ حُرَيْثِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّعَسْتُ قُلْتُ نَعَمْ فَتَدْعَانِي فَاصْطَلَحْتُ مَعَهُ فِي الْحِمِيلَةِ۔

۲۸۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الْبَيْتِ الْوَحِيدِ وَأَنَا

اسی جگہ کو دھو ڈالتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے پھر نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد پھر آرام فرماتے۔ پھر اگر کچھ لگ جاتا تو اسی طریقہ سے کرتے۔

عَلَيْكَ أَوْ خَاتَمٌ فَإِنْ أَصَابَتْ يَمِينِي شَيْءٌ غَسَلْتُ مِجَنَانَهُ وَلَمْ بَعْدَهُ وَحَلَّتِي فِيهِ ثُمَّ بَعْدَهُ فَإِنْ أَصَابَتْ يَمِينِي شَيْءٌ لَعَلَّ يَمْلُ ذَلِكَ وَلَمْ بَعْدَهُ وَحَلَّتِي فِيهِ۔

باب ۸۱ مراد یہ ہے کہ صرف اسی جگہ کو کہ جس پر خون لگ گیا ہو چاہے اتنے ہی کپڑے ہی کپڑے کو دھو ڈالتے۔ اس سے زائد کپڑا یا جگہ نہ دھوتے۔ پھر نماز اسی کپڑے میں ادا فرماتے۔

باب ۸۲ حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اس کو چھونا
۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ ہیں سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین میں سے جب کسی کو حیض آتا تو حکم فرماتے کہ تم تہہ بند لے لو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیوی کے ساتھ آرام فرماتے ساتھ سوتے مطلب ہے کہ جماع کے علاوہ تمام کام انجام دیتے۔

بَابُ ۸۱ أَمَّا كَشْرَةُ الْخَائِضِ ۲۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرْجِيلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ خَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَكْبِتُهَا۔

۲۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں سے جو خاتون نہ بدہوتی اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس سے مباشرت فرماتے۔ (مفہوم ساہقہ روایت میں گزر چکا)

۲۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا جَرِيرًا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا خَافَتْ أَمْرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَرَوْنَهُمْ يَكْبِتُهَا۔

۲۹۰: حضرت میمونہ بن حنفیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت فرماتے اور وہ خاتون حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک نہ تین تہہ بند لے ہوئے ہوتی جو کہ دونوں ران کے آدھے حصہ اور کھنٹوں تک پہنچتی۔ (مطلب یہ ہے کہ ناف سے شروع ہوتی اور آدھی ران یا گھٹنوں تک ہوتی۔) ایک کی روایت میں ہے کہ اس تہہ بند کو وہ خاتون بہت مضبوطی سے باندھتی تھی۔

۲۹۰: أَخْبَرَنَا الطَّبْرِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ فِرَاقًا عَنْ عَائِشَةَ وَأَنَّ أَسْمَعَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ وَالْكَلْبِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيْلَةَ وَكَانَ الْكَلْبِيُّ يَقُولُ نَذْبَةً مَرَّةً وَنَذْبَةً مَرَّةً عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْبِتُ الْفَرْاقَ مِنْ تَسَاتِيهِ وَهِيَ خَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ الْخَصْفَ الْعَرَجَيْنِ وَالْمَرْحُجَتَيْنِ يُمِ حَبِيبُ الْكَلْبِيِّ مُحْتَجِرَةٌ بِهِ۔

باب ۸۳ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ

بَابُ ۸۲ التَّائِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

الْمَحْجُضِ﴾ کا مفہوم
۲۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے جس وقت کسی خاتون کو حیض آتا تو اس کو وہ اپنے ساتھ نہ رکھلاتے

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحْجُضِ ۲۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

شاس کو ساتھ پائی پاتے۔ شایک مکان میں اس کے ہمراہ رہتے۔ صحابہ کرام نے اس سے متعلق دریافت فرمایا اس پر خداوند قدس نے آیت کریمہ: ﴿وَسَلُّوْنَكَ عَنِ الْمُجْبِیْنَ﴾ نازل فرمائی۔ (اس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں۔ آپ سنیۃ فرمادیں کہ حیض ایک ناپاکی ہے تو تم لوگ خواتین سے حالت حیض میں صلحہ درود پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام کو تعم فرمایا کہ وہ عورتوں کو حالت حیض میں بھی ساتھ کھلائیں پائیں اور ایک مکان میں ساتھ رہیں اور علاوہ ہم بہتری کے تمام کام کریں۔

باب: نبی خداوندی اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالت حیض میں ہمستری کر لے اس کا کیا کفارہ ہے؟

۲۹۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی حائضہ بیوی سے ہم بستری کرے کہ وہ ایک دینہ رصدا ادا کرے۔

باب: جو خاتون احرام باندھے اور اس کو حیض شروع ہو جائے؟

۲۹۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے واسطے نکلا حج کے ارادہ سے۔ جس جب وقت مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت دوری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم کو حیض آنے لگا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تو وہ شے ہے جو کہ (تقدیر میں) لکھ دی گئی ہے خداوند قدس کی طرف سے آدمی عن کی صاحبزادیوں کے واسطے۔ اب تم وہ تمام کام انجام دو جو کہ حاجی

عَنِ نَاسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا حَاضَتْ الْمَرْأَةُ مِنْهُ لَمْ يُؤْكُلُوا وَلَمْ يُشَارِبُوا وَلَمْ يُحَامِضُوا فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَوْلَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَسْتَلُونَكَ عَنِ الْمُجْبِیْنَ فَلَمْ أَدَى الْآيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْكُلُوا وَيُشَارِبُوا وَيُحَامِضُوا فِي الْبُيُوتِ وَ أَنَّ يَصْعَدُوا بِهِمْ كُلَّ شَيْءٍ مَّا خَلَا الْحِمَامَ۔

باب ۸۳۔ اَمَّا يُجِبُّ عَلَى امْرِئٍ حَلَّتْهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عَلَيْهِ بَيِّتُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

۲۹۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْعَمِيدِ عَنْ ثُمَيْسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّحْلِ يَأْتِي الْمَرْأَةَ وَهِيَ حَائِضٌ يَنْصَلِّي بِدُبَّارٍ أَوْ يَنْصِفُ دُبَّارٍ۔

باب ۸۴۔ اَمَّا تَفْعَلُ الْمُحَرِّمَةَ إِذَا حَاضَتْ

۲۹۵۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَزَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرَفٍ حَضَّتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَتَيْتُ فَقَالَ مَا لَكَ الْفَسِبِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ تَحَبَّبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى نَسَائِهِ أَنْ يَفْعَلُوا مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطْلُقُوا بِالْيَبِيبِ وَ حَسَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ

لوگ انجام دیتے ہیں۔ لیکن تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (باقی کام
حیض سے پاکی کے بعد انجام دینا)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں
کی جانب سے ایک گائے کی قربانی کی۔

باب: نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟

۲۹۳: حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد
ماجد نے نقل فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ
نے کس طریقہ سے فریضہ حج انجام دیا؟ انہوں نے بیان
فرمایا: آپ (مدینہ منورہ سے حج کرنے کے واسطے روانہ ہوئے)
جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے صرف پانچ دن بچا رہ گئے تو ہم بھی آپ
ﷺ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام ذوالحلیہ
میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء
بنت حمیس رضی اللہ عنہا کے گھر بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہو گئی۔
انہوں نے کسی کو خدمت نبوی ﷺ میں بھیجا کہ اب مجھ کو کیا کرنا
چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم غسل کرو اور لنگوٹ کس لوہے کے
بعد ٹیک پکارا۔

باب: اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا

حکم ہے؟

۲۹۵: حضرت ام قیس بنت حصن سے روایت ہے کہ انہوں نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون
کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کو
ایک چھٹی گڑی کی نوک سے کھرچ ڈالو اور اس کو تم پیری کے پتے اور
پانی سے دھو ڈالو۔

۲۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون
نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر حیض کا خون کپڑے
میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کھرچ دو

بَابُ ۸۵ اَمَّا تَتَعَلَّ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ؟

۲۹۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالُوا
عَنْ حَبِيبَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
خَرَجَ لِيَحْمِلَ تَيْنَيْنِ مِنْ بَنِي الْقُضَيْةِ وَخَرَجَا مَعَهُ
حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ
عُمَيْسٍ مُعَمَّمَةً أَبِي أَبِي بَكْرٍ فَأَرَسَتْ إِلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي
وَأَسْتَقْرِئِي قَوْمَ إِبِلَيْ.

بَابُ ۸۶ اَوْحَ الْحَيْضِ

يُصِيبُ الثَّوْبَ

۲۹۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْيُقْدَامِ
ثَابِتُ الْخِثَمِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ
قَلْبٍ بِنْتُ مَعْصُيٍ أَتَتْهَا سَائِلَتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ خُجِّبِي بِصَلَعٍ
وَإِغْسِلِي بِمَاءٍ وَتَيَسَّرِ.

۲۹۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ خَمْدَةَ بِنِ
زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ قَابِلَةَ بِنْتِ الْمُثَنَّى عَنْ
أَسْمَاءَ بِنْتِ نَجْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي خَعْرِهَا أَنَّ

أَمْرًا اسْتَنْبَطَ الْإِسْلَامُ عَنْ دَمِ الْخُفْصِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حَبِيبٌ لَمْ أَفْرُصِهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْصَبَهُ وَصَلَى بِهِ۔

منی پاک ہے یا ناپاک:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ ناپاکی کو پانی سے ہی دھونا اور صاف کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص ناپاکی کو سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو اس سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور منی سے متعلق اصل مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ منی ناپاک ہے اور دوسری مجالس کی طرح اس کو پاک کرنا ضروری ہے اور منی ایک فضل ہے امام صاحب کی دلیل آیت کریمہ: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَانُ** اور یہ کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے معمول مبارک سے بھی دلیل ہے کہ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ بغیر دھوئے یا بغیر صاف کئے نماز ادا فرمائی ہو۔ بلکہ اس کو پاک صاف کرنے کے بعد ہی آپ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ البتہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اگر منی خشک ہو تو وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گی۔ لیکن آج کل عام طور سے منی رقیق اور تیلی ہوتی ہے اسی وجہ سے احناف کا قول ہے کہ منی بغیر دھونے ہوئے پاک نہ ہوگی۔ اس کو صرف رگڑ دینا کافی نہیں ہے اور حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی طہارت کے قائل ہیں۔ "وفد بسندل بہ عنی عدم صہارۃ المنی قال الحافظ فی التمع لیس فی حدیث العسل واولک تعارض لان الجمع بہما واضح علی لقول صہارۃ المنی دہ فعل العسل علی الاستحباب للتطہیر لا علی الوجوب" (زہر الروی علی حاشیہ نسائی ص. ۳۳)

باب: منی کپڑے میں لگ جانے کا حکم

بَابُ ۸۷ الْمَنِي يُصِيبُ الثَّوْبَ

۲۹۷۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے تھے جس کپڑے کو پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی نہ محسوس ہوتی تھی۔

۲۹۷۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ سَائِلًا أَمَّ حَبِيبَةَ رَوَّحَ الشَّيْءَ: «هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِّي فِي الثَّوْبِ إِذَا كَانَ يَجَامِعُ فِيهِ» قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَوْهُ أَدَى۔

خلاصہ الباب: مطلب یہ ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی محسوس ہوتی تو کپڑا پاک فرما کر یا کپڑے تبدیل کرنا نماز ادا فرماتے تھے۔

باب: کپڑے پر سے منی دھونے کا حکم

بَابُ ۸۸ اغْسِلِ الْمَنِي مِنَ الثَّوْبِ

۲۹۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

۲۹۸۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ

کے کپڑے مبارک سے میں منی دھویا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرمانے کیلئے تشریف لے جاتے اور پانی کے نشان آپ ﷺ کے کپڑوں میں ہوا کرتے تھے۔

باب: کپڑے سے منی کے کھرپنے سے متعلق

۳۹۹ حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ منی کو میں پانی سے نہیں دھوتی تھی)

عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَبَّاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْخِثَاءَ مِنْ قُرْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ لَعَنَ الْمَاءَ لَيُنِي تَوْبَةً.

باب ۸۹ اَفْرَكَ الْعَيْنِي مِنَ الثَّوْبِ

۳۹۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَسٍ عَنِ الْحَرِثِ بْنِ تَوْقَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْخِثَاءَ وَكَانَتْ مَرَّةً أُخْرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْ قُرْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

منی کو کھرچنا:

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ منی کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کھرچنا کافی ہے لیکن دراصل یہ اس زمانہ سے متعلق ہے کہ جبکہ منی خشک اور گاڑھی ہوا کرتی تھی لیکن آج کے دور میں منی تیلی اور قیش ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو دھونے کی قسم ہے۔ تفصیل حدیث سابق میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۳۰۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ الیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑے پہن منی دھوتی تو منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۰ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا تَهْوُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَزَقَ عَلَى أَنْ أَفْرَكَهُ مِنْ قُرْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۰۱ حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ میں درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۱ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَنَّهَا سَلَبَانُ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُهُ مِنْ قُرْبِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۰۲ حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ درحقیقت میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی مل دیا کرتی تھی۔

۳۰۲ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ نُوَيْسٍ عَنْ بَهْزٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي الْأَعْيُنِ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا رَزَقْتُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذْتُ.

۳۰۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل دیا کرتی تھی (یعنی کھرچ کر یا غسل کر دیتی تھی)۔

۳۰۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا رَزَقَ عَلَى أَنْ أَفْرَكَهُ مِنْ قُرْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۰۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ رِوَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا رَزَقْتُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذْتُ.

منی کھرپنے سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ منی چونکہ گاڑی اور خشک ہے تو کھرپنے سے صاف ہو جاتی تھی۔ مزید تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَامِلٍ الْمَرْزُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَابَتُنِي أَجْدُهُ يَوْمَ قُورَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاحْتَتَبْتُهُ مِنْهُ۔

۳۰۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی جب دیکھتی تھی تو اس کو صحت یا رتی تھی۔

باب 'کھانا' نہ کھانے والے بچہ کے پیشاب

کا حکم

باب ۹۰ ابول صبیہ الذی

لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

۳۰۵ حضرت ائمہ فقیہین سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک بھائی کے بچے کو لے کر جو کہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو گود میں بٹھلایا۔ اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مٹا کر اس پر پانی چھڑک دیا اس کو نکس دیا۔

۳۰۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنْ أَبِي مَعْصُومٍ أَنَّ ابْنَ لَهَا صَبِيغٌ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنَسَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرٍ فَكَانَ عَلَى قُرْبِهِ فَنَدَعَا مَاءً فَطَسَخَهُ وَلَمْ يَنْعَسْهُ۔

۳۰۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا حاضر ہوا اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

۳۰۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَمَاعٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَكَانَ عَلَيْهِ فَنَدَعَا مَاءً فَطَسَخَهُ بِأَفْئِهِ۔

بچے کے پیشاب کا حکم:

مذکورہ حدیث شریف سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ جو بچہ ابھی نہ اذکھار ہوا ہو بلکہ صرف ماں کا دودھ پی رہا ہو مگر وہ پیشاب کر دے تو اس جگہ اس قدر پانی بہانا کافی ہے کہ جو پیشاب پر نہ دہی دے سکے لیکن احناف کا قول ہے کہ جس طریق سے دوسری نجاسات کے ازالہ کا حکم ہے اسی طرح سے پیشاب سے ازالہ کرنے کا حکم ہے اور حنفی کی دلیل بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکورہ احادیث شریفہ ہیں کہ جن میں پیشاب کے قطرات سے نہ نچنے پر مذاب قبر اور دیگر مایہ مذکور ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے: ((السُّوْءُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَدَاةُ مِنَ الْفَمِ مَزَادٌ كَمَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ)) البتہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں معمولی فرق ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کا خزانہ تنگ ہوتا ہے اور وہ پھیل کر پھلتا ہے اس وجہ سے اس کو زیادہ شدت سے دھونا

ضروری ہے اور لڑکے کے پیشاب میں (جو کہ دودھ پی رہا ہو) اس سے کم شدت ہے لیکن دھواں اس کو بھی نہ ماری ہے تفصیل شرعاً حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: لڑکی کے پیشاب سے متعلق

۳۰۷: حضرت ابو جرح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھ لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جائے۔

بَابُ ۹۱ لَيُولُ الْجَارِيَةِ

۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ حَبِيبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ يُولَى الْجَارِيَةِ وَيُبْرُسُ مِنْ يُولَى الْعَلَامِ۔

باب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے

پیشاب کا حکم

۳۰۸: حضرت انس بن مالک حبشہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکس کے چند لوگ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے زبان سے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور والے لوگ ہیں (ہمارا گذر اوقات دودھ ہی پر ہے) اور ہم کاشت کار لوگ نہیں ہیں اور ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی ہے۔ رسول کریم نے ان کے واسطے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پی لیا کرو اور باہر جا کر رہو۔ جب وہ لوگ صحت یاب ہو گئے اور وہ لوگ قبیلہ حرجہ کے ایک جانب تھے تو وہ لوگ کاقر بن گئے اور اسلام قبول کر کے مدینہ ہو گئے۔ وہ لوگ نبی کے چرواہے کو قتل کرے اور اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ جس وقت یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے تلاش کرنے والے لوگوں کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے آئے تو ان کی آنکھیں (سلائی سے) پھونک دی گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو اسی جگہ مقام حرجہ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ تپ تپ کر مر گئے۔

بَابُ ۹۲ لَيُولُ

مَا يُوَكِّلُ لَحْمَهُ

۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَنَسَ أَوْ رَحَالَ بْنَ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ حَرَجٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ دِينٍ وَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي وَزَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا بِهَا فَيَبْرُسُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَيُّهَا فَلَمَّا ضَحُّوا وَكَلَّمُوا بِسَاجِدَةِ الْخَرَّةِ خَفَرُوا نَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَافِعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَقْبَلُوا الذُّودَ فَكَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَتِ الطَّلَبُ فِي أَفَارِهِمْ فَأَبَى بِهِمْ فَيَسْرُوا أَغْنَيْتَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْسَلَهُمْ ثُمَّ نَزَحُوا إِلَى الْخَرَّةِ عَلَى خِلَابِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

۳۰۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں کو یہ منورہ کی آب و ہوا ساقط نہ آئی۔ ان کے (چہرہ کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر وچڑھ گئے رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور طہارت) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتیٰ کہ وہ لوگ مرض سے شفا پا گئے۔ تو وہ لوگوں چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیوں چلائی گئیں۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی ﷺ نے یہ سزا ان لوگوں کے کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے دی؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: کفر کی وجہ سے سزا دی۔

۳۰۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُصَرِّبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَهْرَابُ بْنُ عُرَيْبَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَسْلَمُوا فَاجْتَنَبُوا النَّدْبَةَ حَتَّى أَصْعَرَتْ أَوَانِيَهُمْ وَغَضِبَتْ نَظْمُهُمْ فَكَفَّ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَقَاعٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَرْوُوا مِنْ النَّبَايَا وَأَتَوَلَّيَهَا حَتَّى صَحُّوا فَفَقَلُوا وَاجْتَنَبُوا وَأَسْتَفْهَأُوا الْإِبِلَ فَكَفَّ بَنِي اللَّهِ ﷺ فِي حَلَبِهِمْ فَأَبَى بِهِمْ فَفَقَعَ أَبْدَانَهُمْ وَأَوْرَجْلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ بِكَفْرِ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكَفْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُلِيِّ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ عَلِيٍّ وَالصَّوَابُ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ بْنِ الصَّبِّ مَوْسَلٌ۔

پیشاب کا استعمال:

واضح رہے کہ پیشاب کے استعمال کی کسی بھی طرح سے اجازت نہیں ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے کسی خاص وجہ سے ان کو پیشاب کے استعمال کی اجازت دی جو کہ حد کے حکم سے منسوخ ہے اور ان لوگوں کو حکم قتل کرنے کا دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قبیلہ کے افراد نے پہلے تو جبراً سے قتل کیا اور پھر اونٹ ہانک کر لے گئے اور پھر وہ لوگ مرتد ہو گئے اور ظاہر ہے کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہی ہے۔

باب: حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

بَابُ ۹۳ أَقْرَبُ مَا يَوْكُلُ لِحِمَّةٍ يُصِيبُ الشَّوَبَ

۳۱۰ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے طہارت کا کعبہ کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے، ایک جماعت قبیلہ قریش کے افراد کی بھیجی ہوئی تھی ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا ان

۳۱۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانٍ فِي حِكْمِهِ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ يَحْيَىٰ أَنَّ مَحْلُوقًا قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ صَالِحًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَيْرٍ بْنِ مُبَيِّنٍ قَالَ

لوگوں میں سے کسی شخص نے کہا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے جو کہ اس ناپاک کو یعنی اہانت کی اوچھوٹ کر کھڑا رہے جس وقت یہ شخص (سجود) سجدہ کریں تو یہ گندگی آپ ﷺ کی پشت پر رکھ دے۔ ان لوگوں میں ایک بد نصیب انسان کھڑا ہوا اور وہ شخص گندگی لے کر کھڑا رہا جس وقت آپ ﷺ سجدہ میں گئے تو اس بد نصیب شخص نے وہ گندگی آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو جو کہ اس وقت (نا بالغ) لڑکی تھیں وہ بھی بھائی ہوئی آئیں اور آپ ﷺ کی پشت مبارک سے وہ گندگی اٹھائی۔ جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا اے خدا تو قریش کو سمجھ لے۔ یہ جملہ آپ ﷺ نے تمین مرتبہ ارشاد فرمایا اے خدا تو ابو جہل بن ہشام اور شبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اسی طرح سات قریش کے قبیلہ کا نام لے کر آپ ﷺ نے بد دعا فرمائی۔ عبد اللہ بن عباسؓ نے نقل کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ پر رقرآن کریم نازل فرمایا ہے میں سے ان لوگوں کو غزوہ بدر کے دن ایک اندھے کو نہیں کے اندر گرہا ہوا یا (یعنی ان لوگوں کو دنیا ہی میں سخت ترین سزا مل گئی)۔

باب: اگر تھوک کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم

۳۱۱ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ایک کونہ میں تھوک کر اس کو اس سے مل دیا۔

۳۱۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے ساتھی کی طرف زحمو کے نہ تو دائیں جانب اور نہ ہی بائیں جانب بلکہ پیچھے کی طرف پاؤں کی طرف زحمو کے ورنہ تو جس طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوکا کرتے تھے تو اس طرح سے زحمو دے یعنی اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مل دے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ رَسُوْلٍ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْطَلِيْ بِعِذَةِ النَّبِيِّ وَمَلَأَ
هُ مِنْ قُرْبَيْهِ حُلُوْمًا وَقَدْ تَحَرَّوْا حَزْرًا فَقَالَ
نَعْتِظُهُمْ أَنْ يَكُنْ بِأَحَدٍ هَذَا الْفَرْثُ بِدَيْهٍ ثُمَّ تَنَهَّيْ
حَتَّى يَنْصَحَ وَخِطَّةٌ سَاحِدًا فَيَصْغُوْهُ بِنَيْبٍ عَلَى ظَهْرِهِ
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِ نَعَتْ أَضْلَعَهَا فَآخَذَ الْفَرْثُ فَذَهَبَ
بِهِ ثُمَّ انْهَلَتْ فَلَمَّا حَرَسَ سَاحِدًا وَصَعَدَ عَلَى ظَهْرِهِ
فَأَخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ
فَعَاثَتْ تَسْخِي فَاخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ
صَلَوْتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيَّ بِقُرْبَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
اللَّهُمَّ عَلَيَّ بِأَبِيْ هَاشِمٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَعَقْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَغَفَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ حَتَّى
عَدَّ سِتْعَةً مِنْ قُرْبَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هُوَ الَّذِي أَمَرَ
عَلَيْهِ الْكِنَاثَ لَقَدْزَأَبْتُهُمْ صَرَعِي يَوْمَ نَذَرِ فِي
قَلْبِي وَأَجِدُ۔

۹۳ البراق یُصِيبُ التَّوْبَ

۳۱۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
حُسَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ حُرُوفَ رِذَائِهِ
فَصَقَّ فِيهِ قِرْدَةً نَعَصَةً عَلَى نَعْصِي۔

۳۱۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ بِهْرَانَ
يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي زَائِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَخَذَ كُمَهُ فَلَا
يَنْزِلُ مِنْ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ شِمَاوِهِ أَوْ
تَحْتَ كَتِفِهِ وَلَا يَنْزِلُ الْبُرْقُ الشَّيْءُ ۝ هَكَذَا هِيَ تَوْبُهُ
وَذَلِكَ۔

قبلہ کی طرف تھوکنا:

سامنے چونکہ قبلہ ۳۰ ہے اس لئے سامنے کی طرف تھوکنا منع ہے چاہے نماز پڑھ رہا ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو قبلہ سامنے یا جس رخ پر خارج میں پڑھا ہو اس کی جانب تھوکنا منع ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے باقی اگر نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آگئی تو پاؤں کی جانب تھوکنا چاہئے۔

اگر مسجد میں قالین وغیرہ بچھا ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو یہ ضروری ہے کہ Tissue چادر کے کوئے یا درمال میں تھوکا جائے۔ مزید تفصیل ادارہ نبی کی شائع کردہ کتاب ”سُنن ابوداؤد“ میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

باب: تیمم کے شروع ہونے سے متعلق

باب ۱۹۵ اَبْدَءُ التَّيْمُمِ

۳۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے اور ہم جس وقت مقام پیدا ہوا۔ یا ذاتِ الجحش میں پہنچ گئے تو میرا گلے کا پاروٹ کر گر گیا۔ رسول کریم ﷺ اس کو تلاش فرمانے کیلئے رک گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ دوسرے لوگ بھی ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پر پانی موجود نہ تھا اور نہ ہی لوگوں کے ہمراہ پانی تھا۔ چنانچہ لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آپ دیکھ لیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کارنامہ انجام دیا؟ (یعنی ہارم کر دیا) اور انہوں نے رسول کریم ﷺ اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایک ایسی جگہ ٹھہرایا جہاں پر پانی تک نہیں ہے اور نہ ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت رسول کریم ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول کریم ﷺ کو اور دیگر حضرات کو ایک ایسی جگہ روک دیا (یعنی ٹھہرا دیا) کہ جس جگہ نہ تو پانی ہے اور نہ ہی ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے اور یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے اور میری کمر میں (تکڑی وغیرہ سے) ٹھونک مارنے لگے اور میرے اوپر ناراض ہو گئے لیکن میں اپنی جگہ سے نہیں ہلی صرف اسی وجہ سے کہ رسول کریم ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (آپ ﷺ اسی طرح سے آرام فرما رہے) اور سوتے رہے جس وقت آپ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو وہاں پر پانی موجود نہ تھا۔

۳۱۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَتَوَذَّابِ النَّخْلِشِ الْفَلَّاحُ عَقْدِيْنِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَانِيَةِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَتَلَّسُّوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَى النَّاسُ أَكَاكِبِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالُوا لَا تَقْرَأْ مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ فَقَامَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَتَلَّسُّوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْبَغَ رَأْسَهُ عَلَى قِدْحِيْنِي فَقَامَ فَقَالَ حَسْبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَتَلَّسُّوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَايَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَحَقَّ بَطْعُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِيْ فَقَامَ مَعِي مِنَ النَّعْرَةِ إِلَّا نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قِدْحِيْنِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَتَنَزَّلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ النَّبِيُّ فَقَالَ أَسْبَدَ مِنْ حُضْنِي مَا جِي

بِأَوَّلِيَّ بَرِّحِكُمْ يَا آلَ أَهْبَىٰ نَحْمُ قَالَتْ فَعَلْنَا الْفِعْلُ
الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ لَوْ خَذْنَا الْعِلْمَ لَنُحْنُ۔
چنانچہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام بیڑہ میں سے بعض
حضرات نے بغیر وضو کے ہی نماز پڑھ لی اس پر خداوند قدوس نے
آیت تجیم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حنیسؓ نے فرمایا کہ یہ
تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے اے صدیق اکبرؓ سب کے گھر کے
لوگوں کا کثرت صدیقؓ نے فرمایا اس کے بعد ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا
کہ جس پر میں سوار تھی تو پھر میرا اس سے بچنے سے مل گیا۔

امت محمدؐ کی خصوصیت:

تیمم امت محمدؐ کی خصوصیت ہے سابقہ امتوں کو یہ عظیم انعام حاصل نہیں تھا مہیا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا
ہے: ((جَعَلْتُ لِي الْاَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا)) یعنی میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد اور پاک جگہ بنائی گئی ہے اور تیمم کے
باب میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تیمم کرنے کے لئے ہاتھوں کو دوسرے مٹی یا پتھر پر مارنا ضروری ہے۔ حضرت امام
شافعیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے اور ان دونوں ائمہؒ نے یہی فرمایا ہے کہ تیمم کہنی تک ہو گا اور اس کے بغیر جائز نہیں ہے۔ البتہ اہل
خطابہ، امام زہریؒ اور حضرت سعید بن المسیبؒ وغیرہ تیمم کو ایک ہی مرتبہ زمین یا پتھر پر ہاتھ مارنے کو کافی فرماتے ہیں یہ آخراذکر
حضرات کاندھلویؒ یا بطونؒ تک تیمم کرنے کو ضروری فرماتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث میں غزوہ بدرؓ کی اصطلاح کا تذکرہ ہے کہ جس
جگہ یہ واقعہ پیش آیا اس غزوہ کو غزوہ بدرؓ بھی کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں تیمم سے متعلق آیت کریمہ: ﴿فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا مَاءً
فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ نازل ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث ۳۱۳ کے بارے میں حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں اس وقت چونکہ پانی
دور دور تک موجود نہ تھا اس وجہ سے آپؐ نے تیمم فرمایا کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر پانی معہد ہے
لیکن انسان اس کے استعمال پر قادر نہیں ہے تو جب بھی تیمم درست ہو گا جیسے کہ مثلاً کوئی شخص سمندری سفر کر رہا ہے اور اتفاق سے
بحری جہاز میں پانی نہیں مل رہا ہے اور قریب میں کوئی پورٹ بھی ایسی نہیں کہ جہاں جہاز ٹھہر سکے اور پانی مل سکے تو وہاں پر تیمم
درست ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ نے بھی فرماتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ یا نماز عیدین کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور اس قدر وقت
نہ ہو کہ وضو کر سکے تو تیمم درست ہے اور تیمم کی جگہ درست ہے اس کی تفصیلی بحث شروحات حدیث میں موجود ہے جس کا خلاصہ یہ
ہے کہ دیوار سے بھی تیمم کرنا درست ہے جبکہ اس پر غبار موجود ہو اور تیمم کے درست ہونے کے لئے زمین کی جنس سے اس شے کا
ہونا ضروری ہے کہ جس سے تیمم کر رہا ہے۔ اس مسئلہ میں صاحب زہر الرئی تحریر فرماتے ہیں: "اعلم ان العلماء اختلفوا في
التيهم خدمت ابو حنيفة ومالك والشافعي في قول اصحابهم الا في صورة اللوحه وفرقه للبدين في العرفين۔ الا
ان قال ودع كذا واحد اصل الحديث الى حديث منها لزم الرجوع في ذلك الكتاب وهو ضربين ضربة للوحه
وصيرة للبدين في العرفين فباسا على الوصوه الخ" (زہر الرئی اعنی حاشیہ النسائی ص: ۳۵)۔
نوٹ: مزید تفصیل ادارہ مذکورہ (مکتبہ العلم) کی کتاب "مدل بہشتی زیور" ص ۶۵ میں ملاحظہ فرمائیں۔ مصنف مولانا
اشرف علی تھانویؒ۔

باب: سفر کے بغیر تیمم

۳۱۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے جو کہ حضرت ابن عباسؓ کے خادم تھے اور حضرت عبداللہ بن زیدؓ جو کہ حضرت یونسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خادم تھے دونوں کے دونوں حضرت ابو جہم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ ضرر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھل (جگہ کا) نہ توفیق لائے کہ راستہ میں ایک شخص ملا اس شخص نے سوام کیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے نزدیک تشریف لائے اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔

باب ۹۶ التیمم فی الحضر

۳۱۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُفَيفِ بْنِ رَيْبَعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي عُبَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَمَّا وَعَدُ اللَّهِ مَنْ تَسَارَى مَوْلَى مَيْمُونَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي هُرَيْرٍ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّخْطَةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَوُحِبُّهُ أَقْبَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَحَوُّيْهِ لِيُخْلِعَ لِي وَلِقَائِهِ رَحُلٌ فَسَلَّمَهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزِدْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْبَيْتِ فَسَمِعَ يُوَحِّيه وَيَذِيه ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

سلام سے متعلق ایک ادب:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جو شخص پیش بپا خانہ یا استنجی میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کے سلام کا جواب دینا ہے۔

باب: مقیم ہونے کی حالت میں تیمم

۳۱۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی ہے اور پانی پانی غسل لینے نہ مل سکا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم نماز نہ پڑھو (یعنی نماز اس صورت میں قضا کرو) جس وقت پانی مل جائے تو تم اس وقت غسل کر کے نماز ادا کر لینا۔ حضرت عمار بن یاسرؓ نے فرمایا کہ اسے امیر المؤمنینؓ نے کیا آپ کو یہ بات نہیں یاد ہے کہ جس وقت میں آپؐ دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حالت جنابت ہو گئی تھی اور ہم کو پانی نہیں مل سکا تھا اور آپؐ نے نماز ہی میں نہیں پڑھی تھی اور میں نے تمام معنی میں پہنچ کر نماز ادا کی تھی۔ ہم لوگ جس وقت خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ۹۷ التیمم فی الحضر

۳۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ دَرٍّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَحْلًا أَمَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَحْسَنُ فَلَمْ أَحِبِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ يَأْتِيهِ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذَكَّرُ إِذَا مَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَاحْتَبَأَ فَلَمْ يَحِبِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا مَا فَتَمَعْتُكَ فِي الزُّبَابِ فَصَلَّيْتُ فَاتَّبَعَتْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ بِحُكْمِكَ فَطَرْتُ الْيُسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

فرمایا (تم کوئی کھانسی لوٹ مارنا ضروری نہیں تھا) تم کو کافی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان میں چوٹک ماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ کو مت اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر پھیرا۔ سہل نے شک کیا ہے ہاتھوں کا مسح دونوں ہونچوں تک یا دونوں کبھی تک (پچھرا) یہ سن کر عمر بن خطاب نے فرمایا: جو تم نے نقل کیا ہے اس کو ہم تمہارے ہی پر دکر تے ہیں۔

۳۱۶ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو غسل کی ضرورت پیش آئی اور میں اونٹوں میں مشغول تھا تو مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں اس طرح سے (تیمم کرنے کی نیت سے) لوٹ پوٹ ہوا کہ جس طریقہ سے ہانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے واسطے تیمم کر، کافی تھا۔

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْدِرُ فِيهِ إِلَى الْبِرِّ قَطْبِي أَنْزِلِي إِلَى الْخَفِيِّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطِّابِ مَا تَوَلَّيْتُ.

۳۱۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْدِرُ فِيهِ إِلَى الْبِرِّ قَطْبِي أَنْزِلِي إِلَى الْخَفِيِّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطِّابِ مَا تَوَلَّيْتُ.

جنسی کے لئے تیمم:

زید اور حماد اور حضرات محدثین کی یہی رائے ہے کہ جس شخص کو جنابت کی حاجت لاحق ہو جائے اور اس کو پانی نہ مل سکے یا وہ پانی پر قدورست ہو تو بدھ مجبوری اس کے واسطے بھی تیمم درست ہے جس طریقہ سے وضو والے کے لئے تیمم درست ہے اس طریقہ سے جنسی کے لئے بھی درست ہے اور مذکور بالا حدیث سے جنسی کے لئے تیمم کا کافی ہونا ثابت ہے اگرچہ حضرت عمرؓ نے جنسی کے لئے تیمم کو درست نہیں فرمایا مگر حضرت عمار بن یاسرؓ نے اپنا واقعہ یاد دلایا کہ جس کی تفصیل مذکورہ حدیث میں ہے۔ شروعات حدیث میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے اردو میں درس ترمذی جلد اول اور تقریر ترمذی جلد اول از حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی سیّد ص ۴۲۰-۴۲۳ پر اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

باب: سفر میں تیمم کرنا

۳۱۷ حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت میں مقام اولات النجش میں پہنچے اور غصہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں اور ان کا گلو بند ملک یمن کے موتی کے گھ کا تھ جو کہ (ماتی) قطار کے گلوں کا تھا وہ لوٹ کر گر گیا۔ لوگ اس گلو بند کی تلاش کرنے میں مشغول ہو گئے لوگوں کے پاس پانی تک موجود نہ تھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حاضر صدیقہ رضی اللہ عنہا پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

بَابُ ۱۹۸ التَّيْمُمُ فِي السَّفَرِ

۳۱۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْدِرُ فِيهِ إِلَى الْبِرِّ قَطْبِي أَنْزِلِي إِلَى الْخَفِيِّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطِّابِ مَا تَوَلَّيْتُ.

پھر ایک ماری اور چہرہ پر مس فرمایا اور کچھ دیر تک کہیں ایک تک مس فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اے عمار! تم خدا سے ڈرو کہ تم بغیر کسی روک ٹوک کے حدیث نقل کرتے ہو (شاید تم بھول گئے ہو یا تم کو دھوکہ ہو گیا ہے) حضرت عمارؓ نے فرمایا: اے امیر المومنینؓ! اگر آپ چاہیں تو میں اس حدیث کو نقل نہ کروں گا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: تم نہیں بلکہ تم نقل کرو! اس کو ہم تمہارے ہی حوالہ کر دیں گے یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم اس پر نہیں عمل کریں گے جس وقت تک دوسرے شخص کی گواہی ہی نہ آئے۔

تیمم سے متعلق ایک بحث:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عمار رضی اللہ عنہما پر غلط گوئی کا شک ہو بلکہ یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے مزاج میں بہت زیادہ احتیاط تھی اور وہ اسی احتیاط کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کافی نہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ دوسرا گواہ اس بات کی تصدیق نہ کرتا تو اس وقت تک اس بات کو نہیں تسلیم فرماتے اور خاص طور سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے حتم کے بارے میں یہی تھی کہ جنہی شخص کو حتم کرتا درست نہیں ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے مخالف تھے اور اس کے خلاف دوسری احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء اور مجتہدین کرام رضی اللہ عنہم نے حتم کے مسئلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے گمراہی کی طرف نہیں خیال فرمایا اور دیگر مستند احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت کے اس کے حق میں ہونے کی بناء پر جنہی کے لئے بھی حتم درست فرمایا۔

بَابُ ٢٠١ نَوْعُ آخَرٍ مِنَ التَّيْمَمِ

٣٠٠ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ بَرِيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَهْرٌ قَالَ
 حَدَّثَنَا سُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ قَدْرِ عَنْ أَبِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنْزَلَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ سَأَلَ
 بَنِي الْحَارِثِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ فَلَمْ يَنْدِرْ مَا يَقُولُ فَقَالَ
 عُمَرُو أَوْ نَذَرْتُكُمْ خَيْبٌ كَمَا فِي سَرِيَةٍ فَأَحْسَنْتُ
 فَتَسَعَّدْتُ فِي الشَّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَخْلُجُكَ هَكَذَا وَضَرَبَ سُعْبَةُ
 بِيَدِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَقَحَ فِي يَدَيْهِ وَنَسَحَ بِيَمَانِهِ
 وَخَذَ وَغَلَبَهُ مَرَّةً وَارْتَدَّ.

۳۴۱ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَسْقُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ

باب: تہتم کا ایک دوسرا طریقہ

۳۲۰ حضرت عبدالرحمن بن ابراہیم جو سب سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کو سے حکم کا مسئلہ دریافت کیا وہ اس مسئلہ کا جواب نہ دے سکا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم کو یہ بات یاد ہے کہ جس وقت ہم اور تم دونوں ایک لشکر میں تھے اور مجھے شمس سرے کی ضرورت پیش آئی میں منی میں اس لوٹ ہو گیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا آپ نے مجھے فرمایا تم کو اس طریقہ سے کربہ کافی تھا اور (تیمم کرنے کیلئے) حضرت شعبہؓ سے دونوں گھنٹوں پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان پر چھوٹ کر دئی اور چوبیس اور دونوں پر نیچوں پر ایک مرتبہ فرمایا۔

۳۲۱۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک شخص کو

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذُرًّا يَقُولُ قَالَ عَنِ
أَبِي إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعَهُ الْحَكَمَ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَسَ وَخَلَّ فَاتَى عُمَرَ وَرَجَعِي
اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَسْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَا قَالَ لَا
تُصَلِّي قَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ
فَأَخْبَسْنَا فَلَمَّا أَتَيْتُكَ تَصَلَّى وَأَمَّا أَنَا فَاتَى فَنَمَعْتُكَ
فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَخْشِيكَ وَصَرَبَ شُعْبَةُ بِحَقِّهِ
صُرْبَةً وَتَفَعَّلَ بِهِمَا ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ
مَسَحَ بِهِمَا وَخَفَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَذْرِي مَا هُوَ
فَقَالَ إِنْ يَشَاءُ لَا أَحَدُهُمَا وَذَكَرْتُ شَيْئًا سَلَمَةً فِي
هَذَا الْإِسْلَامِ عَنْ أَبِي تَرْوَيْكَ وَزَادَ سَلَمَةً قَالَ تَعْلَى
بُوكُوكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتُ.

فصل کرنے کی ضرورت پیش آگئی وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں جنبی ہوں اور غسل کرنے کے
واسطے مجھ کو پانی نہیں مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ تم ایسی صورت میں نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: کیا تم کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ جس وقت ہم لوگ ایک لشکر میں
تھے پھر ہم لوگوں کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی۔ تم نے تو نماز
ہی نہ پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھی تھی۔
پھر میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض
کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو یہ کرنا بالکل کافی تھا اور حضرت شعبہ
رضی اللہ عنہ نے اپنی بھیلی زمین پر ماری پھر اس پر بھونک ماری اس کے بعد
دونوں ہاتھ کی بھیلی کو ملا ایک کو دوسری سے ملا پھر چہرہ پر مس فرمایا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو حلوم نہیں ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: چلو کوئی بات نہیں ہے اگر تم لوگوں کی رائے نہیں ہے تو میں اس
روایت کو نقل کروں بلکہ جو تم نقل کرو گے وہ تمہارے ذمہ رہے گا۔

باب ۲۰۲ نوۃ آخر

۳۲۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَلِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ وَتَلَمَّ عَنْ
ذُرِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْرَءِيلَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ وَخَلَّ
حَتَّى أَتَى عُمَرَ وَرَجَعِي اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَخْبَسْتُ فَلَمْ
أَجِدْ مَا قَالَ لَا تُصَلِّي فَقَالَ عُمَرُ أَمَا تَذْكُرُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَخْبَسْنَا فَلَمْ
نَجِدْ مَا قَالَ أَتَيْتُكَ تَصَلَّى وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعْتُكَ فِي
النَّوَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَخْشِيكَ
وَصَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَقِّهِ وَتَفَعَّلَ بِهِمَا ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ
مَسَحَ بِهِمَا وَخَفَهُ وَخَفَهُ شَيْئًا سَلَمَةً وَقَالَ لَا
أَذْرِي يَدِي إِلَى الْمِرْقَاطِ أَوْ إِلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ

باب: ایک اور دوسری قسم کا تیمم
۳۲۲ حضرت عبدالرحمن بن ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں جنبی ہوں۔ اگر
مجھ کو پانی نہ مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز
نہ ادا کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کیا تم
کو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ جس وقت میں اور تم دونوں کے دونوں
ایک ہی لشکر میں تھے۔ پھر ہم کو جنابت کی حالت لاحق ہوگئی اور ہم کو
پانی نہ مل سکا۔ تم نے تو نماز ادا کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا
پھر میں نے نماز ادا کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طرح سے عمل کرنا کافی تھا
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تمہاری نیست سے) دونوں ہاتھ کو
زمین پر مارا پھر ان میں پھونک ماری پھر چہرہ کا مس فرمایا اور دونوں

یہو یحیٰ کا مسح کیا۔ حضرت سمر نے اس حدیث کے بارے میں شک کیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا تذکرہ کیا ہو یہ بات یاد نہیں ہے۔

وَوَلَّيْتُ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتُ قَالَ صُعْتُ حَتَّى يَقُولَ
الْكُفْيُ وَالْوَحْيُ وَالْبِرَاعِي فَقَالَ لَهُ مَضُورٌ مَا
تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الْبِرَاعِي أَخَذَ غَيْرَكَ فَشَكَ
سَلَمَةً فَقَالَ لَا أَذْهَبُ إِلَّا ذَكَرَ الْبِرَاعِي أَوْ لَا۔

باب: جنسی شخص کو تیمم کرنا درست ہے

باب ۲۰۳ تیمم الجنب

۳۲۳: حضرت شقیق بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود بن یزید اور حضرت ابوموسیٰ بن یزید کے پاس بیٹھا تھا حضرت ابوموسیٰ بن یزید نے حضرت عبداللہ بن مسعود بن یزید سے فرمایا کیا تم نے حضرت عمار بن یزید کا یہ قول نہیں سنا کہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر بن یزید سے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک کام کے واسطے بھیجا مجھ کو وہاں پر غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور پانی نہ مل سکا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کو زمین پر ایک مرتبہ مارا اور دونوں ہاتھ پر پھونک ماری پھر بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر مارا اور دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارا اپنے دونوں ہاتھوں سمیت اور پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ عبداللہ بن یزید نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ عمر بن یزید نے عمار بن یزید سے فرمانے پر انکشاف نہیں کیا۔

۳۲۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ مُوسَى فَقَالَ أَبُو
مُوسَى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ تَغْيِيْرُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجِهِ فَأَجَسَتْ قَلَمُ
أَخِي الْهَمَاءُ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّغِيرِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا
كَانَ يَخْشَى أَنْ يَقُولَ هَكَذَا وَحَرَّتْ يَدِي عَلَى
الْأُذُنِ صَرِيحَةً فَسَمِعَ كَهْفَهُ ثُمَّ نَقَضَهُمَا ثُمَّ
حَرَّتْ يَسْمَاءُ عَلَى يَمِينِهِ وَيَسْمَاءُ عَلَى شِمَالِهِ
عَلَى كَهْفِهِ وَوَحَّدَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوَلَمْ تَرَوْعَمَ لَهُ
يَقَعُ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

باب: مٹی سے تیمم کے متعلق حدیث

باب ۲۰۴ تیمم بالصغیر

۳۲۴: حضرت عمران بن حصین بن یزید سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ گھٹس لوگوں سے تیمم کر رہا ہے اور جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ کس وجہ سے تم جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں مل سکا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے اوپر مٹی لازم کرلو۔ دو تمہارے واسطے کافی ہے جس وقت پانی نہ مل سکے تو تم اس پر تیمم کرلو۔

۳۲۴ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِي جَرَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ
حَضْرٍ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاى
وَحَلَا مَعَهُ لَا يَصْبِيْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ نَا فُلَانٌ مَا
سَمِعْتُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ بَا رَسُولُ اللَّهِ
أَصَابَنِي حَمَاتٌ وَلَا مَاءَ فَإِنْ عَلَيَّ بِالصَّغِيرِ فَإِنَّهُ
يَكْفِيَنِي۔

باب: ایک ہی تیمم سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۳۲۵. حضرت ابوہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پاک مٹی مسلمان کے واسطے وضو کے قائم مقام ہے (چاہے) کوئی شخص دس سال تک پانی نہ پاسکے۔

خلاصۃ الباب: یعنی ضرورت شرعی کے موقع پر تیمم پوری طرح وضو کے حکم میں ہے اور اس سے وہ تمام عبادات درست ہیں جو کہ وضو سے درست ہوتی ہیں۔

باب: جو شخص وضو کیلئے پانی اور تیمم کرنے کیلئے مٹی

نہ پاسکے

۳۲۶. عائشہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اسید بن حضیر اور کئی حضرات کو عائشہ زوجہ کے ہار کی تلاش کے واسطے بھیجا کہ جس ہار کو وہ کسی اپنی دوران سفر کی قیام گاہ میں بھول گئی تھیں تو نماز کا وقت ہو گیا اور ان لوگوں کا نہ تو وضو تھا اور نہ ہی وہاں پر وضو کرنے کیلئے پانی موجود تھا چنانچہ ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو اس پر آیت: **تَتِمُّمُوا فَإِنْ تَجَدُّوا مَاءً** نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس وقت تمہارے ذمہ ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کو تم برا سمجھتی تھی تو خداوند قدوس نے تمہارے واسطے اس میں خیر کا پہلو پیدا فرمادیا۔ تمہارے واسطے بھی اور دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی۔

۳۲۷. طارق بن سہب سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو جنابت لاحق ہوئی اس نے نماز نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ گھٹس پانی کی چھتو میں مشغول رہا اور وہ پانی ملنے کا منتظر رہا اور نماز کا وقت ابھی باقی تھا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا تو آپؐ پر توبہ فرمادے۔ آپؐ نے اچھا کیا پھر ایک دوسرے شخص کو جنابت کی حالت لاحق ہوئی اس نے نماز کر کے نماز ادا کر لی اور خدمت نبویؐ میں واقعہ عرض کیا۔ آپؐ نے اس شخص سے بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا یعنی توبہ اچھا کیا۔

بَابُ ۲۰۵ الصَّلَاةُ بِتِمِّمٍ وَاحِدٍ

۳۲۵ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الضَّيْعَةُ الْكَلْبُ وَضُوءُهُ الْمُسْلِمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ يَسِينٍ۔

خلاصۃ الباب: یعنی ضرورت شرعی کے موقع پر تیمم پوری طرح وضو کے حکم میں ہے اور اس سے وہ تمام عبادات درست ہیں جو کہ وضو سے درست ہوتی ہیں۔

بَابُ ۲۰۶ فِيمَنْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ

وَلَا الصَّعِيدَ

۳۲۶ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّيَةَ بِنْتُ حُضَيْمٍ وَأَنَا بَنُوتُونَ فَلَقَدْ كَانَتْ يَلْقَانِي سَبِيحًا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْ فِيهِ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ وَلَيْسُوا عَلَى وَضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَضَلُّوا بَعْضُ وَضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ السَّبِيحُ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْمٍ خَرَّ اللَّهُ خَرًّا فَوَاللَّهِ مَا تَرَى بَلْ أَمْرٌ تَكْرِهِيهِ إِلَّا حَقَّ اللَّهُ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرٌ۔

۳۲۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُحَارِقًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَلْتَ فَأَخْبَتَ رَجُلٌ آخَرَ فَنَتَمَّ وَصَلَّى فَاتَّاهُ فَقَالَ نَعُوذًا قَالَ لِلْآخَرِ بَعْضُ أَصَلْتَ۔

(۲)

کِتَابُ الْبَيَادِ مِنَ الْمُجْتَبَىٰ

سنن مجتبیٰ سے منقول پانی سے متعلق احکام

ارشاد باری تعالیٰ ”تم پر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تم لوگوں کو اس پانی سے پاک فرما دے“ اور ارشاد باری تعالیٰ ”تم لوگ جب پانی نہ پا سکو تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔“ مذکورہ بالا آیات کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک پانی کا استعمال لازمی ہے اور پاکی بغیر پاک پانی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور پاک پانی کے علاوہ وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا [المزمل: ۴۸] وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُفْرَهُ [الأعلا: ۱۱۰] وَقَالَ تَعَالَى فَلَمَّا تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَهُورًا [المائدہ: ۱۶]

[المائدہ: ۱۶]

۳۴۸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے جنابت سے غسل فرمایا پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ان زوجہ مطہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے۔ فرمایا پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

۳۴۸ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِدِ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَنْ عَجْرَةَ عَنِ أَبِي عَتَّابٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْحَتَايَةِ فَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَضِيهَا فَلَا حَرَمَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ابْنُ الْمَاءِ لَا يَبْغِضُهُ شَيْءٌ

خلاصہ الباب جس وقت تک کہ پانی کا رنگ بویا محرو کسی ناپاکی کے شاف ہوئے کی وجہ سے نہ تبدیل ہو جائے اس وقت تک پانی پاک نہیں ہوتا۔

باب: بحر بضاۃ سے متعلق

باب ۲۰۸ ذِکْرُ بَحْرِ بَضَاةٍ

۳۴۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بحر بضاۃ سے وضو کریں (جب کہ) اس کو یں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ

۳۴۹ أَخْبَرَنَا حُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالَفٍ الْفَرَزَجِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

عابد و سلم نے ارشاد فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی شے پاک نہیں کرتی۔

اتَّخَذَ مِنْ بَنِي بَصَاغَةَ وَهِيَ بَنُو بَطْرَحَ وَفِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحَيْضُ وَالْقُحُورُ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَتَّخِذُ شَيْءٌ.

۳۳۰ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا آپ ہر انسان کے پانی سے اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا آپ سب کو اس کوئیں کے پانی سے وضو فرما رہے ہیں جب کہ اس کوئیں میں بدبو، اراشیا، ذال ہوتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی شے پاک نہیں کرتی۔

۳۳۰ أَخْبَرَنَا عُمَارُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَذَقَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ مُسْلِمٍ وَثَمَانَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرَفٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي تَوْبَةَ عَنْ سَلْبِطِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بَنِي بَصَاغَةَ فَطَلْتُ اتَّخَذَ مِنْهَا وَهِيَ بَطْرَحُ وَفِيهَا مَا يَكْفُرُ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يَتَّخِذُ شَيْءٌ.

باب ۲۰۹ التَّوَقُّفُ فِي الْمَاءِ

باب پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہ ہو ۳۳۱ حضرت عبداللہ بن مہارک سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جہاں جانور اور درخت پانی پینے کے لئے آتے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو گھے ہو جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔

۳۳۱ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْقُرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَنَسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّوَابِ وَالْبَيْضِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُتْقَبَ لَمْ يَتَّخِذْ الْحَتَّ.

۳۳۲ حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں چیشاب کر دیا لوگ اس شخص کی جانب دوڑ پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس شخص کا چیشاب بند نہ کرو جب وہ چیشاب نہ کرے تو یہ پانی کا ایک ذول ہو گیا اور اس جگہ پر بہاؤ نہ ہوگا۔

۳۳۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ عَنْ نَاسٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أَغْرَبِيًّا قَالَ بِي الْمَشْجِدِ فَقَالَ إِلَيْهِ نَعَضَ الْقَوْمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْرِمُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بَدْرًا مِنْ مَاءٍ فَضَنَّهُ عَلَيْهِ.

۳۳۳ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں چیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس کو پکڑو اور اس شخص نے جس جگہ پر چیشاب کیا ہے وہاں پانی کا ایک ذول بہاؤ اس لئے کہہ کر اگے۔ پانی کے لئے جیسے ہے، ہوا، شوری کے لئے نہیں جیسے ہے۔

۳۳۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ بِي الْمَشْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَا وَهَرَبُوا عَلَى نَوْلِهِ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ فَضَنَّا نَعْتَمُ.

مَسْبُورِينَ وَلَهُ نُفَعَلُوا مُعْتَبَرِينَ۔

باب: بھڑے پانی میں جنبی کو غسل

کی ممانعت

۳۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بھڑے ہوئے پانی میں (اس حالت میں) غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

باب: سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق

۳۳۵ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور کچھ پانی یا کم مقدار میں پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں۔ تو کیا سمندر کے پانی سے ہم لوگ وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اس کا مرد و عورت۔

باب: برف اور اulے کے پانی سے وضو کا بیان

۳۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میرے لٹا ہوں کو دھو ڈال برف اور اulے سے اور میرا دل تمام قسم کی برائیوں سے صاف کر کہ جس طرح ٹوٹے سفید پڑے کو سبیل کچیل سے صاف کر دیا۔

۳۳۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا! جو دے مجھے میرے لٹا ہوں سے برف اور پانی اور اulے سے۔

بَابُ ۲۱۰ اَلتَّهْيِ عَنِ اَلْغَسَالِ اَلْجُسْبِ

فِي الْمَاءِ اَلذَّاكِمِ

۳۳۳ أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ سَيْبِكٍ قِرَاءَةً عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَّا سَمِعْنَا عَنِ أَبِي وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ عَنْ بُخَيْرٍ أَنَّ أَبَا الشَّائِبِ حَدَّثَنَا أَنَّ سَمِيعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ اَلذَّاكِمِ وَهُوَ جُسْبٌ۔

بَابُ ۲۱۱ اَلْوُضُوْءُ بِمَاءِ اَلْبَحْرِ

۳۳۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَعْفَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْمُعْبِرَةَ بْنَ أَبِي بَرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِيعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزْعُمُ اَلْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ نَوَضَّأْنَا بِهِ عَظْمًا اَقْتَصَرْنَا مِنْ مَاءِ اَلْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهْرُ وَمَاءُ اَلْحِلِّ مَبْنِيٌّ۔

بَابُ ۲۱۲ اَلْوُضُوْءُ بِمَاءِ اَلثَّلَجِ وَاَلْبَرَدِ

۳۳۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلَنَا حَرِثُ بْنُ عِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اَللَّهِمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ اَلثَّلَجِ وَاَلْبَرَدِ وَتَبِّ قَلْبِي مِنَ اَلْخَطَايَا عَمَّا تَقَبَّلْتَ اَلْوُتْرَ اَلْأَيْمَنُ مِنَ اَلنَّاسِ۔

۳۳۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَنَا حَرِثُ بْنُ عِشَامَةَ نَبِيَّ اَلْمَقْدَقِ عَنْ أَبِي رُوْحَةَ نَبِيَّ عَمْرِو بْنِ حَرِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اَللَّهِمَّ اغْسِلْ بِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِاَلثَّلَجِ وَاَلْبَرَدِ۔

نبی ﷺ کے گناہ کی نوعیت:

اس جگہ یہ افکار نہیں ہونا چاہئے کہ رسول کریم ﷺ تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ تھے تو پھر گناہ سے معاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟ دراصل اس جگہ یا تو مراد وہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو شرعی تقاضا کے تحت قیل نہوت صادر ہو سکتے ہیں۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعد نبوت نبی ﷺ سے نہ چھوٹا گناہ صادر ہوتا ہے اور نہ ہی بڑا گناہ۔ تو اس جگہ مراد نبوت سے قیل کے چھوٹے گناہ ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اظہار کے لئے یہ فرمایا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس جگہ مراد غیر افضل اور خلاف اولیٰ کام ہیں جن کو گناہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے باقی نبی کے بارے میں اصل یہی ہے کہ ان کے نبیہ اولیٰ بات کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کو مراد میں ایک شارح نے کہا۔

جن کے درجے میں سوا ان کو سوا مشکل ہے

باقی حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ واضح ہے فرمایا گیا ﴿لَقَدْ لَعَنَّكَ لَوْ كُنْتَ تَقَعُّهُمْ مِنْ قَلْبِكَ وَمَا تُأْمُرُ﴾

باب: کہتے کا جو تھا

باب ۲۱۳ سُوْر الْكُلْبِ

۳۳۸. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتانہ ڈال دے تو اس کو پٹ دو پھر وہ برتن سات مرتبہ دھو۔

۳۳۸ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَمَّا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْنٍ وَابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوَيْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَّغَ الْكُلْبُ بِيْ أَيْتَاءٍ أَخْبَذَكُمْ فَلْيَبْرُؤْهُ ثُمَّ قُبِّلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کہتے کے جوٹھے برتن کو مٹی سے مانجھنے

باب ۲۱۴ تَطْيِيرُ الْإِنَاءِ بِالْتُّرَابِ

سے متعلق

مِنْ دَوْلَةِ الْكُلْبِ فِيهِ

۳۳۹. حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے اور گلے کے کتے کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا جب برتن میں کتانہ ڈال کر کروے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھو! آٹھویں مرتبہ اس برتن کو مٹی سے مانجھو اور صاف کرو۔

۳۳۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يُمَيْرٍ ابْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي الْكَيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقُلْبِ الْكِلَابِ وَرَخَصَ فِي كُلْبِ الْعَبْدِ وَالْعَمَلِ وَقَالَ إِذَا وَلَّغَ الْكُلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاقْبِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَيَّرْهُ طَائِفَةً بِالْتُّرَابِ۔

۳۴۰. حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق اور شکاری کتے

۳۴۰ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَرِّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَهْرٌ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْكَيَّاحِ بِرِوَايَةِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

اور حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف نقل فرمایا کہ اس کو ایک مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔

۳۳۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتانہ ڈال کر (پانی وغیرہ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

۳۳۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتانہ ڈال کر چنچہ چنچہ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

باب۔ بلی کے جوٹھے سے متعلق

۳۳۳۔ حضرت کعبہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ ایک دن میرے پاس تشریف لائے پھر انہوں نے ایک بات کہی کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے لئے وضو کا پانی ڈالوں اس دوران بلی آ کر اس پانی میں سے پینے لگ گئی۔ ابو قتادہ نے برتن کو اور بچھو کر طرف کر دیا یہاں تک کہ اس بلی نے پانی اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر ابو قتادہ نے جو میری جانب دیکھا تو فرمایا: اے میری سہیلی! تم حیرت کرتی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ابو قتادہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلی یا کتا کبھی نہیں ہے وہ تو دن رات تمہارے ارد گرد گھومتے ایوں میں سے ہے۔

۳۳۴۔ حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتانہ ڈال کر چنچہ چنچہ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

مَعْقِلٌ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقُلِيِّ الْكَلْبِ قَالَ مَا بَالُكُمْ وَقَالَ الْكَلْبُ قَالَ وَزَحَضَ بِي مَخْلَبُ الصَّيْدِ وَخَلَبُ النَّعَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاعْبِلُوهُ سِتْعَ مَرَّاتٍ وَغَيْرُوهَا الثَّمَانَةَ بِالْفَرَّابِ خَالِفَةُ ابْنُ هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ بِالْفَرَّابِ۔

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ اخْدِكُمُ فَلْيَعْبِلُوهُ سِتْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالْفَرَّابِ۔

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَاةُ ابْنُ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي سَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ اخْدِكُمُ فَلْيَعْبِلُوهُ سِتْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالْفَرَّابِ۔

باب ۲۱۵ سُوْرُ الْهَرَّةِ

۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عَبْدِ نُبَيْ رِافِعَةَ عَنْ كَثْمَةَ بِنْتِ مَخْلَبٍ أَنَّ ابْنَ قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ دَخَرَ حَمَلَةً مَعَهَا فَسَكَنَتْ لَهُ وَصَلُوا أَقْبَعَةً ثَ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاضْمَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ فَكَلَّتْ كَلْبَةً فَرَأَى الْفَرَّابُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَصِبِي يَا ابْنَةَ أَجْمٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسَحَابٍ إِنَّهُ هِيَ مِنَ الطَّوَارِقِ غَيْبُهَا وَ الطَّوَارِقِ۔

۳۳۴۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ اخْدِكُمُ فَلْيَعْبِلُوهُ سِتْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالْفَرَّابِ۔

باب: حائضہ عورت کے جو ٹھکے کا حکم

۳۴۳. حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوسا کرتی تھی پھر رسول کریم ﷺ اسی جگہ پر اپنا منہ لگاتے جس جگہ میں نے منہ لگایا ہوتا اور آپ ہڈی چوستے درآ نکال دیتے اس وقت حیض سے ہوتی تھی۔ میں برتن میں پانی پیتی پھر آپ اسی جگہ پر منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگایا ہوتا اور آپ پانی پیتے درآ نکال دیتے اس وقت حائضہ ہوتی۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت

۳۴۵. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد اور عورت تمام کے تمام مل کر دو ربوبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں (ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے) وضو کیا کرتے تھے۔

خلاصہ الباب یعنی ایک کے ہاتھ یا منہ پانی سے دوسرا وضو کرتا۔ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتا۔

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق

۳۴۶. حضرت عثم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی نچ جائے اس سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

باب: جنسی کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے کی ممانعت

۳۴۷. حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنسی کے غسل سے بچے ہوئے پانی (اس طرف سے) ہر ایک دوسرے کا چہرہ پانی استعمال کرتا۔

باب ۲۱۶ سُوْرُ الْحَائِضِ

۳۴۳. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَوِّذُ الرَّعْوِيَّ قِصْعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاهُ حَيْضٌ وَصَغُهُ وَآثَا حَائِضٍ وَكُنْتُ أَفْرُسُ مِنَ الْإِنَاءِ قِصْعَ فَاهُ حَيْضٌ وَصَغُهُ وَآثَا حَائِضٍ۔

باب ۲۱۷ الرَّحْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

۳۴۵. أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ ثَالِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّحَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَبِيبًا۔

خلاصہ الباب یعنی ایک کے ہاتھ یا منہ پانی سے دوسرا وضو کرتا۔ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتا۔

باب ۲۱۸ النَّهْيُ عَنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

۳۴۶. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاؤَدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ حَاجِبٍ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَسْمَةُ سَوَادَةٌ بِنْتُ عَاصِمٍ عَنِ النَّخَعِيِّ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّحُلُ بِقِصْعِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ۔

باب ۲۱۹ الرَّحْصَةِ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ

۳۴۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي بَسْبَاسٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

خلاصہ الباب چہرہ کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے۔ اندھ سے وضو کا جواز ثابت ہے۔ عورت دن حدیث کو عوامی عزیمت پر محمول کرتے ہیں۔

باب: وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی

کافی ہے؟

۳۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو اور پاؤں کو مکوک سے غسل فرماتے۔

۳۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور تقریباً ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

۳۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

يَاكُ ۲۴۰ اَتَقْدِرُ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الْاِنْسَانُ

مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوِّ وَالْغُسْلِ

۳۴۸. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيْ.

۳۴۹. أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُمَيْرٍ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمَدٍّ وَيَغْتَسِلُ بِصَحْرِ الصَّاعِ.

۳۵۰. أَخْبَرَنَا أَبُو نُجَيْمٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمَدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

خلاصہ الباب: ان کا وزن ۳۶ گرام ہے۔ پانی ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں اسراف و تہذیر ہر چیز میں موعظ ہے۔

(۳)

کِتَابُ الْحَيْضِ وَالْمُسْتَحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبَى

سنن مجتبیٰ سے منقول حیض اور استحاضہ کی کتاب

باب: حیض کی ابتداء اور یہ کہ کیا حیض کو

نفاس بھی کہتے ہیں

۳۵۱. حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم سرف نامی جگہ پہنچے تو مجھے حیض آنا شروع ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت دوری تھی آپ نے ارشاد فرمایا تم کو کیا ہوا میرا خیال ہے کہ تم کو نفاس (حیض) آنا شروع ہو گیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو وہ امر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تم تمام کام کرو جو کام عادی لوگ کرتے ہیں لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

باب: استحاضہ سے متعلق خون شروع

اور ختم ہونے کا تذکرہ

۳۵۲. حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد سے تھیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا مجھے استحاضہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ایک رگ ہے جب حیض آنا شروع ہو تو تم نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو تم غسل کر

باب ۲۲۱ بَدَأَ الْحَيْضِ

وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نَفَاسًا

۳۵۱. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَتَا سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرَضَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ حَضَتْ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ أَلَيْسَتْ قُلْتَ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرُ كُنْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَافْصِي مَا يَغْصِي الْخَاضِ عَنَّا أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

باب ۲۲۲ ذِكْرُ الْإِسْتِحَاضَةِ

وَأَقْبَالِ الدَّمِ وَأَوْبَارِهِ

۳۵۲. أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَرْبُكَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَابِطَةَ بِنْتَ قَيْسِ بْنِ أَبِي أَسَدٍ قُرَيْشِي أَخْبَتَا أَنَّهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَدَخَتْهُمَا

لو اور نماز ادا کرو۔

لَسْتُ خَاصٌّ قَرَعْتُ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ
فَبَدَأَ أَتْلُبُ الْخِطَّةَ فَذَعِيَ الصَّلَاةُ وَإِذَا أَذْثَرَتْ
فَاعْتَسِلِيْ عَلَيْهِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

۳۵۳ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو۔

۳۵۳ أَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ غَزَّالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
هَاجِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتْلَبْتَ
الْخِطَّةَ فَذَعِيَ الصَّلَاةُ وَإِذَا أَذْثَرَتْ فَاعْتَسِلِيْ۔

۳۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت جحش نے مسئلہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے تم غسل کرو پھر نماز ادا کرنا تو وہ غسل ہر ایک نماز کیلئے کیا کرتی تھیں۔

۳۵۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَلْثِيُّ عَنِ ابْنِ
بِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَنْتَفْتُ أُمَّ
حُبَيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَّسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضْتُ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ عَرَقٌ فَاعْتَسِلِيْ
ثُمَّ صَلِّيْ فَكَأَنَّهُ تَغْسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

باب: جس خاتون کے حیض کے دن ہر ماہ مقرر ہوں اور

بَابُ الْمَرْأَةِ تَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَّعْلُومَةٌ

اس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے

تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

۳۵۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے غسل کرنے کا جب دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اس قدر) غمخیزی رہو کہ جتنے دن پہلے تمہارا حیض روکتا تھا نماز روزے۔ سے اس مرض سے پہلے اور تم غسل کرنا۔

۳۵۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَلْثِيُّ عَنْ تَرْوَيْدِ ابْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِزَّةَ ابْنِ
مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حُبَيْبَةَ
سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
رَأَيْتُ بَرِيكَةً مَّلَأَتْ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اْمُكْحِلِيْ قَدَرًا مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ خِطْبَتُكَ ثُمَّ
اعْتَسِلِيْ۔

خلاصۃ الباب: یہ ہے کہ اس مرض سے قبل تم نماز روزہ سے جس قدر دن باز رہتی تھیں اس طریقہ سے اب بھی اتنے ہی دن تک غمخیزی رہو۔

۳۵۶ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے استحاضہ کی بیماری ہو گئی ہے اور میں کسی طرح سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کروں۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن جس قدر دن اور رات تم کو پہلے حیض آتا رہا تھا۔ ان میں تم نماز ترک کرو پھر تم غسل کرو اور تم ٹکٹو باغیچہ اور نماز ادا

۳۵۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَسَرَ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَنْ ثَابِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّامٍ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي
اسْتَحَاضْتُ فَلَا أَظْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةِ فَإِنَّ لَا وَتَكُنْ

ذَبَعُوا فَاذَرْتُ بِلَيْتِ الْاَيْتَامِ وَالْيَتَامَى الَّذِي كُنْتُ
تَحْبِبُنِي فِيهَا ثُمَّ اَغْبَيْتَنِي وَاسْتَطَعَنِي وَصَلَّى۔

۳۵۷۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت فرمایا ایک نیا خون کے سلسلہ میں تو آپ نے فرمایا وہ خاتون ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے کہ جن میں ہر ماہ اس کو حیض آیا کرتا تھا۔ اس مرض سے قبل پھر اسے دنوں نماز چھوڑے اور جب وہ دن نہ رہا کہیں تو وہ خاتون غسل کرے اور نکلتی ہاتھ لے ایک کپڑے کا۔ پھر وہ روز ادا کرے۔

۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَهْرُاقِي الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَنْظُرَ عَذَّةُ اللَّيْلِيِّ وَالْأَيَّامِ الَّذِي كَانَتْ تَحْبِسُ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ أَنْ يُصِيبَهَا الْيَدَى أَصَابَهَا فَلْتَرْكُ الصَّلَاةِ فَقَدَرْتُ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا عَظِلْتُ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلَ ثُمَّ لَتَسْتَطِرَّ بِالْقَوْبِ ثُمَّ لَتَصَلِّيَ۔

باب: اقراء کے متعلق

باب ۳۳۳ ذکر الاقراء

۳۵۸۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کو استحاضہ کا مرض لاحق ہوا اور وہ کسی طریقہ سے پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ تو بچہ دانگی کی ایک چوتھ تہ ہے۔ آپ نے فرمایا شمار کر کرو (یعنی ماہواری کو شمار کرو) کہ جتنے دن ماہواری آتی تھی ان دنوں میں تم نماز چھوڑ دو پھر تم اس کے بعد ہر ایک نماز کے لئے غسل کر لو۔

۳۵۸۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ قَاوَةَ بْنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ وَهُوَ ابْنُ تَجْرِ بْنِ مُضَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَسْمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ تَجْرِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحِضَتْ لَا تَنْظُرُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَحْمَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِيَنْظُرُوا قَدَرُ قُرْبَاهِ الَّذِي كَانَتْ تَحْبِسُ لَهَا فَلْتَرْكُ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۳۵۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش و مرض استحاضہ سے سات سال تک انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ فرمایا یہ حیض ماہواری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک رگ ہے جو آپ نے ان کو حکم فرمایا نماز چھوڑ دینے کا۔ اپنے اقراء پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۳۵۹۔ أَخْبَرَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّهْزِيِّ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تَسْتَحِضُ سِتْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ فَامْتَرَا أَنْ تَرْكُ الصَّلَاةِ قَدَرُ اقْرَائِهَا وَحَبِيبَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ لَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۳۶۰۔ حضرت عائشہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

۳۶۰۔ أَخْبَرَنَا عُمَى بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ بَوْدَةَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

اور انہوں نے خون جاری ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم دیکھتی رہو جب تمہارا قرآن (حیض) آئے تم نماز نہ پڑھو پھر جب تم نماز ادا کرو دوسرے حیض تک۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ قَابِصَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ إِلَيْهِ الذَّمَّ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ فَانْظُرِي إِذَا آتَاكِ قُرُوءُكَ فَلَا تَصَلِّيِي وَإِذَا مَرَّ قُرُوءُكَ فَلْتَصَلِّيِي ثُمَّ صَلِّيِي مَا بَيْنَ الْقُرُوءِ إِلَى الْقُرُوءِ قَالَ أَوَلَيْسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْخَبْرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ.

۳۶۱ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو پھر جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو خون دھواؤ اور نماز ادا کرو۔

۳۶۱ أَخْبَرَنَا بِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَدَةُ وَزَيْجٌ وَالتَّوَمَّاءُ وَابْنُ قَالُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَافَتْ قَابِصَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أَفْرَأَةٌ أَسْتَخَاصُ فَلَا أَهْجُرُ أَقَادِعَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَبْصَةِ قَالَتْ أَفَلَيْتَ الْحَبْصَةَ فَدَعَى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذِنَتْ فَارْجِعِي عَلَيْكَ الذَّمَّ وَصَلِّي.

باب: استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں کیلئے) ایک غسل کرے

بَابُ ۲۲۵ جَمْعُ الْمُسْتَخَاصَةِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ وَغُسْلُهَا إِذَا اجْتَمَعَتْ

۳۶۲ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کے بارے میں دو روایتیں میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور کھم فرمایا کہ اس کو نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرنے کا اور دو دنوں نماز کو کیسے ایک ہی غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے مغرب میں تاخیر اور صبح میں جات کرنے کا اور دو دنوں نماز کو کے لئے ایک غسل کرنے کا پھر نماز فجر کیلئے ایک غسل کرنے کا۔

۳۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَعَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سُرَّافَةَ مُسْتَخَاصَةً عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَوَجَّزِ الْعَهْدَ وَالْعَهْدُ الْفَضْرُ وَتَغْتَسِلَ لَيْتِمَا عَسَلًا وَاجِدًا وَتَوَجَّزِ الْمَغْرِبَ وَتَغْتَسِلَ الْبُيُوتَ وَتَغْتَسِلَ لَيْتِمَا عَسَلًا وَاجِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ عَسَلًا وَاجِدًا.

۳۶۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ عورت مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا تم اپنے حیض کے دنوں میں خبر جاؤ پھر غسل کرو اور نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرو اور دونوں کو

۳۶۳ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جُبَيْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْتَخَاصَةٌ فَقَالَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھو۔ پھر نماز مغرب میں تاخیر کرو اور نماز عشاء میں جلدی اور غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو اور نماز فجر کے لئے غسل کرو۔

تَحْلِسُ آيَاتَهُ أَفْرَاقِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَيِّرُ الظُّهْرَ وَتُغْتَلِ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيُ وَتُؤَيِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُغْتَلِ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيُهَا خَيْرًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

باب استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق

۳۶۳ حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو استحاضہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا جب حیض کا خون آئے تو دو کالے رنگ کا خون ہوتا ہے تو تم نماز نہ پڑھو پھر جب دوسرے قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اس لئے کہ وہ خون ایک رنگ کا خون ہے۔

بَابُ ۳۶۳ الْفَرْقُ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْإِسْتِحَاضَةِ ۳۶۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ عَفْصَةَ عَنْ أَبِي هِشَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يَعْرِفُ فَاغْسِيكِ عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي فَإِنَّهُ هُوَ عِرْقِي قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ۔

۳۶۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی شناخت کر لی جاتی ہے جب اس طرح کا خون آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هِشَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَتْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يَعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاغْسِيكِ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي وَصَلِّيِي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ أَبُو أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۶۶ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جحش کو استحاضہ ہو گیا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ (کا مرض) ہو گیا ہے اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رنگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کرو پھر جب حیض آتا ہے تو دوبارہ وضو کرو۔

۳۶۶ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَرْفَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَظْهَرُ أَقَادِعَ الصَّلَاةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقِي وَكَأَنَّكِ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ

اور کیونکہ یہ ایک رگ کا خون اور یہ حیض نہیں ہے کسی نے عرض کیا کیا وہ خاتون غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: غسل میں کس کو شک ہے یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضروری ہے۔

۳۶۷ حضرت فاطمہ بنت ابی محض رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں مجھے استحاضہ (کا مرض) ہے میں پاک نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا موقوف کر دو پھر جب حیض رخصت ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور تم نماز ادا کرو۔

۳۶۸ حضرت عائشہؓ نے فرمایا حضرت فاطمہ بنت ابی محض نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی یا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب تم کو حیض آجائے تو تم نماز چھوڑ دو۔ جب حیض سے دن پورے ہو جائیں تو تم خون دھو ڈالو اور پھر تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۹ حضرت عائشہؓ نے روایت ہے کہ حضرت ابو محضؓ کی اہلی سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں پاک ہی نہیں ہوتی یوں ایسی سورت میں کیا نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ ماہواری نہیں ہے۔ جب حیض آئے۔ تو نماز پڑھنا ترک کر دو۔ پھر جب رخصت ہو تو خون دھو ڈالو اور تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

قَدِمَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَغْبَسِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّعِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْخِصَّةِ فَإِنَّ لَّهُ فَاغْفُلْ فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَنْتَلِفُ فِيهِ أَخَذَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمَّا رَوَى هَذَا الْخَبَرُ عَنْهُ وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَتَوَضَّعِي غَيْرُ خَمَادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۶۷ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطمة بنت أبي حَبِشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ لِقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْخِصَّةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْخِصَّةَ فَأَتْبَعِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَغْبَسِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

۳۶۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فاطمة بنت أبي حَبِشٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لَا أَطْهَرُ أَقَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْخِصَّةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْخِصَّةَ قَدِمِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَتْ فَذُرِّيهَا فَأَغْبَسِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي۔

۳۶۹ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حَبِشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَقَاتِلُهُ الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّهَا هُوَ عِرْقٌ فَإِنْ خَالَطَ وَفِيهَا قَرَأْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ بِالْخِصَّةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْخِصَّةَ قَدِمِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَتْبَعِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

باب: بیوی کو حالت حیض میں مبتلا ہونے کے علم کے

باوجود مبہم سہری کرنے کا گناہ اور اس کا کفارہ

۳۷۲ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے مبہم سہری کرے حالت حیض میں تو اس کو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا ضروری ہے۔

باب: حائضہ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں

آرام کرنا

۳۷۳ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ ایک دم (مجھے یاد آگیا کہ میں حیض سے ہوں) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ گئی اور میں نے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو حیض آتا شروع ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

باب ۲۲۹ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَائِضَةً فِي

حَالِ حَيْضَتِهَا مَعَ عَلِيمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ ثِقَسَمِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

باب ۳۸۰ مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي فَيْحَابِ

حَيْضَتِهَا

۳۷۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَالثَّاقِبِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَالثَّاقِبِيُّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَلَةُ وَهَوَّاءُ ابْنَةُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جِئْتُ فَاسْتَلَنْتُ فَأَخَذْتُ يَدَ عَصِيٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَسَبُ لَكَ نَعَمْ لَقَدْ عَانَيْتُ فَأُطْعِمُكَ مَتَى فِي الْحَمِيلَةِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ۔

باب مسک: ۱

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو اس کو ساتھ لٹانا درست ہے اور نجی کریمہ مسکری احادیث مبارکہ سے یہ عمل واضح ہے۔

باب: حائضہ کو حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ

لانا اور مست ہے

۳۷۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی خانہ میں ہوا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اگر آپ کے جسم یا کپڑے پر کچھ لگ جاتا تو آپ صرف اسی قدر حصہ دھو لیتے تھے اور آپ اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

باب: حائضہ کے ساتھ بیٹھنا اور بوس و کنار کرنا

۳۷۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حکم فرماتے ایک مضبوط قسم کے تہ بند کے باندھنے کا پھر اس خاتون سے آپ مباشرت فرماتے۔ (یعنی بیٹھنے اور بوس و کنار دینا وغیرہ کرتے)

۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے میں سے جب کسی خاتون کو حیض آنا شروع ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس خاتون سے بوس و کنار کرتے۔

باب: جب کسی زوجہ مطہرہ کو حیض آتا تو آپ ﷺ اس

وقت کیا کرتے؟

۳۷۷: حضرت جمیع بن حمیرؓ سے روایت ہے میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ مطہرہ کے ساتھ حیض میں کیا عمل اختیار فرماتے۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے خوب بوس اور عمدہ قسم کا تہ بند باندھنے کا پھر آپ ان بیوی کے سینہ اور پستان سے

بَابُ ۳۳۱ نَوْمُ الرَّجُلِ مَعَ حَائِضَةٍ فِي الشَّعَرِ

الْوَحِيدِ وَهِيَ حَائِضٌ

۳۷۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَاحِبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَلَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشَّعَرِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَائِفٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ بِيْسٌ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَغْدُ ثُمَّ صَلَّى فَإِنْ يَغْدُ يَغْدُ فَإِنْ أَصَابَهُ بِيْسٌ شَيْءٌ فَقَالَ مَغْلٌ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَغْدُ وَصَلَّى فِيهِ.

بَابُ ۳۳۲ مِمَّا تَشْرَكُ الْحَائِضُ

۳۷۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَسِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُرْحَبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ إِخْدَانًا إِذَا كَانَ حَائِضًا حَائِضًا أَنْ تَقْشُرَ إِزَارَهَا ثُمَّ يَأْخُذُ بِهَا.

۳۷۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ عَنْ مُصَوِّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ إِخْدَانًا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَقْرُدَ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهَا.

بَابُ ۳۳۳ ذِكْرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ أَحَدَى نِسَائِهِ

۳۷۷ أَخْبَرَنَا هُذَيْلُ بْنُ الشَّرْحِ عَنْ أَبِي عِيَّانٍ هُوَ أَبُو سَكْرٍ عَنْ صَدَقَةَ بِنْتِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ حِكْمَتَهُ مُعَاذًا حَدَّثَنَا جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أَبِي وَحَالِي فَقَالَتْهَا كُنْتُ تَحْتَ حَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِذَا حَاضَتْ إِخْدَانًا قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِخْدَانًا أَنْ تَقْرُدَ

پت ہوتے۔

۳۷۸۔ حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت کرتے اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی جب وہ خاتون تہہ بند پہنے ہوتی جو کہ آدھی ران یا آٹھ تھکے پانچنی اُس کی آڑ کر جیتی۔

باب : حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھانا اور اس کا جوٹھا

پانی پینا

۳۷۹۔ حضرت شریف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی باہر اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ فرمایا جی ہاں کھا سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلایا کرتے تھے میں آپ کے ساتھ کھاتی جبکہ میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی آپ بڑی اہمیت اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اس کو چوسا کرتی پھر اس کو رکھ دیتی اس کے بعد آپ اس کو چوستے اور اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ پر لگایا ہوتا آپ پانی پیتے اور میرا بھی حصہ لگاتے پہلے میں لے کر پانی پیتی پھر رکھ دیتی۔ پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالہ میں اسی جگہ پر منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۰۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن نہایت فرماتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حالت حیض میں ہوتی پھر وہ برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگایا تھا۔

بِرَّازٍ وَاسِعٌ ثُمَّ يَلْبَسُهُمْ صُدْرَةً وَتَذِيْبًا۔

۳۷۹۔ اَسْتَوَا الْحَرَّتَ مِنْ مَسْجِدِي فَرَأَتْهُ عَلَيْهِ وَآتَا سَلْعَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدَيْفَةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ لَدُنْهُ مَوْلَاةٌ مَبْنُونَةٌ عَنْ مَبْنُونَةٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْبِسُ الْفَرْأَةَ مِنْ بَسْبِجٍ وَهِيَ خَابِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى بَيْتَهُ أَصَابَ الْقَبْحَةَ بِبِزْ وَالرَّحْمَتِ يَوْمَ عَيْدِ اللَّيْثِ تَحْتَضِرُ بِهِ۔

باب ۳۳۔ مَوَکِیَّةُ الْخَائِضِ وَكَثْرَتِ مِنْ

سُورَهَا

۳۷۹۔ اَسْتَوَا فَنَسَتْ مِنْ سَعِيدٍ نِي جَبَلٍ نِي مَكْرِيْبٍ وَنَ اَنَا اَبْرَهَةَ بْنِ الْبَلَدَامِ نِي سُورِجِ نِي هَابِي وَ عَنْ اَبِيهِ سُورِجِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْفَرْأَةَ نَعَزَ رُؤُوسَهَا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْغِيَنِي فَأَتَاكَ نَعْمَ وَآتَا عَارَكَ كَانَ يَأْخُذُ الْغُرْقَى فَيَقْبِصُ عَلَيَّ فِيهِ فَاغْتَرَفِي مِنْهُ ثُمَّ أَصْعَدُ فَيَأْخُذُهُ فَيَغْتَرَفِي مِنْهُ وَيَضَعُ قَمْعَهُ خَلَّتْ وَضَعْتُ قَبَسَ مِنَ الْغُرْقَى وَيَذْغُو بِالْشَّرَابِ فَيَقْبِصُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْشُرَتْ مِنْهُ فَيَأْخُذُهُ فَاغْتَرَفِي مِنْهُ ثُمَّ أَصْعَدُ فَيَأْخُذُهُ فَيَضْرِبُ مِنْهُ وَيَضَعُ قَمْعَهُ خَلَّتْ وَضَعْتُ قَبَسَ مِنَ الْقَدَحِ۔

۳۸۰۔ اَسْتَوَا اَبْرَهَةَ مِنْ مَسْجِدِي فَرَأَتْهُ اَبْرَهَةَ وَآتَا سَلْعَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ نُدَيْفَةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ لَدُنْهُ مَوْلَاةٌ مَبْنُونَةٌ عَنْ مَبْنُونَةٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْبِسُ الْفَرْأَةَ مِنْ بَسْبِجٍ وَهِيَ خَابِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِذَا رَأَى بَيْتَهُ أَصَابَ الْقَبْحَةَ بِبِزْ وَالرَّحْمَتِ يَوْمَ عَيْدِ اللَّيْثِ تَحْتَضِرُ بِهِ۔

باب: حائضہ عورت کا جوئی استعمال کرنا

۳۸۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی چھتی تھی پھر وہ برتن رسول کریم ﷺ کو دے دیتی آپ اپنا منہ اس جگہ لگاتے کہ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوتھی پھر رسول کریم ﷺ کو دے دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیا کرتی تھی پھر میں وہ برتن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوتھی پھر آپ کو پیش کرتی۔ آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے اپنا منہ لگایا ہوتا۔

باب: حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن

کرے تو کیا حکم ہے؟

۳۸۳: عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہمارے میں سے کسی خاتون (یعنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپ تلاوت قرآن فرماتے رہتے۔

باب: حالت حیض میں عورت سے نماز معاف ہو

جاتی ہے

۳۸۴: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کیا حائضہ عورت نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟

بَابُ ۳۸۵ الْإِسْتِغْنَاءُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۳۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَسَعَى عَنِ الْيَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَبَسَ الْإِثْمَاءَ فَاتَّشَرَبَ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أَعْطَانِي فَتَشَعْرِي مُوَضَّعٌ قَبْلِي فَيَضَعُهُ عَلَيَّ فِيهِ۔

۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَيْحَنُ قَالَ حَدَّثَنَا يَسَعَى وَسُفْيَانُ عَنِ الْيَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَتَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَضَعَهُ فَأَعْلَى مُوَضَّعٍ بِي فَتَشَرَبْتُ مِنْهُ وَتَعَرَّفْتُ بَيْنَ الْعَرَفَى وَأَنَا حَائِضٌ فَأَتَاوَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَضَعَهُ فَأَعْلَى مُوَضَّعٍ بِي۔

بَابُ ۳۸۶ الرَّجُلُ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي

حَجْرِ امْرَأَةٍ وَهِيَ حَائِضٌ

۳۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَضَمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوِي خَيْرًا إِذَا دَنَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

بَابُ ۳۸۷ سُقُوطُ الصَّلَاةِ عَنِ

الْحَائِضِ

۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ قَالَ أَتَانَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً عَائِشَةَ أَنْتَقِبِي الْحَائِضَ الصَّلَاةَ قَالَتْ أَخْرُورِيهِ أَنْتَ لَمْ تَكُنْ تَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَلْبِسِي وَلَا تَوُضِعِي يَدَيْكِ فِيهِ۔

حرورِ یہ کی تشریح:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اسے خاتون! کیا تو مِحرورِ یہ ہو یعنی کیا تم فرقہ خوارج سے تعلق رکھتی ہو؟ حرورِ یہ دراصل ایک گاؤں کا نام ہے اس گاؤں کی طرف نسبت فرماتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نسبت فرمائی۔ یہ گاؤں کوثر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہلے اس جگہ خارجی فرقہ کے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ کیا تم خارجی کی طرح ہو کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر زمانہ حیض کی نماز کی قضا کو لازم قرار دیتے تھے۔ جو کہ اجماع کے خلاف ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ حائضہ پر زمانہ حیض کے دنوں کی قضا نہیں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ فرمان کا بھی یہی حاصل ہے۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے (مسجد سے) کپڑا اٹھا کر دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حالت حیض میں ہوں) آپ نے فرمایا وہ میرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے پھر انہوں نے وہ کپڑا اٹھا کر دے دیا۔

۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا مجھے تم مسجد سے پورے اٹھا کر دے دو۔ میں نے کہا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے۔

باب: اگر حائضہ عورت مسجد میں پورے بچھائے

۳۸۷: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہذا سہارک میں ہم سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تھی اور ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر مسجد میں پورے بچھا دیتی جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتی۔

باب ۳۸۸: السَّجْدَةُ الْخَامَةُ الْحَائِضُ

۳۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَعْثُ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ بَرْدِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَرِيمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ تَلَوْنِي لَسْتُ بِحَائِضٍ لَيْتَنِي لَا أُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُ تَسْرِي بِدِيكَ فَتَأْتِيَهُمْ

۳۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْغَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْأَعْشَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ الْقَدِيمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَلَوْنِي الْحُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَيْتَنِي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ خَفَضْتُكَ فِي بَدِيكَ قَالَ إِسْحَقُ أَلَا تَأْتِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْشَشِ بِهَذَا الْأَسَدِ مِثْلَهُ

باب ۳۸۹: السَّجْدَةُ الْخَامَةُ الْخُمْرَةُ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْزُودٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ مَسْزُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مِثْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْعُ رَأْسَهُ فِي خُمُرٍ إِذَا قَامَ الْقُرْآنُ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقَرُّهُ إِذَا قَامَ بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَسْطِطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ

باب: بحالت حیض شوہر کے سر میں کنگھا کرنا جبکہ شوہر

مسجد میں معکف ہو

۳۸۸. حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور وہ بحالت حیض میں ہوتی تھیں اور آپ معکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک ان کو دے دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

بَابُ ۳۸۰ جَبَلُ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۸ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ قَبِيلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل تھا۔ آپ سترۂ مسجد میں ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک میں رکھتے حضرت عائشہؓ (باہر سے بیٹھ کر) آپ کے سر مبارک میں کنگھا کرتی تھیں۔

باب: حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا

۳۸۹. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری جانب جھکا دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے اور میں بحالت حیض میں ہوتی تھی۔

بَابُ ۳۸۱ غَسَلَ الْحَائِضُ رَأْسَ زَوْجِهَا

۳۸۹ أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْسُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْنِي رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔ ۳۹۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلِيُّ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاصٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جُبَيْلِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۰. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے۔ میں آپ کا سر دھوتی اور میں بحالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی اور میں بحالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ۔

باب: حائضہ خواتین کا عید گاہ میں داخلہ اور مسلمانوں کی

دُعا میں شرکت

۳۹۲. حضرت حصہؓ سے روایت ہے کہ اُمّ عطیہ نقل کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو ان لوگوں پر دُعا کرتی ہیں جو عید گاہ میں داخلہ کرتی ہیں اور عید گاہ کی جانب نکلتی ہیں تو ان کو پابند کر لیجی اور بیعت کی کے کام میں اور

بَابُ ۳۸۲ شُحُودُ الْحَيَضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَا

الْمُسْلِمِينَ

۳۹۲ أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ زُرَّادَةَ قَالَ سَأَلْنَا إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ خُصْفَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَيْتَةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأً قَالَتْ

مسلمانوں کی دعائیں شرکت کریں البتہ جن خواتین کو جنس آ رہا ہو ان کو چاہئے کہ وہ مسجد سے الگ رہیں اور مسجد میں دو داخل نہ ہوں لیکن باہر سے دو دعائیں شامل رہیں۔

بَابُ فَكُلْتُ تَسْمِعَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَعًا وَحَدَّثَنَا نَعَمَ مَا قَالَ لِيَخْرُجَ الْغَوَائِقُ وَقَوَاتِ الْحُلُودِ وَلِيُخَيَّضَ لِقَبْضَتَيْنِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ وَتَقْعَزِلَ الْخَيْضُ الْمَضْلَى.

عید گاہ میں خواتین کے جانے کی بابت احناف کا نقطہ نظر:

ابتداء اسلام میں خواتین کو بھی نماز میں شرکت کی اجازت تھی اسی طریقہ سے نماز عیدین میں بھی ان کی شرکت درست تھی لیکن بعد میں دور نبوی ﷺ میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی اور جس وقت مسلمان کم اعداد میں تھے تو اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ نے خواتین کو عید گاہ وغیرہ میں جانے کی اجازت دی تھی اس وقت چونکہ مسلمان بہت کم اعداد میں تھے تو مساجد کی رونق اور شوکت اسلام کے ظہور کی وجہ سے غور توں کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی آج کے دور میں یہ اجازت فساد زمانہ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مفتی اعظم ہند نے اردو میں رسالہ "صلوٰۃ الصالحات" میں اس مسئلہ پر تفصیلی کام فرمایا ہے اور خواتین کا مسجد میں نماز وغیرہ میں شرکت کرنے کے لئے یا عید گاہ میں ان کے داخلہ سے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

باب: اگر کسی خاتون کو طواف زیارت کے بعد ماہواری آ جائے تو کیا حکم ہے؟

بَابُ الْمَرْءَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِقَاضَةِ

۳۹۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے عید بنت جمی کو جنس شروع ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہم کو خبردار کیا ہو بیت اللہ کا انہوں نے طواف نہیں کیا تھا؟ حضرت عائشہ نے فرمایا وہ طواف سے فارغ ہو گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر روانہ ہو چلو۔

۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حُصَيْنٍ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحِيضُ أَلَمْ تَكُنْ حَاضَةً مَعَكُمْ بَالِيَّةٍ قَالَتْ نَلَى قَالَ فَامْضِي.

باب: بوقت احرام حائضہ کو کیا کرنا چاہئے؟

۳۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۱۴ ہجرت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کو غسل کرنے اور احرام کے باندھنے کا حکم دو۔

بَابُ مَا تَعْلَلُ النِّسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ۳۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ نِسَاءٍ سَبَّ عَنْسَ جُنَّ لَيْسَتْ بِذِي الْحُلِيِّ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِيضُ مِنْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلِلَ.

باب: حالت نفاس میں خاتون کی نماز جتازہ

۳۹۵: حضرت سرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت ام کعبہ کی نماز ادا کی جب کہ ان کی وفات ہو گئی تھی حالت نفاس میں تو رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے ان کی پشت کے سامنے۔

باب: ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟

۳۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کپڑے (جگہ) کو دل دو پھر اس کو چھیل دو اور اس کپڑے میں نماز ادا کرو۔

۳۹۷: حضرت ام قیس بنت حصن سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: تم اس کو پھٹی (بڑی) کھریج ڈالو اور پانی اور بیری سے اس کو صاف کر دو۔

باب ۳۳۵: الصَّلَاةُ عَلَى النَّفْسَاءِ

۳۹۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَكِيدِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يَحْيَى الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بَرَكَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمِّ عَلْبٍ مَاتَتْ فِي بَيْتِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا۔

باب ۳۹۶: دَمُ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۳۹۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ غُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوفَةَ عَنْ قَابِطَةَ بِنْتِ الْمُضَلِّبِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حَبِيبُهُ وَأَفْرُصِيهِ وَاصْبِرْهُ وَصَلِّيْهِ۔

۳۹۷: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْيُقْدَامِ ثَابِتُ الْأَعْدَادِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَلْبٍ بِنْتَ مَحْصَنٍ أَلَّهَا سَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُجِّبِهِ بِصَلْعٍ وَأَغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَبَسْبَرِ۔

(۴)

کتاب الغسل والتیمم من المجتبیٰ

کتاب مجتبیٰ سے منقول غسل اور تیمم سے متعلق احکام

باب: جنسی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی

ممانعت

۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنسی ہو۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص نہ پیشاب کرے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر اس پانی سے غسل یا وضو کرے۔

۴۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی اور اس پانی سے غسل جنابت بھی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر ایسے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا۔

باب ۴۲: ذکر النهی الجنب عن الإغتسال

فی الماء الذی لم یغسل

۳۹۸ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ قَاوُزٍ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِ بْنِ قِرَاءَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَا سَمِعْتُ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ السَّابَّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الذِّي لَمْ يَغْتَسِلْ.

۳۹۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَسْبُوحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَتَوَلَّى الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الذِّي لَمْ يَغْتَسِلْ مِنْهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ.

۴۰۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَالِكٍ الْغَزَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَدَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَهِیَ أَنْ يَتَوَلَّى فِي الْمَاءِ الذِّي لَمْ يَغْتَسِلْ.

۴۰۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قِرَاءَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهِیَ أَنْ يَتَوَلَّى فِي الْمَاءِ الذِّي لَمْ يَغْتَسِلْ مِنْهُ.

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص غصہ بے ہوش پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ایسے پانی سے غسل کرے۔

۴۰۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سَبْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَتَوَلَّى أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الْغَدِيَّ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَوا لَيْسَ بِمِثْلِهِ ابْنُ حَشَّانٍ إِنَّ أَبِي أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي أَيُّوبَ لَوْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثًا لَمْ يَرْفَعْهُ۔

باب حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق
۴۰۳: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ حمام میں داخل ہو بغیر کسی تہ بند وغیرہ کے یعنی اپنا سر دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔

بَابُ ۴۰۳ الرَّحْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ
۴۰۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِسِتْرٍ۔

باب: برف اور اولے سے غسل
۴۰۴: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس طریقہ سے نماز ادا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے پاک اور غلطیوں سے معاف فرما دے۔ اے خدا مجھے پاک و صاف فرما دے ان گناہوں سے کہ جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا برف اولے اور غنڈے پانی سے۔

بَابُ ۴۰۴ الْإِغْتِسَالِ بِالْبَرَدِ وَالْبَرَدِ
۴۰۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْرَاءَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّ سَمِعَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ إِلَيْهِمْ مَكْهَرِيٍّ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْحَطَايَا إِلَيْهِمْ يَقِيءُ مِنْهَا حَتَّى يَبْقِيَ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ إِلَيْهِمْ مَكْهَرِيٍّ بِالْبَرَدِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ۔

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے برف اولوں اور غنڈے پانی سے پاک و صاف فرما دے۔ اے خدا مجھے گناہوں سے اس طریقہ سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک و صاف کر دیا جاتا ہے۔

۴۰۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مَجْرَاءَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَكْهَرِيٍّ بِالْبَرَدِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ الْغَدِيٍّ مَكْهَرِيٍّ مِنَ الذُّنُوبِ حَتَّى يَبْقِيَ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب: سونے سے قبل غسل کے متعلق

۳۰۶: حضرت عبداللہ بن ابی قحیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ صدیقہٗ کبریٰؓ نے دریافت کیا کہ یہ سونے کا وقت ہے کہ جنابت میں کس طرح سے سویا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ عام طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے کبھی غسل فرما کر سوت اور کبھی وضو فرما کر اور غسل نہ فرماتے البتہ آپ وضو لانا فرمایا کرتے تھے۔

باب: رات کے شروع میں غسل کرنا

۳۰۷: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول کریمؐ کی عادت کرات کے شروع حصہ میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں؟ فرمایا کہ آپ ہر ایک طریقہ سے کیا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے دین میں وسعت رکھی۔

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

۳۰۸: حضرت ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے کسی شخص کو مائے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ میر پر چڑھ گئے اور اللہ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظلم اور شرم والا ہے اور پردہ میں رکھتا ہے اور وہ دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو! پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو اس کو پردہ کر لینا چاہئے۔

۳۰۹: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت پردہ والا ہے تو تم میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو اس کو چاہئے کہ کسی

باب ۲۵۰: الْإِغْتِسَالُ قَبْلَ النَّوْمِ

۳۰۶: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحِيشٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ تَخْلِفُ كَانَ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنَاءِ الْغُسْلُ قُلْتُ أَنْ يَتِمَّ أَوْتَمُّهُ قُلْتُ أَنْ يَغْتَسِلَ قُلْتُ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَفْعَلْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَامَ وَرُبَّمَا نَوَّحًا قَامَ.

باب ۲۵۱: الْإِغْتِسَالُ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۳۰۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَمَّادَةَ بْنِ نَسْرِ عَنْ عُصَيْبِ بْنِ الْخُرَيْبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ اللَّهُمَّ لِلَّهِ الْبَدَى جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

باب ۲۵۲: الْإِسْتِثَارُ عِنْدَ الْغُسْلِ

۳۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّادَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَحِيشٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادَةُ بْنُ نَسْرِ عَنْ عَمَّادَةَ بْنِ نَسْرِ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَمَّادَةَ بْنِ نَسْرِ عَنْ عُصَيْبِ بْنِ الْخُرَيْبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ تَخْلِفُ كَانَ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْأَثَرِ قَصِصَةُ الْيَسْرِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثَمَ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيٌّ سَتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاةَ وَالشَّيْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَخَذَ كَهْمَ فَلْيَسِّرْ.

۳۰۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَمَّادَةَ بْنِ صَفْوَانَ

شے کی آذر لے۔

نِي يَغْلِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْتَرُ قَادًا أَرَادَ أَخَذَكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِسَبِيٍّ

۳۱۰: حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور میں نے آپ سے پردہ سرایا پھر غسل کا بیان کیا فرمایا: میں ایک کپڑا بدن کے خشک کرنے کے لئے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

۳۱۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب تنگے ہونے کی حالت میں غسل فرمایا کرتے تھے کہ اس دوران ان کے اوپر سونے کی نذی آ کر گر جاتی تو وہ اپنے کپڑے میں اس کو پکڑ کر سینے لگے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تجھ کو فنی نہیں بنایا۔ حضرت ایوب نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکات سے فنی نہیں ہو سکتا۔

باب: پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے

سے متعلق

۳۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جو کہ فرق تھا اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈال کر اس میں سے پانی لیتے ہاتھ تھے)

باب: مرد اور عورت اگر ایک ساتھ

غسل کریں

۳۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں اس میں سے ہلا لیا کرتے

۳۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ مُمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَاءً قَالَتْ فَسَفَرْتُهُ فَذَخَرْتُ الْغُسْلَ قَالَتْ لَمْ أَتَيْنَهُ بِحَرْفَةٍ فَلَمْ يَرِ دُخًا

۳۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَفْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَنَا الْيُؤُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ عَرَبَانَا حَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَمْشِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَسَادَاهُ وَثُمَّ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ قَالَ تَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا يَعْطِي بِي عَنْ نَوَاصِيذَ

بَابُ ۲۵۳ الدَّلَالَةُ عَلَى أَنَّ لَا تَوْقُفَ فِي

الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

۳۱۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُنَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكَثُرَ اغْتَسِلَ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

بَابُ ۲۵۴ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْءِ

مِنْ تَسْلَاةٍ

۳۱۳: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ تَصْرِفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جُنَادٍ وَآخَرُونَ قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جُنَادٍ نِي عَزُودَةٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنْ بَعْضِهِمْ وَأَنَّ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ تَعْرِفُ بِهِ عَيْبًا وَأَنَّ سُوَيْدًا قَالَتْ كُنْتُ أَنَا۔

۳۱۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل جتا بہت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

۳۱۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ مِنَ الْخَبَائِدِ۔

۳۱۵ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسود سے فرمایا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی آپ اسی ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

۳۱۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ أَبِي حَرْبٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيَّاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

باب: مرد و عورت کو ایک ہی برتن سے غسل کی اجازت
۳۱۶ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل فرماتے تھے میں چاہتی تھی کہ اس وقت میں سبقت کروں اور آپ چاہتے تھے کہ مجھ سے پہلے غسل سے فارغ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے میرے واسطے پانی رہے دیں اور میں کہتی کہ میرے واسطے رہے دیں۔ حضرت سید نے فرمایا کہ آپ چاہتے تھے کہ آپ غسل میں سبقت کریں جبکہ میں چاہتی تھی کہ میں غسل میں سبقت کروں تو میں کہتی دیکھو میرے واسطے پانی رہے دیں۔

باب ۲۵۵ الرِّخَصَةُ فِي ذَلِكَ
۳۱۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسَ بْنِ عَمَّالٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ مُبَادِرٌ وَمُبَادِرٌ حَتَّى يَقُولَ ذَيْعُ بْنُ وَاقِلٍ أَنَا ذَيْعُ بْنُ قَالٍ سُوَيْدٌ بِبَدْرِي وَابْدِرُهُ قَالُوا ذَيْعُ بْنُ۔

باب: ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آنا کا اثر باقی ہو

باب ۲۵۶ الرِّخَصَةُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَكْثَرُ الْعَجِينِ

۳۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حج کے مکہ کے دن حاضر ہوئیں آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور اس وقت فاطمہ آپ پر کسی کپڑے سے آڑ کئے ہوئے تھیں اور آپ ایک کوثر سے کہ جس میں آٹا لگا ہوا تھا غسل فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے نماز چاشت ادا فرمائی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کس قدر رکعات ادا فرمائیں

۳۱۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَّاهُ وَاجِدٌ مِنَ الْخَبَائِدِ۔

جَنَ فُضِي غُسْلُهُ

بَابُ ۲۵۷ تَوَلَّى الْمَرْءُ قِطْعَ رَأْسِهِ عِنْدَ

الْإِغْتِسَالِ

۳۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ نَبِيَّ طَلْحَمَانَ عَنْ أَبِي الرَّائِثِ عَنْ عَبْدِ نَبِيٍّ عَنْهُ أَنْ عَابَشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُغْتَسِلُ أَنَا وَزَوْجُ اللَّهِ مِنْ هَذَا قِيَادًا نَوَزَ مُوَضَّعٌ بِغُلَى الصَّاعِ أَوْ ذَوْنَهُ نَشْرَعُ فِيهِ خِمِيَةً فَأَقْبِضُ غُلَى رَأْسِي بِبَيْدَتِي فَلَا تَمْرَاتٍ وَمَا نَقُصُّ بِي شَعْرًا۔

جب آپ غسل سے فارغ ہوئے۔

باب: سر کی مینڈھیاں گندھی ہوئی ہوں

تو سر کا کھوسنا لازمی نہیں

۳۱۸ حضرت عیاد بن میر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ تم نے دیکھا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل فرماتے تھے وہاں پر ایک ڈول صاع کے برابر رکھا ہوا تھا یا اس سے کچھ کم ہوگا ہم دونوں اس ڈول سے ایک ساتھ غسل کرنا شروع کرتے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور میں اپنے سر کے بال کھول لیتی (غسل کرنے کے وقت)

بَابُ ۲۵۸ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ

وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

۳۱۹ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَجَيْعٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ نَبِيٍّ مُخَشَّبٍ نَبِيٍّ الْمُتَشَبِّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ يَقُولُ لَإِنْ أَصْبَحَ مُطَلَّبًا بِقَطْرِ أَنْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبَحَ مُعْرِمًا أَنْصَحُ طَبِيبًا قَدْ حَلَّتْ عَلَيَّ عَابَشَةُ فَأَخْزَنُهَا يَقُولُهُ فَقَالَتْ كَلْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَكَتْ عَلَيَّ بِسَائِيَةٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مُعْرِمًا۔

باب: احرام کے لئے غسل اور پھر خوشبو لگانا پھر اس

خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟

۳۱۹ حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں گندھک لگا کر حج کروں تو مجھے یہ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور حج کروں اس حالت میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں محمد بن منتشر نے فرمایا: یہ سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم کے خود خوشبو لگانے کا پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کی جگہ کو آپ نے احرام باندھا۔

احرام سے قبل خوشبو لگانا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کا مذکورہ قول ان کا قیاس تھا۔ ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ جس خوشبو کے اثرات احرام کی حالت کے بعد باقی رہیں تو اس خوشبو کا لگانا احرام سے پہلے درست ہے۔

بَابُ ۲۵۹ إِذَا لَغِيَ الْجَنْبِ الْأَدْنَى عَنْهُ

قَبْلَ إِقَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

۳۲۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

باب: جنبی جسم پر پانی ڈالنے سے قبل اگر ناپاکی جسم پر ہو

تو اس کو زائل کرے

۳۲۰ حضرت میمون سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طرح آپ نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہیں دھوئے اور جو کچھ اس پاؤں پر لگا تھا آپ نے اس کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا۔ اس کے بعد اپنے پاؤں کو وہاں سے ہٹایا اور دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ آپ کا غسل جنابت یوں تھا۔

نَوَسْتُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ نَوَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَنَا أَصَاتَهُ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهِ الْغَاءَةَ ثُمَّ تَنَحَّى رِجْلَيْهِ فَمَسَّاهُمَا قَالَتْ هَلِمَ غَسَلَهُ لِلْجَنَابَةِ۔

باب: شرم گاہ کے دھونے کے بعد زمین پر

بَابُ ۲۶۰ مَسَّحَ الْهَيْدَ بِالْأَرْضِ

ہاتھ مارنے کا بیان

بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

۳۲۱: حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت فرماتے تو پہلے آپ دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرم گاہ دھوتے پھر اپنا دایاں ہاتھ زمین پر مارتے اور اس پر رگڑتے اس کے بعد آپ ہاتھ دھوتے اور جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو فرماتے پھر سر مبارک اور پورے جسم مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد آپ اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں مبارک پانی سے دھوتے۔

۳۲۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَلَاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ أَبِي عَتَّابٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ دُورِجَ السَّيِّءِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ يَدَا فَعَمِلَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ يَفْرُغُ بَيْنِيهِ عَلَى يَمَانِهِ فَعَمِلَ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَنْبِذُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَفْرُغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَعَمِلَ رِجْلَيْهِ۔

باب: وضو سے غسل جنابت

بَابُ ۲۶۱ الرَّابِعُ آءٍ بِالْوَضُوءِ

کا آغاز کرنا

فِي غَسْلِ الْجَنَابَةِ

۳۲۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اسی طرح سے وضو فرماتے۔ پھر آپ غسل فرماتے پھر آپ اپنے ہاتھوں سے بالوں میں غزال فرماتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا اس وقت تین مرتبہ پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر تمام جسم مبارک دھوتے۔

۳۲۲ أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ تَصْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَصِيٍّ مِنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ نَوَسَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يَحْلِلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا حُلَّ اللَّهُ قَدْ أَرَادَ بَشْرَتَهُ أَقَامَ عَلَيْهِ الْغَاءَةَ فَلَا تَمْرَأَتٌ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

باب: طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا
۳۲۳۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں
جانب سے (عسل) فرما، پسند فرماتے تھے جہاں تک ہو سکتا اپنی
طہارت حاصل کرنے میں اور جوتا پہن لینے میں اور کھجور کھانے
میں۔ سروق راوی ہیں (مقام) واسطہ یہ حدیث روایت کرتے
ہوئے اس قدر اضافہ کیا ہے کہ آپ ہر کام میں دائیں جانب سے
شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

باب: غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی

ضرورت نہیں ہے

۳۲۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول
کریم ﷺ سے غسل جنابت سے متعلق دریافت فرمایا اس سلسلہ کی
بہت سی روایات گذر چکی ہیں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ
پانی ڈالے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم
گاہ پر بہائے اور یا تین ہاتھ سے شرم گاہ دھوئے تاکہ گندگی صاف ہو
جائے۔ اس کے بعد اگر دل چاہے تو یا تین ہاتھ کوٹھلی سے رگڑے
پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے پھر
دونوں ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے اور گلی کرے اور ناک میں پانی دے
اور چہرہ دھوئے اور تین تین مرتبہ دونوں کبھی دھوئے جب سر کا نمبر
آئے تو سر پر مس دکرے بلکہ جب پانی بہا دے اس طریقہ سے
حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کے غسل جنابت کی کیفیت نقل
فرمائی۔

باب ۲۶۲ التَّيْمُنُ فِي الطُّهُورِ

۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَشْعَبِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي
طُهُورِهِ وَتَغْلِيهِ وَتَرْغِيهِ وَقَالَ يُوَاسِطُ فِي شَايِهِ
تَجِبُهُ۔

باب ۲۶۳ تَرَكِ مَسْحَ الرَّأْسِ

فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۳۲۴۔ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ عَرِينَةَ نِي خَالِدٍ قَالَ
خَدَّنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ أَمِنُ شَاَعَةَ قَالَ
أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ بَعْضِ بْنِ أَبِي عَظِيمٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عُمَرُو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْعُسْلِيِّ مِنَ الْحَتَايَةِ وَاتَّقَبَ الْأَخَادِيثُ عَلَى
هَذَا يَنْدُ قَبْلُ عَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
ثُمَّ يَدْجُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَغْسِلُ بِهَا عَلَى
فَرْجِهِ وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا
هَبَالِكُ حَتَّى يَبْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى
الْقُرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَضَعُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى
حَتَّى يَبْقِيَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَمْسُحُ
وَيَمْضِي وَيَغْسِلُ وَحْفَهُ وَوِزَاعِيَهُ ثَلَاثًا
ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا تَلَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْخَ قَافِرَعِ عَلَيْهِ
الْمَاءُ لَهُكَذَا كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا
دُرُكٌ۔

باب: غسل جنابت میں جسم صاف کرنے

سے متعلق

۴۲۵ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو آپ پہلے دونوں ہاتھ دھو کر پھر نماز کیلئے وضو فرماتے۔ پھر سر کے بالوں کا انگلیوں سے خال فرماتے۔ یہاں تک کہ سر کے صاف ہونے کا یقین والہمینان حاصل ہو جاتا پھر دونوں چلو پھر کرتین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے۔ پھر تمام جسم پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ایک برتن مٹاتے "طاب" کی طرح کہ اور ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں جانب سے غسل کا آغاز فرماتے تھے پھر بائیں جانب سے پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیتے اور سر پر ہاتھ ملتے۔

باب ۲۶۳ اسْتَبْرَأَ الْبَشْرَةَ

فی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۵ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَغْتَبِلُ رَأْسَهُ بِأَيْدِيهِمْ خَشِيَ إِذَا تَحِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَرَأِ الشَّرْقَةَ عَزَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۴۲۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الصَّخَاكِيُّ أَنُ مَخْلَدٌ عَنْ حُطَيْلَةَ بْنِ أَبِي سَعْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا يَسْرَى وَ تَوَضَّأَ الْوَضُوءَ فَاتَّخَذَ يَمِينَهُ بِيَدَيْهِ رَأْسَهُ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَحَدَ بِيَعِهِ فَقَالَ يَهَيَّا عَلَى رَأْسِهِ۔

حلاب کیا ہے؟

حلاب دراصل دو درود ہوتے ہیں۔ تو کیا جاتا ہے اور حضرت علامہ خطابی فرماتے ہیں حلاب اس برتن کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ایک اونٹنی کا درود آجائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اسکی صحیح لفظ حلاب ہے اور اس سے مراد حلاب ہے مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ خوشبو کے واسطے حلاب مٹاتے تھے تاکہ دوسری لگا سکیں۔ "الحلاب مكر الحاء اما وبس قد حلاب نالفة قال الارمري اماه يخلصه من النعم كالنفس من الداء الخ"۔ (ماشینائی ص ۳۸)

باب: جنبی فحش کو سر پر کس قدر پانی

ڈالنا چاہئے؟

۴۲۷ حضرت جب بر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک روغن لائے گئے کہ اس سے پانی نہ ڈالو تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

باب ۲۶۵ مَا يَكْفِي الْجَنْبَ

مِنْ الْقَاضِيَةِ الْمَاءُ عَلَى رَأْسِهِ

۴۲۷ أَخْبَرَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ وَابْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ نَصْرًا قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ صُرَدٍ يَحْكُمُ مَنْ خَشِرَ نَبِ طُعْمٍ أَوْ الْبَيْتِ «دُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ تَمَّ

أَن قَاتِرُ عٍ عَلَى رَأْسِهِ قَاتِرًا لَقَطُ سُوْبِهِ۔

۳۲۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

۳۲۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ الْفَرْجَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

باب: مابواری سے غسل کرنے کے وقت کیا

کرتا چاہئے؟

۳۲۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں مابواری سے فراغت کے بعد غسل کس طرح سے کروں؟ آپ نے فرمایا تم ایک ٹکڑا لے کر پڑے یا روٹی کا کہ جس میں ٹھک لگی ہو اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کس طرح سے پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا تم پاکی حاصل کرو۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا اور اس خاتون کی جانب سے چہرہ پھیر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سمجھ گئیں کہ رسول کریم ﷺ کا مضموم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو اپنی جانب کھینچ لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصد تھا اس کو واضح فرما دیا۔

بَابُ ۲۶۶ الْغُسْلُ فِي الْفَرْجِ مِنَ الْحَيْضِ

الْحَيْضِ

۳۲۹ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنُصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَبِيَّةَ بِنْتِ خَبَّابٍ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ بَعْدَ الطُّهُورِ قَالَ حَبِطُ فِرَاسَةٍ مُمَشَّحَةٍ فَتَوَضَّعِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّعِي بِهَا قَالَ تَوَضَّعِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّعِي بِهَا قَالَتْ نَمَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَتَحَ وَأَغْرَضَ عَنْهَا لَقِطَتْ غَابِشَةُ لَنَا بُرَيْدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَاعَدْنَاهَا وَخَذْنَاهَا إِلَى قَاعِزْنَاهَا بِمَا بُرَيْدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

خلاصہ الباب: حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ مقصد تھا کہ غسل سے فراغت کے بعد پکڑے اسے بغیر کو شرم گاہ میں رکھ دے کہ اس (شرم گاہ) کی بدبودار ہو جائے۔

باب: غسل میں اعضا کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۳۳۰: حضرت میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر دیا اور پر رٹا پھر نماز کی طرح وضو کیا اور پھر پاؤں سے بدن اور سر پر ایک مرتبہ پانی بہا دیا۔

بَابُ ۲۶۷ الْغُسْلُ مَرَّةً وَاحِدَةً

۳۳۰ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا خَدِيمَ أَبِي الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَفْصِ عَنْ خُرَيْبِ بْنِ أَبِي عَثَابٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَذَلِكَ بَدَأَ بِالْأَرْضِ أَوِ الْخَابِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ قَاتَرَ عَلَى رَأْسِهِ وَتَابِرَ حَبِيدُ۔

باب: جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طرح سے

احرام باندھے

۳۳۱. امام محمد باقر نے کہا ہم لوگ جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے جنت الوداع کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے پید سے لنگے کہ جب ماہ والقعدہ کے پانچ روز گزرے تھے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ لنگے جب ذوالحجہ میں داخل ہوئے تو اسامہ بنت عمیس (ابو بکرؓ) کو بچہ کی ولادت ہو گئی کہ جن کا نام محمد بن ابی بکر تھا۔ انہوں نے کسی کو نبی ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا اور پوچھا اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا تم غسل کر کے لنگوت باندھ لو۔ اس کے بعد آپ نے بیب پکارا (یعنی اب احرام باندھ لو)۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے

سے متعلق

۳۳۲. حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے کیونکہ غسل کرنا کافی ہے۔

باب: ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک

بی غسل فرماتا

۳۳۳. حضرت عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے خوشبو لگانا کرتی تھی آپ سبتیہ اپنی ازواج مطہرات حبیبہ کے پاس ہوتے تھے پھر آپ صبح کو احرام باندھے ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو لگتی تھی۔

باب ۲۶۷ اغْتِسَالُ النِّسَاءِ عِنْدَ

الْاِحْرَامِ

۳۳۱. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ الْمُثَنَّى وَ بَعُثُ بْنُ إِسْرَافِيلَ وَ الْفُطَيْلُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتَا حَبِيبَةَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَاهُ عَنْ حَبِيبَةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِيُغَسِّلَ يَكِينُ بْنُ دِي الْقَعْدَةِ وَ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُثْمَانَ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَارْتَسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفْتُ أَنْ تُعْ فَقَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَبْرِي ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

باب ۲۶۸ تَرَكُ الْوُضُوءِ بَعْدَ

الْغُسْلِ

۳۳۲. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍاءَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَسَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَ أَتَيْتَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْبُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

باب ۲۷۰ الطَّوَافُ عَلَى النِّسَاءِ

فِي غُسْلِ وَاحِدٍ

۳۳۳. أَخْبَرَنَا حَبِيبَةُ بْنُ مُسْعِدَةَ عَنْ بَشِيرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ تَكْتَبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكُتُوبٌ عَلَى رِجَالِهِ ثُمَّ يَضْحِكُ مَضْحَكًا مَبْشُوحًا۔

باب: مٹی سے تیمم کرنا

۳۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو پانچ قسم کے انعام عطا فرمائے گئے ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں عنایت فرمائے گئے۔ اول تو ایک ماہ کے رعب کے ساتھ ہد دیا گیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے واسطے زمین مسجد بنائی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میرے واسطے تمام زمین پاک بنائی گئی ہے (یعنی تیمم کی دولت سے میں نوازا گیا ہوں) گزشتہ امت کو یہ دولت حاصل نہیں تھی) اس وجہ سے اب میری امت میں سے جس شخص کو جس جگہ نماز کا وقت آ جائے وہ نماز ادا کرے اور چوٹی بات یہ ہے کہ مجھ کو شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے یعنی شفاعت عامہ میرے واسطے خاص کر دی گئی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ میں پوری کائنات اور تمام بنی نوع انسان کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب: ☆ قلوب پر رعب کا مطلب یہ ہے کہ میں مشرکین اور کفار سے ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر ہوتا ہوں لیکن یہ انعام خداوندی ہے کہ ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر سے ان کے قلوب پر میرا رعب پڑ جاتا ہے اور زمین پاک بناتی یعنی سے یعنی تیمم کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

باب: ایک شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر اس کو

اندر رون وقت پانی مل جائے؟

۳۳۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے تیمم کیا اور نماز ادا کر لی پھر وقت کے اندر ان کو پانی مل گیا۔ ایک شخص نے وضو کر لیا اور نماز کا اس نے اعادہ کر لیا اور دوسرے شخص نے نماز نہیں لوٹائی پھر دونوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہ نماز نہیں لوٹائی تھی کہ تم نے سنت پر عمل کیا (یعنی کہ حکم شرع اسی طریقہ سے ہے کہ نماز کا اعادہ کرنا لازم نہیں) اور تمہاری نماز ہو گئی اور دوسرے شخص سے فرمایا تمہارے واسطے دو گنا حصہ ہے یا تمہارے واسطے ایک لشکر

باب ۲۷۱ التیمم بالصَّعِیدِ

۳۳۳: أَخْبَرَنَا الْخَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ سَبْرَ بْنَ يَزِيدَ الْفَقِيرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَيْتُ خُمْسَ لَمْ يُعْطَهُمْ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ سَنَةٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْحَدًا وَعَظُمُوا قَاتِبَتَا أَفْرَكَ الرَّجُلِ مِنْ أُمِّي الصَّلَاةُ يُصَلِّيْ وَيُعْطِي الشَّمَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَاقِلَةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُنْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ حَاضِدًا.

باب ۲۷۲ التَّيْمُمُ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ

بَعْدَ الصَّلَاةِ

۳۳۵: أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَحَسَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَخَعَمَا فِي الْوُفَيْتِ فَتَوَصَّأَا أَخَذَهُمَا وَعَاذَ بِصَلَوَتِهِمَا مَا كَانَ فِي الْوُفَيْتِ وَلَمْ يَغْدِ الْأَعْرَقَ سَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَلَّذِي لَمْ يَغْدِ أَمْسَتْ السَّنَةُ وَأَخْرَجْتُكَ صَلَوَتُكَ وَقَالَ لِلْأَجْرِ إِنَّمَا أَنْتَ فَلَنْتَ مِثْلَ سَهْمٍ

ختم۔ کا حصہ ہے (مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے لشکر کو غیبت کے مال میں سے حصہ ملتا ہے اس قدر تم کو اجر ملے گا)

۳۳۶: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَتِّ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيرَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَكْرٍ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ زُهَلِيَّ وَسَاقِي لَحْيَيْهِ۔

۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّ ابْنَ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ أَنَّ مَعَارِفًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَدَارِيٍّ أَنَّ زُهَلًا أَجَسَتْ فَلَمْ يَبْطَأْ لِقَائِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانِ ارْدَاكَ فَقَالَ أَصَبْتَ قَاتَسْتَ وَحُلَّ أَجْرُ قَسَمَتُمْ وَصَلَّى لِقَائِهِ فَقَالَ نَحْوُا مِمَّا قَالَ لِأَخِي بَعِي أَصَبْتَ۔

باب: ہندی خارج ہونے پر وضو کا بیان

۳۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاخَرُ عَيْنُ وَالبِقْدَادُ وَغَشَارُ فَقَالَ عَلِيُّ ابْنُ امْرِؤُا مَذَّاءُ وَابْنُ اسْتَحْيَ أَنَّ اسْمًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانٍ ابْتَهَبَ مِنْهُ قَسَالَهُ أَخَذْنَا فَعَدَّ عَزْرِي أَنْ أَخَذْنَا وَتَبَسُّ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْهَدْيُ إِذَا وَخَذَهُ أَخَذْتُمْ فَلْيَتَبَسَّلْ ذَلِكَ بِهِ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوَضُوءِ الصَّلَاةِ الْإِحْلَافُ عَلَى سُلَيْمَانَ۔

۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ زُهَلًا مَذَّاءُ فَاتَمَرْتُ

۳۳۹: حضرت علی بن حبیز سے روایت ہے کہ جھکو بہت زیادہ ہدی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کرو۔ چنانچہ ان صاحب نے خدمت نبوی ﷺ میں اس مسئلہ کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہدی میں صرف وضو

کرنا کافی ہے۔

وَحَلَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

۳۳۰ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو شرم و حیا کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہڈی سے متعلق مسئلہ معلوم کرنے میں شرم محسوس ہوئی کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری منکوحہ تھیں اس وجہ سے میں نے حضرت مقدادؓ سے کہا تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں وضو (کافی) ہے۔

۳۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَبِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْبَرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَتَأَنَّى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَتَرْتُ الْبَيْفَذَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ الْإِحْيَاءُ عَلَى نَكْحٍ۔

۳۳۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں ہڈی سے متعلق مسئلہ دریافت کرنے کے واسطے میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم وضو کرو اور شرم گاہ و حوضہ الو۔

۳۳۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى عَنْ أَبِي وَهَبٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَكْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ أَرْسَلْتُ الْبَيْفَذَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ تَوَضَّأَ وَالضُّحُ قَرَحَلَتْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سَمْعٍ مِنْ أَبِيهِ مَشِيًّا۔

۳۳۲ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت مقدادؓ کو حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ہڈی سے متعلق حکم شرع دریافت کرنے کے واسطے بھیجا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی شرم گاہ کو وضو کرو اور پھر وضو کرو۔

۳۳۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَفْسٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَكْحٍ بِنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَيْفَذَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَأَلَهُ عَنِ الرَّحْلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَغَيَّلْ ذِكْرَهُ ثُمَّ لَتَوَضَّأَ۔

۳۳۳ حضرت سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد بن الاسودؓ سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم ﷺ سے ہڈی سے متعلق مسئلہ دریافت کرو کہ جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی ہڈی خارج ہو جائے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ میرے نکاح میں حضرت رسول کریم ﷺ کی صاحب زادی ہیں اس وجہ سے مجھ کو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقدادؓ نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارا۔۔۔ میں سے کسی شخص کو اس قسم کا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو

۳۳۳ أَخْبَرَنَا عُثْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْتَعِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْبَيْفَذَةِ بِنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمْرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّحْلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَا اسْتَحْيَيْنَا أَنْ أَسْأَلَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَتَّصِلْ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَصُورَةٌ لِلْبُحْلُوفِ۔

دھو ڈالے اس کے بعد اس کو وضو کرنا چاہئے اور اس طرح وضو کرے۔
کہ جیسا وضو نماز کے واسطے رہتا ہے۔

خلاصہ الباب ۶۱ امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ احسن ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے لیکن یہ واجب نہیں اور اس کا ترک کرنے والا گنہگار ہو۔ ہی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب ۶۲: اَجْسَ وَتِ قَوْنِیْ غُفْصِ نِیْنِدَ سَ بَیْدَارِ ہو تو اس کو وضو کرنا چاہئے

۴۳۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہو تو اس کو اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے کہ جس وقت تک کہ وہ شخص اس پر دوسرے یا تین مرتبہ پانی نہ بہالے۔ اسلئے کہ معلوم نہیں کس کس کا ہاتھ کس جگہ رہا یعنی رات میں سوتے وقت کس کس جگہ ہاتھ پڑا۔

۴۳۴ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرَكَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الرَّضَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْجُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَمْسُحَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ نَأَتْ يَدُهُ۔

۴۳۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور ایت کران کو نیند آ گئی اس کے بعد موزن آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

۴۳۵ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ قَالَ سَلَكْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ بَسَائِرِهِ فَحَقَّقْتُ عَنْ يَمِينِهِ فَقُلْتُ لَمْ أَطْصِقْ وَزِدْتُ فَخَاءَ هُ الْمَوْزُونُ فَقُلْتُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْصَرًا۔

خصوصیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں اور خصوصیات مبارکہ تھیں وہاں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی ایک طریقہ سے بیدار رہتے تھے اس وجہ سے سونے کی جگہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ختم ہوتا تھا اور ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف آرام فرماتے ہوں گے اور محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایت گئے ہوں گے اور پوری طرح سے نیند سے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے بعد سے انہوں نے مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۴۳۶ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّلْحَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْجُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَمْسُحَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ نَأَتْ يَدُهُ۔

۴۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز میں اٹھئے گا اس کو اپنے ہاتھ پانی نہ بہالے اور سونا چاہئے کیونکہ اگر

کی حالت میں نماز ادا کرنا بہتر نہیں ہے۔

أَخَذَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَبْصِرْ وَلْيُرْؤِدْ

خلاصۃ الباب کیونکہ یہ معلوم زبان سے یا جملہ خبیثہ کی حالت میں نکل جانے اور اس شخص کو احساس بھی نہ ہو جائے دعا کے خدا نخواستہ بد دعائی نکل جائے۔

باب ۳۷۸ شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق

باب ۳۷۵ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

۳۳۷۷۔ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے وضو کرے۔

۳۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُبْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَقْبَرُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ نُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَسَّ قُرْحَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۳۷۸۔ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ تک پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے۔

۳۳۷۸۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَوْحَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا لَفَضَى أَخَذَكُمْ يَدِيهِ إِلَى قُرْحِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۳۷۹۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو لازمی ہے اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت بسرہ بنت صفوان نے اس واقعہ کو بیان فرمایا کہ حضرت عروہ نے کسی کو حضرت بسرہ کے پاس بھیجا۔ بسرہ نے کہا کہ حضرت رسول کریم نے ان باتوں کا تذکرہ فرمایا کہ جن سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہے۔

۳۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي نُسْرَةَ بِنْتُ صَفْوَانَ قَالَتْ سَأَلَ عُرْوَةَ قَالَتْ دَخَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

۳۳۸۰۔ حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

۳۳۸۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصْطَوًى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ نُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ دَحْرَةً فَلَا يُصَلِّيْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كَلِمَ يَسْمَعُ مِنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عِلْمُهُ۔

شرم گاہ چھونے سے وضو مسئلہ یہی ہے کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ کورہ ہلا روایت قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ یہ روایت منقطع ہے اور اس روایت کے راوی حضرت ہشام نے اس کو حضرت عروہ سے روایت کیا امام نسائی فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے مذکورہ روایت کو اپنے والد سے نہیں سنا۔ ہر حال دوسری روایت میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے جس طرح جسم کے دوسرے اعضاء ہیں اسی طریقہ سے شرم گاہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جس طرح جسم کے دوسرے حصہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طریقہ سے شرم گاہ چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ جمل ازمیں اس مسئلہ کی بحث گزر چکی ہے۔

۵

کتاب الصلوة

نماز کی کتاب

باب: فرضیت نماز

(اور راویوں کے اختلاف

کا ذکر)

۶۷۲ قَرْضُ الصَّلَاةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ

النَّاسِ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ آسِ بْنِ مَالِكٍ

وَ اخْتِلَافِ الْفَاطِمَةِ فِيهِ

۳۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک تھا اور میں خیمہ کے عالم میں اور جاگنے کے عالم کے درمیان میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان میں آگیا (مرا فرشتہ ہے) اور اس جگہ سونے کا ایک ٹشت لایا گیا جو کہ حکمت اور ایمان سے پر تھا تو میرا سینہ چاک کیا گیا اور میرا سینہ طلق سے لے کر چہرے پہنچ تک چاک کیا گیا اور میرا قلب زحرم کے پانی سے دھویا گیا۔ اس کے بعد میرا سینہ حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے سامنے ایک جانور آیا جو کہ چتر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا اور پہلے آسمان پر جو کہ دنیا سے نظراً آتا ہے وہاں پہنچا۔ وہاں کے پہرہ داروں نے کہا کہ کون ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جبرئیل ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان پہرہ داروں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو اس جگہ آنے کی دعوت

۳۵۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقْبَلَ أَحَدُ النَّاسِ عَلَى الرَّجُلِ فَلْيَبْتَغِ بِطَلَبٍ مِنْ دَعْوِ ثَلَاثَ جَنَاحَاتٍ وَأَيُّهَا فَتَقِ مِنَ الشَّعْرِ إِلَى مَرَاكِ النَّطِيِّ فَعَسَلَ الْقَلْبُ بَيِّنَةً زَمَرَةً ثُمَّ مَلَأَ جَنَاحَهُ وَأَيُّهَا ثُمَّ أَبْتَدَأَ دُونَ النَّعْلِ وَفَوْقَ الْحِمَامِ ثُمَّ انْطَلَقَتْ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَبَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَوَقِفَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ تَعْلَمُ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْعَبًا بِهِ وَبَعَثَ الْمَجْعَىءَ جَاءَ فَأَتَبَا عَلَى أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَمِعْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْعَبًا بِكَ مِنْ أَمْرِ وَبَيِّنَةٍ ثُمَّ أَتَبَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا

قَالَ جَبْرِئُ بْنُ قَيْلٍ وَمَنْ تَعَكَ قَالَ مُعَمَّدٌ قَيْلٌ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى يَحْيَى وَيَحْيَى فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئُ بْنُ قَيْلٍ وَمَنْ تَعَكَ قَالَ مُعَمَّدٌ قَيْلٌ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قَيْلٌ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ قَيْلٌ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ قَيْلٌ ذَلِكَ ثُمَّ اتَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ آخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْنَاهُ بَكَى قَيْلٌ مَا يَكُنْكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْعَلَامُ الَّذِي تَعْتَقِدُ نَعْبُدُ بِذَلِكَ مِنْ أَنْبِيَائِكَ أَكْثَرُ وَافْضَلُ يَمَّا بَذَلُ مِنْ أَمِيْنٍ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قَيْلٌ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَبِي وَنَبِيٍّ ثُمَّ رَفَعَ إِلَى الْبَيْتِ الْمُعَمَّورِ فَسَلَّمَتْ جَبْرِئُ بْنُ قَيْلٍ هَذَا الْبَيْتِ الْمُعَمَّورُ يُصَلُّونَ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ قِيَامًا خَرُّوا بِهِ ثُمَّ يَخُوفُوا فِيهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَى بَيْتِ الْمُنْتَهَى قِيَامًا نَبَقَهَا مِنْهُ لَقَالِ خَمْرٌ وَادَا وَوَقَفَا مِنْهُ إِذْ بَانَ الْبَيْتُ وَادَا مِنْ أَصْلَابِهِمَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ تَهْرَبُ بِأَيْدِيهِمَا وَتَهْرَبُ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمَتْ جَبْرِئُ بْنُ قَيْلٍ أَنَا السَّابِقَانِ فِيهِ الْحَيَّةُ وَأَمَّا الطَّاهِرَانِ فَالْفَرَاتُ وَالْبَيْلُ ثُمَّ لَمَرَّ عَلَى خَمْسُونَ صَلَوةً فَاتَتْ

دی گئی ہے (انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں) پھر ان پہرہ داروں نے کہا کہ مرحبا یعنی خوش آمدید (یہ جملہ اہل عرب کا وہ جملہ ہے جو کہ وہ حضرات مہمان کی آمد کے خوشی کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ تم کشادہ اور بہترین جگہ آگئے ہو) حضرت جبرئیل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے صاحب زادے اور اے نبی ﷺ پھر ہم دونوں دوسرے آسمان پر پہنچے اس جگہ بھی ہم سے دریافت کیا گیا کہ کون آیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ پہرہ داروں اور محافظین نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں پھر اسی طریقہ سے کہا یعنی دریافت کیا گیا کہ وہ ہمارے گئے ہیں یعنی ان کو دعوت دی گئی ہے۔ پھر انہوں نے مرحبا فرمایا اور فرمایا کہ بہت بہتر ہے تعریف لے آئیں پھر میں تھکی بیٹھا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا کہ مرحبا بھائی اور نبی (علیہ السلام) پھر ہم لوگ تیسرے آسمان پر گئے وہاں بھی دریافت کیا کہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ پھر اسی طرح سے کہا کہ پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور اے ہمارے نبی ﷺ پھر ہم لوگ چوتھے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی اسی طریقہ سے معاملہ ہوا پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا بھائی صاحب اور ہمارے نبی ﷺ اس کے بعد ہم دونوں پانچویں آسمان پر پہنچے اس مقام پر بھی ہمارے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اور میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید اے ہمارے بھائی اور نبی ﷺ پھر ہم لوگ چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی اسی طریقہ سے واقعہ پیش ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید اے ہمارے بھائی اور ہمارے نبی

ملائکہ جس وقت میں آگے کی طرف چلا تو وہ رونے لگ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا کہ یہ تو جوان کہ جس کو آپ نے دنیا میں میرے آگے بعد نبیؐ بنا کر بھیجا ان کی امت میں سے میری امت سے زیادہ اور بھراؤگ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک ہم لوگ ساتویں آسمان پر پہنچ گئے وہاں پر بھی اسی طریقہ سے ہم سے سوالات کئے گئے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے خوش آمد یہ اور اے نبیؐ خوش آمد یہ اس کے بعد مجھے بیت المعمور کی زیارت کرائی گئی (بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے) میں نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یہ بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا فرماتے ہیں پھر جس وقت نماز ادا فرما کر باہر کی جانب جاتے ہیں تو پھر دوبارہ بھی اس جگہ واپس نہیں آتے (یعنی روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اس سے فرشتوں کی تعداد اور ان کا غیر معمولی تعداد میں ہونے کا اندازہ ہوتا ہے) اس کے بعد مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت کرائی گئی (اس لفظ کا ترجمہ ہے پیری کا درخت) اور یہ درخت ساتویں آسمان کے اوپر ہے

عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَعْتُ فَلَمْ يَفْرَحْ عَلَيَّ حَمْسُونَ صَلَوةً قَالَ إِنِّي أَغْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالِمٌ بِبَنِي إِسْرَءِيلَ أَشَدَّ الْمُعَانَةِ وَإِنَّ أَهْلَكَ لَنْ يُعْبِقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَحْتُ إِلَى رَبِّي فَسَأَلَهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَخَفَّلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَخَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَعْتُ فَلَمْ يَفْرَحْ عَلَيَّ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأَوَّلَى فَرَحْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَخَفَّلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَّبَعْنِي فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأَوَّلَى فَرَحْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةٌ ثُمَّ خَمْسَةٌ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأَوَّلَى فَلَمْ أَتِيَّ أَنْتَحِمُ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَوَدِدْتُ أَنْ لَدَّ أَصْبَتُ فَرُبِّصُنِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَنْجُوِي بِالنَّحْسَةِ عَشْرًا أَتَقَالِيهَا۔

اور اس کو اس وجہ سے معنی کہا جاتا ہے کیونکہ حضرات ملائکہ اس مقام پر قیام فرماتے ہیں اور کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں بڑھتا بغیر حکم خداوندی کے تو اس درخت کے بیڑمکوں کے برابر تھے اور اس درخت (یعنی سدرۃ المنتہیٰ) کی جڑ میں سے چار نہریں جاری ہو رہی تھیں دو نہریں چھپی ہوئی تھیں اور دو کھلی ہوئی نہریں تھیں۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو نہریں آپؐ نے پیئیں گے چھپی ہوئی دیکھی ہیں وہ تو جنت کی طرف لگی ہیں اور جو نہریں کھلی ہوئی (دیکھی ہیں وہ فرات اور نیل کی نہریں ہیں) اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی پھر میں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم نے کیا کام انجام دیا؟ میں نے عرض کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تم سے زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوں میں نے قوم بنی اسرائیل کی کافی اصلاح کی کوشش کی تھی اور تمہاری امت اتنی زیادہ تعداد میں نمازیں نہ ادا کر سکے گی۔ تم لوگ پھر دوبارہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو اور خداوند قدوس کے حضور نمازوں کی تخفیف کے بارے میں عرض کرو چنانچہ پھر میں دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز میں تخفیف کئے جانے کے بارے میں عرض کیا اس پر خداوند قدوس نے چالیس نمازیں فرض قرار دے دیں جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کام کیا؟ میں نے عرض کیا کہ (میرے عرض کرنے پر) خداوند تعالیٰ نے پچاس کے بجائے نمازیں چالیس قرار دے دیں (یعنی دس نمازوں کی کمی فرمادی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی

پڑتا تھا میں اس جانور پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل جیٹے قوس میں روانہ ہو گیا جبرئیل عیضہ سے فرمایا اب اتر جاؤ اور نماز ادا کرو۔ میں اتر گیا اور نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل نے یہاں سے فرمایا کہ تم وہاں وقت ہو کہ تم نے نماز کس جگہ ادا کی۔ طیب (مدینہ منورہ) کا لقب ہے) اسی جانب ہجرت ہوگی۔ پھر حضرت جبرئیل عیضہ سے فرمایا کہ اس جگہ اتر جاؤ اور نماز ادا کرو میں نے نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل عیضہ نے دریافت کیا کہ تم وہاں وقت ہو کہ تم نے کس جگہ نماز ادا کی؟ یہ جگہ بیت اللحم ہے کہ جس جگہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی پھر بیت المقدس پہنچا وہاں پر تمام حضرات انبیاء ع ۳۰۳ متبع تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو آگے کی جانب بڑھایا۔ میں تمام حضرات کا امام بنا پھر جبرئیل عیضہ مجھ کو چڑھا کر آسمانِ اول پر لے گئے اس جگہ آدم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر وہوّل خالہ زاد بھائی یحییٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر تیسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر یوسف علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر اور تیس عیضہ سے ملاقات ہوئی۔ پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں پر موسیٰ عیضہ سے ملاقات ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ابراہیم عیضہ سے ہوئی پھر آٹھواں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم لوگ مقامِ سدرة المنتیٰ کے نزدیک پہنچ گئے وہاں پر مجھ پر ایک ہادل کے ٹکڑے سے سایہ کروایا (کیونکہ اس ٹکڑے میں خداوند قدوس کی تجلی تھی) میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ جس روز میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس روز تم پر اور تمہاری امت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں اب ان نمازوں کو آپ ستر بار ادا فرمائیں اور ان نمازوں کو آپ ستر بار کی امت کو بھی ادا کرنا چاہئے۔ بہر حال میں واپس آ کر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں دریافت کی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا کہ کس قدر نمازیں آپ ستر بار کی امت کو قرار

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بِدَائِمَةٍ فَوْقَ الْجَحَادِ وَذُوْنَ السُّلَيْ حَطُّوْهَا عِنْدَ مُنْتَهَى عَرْفِهَا فَرَبَّيْتُ وَتَمَعِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبِرْتُ فَقَالَ الْوَلَدُ فَصَلِّ فَقَعْلْتُ فَقَالَ اتَّذِرْهُ إِنِّي صَلَّيْتُ عَلَيْكَ بِطَلَّةٍ وَ إِلَهِ السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ فَصَلِّ فَقَصَلْتُ فَقَالَ اتَّذِرْهُ إِنِّي صَلَّيْتُ عَلَيْكَ بِطَلَّةٍ سِتْنَاءَ خُبِّ عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ الْوَلَدُ فَصَلِّ فَتَرْتُ فَقَصَلْتُ فَقَالَ اتَّذِرْهُ إِنِّي صَلَّيْتُ عَلَيْكَ بِتَبِيٍّ نَعْمَ خُبِّ وَلَدِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْنَ التَّقْدِسِ فَجَمِعَ إِلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَتِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمْسَنَهُمْ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَنِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَاتَيْنَا بِسَدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَمَشِينِي صَبَابَةً فَعَزَّزْتُ سَاجِدًا فَقَالَ لِي رَبِّي يَوْمَ حَلَفْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرُسْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ عَمِيسِي صَلَوةً لَعَنَ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَزَحَفْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمَّ بِسَائِلِي عَنْ شَيْءٍ وَ لَمْ أَتِبْ غُلِي

دی گئی ہیں؟ اور تمہاری اُمت پر کتنی نمازیں ادا کرنا لازماً فرمایا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ تو تمہارا اندر اس قدر طاقت ہے اور نہ ہی تمہاری اُمت میں اس قدر طاقت ہے اس وجہ سے تم پھر اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس جاؤ اور نمازوں کی تعداد میں تم کی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس آ کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوا خداوند تعالیٰ نے جس نماز میں کم فرمادیں اور تعداد میں تخفیف فرمادی اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور تم نماز میں کی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا پھر خداوند قدس نے نمازوں کی تعداد میں دس نماز کی کمی فرمادی۔ یہاں تک کہ وہ نمازیں صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واپس ہو جاؤ اور پھر ایک مرتبہ نمازوں کی تعداد میں کمی کراؤ۔ اس وجہ سے قوم بنی اسرائیل پر وہ نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں وہ لوگ اس نماز کو نہیں ادا کر سکے۔ چنانچہ پھر میں دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز کی تعداد میں کمی کرنا چاہا۔ اس پر خداوند قدس نے فرمایا کہ جس روز سے میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسی روز تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہیں جو تم لوگ ان نمازوں کو ادا کرو اور آپ کی اُمت بھی ان نمازوں کو ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ پانچ نمازوں سے کم نہ ہوں گی اور پانچ نمازیں اب قطعی اور لازمی قرار دے دی گئی ہیں) اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں واپس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جاؤ پھر تم خداوند قدس کے حضور واپس جاؤ۔ اب یہ بات اچھی طرح میرے ذہن نشین ہو چکی تھی۔ یہ حکم اب قطعی اور لازمی ہے اس وجہ سے میں پھر بارگاہِ خداوندی میں (نماز میں تخفیف کیلئے) نہیں گیا۔

مُوسَى فَقَالَ اللَّهُ قَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْنَاهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى فَاصْبِرْ بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رَدُّتُ إِلَى خَمْسٍ صَلَاةٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْنَاهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ قَرَضَ عَلَيَّ بَيْنِي وَإِسْرَافِي صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَسَأَلْنَاهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَفَّفْتُ بِخَمْسِينَ قُلُّمُ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَفَرَضْتُ أَنَّهَُا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صَبِرْ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَفَرَضْتُ أَنَّهَُا مِنَ اللَّهِ صَبِرْ أَيْ حَتَّمُ قُلُّمُ ارْجِعْ۔

۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ عَنِ طَلْحَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ هُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْنَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى

۳۵۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ معراج میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہی تک لے گئے اور وہ جیسے آسمان میں ہے جو چیزیں یعنی نیک اعمال یا نیک ارواح زمین سے لوہر کی طرف جاتی ہیں اور وہ وہاں پر ٹھہر جاتی ہیں اسی طریقہ سے جو چیزیں یعنی (احکامِ خداوندی) اوپر

وَيُحْيِي السَّمَاءَ السَّادِسَةَ وَالْآيَاتُ يَنْتَهِي مَا عُرِجَ
بِهِ مِنْ تَحْيِيهَا وَالْآيَاتُ يَنْتَهِي مَا أُفِيضَ بِهِ مِنْ قَوْلِهَا
حَتَّى يَنْقُضَ بِهَا قَالِ إِنْ يَغْشَى السَّادَةَ مَا
يَغْشَى قَالِ فَرَأَيْتَ مِنْ دَقَبٍ فَأَعْبَيْتُ فَلَأَمَّا
الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَحَزَابُهُ سُورَةُ الْقُرْآنِ
وَبَعِيرٌ لَمْ يَمُتْ مِنْ أَتَيْهِ لَا يُمْسِرُكَ بِاللَّهِ سَيِّئًا
الْمُفْجَعَاتِ۔

سے نازل ہوتے ہیں وہ بھی وہاں پر تکتی کر ٹھہر جاتے ہیں یہاں تک کہ
فرشتے ان احکام کا جس جگہ کے بارے میں حکم دیتے ہیں ان احکام کو
اس جگہ پہنچاتے ہیں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور عبداللہ نے اس
آیت کو جاکو جاکو غَشَى السَّادَةَ مَا يَغْشَى ۞ تلاوت فرمایا (یعنی جس
وقت سدرۃ المنتہی کو جاکو جاکو غشایا) عبداللہ نے فرمایا اس سے مراد اس نے
کے پروانے ہیں اور خداوند قدس کے انوار کو سونے کے پروانوں سے
تغییر دی گئی۔ ایک روایت میں ہے اَجْرًا مَنْ دَقَبَ (یعنی سونے کی
ٹڈیاں) تو نبیؐ کو شب معراج میں تین چیزیں مطاف فرمائی گئی ہیں ایک تو
نماز پانچ وقت کی اور دوسری آخر آیات سورہ بقرہ ۞ اَمَّنَ الرَّسُولُ ۞
سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔ تیسرے جو شخص آپؐ کی امت
میں سے انتقال کر جائے لیکن خداوند قدس کے ساتھ اس نے کسی کو
شریک نہ کیا ہو تو اس کے جنازہ معاف کر دیے جائیں گے۔

باب: نماز کس جگہ فرض ہوئی؟

۳۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز میں مکہ مکرمہ
میں فرض ہوئیں اور دو فرشتے رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپؐ نے فرمایا کہ مزم کے کنوئیں پر گئے ملے وہاں پر ان کا بیت
چاک کیا گیا اور آپؐ نے فرمایا کہ انہیں باہر نکال کر سونے کی پشت میں
رکھ دی گئیں پھر ان کو مزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ان کے اندر مہم و
حکمت بھریا گیا۔

باب ۲۷۷: اِنَّ فُرْصَتِ الصَّلَاةِ

۳۵۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَاوَةَ عَنْ اَبِي زَيْدٍ قَالَ
اَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخُرَيْبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخُرَيْبِ
خَدَّاهُ اَنَّ النَّبِيَّ خَدَّاهُ عَنْ اَبِي زَيْدٍ اَنَّ
الصَّلَاةَ فُرْصَةٌ بِمَنْجَةٍ وَ اَنَّ مَلَائِكَةَ اَبِي زَيْدٍ
اَللّٰهُ ۞ فَلَمَّا رَآهُ اِلَى زَيْدٍ فَمَنْجَتُهُ وَ اَخْبَرَنَا
عُمَرُو بْنُ الْخُرَيْبِ عَنْ اَبِي زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ
خَدَّاهُ خَدَّاهُ جَنَّاهُ وَ عَلَّمَا۔

باب: کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟

۳۵۶: عائشہ صدیقہ حبیبہ سے روایت ہے کہ پہلے دو رکعات تھیں پھر ستر
کی نماز اپنی حالت پر رہی یعنی ستر میں وہی رکعات رہیں ظہر اور عصر
اور عشا اور نماز فجر لیکن مغرب کی نماز تو برابر ہے اور ستر اور حالت قیام
(دونوں) میں اس کا ایک ہی حکم ہے (اور یہی حکم نماز فجر کا ہے)۔

باب ۲۷۸: كَيْفَ فُرِصَتِ الصَّلَاةُ؟

۳۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَتَانَا
سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُرَيْبِ قَالَ
اَنَّ النَّبِيَّ فُرِصَتِ الصَّلَاةُ رَمَعَتَيْنِ فَلَمَّا فُرِصَتِ
الصَّلَاةُ وَ اَبَتْ صَلَاةُ الْخَمْسِ۔

۳۵۷: حضرت ابو عمر اور حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے
دریافت کیا حضرت ابن شہاب اور زہبی سے کہ رسول کریمؐ کی

۳۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَابِشٍ الْعُلَاجِيُّ قَالَ اَتَانَا
الْوَلِيدُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي زَيْدٍ وَ اَبِي اَبِي زَيْدٍ اَنَّ

نماز ہجرت سے پہلے کس طریقہ سے تھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عروہ نے بیان فرمایا انہوں نے مائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ اللہ عزوجل نے پہلے اپنے رسول پر وہی رکعت نماز فرض فرمائی پھر حضر میں (یعنی حالت قیام میں) چار رکعت چار رکعت چار رکعت اور حالت سفر میں دو رکعت ہی مکمل باقی رہیں (اس میں کمی نہیں ہوئی)۔

۳۵۸: حضرت مائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز کی دو رکعت فرض ہو گئی چار نماز سطرانی ہی حالت پر رہی اور حضر (یعنی قیام) کی حالت کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۳۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام ہونے کی حالت میں چار رکعت فرض فرمائی اور حالت سفر میں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض قرار دی۔

۳۶۰: حضرت امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگ کس طریقہ سے نماز قصر ادا کرتے ہو حالانکہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے نماز کے قصر کرنے میں۔ اگر تم کو خوف ہو کہ ادا کرنا (قصر) کا ہذا خوف پر ہے اب خوف کا عالم نہیں) عبداللہ بن عمر نے جواب میں فرمایا اے میرے بھتیجے! رسول کریم ہم لوگوں کے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے تھے جبکہ ہم لوگ گمراہ تھے (اسلام کی معمولی بات سے بھی ناواقف تھے) آپ نے ہم لوگوں کو علم سے واقف کر دیا یعنی دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی اور علم کی دولت ہم کو آپ سے نصیب ہوئی تو یہ بات ہم کو آپ سے سنی ہے اسی سبب سے آپ نے ہم کو علم عطا فرمایا۔ یہ ہے کہ تم لوگ حالت سفر میں فرض نماز دو رکعت پر چڑھوئے خوف کا۔ مگر یہ بات ہو۔ پس قرآن سے نماز قصر خوف کے عالم میں پڑھنا ثابت ہے۔ اس لیے اس نے جس طریقہ سے قرآن کریم کی آیات پر عمل فرمادی ہے

سَأَلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْحَةِ قَالِ الْهَجْرَةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَضَ اللَّهُ عُرْوَةَ جَلَّ صَلَوةٌ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ لَوْ كُنَّا مَا قَرَضَها وَرَضَها وَرَضَها ثُمَّ بُعِثَ فِي الْخَصْرِ أَرْبَعًا وَافُتِرَتْ صَلَوةُ السَّغَرِ عَلَى الْقُرْبَةِ الْأُولَى۔

۳۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَرَضَ اللَّهُ صَلَوةٌ وَرَضَها وَرَضَها ثُمَّ بُعِثَ فِي الْخَصْرِ صَلَوةُ السَّغَرِ وَزِيدَ فِي صَلَوةِ الْخَصْرِ۔

۳۵۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى وَغَدَاةُ الرُّحْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ نَجْدٍ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ قَرَضَ اللَّهُ صَلَوةٌ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَصْرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّغَرِ وَرَضَها وَرَضَها وَرَضَها۔

۳۶۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ نِي الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّهِ نِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ نِي أَسِيدٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ لِأَبِي عَمْرٍو كُنْتَ تَفْضِرُ الصَّلَوةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَسَ عَلَيْكُمْ خُفَاةٌ أَنْ تَقْضُوا مِنَ الصَّلَوةِ إِنْ جِئْتُمْ فَقَالَ أَنْ عَمْرُو بْنُ أَبِي أَيْحَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَنَحْنُ صَلَاتٌ فَمَلَأْنَا فَكُنَّا فِينَا عَلَمًا أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نَضَلِّي وَرَضَها وَرَضَها وَرَضَها فَالْتَمَعْنَا عَمَّا نَزَّلَ الزُّهْرِيُّ بِمَعْنَى بَهْدًا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْمٍ۔

اسی طریقہ سے حدیث شریف پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔

باب: دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض قرار دی گئیں

۳۶۱: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ جیسے سے روایت ہے کہ نجد کا باشندہ ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا جو کہ پریشان حال اور بد حال لگ رہا تھا اور اس شخص کی آواز کی جھن جھن ہم لوگ محسوس کر رہے تھے۔ لیکن اس شخص کی گفتگو نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص بزدک پہنچ گیا۔ ہم کو معلوم ہوا کہ یہ شخص اسلام کا مبلغ سمجھ رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کا تعارف یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا رات اور دن میں۔ اس شخص نے عرض کیا اس کے علاوہ تو اب اور کوئی نماز میرے ذمہ نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں اور اب اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز تمہارا دے دے نہیں ہے لیکن نماز نفل تم چاہو تو پڑھ لو اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: میرے اوپر اب اس کے علاوہ تو اور کوئی بات لازم نہیں ہے آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا دل چاہے تو تم نفل روزہ رکھو اور دل چاہے نہ رکھو اسکے بعد آپ نے زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا: اب اس کے علاوہ تو اور کچھ مجھ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن نفل طریقہ سے جو تمہارا دل چاہے دے دینا۔ پھر وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا اور وہ شخص یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم میں اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے نجات حاصل کر لی اگر اس نے سچ بولا ہے۔

۳۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ خداوند قدس نے اپنے بندوں پر کس قدر نمازیں لازمی قرار دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خداوند قدس نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان نمازوں میں آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند قدس نے اپنے بندوں کو

بَابُ ۲۷۹ كَمْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۳۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ عَلِيًّا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ خَاءَ رَحُلٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَعْدِ لَكَابِرِ الرَّاسِ نَسَمَعُ قَوْلَ صَوْبِهِ وَلَا نَعْقُهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَاذًا هُوَ نَسَأُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَوَكَّعَ قَالَ وَجِبَامُ شَهْرٍ وَنَعْمَانُ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَوَكَّعَ وَدَحْرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّسُومَةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَتَوَكَّعَ قَاذِمَرُ الرَّحُلِ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَقْصُ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اْلْفَلَحُ إِنْ صَدَقَ۔

۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثُوَيْحٌ بْنُ قَلْبِ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَلْبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحْمُ الْفَرَضَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الْفَرَضُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ قَالَ الْفَرَضُ اللَّهُ

پانچ وقت کی نماز پر فرض قرار دی ہیں اس شخص کے قسم کھانی کذاب میں ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی قسم کی کوتاہی کی کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

عَلَى عِبَادِهِ صَلَواتٍ خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قُلْتُمْ أَوْ تَعِدُ هُنَّ شَيْئًا قَالَ الْفَرَضُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَواتٍ خَمْسًا فَخَلَعَتِ الرَّحُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا لَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَدَقَ لَيْدُ الْحُلَّةِ

باب: نماز پانچ گانہ کیلئے بیعت کرنے کا بیان

۳۶۳۔ حضرت عوف بن مالک انجمی رحمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے ہمیں مرحبہ یہی ارشاد فرمایا کہ تم بیعت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ پر حائے اور آپ ﷺ سے بیعت کی پھر ہم نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ! بیعت تو ہم لوگ آپ ﷺ سے کر چکے ہیں لیکن یہ بیعت کون سے کام پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو اور پانچوں نمازیں ادا کرو پھر ہر ایک آواز سے ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ تم کسی کسی کے سامنے دست سوال نہ پھیلاؤ۔

بَابُ ۲۸۰ الْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَواتِ الْخَمْسِ ۳۶۳ أَخْبَرَنَا غُفَرَاءُ بْنُ مُصَوِّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْهَوَلِيِّ عَنْ أَبِي مُسَيْبٍ الْهَوَلِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْجَمِيُّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالِ الْأَكْبَرِيُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا ذَاكَ مَرْثَبَ فَلَمَّا كَلِمَةً كَلِمَةً هَلَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نَبَيْتُكَ قُلْتُ مَا قَالَ عَلَى أَنْ تَعْتَلُوا اللَّهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَواتِ الْخَمْسِ وَأَسْرَ حَبِيبَةُ حَبِيبَةُ أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

باب: نماز پانچ گانہ کی حفاظت کا

بیان

۳۶۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو کہ قبیلہ بنی کنانہ سے تھا کہ جس کو کھنجر بی کہتے تھے ایک شخص سے سنا کہ جس کی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے کہ نماز وتر واجب ہے۔ اس محدثی شخص نے کہا کہ میں یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے سامنے پہنچا اور وہ اس وقت مسجد کی طرف جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول نقل کیا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے پانچ نمازیں ہیں جن کو خداوند قدوس نے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو ادا کرے گا اور ان پانچوں نمازوں میں سے

بَابُ ۲۸۱ الْحَافِظَةُ عَلَى الصَّلَواتِ

الْخَمْسِ

۳۶۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَكَّانٍ عَنِ أَبِي مُخَاضٍ عَنْ أَنَسٍ رَحْلًا مِنْ بَنِي بَكَّةَ دَعَى الْمُحَدِّثُ سَعِيدَ وَجَلَّ بِالْشَّامِ يَكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ فَوَ تَرَوْا وَاجِبَ قَالَ الْمُحَدِّثُ قَرَأْتُ إِلَى عِبَادَةِ بَنِي الصَّامِتِ فَأَعْرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَاجِعٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرَنِي بِالْبَدِيِّ قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عِبَادَةُ حَدَّثَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَعِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسَ صَلَواتٍ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى

کسی نماز کو ہلکا سمجھ کر نہیں چھوڑے گا تو خداوند قدس نے اس کے واسطے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو خداوند قدس کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے (یعنی خدا کے ذمے اس کی ذمہ داری نہیں ہے) خواہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا فرمائے اور خواہ جنت میں داخل فرمائے۔

الْبَعَادِ مَنْ جَاءَ بِهِمْ لَمْ يَصْنَعْ بِهِمْ شَيْئًا
اسْتِخْفَافًا يَحْقِيقُونَ تَأَنَّنَ لَكَ عَبْدُ اللَّهِ غَفَلَ أَنْ
يُذْخِرَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ
عَبْدُ اللَّهِ غَفَلَ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ أَذْخَلَهُ
الْجَهَنَّمَ۔

باب: نماز بچکانہ کی قضیات کا بیان

۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اتلاؤ اگر تم لوگوں میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور اس میں ہر ایک دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس شخص میں کسی قسم کا کوئی میل رہے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں کوئی میل نہیں رہے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی مثال ہے کہ پانچ وقت کی نمازوں کی خداوند قدس ان کی وجہ سے گناہ کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

باب ۲۸۲: فَضْلُ الصَّلَاةِ الْخُمْسِ

۳۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ أَبِي الْفَضْلِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوْكَنْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا
بِبَابِ أَعْدَائِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ
هَلْ يَتَّبِعُ مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَتَّبِعُ مِنْ ذَنْبِهِ
شَيْءٌ قَالَ فَكذلكَ تَمَثَّلُ الصَّلَاةُ الْخُمْسَ يَمْحُو
لَهُ بِهِنَ الْخَطَايَا۔

باب: نماز چھوڑنے والے سے متعلق حکم

۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان جو معاہدہ ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے (بلکہ ان پر احکام اسلام لاگو کرتے ہیں) وہ نماز ہے کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگا ایسے شخص کا کفار میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہو جائے گا۔

باب ۲۸۳: الْحُكْمُ فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ

۳۶۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَفَرَ۔

۳۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اور کفر میں امتیاز نہیں ہے مگر نماز کا چھوڑنا۔

۳۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ زَيْبَعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بَيْنَ الْعَهْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ نمازی کفر تک نہیں پہنچتے دینی اور دنیوی ایک آڑ ہے جس وقت انسان نے نماز ترک کر دی اس کا کفر سے تعلق قائم ہو گیا۔

باب: نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق

۳۶۸. حضرت حریث بن جیسہ سے روایت ہے کہ میں نے ۱۰ روزہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے ایک ساتھی اور رفیق عطا فرما تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے کہا میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ مجھ کو نیک ساتھی عطا فرما پس مجھ سے تم کوئی حدیث بیان کرو کہ جو تم نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند قدوس مجھ کو اس کی وجہ سے فائدہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز ممدہ نکل آئے (یعنی شرائط کے مطابق اور ارکان کے مطابق اسے وقت پر نماز ادا کی) تو اس شخص نے چمکارہ حاصل کر لیا اور وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور اگر نماز بری نکل آئی تو وہ شخص خسارہ اور نقصان میں پڑ گیا اور بر باد ہو گیا اور اگر فرض نماز میں کبھی کوئی واقعہ ہوگی تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم لوگ میرے بندہ کی کچھ نماز نفل میں سے فرض کو مکمل کرلو۔ اسکے بعد دوسرے اعمال کی یہی حالت ہوگی۔

۳۶۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ کو نماز کا حساب دینا پڑے گا اگر وہ صحیح رہا تو بہتر ہے ورنہ خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا تم لوگ اس طرف دیکھو کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نماز نفل ہوگی تو اس سے فرض نماز میں کمی مکمل کر دی جائے گی پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا۔

۳۷۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) نماز کا

باب ۲۸۳ الْمُحَاسَبَةُ عَلَى الصَّلَاةِ
 ۳۶۸. أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْلُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ حُرَيْثٍ بَنِي قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ بَيِّرْ لِي جَلِيئًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَرَى دَعَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَيِّرَ لِي جَلِيئًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ بَعْدَئِذٍ بِعَدِيْبٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَقَبَّلَ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ أَوْ أَمْسَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ حَاقَ وَحْشٌ فَإِنْ هَمَّ أَنْ يَقْرَأَ هَذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنْ الزَّوَائِدِ فَإِنَّ انْقِصَ مِنْ قَرِيصَةٍ شَيْءٌ قَالَ انْقُرُوا هَلْ يَغْنِيهِ مِنْ تَكْلُوعٍ يَكْتُمِلُ بِهِ مَا تَقْصَرُ مِنَ الْقَرِيصَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ حَالَهُ أَوْ عَوَامٍ.

۳۶۹. أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ زَبَادٍ عَنْ أَبِي مَرْثَدَةَ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زَبَادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وَجَدَتْ نَامَةً حَسِبَتْ نَامَةً وَإِنْ كَانَ انْقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْقُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَكْلُوعٍ يَكْتُمِلُ لَهُ مَا ضَمَّ مِنْ قَرِيصَةٍ مِنْ تَكْلُوعِهِ ثُمَّ سَائِرُ أَعْمَالِهِ تَجْعَلُ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ.

۳۷۰. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَبَانَا عَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ الْأَزْوَاقِيِّ بْنِ قَبِيصٍ

حساب لیا جائے گا پس اگر اس کی نمازیں مکمل (اور درست ہیں) تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ عز و جل فرمائے گا کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض نماز کی کمی مکمل کر دی جائے گی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَعْوِجٍ فَإِنْ وَجِدْتُمْ تَعْوِجًا لَنْ أَكْمِلُوهُ بِهِ الْقَرِيعَتَ.

باب: نماز کی فضیلت

باب ۲۸۵ ثَوَابُ مَنْ أَكَمَرَ الصَّلَاةَ

۴۷۱: حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی عمل ایسا ارشاد فرمائیں کہ جو جنت میں پہنچا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم کسی کو اس کا کسی طرح سے شریک ہرگز نہ بنانا اور تم نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم رشہ داری کو قائم رکھو اور تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے۔

۴۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُفَّانَ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ الْقَيْسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُفَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهِ عُفَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مَوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ وَجَلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا خَيْرُكُمْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْرُكْ بِهِ شَيْئًا وَتُفِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتُعِصِلُ الزَّكَاةَ ذَرْوًا (تَحَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ).

خلاصۃ الباب حدیث کے آخری جملہ یعنی تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل ایک دیہاتی باشندہ آپ ﷺ سے راستی میں سوالات کرنے لگا اور آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور اس نے اسی کیفیت میں سوالات کرنا شروع کر دیے۔ آپ ﷺ کو جلدی تھی اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس دیہاتی شخص سے فرمایا: اس اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اور میں تمہارے سوالات کے جوابات دے چکا اس وجہ سے تم مجھ کو جانے دو۔

باب ۲۸۶ عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي

باب: حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں کس قدر

رکعات پڑھنا چاہئے؟

الْحَضَرِ

۴۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور مقام ذوالخلدیہ جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اس میں عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

۴۷۲: أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْمُنْكَدِرِ وَأَبُو إِهْرِيمَ بَنِي مُسْرَةَ سَمِعَا أَنَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالنَّمِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبَدَى الْحُلَيْفَةُ الْغَضْرَ وَتَحْتَتَيْنِ.

باب: بحالت سفر نماز ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا چاہئے؟

باب ۲۸۷ صَلَاةُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۴۷۳: حضرت ابو جحید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بوقت دوپہر بلحاظ کی جانب شریف

۴۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

لے گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پر وضو کیا اور نماز ظہر کی دو رکعات اور فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے (سُورہ کی) ایک لکڑی کھڑی تھی۔

الْحَكَمُ بْنُ حَسْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَاجَةِ قَالَ إِنَّ الْمُشَى إِلَى الصَّلَاةِ قَوْصًا وَصَلَّى الظُّهْرَ رُكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رُكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ بَيْنَهُمَا عَزْرَةٌ

باب: فضیلت نماز عصر

۳۷۳: حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ روزِ جمعہ میں کبھی وہ شخص داخل نہ ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز پڑھی اور غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھی (یعنی نماز اور عصر پڑھی اور خاص طور سے ان دونوں نمازوں کا اہتمام کیا)۔

باب ۲۸۸: فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَاظٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَصِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبُخَارِيُّ بْنُ أَبِي الْبُخَارِيُّ كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَدَاةَ بْنِ زُوَيْدَةَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَلْجُ النَّارُ مَنْ صَلَّى قَبْلَ غُلُوجِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ عُرُوبِهَا.

باب: عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید

۳۷۵: حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ غلام تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا ایک قرآن کریم کی کتابت کا اور فرمایا کہ جس وقت آیت کریمہ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ تک پہنچے جاؤ تو تم مجھے بتلا دینا چنانچہ جس وقت میں اس آیت کریمہ پر پہنچا تو میں نے عرض کیا۔ انہوں نے اس طریقہ سے نکھوایا ہے: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَنُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ یعنی تم لوگ حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور نماز عصر کی اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے اس آیت کریمہ کو اسی طریقہ سے سنا ہے۔

باب ۲۸۹: الْمُحَافَظَةُ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

۳۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَضْمَنًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ قَاوِمِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَذَّنْتُهَا قَالَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَنُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۷۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو کفار نے درمیان والی نماز ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان والی نماز عصر کی نماز ہے)۔

۳۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُثَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

باب: جو شخص نماز عصر ترک کرے اس کا حکم

۳۷۷۔ حضرت ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز بریدہ حبشہ کے ساتھ تھے۔ اُس دن بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ نماز میں جلدی کرو اس لیے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی تو اس کے اعمال بیکار ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ اُس کے دوسرے نیک اعمال کا اجر بھی نہیں ملے گا)۔

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نماز عصر کتنی ادا کرے؟

۳۷۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا نماز ظہر اور نماز عصر میں اندازہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا نماز ظہر میں تو پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے مطابق جس طریقہ سے سورہ بقرہ ہے اور دوسری دو رکعات میں اس کا آدھا اور ہم لوگوں نے اندازہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام عصر میں دو رکعات میں تھمیر سا پتہ دو رکعت کے برابر تھا سا پتہ دو رکعات میں اس کا نصف۔ (مذکورہ بالا حدیث سے نماز ظہر اور نماز عصر کا چار چار رکعت ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

۳۷۹۔ حضرت ابوسعید خدریؒ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں جب کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات کریمہ کے مطابق ہر ایک رکعت میں تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ آیات کریمہ کے برابر تلاوت فرماتے۔

باب: نماز سفر میں نماز عصر کتنی رکعت ادا کرے؟

۳۸۰۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ

باب ۲۹۰ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ عَنْ أَبِي خَبِيرٍ عَنْ أَبِي يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَسِرَ خَيْرَ مَا كَسَبَ

باب ۲۹۱ عَدَدُ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

۳۷۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَسِرَ خَيْرَ مَا كَسَبَ

باب ۲۹۲ صَلَاةُ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

۳۸۰۔ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَنَسٍ

منورہ میں ظہر کی چار رکعات اور افرامیں پھر مقام ذوالحدید میں (یہ جگہ
مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) تشریف لے جا کر نماز عصر
کی دو رکعات اور افرامیں (یعنی آپ نے حالت سفر میں قصر فرمایا)۔

۳۸۱: حضرت نوفل بن عمار یہ جیسو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے جس شخص کی ایک وقت کی نماز ضائع ہوگئی تو گویا اس
کا گھریار (یعنی سب کچھ) لٹ گیا اس حدیث کے راوی حضرت حاکم
بن مالک کہتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان فرمایا کہ
انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص
کی نماز عصر قضا ہو جائے تو گویا اس شخص کا تمام اثاثہ لٹ گیا ضائع ہو
گیا حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس سے مراد نماز عصر
ہے۔

۳۸۲: اس روایت کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

عَنْ أَبِي قَلْبَةَ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا
وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدَى الْخَلِيفَةِ وَتَمَعْتِي۔

۳۸۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ خُوَيْرَةَ بْنِ شَوْحٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ
زَيْدَةَ أَنَّ عِرَّالَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ تَوْفَلَ بْنَ
مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةٌ فَكَأَنَّمَا
وَبَّرَأَهُلَهُ وَمَا لَهُ قَالِ عِرَّالُ بْنُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَبَّرَأَهُلَهُ
وَمَا لَهُ خَالِفَةُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ۔

۳۸۲: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ خَمَادٍ رُفَعَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَلَّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَّالِ بْنِ مَالِكٍ
أَنَّ تَلْعَةَ بْنَ تَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةٌ مِنْ قَاتَهُ فَكَأَنَّمَا
وَبَّرَأَهُلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وَبَّرَأَهُلَهُ
بِإِسْحَاقٍ۔

۳۸۳: حضرت سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید
بن جبیرؓ کو مزارقہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر پڑھی اور نماز عشا کی دو
رکعات اور افرامیں پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اسی
طریقہ سے عمل فرمایا تھا اس جگہ اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اسی طریقہ سے اس مقام پر عمل فرمایا تھا (یعنی مقام مزدلفہ
میں)۔

۳۸۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي إِتْوَابِهِمْ فِي
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدٍ
بْنِ إِسْحَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ
عِرَّالِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ تَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ
يَقُولُ صَلَوةٌ مِنْ قَاتَهُ فَكَأَنَّمَا وَبَّرَأَهُلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ
ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَاتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ۔

باب: نماز مغرب سے متعلق

۳۸۳: اس کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

باب ۲۹۳ صَلَوةُ الْمَغْرِبِ

۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ أَكْثَمَ لُصْغَى الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَكْثَمَ لُصْغَى بَعْضِ الْعِشَاءِ وَتَحْتَبِي ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ بِغْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِغْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ۔

باب: نماز عشاء کے فضائل

۳۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی انہوں نے فرمایا کہ خواتین اور بچے سب کے سب سو گئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے علاوہ اس نماز کو دوسرا کوئی شخص ادا نہیں کرتا (اس وقت تک اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی صرف مدینہ منورہ میں اسلام پھیلا تھا اس زمانہ میں کسی جگہ کوئی نماز نہیں ادا کرتا تھا علاوہ اہل مدینہ کے)۔

باب ۲۹۴ فَضْلُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ

۳۸۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَكْثَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ وَجِئَ اللَّهُ عَنْهُ تَامَ الْبَيْتَاءِ وَالْقَبَائِلَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيَسَّ أَخَذَ بِصُغِيِّ هَذِهِ الصَّلَاةِ عَمْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَخَذَ بِصُغِيِّ غَيْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

باب: بحالتِ سفر نماز عشاء

۳۸۶: حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہمراہ مقام مزدلفہ میں نماز مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں تکبیر کے ساتھ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی طریقہ سے کیا تھا اور انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا ہے۔

باب ۲۹۵ صَلَوةُ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

۳۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَرْبُودَ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِأَقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَتَحْتَبِي ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَ ذَلِكَ۔

۳۸۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز مقام مزدلفہ میں ادا فرمائی

۳۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَرْبُودَ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ

تو تکبیر پڑھی اور نماز مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس مقام پر آپ ﷺ ایسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو صَلَّى بَجَنَّةٍ فَلَقِمَ فَصَلَّى فَتُحِبُّ نَدَاةً ثُمَّ صَلَّى الْغَنَاءَ وَتَحَنَّنَ ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْصَبُ فِي هَذِهِ الْمَكَانِ۔

باب ۲۹۶ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت

۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے پاس مسلسل فرشتے آتے جاتے ہیں۔ بعض فرشتے رات میں آتے جاتے ہیں اور بعض فرشتے دن میں آتے جاتے ہیں اور تمام فرشتے نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر فرشتے تمہارے پاس جو کہ رات کے وقت رہے تھے وہ فرشتے اور زیادہ بلندی کی جانب چڑھ جاتے ہیں جس وقت خداوند قدوس ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ بہت بہتر طریقہ سے واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کوئی حالت میں اور دنیا میں کس کیفیت میں چھوڑا تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جس وقت ہم نے ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جس وقت ہم ان کے پاس پہنچے جب بھی وہ لوگ نماز (عصر) ادا کرنے میں مشغول تھے۔

۳۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْإِثْمَدِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْتَابِتُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةً بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةً بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْغَصْرِ ثُمَّ يَنْوُجُ الْكَلْبَنُ بَنُوًا إِلَيْكُمْ لِمَسَالِمِهِمْ وَهُوَ أَفْهَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي لِقَعُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَاتَّبَانَا هُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ۔

۳۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز باجماعت تنہا شخص کی نماز سے ۲۵ حصہ زیادہ ہوتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے ہر ایک نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں پس اگر تم چاہو تو تم آیت کریمہ: أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ الْقِسْمِ سے لے کر مَشْهُودًا تک تلاوت کرو۔

۳۸۹: أَخْبَرَنَا حَكِيمُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْوُهَيْبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تَفْعُلُ صَلَاةَ الْجَمْعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَةً بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ حُزَاءً وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْغَرِّ وَإِنْ جِئْتُمْ وَقَرَأَ الْفَجْرِ إِنْ قَرَأَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

۳۹۰: حضرت عمارہ بن روہبہ سے روایت ہے کہ میں نے آنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص نماز ادا کرے سورج طلوع ہونے سے پہلے (یعنی نماز فجر پڑھے) اور سورج غروب

۳۹۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَنَعْفُوتُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرَةَ بْنُ رُوَيْتَةَ عَنْ أَبِيهِ

ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نماز عصر ادا کرے تو وہ شخص دو رخ میں نہیں داخل ہوگا۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ حُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ۔

بَابُ ۳۹۷ فَرَضُ الْقِبْلَةِ

باب: بیت اللہ شریف کی جانب رخ کرنا فرض ہے

۳۹۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگوں نے بیت المقدس کی جانب سول یا سترہ ماہ تک نمازیں ادا کیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرنے کا حکم ہوا (یعنی قبلہ کا رخ تبدیل کر دیا گیا)۔

۳۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الزُّرَّاءِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ثَلَاثِ الْمِائَةِ سَنَةً عَشْرَ شَهْرٍ أَوْ سَبْعَةَ عَشْرَ شَهْرًا صَلَّيْتُ سُفْيَانَ وَصَرَفَ إِلَى الْقِبْلَةِ۔

۳۹۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب سول یا سترہ ماہ تک رخ کر کے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ایک انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے انصاری کی ایک جماعت کے پاس پہنچا اور وہ جماعت نماز ادا کر رہی تھی اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہو گیا وہ لوگ اسی وقت بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔

۳۹۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الزُّرَّاءِ بْنِ عَرَابٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ ثَلَاثِ الْمِائَةِ سَنَةً عَشْرَ شَهْرٍ ثُمَّ إِنَّهُ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلَّى وَحْدَهُ لَمْ يَكُنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَدَانَا إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنَحَرْنَا لَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ۔

بَابُ ۳۹۸ الْحَالُ الَّذِي

باب: کوئی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی

دوسری جانب رخ کر سکتا ہے؟

۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹنی پر ادا فرمایا کرتے تھے اس سے قبل بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی طریقہ سے ادا فرماتے تھے لیکن فرض نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔

۳۹۳ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ عَمَادٍ وَغَنَّةٌ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْقَلْبُ لَهُ عَنِ أَبِي وَهَبٍ عَنْ ثُوَيْسٍ عَنِ أَبِي يَنْهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَبِقُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ تَوَخَّاهُ وَيُوَيِّرُ عَلَيْهَا عِزُّ اللَّهِ لَا يَصْلِي عَلَيْهَا الْمُكُونَةُ۔

۳۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر سے مدینہ منورہ تشریف لارہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر نماز ادا فرماتے اور آیت کریمہ: قَاتِلِنَا تَوَلَّوْا فَقَدْ وَجَّهَ اللَّهُ آخِرَتَكَ اس سلسلہ میں نازل ہوئی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگ جس طرف رخ کرو تو اسی جانب اللہ کا رخ ہے۔

۳۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے حالت سرف میں جس طرف وہ اونٹنی رخ کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

۳۹۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُعَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ الْوَلَتُ قَاتِلِنَا تَوَلَّوْا فَقَدْ وَجَّهَ اللَّهُ.

۳۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّعَةِ جَلَسًا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَهَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

باب کسی نے قصد ایک جانب چہرہ کیا پھر صحیح علم ہوا تو

بھی نماز ہو جائے گی

۳۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آج کی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد کی جانب رخ کرنے کا حکم نازل ہوا ہے پس ان حضرات نے اسی وقت (یعنی بحالت نمازی) رخ کر کے عہد کی جانب کر لیا پس ان کا چہرہ ملک شام کی جانب تھا پھر ان لوگوں نے بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔

باب ۲۹۹ السَّيِّئَاتُ الْغَطَاءِ

بَعْدَ الْإِجْتِهَادِ

۳۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْنَا النَّاسَ يَقْتَضُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ ابْنُ قَدَّارٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْقِطَ الْكُمُتُ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَهَكَانَتْ وَحُوهُهم إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُفَيْدِ.

⑥

کتاب المواقیت

مواقیت کی کتاب

۳۹۷. حضرت ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیزؓ نے نماز عصر میں تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیرؓ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ واقف نہیں ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے رسول کریم ﷺ کے سامنے نماز کی امامت فرمائی۔ یہ سن کر عمر بن عبد العزیزؓ نے فرمایا کہ تم سمجھو کہ اے عروہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہؓ نے فرمایا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابوسعودؓ سے سنا وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ہمراہ نماز ادا کی پھر نماز ادا کی۔ دوسری اور پھر تیسری پھر چوتھی انکے بعد پانچویں۔ آپؐ نے اپنی مہارک انہیوں پر پانچوں نماز کو شمار فرمایا۔

باب: ظہر کا اول وقت

۳۹۸. حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سيار بن سلامہ نے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد سے وہ دریافت فرما رہے تھے حضرت ابو بزرہؓ سے رسول کریم ﷺ کی نماز کی کیفیت کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضرت شعبہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت سيار سے کہا تم نے ان کو سنا انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنا ہے جس طرح کہ میں تم کو سنا تاہم میں پھر کہا میں نے اپنے والد صاحب

۳۹۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا الْعُصَيْرِيَّ لَقَانًا لَهُ عُرْوَةَ أَمَّا إِذَا جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ تَزَوَّلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَانًا عُمَرُ يَعْلَمُ مَا يَقُولُ بَا عُرْوَةُ لَقَانًا سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَزَوَّلَ جَبْرِئِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِأَصَابِعِهِ حَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

باب ۳۰۱ اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

۳۹۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُ أَبَا بُرْزَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ عَمَّا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ لَقَانًا سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

سے کہا کہ وہ سوال کرتے تھے رسول کریم ﷺ کی نماز کے حلق تو اس پر حضرت ابو بکرؓ نے جواز دیا کہ آپ ﷺ نماز عشاء میں پرواہ نہیں کرتے تھے معمولی سی تاخیر کرنے کی۔ یعنی آدھی رات تک (کی تاخیر نہیں فرماتے تھے) لیکن وہ نماز عشاء سے قبل سوئے کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نماز ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا تھا اور آپ ﷺ نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ کوئی شخص نماز عصر ادا کر کے مدینہ منورہ کے کنارہ تک پہنچ جاتا اور سورج موجود رہتا (یعنی زروئی نہیں آتی) اور نماز مغرب کے وقت کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں کہ کیا واقعہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد میں نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ نماز ادا کر کے ایک شخص رخصت ہوتا اے کسی دوست کے پاس اور وہ اس کا چہرہ دیکھتا تو اس کے چہرہ کی وہ شخص شناخت کر لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک موآیت تک تلاوت فرماتے۔

۳۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہوئے) جس وقت سورج ڈھل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے ہمراہ نماز ظہر ادا فرمائی۔ ۵۰۰: حضرت شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فکایت کی زمین کے (گرمی کی وجہ سے) جلنے کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

باب: بحالت سفر نماز ظہر میں جلدی کرنے کا حکم
۵۰۱: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يَسَالِي نَعْفُ مَا خَيْرَهَا
يَغِي الْعِشَاءَ إِلَى يَضْفُ اللَّيْلُ وَلَا يُجِثُ النَّوْمُ
فَلَهَا وَلَا الْحَدِيثُ تَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِينَهُ
بَعْدَ سَأَلِهِ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَرُؤُفُ
الشَّمْسُ وَالْعَصْرُ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَفْصَى
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ لَا أَذَى أَيْ
جَنِي دَكْرٌ ثُمَّ لَقِينَهُ بَعْدَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ وَكَانَ
يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُصْرَفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ
خَلِيفَتِهِ الَّذِي يَفْرُقُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا
بِالْبَيْتَيْنِ إِلَى الْمَآئِذَةِ۔

۳۹۹: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
بْنُ خُوَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
حِينَ رَأَتْ الشَّمْسُ فُصِّلِي بِهِمْ صَلَوةَ الظُّهْرِ۔
۵۰۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَنِيئَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حَبَابٍ قَالَ
خَرَجْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَّ الرَّتَعَاءُ فَلَمْ يُشْكِكَا فَبَلَ لَا يَأِي إِسْحَاقُ فِي
تَعْبِيلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ ۳۰۲ تَجْعِيلُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ
۵۰۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

جس وقت حالت سفر کی جگہ پر قیام کرتے تو آپ ہی فرما اس جگہ سے نہ روانہ ہوتے جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر نہ ادا فرمائیے۔ کسی نے عرض کیا کہ چاہے دو وقت دو پہر کا ہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ دو پہر کا وقت ہی ہو نماز ظہر ادا فرماتے پھر روانہ ہوتے۔

سَعِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَمْرَةُ الْعَلَاءِيُّ أَنَّهَا
سَمِعَتْ أَسَدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا
تَوَلَّى شَيْئًا لَمْ يَزَلْ مِنْهُ حَتَّى يَصْلِيَ الظُّلُمَ فَقَالَ
رَحِمَ وَإِنْ كَانَتْ يَبْصِبُ النَّهَارَ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ
يَبْصِبُ النَّهَارَ -

باب: سردی کے موسم میں نمازِ ظہر میں جلدی کرنا

بَابُ ٣٠٣ تَعَجُّلُ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ
 ٥٠٣ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ
 مَوْلَى يَزِيدَ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَلُ بْنُ دَبَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا خَلْدَةَ
 قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 إِذَا كَانَ لَحَرُ الْبَرْدِ بِالضُّلُوكِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلًا

باب: جس وقت گرمی کی شدت ہو تو نمازِ ظہر ٹھنڈے وقت ادا کرنے کا حکم

بَابُ ٣٠٣ الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ إِذَا
اشْتَدَّ الْحَرُّ

۵۰۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت شدہ گرمی گرمی ہو تو تم نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کا زور دوزخ کے اندر رجوش آنے کی وجہ سے ہے۔

٥٠٣ أَحْيَا قَبِيَّةَ بِنْتِ سَعْدٍ فَأَلَّ حَذَقًا الْيَتِيمَ عَنِ
أَبِي يَهْيَابَ عَنِ أَبِي الْقُسَيْبِ وَنَبِي سَلَمَةَ بِنِ
عَدِيْلَةَ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ قَالُواذُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ
الْحَرِّ مِنْ قَبْلِ عَذَابِهِ

۵۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غمناظر ٹھنڈے وقت پر دھو کیونکہ جو نرمی تمہارے لیے ہے اور روزِ کھ کے جوش کی وجہ سے ہے۔

۵۰۸ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
عُمَرُو بْنُ خُلَيْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَابْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ
قَالَ حَدَّثَنَا خُلَيْصُ بْنُ أَبِي ح وَابْنُ عُمَرُو بْنُ مُنْصَوِّرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ خُلَيْصٍ بْنُ جَبَابٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ ثَرْوَةَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي
مُؤَسَّى يُزْعَمُهُ قَالَ اتَّفَقُوا بِالظَّهِيرِ فَإِنَّ الْبَيْتَ
تَحْدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فِجْ جَهَنَّمَ.

شدید گرمی میں ظہر میں تاخیر:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس وقت گرمی کی زیادہ شدت ہو تو نماز ظہر میں تاخیر کرنا افضل ہے اگرچہ بعض نے فرمایا ہے کہ جلدی پڑنا بہتر ہے۔

باب ۳۰۵ آخر وقتِ الظُّہْرِ

۵۰۵. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَتَانَا الْقَصَلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاءَ كَحْمَ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْغُضْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ بِمِثْلِهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَخَلَّ بَطْنُ الْعَصَايِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَتْ سَفْعُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَاءَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِينَ انْتَهَرَ اللَّيْلُ ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ بِمِثْلِهِ ثُمَّ صَلَّى الْغُضْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ بِمِثْلِهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَفَيْ وَاجِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَخَلَّ بَطْنُ الْعَصَايِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَتْ سَاعَةُ يَمِّ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ مَاتَرِ صَلَاتِكَ آمِينَ وَ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ.

۵۰۶. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ مُزْدَلِجٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرِ فِي الصُّبْحِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الْبَيْتِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَعَةِ أَقْدَامٍ.

باب: نماز ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟

۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو کہ تم کو دین سکھانے کے تشریف لائے ہیں پھر نماز ادا فرمائی انہوں نے فجر کی جس وقت صحیح صادق ہوئی (یعنی وہ لمبی چوڑی روشنی جو کہ مشرق کی جانب آسمان کے کنارہ نظر آتی ہے) اور نماز ظہر ادا کی جس وقت سورج وصل گیا پھر نماز عصر ادا فرمائی۔ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا علاوہ سایہ زوال کے پھر نماز مغرب ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ انظار کرنے کا وقت آ گیا پھر نماز عشاء ادا فرمائی جس وقت شفق غائب ہو گئی پھر اگلا روزہ ہوا تو نماز فجر ادا فرمائی جس وقت کچھ روشنی ہو گئی پھر نماز ظہر ادا فرمائی۔ جس وقت سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہوا (سایہ اصلی کے ساتھ ساتھ) پھر نماز عصر ادا فرمائی جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا پھر نماز مغرب اس وقت ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ انظار کرنے کا وقت آ گیا پھر نماز عشاء ادا فرمائی جس وقت رات کا ایک حصہ گزر گیا اس کے بعد نمازوں کا وقت ان دو وقت کے درمیان ہے کہ جس طریقہ سے میں نے آج اور کل نماز ادا کی تھی۔

۵۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ موسم گرما میں تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے لے کر سات قدم تھا۔

باب: نماز عصر کے اوّل وقت سے متعلق

۵۰۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اوقات نماز کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھ نماز ادا کرو پھر آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نماز عصر ادا کی جیسا کہ سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اسیل کے جو کہ عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے) اور نماز مغرب ادا کی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نماز عشاء ادا کی جس وقت شفق غروب ہو گیا راوی نے نقل کیا کہ پھر دوسرے دن آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا کی جس وقت انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (تو آپ ﷺ نے مع سایہ اسیل کے ایک شخص پر نماز ادا کی) اور نماز عصر ادا فرمائی جس وقت انسان کا سایہ دوگنا ہو گیا (مع سایہ اسیل کے تو ایک شخص سایہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی) اور نماز مغرب ادا فرمائی شفق غروب ہونے سے قبل۔ حضرت عبد اللہ بن حارث نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں راوی نے بیان کیا کہ نماز عشاء ادا فرمائی اور دوسرے روز جس وقت سایہ چودہ قدم ہو گیا تو نماز ادا فرمائی۔

باب: نماز عصر میں جلدی کرنے سے متعلق

۵۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور دوپہر جبکہ کے اندر تھی اور ابھی سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ سے اوپر کی جانب (یعنی دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔

باب ۳۰۶: اوّل وقتِ العصر

۵۰۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْغُبَرِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَئَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيَ فَمَضَى الْعُظْمَى حِينَ رَأَتْهُ الشَّمْسُ وَالْفُغْصَرُ حِينَ كَانَ قُبَى ءُ كُلِّي شَىءٍ وَبَقِلَةُ وَالْمَغْرِبُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْإِصْبَاءُ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلِّ الْعُظْمَى حِينَ كَانَ قُبَى ءُ الْإِنْسَانِ بِقِلَّةٍ وَالْفُغْصَرُ حِينَ كَانَ قُبَى ءُ الْإِنْسَانِ بِكُلِّيَّةٍ وَالْمَغْرِبُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْإِصْبَاءُ حِينَ غَابَتِ الشَّفَقُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْغُبَرِ قَالَ قَالَ لِي الْإِصْبَاءُ أَوْسَى إِلَيَّ ثَلَاثُ اللَّيْلِ۔

باب ۳۰۷: تعجيل العصر

۵۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَنْظُرْ الْقُبَى ءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

نماز ظہر اور نماز عصر کے اوقات:

مذکورہ بالا حدیث میں نماز ظہر کے وقت کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ نماز ظہر کا اوّل وقت زوال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے لیکن نماز ظہر کے اوّل وقت کا آغاز کب سے ہوتا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں ہر ایک موسم میں نماز ظہر اوّل وقت میں ادا کرنا افضل ہے اور بوجہ عذر کے دن ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔ حضرت ابوحنیفہ فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں نماز ظہر

میں تاخیر کرنا افضل ہے اور سردی کے موسم میں افضل یہ ہے کہ نماز ظہر جلدی ادا کی جائے۔ حنفی کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث قوی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں: "أُبرأ بالظہر بان سیدہ الحر من فیح حہم" یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی حدیث ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں اور نماز عصر کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک وقت عصر مثل اول سے شروع ہو جاتا ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک دو مثل سے وقت شروع ہوگا۔ وقت عصر کا آخری وقت غروب آفتاب پر ختم ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن عصر کے وقت کی ابتداء کب سے ہوگی اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ امام مالکؒ اور امام احمدؒ نماز عصر اول وقت ادا کرنے کو افضل فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سے شروع ہوگا۔ حنفی کے دلیل اور حضرات شوافع کے دلائل اور ان کے جوابات تفصیل کے لئے شروحات حدیث اور جز المسالك شرح مؤطا امام مالکؒ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از مولا علی قاریؒ ملاحظہ فرمائیں۔ اردو میں بھی درس ترمذی از علامہ مفتی محمد تقی عثمانیؒ و تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ سید حسین احمد مدنیؒ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا شخص مقام قبا جاتا اور وہاں کے حضرات سے وہ شخص ملاقات کرتا وہ نماز ادا کرتے چاتے یا سورج اونچا ہوتا (حالانکہ مقام قبا مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

۵۰۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَاسْلُقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْغُصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الدَّاهِبَ إِلَى قَبَاءَ لَقَدْ أَتَحَدَّثَنَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عصر سے فراغت حاصل فرماتے اور سورج اونچا اور چمکتا ہوا ہوتا اور جانے والا شخص چلا جاتا (یعنی نماز سے فارغ ہو کر) وہ شخص عموماً (نامی ہستی) میں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ جَبَابٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْغُصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَتَّى يَذْهَبَ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

عمولی کی وضاحت:

واضح رہے کہ عموماً جمع عالیہ کی اس سے مراد دو یہاں ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے اونچائی پر واقع ہیں اس بارے میں حضرت علامہ نوویؒ یوسفیہ فرماتے ہیں کہ یہ گاؤں دراصل زیادہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے آٹھ میل پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور بعض گاؤں مدینہ منورہ سے تین میل پر واقع ہیں اس حدیث سے حضرات شوافع نے وقت عصر کے جلدی ادا کرنے پر استدلال کیا۔

۵۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ہمراہ نماز عصر ادا فرماتے تھے اور اس وقت

۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ مَتَّوْصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُرَّاجٍ

سورج سفید اور اونچائی پر ہوتا تھا۔

عَنْ أَبِي الْأَثَبِ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّصْرِ وَالشَّمْسُ نِصَاصٌ مُخِلَقَةٌ.

۵۱۳ حضرت ابو امامہ بن بھل سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک روز میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز حبیبیہ کے ہمراہ نمازِ عظیم ادا کی۔ اس کے بعد میں حضرت انس بن مالک حبشی کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ وہ نمازِ عصر پڑھنے میں مشغول ہیں؟ میں نے کہا کہ چچا جان! آپ نے کون سے وقت کی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نمازِ عصر پڑھی ہے اور اس نماز کا یہی وقت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ یہ نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۴ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَمَّا عِنْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي نَجْرٍ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ خَبَبٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي نُبَيْلٍ فَوَحَدَنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمَّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا يُصَلِّي.

۵۱۳ حضرت ابوسلمہ حبشی سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز حبیبیہ کے دور میں نماز ادا کی اس کے بعد ہم لوگ انس بن مالک حبشی کی خدمت میں گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو انہوں نے دریافت کیا کہ تم لوگ نماز ادا کر چکے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا: ہم لوگ نمازِ عظیم ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تو نمازِ عصر پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو نماز سے جلدی ہی فراغت حاصل کر لی اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں تو نماز اسی وقت ادا کرتا ہوں کہ جس وقت ہم نے اپنے ساتھیوں (حرم) کو نماز ادا کرتے دیکھا۔

۵۱۴ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُلْفَةَ الْقَنْدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى أَبِي نُبَيْلٍ فَوَحَدَنَاهُ يُصَلِّي قُلْنَا انْصَرَفْتَ قَالَ لَا صَلَّيْنَا قُلْنَا صَلَّيْنَا الطُّهْرَ قَالَ ابْنِي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوا لَمْ نَعْمَلْ فَقَالَ إِنَّمَا أَصَلَّيْتُ عَمَّا رَأَيْتُ أَصْحَابِي نَعْمَلُونَ.

باب: نمازِ عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۳ حضرت عطاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک حبشی کی خدمت میں شہرِ بصرہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ ہم لوگ نمازِ ظہر سے فراغت حاصل کر چکے تھے اور ان کا مکان مسجد سے متصل تھا تو جس وقت ہم لوگ حضرت انس حبشی کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم نے نمازِ عصر ادا کی؟ ہم نے کہا کہ نہیں ابھی تو ہم لوگ نمازِ عظیم ادا کر کے آئے ہیں۔ حضرت انس حبشی

بَابُ ۳۰۸ التَّشْرِيدُ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ ۵۱۳ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَجْرٍ أَبُو بَكْرِ بْنُ مُقَابِلٍ نَيْ مُنْجَرَجٍ نَيْ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَدَاءُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي نُبَيْلٍ فِي دَارِهِ بِالنَّصْرِ جِئْنَا انْصَرَفَ مِنَ الطُّهْرِ وَذَاوَةُ نَحْبِ الْمَسْجِدِ قُلْنَا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ قُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الطُّهْرِ قَالَ

نے فرمایا کہ تم نماز عصر ادا کرو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ہم نے نماز عصر ادا کی جس وقت ہم لوگ نماز عصر سے فارغ ہو گئے تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ یہ جیڑ کر انتظار کر رہا ہے نماز عصر کا (یا یہ کہ یہ شخص آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار کر رہا ہے) جس وقت آفتاب شیطان کی دونوں سیٹلوں میں ہو گیا تو اس شخص نے اٹھ کر چار شوگرک ماری اور ان میں اس نے باؤ خداوندی نہیں کی مگر تھوڑی سی۔

۵۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نماز عصر شائع ہوگئی تو گویا کہ اس کا گھر بار لٹ گیا۔

فَضَلُّوا النَّعْصُرَ قَالَ فَمَنْ فَضَّلَنَا فَلَنَا النَّعْصُرُ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَلْتَمِسُ تِلْكَ صَلَاةُ
الْمُتَابِعِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلَاةَ النَّعْصُرِ حَتَّى إِذَا
كَانَتْ بَيْنَ قُرْنَيْ الشَّجَرَيْنِ قَامَ فَتَقَرَّرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا لِيْلًا.

٥١٥. أَحْرَقْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْيَدَى تَعْتَوْنَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ
فَكَانَتْهُمَا وَتَرَاهُمَا وَمَا لَهُمَا

باب: نماز عصر کے آخر وقت سے متعلق

۵۱۶ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اوقات نماز کے بتلانے کے واسطے تشریف لائے تو حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے ہو گئے تو انہوں نے نماز ظہر کی امامت فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (غلاؤں کا سایہ اصلی کے) اور اسی طریقہ سے کیا یعنی حضرت جبریل علیہ السلام آگے کی جانب بڑھ گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے کی طرف ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے لوگ ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور حضرت جبریل علیہ السلام آگے کی جانب ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام کے پیچھے ہو گئے) اور لوگ رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز عشاء کی امامت فرمائی اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام صبح صادق کے فوراً بعد تشریف لائے اور وہ (امامت کیلئے) آگے کھڑے

بَابُ ٣٠٩ الْحِرِّ وَقَتِ الْعَصْرِ

٥١٦ أَحْزَنًا يُوسُفُ ثُمَّ وَاصِحًا قَالَ حَدَّثَنَا
قَدَامَةُ يُعْلِي بْنُ شَهَابٍ عَنْ نُرَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ
أَبِي رَاحٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَبْرِيلَ أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُ مَوَاقِفَ
الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ جَبْرِيلَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُ وَالنَّاسُ خَلَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى الطَّهْرَ حِينَ ذَٰلِكَ
الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِينَ كَانَ الْبَلَدُ مِنْ خَلِصٍ
فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ لِقَدَّمَ جَبْرِيلَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُ وَالنَّاسُ خَلَفَتْ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ
وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَقَدَّمَ جَبْرِيلَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَهُ وَالنَّاسُ خَلَفَتْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى
الْفَجْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ فَقَدَّمَ

ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے نماز فجر کی امامت فرمائی اس کے بعد اگلے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (موسایہ اصلی کے) اور جس طریقہ سے کل عمل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور انہوں نے نماز فجر کی امامت فرمائی۔ پھر وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ دو گنا ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز عصر کی امامت فرمائی پھر وہ اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز مغرب کی امامت فرمائی پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سو گئے۔ پھر رات میں اٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور جس طریقہ سے کل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز عشاء کی امامت فرمائی پھر اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت نماز فجر کی طلوع ہو گئی اور صبح ہو گئی لیکن ستارے صاف کھلے ہوئے تھے اور اسی طریقہ سے عمل فرمایا کہ جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا صبح کی نماز کی امامت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ان دونوں نماز کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہے یعنی ایک روز اقل وقت اور اکریں اور دوسرے روز آفر وقت بس نمازوں کے یہی وقت ہیں۔

باب: جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو

رکعات ادا کیں اس نے نماز عصر میں شرکت کر لی

۱۵۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز عصر کی دو رکعات میں سورج غروب ہونے سے قبل شرکت کر لی یا ایک رکعت نماز فجر کی ادا کر لی سورج کے نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر اور نماز فجر میں شرکت کر لی۔

جَبْرِئِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَهُ وَالنَّاسُ خَلَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ جِبْرِئِيلُ النَّاسُ فَتَقَدَّمُ جَبْرِئِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَهُ وَالنَّاسُ خَلَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ النَّبِيُّ جِبْرِئِيلُ طَلُّ الرُّوحِ طَلُّ مِثْلُ شَخْصِهِ فَصَنَعَ مِثْلُ مَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الطُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُ جِبْرِئِيلُ طَلُّ الرُّجُلِ طَلُّ مِثْلُ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ جِبْرِئِيلُ وَخَسَتْ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ جِبْرِئِيلُ مُنْبِئَةً فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ مَا نَبِيٌّ هَآتِيهِ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتُ-

بَابُ ۳۱۰ مَنْ أَدْرَكَ

رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

۱۵۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَبِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَبِرَ عَنِ ابْنِ حَكَّامٍ عَنْ أَبِي عَرَبٍ لَيْسَ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَلَّ أَنْ تَعْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ تَكْتُمَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَلَّ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْرَقَ-

۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی نماز عصر میں سورج کے غروب ہونے سے قبل یا ایک رکعت نماز فجر میں سورج طلوع ہونے سے قبل شرکت کر لی تو گویا کہ اس نے نماز میں شرکت کر لی (نماز فجر کا ثواب حاصل ہو گیا)۔

۵۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَذْرَكَ.

۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کے پہلے عیدوں میں شرکت کر لے غروب آفتاب سے قبل تو اس کو چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے اور جس وقت نماز فجر کے پہلے عیدہ میں شرکت کر لے سورج نکلنے سے قبل تو اپنی نماز کو مکمل کرے۔

۵۱۹ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ أَزْلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلَيْتُمْ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَذْرَكَ أَزْلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَيْتُمْ صَلَاتَهُ.

۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نماز عصر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج طلوع ہونے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر لی۔

۵۲۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ بِحَدِيثَيْنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْعَصْرَ.

۵۲۱: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو انہوں نے طواف کی دو رکعت نہیں پڑھیں۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے دو رکعت نہیں پڑھیں۔ حضرت معاذ بن عفرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

۵۲۱ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ خِدِّهِ مُعَاذٍ أَنَّ طَلْحَةَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَةَ لَمْ يَصَلِّيَا فَقُلْتُ لَا تُصَلِّيَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

بَابُ ۳۱۱ اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۲. أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ إِسْحَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْزَنْدَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُلْفَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ حَقٌّ وَحُلٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ إِمَامٌ مَعَ عَذْبَنِ الْيَوْمِ نَبِيٍّ فَأَمَرَ بِأَلَا فَلَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ جِئْنَا رَبَّ الشَّمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ جِئْنَا رَبَّ الشَّمْسِ بِطَعَامٍ فَلَقَامَ الْغُضْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ جِئْنَا رَبَّ حَاجِبِ الشَّمْسِ فَلَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَمَرَهُ جِئْنَا رَبَّ الشَّقَقِ فَلَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِيدِ قَتَرُوا بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ بِالظُّهْرِ وَأَنَّهُمْ أَنْ يَبْرُدَ ثُمَّ صَلَّى الْغُضْرَ وَالشَّمْسُ بِطَعَامٍ وَأَخَّرَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيثَ الشَّقَقِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَلَقَامَ الْعِشَاءَ جِئْنَا رَبَّكَ ثَلَاثًا فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ آمِينَ السَّائِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَوتِكُمْ مَا مَنِ مَا وَابْتُمْ۔

بَابُ ۳۱۲ تَجْزِئِ الْمَغْرِبِ

۵۲۳. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بَلَّالٍ عَنْ رَحْلٍ بْنِ أَسْلَمَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ إِلَى أَفْضَى الْمَدِينَةِ يَرْجِعُونَ وَيَبْصُرُونَ مَوَاقِعَ يَسْأَلُهُمْ۔

باب: نماز مغرب کا اَوَّل وقت کب سے ہے؟

۵۲۲. حضرت برزاندہ و عیاض سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے ہر ایک نماز کا وقت دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا تم دو دن تک ہمارے ہمراہ نماز ادا کرو (تا کہ تم کو ہر ایک نماز کے افضل اور غیر افضل وقت کے بارے میں معلومات ہو سکیں) اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا ہلال میں انہوں نے تکبیر کہی نماز فجر کی پھر نماز فجر اور فرمائی پھر ان کو اس وقت تک حکم فرمایا کہ جس وقت تک سورج سفید تھا اور نماز عصر ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نماز مغرب ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت شفق غروب ہو گیا اور نماز عشاء ادا فرمائی پھر دوسرے دن حکم فرمایا ان کو نماز فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نماز عصر بھی ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی اور نماز بہت زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور سورج موجود تھا لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی پھر نماز مغرب شفق غروب ہونے سے قبل ادا فرمائی۔ پھر حکم فرمایا تو انہوں نے نماز عشاء کی تکبیر پڑھی۔ جس وقت رات کا تنہائی حصہ گزر گیا تو اس وقت نماز عشاء ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو کہ نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ یاد رکھو کہ تم لوگوں کے اوقات نماز اس کے درمیان میں ہیں۔

باب: نماز مغرب میں جلدی کا حکم

۵۲۳. ایک شخص سے روایت نقل کی گئی ہے جو کہ قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتا تھا اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز مغرب ادا فرما کر اپنے مکانات کی طرف روانہ ہوتے تھے شہر کے کنارے وہ لوگ تیر مارتے تھے اور جس جگہ پر تیر جا کر پڑتا تو وہ لوگ اس تیر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

مغرب میں جلدی:

ذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نماز مغرب روشنی موجود رہنے کے وقت ادا فرمایا کرتے تھے یعنی مغرب کی نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ فرماتے تھے اور جن احادیث میں نماز مغرب تاخیر کے ساتھ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو وہ بیان جواف کے واسطے مذکور ہے۔

باب: نماز مغرب میں تاخیر سے متعلق

۵۲۳: حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ہم لوگوں کے ساتھ مقام محض میں ادا فرمائی جس کے بعد فرمایا۔ یہ نماز اگلے حضرات پر پیش کی گئی جو کہ تم لوگوں سے قبل وفات پا چکے ہیں ان لوگوں نے اس کو سنا ہے فرمایا (اوا نہیں کی)۔ پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا تو اس شخص کو دو گنا ثواب ملے گا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے جس وقت تک کہ ستارہ طلوع نہ ہو۔

باب: مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان

۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا: قتادہؓ نے بھی اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہو اور ابھی مرفوع نہیں فرمایا نماز ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ نماز عصر کا وقت نہ آئے اور نماز عصر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج زرد نہ ہو یعنی سورج میں زردی نہ پیدا ہو اور نماز مغرب کا وقت اس وقت تک ہے کہ شفق کی تیزی نہ درخست ہو اور نماز عشاء کا وقت اس وقت تک ہے کہ جس وقت تک نصف شب نہ گزر جائے اور نماز فجر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج نہ نکلے۔

۵۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز دریافت کرتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں عطا کیا فرمایا اور بلال

بَابُ ۳۱۳ تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ

۵۲۳. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَوَالِدٍ نُبَيْعٍ النَّخَعِيِّ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي تَيْمِيمٍ الْخُزَنِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ الْبَغَادِيِّ قَالَ صَلَّى بِمَا رَسُلُ اللَّهِ ﷺ الْفَصْرَ بِالْمَحْضِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عَمِرْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَصَلُّوْهَا وَمَنْ خَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّامِدُ (وَالشَّامِدُ السُّحُومُ).

بَابُ ۳۱۴ آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْكَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُبَيٍّ الْأَدَوِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يُرَفِّقُهُ أَحِبَّاءَ وَ أَحِبَّاءَ لَا يُرَفِّقُهُ قَالَ وَفَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَخْصُرِ الْقَصْرُ وَوَفَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَضَعِ الشَّمْسُ وَوَفَتْ الْمَغْرِبُ مَا لَمْ يَنْقُضِ نَوْرُ الشَّمْسِ وَوَفَتْ الْمِيشَاءُ مَا لَمْ يَنْصَبِ اللَّيْلُ وَوَفَتْ الشُّحُ مَا لَمْ يَطْلُعِ الشَّمْسُ.

۵۲۶. أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَآخَمَةُ بْنُ سَلَمَانَ وَاللُّطَّلُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ نُبَيْعِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ إِمْلَأْ عَلَيَّ حَدَّثَنَا تَوْنُكِرُ بْنُ أَبِي

جس کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی نماز فجر کی جس وقت صبح صادق ہوئی پھر حکم فرمایا ان کو انہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر پڑھی کہ جس وقت سورج کا زوال ہو گیا اور کہنے والا انھیں یہ کہتا تھا کہ ابھی دو پہر کا وقت ہو رہا ہے یعنی آنحضرت ﷺ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ سورج داخل چکا ہے (اور زوال کا وقت ختم ہو چکا ہے) پھر انہوں نے ان کو حکم فرمایا اور نماز عصر کی تکبیر پڑھی اور سورج بلند ہو رہا تھا اس کے بعد ان کو حکم فرمایا چنانچہ انہوں نے نماز مغرب کی تکبیر پڑھی جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا پھر ان کو حکم فرمایا انہوں نے نماز عشاء کی تکبیر پڑھی جس وقت اشفق غائب ہو گئی۔ پھر ان کو حکم فرمایا دوسرے روز نماز فجر کے ادا کرنے کا اور جس وقت نماز سے فراغت حاصل ہو گئی تو کہنے والا انھیں کہتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا (کافی تاخیر کر کے نماز ادا فرمائی) اس کے بعد نماز ظہر ادا کرنے میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ گذشتہ روز جس وقت نماز عصر ادا کی گئی سورج اس کے نزدیک ہو گیا پھر عصر کی نماز ادا کرنے میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جس وقت نماز عصر سے فراغت حاصل کر چکے تھے تو کہنے والا انھیں کہتا تھا کہ سورج لال رنگ کا ہو گیا ہے پھر نماز مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر فرمائی پھر فرمایا کہ وقت نماز ان دونوں اوقات نماز کے درمیان ہے۔

۵۲۷ حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسینؑ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ تم ہمیں رسول کریم ﷺ کی نماز ادا کرنے کے طریقہ کے متعلق ارشاد فرمادو اور وہ دور حجاج بن یوسف عالم بادشاہ کا دور تھا۔ حضرت جابرؓ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی کہ جس وقت سورج داخل کیا اور سایہ اُسی جوت کے تھے کے برابر تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ علاوہ اس سایہ کے جو کہ (جوت کے) سمت کے برابر تھا پھر نماز

مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يُسْأَلُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ شَيْئًا قَامَرٌ بِأَلَا قَامَامٌ بِالْفَجْرِ جِئْنَا انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ قَامَامٌ بِالظُّهْرِ جِئْنَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَغْلَمَ ثُمَّ أَمَرَهُ قَامَامٌ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَبِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ قَامَامٌ بِالْمَغْرِبِ جِئْنَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ قَامَامٌ بِالْعِشَاءِ جِئْنَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ مِنَ الْعِيدِ جِئْنَا انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ حُلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قُرْبَيْهِ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِأَلَامَسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُلوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ۔

۵۲۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِجَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَحَلَّتْ آتَا وَ مُعْتَدٌ مِنْ عَيْنِي عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبَرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَلِكَ زَمَنُ الْحَاجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ جِئْنَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَ كَانَ

مغرب ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر نماز عشاء ادا فرمائی جس وقت کہ شفق غروب ہو گئی اس کے بعد جس وقت صبح صادق نمودار ہوئی تو آپ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے دن نماز ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (یعنی سایہ اصلی کے) اس کے بعد نماز عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے دو گنے کے برابر ہو گیا اس قدر دن (باقی) تھا کہ اگر کوئی شخص عینہ منور سے اونٹ پر سوار ہو کر درمیانہ رفتار سے روانہ ہو تو وہ شام ہونے تک ذوالحلیہ پہنچ جائے۔ اس کے بعد آپ نے نماز مغرب اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اسکے بعد نماز عشاء تہائی رات یا نصف شب کے وقت ادا فرمائی اس میں راوی کو شبہ سے بھر فجر کی روشنی میں نماز ادا فرمائی۔

باب: نماز مغرب ادا کر کے سونے کی

کراہت

۵۲۸ حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے دریافت فرمایا کہ رسول کریم ﷺ فرض نماز میں کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز تلک کہ جس کو تم اہل نماز کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت سورج داخل جاتا اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے کہ ہمارے میں سے کوئی شخص اپنے گھر پہنچ جاتا اور وہ شخص عین منورہ کے کنارہ میں ہوتا نماز عصر ادا کرے اور سورج صاف اور اونچائی پر ہوتا تھا اور ابو بکرؓ نے نماز مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور آپ ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کرنے کو پسند یہ خیال فرماتے تھے کہ جس کو تم لوگ "عمتہ" سے تعبیر کرتے ہو اور نماز عشاء سے قبل سوئے ہو اور تصور فرماتے تھے اور اسی طریقہ سے نماز عشاء سے فراغت کے بعد نکلے گا اور آپ ﷺ نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہر ایک شخص اپنے دوست کی شناخت کر لیتا (روشنی ہو جاتی) اور آپ ﷺ اس میں ساتھ آبات سے لے کر ایک سو آبات

الْفَقْرُ : فَذَرِ الْبَيْتَ إِلَهُ صَلَّى الْغَضْرُ جِئْنَاكَ
الْفَقْرُ : فَذَرِ الْبَيْتَ إِلَهُ وَطَلَبِ الرُّحَى ثُمَّ صَلَّى
النَّعْرِبَ جِئْنَاكَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْبُشَاءَ
جِئْنَاكَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْفَقْرُ جِئْنَاكَ
الْفَقْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْعِدَةِ الطُّهْرُ جِئْنَاكَ الْبَيْتَ
مَوْلَى الرُّحَى ثُمَّ صَلَّى الْغَضْرُ جِئْنَاكَ عَلِيَّ
الرُّحَى يَمْلِكُ فَذَرِ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَبْرَ الْعَنِي
إِلَى دِي الْخَلِيفَةِ ثُمَّ صَلَّى النَّعْرِبَ جِئْنَاكَ
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْبُشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ
أَوْضَبَ اللَّيْلِ شَكَّ وَنَدَّ ثُمَّ صَلَّى الْفَقْرُ
أَسْفَرُ -

بَابُ ٣١٥ كَرَاهِيَةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةٍ

المغرب

٥٨٨ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَبْرٌ بْنُ سَلَامَةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرَّةَ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْمَكْرُومَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُوهَا
الْأُولَى حِينَ تَذْخُرُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي
الْفَضْرَ حِينَ يَرْجِعُ آخِذًا إِلَى رِجْلِهِ فِي الْفَضَى
الْقَدِيمَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي
الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَجِيبُ أَنْ يُوَجَّهَ الْعِشَاءَ الَّتِي
تَدْعُوهَا الْعَصَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ السُّؤْمَ قَلْبَهَا
وَالْخُبْرَ نَعْدَهَا وَكَانَ يُقِيلُ مِنْ صَلَوةِ الْعَدَاةِ
حِينَ يَعْرِفُ الرَّحْلَ حَلِيلَةً وَكَانَ يَقْرَأُ بِالْبَيْتَيْنِ
إِلَى الْهَامَةِ.

کر پیر تک تلاوت فرماتے۔

باب: نمازِ عشاء کے اول وقت کا بیان

۵۹۹ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور کہا کہ اٹھو اسے محمد! اور آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ سورج جھک گیا پھر آپ ﷺ کے رہے جس وقت کہ سایہ ہر ایک شخص کا اس کے برابر ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ ﷺ اٹھ گئے اور جس وقت سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ تم اٹھ جاؤ اور نماز مغرب ادا کرو۔ آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اور نماز عشاء ادا کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام صبح ہوتے ہی تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ تم اٹھ جاؤ اور نماز فجر ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت کہ سایہ انسان کا اس کے برابر ہو گیا اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اے محمد ﷺ نماز ادا فرماؤ۔ آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا اور فرمایا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ نماز ادا فرماؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور نماز مغرب کے واسطے حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت پہلے روز تشریف لائے تھے اور فرمایا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا فرمائی پھر نماز عشاء کے واسطے اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تھا اور فرمایا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو

آپ ﷺ نے نمازِ عشاء اور فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جب کافی روشنی ہوگئی تھی اور کہا اے محمد ﷺ! اٹھ جاؤ نماز ادا کرو آپ ﷺ نے نماز فجر اور فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیل نے فرمایا ان دونوں وقت کے درمیان میں نماز کا وقت ہے۔

باب: نمازِ عشاء میں جلدی کا حکم

۵۳۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ظہر دو پہر کے وقت ادا فرماتے تھے (یعنی سورج ڈھلنے سے) اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ سورج سفید اور صاف ہوتا اور نماز مغرب آپ ﷺ نے اس وقت ادا فرمائی جب سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء (کے بارے میں معمول یہ تھا) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملا حظہ فرماتے کہ جمع ہو گیا ہے تو جلدی ادا فرماتے اور جس وقت دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر فرمادی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تاخیر فرماتے۔

باب: غروبِ شفق کا وقت

۵۳۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے زیادہ نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

۵۳۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت یعنی نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں رسول کریم ﷺ اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

باب: نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے

۵۳۳: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد

باب ۳۱۷: تَعَجُّلُ الْعِشَاءِ

۵۳۰. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ شَعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِثْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ غَفْوٍ عَنْ حَسَنِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ لَقِيتُ الْخُصَّافَ قَسْبًا خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّاحِيَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ تَبْضَاءُ تَفِيقَ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَّهَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَأَوْهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَدْ أَبْكَوْا أَخَّرَ.

باب ۳۱۸: الشَّفَقِ

۵۳۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رُقَيْةَ عَنْ خُفْرَةَ ابْنِ الْأَسَدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ آتَا أَعْلَمَ النَّاسِ بِمَقَاتِلِ هَذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءَ الْأَمِيرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِذَلِكَ.

۵۳۲. أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَفَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةَ الْبَيْعَةِ الْأَمِيرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيَهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِذَلِكَ.

باب ۳۱۹: مَا يَسْتَحِبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

۵۳۳. أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ آتَانَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَسَّارٍ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا
وَابْنُ عَلِيٍّ ابْنَ بُرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ فَقَالَ لَهٗ اَبْنِي اَحْبَبْنَا
عَجِئْتُ عَمَّا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْمَكْحُوۡنَةُ قَالَ كَانَ يُصَلِّيُ الْهَجْرَةَ اَلَيْسَ
تَدْعُوۡنَهَا الْاَوَّلَىٰ جِبْنَ تَدْعُصُ الشَّمْسُ وَكَانَ
يُصَلِّيُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلَى رَحِيۡلِهِ اَفْصَى
الْمَدِيۡنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَتَبَسُّتُ مَا قَالَ فِي
الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَجِيبُ اَن تُوَجَّزَ صَلَوةُ
الْعِشَاءِ اَلَيْسَ تَدْعُوۡنَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَخْرُجُ
الْقَوْمُ قَلْبَهَا وَالْعَتَمَةُ بَعْدَهَا وَكَانَ يُتَعَلَّلُ مِنْ
صَلَوةِ الْغَدَةِ جِبْنَ يَغْرِفُ الرَّحْلُ خِلْبَةً وَكَانَ
يَقْرَأُ بِالْبَيِّنَاتِ اِلَى الْيَمَانِ

حضرت ابو بردہ اسلمیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد
نے ان سے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نماز فرض کس طریقہ سے ادا فرمایا
کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا دو پہر کے وقت کی نماز کہ جس کو تم
لوگ پہلی نماز سے تعبیر کرتے ہو وہ تو آفتاب کے زوال کے بعد ادا
فرماتے تھے اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں میں سے
کوئی شخص نماز عصر ادا کر کے شہر کے کنارے پہنچ جاتا تھا اور
صاف اور اونچائی پر ہو جاتا۔ حضرت سار نے فرمایا کہ میں بھول گیا۔
ابو بردہ اسلمیؓ نے فرمایا کہ نماز مغرب کے متعلق فرمایا کہ پھر حضرت سار
نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء میں تاخیر فرماتے کہ جس کو تم
لوگ عتمة سے تعبیر کرتے ہو اور آپ ﷺ نماز عشاء ادا کرنے سے قبل
سوئے کو تاپسند فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد (دنیاوی) گفتگو
کرنے کو اور آپ ﷺ نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ انسان کسی
واقف شخص کی شناخت کرنے لگتا (یعنی روشنی اور اُجھالے میں نماز فجر
ادا فرماتے جیسا کہ حنفی مسلک ہے) اور ساتھ آیات سے لے کر ایک
سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

۵۳۳: حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء
ؓ سے عرض کیا کہ تم لوگوں کی رائے میں نماز عشاء ادا کرنے کا عہدہ
وقت کونسا ہے چاہے میں امام ہوں یا میں نماز جماعہ ادا کروں۔ حضرت
عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا ہے وہ
فرماتے تھے ایک رات رسول کریم ﷺ نماز عشاء میں تاخیر فرمائی
یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور لوگ نیند سے بیدار ہوئے پھر وہ سو گئے
اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہو گئے اور
فرمانے لگے اُصلوْا اُصلوْا حضرت عطاء نے فرمایا کہ حضرت ابن
عباسؓ نے فرمایا رسول کریم ﷺ (یہ آواز سن کر) لنگھ گئے گویا کہ
میں آپ ﷺ کو اب اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ کے سر مبارک
سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنے سر پر ایک جانب رکھے ہوئے
تھے حضرت ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے مضبوطی سے دریافت کیا
حضرت عطاء سے کہ رسول کریم ﷺ نے کس طریقہ سے اپنا ہاتھ اپنے

۵۳۳: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنُ الْحَسَنِ وَابْنُ سُلَيْمٍ
سَعِيدٍ وَاللَّفْطُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ أَبِي
ثَرْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَخِي جِبْنٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ
أَصْلَى الْعَتَمَةِ إِنَّمَا أَوْجَلُوا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ انْعَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَفَعَهُ النَّاسُ
وَأَسْتَقْبَلُوا وَرَفَعُوا وَاسْتَقْبَلُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ
الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاتُّبٍ أَنْظَرُ إِلَيْهِ
أَلَّا يَنْظُرَ رَأْسُهُ مَا وَاعِظًا يَدُهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ
قَالَ وَانْتَارَ فَاسْتَنْشَقَ عَطَاءٌ عَجِئْتُ وَضَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ قَالُوا مَا إِلَيْنَا
عَمَّا أَنْشَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَدَلَّلِي عَطَاءٌ نَبْنِ اصْبَابِهِ

يَسْتَبِيحُ إِلَى مُقَدِّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ وَصَفَهَا فَاتَّهَى أَطْرَافَ عَذْلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَهُ عُرْوَةَ الْأُذُنِ يَمَانِيهِ الْوُخْةَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْعِ وَنَاجِيَةِ الْخَيْسِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَطْلُسُ شَيْئًا إِلَّا عَذْلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَمِيئٍ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يَصُلُّوَهَا إِلَّا عَذْلًا.

سر پر رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس طریقہ سے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تھا تو حضرت عطاءؓ نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھول کر سر پر رکھا۔ یہاں تک کہ انگلیوں کے کونے سر کے آگے آگے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو گھمایا سر جو چہرہ سے قریب ہے پھر کٹھنی پر اور پیشانی یا داڑھی پر جس طریقہ سے مسلم کی شریف کی روایت ہے کہ (ہاتھ کو) ایک کنارہ پر لے گئے لیکن بالوں کو انگلیوں سے نہیں پکڑا (یعنی صرف بال کو دب کر پانی نکال دیا) پس اس طریقہ سے کیا یعنی دیا پھر آپؐ نے فرمایا: اگر میری امت کیلئے یہ حکم دھواں نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا اس وقت نماز ادا کرنے کا (یعنی نماز عشاء اس قدر تاخیر سے پڑھا کرتے)۔

۵۳۵: أَحْرَمَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ مُصْطَوِرٍ الْمُبَجَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنِ دَعَبٍ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ عُمَرُو فَادْعَى الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ الْبَسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَمِيئٍ.

۵۳۵. حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ”الصلوة یا رسول اللہ“ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ سے پکارا۔ پھر بچے اور خواتین سو گئے۔ (مرد) یہ الفاظ سن کر نکلے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نماز ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

۵۳۶: أَحْرَمَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاءَ عَنْ خَابِرٍ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْأَخْرَجَ.

۵۳۶. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء ادا فرمانے میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۷: أَحْرَمَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ مُصْطَوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْإِثْمَارِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أَمِيئٍ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَاجِيهِ الْعِشَاءِ وَالسَّوَالِكِ عِنْدَ تَحْلِي صَلَوةٍ.

۵۳۷. حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت کے واسطے یہ حکم باعث دشواری نہ ہوتا تو میں ان کو نماز عشاء میں تاخیر کرنے کا اور ہر ایک نماز کے واسطے مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی میں نے امت کی سہولت کی وجہ سے مذکورہ حکم نہیں دیا)۔

باب: نماز عشاء کے آخر وقت سے متعلق

۵۳۸. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بچے اور خواتین سو گئے ہیں۔ آپ ﷺ بابر کی جانب تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ (تمام عالم میں ان دنوں میں) اس نماز کا تم لوگوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انتظار نہیں کرتا اور ان ایام میں مدینہ منورہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں ہوتی اس لئے کہ اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس نماز کو شفق کے غروب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ادا کر لیا کرو۔

۵۳۹. حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کافی زیادہ رات کا حصہ گزر گیا اور اہل مسجد سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی اقامت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری امت پر ناگوار نہ گذرے (یعنی ان کو دشواری محسوس نہ ہوتی تو میں نماز عشاء کا وقت یہی مقرر و متعین کرتا)۔

۵۴۰. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں ہم لوگ (مسجد میں) مقیم رہے اور رسول کریم ﷺ کے ہم لوگ نماز عشاء نے واسطے منتظر رہے۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گزر گیا یا زیادہ وقت رات کا گزر گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز کا منتظر کوئی دوسرا اہل مذہب نہیں ہوتا علاوہ ہم لوگوں کے اور اگر میری امت پر گرائی نہ ہوتی تو میں ان کے ساتھ اسی وقت پر نماز ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مومن کو اس نے عجیب

باب ۳۲۰ آخر وقتِ العشاء

۵۳۸ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَقِيلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَنِ شُعْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَلْبِهِ بِالْعَنَةِ قَلْبَاهُ عُمَرُو بْنُ وَصِيٍّ اللَّهُ عَلَيْهِ نَامَ الْيَسَاءُ وَالضُّبَابُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا نَسْطِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ بِصُفَى بَوْمِيذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا هِيَ بَيْنَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَالْفَلَقُ رِلَابِي حُسَيْنٍ۔

۵۳۹ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَجَ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُبِينُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كَلْبُومٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرْتَهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَقَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَشِيَ ذَهَبَ غَامَةُ اللَّيْلِ وَحَسْبِيَ نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوْ قَرَأَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّيٍّ۔

۵۴۰ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَائِيلَ قَالَ أَخْبَرَنَا خُوَيْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ثَابِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَعَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَسْطِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْشَاءُ الْأَجْرَةَ فَخَرَجَ عَلَيْنَا جِبْنٌ ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ تَوَاعَدُوا فَقَالَ جِبْنٌ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَسْطِرُونَ صَلَوةً مَا نَسْطِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَنْفَلُ عَلَى أُمَّيٍّ لَفَصَلَّتْ بِهِ

پڑھی۔

هَذِهِ السَّاعَةُ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَدِّينَ فَلَقَاكُمْ ثُمَّ صَلَّى۔

۵۳۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لنگے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم لنگے اور نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا لوگ نماز سے فارغ ہو چکے اور سو رہے اور تم لوگوں کو نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے مطلب یہ ہے کہ نماز ادا کر رہے ہو جس وقت تک نماز کے منظر رہو اور اگر مجھ کو ضعیف کی کمزوری کا اور بیماری کی بیماری کا خیال نہ ہو تا تو میں حکم دیتا اس نماز کو نصف رات میں ادا کرنے کا۔

۵۳۱ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَارُودٌ عَنْ أَبِي تَطْرَفَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتَّى دَخَلَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُخْمُ السَّيِّئِ لَأَمَرْتُ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ أَنْ تُوَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

۵۳۲: حضرت حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز میں تاجہ کی تقریباً آدھی رات کو پڑھی پھر جس وقت ادا کر چکے تو ہماری جانب چہرہ کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ گویا نماز میں ہو جس وقت تک کہ نماز کے منظر رہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں تاجہ کی نصف شب تک۔

۵۳۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلًا فَإِنْ نَعَمْ أَخْبَرْتُ لَوْلَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى قُرْبَيْهِ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا يُوَخِّيه ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتُمْ فِيهَا قَالُوا إِنَّ النَّاسَ نَامُوا وَنَحْنُ نَقُومُ إِلَى رُبْعِ حَقِيقَةٍ فِي حَدِيثٍ عَلَيْهِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

باب: نمازِ عشا کو عتمہ کہنے کی

بَابُ ۳۳۱ الرَّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ

اجازت

الرَّخْصَةُ

۵۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ اذان دینے میں کیا ثواب ہے اور صف اذان میں کمزور ہونے میں کس قدر ناجر اور ثواب ہے تو وہ لوگ ان دونوں کو نہ حاصل کر سکتے بغیر قرعہ اندازی کے اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ نمازِ ظہر (یا نمازِ جمعہ) کیلئے جلدی پہنچنے میں کس قدر ناجر ہے یا یہ کہ ہر ایک نماز کو اس کے اذان

۵۳۳ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَالْخُرُوجَ مِنْ مَسْجِدِي قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعْتُ عَنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ بَلَغَ النَّاسُ مَا فِي الْبَدَاءِ وَالْآخِرِ الْأَوَّلِ لَمْ

۵۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے نماز فجر کے وقت کے بارے میں دریافت کیا جس وقت دوسرے روز نماز فجر کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے نماز فجر کا وقت ہوتے ہی نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی پھر دوسرے روز جس وقت روشنی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کر رہا تھا؟ ان دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

باب: اگر سفر نہ ہو تو نماز فجر کس طرح اندھیرے میں

ادا کرے؟

۵۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز فجر ادا کرتے تھے پھر خواتین اپنی چادریں لٹکائی جاتی تھیں نماز ادا فرما کر اور وہ خواتین شناخت نہیں کی جاتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے۔

۵۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خواتین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کرتی تھیں اپنی چادریں لپیٹ کر اور پھر وہ واپس جاتی تھیں اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی ان کو نہیں پہچانتا تھا۔

باب: دوران سفر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا

کیسا ہے؟

۵۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیر کے دن کہ جس روز قلعہ خبیر پر حملہ ہوا تھا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی اور آپ ﷺ اہل خبیر کے نزدیک تھے پھر آپ ﷺ نے ان پر حملہ کیا اور ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل بہت بڑا ہے خیر خراب ہو گیا۔ دو

۵۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي أَنَّى رَجُلًا أَمَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدَاةِ أَمَرَ جُنَّ أَنْشَقَ الْفَجْرُ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْ بِهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدَاةِ أَسْفَرَتْ ثُمَّ أَمَرَ فَأُتِيَتْ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّيْ بِهَا ثُمَّ قَالَ آيَةُ الشَّامِلِ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٍ۔

باب ۳۲۳ التَّغْلِيصُ فِي

الْحَضَرِ

۵۳۸: أَخْبَرَنَا قُسَيْبٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ يُتَصَرَّفُ النِّسَاءَ مُتَلَفِعَاتٍ يُمْرُوهُنَّ مَا يُعْرِفْنَ مِنَ الْقَلْبِ۔

۵۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ مُتَلَفِعَاتٍ يُمْرُوهُنَّ فَيُجِزِعُنَّ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْقَلْبِ۔

باب ۳۲۵ التَّغْلِيصُ فِي

السَّفَرِ

۵۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ خُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَبِي أَنَّى قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ

مرتب ارشاد فرمایا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے پاس نازل ہوں گے تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوگئی۔ یعنی ان لوگوں کا دن برا ہوگا کہ جو کہ عذاب خداوندی سے ڈرائے گئے تھے اور ہم لوگ کا سیاب ہوں گے اور اسی طریقہ سے ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے خیر کا قلعہ فتح فرمادیا اور کفار کا تمام مال و سامان اہل اسلام کے ہاتھ آیا اور کچھ کفار قتل کر دیئے گئے اور کچھ لوگ شہر بدر کر دیئے گئے اور کچھ لوگ اسی جگہ مسلمانوں کی رحمت بن کر رہنے لگ گئے۔

باب: نماز فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق

۵۵۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز فجر کو روشن کرو (یعنی نماز فجر آجالے میں ادا کرو)

۵۵۲: حضرت محمود بن لبید نے اپنی برادری کے انصاری لوگوں سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز فجر کو جس قدر روشن کرو گے تو تم کو اسی قدر زیادہ ثواب (یعنی اجر) ملے گا۔

باب: جس شخص نے نماز فجر کا ایک سجدہ سورج نکلنے سے

پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۵۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز فجر کے ایک سجدہ میں بھی شرکت کر لی آفتاب نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نماز عصر کے ایک سجدہ میں شرکت کر لی غروب آفتاب سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر لی۔

قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَانْهَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ غُرُتٍ خَيْرٌ مَرَاتِبٍ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَاهُ بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَأَسَاءَ صَبَاحُ الْعَالَمِينَ۔

باب ۳۲۱ الْإِسْفَار

۵۵۱: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْفَرُوا بِالْفَجْرِ۔

۵۵۲: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا اسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ كَأَنَّهُ أَفْطَحَ بِالْآخِرِ۔

باب ۳۲۲ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً

مِنَ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ

۵۵۳: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَرَبَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَجَالٍ مِنَ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا اسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ كَأَنَّهُ أَفْطَحَ بِالْآخِرِ۔

فَقَدْ أَذْرَعَهَا۔

۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَعَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَعَهَا۔

بابُ ۳۲۸ آخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

۵۵۵۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ مُعْتَدٌ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَدْقَةَ عَنْ تَابِثِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الطُّهْرَ إِذَا رَأَى الشَّمْسَ وَ يُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمَا فَتَابِ وَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذَا غَابَتِ الشُّفُقُ ثُمَّ قَالَ عَلَى الْوُجُوهِ وَ يُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفَسِحَ الْبُخْرُ۔

بابُ ۳۲۹ مَنِ أَذْرَكَ رُكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ

۵۵۶۔ أَخْبَرَنَا قُسَيْبٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ۔

۵۵۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِئِيسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رُكْعَةً فَقَدْ أَذْرَعَهَا۔

۵۵۸۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ

۵۵۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی آفتاب کے غروب ہونے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر لی۔

باب: نماز فجر کا آخری وقت کونسا ہے؟

۵۵۵۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا اور نماز عصر تم لوگوں کی نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان میں ادا فرماتے تھے یعنی نماز عصر تم لوگوں سے قبل ادا کرتے تھے اور نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرتے تھے اور نماز عشاء جس وقت شفق غروب ہو جاتی تو اس وقت ادا فرماتے اور نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ (نظر) پھیل جاتی اور تمام اشیاء نظر آنے لگتیں۔

باب: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پائی

۵۵۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۸۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَقْبَيْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْرَبَكَ مِنَ الصَّلَاةِ وَشَعَعَهُ فَقَدْ أَقْرَبَكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

۵۵۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے (گویا کہ پوری) نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۹. أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ شُعْبٍ عَنْ شُعْبٍ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْمَنِيُّ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْقَسْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْرَبَكَ مِنَ الصَّلَاةِ وَشَعَعَهُ فَقَدْ أَقْرَبَكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

۵۶۰. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جمعہ یا اور کسی وقت کی نماز کی کسی رکعت میں شرکت کر لی تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔

۵۶۰. أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْرَبَكَ وَشَعَعَهُ مِنَ الصَّلَاةِ أَقْرَبَكَ وَأَوْعَبَهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ نماز مل گئی اور اگر نماز جمعہ کی ایک رکعت ہی میں شرکت کی تو اس کو نماز جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اور باقی ایک رکعت جمعہ میں ادا کرے۔

۵۶۱. حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی کسی نماز کی تو گویا کہ اس شخص نے اس (پوری) نماز میں شرکت کر لی لیکن جس قدر نماز (یعنی رکعت) نکل گئیں اس کو (جماعت کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے۔

۵۶۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَرْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْرَبَكَ وَشَعَعَهُ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَقْرَبَكَ مِنَ الصَّلَاةِ وَتَمَّتْ صَلَاتُهُ.

تک وقت میں نماز فجر وعصر پڑھنا:

مندرجہ بالا حدیث شریف سے متعدد فقہی مسائل ثابت ہوتے ہیں پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ جس شخص کو ایک رکعت وقت کے مطابق وقت نماز حاصل ہو گیا جیسے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا حیض بند ہو گیا اور وہ پاک ہو گئی یا کوئی نابالغ لڑکا بالغ ہو گیا یا کوئی شخص جنون اور پاگل تھا اس کا جنون زائل ہو گیا تو ان تمام افراد کے واسطے کہ اس وقت کی نماز ادا کرنا لازم ہو گیا۔ دوسری بات یہ

ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت وقت کے اندر اندر ادا کر لی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو گیا مثلاً کسی نے غروب آفتاب سے قبل نماز عصر شروع کی اور اسی دوران سورج غروب ہو گیا تو اس نماز کو مکمل کرنا چاہئے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے اگر نماز فجر میں سورج نکل آئے تو وہ نماز قاسمہ ہو جائے گی اس کا اعادہ ضروری ہے۔ بہر حال حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ دو وقت کی نماز میں مذکورہ فرق نہیں کرتے ہیں جمہور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم فرق نہیں کرتے اور بہر حال میں صبح کی اور عصر کی نماز کو مکمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور مذکورہ حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ جس نے ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت

بَابُ ۳۴۰ السَّاعَاتِ الَّتِي نَهَى

آتی ہے

عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

۵۶۲: حضرت عبداللہ صناحی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہیں پھر جس وقت سورج اونچائی پر ہوتا ہے تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ سیدھا ہوتا ہے دو پہر کے وقت تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے پھر جس وقت سورج داخل جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ غروب ہونے لگتا ہے تو اس کے قریب ہوتا ہے پھر جس وقت سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ قَالِبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِغِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَانُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قُرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْتَفَعَتْ فَإِذَا امْتَوَتْ فَارْتَفَعَتْ فَإِذَا رَكَعَتْ فَارْتَفَعَتْ فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ فَارْتَفَعَتْ فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْتَفَعَتْ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي بِلَدَتِ السَّاعَاتِ۔

شیطان کی چوٹی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں شیطان کی چوٹی سے مراد ہے کہ جس وقت طلوع آفتاب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی دونوں چوٹیاں ہوتی ہیں یعنی سورج پر شیطان اپنا سر رکھ دیتا ہے تو اس کی چوٹیاں سورج کے دونوں جانب ہوتی ہیں اس سے شیطان کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگ سورج کی عبادت کریں اور اس کی عبادت کرنا پوجا کرنا میری (یعنی شیطان کی) پوجا کرنا ہے اور شیطان کی اس وقت خواہش ہوتی ہے کہ سجدہ صرف میرے واسطے ہو اور واضح رہے کہ جس وقت سورج نکل رہا ہو اور جب سورج بالکل آسمان کے درمیان میں ہو اور جب غروب ہو تو ایسے وقت میں نماز پڑھنا جائز ہے چاہے نماز نفل ہو یا فرض۔ حدیث شریف میں ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔

۵۶۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَاةُ بْنُ غَدَاةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ فِي بِلَدَتِ السَّاعَاتِ۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ نَيْ دَنَا قَالَ سَمِعْتُ أَمِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَفَّةَ بْنَ عَالِمٍ الْهَمْدِي يَقُولُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهَيِّئُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِمْ أَوْ يُنَظِّرَ فِيهِمْ مَوْفَاتًا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِئَةً حَتَّى تَزُولَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهَيْرِ حَتَّى يُسَلِّ وَحِينَ تَضِيئُ الشَّمْسُ لِلْعُزْبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

باب ۳۳۱ التَّهَيُّ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْرِ ۵۶۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى أَبِي حَنْظَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَضْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الضُّحَى حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۵۶۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُسْعُودُ بْنُ قَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الدَّائِدَةِ عَنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَ بْنَ وَائِلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَتَابِعِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَضْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْغَضْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

باب ۳۳۲ التَّهَيُّ عَنِ الصَّلَاةِ

عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۵۶۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَخَرَّجُ أَحَدُكُمْ قِيَامًا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ غُرُوبِهَا.

۵۶۷ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ أَخْبَرَنَا حَالِدٌ

فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تین وقت میں نماز پڑھنے اور جنازہ پڑھنے سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے اس وقت کہ جب سورج بالکل اوج میں ہو یہاں تک کہ سورج داخل ہونے اور تیسرے اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے لگے جب تک جاوے۔

باب ۳۳۳ فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد (بھی) نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

۵۶۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام سے سنا ہے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور وہ تمام کے تمام زیادہ محبت والے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نماز عصر کے بعد بھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

باب ۳۳۴ سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے ممنوع

ہونے کا بیان

۵۶۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص نماز نہ پڑھے جس وقت کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

۵۶۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ تَابِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا۔

باب: دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

باب ۳۳۳ النہی عَنِ الصَّلَاةِ نَصْفَ النَّهَارِ

کامیان

النہار

۵۶۸ حضرت قتیبہ بن مہزیار سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم آدھوں کو نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت کہ جس وقت سورج طلوع ہو یہاں تک کہ وہ چند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ عین دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج کے زوال کا وقت ہو۔ تیسرے وہ وقت کہ جب سورج غروب ہونے کا وقت ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

۵۶۸ أَحْمَرُ بْنُ حَمْدٍ بْنُ مُسْعِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ وَهُوَ ابْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو يَقُولُ لَمَّا كُنَّا سَاعَاتٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِمْ أَوْ نَقْرَأَ فِيهِمْ مَوْثِقًا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْتَبِعَ وَحِينَ يَكُونُ الْآخِرُ الْكَلْبِيَّةُ حَتَّى تَبْلُغَ رَجُلًا تَصِفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

باب: نماز عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

باب ۳۳۴ النہی عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۶۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز پڑھنے سے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک۔

۵۶۹ أَحْمَرُ بْنُ حَمْدٍ بْنُ مُسْعِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ مَسْرُودٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الضُّحَى حَتَّى يَطْلُوعَ الْغُلُوبُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

۵۷۰ حضرت ابوسعید خدری جڑ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ نماز فجر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ سورج طلوع ہو اور نماز عصر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک سورج غروب ہو۔

۵۷۰ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَطْرُقَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۷۱: سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۷۱ أَحْمَرُ بْنُ حَمْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ

الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْحَوِرُ۔

۵۷۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسْبٍ عَنْ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَنْحَرُوا بَعْضَ بَعْضِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرُونٍ شَبَابٍ۔

۵۷۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی نماز عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے۔

۵۷۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَوَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي عَائِشٍ قَالَ قَالَ غَابَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْ هَمَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْحَرُوا بَعْضَ بَعْضِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرُونٍ شَبَابٍ۔

۵۷۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو ہم ہو گیا کہ ممانعت فرمانے لگے نماز عصر کے بعد دو گنا ادا کرنے سے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی ہے اس بات سے کہ جان ہو جو کر تم لوگ اپنی نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نہ پڑھو اس لئے کہ وہ (سورج) شیطان کی دو زلف میں طلوع ہوتا ہے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۵۷۴ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسِيُّ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاجْتَرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَشْرُقَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاجْتَرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ۔

۵۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے (یعنی روشن ہو جائے) اور جس وقت سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو تم نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو۔ یہاں تک کہ وہ سورج پورے طریقے سے غروب ہو جائے۔

۵۷۵ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِي عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَنْحَرُوا بَعْضَ بَعْضِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قُرُونٍ شَبَابٍ۔

۵۷۵ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا وقت موجود ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ سے انسان کو زیادہ قربت حاصل ہو یا اس وقت میں یا خداوندی میں مشغول رہا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں تمام اوقات سے زیادہ بندہ اللہ عزوجل کے قریب ہوتا ہے پچھلی رات میں (اس وقت اللہ عزوجل پہلے آسمان پر نازل ہوتا ہے) پس اگر تم سے ہو سکے تو تم اللہ عزوجل کی یاد کرنے والوں میں سے بن جاؤ اس لئے کہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں (اس وجہ سے مجھے توقع ہے کہ وہ جلدی قبول ہو جائیں) سورج کے طلوع ہونے تک اس وجہ سے سورج طلوع ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی میں اور یہ وقت ہے کہ قرون

کی نماز کا تو اس وقت جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو تم نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے اور اس کی کرن خوب نکل آئے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز میں شرکت فرماتے ہیں یہاں تک کہ سورج سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کے وقت (مطلب یہ ہے کہ اس کا کسی بھی جانب سائینس پڑتا جس طریقہ سے کہ نیزہ بالکل سیدھا ہوتا ہے) اس وقت دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ دوزخ دھونکا لی جاتی ہے تو اس وقت تم نماز پڑھنا ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگ جائے (زوال آفتاب سے) پھر نماز میں فرشتے شرکت کرتے ہیں سورج کے غروب ہونے تک اس لئے کہ سورج غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے۔

باب : نماز عصر کے بعد نماز کی اجازت

کا بیان

۵۷۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی مگر جس وقت کہ سورج سفید اور بلند ہو جائے۔

۵۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد جو دو رکعت میرے نزدیک تشریف لا کر ادا فرماتے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بھی تاخیر نہیں کیا۔

۵۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔

۵۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

بَلَغَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ قَدْ عِدَّ الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ فَيَدْرُمُحُ وَيَذْهَبَ شَعَائِهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغْتَابِلَ الشَّمْسُ بِغَيْدَةِ الرُّمَحِ يَصْطِفِ النَّهَارُ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْحَرُ قَدْ عِدَّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَغِيَبَ الْقَمَرُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغِيَبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيَبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلَاةُ الْكُفَّارِ۔

باب ۳۳۵ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ

العصر

۵۷۰: حَرَبْنَا بِسُحُفٍ مِنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبِيرٌ عَنْ نُسُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ سَيَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَحْذَبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ بَيَّةً مُرْتَفَعَةً۔

۵۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الشَّحَنَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي لَقَطٌ۔

۵۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبِيرٌ عَنْ مُبِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا۔

۵۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلَمٍ وَعَنْ حَالِدِ بْنِ

وسلم جس وقت نماز عصر کے بعد میرے گھر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا فرماتے۔

الْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَنَا وَأَنَا سَوْدٌ قَالَ تَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا نَعْدَ الْغَضْرِ صَلَّاهُمَا۔

۵۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو نمازوں کا ساتھ نہیں فرمایا اور میرے مکان میں (بیشک) کبھی پوشیدہ طریقہ سے اور کبھی کھلے طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز سے قبل دو رکعات اور دو رکعات عصر کے بعد ادا فرمائیں۔

۵۸۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَمَّا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّوْنَا مَا تَرَكْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً وَتَخَعَّانَ قَبْلَ الْغَضْرِ وَتَخَعَّانَ نَعْدَ الْغَضْرِ۔

۵۸۱: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعت کا پوچھا جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ادا فرماتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ﷺ ان دو رکعت کو عصر سے قبل ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کو ایک کام پیش آ گیا یا آپ ﷺ کو کچھ بھول ہو گئی تو ان دو رکعت کو نماز عصر کے بعد ادا کر لیا اور آپ جس وقت کسی وقت کی نماز ادا فرماتے تو اس کو مضبوطی سے ادا فرماتے۔

۵۸۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السُّجُودَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا نَعْدَ الْغَضْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْغَضْرِ ثُمَّ شُعِلَ عَلَيْهِمَا أَوْ تَبِعَهُمَا فَصَلَّاهُمَا نَعْدَ الْغَضْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَتْهَا۔

۵۸۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکان میں نماز عصر کے بعد دو رکعات ادا فرمائیں انہوں نے آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ فرمایا کہ یہ رکعات معمول کے خلاف آپ ﷺ نے کس طریقہ سے ادا فرمائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دو رکعات ہیں جن کو نماز عصر کے بعد میں پڑھا کرتا تھا۔ آج میں ان رکعات کو نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ نماز عصر ادا کر لی (تو میں نے نماز عصر کے بعد ان رکعات کو ادا کر لیا)۔

۵۸۲ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغْتَبِرُ قَالَ سَمِعْتُ مُغْتَبِرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَجْجَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهِمَا نَعْدَ الْغَضْرِ وَتَخَعَّيْ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ هُمَا تَخَعَّانَ كُنْتُ أَصْلُهُمَا نَعْدَ الظُّهْرِ فَتَخَلَّيْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْغَضْرَ۔

۵۸۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کام پیش آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے قبل دو رکعات ادا نہ کر سکتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی نماز کے بعد ادا کر لیں۔

۵۸۳ أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا وَبِجَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شِعِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّحْمَتَيْنِ قَبْلَ الْغَضْرِ فَصَلَّاهُمَا نَعْدَ الْغَضْرِ۔

باب: سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی

اجازت سے متعلق .

۵۸۳: حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے لاحق سے دریافت کیا ان دو رکعات کا جو پڑھی جاتی ہیں سورج کے غروب ہونے سے قبل۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھا کرتے تھے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہلوا لیا کہ یہ دو رکعات کس قسم کی ہیں سورج کے غروب ہونے کے وقت (یعنی یہ کس وجہ سے پڑھتے ہو؟) انہوں نے اس مسئلہ میں کو اس بات کے متعلق فرمادیا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نماز عصر کی دو رکعات ادا فرماتے تھے ایک دن آپ ﷺ کو ایک کام پیش آ گیا تو آپ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد ان نمازوں کو پڑھا پھر میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا ان نمازوں کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تو اس کے بعد اور نہ ہی اس سے قبل۔

باب: نماز مغرب سے قبل نماز ادا کرنا

کیسا ہے؟

۵۸۵: حضرت ابو الخیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو تمیم جیہانی نماز مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت عقب بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ دیکھو یہ کون سے وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ وہ نماز ہے جس کو ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھا کرتے تھے۔

باب: نماز فجر کے بعد نماز سے متعلق

۵۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت نماز فجر:

باب ۳۳۶ الرَّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ

قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۵۸۳. أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَتَانَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّخْصَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا قَارِئًا إِلَيْهِ مُعَاوِيَةَ مَا هَاتَانِ الرَّخْصَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأَضْطَرُّ أَحَدُهُمَا إِلَى أَمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغُصْرِ فَنُفِغَ عَنْهُمَا فَرَكْعَتُهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ.

باب ۳۳۶ الرَّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ

الْمَغْرِبِ

۵۸۵. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَحَارِبِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَيْمِيَّةٍ الْخَثِمِيَّ قَامَ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغُصْرِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَمِيرٍ انْظُرْ إِلَى هَذِهِ أَمْ صَلَاةُ بُصَيْرٍ قَالَتْ لَيْتَ إِلَيْهِ قَرَأَهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةُ كُنَّا نُصَلِّيُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب ۳۳۸ الصَّلَاةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

۵۸۶. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ

جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر دو رکعات نماز بھی پھانکی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دو سنت نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور دوسری کوئی نفل نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔)

باب: فجر کی نماز کے بعد نماز (نفل) پڑھنے

سے متعلق

۵۸۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے ہمراہ کون کون لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے اسلام قبول فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آزاد شخص (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام (بلال حبشی رضی اللہ عنہ) ہے اور (میں نے کہا) کوئی وقت ایسا ہے کہ جس میں دوسرے وقت سے زیادہ اللہ عزوجل سے نزدیکی حاصل ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ رات کا آخری حصہ اس وقت جس قدر مناسب خیال کرے نماز نفل نماز فجر تک ادا کرے پھر تم یہاں تک ٹھہر جاؤ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور سورج کی ایک دو حال کی طرح روشنی پھیل جائے پھر تم جس قدر ممکن ہو سکے نماز نفل پڑھ جاؤ یہاں تک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو جائے (یعنی اس کا سایہ نہ پڑے اور اھر ٹھیک دوپہر کے وقت بعض ملک میں بلکہ مکہ مکرمہ میں اس قسم کی صورت حال پیش آجاتی ہے) پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اس لئے کہ دو رخ دوپہر کے وقت دھونکائی جاتی ہے پھر تم نماز (نفل) پڑھو نماز عصر تک پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ (سورج) غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں۔

نَحْنُ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعْتَبِرٍ قَالَ سَمِعْتُ نَابِعَةَ بِنْتُ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أُمِّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا وَتَمَتَّتِ خَفِيفَتَيْنِ۔

باب ۳۳۹ اباحۃ الصلوۃ

إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبُّ

۵۸۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنُ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُلْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْكَلْبَاءِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَسَاةٍ قَالَتْ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ أُخْرَى قَالَ نَعَمْ خَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا تَذَكُّرُ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا ذَمَّتْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ فَصَلِّ مَا تَذَكُّرُ حَتَّى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا تَذَكُّرُ حَتَّى يَقُومَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَرُودَ الشَّمْسُ فَإِنْ خِفْتَهُ تَشْجُرُ يَضَعُ النَّهَارُ ثُمَّ صَلِّ مَا تَذَكُّرُ حَتَّى تُصَلِّيَ الْغُضْرُ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ نِزْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ نِزْنِ قَرْنَيْ سَيْطَانٍ۔

نماز سے متعلق مسلک شوافع:

نہور بالا حدیث شریف سے استلال فرماتے ہوئے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ نماز ہر ایک وقت میں جائز اور درست ہے چاہے سورج طلوع ہو یا غروب یا سورج کے زوال کا وقت ہو۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہ نے طلوع و آفتاب اور غروب و آفتاب نیز زوال آفتاب کے وقت نماز کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ ان اوقات میں شرکین عبادت کرتے ہیں اور جیسا کہ

ایک دوسری حدیث شریف میں مذکور تین اوقات میں نماز پڑھنے کی واضح طور پر ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کے لئے شروح احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

باب: مکہ مکرمہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے

بَابُ ۳۲۰ بِحَاكَةِ الصَّلَاةِ

کا بیان

فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۵۸۸۔ حضرت جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیلہ عبد مناف کی اولاد! تم کو کسی شخص کو اس کے مکان کے طواف کرنے سے نہ روکو اور نماز (یعنی) ادا کرنے سے نہ روکو جس وقت دل چاہے دن یا رات میں۔ (یعنی جب چاہے کوئی عبادت کرے)

۵۸۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الثَّوْبَانِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَاتِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَاةٍ لَا تَنْتَهَوْا أَحَدًا مِمَّا هَذَا بَيْنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

باب: مسافر آدمی نماز ظہر اور نماز عصر کو کون سے

بَابُ ۳۲۱ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ

وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے

الْمَسَافِرُ

متعلقہ احادیث

بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۵۸۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسافر میں) سورج کے زوال سے قبل روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کو نماز عصر تک مؤخر فرماتے پھر دونوں نمازوں (یعنی) نماز ظہر اور نماز عصر کو) ایک ساتھ پڑھتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے زوال کے بعد (سفر کیلئے) روانہ ہوتا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر پڑھ کر روانہ ہوتے۔

۵۸۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُصَلَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَوْبِغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ زَوَّلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكَعَ۔

نماز ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے بارے میں:

نماز کے بارے میں اصل یہی ہے کہ اس کو اس کے وقت پر ادا کیا جانا ضروری ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيَذَرُ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوفًا﴾ اور اسی طریقہ سے فرمایا گیا ہے: ﴿وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ الصَّلَاةُ﴾ لیکن شدید مجبوری کی صورت میں دو نمازوں کو سورج جمع کرنا جائز ہے لیکن جمع حقیقی جائز نہیں ہے علاوہ حج کے دوران جو کہ میدان عرفات اور مزدلفہ میں جمع کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی اور موقع پر جمع حقیقی کی اجازت نہیں ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے لیکن دوسرے

جلدی روانہ ہوئے جس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو مؤمن نے ان سے کہا: اُصلوۃ۔ (نماز کا وقت ہو گیا ہے) لیکن انہوں نے وہی خیال نہیں کیا۔ جس وقت وہ وقت آ گیا جو کہ نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان ہوتا ہے تو وہ پھر سے اور مؤذن سے کہا: (ظہر کی) تکبیر پڑھو پھر جس وقت میں سلام پھیر دوں تو تم (نماز عصر) کی تکبیر پڑھو پھر وہ نون وقت کی نماز پڑھی جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا کہ اُصلوۃ۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی طریقہ سے کہ جس طریقہ سے نماز ظہر اور نماز عصر میں کیا تھا اور روانہ ہو گئے۔ جس وقت کہ ستارے گہن میں آ گئے اور مؤذن سے تکبیر کہنے کو کہا کہ نماز مغرب کی تکبیر کو پھر جس وقت میں سلام پھیر دوں تو تم نماز عشاء کی تکبیر پڑھو۔ پھر وہ نون وقت کی نماز پڑھیں اور فراغت حاصل کر کے ہماری جانب چہرہ کیا اور کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کام پیش آ جائے کہ جس کے گھڑ جانے کا اندیشہ ہو تو اسی طریقہ سے نماز ادا کرے۔

باب: جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک

ساتھ پڑھ سکتا ہے

۵۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (نماز ظہر اور نماز عصر کی) ایک ساتھ پڑھیں اور آپ ﷺ نے نماز ظہر میں تاخیر فرمائی اور نماز عصر میں جلدی فرمائی اور سات رکعات نماز مغرب اور نماز عشاء کی تلا کر پڑھیں۔ آپ ﷺ نے تاخیر فرمائی نماز مغرب میں اور جلدی فرمائی نماز عشاء میں۔

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ قَالَ لَمْ أَلْمُؤِدِّنَ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَلِمًا تَلَيَّفَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ نَوَاحِلٌ فَقَالَ أَيْمًا فَإِذَا سَلَّمْتُ قَلِمًا قَضَيْتُ لَمْ زَكَاةً حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَمْ أَلْمُؤِدِّنَ الصَّلَاةَ فَقَالَ جَبَلِيَّتٌ هِيَ صَلَاةُ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَتِ السُّحُومُ سَرَّ لَمْ قَانَ لِلْمُؤِدِّينِ أَيْمًا فَإِذَا سَلَّمْتُ قَلِمًا قَضَيْتُ لَمْ أَنْصَرَفْتُ فَانْصَرَفْتُ الْبَنَاءُ فَقَالَ قَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَصَرَ أَحَدُكُمْ الْأَمْرَ الَّذِي يَخَافُ فَوْنَهُ فَلْيَصِلْ بِهِ الصَّلَاةَ۔

باب ۳۳۳ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ

الْمَقِيمُ

۵۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غُثَيْرٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَمَدِيَّةِ نَدَابًا خَمِيصًا وَسَلَامًا خَمِيصًا أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

بغیر خوف کے دو نمازوں کو جمع کرنا:

ایک ہی وقت میں دو وقت کی نماز جمع کرنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث میں بغیر کسی خوف اور بارش وغیرہ کے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے باب میں مذکور ہے تو اس بارے میں یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اگرچہ صحیح ہے لیکن کسی امام کا اس پر عمل نہیں ہے اور جمہور ائمہ اس کے قائل نہیں ہیں اور اس ظاہری حور سے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے بارے میں حضرت جابر بن زید جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد کے

شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: "ان نوح الطهر و نعل الطهر و انا اطهر ذلك ولا نخرج منه الخ" (مسلم شریف ۲۲۶)
(مستفاد از تقریر ترمذی حضرت شیخ مدنی ص ۲۹۵) بہر حال مذکورہ جمع حقیقی نہیں ہے بلکہ جمع صوری ہے اور اس مسئلہ کی مزید
تفصیل مطلوب ہو تو بذیل الجواب و شرح ابوداؤد و شریف فتح الملہم شرح مسلم مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از مولانا علی قاریؒ اور اردو میں درس
ترمذی از حضرت شیخ مفتی محمد تقی عثمانیؒ دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ
میں پہلی نماز (یعنی نماز ظہر) اور نماز عصر پڑھی اور درمیان میں کوئی
دوسری نماز نہیں پڑھی (مطلب یہ ہے کہ اس درمیان نفل نماز نہیں
پڑھی) اور نماز مغرب اور نماز عشاء اسی طریقہ سے پڑھی۔ یعنی
درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کام کی وجہ سے اس طریقہ سے کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیث منورہ میں
نماز ظہر اور نماز عصر کی آٹھ رکعات پڑھیں اور درمیان میں ان کے کوئی
نماز نہ تھی۔

۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُبَيْشُ بْنُ أَسْوَدَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ وَهُوَ ابْنُ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ وَدَاعٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتِي بِالْبَصْرَةِ الْأُولَى
وَالْعَصْرَ لَسْتُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
لَسْتُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ صَلَاتِي وَزَعَمَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ صَلَاتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ
الْأُولَى وَالْعَصْرَ قَدَامَ سَحَابَاتٍ لَسْتُ بَيْنَهُمَا
شَيْءٌ۔

باب: مسافر مغرب کی نماز اور نماز عشاء کون سے وقت

جمع کر کے پڑھے

۵۹۳۔ حضرت اسماعیل بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) حما
تک رہا جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مجھ کو ان سے یہ بات عرض
کرائے میں ڈر محسوس ہوا کہ (یہ کہوں کہ) نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ
روایت ہو گئے تھی کہ سفیدی آسمان کے کونے تک جاتی رہی اور آسمان پر
اندھیرا ہو گیا نماز عشاء کا۔ آپ اس وقت بیٹھے اور نماز مغرب کی تین
رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد نماز عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر
فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اس طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے
دیکھا ہے۔

بَابُ ۳۴۳ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ
الْمَسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ
۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
سُهَيْبَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَيْخٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ
عُمَرَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هَبْتُ أَنْ
أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةُ لَسَادَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ
وَفُجِعَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ
رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى وَتَحَضَّيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ قَالَ
هَذَا زَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَقُلْتُ۔

۵۹۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس
وقت جلدی ہوتی سفر میں جانے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

۵۹۵۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ ابْنِ أَبِي حَفْصَةَ ح وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بِالْمَعْبُورَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ

مغرب اور افرامانے میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز عشاء (کو ایک ساتھ پڑھتے) ان کو تین کرتے۔

۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اس وقت رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے (دونوں وقت کی) نماز کو مقام حُمرہ میں جمع فرمایا (یعنی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھیں)۔ (واضح رہے کہ صرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے)

۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت روانہ ہونے کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر فرماتے نماز ظہر اور نماز عصر کے وقت تک پھر جمع فرماتے ان دونوں کو اور تاخیر فرماتے پھر جمع فرماتے مغرب اور عشاء کی نماز جب پڑھتے جب شفق غروب ہو جاتی۔

۵۹۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ چلا ایک سڑک کیلئے وہ اپنی سرزمین میں چلے جا رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پہنچا اور یولا کہ حضرت صلیب بنت ابی معیط اس قدر غلیل ہیں (مرنے والی ہیں) تو تم چل کر زندگی میں ان سے ملاقات کر لو وہ خاتون عبداللہ بن عمرؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ یہ بات سن کر جلدی جلدی روانہ ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک شخص تھا قبیلہ قریش میں سے جو کہ برابر برابر چل رہا تھا تو سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں یہ بات سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں جس وقت انہوں نے تاخیر فرمائی تو میں نے کہا کہ تم یہ نماز رحمت کی نظر فرمائے۔ یہ سن کر انہوں نے میری جانب دیکھا اور روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر نماز عشاء اور افرامانی۔ اس وقت شفق غروب ہو گئی تھی پھر ہماری جانب توجہ فرمائی اور

شُعْبَةُ عَنْ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَأَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا غَضِلْتُ الشَّيْرَ فِي الشَّيْرِ يُوجِرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَتَبْنِ الْعِشَاءَ۔

۵۹۶: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمِّلُ بْنُ إِدْهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَارِزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاةِ بَيْنَهُمَا۔

۵۹۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ غُضْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ إسماعيلَ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا غَضِلَ بِهِ الشَّيْرُ يُوجِرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْغُضْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُوجِرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَتَبْنِ الْعِشَاءَ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ۔

۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي شَعْرِ بُوَيْدٍ أَزْهَلَهُ فَتَنَاهُ أَنِ فَقَالَ إِنَّ صَبِيَّةً بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بَهَا فَانْظُرْ أَنْ تَذَرِيَهَا فَمَرَحَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَحْلٌ مِّنْ فُرْنِيهِ يُسَارِبُهُ وَكَانَتِ الشَّمْسُ قَلَمَ بَصَلِي الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَاطَبُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرَحِمُكَ اللَّهُ فَانْتَعَتْ إِلَيَّ وَرَمَتْهُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِأَنَّهُ أَتَى عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا غَضِلَ

فرمایا رسول کریم ﷺ کہ جس وقت جلدی ہوتی تھی روانہ ہونے کی تو آپ ﷺ اسی طریقہ سے عمل فرمایا کرتے تھے۔

۵۹۹. حضرت نافع بن ابی اسود سے روایت ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مکہ حرم سے پہنچے جس وقت شام کا وقت ہو گیا تو انہوں نے چلنا جاری رکھا حتیٰ کہ رات ہو گئی ہم لوگ یہ بات سمجھ گئے کہ وہ لوگ نماز پڑھنا بھول گئے تو ہم نے کہا نماز۔ وہ لوگ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے نزدیک ہوئی پھر وہ لوگ ٹھہرے یہاں تک کہ نماز ادا فرمائی اس دوران شفق غروب ہو گئی تو نماز عشاء ادا فرمائی اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ اسی طریقہ سے کرتے تھے جس وقت آپ ﷺ کو جلدی ہوتی۔

۶۰۰. حضرت کثیر بن قارود سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز ستر کے بارے میں دریافت کیا تو ہم نے کہا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دوران ستر میں فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ لیکن مقام حرداء میں دوران حج نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع فرماتے پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کلاخ میں حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب انہوں نے کہا کہ صحیح دیا کہ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں آج میرا آخری دن ہے اور آخرت کیلئے میرا یہ پہلا دن ہے (یعنی میری موت میرے سامنے ہے) یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بہت زیادہ جلدی وہ روانہ ہو گئے جس وقت نماز کا وقت پہنچا تو مؤذن نے فرمایا الصلوٰۃ یا ابا عبد الرحمن! یعنی اے حضرت ابو عبد الرحمن نماز کا وقت تیار ہے۔ بہر حال وہ اسی طرح سے چلتے رہے اور جس وقت دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت ہو گیا (جس کے بعد اس سے اگلی نماز کا وقت تھا) تو آپ اس جگہ پر ٹھہر گئے اور آپ ﷺ نے اذان دینے والے سے فرمایا تم تکبیر پڑھو۔ پھر جس وقت میں سلام پھیروں نماز ظہر کا تو اسی جگہ پر تکبیر پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی جگہ پر دو رکعت

بہ الشیر صاع حکذا۔
 ۵۹۹. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْغَنَاءُ عَنْ نَافِعٍ لَّانِ أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِلَذِكِ اللَّيْلَةِ سَارَيْنَا حَتَّى آمَسْنَا فَقُلْنَا اللَّهُ بَسَّ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ فَسَكَتَ وَ سَارَ حَتَّى سَكَتَ الشَّفَقُ أَنْ يَبْلُغَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْمَسَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كَمَا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ الشَّيْرُ۔
 ۶۰۰. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ لَّانِ حَدَّثَنَا أَبُو شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ قَارُوْدَةَ قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الشَّيْرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَجْمَعُ بَيْنَ حَتَّى وَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي الشَّيْرِ فَقَالَ لَا إِلَّا يَجْمَعُ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَبِيغَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ ابْنُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَتْ وَآتَا مَقْعًا فَاسْرَعَ الشَّيْرَ حَتَّى خَابَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اكْبُمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ قَاتِبُمْ مَكَانَكُمْ فَاقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَرُكْعَتَيْ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَرُكْعَتَيْ ثُمَّ رَكِبَ فَاسْرَعَ الشَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ عَفِيفُكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا اسْتَمَكَّتِ السُّحُومُ نَزَلَ فَقَالَ اكْبُمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ قَاتِبُمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

تَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَجَانَّةً فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ ثُمَّ
سَلَّمَ وَاجِدَةً يَلْفَاءَ وَحَيْهَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ أَمْرٌ
يُخْلِصُ قُوَّةَهُ فَلْيُصَلِّ بِهِ الصَّلَاةَ.

نماز عصر ادا فرمائیں اس کے بعد وہ سوار ہو گئے اور وہاں سے جلدی
سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اس کے بعد مؤذن
نے عرض کیا: حضرت عبدالرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے
اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طریقہ سے پہلے عمل فرمایا تھا۔ یعنی پہلی
نماز میں تاخیر کرو جس وقت نماز کا آخری وقت آجائے تو دونوں کو ایک
ساتھ ادا کر دیا پھر چل دیئے۔ پس جس وقت ستارے صاف طریقہ
سے نکل آئے تو آپ سویتے ہوئے پر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ تکبیر کہو پھر جس
وقت سلام پھیریں تو تم تکبیر پڑھو۔ اس کے بعد انہوں نے نماز
مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اسی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز
عشاء ادا فرمائی اور صرف ایک سلام پھیرا اپنے چہروں کے سامنے
(مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہی السلام تکم ورحمۃ اللہ کہہ دیا اور چہرہ
واپس پائیں نہ پھیرا) اس کے بعد کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جس وقت تم میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کوئی کام پیش آئے
جس کے قراہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اس طریقہ سے نماز ادا کرے۔

باب: نمازوں کو کون سی حالت میں

اکنھا پڑھے؟

۶۰۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت جلدی روانہ ہوتا تو آپ پہلے نماز مغرب اور نماز عشاء
کو جمع فرماتے۔

۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی یا آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کوئی کام درپیش ہوتا تو نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ
پڑھتے۔

۶۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی
روانہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک

باب ۳۳۵ الْحَالُ الَّذِي يَجْمَعُ

فِيهَا بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

۶۰۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهِ
الشَّيْءُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

۶۰۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
جَدَّ بِهِ الشَّيْءُ أَوْ حَزَنَةٌ أَمَرَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ۔

۶۰۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ إِذَا حَدَّثَ بِهِ الشَّيْءُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءُ۔

ساتھ پڑتے۔

بَابُ ۳۳۶ الْجُمُعُ بَيْنَ الصَّلَوتَيْنِ فِي

باب: یقین ہونے کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ کر

الْحَضَرِ

کے پڑھنا

۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ عاکر پڑھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور نماز عشاء ملا کر پڑھیں نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت سفور و عیش تھی۔

۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۷۰ ینہ منورہ میں نماز ظہر نماز عصر نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کے کرنے سے نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف تھا اور نہ ہارش تھی۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کیا وجہ تھی؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر اور نماز عصر کی آٹھ رکعات اور نماز مغرب اور نماز عشاء کی سات رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

۶۰۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ شَيْلَابٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

۶۰۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ وَاسْمُهُ عَزَوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُصْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أَهْلِهِ حَرَجٌ۔

۶۰۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَلَّيْتُ جَمِيعًا۔

بَابُ ۳۳۷ الْجُمُعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب: مقام عرفات میں نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ

بِعَرَفَةَ

پڑھنا

۶۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام عقی سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں پہنچے۔ (مقام عرفات کے نزدیک) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خیر مقام نہرو میں لگا ہوا ہے نہ وہ ایک جگہ ہے مقام عرفات کے نزدیک لیکن وہ جگہ عرفات میں داخل نہیں ہے (اب اس جگہ ایک

۶۰۷ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي جَمْرٍ عَنْ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حُفَافُ بْنُ مُخَبِّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَنِي عَرَفَةَ فَوَحَّدَ الْفَقِيَّةَ فَلَمْ يَصِرْ لِي نِيْمَةٌ فَزَلَّ بِهَا

مسجد تعمیر ہو گئی ہے) آپ ﷺ اس جگہ ٹھہرے جس وقت سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو بلایا۔ چنانچہ وہ اونٹنی تیار کی گئی اور جس وقت آپ ﷺ کو ادوی (عرفہ) میں داخل ہوئے تو خطبہ سنایا لوگوں کو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی۔ آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور ان دونوں فرض کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔

مُرَاد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سنت نہیں پڑھی۔

باب: مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء ایک

ساتھ پڑھنا

۶۰۸: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ جید الوداع میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔

۶۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جس وقت وہ مقام عرفات والپس تشریف لائے اور مزدلفہ واپس آئے اور نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھا اور جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ کو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہوں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں (کہ وہاں پر مغرب اور نماز عشاء کو اکٹھا ایک ساتھ ملا کر پڑھا) اور اس روز نماز فجر کو وقت کے

خَصَى إِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ أَمَرَ بِالْقَضَاءِ فَوُجِّهَتْ لَهُ خَصَى إِذَا انْتَهَى إِلَى نَظْفِ الْوَدَى حَكَتِ الشَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِإِلَاقَةٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

بَابُ ۳۴۸ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

۶۰۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا نُؤَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَقْدِ الْوَقَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

۶۰۹ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَرَ حِينَ أَقَامَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا قَامَ جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَوْمَ ذَلِكَ۔

۶۱۰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْأَعْمَرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۶۱۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا وَابَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعَ تَيْنِ صَلَوتَيْنِ إِلَّا تَجَمُّعًا وَصَلَّى

معمول سے قبل پڑھا۔

الضُّحُ بَوْمَيِّدٍ لَّيْلٍ وَفَيْهَا۔

خلاصہ الباب ۳۴۹ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صبح صادق طلوع ہوتے ہی اندھیرے ہی اندھیرے میں نماز ادا فرمائی تاکہ فراغت جلد از جلد ہو جائے اور دوسرے امور میں شمولیت ہو سکے۔

باب: نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟

بَابُ ۳۴۹ كَيْفُ الْجُمُعَةِ

۶۱۲ حضرت ابن عباس رضی عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو اپنے ہمراہ بخیلا مقام عرفات سے۔ جس وقت آپ ﷺ ایک گھاتی میں پہنچے اور آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور پانی سے احتیج کرنے کا ذکر نہیں فرمایا۔ اسامہ بن زید نے فرمایا کہ پھر میں نے متکلمینہ سے آپ ﷺ کے اوپر پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے بکاسا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سزائیکہ نماز کا وقت ہے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام مزدلفہ میں پہنچ گئے تو نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اپنے اپنے کپڑے انہوں پر نیچے اتار لئے اس کے بعد نماز عشاء ادا فرمائی۔

۶۱۲ أَحَبُّنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْرَاجِمَ بْنِ عَفْصَةَ وَ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي حُرَيْمَةَ عَنْ حُرَيْبٍ عَنْ أَبِي عَثَابٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ زَيْدٍ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْدَقَهُ بِنِ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الثَّلَاثَ نَزَلَ كَانَ وَلَهُ بَقْلٌ أَهْرَاقُ وَالنَّسَاءُ قَالَ فَصَنَّتْ عَلَيْهِ مِنْ إِذَازِهِ قَوْصًا وَضَوْءًا حَبِيبًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَى الْمَرْدَلَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا إِخَالِيهِ ثُمَّ صَلَّى الْبُضَاءَ۔

باب: وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت

بَابُ ۳۵۰ فَضْلُ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِفِهَا

۶۱۳ حضرت ابو عمر و شعبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے عرض کیا اور اشارہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی عنہما کے مکان کی جانب۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا محل خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایک تو نماز کا وقت پڑا کرنا (یعنی اول وقت پڑا کرنا) دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا (یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ ظالم و شریعت حکم نہ کریں) تیسرے رام خدا میں جہاد کرنا۔ (یعنی کفار سے لڑنا خدا کے دین کے واسطے نہ کہ دنیاوی فلاح کی وجہ سے جہاد کرنا)۔

۶۱۳ أَحَبُّنَا غَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدُ بْنُ الْغُبَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أبا عُمَرَ الْبَيْهَقِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هِدْيَةِ الْقَادِرِ وَأَشَارَ إِلَى إِذَازِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْعَمَلُ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَيْهَا وَبَرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۱۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عز و جل کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۶۱۴ أَحَبُّكَ اللَّهُ مِنْ مُحَمَّدٍ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَعْرُوفٍ السَّجَمِيُّ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عَمْرِو وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْعَمَلُ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِذَا الصَّلَاةِ

لَوْ قِيَّتْهَا وَبُرِّئَ الْوَلَدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۱۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَجِينٍ وَعُمَرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُخَيَّمٍ نَبِي الْمَكْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ اللَّهُ تَعَالَى فِي مَسْجِدِ عُمَرُو بْنِ شَرْجِيلٍ فَأُتِيَ بِتِلْكَ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا بِتَطَرُّؤِهِ فَقَالَ لِي كُنْتُ أَوْزُرُ قَالَ وَسَيِلْ عَنْهُ اللَّهُ هَلْ نَعُدُّكَ لَأَذَانٍ وَنَرَّ قَالَ نَعَمْ وَنَعُدُّكَ الْفَلَانِيَةَ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى حُلِقَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى وَالْفَلَقُ يَنْحَلِي۔

بَابُ ۳۵۱ فِيمَنْ نَسِيَ صَلَاةً

۶۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُضَلِّهَا إِذَا ذُكِّرَهَا۔

بَابُ ۳۵۲ فِيمَنْ نَامَ

عَنْ صَلَاةٍ

۶۱۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُوقِدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَتَعَلَّلُ عَنْهَا قَالَ تَحَارَرْتُهَا أَنْ يَضَرَّ بِهَا إِذَا ذُكِّرَهَا۔

۶۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوَاقِفَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُ لَيْسَ فِي السُّؤْمِ تَفْرِيطُهُ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ

۶۱۵: حضرت محمد بن منقشر سے روایت ہے کہ وہ عمرہ بن شرمیل کی مسجد میں موجود تھے کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوئی لوگ ان کا انتظار فرما رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ راوی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا گیا جس وقت اذان ہو جائے تو وتر ادا کرنا درست ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اذان تو کیا بلکہ تکبیر کے بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان فرمائی رسول کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ (یہ الفاظ یحییٰ نے بیان کر دیے ہیں)

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اس کا بیان

۶۱۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے اس وقت وہ نماز پڑھ لے اور جس شخص کو نیند آ جائے یا اس پر غفلت چھا جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے تو وہ نماز اس کو پڑھ لینا چاہئے۔

باب: اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو

کیا کرے

۶۱۷: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ایسے شخص کے بارے میں جس کو نماز سے سو جاتا ہے یا اس کی جانب سے وہ شخص غفلت میں پڑ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت بھی اس کو یاد آئے تو وہ نماز پڑھ لے۔

۶۱۸: حضرت ابو قتادہ بن انیس سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی ﷺ میں اپنا سونا اور اس وجہ سے نماز کا وقت نکل جانے کے سلسلہ میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نیند آ جانے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اصل قصور (اور گناہ) تو جاگنے کی حالت میں ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جان بوجھ کر نماز کا وقت نکال

تَامَ عَلَيْهَا فَلْيُضِلَّهَا إِذَا دَخَرَهَا۔

دے اور نماز قضا کرے۔ جس وقت تم میں سے کوئی شخص بھول جائے یا اس کو نیند آجائے اور نماز کا وقت نکل جائے تو جس وقت یاد آئے تو اُسی وقت نماز پڑھ لے۔

۶۱۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی حالت میں کسی قسم کا کوئی قصور (یا گناہ) نہیں ہے اگر نماز میں کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو جائے یا نماز قضا ہو جائے اصل قصور (اور گناہ تو یہ ہے) کوئی شخص نماز (جان بوجھ کر نہ پڑھے) حتیٰ کہ اگلی نماز کا وقت ہو جائے اور وہ شخص ہوش مند ہو (یعنی جاگئے) کی حالت میں ہو۔

۶۱۹. أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ وَغْوِ ابْنِ الْمَرْزُوقِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَادٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيَّ وَسَلَّمَ وَتَمَّ لَسَ فِي الْيَوْمِ نَفَرِيْنِ إِنَّهُ تَغْرِيْبُ فِيمَنْ لَمْ يَضِلَّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَفَقْتُ الصَّلَاةَ الْآخِرَى حِينَ بَنَيْتُهَا۔

باب ۳۵۳: عَادَةِ مَكَانٍ مَعَهُ

مِنَ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْقَدَمِ

اگلے دن وقت پر پڑھ لے

۶۲۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگ سو گئے تھے نماز فجر سے یہاں تک کہ طلوع آفتاب ہو گیا تو ارشاد فرمایا: کل اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیتا۔

۶۲۰. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْكَثْمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْنَادٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَامُوا فِي الصَّلَاةِ حَتَّى حَلَعَبَ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيُضِلَّهَا أَخَذَكُمْ مِنَ الْقِدْرِ لِقِيَّتِهَا۔

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز کو بھول جاؤ تو تم جب یاد آجائے تو اس وقت پر پڑھ لو اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو اس وقت پڑھ لو کہ جس وقت وہ یاد آئے۔

۶۲۱. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ فَضَلِّ إِذَا دَخَرَتْ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقْبِ الصَّلَاةَ لِيَدْخُرَنِي قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا بِهِ يَحْيَى مُخْبِرًا۔

۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز کو بھول جائے تو اس کو اس وقت پڑھ لے جس وقت اس کو وہ نماز یاد آئے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو

۶۲۲. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ فِي الْأَسْوَدِ فِي عُمَرُو قَالَ أَنَبَاتُ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَنَبَاتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي

میری یاد کے وقت پڑھ لو۔

مُؤَيَّزَةً أَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَهْبِ الصَّلَاةَ لِيَذْكُرِي۔

۶۲۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھتا ہو اور اس کو جانے کہ جس وقت یاد آئے تو اسی وقت اس وقت کی نماز پڑھ لے کیونکہ ارشاد باری ہے: ہم لوگ نماز کو قائم کرو جس وقت تم کو یاد آ جائے۔ حضرت معمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں کہ رسول کریم نے اس آیت کو اسی طریقہ سے تلاوت فرمایا ہے یعنی اس الفاظ کو لے کر پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں اور مشہور قرأت لے کر ہے۔

باب: قضاء نماز کو کس طریقہ سے

پڑھا جائے؟

۶۲۴۔ حضرت بریدہ بن حبیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ ہم لوگ تمام رات چلتے رہے جس وقت صبح کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ بظہیر گئے اور سو گئے اور لوگ بھی سو گئے۔ پھر دو لوگ نیند سے بیدار نہیں ہوئے لیکن جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو اس کی تیڑی سے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔ رسول کریم ﷺ نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان دی پھر نماز فجر کی دو رکعت سنت پڑھیں نماز فجر سے قبل پھر مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے تکبیر پڑھی پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد بیان فرمایا کہ ہم سے جو ہوگا وہ ہم لوگ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

۶۲۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ (غزوہ احزاب کے جس کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں) تھے تو ہم لوگ روک دیے گئے (مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے ہم کو مہلت نہ دی) نماز ظہیر اور نماز عصر اور نماز مغرب سے اور نماز

بَابُ ۱۳۵۴ كَيْفَ يَقْضَى الْفَائِتُ مِنْ

الصَّلَاةِ

۶۲۴۔ أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ الشَّرَفِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ مُؤَيَّزَةَ بِنِ ابْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَمَرْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ مِنْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَامَ النَّاسُ لَكَمْ نَسْتَفِظُ إِلَّا بِالشَّيْءِ لَدَ عَلَثَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ قَائِدًا ثُمَّ صَلَّى الْوُضُوءَ ثَلَاثَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَ قَائِدًا فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا مَوْكَائِبُ حَتَّى نَقُومَ السَّاعَةَ۔

۶۲۵۔ أَخْبَرَنَا مُؤَيَّزَةُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعٍ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ طُعْمَنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

عشاء سے میرے دل پر یہ بات بہت شدید گزری (یعنی نماز کو اٹھا ہونا مجھ پر بہت زیادہ شاق گذرا) لیکن میں نے دل ہی دل میں یہ بات کہی کہ ہم لوگ تو رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہیں اور ہم لوگ راہ خدا میں لگے ہوئے ہیں (اس وجہ سے ہم کو مجروحہ ہے کہ اللہ عزوجل ہماری گرفت نہ کریں گے) پھر آپ ﷺ نے حضرت جلال جیٹو سے حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کی آپ ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کی آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کی آپ ﷺ نے نماز مغرب پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کی آپ ﷺ نے نماز عشاء پڑھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو کہ یاد الہی میں مشغول ہو۔

۶۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم لوگ سفر میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنے اونٹ کا سر پکڑے رکھے (اور وہ شخص اس جگہ سے آگے بڑھ جائے) اس لئے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جس جگہ شیطان ہم لوگوں کے پاس رہا اور شیطان نے ہم لوگوں کی آخر کار نماز قضا کرادی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے اسی طریقے سے کیا پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور دو رکعت (سنت فجر) ادا فرمائیں پھر تکبیر ہوئی۔ آپ ﷺ نے نماز فجر پڑھی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبِطَتْ عَنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِلَاقَةِ أَقَامَةٍ فَاقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ عَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَاةٌ بِذِكْرِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

۶۲۷ - أَحْمَرْنَا يَغْفُوْتُ نِيْ اِمْرَانِهِمْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَسَنَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَقِطْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ كُلُّ رَجُلٍ رَأْسٍ وَرَأْسِهِ فَإِنَّ هَذَا سُورٌ خَطَرْنَا فِيهِ الشُّبُهَانُ قَالَ فَعَلَلْنَا قَدَعًا بَالِئًا فَنَوَسْنَا ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَضَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الْعِدَاةَ۔

آپ ﷺ کی نماز فجر قضا ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ ﷺ کی زندگی میں ایک مرتب نماز فجر قضا ہونے کے بارے میں مذکور ہے ظاہری طور سے اس جگہ اگر کوئی شخص یہ اشکال کرے آپ ﷺ سے کسی وجہ سے اس طرح کی غفلت ہوگئی کہ نماز فجر قضا ہونے کی نوبت آگئی جبکہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ہم عسی ولا ینام فلیس)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل انسان کا قلب مقنولات کا احساس و ادراک کرتا ہے اور دل اس کی طرح کی اشیاء کا احساس کرتا ہے کہ جو انسانی قلب پر طاری ہوتی ہیں جیسے کہ رنج، غم، خوشی اور مسرت وغیرہ اور قلب ان محسوسات کا ادراک نہیں کرتا کہ جو اشیاء آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں جس طریقہ سے طلوع آفتاب اور وقت فجر وغیرہ ہوتا اور شام و عصر ہونا بہر صورت اس طرح کے امور تو

آنکھ کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور نیند غالب آئے گی کی صورت میں بہر صورت آنکھ میں ایک دوچمک غفلت آ جاتی ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام بھی بشر ہونے کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اس وجہ سے زندگی میں ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ اور نماز فجر قضا ہونا پیش آئے۔ واللہ اعلم

۶۸۔ حضرت نافع بن جبر بن جبر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سفر میں ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج کی رات کون شخص ہم لوگوں کی حفاظت کرے گا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ نماز فجر کے وقت نیند سے بیدار نہ ہو سکیں۔ بلال بن جبر نے فرمایا کہ میں اس بات کا دھیان رکھوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے مشرق کی جانب چہرہ کیا تو ان کے کان پر غفلت جمائی جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو وہ نیند سے بیدار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ وضو کرو۔ پھر بلال بن جبر نے اذان دی۔ آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھی پھر سب لوگوں نے دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں پھر نماز فجر پڑھی۔

۶۲۹۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے پھر ایک جگہ قیام فرمایا (تو لوگ سو گئے) پھر نیند سے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا اس کا کچھ نہ نظر آنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج بلند ہونے لگا پھر نماز پڑھی اور یہی وہ صلوٰۃ الواسطیٰ یعنی درمیان والی نماز ہے کہ جس کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الواسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

٢٣٨. أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَسْوَدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرِهِ لَمَنْ يَكُلُونَا الْيَلِيلَةَ لَا تَرْفُدْ عَنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ قَالَ بَلَّالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ غَطْلَجَ الشَّمْسِ فَصُرْتُ عَلَى آذَانِهِمْ عَنَى أَبْقَهُهُمْ عُرُ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَصَّوْا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَّالٍ فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ.

٢٦٩ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنَافُ بْنُ
هَلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ هَرْمٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَّاسٍ قَالَ أَذْلَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْرَ عَرَسٍ فَلَمْ يَسْفِطْ
حَتَّى عَلَقَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ
حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صُلُوةٌ
مُنْتَظِمَةٌ.

④

کتابُ اَلْاَذَانِ

اذان کی کتاب

باب: اذان کی ابتداء اور تاریخ اذان

۶۳۰ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس وقت اہل اسلام مدینہ منورہ پہنچے تو دو لوگ (نماز کے) وقت کا اندازہ لگا کر (مسجد) آتے تھے ان میں سے کوئی صاحب نماز کے وقت کیلئے کسی قسم کی پکار یا آواز نہیں لگاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی (یعنی نماز کیلئے کس طریقہ سے اعلان وغیرہ کیا جائے) تو بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کیلئے ایک ناقوس تیار کر لو اور بعض نے مشورہ دیا کہ تم لوگ یہودی طرح کا ایک گھنٹہ بنا لو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ کیا تم لوگ کسی ایک شخص کو نماز کے پکارنے کے واسطے نہیں بھیج سکتے؟ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اٹھ کھڑے ہو اور نماز کے واسطے آواز دو اور منادی کرو۔

باب: کلمات اذان دو دو مرتبہ کہنے سے متعلق

۶۳۱ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ منقذ نے کلمات اذان کو دو دو مرتبہ کہنے کا اور تکبیر کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم فرمایا۔ خداوند قدّس قامتُ الصلوٰۃ جملہ کہ یہ جملہ دو مرتبہ کہنا چاہئے جیسے کہ دوسری روایت ہے۔

۶۳۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

بابُ ۳۵۵ بِدْءِ الْاَذَانِ

۶۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَبُو هِنْدٍ مِنَ الْحَسَنِ فَإِنْ حَدَّثَنَا حَظَّاحٌ فَإِنْ قَالَ ابْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَقُمْ قَدِيمُوا الصَّلَاةِ يَخْتَمِعُونَ فَيَتَعَيَّلُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ بِبَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا بِمَوْثِقٍ فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّجِدُوا نَافِقًا وَمِنْ نَافِقِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ نَلْقَا بِلَالًا مِنْ قُرْنٍ يَهُودِي فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوَلَا تَتَعَنُّونَ وَخَلَا يَتَادَعِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَتَادِ بِالصَّلَاةِ»

بابُ ۳۵۶ تَتَبُّعُ الْاَذَانِ

۶۳۱ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فَإِنْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ ابْنِ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِيهِ فَإِنْ قَالَ ابْنُ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِلَالٍ أَنْ يَتَّبِعَ الْاَذَانَ وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْاِقَامَةَ

۶۳۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ فَإِنْ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان دو دو مرتبہ تھی اور تکبیر ایک ایک مرتبہ تھی لیکن جملہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو مرتبہ کہنا ضروری ہے۔

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْثَرِ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَثْنِي مَثْنِي وَإِلْقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَلْتَكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

باب: اذان میں دونوں کلمے شہادت کو یکٹی آواز سے کہنے سے متعلق

باب ۳۵۷ خَفَضِ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

۶۳۳: حضرت ابو نعیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ان کو بخدایا اور ایک ایک حرف کے اذان کی تعلیم دی۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ جو کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ہیں کہ وہ اس قسم کی اذان تھی کہ جس طرح کی اذان ہم لوگوں کے زمانہ میں ہوا کرتی۔ حضرت بشر بن معاذ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم سے بیان کیا کہ تم وہ اذان مجھ کو پھر دو بارہ سناؤ۔ انہوں نے فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ پھر کچھ آہستہ آواز سے کہ جس کو نزدیک کے لوگ نہ سیں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اور پھر دو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۳۳ أَخْبَرَنَا يَسْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مُعَلَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ وَبَنِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي مُعَلَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَهُ فَأَتَى عَلَيْهِ الْأَذَانُ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ أَذَانِ هَذَا قُلْتُ لَهُ أَبْعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ ذُوْنَ ذَلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ أَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللَّهُ۔

تکبیر کے بارے میں شوافع کا مذہب ☆

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور حضرت امام احمد رحمہ اللہ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اذان کی تکبیر میں گیارہ کلمات ہیں اور وہ کلمات اذان اس طرح ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا کلمات اذان میں اَللّٰهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو ایک مرتبہ ادا کرنا چاہئے تو اس طریقہ سے ان کے نزدیک کلمات اذان دس عدد ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلمات اذان پندرہ ہیں اور تکبیر کے کلمات سترہ عدد ہیں۔ شروحات حدیث میں مذکور حضرات کے دلائل اور حنفیہ کے ترجیحی دلائل تفصیل سے مذکور ہیں۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ

تہماری اذان کسی ہے یعنی اذان کے متعلق لوگ مجھ سے سوال کریں گے (اور میں جواب نہ دے سکوں گا) تو ابھی وہ روئے فرمایا کہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا مقام خضین کے راستہ میں کہ راستہ میں رسول کریم ﷺ کی ہم سے ملاقات ہوگئی، تو حضرت رسول کریم ﷺ نے مؤذن نے اذان دی، آپ ﷺ کی موجودگی میں ہم لوگوں نے جیسے ہی مؤذن کی آواز سنی اور ہم لوگ وہاں سے فاصلہ پر تھے تو اس کی نقل کرنے لگے تھے تو رسول کریم ﷺ نے یہ آواز سن کر ہم لوگوں کو بلا کر بھیج دیا۔ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے رویہ و کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں میں سے دو کوٹن شخص ہے جس کی آواز میں نے ابھی سنی تھی؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کر دیا اور واقعی ان لوگوں نے گئی بات کہی تھی (کہ اذان کی آواز کی نقل میں نے کی تھی) آپ ﷺ نے سب کے سب حضرات کو چومو دیا اور مجھ کو رک لیا پھر فرمایا: تم اٹھ کھڑے ہو اور تم نماز پڑھنے کے لئے اذان دو چنانچہ حسب التعمیم میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اذان کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا تم اس طرح سے کہ: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** پھر ارشاد فرمایا کہ تم اونچی آواز کرو اور ارشاد فرمایا: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** دوسرے ارشاد فرمایا اور وہی مرتبہ **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ** فرمایا اور دوسرے مرتبہ **عَلَى الصَّلَاةِ** اور حتیٰ **عَلَى الْفَلَاحِ** (دونوں نکلتے دو دوسرے ارشاد فرمائے) پھر اللہ اکبر، اللہ اکبر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فرمایا۔ پھر جس وقت میں اذان سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو ایک جمیل عنایت فرمائی کہ جس میں چاندنی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مکہ حرم میں اذان دینے پر لگا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو مذکورہ جگہ اذان دینے کے واسطے مقرر کر دیا۔

نا نچہ پھر میں قتیب بن اسیر خبر کی خدمت میں پہنچا کہ

قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةٌ إِلَى خَارِجٍ إِلَى الشَّامِ وَأَخْلَى
أَنْ أَشَأَلَ عَنْ تَأْدِيبِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ مَحْذُورَةٌ فَإِنْ
لَمْ تَخْرُجْ مِنْ تِلْكَ مَكَانًا بِغَيْرِ طَرِيقٍ حَسْبِي مُنْجَلًا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَسْبِي قَلْبِيًّا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَعْيِ
الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَوَكِّفُونَ
فَقَبَّلْنَا تَحِيَّاتِهِ وَهَذَا بِهِ سَمِعَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَقَالَ نَبِيٌّ بَدِيهٍ
فَقَالَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ
سَمِعْتُمْ صَوْتَهُ فَبَارِقَتْ فَاتَّخَذَ الْقَوْمُ إِلَيْ وَصَدَقُوا
فَارْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَسْبِي فَقَالَ ثُمَّ قَامُوا بِالصَّلَاةِ
فَقُلْتُ فَأَتَنِي عَلَى رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
التَّادِيبُ هُوَ بِنَفْسِهِ فَإِنْ لَمْ يَلَهُ اللَّهُ أَكْثَرَ كَلَّمَ أَكْثَرَ اللَّهُ
أَكْثَرَ اللَّهُ أَكْثَرَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رُسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدَ رُسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَأَمَدَدُ صَوْتَكَ ثُمَّ
قَالَ قُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رُسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رُسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ
حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ - اللَّهُ أَكْثَرَ
اللَّهُ أَكْثَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ دَعَايُ جَزِي فَصَبْتُ
التَّادِيبُ قَطْعَ طَائِفٍ صَوْرَةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ بَصَرٍ قُلْتُ
بِأَنَّ رُسُولَ اللَّهِ مُرِي بِالتَّادِيبِ بِحَقِّهِ فَقَالَ قَدْ
أَمَرْتُكَ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَابِ أَبِي أُسَيْدٍ عَامِلٍ
رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدًا فَأَذَّنْتُ
تَعَمُّدًا بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

يَا أَيُّهَا اللَّهُ أَكْثَرُ اللَّهُ أَكْثَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ
أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْثَرُ
اللَّهُ أَكْثَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ
الصَّلَاةُ

باب: دوران سفر جو لوگ تمہا نماز پڑھیں ان کیلئے

اذان دینا چاہئے

۲۳۸ حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ چچا زاد
بھائی اور یا کوئی دوسرا ساتھی بھی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس
وقت تم لوگ سفر کرو اذان اور تکبیر پڑھو (دوران سفر) اور تم دونوں
میں جو شخص بڑا ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

باب: دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان
۲۳۹ حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام کے تمام
لوگ ہم عمر تھے تو ہم لوگ جس رات تک اسی جگہ پر رہے آپ
ﷺ بہت زیادہ رحم دل اور نرم تھے۔ آپ ﷺ کو یہ خیال ہوا ہم
لوگوں کو اپنے مکان پہنچنے کا شوق ہو رہا ہو گا تو آپ ﷺ نے
دریافت فرمایا تم لوگ اپنے مکان میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر
یہاں آئے ہو پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے اپنے
مکان جاؤ اور میں پرہیزوار لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ اور ان
سے جو جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہہ دے
اور تمہارے میں سے جو شخص بڑا ہو وہ شخص امامت کرے۔

۲۴۰ حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت
ابو قلظہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ
حضرت ابو قلظہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ
جس اور تم نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت ابو ایوب نے

الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ
أَكْثَرُ اللَّهُ أَكْثَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِنْ أُرْجِئَ أَخْبَرِي
عُثْمَانُ هَذَا الْحَرْثُ كُلُّهُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَمِّ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ أَبِي مَخْدُودَةَ أَتَيْتُ سَمِيعًا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَخْدُودَةَ

باب ۶۱ اذان المنفرین

فی السفر

۲۳۸ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ مِ سَلَمَانَ عَنْ وَجْهِ عَنْ
سَعْدَانَ عَنْ حَالِدِ بْنِ الْخَدَّاءِ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ
الْأَحْوَرِ عَنْ قَاتِلِ بْنِ أَبِي قَتَاتَةَ عَنْ أَبِي قَتَاتَةَ أَنَّ
وَأَمْرًا عَنْ أَبِي قَتَاتَةَ عَنْ قَتَاتَةَ عَنْ قَتَاتَةَ عَنْ قَتَاتَةَ
إِذَا سَأَلْتُمَا قَاتِلًا وَأَبِيْنَا وَلَوْ تَكُنَا أَكْثَرُ كُنَا.

باب ۶۲ اجتناء المرأة بالذان غیرہ

۲۳۹ أَخْبَرَنَا وَبَادُ بْنُ الْيُؤُبِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
حَدَّثَنَا الْيُؤُبُ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَحْوَرِ
قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
نَحْنُ مَتَقَارِبُونَ فَأَقَامْنَا بَعْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً وَنَحْنُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحِمًا وَرَحِمًا قَطَرًا
أَنَا قَدْ أَتَيْتُ إِلَى أَهْلِي فَأَسْأَلُ عَنْكُمْ لَرَحْمَةٍ مِنْ أَهْلِي
فَأَخْبَرَنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا بَعْدَهُ
عَلَيْكُمْ وَمَرُّهُمْ إِذَا حَضَرَ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّ لَكُمْ
أَعَدَّكُمْ وَلَوْ تَكُنَا أَكْثَرُ كُنَا.

۲۴۰ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَتَاتَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
سَلَمَانَ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَبِي قَتَاتَةَ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ لِي
أَبُو فَلَانَةَ هُوَ حَتَّى أَفْلَا نَفْلَا قَالَ أَبُو قَتَاتَةَ فَلْيُؤَدِّ

فرمایا میں نے ان سے ملاقات کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جس وقت تک عمر مدفع ہو تو ہر ایک قوم نے اسلام کے قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے والد ماجد ہماری قوم کی جانب سے اسلام کی خبر لے کر تشریف لے گئے تھے اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہم سب ان کے استقبال کے واسطے گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم! میں حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تم فلاں وقت کی نماز فلاں وقت پڑھو اور تم لوگ یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارے میں سے ایک شخص اذان دے اور جس شخص کا قرآن کریم زیادہ ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

باب: ایک مسجد کے واسطے دو مؤذنوں کا ہونا

۶۳۱. حضرت میر تقی میر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت جان نذر رات میں ہی اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم لوگ کھڑا اور بیچ یہاں تک کہ حضرت ام حکوم کا لڑکا اذان دے دے۔

۶۳۲. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلالِ عید رات کے رجب ہوئے ہی اذان دے دیتے ہیں تو تم لوگ کھڑا اور بیچ یہاں تک کہ حضرت ام حکوم کے صاحب زادہ کی اذان سن لو۔

باب: اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا

الگ الگ

۶۳۳. حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت ہلالِ عید اذان دیں تو تم لوگ کھڑا اور بیچ یہاں تک کہ ام حکوم کا لڑکا اذان دے دے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان دونوں کی اذان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ لیکن اس قدر فاصلہ تھا کہ ایک اذان دینے والا شخص اذان دے کر نیچے کی جانب اتر جاتا تو دوسرا اذان کے واسطے اوپر چڑھ جاتا۔

فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ لَمَّا سَمِعْتَ وَفَعَلْتَ الْفَضْلَ بَادِرْ كُلَّ قَوْمٍ بِاسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ اَبِي بِاسْلَامٍ اَمْلِيْ جَوَابًا قُلْتُ قَدِمَ اسْتَفْلَانَهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهُ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفًا فَقَالَ صَلُّوْا صَلَوةً عَمَّادًا مِنْ جَنْبِيْ عَمَّادًا مِنْ جَنْبِيْ عَمَّادًا فَادَا عَصَرَتِ الصَّلَوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيُؤَمِّكُمْ اٰخَرُكُمْ ثُمَّ قُرْآنًا۔

باب ۶۳۲: الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

۶۳۱. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَلَغَ الْيُوزُنُ بِلَالٍ فَكَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَبْدَأَ أَوْ أَمَّ مَكْنُومًا۔

۶۳۲. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي يَسَافٍ عَنْ سَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بَلَغَ الْيُوزُنُ بِلَالٍ فَكَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ أَبِي أَمَّ مَكْنُومًا۔

باب ۶۳۳: يَوْمُذْنَانِ جَمِيعًا

أَوْ فَرَادَى

۶۳۳. أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَكَلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُوْذِنَ أَوْ أَمَّ مَكْنُومًا قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ تَبْرُلَ هَذِهِ وَيَضَعَهَا هَذَا۔

۶۳۳۔ حضرت انسہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت حضرت امّ کلثوم کا لڑکا اذان دے تو تم لوگ کھانا اور پیو اور جس وقت حضرت بلال جیڑو اذان دیں تو تم لوگ نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

۶۳۴۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ مَسْنُودٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمِّهِ أَنَسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْنُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا۔

باب: نماز کے اوقات کے علاوہ اذان دینا

۶۳۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود جیڑو سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلال جیڑو رات کے وقت اذان دے دیتے ہیں تاکہ سونے والے حضرات کو نیند سے بیدار کر دیں اور تہجد پڑھنے والے حضرات کو لوٹا دیں (تاکہ وہ کھانا کھا سکیں) اور وقت فجر ہو جانے پر وہ اذان نہیں دیتے (اس وجہ سے تم ان کی اذان پر حانہ چھوڑو)۔

باب ۶۵ اَذَانٌ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ
۶۳۵۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ الْمُغْتَمِرَ بْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ مَسْنُودٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ يُؤْهِلُ كَأَنَّمَكُمُ اللَّيْلُ رَجَعَ قَائِمَكُمُ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا يَقْبَلُ إِلَى الصُّبْحِ۔

باب: اذان فجر کے وقت کا بیان

۶۳۶۔ حضرت انس جیڑو سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نماز فجر کا وقت کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے حکم فرمایا حضرت بلال جیڑو کو انہوں نے اس وقت اذان دی کہ جس وقت فجر کی روشنی نظر آئی۔ پھر دوسرے روز نماز میں تاخیر کی حتیٰ کہ روشنی ہو گئی۔ اس کے بعد حکم فرمایا حضرت بلال جیڑو کو انہوں نے تکبیر پڑھی آپ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا یہ نماز کا وقت ہے۔

باب ۶۶ وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ
۶۳۶۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ سَابِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ زَيْلِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِلَالٍ فَأَذَّنَ حِينَ عَلَغَ الْفَجْرُ فَلَمَّا حَانَ مِنَ الْعَدِ أَخْرَجَ الْفَجْرَ حَتَّى أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ۔

باب: مؤذن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟
۶۳۷۔ حضرت ابو حذیفہ جیڑو سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت بلال جیڑو اذان دے رہے تھے اور انہوں نے اذان دی اور وہ اذان دینے کے وقت دائیں اور بائیں گھومتے تھے۔

باب ۶۷ كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ
۶۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَعْمُودُ بْنُ عَدِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حُفَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَبَيَّنْتُ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَخَ بِبِلَالٍ فَأَذَّنَ فَفَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ هَكَذَا يَتَحَرَّفُ بَيْنَهُمَا وَيَسْمَلُ۔

باب: اذان دینے کے وقت آواز کو اونچا کرنا

۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ تم جنگل کی بہت خواہش کرتے ہو اور تم بکریوں کی بھی بہت خواہش رکھتے ہو اس وجہ سے جس وقت تم جنگل میں اپنی بکریوں کے درمیان موجود ہو اور تم نماز ادا کرنے کے واسطے اذان دینے لگ جاؤ تو تم بلند آواز سے اذان دو کیونکہ مؤذن کی آواز جس جگہ تک پہنچ جاتی ہے اس جگہ تک کے جنات اور انسان اور ہر ایک چیز اس کے گواہ ہوں گے قیامت کے دن تک۔ ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم سے سنا ہے۔

۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم کے مبارک منہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اذان دینے والے شخص کی مغفرت کی جاتی ہے جس جگہ تک اذان دینے والے کی اذان کی آواز پہنچتی ہے حتیٰ کہ جس جگہ تک مؤذن کی آواز پہنچے۔ اس قدر زیادہ (یعنی جس قدر آواز بلند کرے گا) مغفرت ہوگی اگر اپنی طاقت کے مطابق آواز بلند کرے تو پوری مغفرت ہوگی اور ایسے شخص کے واسطے ہر ایک تر اور خشک (مطلب یہ ہے کہ زندہ اور مردہ شے اور درخت اور انسان و جنات وغیرہ) ہر ایک شے اس کی مغفرت کی دعائیں مانگتی ہے۔

۶۴۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دعا مانگتے ہیں صف اول والوں کیلئے اور اذان دینے والے کی مغفرت ہوتی ہے کہ جس جگہ تک اس کی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اس کو جو سنتا ہے اس شخص کی اذان کو تر اور خشک (یعنی دو اشیاء جو کہ تر ہیں اور دو اشیاء جو کہ بالکل خشک ہیں) اور ایسے شخص کو اجر اور ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی شخص کے برابر جو کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

باب ۳۶۸: رُفِعَ الصَّوْتُ بِالْأَذَانِ

۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا أَمْرَ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي صَفْصَغَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْقَلْبِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَمَّا سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَأَيْتَ لِحُبِّ الْعَتَمِ وَالْإِدْنَةِ لِقَادَا تَكُنْتُ فِي غَلِيمِكَ أَوْ بِإِدْنِكَ فَتَذَنَّتْ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعَ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حَرًّا وَلَا بَاسًا وَلَا شَيْءًا إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۶۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ بَعْفَرٍ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَبَاسٍ۔

۶۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْكُوفِيِّ عَنِ الزَّوَّارِ بْنِ عَادِبٍ أَنَّ نَسْرَةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَتَلَوَّنَ عَلَى الصَّيِّبِ الْمَلْطَمِ وَالْمُؤَذِّنُ بَعْفَرٍ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيُصْهِرُهُ مِنْ سَمْعِهِ مِنْ رَطْبٍ وَبَاسٍ وَلَهُ يَلُغُ الْخَبْرَ مَنْ صَلَّى تَمَعًا۔

باب: نماز فجر میں تحویب سے متعلق

۶۵۱: حضرت ابو محمد و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اذان کہا کرتا تھا تو نماز فجر کی پہلی اذان میں 'میں حئی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہا کرتا اور یہ بھی کہتا اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

باب ۶۹ التَّوْبِیُّ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ

۶۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَفْصٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَوْدُنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَيٌّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اذان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث میں پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس جگہ پر تنویب سے مراد الصلوٰۃ خیر من النوم ہے۔ دو مرتبہ حئی علی الفلاح کے بعد اذان فجر میں۔

۶۵۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۶۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ غَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَحْوَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَيْسَ بِأَبِي حَفْصٍ الْفَرَّاءُ۔

باب: کلمات اذان کے آخری جملے

۶۵۳: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری الفاظ اس طرح سے ہیں اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

باب ۷۰ اَجْرُ الْاَذَانِ

۶۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ بِلَالٍ قَالَ اجْرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۳: حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا آخری جملہ یہ تھا اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُصْبِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ اجْرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

۶۵۵: حضرت ابو محمد و رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اذان کا آخری جملہ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔

۶۵۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْلَحٍ عَنْ مُخَارِبِ بْنِ دَلَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَنَّ اجْرَ الْاَذَانِ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بَابُ ۳۷۱ الْأَذَانُ فِي التَّخَلُّفِ مِنْ شَهَادَةِ

باب: اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہو تو

الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ

جماعت میں حاضر ہونا لازماً نہیں ہے

۶۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَوْسٍ يَقُولُ أَمَّا نَا وَرَجُلٌ مِنْ تَلْعَفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي اللَّيْلِ مَطِيرَةٍ فِي السَّحَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلَى الصَّلَاةِ سَمِعْتُ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رَحَائِكُمْ۔

۶۵۶: حضرت عمرو بن ابوس سے روایت ہے کہ مجھ سے آپ شخص نے نقل کیا کہ جو قبیلہ بنی تلعفیت سے تعلق رکھتا تھا اس نے حضرت رسول کریم ﷺ کی منادی کو سحر کے دوران ایک رات میں سنا اور اس وقت بارش خوب ہو رہی تھی اور وہ شخص کہتے تھے سَمِعْتُ عَلَى الصَّلَاةِ سَمِعْتُ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رَحَائِكُمْ تم لوگ پڑھو۔ اپنے اپنے ٹھکانے پر اور آرام گاہ میں۔

۶۵۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ نَرْدٍ وَرَجُلٌ لَقَا أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَايِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا يَأْمُرُ الْفُلُودِيْنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ نَارِدَةً ذَاتَ مَكْرٍ يَقُولُ أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَايِ۔

۶۵۷: حضرت نافع جیو سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کی ایک رات میں اذان دی کہ جس میں بہت زیادہ ٹھنڈک تھی اور اس رات ہوائیں بہت چل رہی تھیں۔ انہوں نے آواز دی کہ تمام لوگ نماز ادا کر لو۔ اپنے اپنے ٹھکانے میں۔ اس لئے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مؤذن کو حکم فرماتے تھے جس وقت سردی کی رات ہوتی اور بارش ہوتی تو فرماتے کہ تمام لوگ نماز ادا کرو اپنے اپنے ٹھکانے میں۔

بَابُ ۳۷۲ الْأَذَانُ لِمَنْ يَجْمَعُ

باب: جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز

بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي وَقْتِ الْأُولَى

کے وقت میں تو اس کو چاہئے کہ اذان دے

۶۵۸: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَافِظُ ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَمَّا نَا حَفْصُ بْنُ مُعَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَى غَرْفَةً فَوَضَعَهَا فَذُ صَبْرَتْ لَهُ بَسْمَةٌ فَزَلَّ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَضَاءِ فَرَجَلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى تَلْعَفِ الْوَادِي حَطَّتِ النَّاسُ ثُمَّ أَذَّنَ بِأَلَا ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعُظْمَى ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعُظْمَى ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعُظْمَى ثُمَّ بَصَلَى بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

۶۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ جیو سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت مقام عرفات میں پہنچے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے واسطے مقام نمرہ میں حیدر لگایا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے جس وقت کہ سورج ڈھل گیا تھا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قسوی کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ جس وقت وادی کے اندر داخل ہو گئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر حضرت بلال جیو نے اذان دی اور اقامت کی تو آپ ﷺ نے نماز ٹھہرا دی اور فرمائی پھر بلال جیو نے تکبیر پڑھی تو آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی اور درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی

(یعنی نماز اٹھل اور دوسری کوئی سنتیں نہیں پڑھیں)۔

باب: جو شخص دو وقت کی نماز ایک پڑھے پہلی نماز کے وقت ختم ہونے کے بعد تو اس کو اذان دینا چاہئے؟

۶۵۹ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت مقام عرفات سے واپس ہو گئے تو اس جگہ پر آپ ﷺ نے نماز مغرب اور نماز مشاء ایک ساتھ پڑھیں ایک ہی اذان اور دو تکبیر سے اور آپ ﷺ نے درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔

۶۶۰ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب پڑھائی پھر کہا الصلوٰۃ اور نماز مشاء کی دو رکعت پڑھیں۔ میں نے کہا کہ یہ کیسے طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح سے نماز ادا کی۔

دو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے اُسے کتنی مرتبہ

تکبیر کہنی چاہیے؟

۶۶۱ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز مغرب اور نماز مشاء مقام مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے پھر نقل کیا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ انہوں نے بھی اسی طرح سے عمل فرمایا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت رسول کریم ﷺ نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۶۲ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مزدلفہ میں ایک تکبیر سے دو نمازیں پڑھیں۔

۶۶۳ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم

بَابُ ۳۷۳ اَلَّذَا كَانَ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

بَعْدَ فُجَاءِ وَقْتِ الْاُولَى مِنْهُمَا

۶۵۹ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَاهُمُ إِلَى الْمَزْدَلِفَةِ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاقْنَتَيْنِ وَلَمْ يَضَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

۶۶۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَمَّا نَاثَانُ شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ يَجْمَعُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِهَا الْعِشَاءَ وَتَخَفَّفَتِي فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَقَامِ.

بَابُ ۳۷۴ اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ

الصَّلَوَتَيْنِ

۶۶۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ يَجْمَعُ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ أَبُو عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۶۶۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

۶۶۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَجْهِ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں دو وقت کی نماز میں جمع کر کے پڑھیں اور آپ ﷺ نے ہر ایک نماز کیلئے ایک تکبیر کہی اور نماز نفل نہیں پڑھی کسی نماز سے نفل اور نہ کسی وقت کی نماز کے بعد۔

حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي دُنْصَبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَرْدِ لِقَابِ صَلَّ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاقَامَةٍ وَكَمْ يَتَلَوُّهُ قُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا تَعُدُّ.

باب قضاء نمازوں کیلئے اذان دینے کا بیان

۶۶۳. حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو مشرکین نے غزوہ خندق میں نماز ظہر ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ جس وقت تک آیات نازل نہیں ہوئی تھیں پھر اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ﴾ (الحزاب ۲۵) نازل فرمائی یعنی آپ خداوند تعالیٰ نے اہل اسلام سے قتال کو اٹھالیا ہے۔

باب ۷۷۵ اذان لُغَانِيَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ

۶۶۳. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دُنْصَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حُصِيَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَلِكَ قُلُّ أَنْ يَقُولَ فِي الْفَصْلِ مَا تَزَلَّ فَأَنزَلَ اللَّهُ غَوَّزًا وَعَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذَانٍ فَأَقَامَ لِيُصَلُّوا الظُّهْرَ فَصَلَّاهَا حَتَّى كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَفِيهَا ثُمَّ أَذَنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا حَتَّى كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَفِيهَا.

باب: اگر کوئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی اذان تمام حضرات کیلئے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کیلئے الگ الگ ہے

باب ۷۷۶ الْإِجْتِزَاءُ لِذَلِكَ كَلِمَةً

بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَالْإِقَامَةُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

۶۶۵. حضرت ابو سعید ہمدانی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مشرکین اور کفار نے نبی ﷺ کو باز رکھا چاروں وقت کی نماز سے غزوہ خندق والے دن۔ پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا کی پھر تکبیر پڑھی پھر آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نماز عشاء ادا فرمائی۔

۶۶۵. أَخْبَرَنَا عَمَّادٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ نَافِعٍ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا يَنْهَوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَقُولَ صَلَاةَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَذَانٍ فَأَقَامَ لِيُصَلُّوا الظُّهْرَ فَصَلَّاهَا حَتَّى كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَفِيهَا ثُمَّ أَذَنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا حَتَّى كَانَ يُصَلِّيَهَا فِي وَفِيهَا.

باب: ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر

باب ۷۷۷ الْإِجْتِزَاءُ بِالْإِقَامَةِ

لِكُلِّ صَلَاةٍ

پڑھنا بھی کافی ہے

۶۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے تو مشرکین نے ہم کو نماز ظہر اور نماز عصر اور نماز مغرب ادا کرنے سے روک دیا اور نماز عشاء سے روک دیا اور جس وقت وہ لوگ بھاگ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے تکبیر کی نماز ظہر کی ہم لوگوں نے ظہر ادا کی پھر نماز عصر کی تکبیر کی تو ہم نے عصر پڑھی پھر تکبیر کی نماز مغرب کی تو ہم نے نماز مغرب ادا کی پھر تکبیر کی نماز عشاء کی تو ہم نے نماز عشاء ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی اس طرح کی جماعت نہیں ہے جو کہ یا خداوندی میں مشغول ہو۔

باب: جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام

پچھیر کر چل دیا

۶۶۷: حضرت معاویہ بن حداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم نے ایک دن نماز ادا فرمائی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پچھیر دیا (اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے) ایک شخص آگے کی طرف بڑھا اور عرض کیا یا رسول اللہ (اتفاق سے) آپ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور بال بال کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا کہ تم لوگ اس شخص کی شناخت کرتے ہو (جس نے توجہ دانی تھی) میں نے عرض کیا: میں اس سے واقف نہیں البتہ اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو شناخت کروں گا۔ وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

باب: چرواہے کا اذان دینا

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

۶۶۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَدَنِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ تَابِعٍ بْنِ جَبْرِ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَخَبَسَ الشُّرُكُونَ عَنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الشُّرُكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينًا فَأَقَامَ بِصَلَوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ بِصَلَوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ بِصَلَوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ بِصَلَوةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ عَاتَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِبَادَةَ تَذْكُرُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

باب ۳۷۸: الإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً

مِنَ الصَّلَاةِ

۶۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ أَبِي أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَبْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُذَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَما فَسَلَّمَ وَقَدْ بَعِثَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَأَذْرَجَهُ رَحُلٌ فَقَالَ نَيْسَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِأَلَاءٍ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلْبَاسِ رَكْعَةً فَاتَّخَذَتْ بِذَلِكَ النَّاسُ لِقَالُوا إِنِّي اتَّفَقْتُ الرَّحُلُ قُلْتُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَرْتَنِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ قَالُوا هَذَا حَلَّةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ۔

باب ۳۷۹: اَذَانُ الرَّاعِي

۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ أَخْبَرَنَا

کریمؐ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپؐ نے (اس سفر کے دوران) کسی ایک آدمی کی آواز سنی جو کہ اذان دینے میں مشغول تھی۔ جس وقت وہ شخص ”شہداء محمد رسول اللہ“ پہ پہنچ گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شخص چرہ دہا ہے یا یہ شخص اپنے گھر سے بے گھر ہے؟ آپؐ وادی میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص بکریوں کا چرواہا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک بکری دیکھی جو کہ مری ہوئی پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھو لو یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر ذلیل اور بے عزت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بہت زیادہ ذلیل اور رسوا ہے۔

باب: جو شخص تہا نماز پڑھے اور وہ شخص اذان دے

۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ عز و جل تعجب کرتا ہے ایسے شخص پر جو کہ پہاڑ کی چوٹی کے کنارہ پر اذان دیتا ہے نماز پڑھنے کے واسطے اور وہ شخص نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ تم لوگ میرے اس بندہ کو دیکھو جو کہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے خوف کی وجہ سے تو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کو معاف کر دیا اور جنت کا مستحق بنا دیا۔

باب: جو شخص تہا نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے

۶۷۰: حضرت رافع بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے آخر حدیث تک۔

باب: تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہئے؟

۶۷۱: حضرت ابوہشامی سے روایت ہے جو کہ جامع مسجد کے مؤذن تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان کے پہلے دو درود تہا اور تکبیر کے کلمات ایک

عَدُوٌّ خَصْمٌ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعَةَ أَنَّ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلُ قَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا رَايَعِي عَتَمٍ أَوْ غَارِبٌ عَنْ أَهْلِهِ فَتَطَرَّوْا فَإِذَا هُوَ رَايَعِي عَتَمٍ وَإِذَا هُوَ بِشَاؤِ مَيْتَةٍ قَالَ الْمَوْتُ هَذِهِ عَتَمَةٌ عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ أَهْرُونَ عَمَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔

باب ۳۸۰: الْاَذَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۶۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَمَّا عُسَيْدَةَ الْمُخَلَابِرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ عُفَّةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَنْفَعُ رَجُلٌ مِنْ رَايَعِي عَتَمٍ فِي شَجَرَةٍ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُصَلِّيُ الصَّلَاةَ يَتَوَافَى بَيْنَهُ قَدْ عَقَرْتُ لِعَبْدِي وَادَّخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

باب ۳۸۱: الْإِقَامَةُ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۶۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلَاةِ فَخَبِثَ۔

باب ۳۸۲: كَيْفَ الْإِقَامَةُ

۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا حُفَيْرٌ مُؤَذِّنٌ مُسْجِدِ الْفُرَّانِ عَنْ أَبِي الْفَتْحَى مُؤَذِّنِ مُسْجِدِ الْخَمِيعِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَمْرٍو عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ

ایک مرتبہ لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو مرتبہ کہہ کر جس وقت ہم لوگ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سنتے تو وہو کہتے اور نماز کے واسطے باہر نکلتے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّعُوا ثُمَّ خَرُّوا إِلَى الصَّلَاةِ

باب: ہر شخص کا اپنے اپنے لئے تکبیر کہنا

۶۷۲: حضرت مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ نبی نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (وقت کی) اذان دینا پھر تکبیر کہنا۔ پھر نماز وہ شخص پڑھائے جو تم دونوں میں (عمر کے اعتبار سے) بڑا ہو۔

باب ۳۸۳ اَلْاَكْمَةُ كَمَلٌ وَاحِدٌ لِنَفْسِهِ

۶۷۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَمَّا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي فِلَانَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِصَاحِبِ لِي إِذَا خَضَعْتَ الصَّلَاةَ قَاذِمًا ثُمَّ أَلَيْمًا ثُمَّ لِيَوْمًا أَخَذَ عُنَا.

باب: فضیلت اذان سے متعلق

۶۷۳: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: جس وقت اذان ہوتی ہے نماز کے واسطے شیطان پشت موڑ کر سر میں سے خواہ خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے پھر جس وقت اذان سے فراغت ہو جاتی ہے پھر وہ بھاگ جاتا ہے جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے پھر وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان انسان کے دل میں اندھے پیدا کرتا ہے اور شیطان وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے کہ جن کا نماز سے پہلے خیال تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انسان کبھی ہی رکعات بھول جاتا ہے۔

باب ۳۸۴ فَضْلُ التَّائِبِينَ

۶۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذَّنَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ صُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّائِبِينَ فَإِذَا قُضِيَ الْإِذَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا نُوتَ بِالصَّلَاةِ أَذَّنَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّائِبُونَ أَقْبَلَ حَتَّى يَطُورَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَمَعْبُودِهِ يَقُولُ أَذْكُرُ كَذَا أَذْكُرُ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَنْفَلِ الْفَرءُ إِنْ يَذَرِي عَمَّ صَلَّى۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں آیا ہے کہ ”انسان کے دل کے درمیان پس وہ علیحدہ کر دیتا ہے انسان کو دل سے“ مطلب یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے انسان کا جسم نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے پوری طرح توجہ نہیں ہوتی۔

باب: اذان کہنے پر قرعہ ڈالنے کا بیان

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ اذان دینے کے اجر و ثواب کا اور جماعت کی صفت اول کو پھر لوگ کسی جگہ سے اور نزاع کے فیصلہ کے بارے میں کوئی راستہ نہ پائیں تو وہ لوگ قرعہ ڈال لیں اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ نماز ظہر کو اول وقت میں ادا کرنے میں کس قدر ثواب ہے تو لوگ نماز ظہر ادا

باب ۳۸۵ اَلْإِسْتِهَامُ عَلَى التَّائِبِينَ

۶۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّائِبِ وَالصَّائِبِ الْأَوَّلِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْفَتَنِ وَالْفَتَنِ لَاسْتَفْتَوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوا مَا فِي الْفَتَنِ وَالْفَتَنِ

کرنے میں جلدی کریں اور اگر وقت ہو جائیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کے ادا کرنے میں کس قدر اجراء و ثواب ہے تو البتہ لوگ ان نمازوں کو ادا کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسنے آئیں۔

حلاصہ الباب ۳۸۶ مطلب یہ ہے کہ اگر چلنے کی ہمت نہ ہو تو جب بھی لوگ مذکورہ نمازوں کے ثواب حاصل کرنے کے واسطے سرین کے بل گھست گھست کر آئیں۔

باب ۳۸۶: مؤذن ایسے شخص کو بتانا چاہئے کہ جواز ان پر

عَلَى أَقَابِهِ أَجْرًا معاوضہ وصول نہ کرے

۶۷۵: حضرت عثمان بن ابی العاص حبشہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قوم کا امام بنادیں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی قوم کے امام ہو لیکن اقتدا ایسے شخص کی کرو جو سب سے زیادہ کمزور ہو (کمزور اور بیمار کی رعایت کرنا چاہئے یعنی نماز کو اس قدر طویل نہ کرو کہ لوگ جماعت سے گھبرا جائیں) اور تم ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو کہ جواز ان پر اجرت یا عوض نہ لے۔

۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ حَرْثٍ حَدَّثَنَا عُمَادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَمْدِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُكَرَّبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْلُفْنِي إِمَامًا فَرِيضًا فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَأَنْفِدْ بِأَصْحَابِهِمْ وَاتَّجِدْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَقَابِهِ أَجْرًا۔

باب: اذان کے کلمات مؤذن کے ساتھ دہرانا
۶۷۶: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اذان سنو وہی طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے مؤذن کہتا ہے۔

باب ۳۸۷: الْقَوْلُ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ
۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ سَمِعْتُمُ الْيَقْدَةَ فَقُولُوا بِمِثْلِ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

باب: اذان دینے کا اجر و ثواب

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال حبشہؓ کھڑے ہو گئے اذان دینے کے واسطے کہ جس وقت وہ اذان سے فارغ ہو گئے تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسی طریقہ سے کہا کہ قلب سے یقین کر کے یہ کلمات کہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

باب ۳۸۸: ثَوَابُ ذَلِكَ
۶۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ الْأَنْصَجِ حَدَّثَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبَالَةَ الرَّزَّازِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّ النَّصْرَ بْنَ سَلْبَانَ حَدَّثَنَا أَنَّ سَمِيعَ ابْنِ مَرْوَانَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَلَالٌ بِأَدْوَى فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ بِمِثْلِ هَذَا يَكُنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

باب: جو کلمات مؤذن کہے وہی کلمات سننے والے

باب ۳۸۹: الْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ

باب: اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود و شریف بھیجنا
 ۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس وقت تم اذان سنو تو مؤذن جو کہ تم بھی وہی کہو اور تم میرے اوپر درود بھیجو کیونکہ جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیج دے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر تم اللہ عزوجل سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل ایک ذریعہ ہے جنت میں جو کہ خدا کے بندوں میں سے کسی بندہ کے شایان شان نہیں ہے علاوہ ایک بندہ کے اور مجھ تو یہ توقع ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا تو میری شفاعت اس کے واسطے لازم ہو جائے گی۔

باب: اذان کے وقت کی دعا

۲۸۲: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کے سننے کے وقت یہ جملہ کہے میں شہادت دیتا ہوں اس کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی الٰہ نہیں عبادت نہیں ہے اور وہ پروردگار رہا ہے اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمدؐ اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں اللہ کے پروردگار ہونے پر رضامند ہوں اور میں راضی ہوں اسلام کے دین ہونے پر اور یہ کہ میں محمدؐ کے رسول ہونے پر رضامند ہوں تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۲۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے کلمات سن کر اس طریقہ سے کہے (یعنی ان کلمات سے دعا مانگے) اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ النَّامِيَّةُ سے لے کر اَلدِّیُّ وَعَدْنَهُ تک تو ایسے شخص کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو جائے گی۔

بَابُ ۳۹۱ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْاَذَانِ
 ۲۸۱: اُخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خُبْرَةِ اَبِي شَرِيْحٍ اَنَّ مَجْعَبَ بْنَ عُلْفَةَ سَمِعَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ حُسَيْنٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَالْقُرَيْشِيِّ مُعَدِّثَ اللَّهِ سَمِعَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا بِمَنْ لَمْ يَقُولْ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مِنْ صَلَّيْ عَلَى صَلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا سُرَّةٌ لِي الْخَيْلَةِ لَا تَسْمَعُ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ اَرْجُوا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

بَابُ ۳۹۲ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْاَذَانِ

۲۸۲: اُخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ الْكَلْبِيِّ عَنِ الْمُحْكِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ غَابِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِي وَقَاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اُشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَحَسِبْتُ بِاللَّهِ رَبَّنَا وَنَسْتَعِيذُ بِرَسُولِهِ وَبِالْاِسْلَامِ دِينَا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

۲۸۳: اُخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُصْطُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْاَذَانَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ النَّامِيَّةُ وَالصَّلَاةُ الْفَاتِيْمَةُ اَبِ مُحَمَّدًا وَ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَصِيْلَةَ وَابْنَهُ الشَّقَامَ الْمَحْمُودَ الْاَبْدِيَّ وَعَدْنَهُ

إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب ۹۳ الصَّلَاةُ بَيْنَ الْأَذَانِ

وَالْإِقَامَةِ

۶۸۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعِينٍ عَنْ بَعْثٍ عَنْ عُمَيْسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْلُفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُنَى أَذَانِي صَلَاةٌ بَيْنَ كُنَى أَذَانِي صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

۶۸۵ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَاءٍ قَالَ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُونَ السَّوَارِيَ يَصْلَوْنَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مَخْلُوكٌ وَيَصْلَوْنَ قُلَّ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

باب ۹۴ التَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ

بَعْدَ الْأَذَانِ

۶۸۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَأَى رَجُلٌ إِلَى الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْإِدَاءِ حَتَّى قَعَقَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّمَا هَذَا فَقَدْ عَطَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ عَجْجِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَوْثٍ عَنْ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ

باب ۹۳: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے

سے متعلق

۶۸۳: حضرت عبداللہ بن معینؒ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر ایک دو اذان کے درمیان نماز ہے تو جس شخص کا دل چاہے وہ شخص نماز نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے درمیان۔

۶۸۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جس وقت مؤذن اذان دے کہ قارغ ہو جاتا ہے تو صحابہ کرامؓ میں سے بعض صحابہؓ سنتوں کی جانب تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے (مطلب یہ ہے کہ وہ حضرات سنت ادا فرماتے) حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ باہر کی جانب تشریف لاتے اس طریقہ سے نماز مغرب سے قبل بھی وہ حضرات نماز ادا فرماتے (یعنی نفل نماز پڑھتے) اور نماز مغرب کی اذان اور تکبیر میں قدرے فاصلہ ہوتا۔

باب ۹۴: مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے

نکل جانا کیسا ہے؟

۶۸۶: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر اذان کے بعد وہ شخص باہر کی طرف نکل گیا۔ ابو ہریرہؓ نے سنا کہ اس شخص نے تو ابوالقاسمؓ کی طرف نکل گیا۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ جس وقت مسجد کے اندر اذان ہو جائے تو نماز بغیر ادا کئے ہوئے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

۶۸۷: حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد سے باہر کی طرف نکلا وہ جس وقت اذان سے فارغ ہو گیا تو حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد

فرمایا اس شخص نے حضرت ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تا فرمائی کہ۔

باب: اذان دینے والا شخص امام کو اطلاع دے کہ جس

وقت نماز شروع ہونے لگے

۶۸۸ حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد نماز فجر تک گیا وہ رکعت ادا فرماتے تھے اور ہر ایک دو رکعت کے درمیان نماز وتر ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے تھے کہ جس قدر نماز فجر تک تم لوگوں میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ تلاوت کرے پھر آہراٹھاتے تھے جس وقت مؤذن نماز فجر کی اذان دے کہ غاموش ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو جاتا کہ نماز فجر ہوگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ پھر آدھیں کرکھٹ پر آرام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوتا اقامت کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکلتے تو اذان کے بعد مؤذن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقامت کی اطلاع کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ساتھ نکل جاتے۔

۶۸۹ حضرت کریم سے روایت ہے کہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی عنہما کے غلام تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی عنہما سے دریافت کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارات کے وقت کس وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مع وتر کے پڑھتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پرست ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خراٹے لیٹے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران حضرت بلال رضی عنہ تہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر نماز کی اقامت لوگوں کے ہر او فرمائی اور دشو نہیں فرمایا۔

التَّسْبِيحُ بَعْدَ مَا يُؤَدَّى بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ هَذَا فَقَدْ عَصَى أَمَّا الْقَائِمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۳۹۵ إِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْأَلَمَّةَ

بِالصَّلَاةِ

۶۸۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي الشَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي دَبٍّ وَبُؤْسُ وَعَمْرُو بْنُ الْخُرَيْبِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيَ يَمِينًا نَحْنُ أَنْ نَقْرَعَ مِنْ صَلَاةِ الْبَعَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ نَحْنُ كُلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُؤَيِّرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْزَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ حَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ وَأَسْأَلُ قَدَا سَكَّتِ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَجَعَ رَكْعَتَيْنِ حَقِيقَتَيْنِ ثُمَّ اصْطَلَحَ عَلَى بَيْتِهِ الْآيَتِ حَتَّى بَيَّنَّ الْمُؤَذِّنُ بِأَلْفَامَةٍ فَيُخْرِجُ مَعَهُ وَتَنْصَلِبُ يَمِينُهُ عَلَى نَفْسِ فِي الْخُدْيَةِ۔

۶۸۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الثَّلَاحِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي هَالِدٍ عَنْ مَرْثَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَضَعَ اللَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوُجُوهِ ثُمَّ تَامَ حَتَّى اسْتَقْبَلَ قَرَابَتَهُ يَنْصَلِبُ وَآتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَقْرَأْ۔

دو بارہ وضو نہ کرنے کی وجہ:

وضو دوبارہ نہ فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی راسل آنکھیں سوتی تھیں نہ کہ قلب مبارک جیسا کہ ایک حدیث میں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ینام عیسیٰ ولا ینام قلیسی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کا وہ سونیس لونا تھا۔

باب: امام نکلے تو مؤذن

تکبیر کہے

۶۹۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کی تکبیر ہو تو مجھے نکلے ہوئے دیکھے بغیر مت کہڑے ہو کرو۔

باب ۳۹۶ اِقَامَةُ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ

الْإِمَامِ

۶۹۰ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَشَّاسٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُمِيتَ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ يَخْرُجُ۔

(۸)

کِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کے متعلق کتاب

باب: مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۱. حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مسجد تعمیر کرے اس میں یا خداوندی کرے (یا تعمیر کرے) اور اُس میں یا خداوندی کی جائے (تو اس شخص کے واسطے اللہ عز و جل جنت میں ایک مکان تعمیر فرمائے گا۔

باب: مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا

۶۹۲. حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا علامت قیامت یہ ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں (مطلب یہ ہے کہ لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ و عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ایک دوسرے کی تقلید میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور ان کا مقصد رضاے خداوندی نہ ہوگا)

باب: کوئی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۶۹۳. حضرت امیر غزوہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا رہتا تھا (مقام) سکے میں پس جس وقت میں آیت مجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ مجدہ کرتے میں نے کہا کہ ابا جان! تم خدا کے راست

بَابُ ۳۹۷ الْفَضْلِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

۶۹۱. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ نَجْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَتَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَدْخُرُ اللَّهُ فِيهِ بَنِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَنَاتٌ فِي الْجَنَّةِ

بَابُ ۳۹۸ الْمُبَاهَاةُ فِي الْمَسْجِدِ

۶۹۲. أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَنَا بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي بَلَانَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَكَاثَرَ النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

بَابُ ۳۹۹ ذِكْرُ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلًا

۶۹۳. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْظَمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرَآنِ فِي السُّجْدَةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السُّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ اتَّسَعِدْ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي

میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے ابوذرؓ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا دنیا میں کوئی مسجد سجدہ سے پہلے تعمیر کی گئی؟ انہوں نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کوئی؟ آپؐ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے کہا کہ ان دونوں مساجد میں کس قدر فاصلہ تھا؟ آپؐ نے فرمایا: چالیس سال اور تمام ہی زمین تمہارے واسطے مسجد ہے کہ جس جگہ نماز کا وقت شروع ہو جائے نماز ادا کرلو۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت
۶۹۳: حضرت ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ یہاں سے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے آپؐ سے پہلے فرماتے تھے کہ یہ منورہ کی مسجد (مسجد نبویؐ) میں نماز ادا کرنا دوسری مسجد میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے لیکن بیت اللہ شریف کی مسجد میں نماز ادا کرنا۔ (مسجد نبویؐ سے بھی زیادہ افضل ہے)

باب: بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا
۶۹۵: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ سے پہلے بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپؐ سے پہلے ہمراہ حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت بلالؓ تھے اور حضرت عثمان بن طلحہؓ تھے تو دروازہ بند کر لیا گیا جس وقت آپؐ سے پہلے نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہو گیا اور حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریمؐ نے نماز ادا کی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! نماز ادا کر لی ہے، دو بیانی ستون کے درمیان۔

باب: بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت

سَمِعْتُ اَمَّا ذَا يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي مُسْجِدٌ وَجِيعٌ اَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْخَرَامُ فَلَمْ أَتُ اَنِّي قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى فَلَمْ يَحْمِ مِنْهُمَا قَالَ اَوْتَمُونَ عَامًا وَالْاَوْحَى لَكَ مَسْجِدٌ وَفَخَيْتُمَا اَذْرَكْتُ الصَّلَاةَ قَلْبِي۔

بَابُ ۴۰۰ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
۶۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ تَالِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ عَنَابٍ أَنَّ مَمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّلَاةُ فِيهِ الْفَضْلُ مِنَ الْفَضْلِ صَلَوَةٌ فِيمَا يَوَاهِدُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكُعْبَةِ۔

بَابُ ۴۰۱ الصَّلَاةُ فِي الْكُعْبَةِ
۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسْمَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفْفَانَ فَاعْتَقَرُوا عَلَيْهِمْ لَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْضٌ أَوَّلُ مَنْ وَلَّجَ فَلَقِبَتْ بِأَيَّاهُ فَسَأَلَتْهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْبَتَانِيَيْنِ۔

بَابُ ۴۰۲ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى وَالصَّلَاةِ فِيهِ

۶۹۶: أَخْبَرَنَا عُمرُو بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يُوْنُسَ

المقدس کو جس وقت قہر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی قہر اور بیت اللہ شریف کی تیسری کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عزوجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عزوجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرمادے کہ وہ اور پانی اور جانور ان کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگی تو اللہ عزوجل سے دعا مانگی اے خدا جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

باب: مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت اور اس میں نماز ادا

کرنے کی فضیلت

۶۹۷۔ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے اس لئے کہ رسول کریم تمام پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ ﷺ کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ ﷺ کی مسجد تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ ﷺ کی مسجد بھی اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت ابو عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدُّنَيْسِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَلَمَانَ بْنَ قَاوَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَلَكَ بَيْتَ الْغَنَاقِيسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَلَّالًا قَلْبَهُ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا بِصَادِقِ حُكْمِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْقُصُهُ يَنْقِصُهُ بَعْضُ بَيْنِ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَنًّا فَرَّغَ مِنْ بِنَاؤِهِ الْمَسْجِدَ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا بِالصَّلَاةِ فَبُهِدَ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ حُطَّتَيْهِ حَيًّا وَلَذَلِكَ أَهْلُهُ

باب ۳۰۳ فضائل مسجد النبي صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه

۶۹۷۔ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الرَّبِيعِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرِيِّ تَوَلَّى الْغَنَاقِيسَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَتَاهُمَا سَمِعَا أَنَا هُرَيْرَةُ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنْ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْخَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَسْجِدَهُ أَمَرَ الْمَسَاجِدِ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَسْأَلْ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيعًا أَنْ لَسْنَتُ أَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا نُوْقِيَ أَبُو هُرَيْرَةَ دُخِرْنَا ذَلِكَ وَ تَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونُ عَمَلْنَا أَنَا هُرَيْرَةُ فِي ذَلِكَ حَتَّى نُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعًا

مِنْهُ قَبِيْلًا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَاهِلُونَ جَاءَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِبْرَاهِيْمَ بْنُ قَارِظٍ قَدْ كُتِبَتْ لَهُ ذَلِكَ الْخَبْرُ وَالَّذِي
فَرَّقَنَا فِيهِ مِنْ نَحْبِ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَهُدْ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَانِي إِخْرُ الْآفِيَاءِ وَاللَّهُ أَخْرُ الْمَسْجِدِ۔

سب سے افضل نبی ﷺ:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ ﷺ کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابو سلمہ اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا کہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف فرمادیجئے اگر انہوں نے آپ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے قصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابو ہریرہ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
نَجِيٍّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُمَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ نَبِيِّ
وَمُسْتَرِي وَوَضْعَةٍ مِثْرَ بَاطِلِ الْجَنَّةِ

۶۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارِ
الْأَلْهَبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
إِنْ قُلُوا إِنَّمَا مُسْرِي هَذَا وَزَوَّيْتُ إِلَى الْجَنَّةِ

خلاصہ الباب مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشاد نبوی ﷺ میں ”میرے مکان“ کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں ”حجرہ“ اور بعض میں ”ماہین قبری“ یعنی ”میری قبر کے درمیان“ کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپ کا مکان حضرت عائشہ کا حجرہ تھا۔ آپ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپ وہیں پر مدفون ہوئے اور حضرت رسول

کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے۔ حاصل روایت یہ ہے کہ اس قدر جگہ اچھ کر جنت میں ایک کیاری ہو جائے گی یا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس جگہ یا راہی میں مشغول ہوگا تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور ایک کیارہ جنت کی اس کو ملے گی۔

باب: اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر

تعمیر کی گئی

۷۰۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو اشخاص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی اس مسجد میں کہ جس کے متعلق ارشاد باری ہے: ﴿الْمَسْجِدُ الَّذِي أَسَّسَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾ یعنی وہ مسجد جو ایسی ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جو کہ شروع دن سے اس قابل ہے کہ تم کھڑے ہو اس میں۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: تو رسول کریم ﷺ کی مسجد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری مسجد ہے۔ (یعنی مسجد نبوی ﷺ)

خلاصہ الباب مسجد قبا وہ مسجد ہے جو کہ مدینہ کے باہر تعمیر کردہ ہے اور جس وقت آپ ﷺ پہلے ہجرت فرما گئے تھے تو آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

باب: مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی

فضیلت کا بیان

۷۰۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لاتے تھے۔

۷۰۲ حضرت سہل بن خفیف سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مکان سے باہر آئے پھر مسجد قبا میں آئے اور وہاں پر نماز ادا کرے تو اس شخص کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

باب ۴۰۴ ذِکْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِي

أَسَّسَ عَلَى النَّبِيِّ

۷۰۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَسْرَانَ بْنِ أَبِي الْأَسِّ عَنْ أَبِي إِبْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَّسَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا.

باب ۴۰۵ فَضْلِ مَسْجِدِ قَبَاءَ

وَالصَّلَاةِ فِيهِ

۷۰۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبَاءُ رَأْسُهَا وَمَنْ شِئَا.

۷۰۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ بَعْقُوتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُرْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أبا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قَبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عِدْلٌ عَمْرُق.

باب: کون کونسی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟

۷۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اہل ان نہ ہاندھے جائیں (مرا وہ یہ ہے کہ سفر کا ارادہ کیا جائے) لیکن تین مساجد کی جانب ایک تو مسجد حرام یعنی بیت اللہ کیلئے دوسرے میری مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی جانب۔

باب: عیسائیوں کے گرجا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا

۷۰۴: حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہماری ہستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچا ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کھلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جاؤ جس وقت تم لوگ اپنی ہستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کی مسجد بنا لو۔ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلہ پر ہے اور گری بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتا رہو پانی سے یعنی ڈول کو روزانہ تر کرنا کر دیا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کہ روکد جس قدر خشک ہو جائے اس کا غرض بن جائے اسلئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہوگا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہر حال ہم لوگ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجا کو توڑ ڈالا پھر اس جگہ دو پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی گئی۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے اذان دی تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی غطف سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنئی تو اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک بھڑک پکار ہے۔ پھر ایک جانب ہلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا۔

باب ۶۰۶: مَا تَشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ
۷۰۳: أَحَبُّنَا مُحَمَّدٌ بْنُ مَسْزُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى۔

باب ۷۰۷: اتَّخَذُوا الْبَيْعَ مَسَاجِدَ

۷۰۴: أَحَبُّنَا هُنَّاءُ بْنُ السَّيِّبِ عَنْ كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَذْرٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَلَقِيَ إِلَيْنَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا بَيْنَهُ وَصَلَّتْ بَيْنَهُ وَأَحْبَبُنَا أَنْ يَأْتِيَنَا بِنِعَةٍ لَنَا فَاسْتَوْفَيْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُودِهِ فَقَدَعَا بِنَاءً فَقَوَّصَا وَتَمَصَّصَ لَمْ يَنْتَهِ إِذِ ادَّوَوْا وَأَمَرْنَا فَقَالِ احْرُجُوا فَإِذَا اتَّيَمُّوا أَرْضَكُمْ فَاصْغُرُوا بِمَعْنَتِكُمْ وَانْصَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّحِدُوا مَسْجِدًا فَلَمَّا إِذَا الْبَيْتُ بَعِيدٌ وَالْخَرُّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشِفُ فَقَالِ مَقُودُهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْرُدُهُ إِلَّا جِلْبٌ فَخَرَجْنَا عَنِّي قَدِمْنَا تَلَدًا فَكَسَرْنَا بِنِعَتًا كُنْ تَصْغُرَا مَكَانَهَا وَاتَّحِدْنَا مَسْجِدًا فَلَمَّا دَبْنَا إِلَيْهِ بِالْأَذَانِ قَالَ وَالزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِنْ طَبَقِي وَفَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ دَعَاؤُهُ عَنِّي كُنْ اسْتَغْلَبَ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي لَاحِظٍ فَلَمْ تَرَهُ نَعْدُ۔

باب: قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا

کیسا ہے؟

۷۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت مدینہ منورہ مشرف لائے تو ایک کنارہ پر پہنچے۔ ایک محلہ میں کہ جس کا نام قبیلہ بنو عمرو بن عوف تھا اور ۱۳ ارات تک وہ اسی جگہ رہے پھر آپ ﷺ نے قبیلہ بنو نجار کے حضرات کو طلب فرمایا وہ لوگ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آگے گویا کہ میں رسول کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اور قبیلہ بنو نجار کے حضرات آپ ﷺ کے چاروں طرف تھے۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کرنے میں مشغول تھے جہاں پر وقت آجاتا تھا نماز کا۔ یہاں تک کہ وہ بکریوں کے گلے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا یا آپ ﷺ کو حکم ہوا مسجد کے تعمیر کرنے کا۔ آپ ﷺ نے قبیلہ بنو نجار کے چند مالدار حضرات کو بلا کر بھیج دیا۔ وہ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس زمین کی رقم لے لو لیکن انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم ہم بھی اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ اللہ عزوجل سے (مطلب یہ ہے کہ اس کا اجر خدا سے ہی لیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ اس میں کفار اور اہل شرک کی قبریں تھیں اور وہیں ان کا رہی تھے اور ایک درخت سمجھو کہ بھی تھا۔ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھودی گئیں اور درخت کاٹ دیا گیا اور تمام کے تمام غار برابر کر دیئے گئے اس کے بعد درخت قبلہ کی طرف رکھے گئے اور چٹھری کی چوکت بنائی گئی اور تیار کی گئی صحابہ کرام اس وقت پھر دعوے تھے اور وہ حضرات اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے رسول کریم بھی انکے ہمراہ تھے وہ حضرات فرماتے تھے ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَجْرَةِ فَانْصُرِ

بَابُ ۴۰۸ نَبَشِ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ أَرْضِهَا

مَسْجِدًا

۷۰۵: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عَرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَتَّى يَقَالَ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ بِهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى مَلَأَوْ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُبُلِهِمْ فَكَتَبُوا أَنْفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلِهِ وَأَتَوْا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ عَنْهُ وَدَفَنُوا وَمَلَأُوا مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَتَّى خَلَّتْ أَلْهَى بَيْنَهُ أَبِي الْوَبِّ وَكَانَ مُصَلِّيًا حَتَّى أَذْرَعَتْهُ الصَّلَاةُ فَبَصَلِي فِي مَرَابِضِ الْفَقْمِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ فَأُرْسِلَ إِلَى مَلَأَوْ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا لَقَالُوا يَا بَنِي النَّجَّارِ نَامِنُونِي بِحَايِبِكُمْ هَذَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ قَتْلَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ حُورٌ وَكَانَ فِيهِ نَحْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَبَشَّتْ وَبِالنَّحْلِ فَبَطَّخَتْ بِالْحَرْبِ فَسَوَّيَتْ فَصَفَّوْا النَّحْلَ لَيْلَةً الْمَسْجِدَ وَصَفَّوْا عِصَا دَنِيَةِ الْجَحَاةِ وَصَفَّوْا يَنْفُلُونَ الصَّخَرِ وَهُمْ يَنْتَحِرُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ-

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْأَجْرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ) "اے اللہ خوبی نہیں ہے لیکن آخرت کی خوبی اے اللہ بخشش فرما دے انصار اور مہاجرین کو۔"

باب: قبور کا مساجد بنانا منوع ہے

۷۰۶۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا: جس وقت رسول کریم ﷺ پیار ہو گئے (یعنی وفات کے قریب ہو گئے) تو آپ ﷺ ایک چادر ڈال لیتے اپنے چہرہ پر جس وقت نزاع کا عالم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منکھول لیتے اور ارشاد فرماتے: اے خدا! یہود اور عیسائیوں پر لعنت نازل کر۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مساجد بنالیا۔

۷۰۷۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہؓ اور حضرت اُمّ سلمہؓ جہن نے تذکرہ فرمایا ایک گرجا کا حبشہ میں کہ جن میں تصاویر تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں (یعنی عیسائیوں اور یہود) کا قاعدہ یہ تھا کہ جس وقت ان میں سے کوئی نیک دل انسان فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا لیتے تھے اور اس کی تصویر بنا لیتے تھے یہ لوگ تمام مخلوق میں خدا کے نزدیک برے ہوں گے۔

باب: مسجد میں حاضری کا اجر و ثواب

۷۰۸۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت انسان اپنے مکان سے مسجد کی جانب چلتا ہے پھر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے پھر دوسرے قدم چلنے پر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۴۰۹ النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۷۰۶۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَ يُونُسَ قَالَا قَالَ الرَّهْزِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَلِقَ يَطْلُوحُ عَيْمُصَةَ لَذَّ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اعْتَمَّ عَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ.

۷۰۷۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْرَاجِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا حَبِيشَةَ وَاتَّاعَا بِالْحَبِيشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلِيكَ إِذَا مَنَّ بِهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ قَمَاتَ بَنُو عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصُورًا وَابْنُكَ الصُّورَ أَوَّلِيكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ ۴۱۰ الْفَضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

۷۰۸۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ الْغَلَاءِ بْنِ جَابِرَةَ التَّخْلِفِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَبُنَ بِخُرُوجِ الرَّجُلِ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَيُحِلُّ نَكَبَ عَيْنَةٍ وَرُحْلَ تَمَحُوسَةٍ.

باب: خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا

چاہئے

۷۰۹. حضرت عبداللہ بن عمر رضی عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی کی عورت مسجد میں (نماز پڑھنے) کیلئے جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہیں کرنا چاہئے۔

باب: مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟

۷۱۰. حضرت جابر رضی عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس درخت میں سے پہلے بسن کھالے پھر فرمایا بسن اور پیاز کھالے تو وہ شخص ہم لوگوں کے پاس مساجد میں داخل ہوں کیونکہ فرشتے ایسی شے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ جس شے سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

باب: مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟

۷۱۱. حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم لوگ ان دو ناپاک درخت میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور بسن و اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جس وقت کہ آپ ﷺ کسی سے منہ سے ان چیزوں کی بدبو محسوس فرماتے تو حکم فرماتے کہ وہ شخص مسجد سے بیچ کی جانب نکال دیا جائے اور ہمارے میں سے جو شخص بسن اور پیاز کھالے تو ان چیزوں کو اچھی طریقہ سے پکا کر رکھے۔

باب: مسجد کے اندر خیمہ لگانے اور نصب کرنے سے متعلق

۷۱۲. حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت احکامات کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر اور افرا کر اس جگہ تشریف لے جاتے کہ جس جگہ پر احکامات کرتے

باب ۳۱۱ النہی عن منہ النساء

من ائمتھن المساجد

۷۰۹. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنَا سَعِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةً أَخَذْتُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا بُنْتَنَهَا۔

باب ۳۱۲ مَنْ يَمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۰. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ حَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَزَلَّ يَوْمَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ الْقَوْمُ وَالْفَصْلِ وَالْكَرْبِ فَلَا يَفْرُتُ مِنْ مَسَاجِدِنَا لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى مِمَّا يَتَأَذَى بِهِ الْإِنْسُ۔

باب ۳۱۳ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ ابْنِ أَبِي الْخُعَيْدِ عَنْ قُعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَنْهَا النَّاسَ أَنْ يَكُونُوا مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَأَيْتُمَا إِلَّا حَيْثُ هَذَا الْفَصْلِ وَالْقَوْمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَعَدَ وَبَعْثَهُمَا مِنَ الرَّحْلِ أَمَرَهُمْ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَيْعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ۔

باب ۳۱۴ ضَرْبُ الْخِيَامِ فِي

الْمَسْجِدِ

۷۱۲. أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ

آپ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کے آخری دس دن میں اعتکاف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو مسجد میں آپ ﷺ نے ایک خیر گاہ کے حکم فرمایا اور حضرت حصہؓ نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے واسطے بھی حیر لگایا گیا جس وقت حضرت نسیبؓ نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم فرمایا تو ان کے واسطے بھی خیر گاہ لگایا گیا۔ جس وقت رسول کریمؐ نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ہر طرف خیر ہی خیر لگے ہوئے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا ان خیروں کے لگانے سے ثواب کی نیت ہے۔ اسکے بعد آپؐ نے ماہ رمضان میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۱۳۷ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ کو غزوہ خندق میں تیر کا ایک کاری زخم لگ گیا جو کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے لگایا تھا اہل نامی رگ میں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کا خیر مسجد میں نصب کر دیا تاکہ نزدیک سے ان کی مزاج پری فرمائیں۔

باب: بچوں کو مسجد میں لانے کا بیان

۱۳۸ حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو لئے ہوئے آئے اور ان کی والدہ حضرت نسیبؓ تھیں۔ رسول کریم ﷺ کی صاحب زادی اور (حضرت امامہ) چھوٹی لڑکی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ آپ ﷺ کے کاندر سے تھیں۔ جس وقت آپ کو غصہ اور جھڑپ فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھلاتے پھر جس وقت کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ان کو اٹھالیتے۔ (اور پھر ان کو کاندر سے پر بٹھلاتے) اسی طریقہ سے کرتے رہے نماز کے پورا ہونے تک۔

باب: قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق

۱۳۹ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

يَتَكَبَّرُ صَلَّى الصُّحُفُ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ الْمَدِينِ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَبَّرَ فِيهِ فَرَأَاهُ أَنْ يَتَكَبَّرَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ قُصْرَ لَهَ حَيَّاهُ وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ قُصْرَ لَهَا حَيَّاهُ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ حَيَّاهُ مَا أَمَرَتْ قُصْرَ لَهَا حَيَّاهُ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَوْمَ نَرُدُّ قُلُوبَهُمْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

۱۳۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَسِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ غُرْجَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَابِسَةَ قَالَتْ أُصِيبْتُ سَعْدًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَثَبْتُ فِي الْأُخْرَى فَصَوَّرَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ فِي الْمَسْجِدِ لِنُفُودِهِ مِنْ قُرَيْبٍ۔

باب ۳۱۵: ادخال الصبيان المساجد

۱۳۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ غُرْجَةَ بْنِ سُلَيْمٍ الرَّزَّازِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ نَبَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ حَرَّحَ عَلِيًّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأَمَّا رَيْثُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَحِمَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى لَقِيَ صَلَواتَهُ بِغُلَّةٍ ذَلِكَ يَهَا۔

باب ۳۱۶: رِبْطُ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

۱۳۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

سَعِيدُ اللَّهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْلًا قَبْلَ نَجْوَى لِحَاءَاتِ بَرَحْلٍ بَيْنَ يَدَيْ حَيْفَةَ يَقُولُ إِنَّ أَكْبَلَ سَبَدٍ أَهْلِي السَّامَةِ قَرِيبُ سَبَايَةِ بَيْنَ سَوَاوِي الْمَسْجِدِ - مُحْتَضَر -

نے کچھ سواروں کو نجد شہر کی جانب روانہ فرمایا وہ قبیلہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لے کر آئے کہ جس کو حضرت ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ شخص یہاں کا سردار تھا تو اس کو ایک ستون سے باندھ دیا گیا (مختصر) یہ حدیث کافی طویل ہے۔

بَابُ ۴۱۷ ادْخَالُ الْبُحَيْرِ الْمَسْجِدَ

۴۱۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ فِي حَقِّهِ الْوَدَاعَ عَلَى بَعْرِ يَسْلِيمَ الرُّكْنِ بِمَحْجَى -

باب: اُونٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق

۴۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت البدر میں ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھو رہے تھے۔

بَابُ ۴۱۸ النَّهْيُ عَنِ الْبُهْمَةِ وَالشَّرَآءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحْلُقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۴۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ فِي حَقِّهِ الْوَدَاعَ عَلَى بَعْرِ يَسْلِيمَ الرُّكْنِ بِمَحْجَى -

باب: مسجد کے اندر خرید و فروخت کے ممنوع ہونے اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا

۴۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا اور مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۱۹ النَّهْيُ عَنِ تَنَاقُضِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ فِي حَقِّهِ الْوَدَاعَ عَلَى بَعْرِ يَسْلِيمَ الرُّكْنِ بِمَحْجَى -

باب: مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے کا بیان

۴۱۹: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

اشعار کی اجازت:

مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا منع ہے جو کہ جھوٹ یا مبالغہ غلط بیانی پر مشتمل ہوں لیکن ایسے اشعار جو کہ اعلیٰ مضمون یا اخلاقی تعلیم اور سماجی اصلاح سے متعلق ہوں وہ درست ہیں آگے آنے والی حدیث سے صحیح اشعار پڑھنے کی اجازت ثابت ہے۔

بَابُ ۳۲۰ الرَّحْصَةُ فِي انْشَادِ الشَّعْرِ الْحَسَنِ

فِي الْمَسْجِدِ

۷۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ أَسَدْتُ وَفِيهِ مِنْ هُوَ حَبِيبٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَبُّ عَيْنٍ أَلْفَهُمْ أَيُّدُهُ بَرُوحُ الْقُدْسِ قَالَ أَلْفَهُمْ نَعَمْ.

باب: مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے

کی اجازت

۷۱۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت حسان بن علیؓ کے پاس سے گذرے اور وہ اس وقت اشعار پڑھنے میں مشغول تھے مسجد کے اندر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو مسجد کے اندر اس وقت اشعار پڑھے ہیں جس وقت مسجد کے اندر ان سے اعلیٰ شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی جانب دیکھا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم ﷺ سے نہیں سنا (یعنی جس وقت میں رسول کریم ﷺ کی شان اقدس میں تعریفی کلمات کہتا اور تعریفی شعر کہتا تھا) آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اسے خدا میری جانب سے قبول فرما۔ اسے خدا دفرما ان کی حضرت جبرئیلؑ سے۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا جی ہاں (سنے چس)۔

باب: گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

کا بیان

۷۲۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گم شدہ شے کو تلاش کرنے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کرے تم وہ شے نہ پاؤ گئی تم کو وہ شے نہ ملے۔

باب: مسجد کے اندر ہتھیار رکالنے سے متعلق

۷۲۱: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں تیرے کہ حاضر ہوا تو رسول کریم ﷺ نے (اس کو دیکھ کر) ارشاد فرمایا: تم تیرے کوئے کو پکڑ لو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہے۔

بَابُ ۳۲۱ النَّهْيُ عَنْ انْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

الْمَسْجِدِ

۷۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ خَبِيرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَلَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وَجَدْتُ.

بَابُ ۳۲۲ إِظْهَارُ السَّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِي الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ تَعْرِيٌّ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسَوَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَأَسَمِعْتَ خَبْرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِّثْ بِضَالَّتِهَا قَالَ نَعَمْ.

خلاصہ الباب ۶۶: مذکورہ بالا حکم دینے سے آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ حیر کی لوگ کسی کے لگ جائے اور وہ وحی ہو جائے کیونکہ مسجد کے اندر لوگ اکٹھا رہتے ہیں وہاں پر اٹھیا راس طریقہ سے نکالنے سے خطرناک ہو سکتا ہے اس وجہ سے بطور ادب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

باب: مسجد کے اندر انگلیوں کو انگلیوں کے اندر داخل کرنا

باب ۳۲۳ تَشْيِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۲۲: حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عاتقہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے انہوں نے ایک شخص کو بائیں جانب کیا اور ایک دوسرے شخص کو دائیں جانب کیا پھر نماز ادا کی بغیر اذان اور تکبیر کے۔ جس وقت دو رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلی میں ڈال لیتے۔ یعنی دونوں گھٹنوں کے درمیان میں اور فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۴۲۳: مذکورہ سند سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

باب: مسجد کے اندر چپ لیٹ جانا کیسا ہے؟

۴۲۴: حضرت عباد بن حمیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ کو مسجد کے اندر چپ لیٹے ہوئے دیکھا آپ انہوں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

باب: مسجد کے اندر سونے سے متعلق

۴۲۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جو ان شخص تھے اور جو ان غیر شادی شدہ ہونے کی حالت میں مسجد کے اندر

۴۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا أَنَسُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ آتَا وَعَلَّقَتُهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ نَبِيٍّ مَسْرُوعٍ لَقَدْ لَمْ أَصَلِّ حَرْوَاءَ فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِقَضَائِهِمَا فَلَدَعْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَجَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَخَعَلَهَا بَيْنَ رُكُوعَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا زَأَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ-

۴۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا النَّضْرُ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَلَا تَكْزَحُوا-

باب ۳۲۴ الْإِسْتِغْلَاءُ فِي الْمَسْجِدِ

۴۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَتَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَقِيبَةَ اللَّهِ زَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلِغًا فِي الْمَسْجِدِ وَاجْتِئَا إِخْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْآخِرَى-

باب ۳۲۵ النَّوْمُ فِي الْمَسْجِدِ

۴۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ

يَتِمُّ وَهُوَ شَابٌ عَرَبٌ لَا أَهْلَ لَهْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق

۷۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کے اندر تھوکتا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو زمین کے اندر دفن کر دو یا دوا دو (اوپر سے مٹی ڈال کر)۔

باب: مسجد کے اندر قبلہ کی جانب تھوکتا

منع ہے

۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کی دیواروں پر تھوک یعنی بلغم دیکھا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مسل دیا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو۔ یعنی اس کی جانب توجہ کرتا ہے اور اس کے سامنے کی جانب تھوکتا ہے (معلوم ہوا کہ قبلہ کی جانب تھوکتا سخت قسم کی بے ادبی اور بد نصیبی ہے)

باب: بحالت نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب

تھوکنے کی ممانعت

۷۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو سنگریوں سے مسل دیا اور سامنے اور دائیں جانب سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے کی طرف تھوکتا چاہئے۔

باب: نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے

کی اجازت

۷۲۹: حضرت طارق بن عبداللہ محارب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز پڑھنے میں

بَابُ ۳۲۶ البصاق فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَتَحْتَ زَهْدَةٍ فَهَذَا۔

بَابُ ۳۲۷ النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّرَ الرَّجُلُ

فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۷۲۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَصَافًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَخَرَّكَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ بَصُفًا فَلَا يَتَنَخَّرُ بَلَّ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

بَابُ ۳۲۸ ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ

الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ

۷۲۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نَعَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَخَرَّكَهَا بِخَصَافَةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ الْيُسْرَى۔

بَابُ ۳۲۹ الرُّخَصَةُ لِلْمُصَلِّيِّ أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ

أَوْ تَلْفَاءَ شِمَالِهِ

۷۲۹ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُصَوِّرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثٍ

مشغول ہو تو تم سامنے اور دائیں جانب تھوکو بلکہ پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوکو اگر وہاں پر جگہ موجود ہو (مطلب یہ ہے کہ اس جانب دوسرے نمازی نہ ہوں) ورنہ تم یہ کرو پھر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوک پھر اس کو سل دیا۔

باب: کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہئے؟

۴۰: حضرت علاء بن خثیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تھوک پھر آپ ﷺ نے اس کو سل دیا اپنے بائیں پاؤں سے۔

باب: مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

۴۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں بیت اللہ شریف کی طرف باغم دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا ایک خاتون قبیلہ انصار میں سے کھڑی ہو گئی اور اس کو رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا یہ کیا عمدہ کام ہے۔

باب: مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے

وقت کیا ہے

۴۲: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد کے اندر داخل ہو تو اس طرح سے کہے اے خدا! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت مسجد سے باہر نکلے تو اس طرح کہے اے خدا میں آپ کے فضل کا محتاج ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الْمُصَافِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُ نَعْلِي فَلَا تَبْرُقْ مِنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَانْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تَلْفَافَةً بِشَاكِلِكِ إِنْ كَانَ قَارِعًا وَلَا فَهْجًا وَبَرِّقْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَقَلْبُهُ

بَابُ ۴۰ بَيِّنَاتُ الرَّجُلَيْنِ يَدْلُكَ بَصَافَةً

۴۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ سَعِيدِ بْنِ خُرَيْبٍ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الْيَعْقُبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَتَمَعُّ لِفَلَكَهُ بِرِجْلَيْهِ الْيُسْرَى.

بَابُ ۴۱ تَغْلِيْقُ الْمَسَاجِدِ

۴۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِدَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْعَوَّلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحَامَةً فِي قَلْبِ الْمَسْجِدِ فَجَبَّ حَتَّى أَخْمَرَ وَجْهَهُ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَشَعَتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا حُلُوفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا.

بَابُ ۴۲ الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ

الْخُرُوجِ عَنْهُ

۴۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمَلِيُّ نَصْرِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ رِبْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَعْبُدٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا حَبِيبٍ وَابَا أَسِيدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

باب: جس وقت مسجد کے اندر داخل ہو تو مسجد میں

بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے

۴۳۳ احقر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت بیٹھنے سے قبل ادا کرے۔

باب: بغیر نماز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد

سے باہر نکلنا

۴۳۴ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ جہوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں داخل ہوئے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرمائیں پھر بیٹھے ہوئے حضرات کے سامنے اب وہ لوگ آنے لگے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہیں شریک ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اور قسم قسم کے غدر و معذرت (بچے بھولنے) کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگ گئے۔ وہ ختم افراد و تعداد کے اعتبار سے اتنی کے قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی اور ان کے واسطے دعا مانگی اور ان کے تقویٰ کی باتیں اندر دماغ پر چھوڑ دیں یہاں تک کہ میں حاضر ہوا اور میں بھی ان حضرات میں شریک تھا (جو کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر قسم فرمایا جس طریقہ سے کوئی شخص غصہ کی حالت میں مسکراتا ہے پھر فرمایا کہ تم آؤ۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدنا تھا؟ (سوار ہونے کے واسطے)

باب ۴۳۳ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَبْلُ

الْجُلُوسِ فِيهِ

۴۳۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَخَذَكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْجِعْ وَتُحْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَحِلِسَ۔

باب ۴۳۴ الرَّخَصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ

الْخُرُوجُ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

۴۳۴ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جِئْتُ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَدَا بِالنَّاسِ لِيُحْجِدُوا فَرَجَعَ فِيهِ وَتُحْفَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ حَاءَهُ الْمُحَلِّفُونَ فَلَقِبُوا بِمُحَلِّفُونَ إِلَيْهِ وَبِخَلِيفُونَ لَهُ وَكَانُوا يَضَعُوا وَتَمَانِينَ وَخَلَا قَبِيلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامِيْنَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَوَكَّلُوا سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ نَسِمَ نَسِمَ الْمُعْصَبُ ثُمَّ قَالَ تَعَالَى فَحَنُتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ سَمِعْتَ ظَهْرَكَ فَلَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتَ إِنِّي سَاخِرُجٌ مِنْ مَسْجِدِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لِيِنْ خَدَّكَ الْيَوْمَ حَدِيثٌ حَذِثَ لِرِضَى بِي عَنْهُ لِيُؤْثِرَكَ

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دوسرے دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں اس سے واقف ہوں کہ میں ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (مطلب یہ ہے کہ اس کی ناراضگی دور ہو جاتی) اور مجھ کو خوب باتیں بتانا آتی ہیں لیکن خدا کی قسم! اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ اگر میں آج آپسے جھوٹ کہہ دوں گا تو آپ ﷺ مجھ سے رضا مند ہو جائیں گے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ ﷺ کو ناراض کر دے گا کیونکہ اللہ عزوجل ظاہری اور باطنی تمام طریقہ کے کام سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے راز سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے بھید کو آپر کھول دے گا اور میں آج ہی آپسے ٹھیک ٹھیک طریقہ سے کہہ دوں تو آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن مجھ کو تو قلع ہے کہ اللہ عزوجل میری غلطی معاف فرما دے اور آپ ﷺ کو مجھ پر مہربان فرما دے خدا کی قسم جس وقت کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ نہیں گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص طاقتور اور دولت مند نہیں تھا یعنی مجھ کو کوئی کسی قسم کا غدر نہیں تھا اور نہ ہی میں غلیل و مریض تھا نہ میں بالکل ہی حقیر و فقیر تھا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ فرمایا اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے متعلق فیصلہ فرمائے بہر حال میں کمزور ہوا گیا اور رخصت ہو گیا۔ (مختصر)

باب: جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اُس

کے متعلق

۳۵۷ حضرت ابوسعید بن مہزیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت بازار جایا کرتے تھے دو بھونجی (سلی اللہ علیہ وسلم) میں تو ہم لوگ مسجد کے پاس سے گزرتے اور وہاں پر غماز ادا فرماتے۔

أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُسَبِّحُكَ عَلَىٰ وَلِيِّكَ خَدْنُكَ خَدْبُكَ صَدَقَ نَحْدُكَ عَلَىٰ رِجْلَيْهِ إِنِّي لَأَرَاهُ فِيهِ عَفْوُ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا كُنْتُ فَعَلْتُ أَتَوَى وَلَا أَسْرَ بَيْنِي جِئْتُ تَعَلَّفْتُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ قَوْلُهُ حَتَّىٰ يَقْصِيَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَقُصْتُ فَمَصِيتُ مُخْتَصِرًا۔

باب ۳۳۵ صَلَوةُ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى

الْمَسْجِدِ

۳۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَغْوَيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي الْحَذَّافِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَحْبَبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ الْمُعَلَّى قَالَ كُنَّا نَعْدُو إِلَى السُّوْفِيِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمَرَّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ۔

باب: مسجد میں بیٹھ کر نماز کا

مختصر رہنا

۳۶۷. حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشر فرشتے دعا مانگتے ہیں تمہارے میں سے اس شخص کے واسطے جو کہ بیٹھا رہتا ہے اس جگہ پر کہ جہاں پر اس نے نماز ادا کی جس وقت تک اس شخص کا وضو ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے خدا مغفرت فرما دے اس شخص کی اور اس پر رحمت نازل فرما۔

۳۶۸. حضرت اسلم ساعدیؓ جیو سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد کے اندر نماز ادا کرنے کا مختصر رہتا ہے تو گویا کہ وہ شخص نماز ہی میں ہے (یعنی اس کو نماز ادا کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے)۔

باب: جس جگہ پر اونٹ پانی پیتے ہیں اُس جگہ پر نماز

ادا کرنا ممنوع ہے

۳۶۸. حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے رہنے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

باب: ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

۳۶۹. حضرت جابر بن عبداللہؓ جیو سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ ہجرت کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا: میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اور پاک کرنے والا حتم جائز قرار دیا گیا تو جس جگہ پر میری امت میں سے کوئی شخص نماز کو حاصل کر لے یعنی نماز ادا کرنے کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کر لے اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو۔

باب: یورپ پر نماز ادا کرنے سے متعلق

باب ۳۶۶ التَّغْيِيبُ فِي الْجُلُوسِ فِي

الْمَسْجِدِ وَالتَّطَارُ الصَّلَاةِ

۳۶۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصْلِيُّ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَضَلَّةٍ أَدَّى صَلَّى فِيهِ مَالَهُ يُحَدِّثُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ

۳۶۸. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبَةُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ أَنَّ نُبَيْلَ بْنَ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

باب ۳۶۷ ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَنْطَابِ الْأَيْلِ

۳۶۸. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَنَسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَنْطَابِ الْأَيْلِ

باب ۳۶۸ الرَّخَصَةُ فِي ذَلِكَ

۳۶۹. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ هَكَذَا أَتَيْنَا أَهْلَ الْأَنْدَلِ رَجُلٌ مِنْ أَتْبَاعِي الصَّلَاةَ صَلَّى

باب ۳۶۹ الصَّلَاةُ عَلَى الْحَصِيرِ

۳۰۷۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلیمؓ میں نے چاہا کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر نماز ادا کیا کروں (بطور تبرک کے) تو رسول کریم ﷺ ان کے مکان میں تشریف لائے انہوں نے ایک بوریا اٹھایا پھر اس کو پانی دھویا رسول کریم ﷺ کو کھانے اس پر نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ تہنیک کے ہمراہ حضرت انسؓ اور میرا اُمّ سلیمؓ ہمیں نے نماز ادا کی۔

باب: جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان

۳۰۸۔ حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے جا نماز پر۔

باب: منبر پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۳۰۹۔ حضرت ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کہ جب وہ حضرت بل بن سعد ساعدیؓ غزوہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ منبر نبویؐ پر تہنیک سے متعلق بحث میں مشغول تھے کہ یہ منبر نبویؐ کی کونسی قسم کی گزری کا ہے آخر کار انہوں نے حضرت بلؓ سے اس سے دریافت کیا کہ خدائی قسم میں اتنی غرات سے واقف ہوں کہ یہ منبر جس گزری کا ہے اور میں نے دیکھ ہے کہ جس وقت پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جس وقت یہی مرتبہ رسول کریم ﷺ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے آپ خاتون کے پاس کہ جن کا نام حضرت بلؓ سے پوچھ لیا یہ بتلویا کہ تم اپنے غلام سے جو کہ چاہی ہے یہ بات کہہ کر چند گزریاں تیار کرو کہ جو جن پر میں بیٹھ سوں لوگوں سے گفتگو کرنے کے واسطے (یعنی وہاں اور شہیتہ کرنے کو) اس خاتون نے اپنے غلام کو حکم فرمایا اس نے منبر تعمیر کیا تا کہ (نامی جھاڑ کے درخت کی گزری) ہے۔ اور اس خاتون کے پاس لے آیا۔ اس خاتون نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے حکم فرمایا وہ یہاں پر رکھا گیا

۳۰۷۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدٌ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ سَعِيدِ الْأَمَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّهُ سَلِيمٌ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَجِدَهُ مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَبَّدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَصَحْنَتْ بِنَاءً فَصَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَةً.

بَابُ ۳۰۸ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

۳۰۸۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيُ عَلَى الْخُمْرَةِ.

بَابُ ۳۰۹ الصَّلَاةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

۳۰۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْزَنٍ عَنْ الْأَوْحَادِيِّ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ وَفِيهِمْ أَهْلُ الْوَأْدِ هِيَ الْمَيْمِرُ وَمَعَهُمْ عُوْدُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا عَرَفَ بِهِ هُوَ وَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَصَبَّحَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُلَانَةَ الْأَمَوِيَّةِ فَقَدْ سَمِعَتْ سَهْلَ بْنَ مَرْثَدَةَ عَمَلَتِ الْخُجَّازِ أَنْ يُعْمَلَ لِي أَهْلُ الْوَأْدِ أَتَجْلِسُ عَلَيْهِمْ إِذَا عَمَلْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَعَبَّدَتْ فِي بَيْتِهَا الْغَدَاةَ ثُمَّ حَمَاهَا بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَوُضِعَتْ هُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعِي فُصِّلِي عَلَيْهِ وَخَمَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَنِي وَهُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ لَزَمَ الْفَقِيرَ فَيُصَلِّي فِي حَصِيرٍ أَصْلِي الْبَيْتِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا قَرَعَ أَقْلًا عَسَى نَأْسٍ فَقَالَ يَا

پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صبح نماز میں پہنچے اور اس پر چڑھے۔ پھر نماز ادا فرمائی اور خمیر کی پھر رکوع فرمایا اس پر آم خمیر۔ اس کے پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا۔ پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوئی تو منبر پر چلے گئے اور جس وقت نماز سے فراغت ہوئی تو لوگوں کی جانب توبہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگو! میں نے یہ کام اس واسطے کیا ہے تاکہ تم لوگ میری تابعداری کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

باب: گم شدہ پر بیعت کرنا اور ادا کرنے کا بیان

۴۳۳ ۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گم شدہ پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خمیر کی جانب تھا۔

ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هٰذَا لِشَاوَا بَنِي وَنَعْلَمُوْهُ صَلَوَاتِيْ۔

بَابُ ۴۳۴ الصَّلٰوةُ عَلٰی الْجَمَاعِ

۴۳۳ ۲۔ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ غُرَيْرٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي غُرَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُقُ عَلٰى جَمَاعٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى حَيْثُ۔

عرب کا گدھا:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ عرب معشر میں گم شدہ کا استعمال۔ معنی یہ ہے کہ جب کسی نماز میں اور اس پر سوار ہونا چاہیں نہیں کہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا فرماتے وقت رکوع اور سجدہ۔ ارشاد فرماتے تھے اور خمیر مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے اور بیت اللہ شریف مدینہ منورہ سے جنوب میں واقع ہے۔

۴۳۴ ۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گم شدہ پر نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خمیر کی جانب تھا اور بیت اللہ شریف ان کے پیچھے واقع تھا۔

۴۳۴ ۲۔ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ حَزْنَةَ عَنْ اَبِي حَنْبَلٍ عَنْ اَبِي غُرَيْرٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي غُرَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُقُ عَلٰى جَمَاعٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى حَيْثُ وَرَأَيْتُ اَخِيَّ حَنْبَلَ بْنَ اَبِي حَنْبَلٍ يَخْلُقُ عَلٰى لَوْحٍ يَخْلُقُ عَلٰى جَمَاعٍ وَخَبَرْتُ يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي غُرَيْرٍ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ حَزْنَةَ عَنْ اَبِي حَنْبَلٍ۔

⑨

کِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کے متعلق احادیث

باب: بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا

۳۵۷ ۷ حضرت براء بن مازب بن سہز سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب آپ ﷺ نے سولہ ماہ تک نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ مبارک فرمایا۔ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کر کے قبیلہ انصار کی ایک قوم کے نزدیک گیا اور وہ قبلہ کی جانب نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ مبارک فرمایا ہے ان لوگوں نے یہ بات سننے کے فوراً بعد ہی (بحالت نمازی) بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔

باب: کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا

لازم نہیں ہے

۳۶۱ ۷ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے اور سفر میں چاہے جس جانب اس کا چہرہ ہو (آپ ﷺ اس طرف ہی نماز ادا فرماتے) حضرت عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

۳۷۷ ۷ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ ۳۳۳ اسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ

۳۵۷ ۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَنْدَلُسِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ بْنِ أَبِي ذَابِلَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الرَّأْيِ فِي غَارِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ نَيْبِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ لَدَى كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَخْبَرَهُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

بَابُ ۳۳۴ الْحَالُ الَّذِي يَجُوزُ

عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۳۶۱ ۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ إِلَى الشَّعْرِ حَتَّى مَا تَوَشَّهَتْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْعَلُ ذَلِكَ.

۳۷۷ ۷ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ خَمْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جس طرف اس اونٹنی کا رخ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہی اسی پر ادا فرماتے لیکن نماز فرض اس پر ادا نہ فرماتے۔

باب : اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس جانب نہیں تھا ۷۴۸ : حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قبلہ میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کی رات رسول کریم ﷺ پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم ہوا کہ آپ ﷺ کو کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا۔ یہ بات سن کر لوگوں نے (بجائے نماز میں) بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر لیا۔ پہلے ان کے رخ ملک شام کی جانب تھے پھر ان کے رخ بیت اللہ شریف کی جانب پھر گئے۔

باب: نمازی شخص کے سترہ سے متعلق

۴۴۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے غزوہ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نماز کی شخص کا سترہ کس طرف ہونا ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس قدر (اونٹ وغیرہ کے) پالان کی کپڑی ہوتی ہے (ایک ہاتھ کے قریب قریب) اگر نماز کا سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے ہو تو اس کے سامنے سے نماز کی گزرنے سے منع نہیں ہے۔

۷۵۰ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے سامنے کی جانب نیزہ گاڑ لیا کرتے تھے پھر انکی طرف رخ فرما کر نماز ادا فرماتے۔

باب: نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز

پڑھنا چاہئے

۷۵۔ حضرت سہل بنی ابی حمزہ غزوہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَهَبَ قَالَ أَحْمَرُ بْنُ بُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ نَوَاحِيَهُ وَ
يُؤَيِّرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكُونَةُ.

بَابُ ٢٢٥ لِسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ

بَعْدَ الْإِجْتِهَادِ

٤٣٨ أَحْرَجْنَا قَتِيبَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يَنْتُمُ النَّاسُ بِقِيَادَةِ فِي صَلَوةِ
الصُّبْحِ جَاءَهُمْ ابْنُ قَفَالٍ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةُ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ
يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى
النَّامِ قَائِمَةً وَإِلَى الْحُجَّةِ.

بَابُ ٣٣٦ سُرَّةُ الْمُصَلِّي

٤٣٩ أَخْبَرَنَا الْعَسْكَرِيُّ عَنْ مُعْتَمِدِ الْقُورِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُبَيْدُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عُرْوَةَ تَوَكَّلَ عَنْ سُفْرَةٍ الْمُصَلِّي فَقَالَ يَنْدُ مِنْ مَوَاجِرَةِ الرَّحْلِ -

٥٥٠ أَحْمَرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتَا نَافِعَ بْنَ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَمِيَّةَ ثُمَّ يَصْلِي الْيَتِيمَ.

بَابُ ٣٣٧ الْأَمْرُ بِالذُّنُوبِ مِنَ

المستمر

٥١ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَسْلَقُ بْنُ مَسْعُودٍ

موسیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص سوچہ کر کے نماز ادا کرے تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ سوچے کہ جو کچھ ایک کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ شیطان اس شخص کی نماز کو روک دے (خراب کر دے)

باب: نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا

ہونا چاہئے؟

۷۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما اور حضرت حسان ابن علیہ رضی اللہ عنہما بھی تھے آپ ﷺ نے دروازہ بند فرمایا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس وقت آپ ﷺ نکلتے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کیا طریقہ بیان کیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ایک ستون کو پاؤں پائے یا درو ستون کے انہیں پائے اور تین ستون پیچھے کی طرف اور اس دور میں بیت اللہ شریف سے ستون پر تھا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی دو بار سے تین بار سے فاصلہ سے۔ (اس حدیث سے اس کے برابر نماز کا سترہ ہونا چاہئے)

باب: بحالت نماز کو کسی شے کے سامنے سے گزرنے

سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کوئی شے سے نہیں

۷۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے سامنے کوئی شے آرن نہ جائے گی۔ جو کہ پالان کی کڑی ہے۔ برابر ہو لیکن اس کے سامنے سے اگر کوئی بڑی کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز و صورت اور کھڑکی اور کاجیہ فاسد نہ دے گا (جبکہ یہ تین اشیا نمازی کے سامنے سے نہیں گزریں) عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوذر سے

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرٍ وَفُتِلَ مِنْهُ لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَواتَهُ

باب ۳۳۸: مَقْدَرُ

فُلِكَ

۷۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْبِ بْنِ فِرَاءَ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَا سَمِعْتُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُفَّةَ هُوَ وَأَسْمَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ حَفْصَةَ الْخَضِرِيُّ فَأَعْلَفَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ حَرْحَرَةَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقَلَ عُثْمَانُ عَنْ بَسَارِهِ وَعُثْمَانُ غَضِبَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِثَامَةُ أَعْيَدُوْهُ وَآدَاءُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُؤْمِنُ بِهِ عَلَى سَيْبِهِ أَعْيَدُوْهُ ثُمَّ صَلَّى وَ حَقَلَ نَبْتَهُ وَ نَبِيَّ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ

باب ۳۳۹: ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ وَمَا لَا يَقْطَعُ

إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سِتْرَةٌ

۷۵۵: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَنَا بَرَاءُ بْنُ خَدِجَةَ يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا بِصَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يَسْتَرُّهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَجْزَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَجْزَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَواتَهُ الْخُرُافَ وَالْجَسَارَ وَالْخَلْفَ الْأَسْوَدَ فَلَمْ يَمَنْعْ

دریافت کیا یہ وہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ اگر زرد یا لال رنگ کا سنا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم نے بھی رسول کریمؐ سے دریافت کیا جس طریقہ سے تم نے مجھ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ لاکھ شیطاں ہوتا ہے۔

۵۴ حضرت قتادہؓ جو سنے نے فرمایا کہ میں نے جابر بن عبدہ جو سنے سے دریافت کیا کہ کس شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں کہ جس عورت کو حیض آ رہا ہوتا ہے تو اس عورت کے سامنے سے گزرنے اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ لیکن نے فرمایا کہ شعبہؓ نے اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہے (یعنی رسول کریمؐ کا ارشاد مبارک قرار دیا ہے)۔

۵۵ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت فضل بن عباسؓ میرے دونوں ایک ہی گدھے پر سوار ہو کر پہنچے اور رسول کریمؐ سورتہ نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو ہم لوگ گدھے کے سامنے سے گزرے پھر ہم لوگ اُترے اور گدھے کو چھڑ دیا وہ رسول کریمؐ کو لپکتے کے سامنے گھاس چرتا رہا اور رسول کریمؐ سورتہ نے ہم کو کچھ نہیں کہا (یعنی مبارک عمل پر تنقید نہیں فرمائی)۔

۵۶ حضرت فضل بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ سورتہ ایک دن حضرت عباسؓ سے دو قات پہنچے تھے کہ ایک اے ہم لوگوں کے پاس ایک گدھی تھی اور ایک تھی جی وہ گدھی گھاس کھا رہی تھی رسول کریمؐ سورتہ نے نرم و نرم اور فانی اور وہ دونوں آپؐ سے پہنچے تھے سامنے تھیں آپؐ سے پہنچے تھے نماز کے سامنے تھے ان کو نہ تو بنایا اور نہ دوسری طرف بھگایا۔

۵۷ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ دوہا عقبہ بنوا شام میں سے ایک لڑکا ایک گدھے پر سوار ہو کر کسی جگہ جا رہے تھے اور آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے میں مشغول تھے چروہ و بخیرہ اور نماز میں شرکت کر لی تمام لوگوں نے نماز ادا کی اور آپؐ سورتہ نے بھی نماز ادا فرمائی کہ اس دوران

الْأَسْوَدُ مِنَ الْأَخْضَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

۵۴ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهَيْشَاءُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا تَنْطَعُ الصَّلَاةُ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْخَائِضُ وَالْكَلْبُ فَإِنْ يَخْشَى وَفَعَلَ شُعْبَةُ۔

۵۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَبَا وَهْبٍ فَقُلْتُ عَلَى أَقَاتٍ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِغُفْرَةٍ ثُمَّ وَجَّهَ تَحِلَّةً مَعَهَا فَمَرَرْنَا عَلَى نَعْسِ الصَّبِّ فَمَرَرْنَا وَتَرَكْنَا هَذَا نَزْعًا فَلَمْ تَقُلْ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۵۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنَاحٌ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَاسِ قَالَ زَاوَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنَةَ لَنَا وَلَنَا تَحْلِيَةً وَجَمَادَةَ تَزْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَهَمْنَا نَبِيَّ يَذِيهِ فَلَمْ يَرْحَأْ وَلَمْ يُوَحِّزْ۔

۵۷ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَالَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَحْسَى بْنَ الْحَارِثِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ مَرْثِيَّ يَذِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى جَمَادٍ نَبِيَّ يَذِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دولڑکیاں حاضر ہوئیں جو کہ خاندان عبدالملک میں سے تھیں وہ لڑکیاں دوڑتی ہوئی پہنچیں اور آپ ﷺ کے گھٹنوں سے وہ لڑکیاں لپٹ گئیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو چھڑایا اور نماز کی نیت نہیں توڑی۔

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُضِلُّنِي فَتَرْتَوِي وَدَخَلُوا مَعَهُ فَضَلُوا وَلَمْ يُصْرِفْ قَعَةً ثَلَاثَ جُمُعَاتٍ تَسْعِيَابَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذُوا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَّغَ نَبْهَتَهُ وَلَمْ يُصْرِفْ۔

خلاصہ الباب علامہ کرم بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کسی جانور یا انسان کے نماز کے سامنے سے گزر جانے سے نماز قاصد نہیں ہوتی۔

۷۵۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھی اور آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول رہتے تھے تو جس وقت میں اٹھنا چاہتی تو مجھے برا لگتا کہ میں وہاں سے اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے سے نکلوں چنانچہ میں آپ ﷺ کے سامنے سے آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

۷۵۸ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُوذٍ قَالَ خَلَقْنَا حَالِدًا قَالَ خَلَقْنَا شُعْنَةَ عَنْ مُسْعُوذٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُضِلُّنِي فَأَدَا أَرَذْتُ أَنْ أَقُومَ فَحَمَّ هُتَ أَنْ أَقُومَ فَأَمَرَنِيَنَّ يَدَيْهِ السَّلَاسِلُ الْبَلَاءُ۔

باب استرہ کے اور نماز کے درمیان سے نکل جانے کی وعید

باب ۳۵۰ التَّشْدِيدُ فِي الْعُرُودِ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُرَّتِهِ

۷۵۹ حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے ان کو ابوجہم کے پاس بھیج دیا اس سوال پر کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کیا بات سنی ہے؟ اس شخص کے متعلق جو کہ نماز کے سامنے سے گزر جائے۔ ابوجہم نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی نماز کے سامنے سے گزرے اگر وہ شخص یہ بات جانے کہ نماز کے سامنے سے گزرنے سے کس قدر گنہگار ہے تو وہ شخص چالیس روز تک کھڑا رہنا ممدہ اور بہتر سمجھے نماز کے سامنے سے نکل جانے سے۔

۷۵۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُورِبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ يُسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَوْ جَعْفَرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بَغِمَ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَا دَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَكْفَى أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۷۶۰ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ یہ بات نہ مانے تو اس سے جھڑا کرے۔

۷۶۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ وَهْبٍ بِي سَلَّمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ يُضِلُّنِي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ أَمْرًا لَلْبَلَاءِ۔

باب: مذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق

۶۱۔ حضرت کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر دو رکعات بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارہ پر ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے اور طواف کے درمیان میں کوئی شے حائل نہیں تھی (یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور وہ سامنے سے گزرتے جاتے تھے)۔

باب: سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۶۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات میں نماز ادا فرماتے تھے اور میں ان کے رخ کے سامنے بیت اللہ شریف کی جانب لیٹی رہا کرتی تھی۔ آپ ﷺ کے ہنر مبارک پر اور جس وقت آپ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے تو آپ ﷺ مجھ کو نیند سے بیدار فرماتے میں وتر ادا کرتی۔

باب: قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق

متعلق

۶۳۔ حضرت ابو مرثد غنوی جو سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز نہ پڑھو قبروں کی جانب اور تم لوگ قبروں پر نماز نہ پڑھو۔

باب: تصویر والے کپڑے پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

۶۴۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس میں تصاویر تھیں میں نے اس کو اٹھا کر خالق میں رکھ دیا۔ رسول کریم ﷺ اس جانب نماز ادا فرماتے تھے آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے عائشہ اتم اس کپڑے کو بنا دو چنانچہ میں نے اس کپڑے کو تار کر اس کے نیچے بنا

باب ۴۵۱: الرُّحْصَةُ فِي ذَلِكَ

۶۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَيْهَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ عَجِيزِ بْنِ عَجِيزٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سِتًّا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْ بَيْعَاتِهِ فِي خَابِئَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَابِ أَحَدٌ۔

باب ۴۵۲: الرُّحْصَةُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّاسِ

۶۲۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَارًا فِدَةً مَعْتَرِضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْفَلَكِ عَلَى فَوَائِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤَيِّرَ الْفَلَاحِي قَاوَزَتْ۔

باب ۴۵۳: النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقَبْرِ

۶۳۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّوَيْدُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نُسْرِ بْنِ عَيْنِدٍ اللَّهُ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ عَنْ أَبِي مُزَيْدٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَعْبُسُوا عَلَيْهَا۔

باب ۴۵۴: الصَّلَاةُ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

۶۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي نِجْنٍ ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَعَلَّمَنِي إِلَى سَهْوَةٍ فِي الثَّيِّبِ لَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا

لے۔

عائسہ تجریہ علی قدر غلۃ ففعلتہ وسابغہ۔

باب: نمازی اور امام کے درمیان سترہ

باب ۳۵۵ الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ

کاکم

وَبَيْنَ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ

۶۵۷ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم کے پاس ایک بوری تھا آپ دن کے وقت اس کو بچھا کر تھے اور رات کے وقت اس کی آؤ فرماتے اور نماز ادا فرماتے۔ لوگوں کو ہم بواتو وہ آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے اور ان کے اور آپ کے درمیان ایک بوری تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس قدر عمل کرو کہ جس قدر تم عمل کی طاقت اور قدرت رکھتے ہو۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل اس کو اجر کے دینے سے نہیں ٹھکتا اور تم لوگ ہی ممکن محسوس کرنے لگتے ہو اور بلاشبہ اللہ عزوجل کو وہ عمل بہت زیادہ پسندیدہ ہے جو بیعتی اور پابندی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اگرچہ وہ عمل تم ہی ہو۔ پھر آپ نے وہاں پر نماز ادا کرنا چھوڑ دی اور ابھی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ کو تیرہ دو دینا سے ہی اٹی لیا اور آپ جس وقت کوئی کام انجام دیتے دیتے تو آپ نے بڑی جلی سے وہ کام انجام دیتے۔

۶۵۸ - أَحْرَمًا فَتَنَّهُ فَإِنْ خَلَّتْ غِيَابُ غَدَاةٍ عَنْ سَعِيدٍ أُنْفِرَتْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ غَابِثَةَ فَإِنْ كَانَ لِزَيْنٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصِيْرَةٌ سَمِعَتْ بِالْهَيْدِ وَتَخَضَّرَهَا بِالْبَلْبِ فَيَقْبِلُ فِيهَا فَيَقْبِلُ لَهَا النَّاسُ فَصَلُّوا بِصَلْوَتِهِ وَنِسَاءً وَنِسَاءً الْخَصِيْرَةُ فَقَالِ الْكُفْرَاءُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطْفِرُونَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يُبْطِلُ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَذْوَمُهُ وَإِنْ كُنْ لَمْ تَزَلْ مُعَاذَ ذَلِكَ لَمَّا عَاذَلَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَمَّهُ۔

خلاصہ الباب: چوتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہ مزاج مبارک ایسا نہیں تھا کہ کچھ دن کسی کام کو انجام دیا اور پھر اس کو نہ کرے۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

باب ۳۵۶ الصَّلَاةُ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ

۶۶۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا: ایک کپڑے (تہ بند میں) نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ (اگرچہ بارہ تیرہ سو) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں اور نماز سب کو ادا کرنا چاہتے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی۔

۶۶۲ - أَحْرَمًا فَتَنَّهُ نَزَّ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ زَيْنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْ لَيْكَلَتْهُ ثَوْبَانِ۔

۶۶۳ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں دیکھا آپ

۶۶۴ - أَحْرَمًا فَتَنَّهُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَسَّاعِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

مکتبہ و ایک کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوں اور اس کے دونوں کنارے آپ صریحاً سے کندھوں پر تھے۔

باب: صرف کرتے میں نماز ادا کرنے

کے متعلق

۶۸۷ حضرت سلمہ بن اویس نے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جاکر میں جاتے وقت صرف کرتا ہی پہن لیا کرتا ہوں کیا اس طریقے سے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نماز ادا کرو اور اس میں ہنسی لگاؤ اگرچہ ایک کانٹے کا ہو۔ (تا کہ تم ماری ستر نہ مل سکے)۔

باب: تہہ بند لنگی میں نماز ادا کرنا

۶۹۷ حضرت سہیل بن سعید بن مسروق سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازیں ادا فرماتے تھے جب بندہ کو ہاتھ ہوئے لڑکوں کی طرح سے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت وہ لوگ سجدہ میں جاتے تھے تو پیچھے ہی تہہ بند سے ان کی ستر دکھائی دیتی تھی) تو خواتین کو ہاتھ کاہ (سجدہ سے) ستر دکھائی دیتی تھی وقت تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہوں۔

۷۰۷ حضرت عمرو بن سلمہ بن مسروق سے روایت ہے کہ جس وقت میری قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آتی تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ دم رکھتا ہو تو انہوں نے مجھ کو پایا (کیونکہ میں قرآن کریم کا زیادہ دم رکھتا تھا) اور روع اور سجدہ مجھ کو سکھاتا تھا میں نماز کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میرے جسم پر ایک بوسیدہ قسم کی چادر ہوتی تھی اور لوگ میرے والد سے عرض کرتے کہ تم اپنے لڑکے سے تہہ بند سے ہم سے پردہ نہیں کرتے۔

باب: اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو

اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟

صلی اللہ علیہ وسلم یصلیٰ فی ثوبٍ واحدٍ فی نیتِ اَو سَلَمَةٍ وَاجِدَ حَرَقَہِ عَلٰی عَاتِقِہِ۔

بَابُ ۳۵۷ الصَّلَاةِ

فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

۶۸۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْغَطَّافُ عَنْ قُوسِيٍّ لَمْ يَرَ اِمْرَاًةً عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الْخُوَاجِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيُّ لَأَكُونُ فِي الصَّلَاةِ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا الْقَمِيصُ أَتَأْصِلُ فِيهِ قَالَ وَرَزَا عَنكَ وَتَوَّ بِسَمْعِكَ۔

بَابُ ۳۵۸ الصَّلَاةُ فِي الْاَزَاكِ

۶۹۷ أَخْبَرَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُهَيْلِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَابِدِينَ اَزْوَاهُ كَهَنَةِ الْبَصَرِ قِيْلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَهُنَّ حَتَّى يَنْتَوِي الْاِرْحَالُ خُلُوسًا۔

۷۰۷ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُوْثٍ قَالَ اَسْمَاُ غَاصِيَةٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا رَزَعَ قَوْمِي مِنْ عَيْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا اِنَّهُ قَالَ لِيَوْمِكُمْ اَكْفَرُكُمْ قِرَاءَةً فِي الْقُرْآنِ قَالَ فَنَدَوْنِي فَعَلَّمَنِي الرَّكْعَةَ وَالسُّجُودَ فَكُنْتُ اَصْلَبَ بَيْنَهُمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ مُرَدَّةٌ مَقْبُولَةٌ فَكَانُوا يَقُولُوْنَ لَا يَمِيْ اِلَّا نَعْبُدُ عَشَا اِسْتِ اِيْنِكَ۔

بَابُ ۳۵۹ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ

عَلَى امْرَاَتِهِ

۷۷۱ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑکرات میں نماز ادا فرماتے اور میں اس وقت آپ ﷺ کے نزدیک ہوتی تھی اور میں اس وقت حالت جنس میں ہوتی تھی اور ایک ہی چادر ہوا کرتی تھی جس میں سے چادر کا کچھ حصہ رسول کریم ﷺ پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔

باب: ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ

کاندھوں پر کچھ نہ ہو

۷۷۲ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہ نماز پڑھے ایک ہی کپڑے میں جبکہ اس کے کاندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب: روشنی کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۳ حضرت مقہد بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ریشم سے بنی ہوئی ایک قبا بطور تحفہ کے بھیجی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کو پہن کر نماز ادا فرمائی پھر جس وقت آپ ﷺ کو نماز سے فراغت ہوئی تو آپ ﷺ نے حاکم سے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ پھر ارشاد فرمایا اہل تقویٰ کو اس کا پہن لینا مناسب نہیں ہے۔

خلاصہ الباب: نبی کریم ﷺ نے یہ اس لئے بیان کیا کہ یہ لباس خواہمیں کا ہے یا لباس اس طرح کے مردوں کا ہے جو کہ گناہ میں گھرے ہیں اور یا خداوندی سے غفلت میں رہتے ہیں۔

باب: نقشین چادر کو اوڑھ کر نماز

ادا کرنا

۷۷۴ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش و نگار تھے پھر نماز ادا فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو نماز میں (خشوع و خضوع)

۷۷۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْقُبُورِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

باب ۳۶۰ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي الْقُبُورِ الْوَاحِدِ

لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۷۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَدَّادٍ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْقُبُورِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

باب ۳۶۱ الصَّلَوةُ فِي الْحَرِيرِ

۷۷۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَبُخَيْرَةُ بْنُ حَفَّادٍ وَغُفَّةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْغُبَرِ عَنْ غُفَّةَ بِنْتِ غَابِرٍ قَالَ أَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوحَ حَرِيرٍ فَلَيْسَتْ لَهُ صَلَوةٌ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرُوحٌ لَزَعًا شَدِيدًا مَخْلُوجًا لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ

باب ۳۶۲ الرُّخَصَةُ فِي الصَّلَوةِ

فِي خِمِصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ

۷۷۴ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْطُ لَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْأَوْحَرِ عَنْ غُرَوةَ بِنْتِ الْوُثْبِ عَنْ غَابِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۷۷۷: (۱) ان نقش و نگار نے باز رکھا تم لوگ اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس کے عوض اون کا ایک کسبل لیاؤ۔

باب: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۸: حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن فرما کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ سامنے گاڑ دیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور اس نیزہ کے آگے سے کتا اور گدھا نکلتا تھا اور عورت بھی نکلتی تھی۔

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے

لگا ہوا ہے

۷۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سو جاتے تھے اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں کوئی چیز لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو دھو دیتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے۔ اس کے بعد نماز ادا فرماتے پھر اگر میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے لگ جاتے اگر کچھ لگ جاتا تو اسی قدر جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

باب: مونڑے پہن کر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۸۰: حضرت ہمام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور موزوں پہن کر نماز ادا فرمائی۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے موزوں سے نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَسَلَّمَ صَلَّى فِي حَيْضَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَعْنِيْ
اَعْلَامٌ هَذِهِ اَعْطُوْا اِلَيَّ اِبْنِ خَتْمٍ وَالتَّوْبَتَيْنِ بِالنَّجَايَةِ۔

بَابُ ۳۶۳ الصَّلَاةُ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غُرَيْبِ بْنِ أَبِي
حُثَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ فَرَعَزَ عَزْوَةً فَصَلَّى
إِلَيْهَا بَمُرٍّ مِنْ وَرَائِهَا الْكُتُبُ وَالْمَرْءَةُ وَالْبَحْتَارُ۔

بَابُ ۳۶۴ الصَّلَاةُ فِي

الشَّعَارِ

۷۷۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ
ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا بَخْمِي بْنُ سَعْدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُحُبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلَاسَ بْنَ عُمَرَ
يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا الْقَاسِمُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ
وَأَنَا خَانِصٌ طَائِفٌ فَإِنْ أَصَانَهُ لَمْ يَغْدُ إِلَى غَيْرِهِ
وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَغْدُو مَعَهُ فَإِنْ أَصَانَهُ يَتَنَبَّهٌ فَعَلَّ
يَمْلُ ذَلِكَ لَمْ يَغْدُ إِلَى غَيْرِهِ۔

بَابُ ۳۶۵ الصَّلَاةُ فِي الْخَفِيِّ

۷۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي جَهْمٍ عَنْ
هَمْدَانَ قَالَ رَأَيْتُ خَبْرًا بَاكَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ
وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ
فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ
هَذَا۔

باب: جوتہ پہن کر نماز ادا کرنا

۷۷۸۔ حضرت سعید بن یزید بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ جوتہ پہن کر نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

باب: جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے

کس جگہ رکھے؟

۷۷۹۔ حضرت مہد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اپنے پاس رکھے۔

باب ۳۶۶ الصَّلَاةُ فِي الثَّلَاثِينَ

۷۷۸۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْجٍ وَ عِثَّانُ بْنُ مُسَرٍّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ وَاسْمُهُ سَعِيدٌ أَنَّ يَزِيدَ نَضْرِي يَقُولُ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِينَ قَالَ بَعْدَ.

باب ۳۶۷ أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ

تَعْلِيَّةً إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

۷۷۹۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ قَوَاعِ تَعْلِيَّةٍ عَنْ يَسَارِهِ.

(۱۰)

کِتَابُ اِمَامَةِ

امامت کے متعلق احادیث

باب امامتِ صاحبِ علم و فضل کو کرنا چاہئے

۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات ہو گئی تو قبیلہ انصار کے حضرات نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے ایک امیر ہونا چاہئے اور ایک امیر تم لوگوں (مہاجرین) میں سے ہونا چاہئے! الگ امیر ہونا چاہئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا نماز کی امامت کا اس کے بعد تم لوگوں میں سے کس شخص کا دل خوش ہوگا؟ ابوبکر صریح کی امامت پر تو حضرات انصار نے جواب دیا کہ ہم لوگ ابوبکر کے آگے بڑھ جائے (امامت سے) خدا ہی بنا دماغتے ہیں۔

بَابُ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

۸۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَذَا مِنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ وَدِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا فُيِّضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ يَا أَمِيرُ وَبِكُمْ أَمِيرٌ فَاتَّاهُمُ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَنَا نَحْنُ أَنْ نُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَابِكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَنَا نَحْنُ فَلَمَّا نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَتَقَدَّمَ ابْنُ مَرْثَدٍ۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت:

واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت حضرات مہاجرین اور حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضامندی سے ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں امامت کبریٰ کا تذکرہ ہے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منقہ ہونے کا تذکرہ ہے اور نماز کی امامت بھی مراد ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ نماز کی امامت جڑ ہے دراصل امامت کبریٰ کا۔ بہر حال مقتدی حضرات کو چاہئے کہ اپنے سے جو شخص علم و فضل میں زیادہ ہو تو امام اس کو ہی بنانا چاہئے۔

باب ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

بَابُ ۲۶۹ الصَّلَاةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

۸۱۔ حضرت ابوالاعلیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ جن کا نام حضرت زبیرؓ سے روایت

۸۱۔ أَخْبَرَنَا وَهَابُ بْنُ أَبِي ثَوَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہے کہ حضرت زیاد نے (جو کہ حاکم تھے) ایک دن انہوں نے نماز میں تاخیر فرمادی تو حضرت ابن مسامت نے میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو کمری دے دی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے زیاد کی حالت عرض کی (یعنی وہ نماز میں تاخیر فرماتے ہیں) تو انہوں نے وامت کے نیچے اٹھی رکھ لی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات دریافت کی تھی جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کی انہوں نے میری ران پر ہاتھ مارا اور بیان کیا کہ رسول کریم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا کہ جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا کہ جس طریقہ سے کہ میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا۔ آپ نے فرمایا تم اپنی نماز کو وقت پر ادا کیا کرو یعنی اول وقت پر۔ پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز تکبیر پہنچو پھر تم پڑھو وہ نماز نفل بن جائے گی اور تم یہ بات نہ کہو کہ میں نماز سے فارغ ہو گیا میں نماز نہیں پڑھوں گا (کیونکہ وہ تم کو سخت تکالیف میں مبتلا کر دیں گے)۔

۷۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود جیسے سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلا حرج تم لوگ اس قسم کے لوگوں کو پاؤ گے جو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں ادا کریں گے پھر اگر تم اس قسم کے لوگوں کو پاؤ تو تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ساتھ نہ زاد اس کو نفل کی نیت کر کے۔

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون؟

۷۸۳: حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کہ سب سے زیادہ مدہ طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ اگر وہ شخص قرآن کی تلاوت میں برابر ہو تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ شخص امامت کرے اگر (اتفاق سے) ہجرت میں تمام کے تمام حضرات برابر ہوں تو جو شخص سنت نبوی (احادیث) سے زیادہ واقف ہو تو اس شخص کو امامت کرنا

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَعْلَبِ النَّزَّاءُ قَالَ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْقَلْبِ قَاتِبِي أَبُو صَابِئٍ قَالَ قُلْتُ لَكَ عُزَيْبٌ قَدْ خَلَسَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَخُذْ لَهُ صُحْبَةً وَبَادَ لِقَصْرِ عَلَى شَقِيَّتِهِ وَصَرَتْ عَلَى قَبْضِهِ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ حَتَّى سَأَلْتِي قَصْرَتَ قَبْضِي حَتَّى صَرْتُ قَبْضِي فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلْتِي قَصْرَتَ قَبْضِي حَتَّى صَرْتُ قَبْضِي فَقَالَ لَوْ لَهَا فَإِنْ أَذْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَمْ أَصَلِّ.

۷۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ دُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَسْتَفْرِغُونَ أَلْوَامًا تَصَلُّونَ الصَّلَاةَ بَعْدَ زَوَالِهَا فَإِنْ أَذْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا وَصَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوا هَذَا سُنَّةً.

باب ۳۷۰: مَنْ أَصَحُّ بِالْإِمَامَةِ

۷۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَعْلَبِ بْنُ جَبَالٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمَةِ أَفْرَزَهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانَُوا فِي الْفِرَاءِ وَ سِوَاهُ فَافْرَزَهُمْ فِي الْهَجْرَةِ فَإِنْ كَانَُوا فِي

چاہئے اگر اس میں بھی تمام کے تمام افراد برابر ہوئے تو جس شخص کی عمر دوسرے سے زیادہ ہو تو اس شخص کو امامت کرنا چاہئے اور دوسرے کسی شخص کو نہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص دوسرے شخص کی امامت کی جگہ میں پہنچ کر امامت کا فریضہ انجام دے یا اس کے عہدہ کی جگہ جا کر بیٹھے لیکن اس کی اجازت (رضامندی) سے۔

باب: جو شخص زیادہ عمر رسیدہ ہو تو اسکو امامت کرنا چاہئے ۷۸۳۔ حضرت مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریمؐ کو تین روزہ کی خدمت میں ایک روز حاضر ہوا اور میرے ہمراہ میرا چچا زاد بھائی تھا اور کبھی اس طریقہ سے نقل کیا کہ میرا ایک ساتھی تھا کہ حضرت رسول کریمؐ سے پہلے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم سفر میں نکلو تو کوک اذان اور تکبیر پڑھو اور امامت تم دونوں میں سے وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو۔

باب: جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو

امامت کرنا چاہئے؟

۷۸۵۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تین شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ان میں سے ایک شخص کو امام بن جانا چاہئے اور سب سے زیادہ حق دار امامت کرنے کا وہ شخص ہے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو یا عمدہ آواز سے تلاوت قرآن کرتا ہو۔

باب: جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص

بھی شامل ہو جو کہ تمام کا حکمران ہو

۷۸۶۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے اقتدار میں امامت نہ کرے۔ ”رنہ میں جو اس کی عزت کی جگہ پر لیکن اس کی رضامندی سے۔“ اور گئے کہ وہ رضامندی دل سے دی جا رہی ہے۔

الْمُهَجَّرَةُ سَوَاءٌ قَاغَلْتَهُمْ مَالِئَةً فَإِنْ كَانُوا فِي السَّيَةِ سَوَاءٌ قَاغَلْتَهُمْ يَسًا وَلَا تَوَلَّوْا الرُّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَفْعَلْ عَلَى تَكْوِينِهِ إِلَّا أَنْ يَأْتَاكَ لَكَ۔

بَابُ ۷۸۱ تَقْدِيمُ ذَوِي السِّنِّ

۷۸۳ أَخْبَرَنَا حَاجِبٌ بْنُ سَلَيْمَانَ الْفَيْجِيُّ عَنْ وَجْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عُرَيْلِبِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَا وَأَمْسَ عَنِّي وَقَالَ مَرَّةً آتَا وَصَاحِبٌ لِي فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا قَاغَلَا وَفَاتِنَا وَلْيُؤَمِّرْكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

بَابُ ۷۸۲ اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ

فِيهِ سَوَاءٌ

۷۸۵ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قِطَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّرْهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَخَفَهُمْ بِالْإِمَانَةِ أَكْبَرُهُمْ۔

بَابُ ۷۸۳ اِجْتِمَاعُ الْقَوْمِ

وَفِيهِمُ الْوَكِيلُ

۷۸۶ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِدْجَاءَ عَنْ أَنَسِ بْنِ صُلَيْجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَوْمُ الرُّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَخْلُسُ عَلَى تَكْوِينِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

بَابُ ۴۷۴ إِذَا تَعَدَّاهُ الرَّجُلُ

۴۷۴. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَنْفَعُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلَّغَهُ أَنَّ سَبْعِينَ عَشْرَ نَبِيٍّ عَوَّظَ عَمَّنْ بَيْنَهُمْ نَحْنُ ۖ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ فِي النَّاسِ مَعَهُ لَحِيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَاسِبِ الْأَوَّلَى فَحَاةً ۖ بِإِلَاقَةٍ إِلَى أَبِي تَنْكُرٍ فَقَالَ يَا أَبَا تَنْكُرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسِرَ ۖ وَلَقَدْ خَابَتِ الصَّلَاةُ فَقِيلَ لَكَ أَنْ تَوَدَّ النَّاسُ قَالَ نَعَمْ إِنْ يَنْتَ قَادَةً بِإِلَاقَةٍ وَتَقَدَّمَ أَبُو تَنْكُرٍ فَكَلَّمَ النَّاسَ وَخَاةً ۖ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فِي الصُّعُوبِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّبِّ ۖ وَآخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيَةِ وَكَانَ أَبُو تَنْكُرٍ لَا يَنْفِصُ فِي ضَلُوبِهِ فَلَمَّا كَثَرَ النَّاسُ التَّقَتْ قِيَادًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرَةٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَجَعَ أَبُو تَنْكُرٍ بِذِيهِ فَجَمَعَهُ اللَّهُ غَرَوْحَلٌ وَزَجَعَ الْفَهْقَرَى وَزَاةً ۖ حَتَّى قَامَ فِي الصَّبِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَجَ أَكْثَرُ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ بِأَيْمَانِ النَّاسِ مَا لَكُمْ جِئْنَا نَتَكَلَّمُ نَحْنُ ۖ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْنَاهُ فِي التَّصْفِيَةِ إِنَّمَا التَّصْفِيَةُ لِلْيَسَاءِ مِنْ ثَابِتٍ نَحْنُ ۖ فِي ضَلُوبِهِ فَيَنْفَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ جِئْنَا بِتَقْوَى سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا التَّقَتْ إِلَهُ يَا أَبَا تَنْكُرٍ مَا سَمِعْتُ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ جِئْنَا أَخْرَجْنَا إِلَيْكَ فَإِنْ

باب: جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرتا ہو

۴۷۴. حضرت سہل بن ساعد حبشی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا ہم ہوا کہ قید عمرو بن عفوف کی باہمی جنگ ہوئی تو آپ ان میں مصالحت کرانے کے واسطے تشریف لے گئے اور چند حضرات آپ کے ہمراہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جگہ وہاں پر روک لے گئے (تاخیر ہو گئی) اور نماز عظمہ کا وقت ہو گیا تو حضرت ہلالؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا اسے ابوبکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیر ہو گئی ت اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تم نماز کی امامت کر سکتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جی ہاں اگر تم چاہو۔ ہلالؓ نے تجھ پر بھی اور حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے تو ان سے تجھ پر بھی کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے صف کے اندر آپ کے پاس سے گزرتے ہوئے اور آپ نے ارادہ فرمایا کہ نماز میں شرکت فرمائیں کہ اس دوران انہوں نے دستک دینا شروع کر دیا لیکن ابوبکر صدیقؓ نے یہ نہایت نماز کی جانب خیال نہیں فرماتے تھے پس جس وقت لوگوں نے بہت زیادہ دستک دی تو انہوں نے دیکھا تو ان کو ہم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں آپ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ نماز کی امامت فرمائیں اس وقت ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور خداوند قدوس کا شکر ادا کیا اس پر کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امامت کے قابل خیال فرمایا تو وہ پیچھے پلے آئے یہاں تک کہ صرف میں شرکت فرمائی اور حضرت آگے بڑھ گئے آپ نماز کی امامت کر رہے تھے اور جس وقت نماز سے فراغت فرمائی تو لوگوں کی جانب خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگو! تم لوگوں کی یہ حالت ہے جس وقت تم لوگوں کو کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے بحالت نماز تو تم لوگ دستک دینے لگ جاتے ہو اور اسلئے کہ تم دینا تو خواہتین کے واسطے ہے اب جب وقت کوئی شخص بھان اٹھتی ہے کہ تو وہ اس جانب خیال کرے گا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس سے

سے نماز نہیں ادا کی میں نے جس وقت تمہاری جانب اشارہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو قحافہ کے صاحبزادے کے شان یا ان شان نہیں تھا کہ رسول کریم کی موجودگی میں امامت کریں۔

باب: اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟

۷۸۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ آخری نماز ایک کپڑے میں لپیٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

۷۸۹: حضرت مالک صدیقہ رحمہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رحمہما نے نماز کی امامت فرمائی اور حضرت عائشہ صغیرہ صنف میں تھے۔

باب: جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو ان کی اجازت

کے بغیر ان کی امامت نہ کرے

۷۹۰: حضرت مالک بن الحویرث رحمہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملاقات کے واسطے جائے تو (ان کی اجازت کے بغیر) نماز نہ پڑھائے۔

باب: نابینا شخص کی امامت

۷۹۱: حضرت محمد بن الرقیع سے روایت ہے کہ حضرت قتبان بن مالک رحمہما اپنی قوم کی امامت فرمایا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم مَا كَانَ يُسْمِعُ يَأْمُرُ أَيْمَنُ فَخَافَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۴۷۵ صَلَوةُ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ

۷۸۸ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُفَيْدٌ عَنْ أَبِي قَالَ أَجْرُ صَلَوةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ مَتَوَشِّعًا خَلْفَ أَبِي نَكْرٍ۔

۷۸۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا نَكْرٌ بْنُ عِيسَى صَاحِبُ النَّسَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي جُلُو عَنْ أَبِي وَآبِي عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَمَّا نَكْرٌ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ۔

بَابُ ۴۷۶ لِمَامَةٍ

الرَّأْيِ

۷۹۰ أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ تَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَاةَ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ أَبِي يَرْبُودَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَظِيَّةٍ مَوْلَى لِكَ عَنْ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا ارْتَدَّ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ۔

بَابُ ۴۷۷ لِمَامَةِ الْأَعْمَى

۷۹۱ أَخْبَرَنَا هَرُودٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَرْثُ بْنُ سُبَكْيَةَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْتَعِ وَالْقَلْبُ لَمْ يَعْ

اللہ علیہ وسلم بھی کبھی اندر اچھا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور نالے بھی چلتے ہیں۔ میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ ﷺ میرے مکان میں کسی جگہ نماز پڑھ لیں میں اسی جگہ نماز ادا کر لیا کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں اندر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس جگہ کے بارے میں خواہش کرتے ہو کہ میں اس جگہ پر نماز ادا کروں؟ انہوں نے مکان کے اندر ایک جگہ کی نشاندہی فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز ادا فرمائی۔

باب: نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

۹۲ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس سواری کرنے والے لوگ گذرا کرتے تھے ہم لوگ ان لوگوں سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے تو میرے والد ماجد خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آپؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ جس وقت میرے والد واپس آئے تو انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن کریم یاد نکلا۔ میں ان حضرات کی امامت کرتا رہا اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔

أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي يَسْهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمَةٍ وَمَوْءُؤُا أَهْلِي وَأَمَّا قَالَ يُرْسِلُ اللَّهُ ﷻ إِلَهُ تَقْوَمُ الْكَلْبَةُ وَالْمَكْرُ وَالسَّيْلُ وَأَمَّا وَجَلَّ حَبْرُهُ الْبَصَرِ فَصَلَّى بِأَرْسُولِ اللَّهِ ﷻ بَنِي مَكَّانَ اتَّجِدُهُ مُصَلِّيَ فَخَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ فَقَالَ آتَيْنَ نَجِثَ أَنْ أَصْلَى لَكَ فَانْشَرْنَا إِلَى مَكَّانٍ مِّنَ النَّبِثِ قَضَلَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ۔

ہاگہ ۹۲ اِمَامَةِ الْعِلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ ۹۲ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسْرُوذِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَمِيُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْهِ الرَّكْبَانُ فَتَسَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنُ قَاتِي أَبِي السَّيِّءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَوْمَئِذٍ كُنْتُ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَخَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ كُنْتُ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَكْثَرُهُمْ وَأَمَّا ابْنُ نَسَائٍ يَبِينُ۔

نابالغ کی امامت:

مسئلہ یہ ہے کہ حدیث کے نزدیک نماز فرض میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اگرچہ نماز نفل میں بعض حضرات نے اس کی گنجائش دی ہے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلوغ کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال قرار دی ہے اور اگر کوئی لڑکا پندرہ سال سے کم عمر میں بالغ ہو جائے اور استحکام وغیرہ اس کو ہونے لگے تو وہ شرعاً نابالغ شمار ہوگا اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ شمار ہونے کا مقبوم یہ ہے کہ خواہ علامت بلوغ ظاہر ہوں یا نہ ہوں بہر حال پندرہ سال کی عمر ہونے پر ایسے لڑکے پر بالغ ہونے کے احکام جاری ہوں گے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں آٹھ سال کے لڑکے کی امامت کا جواز اگرچہ معلوم ہو رہا ہے تو اس کی یہ توجیہ بیان کی گئی ہے کہ دراصل بلوغ اور عدم بلوغ آپؐ و ہذا اور صحت اور عدم صحت سے بھی ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس وقت مذکورہ صحابی بالغ ہو گئے ہوں کیونکہ آٹھ سال کا لڑکا آپؐ ہوا اور اسی صحت کی صورت میں بالغ ہو سکتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ نماز نفل تھی۔

بَابُ ٢٧٩ قِيَامُ النَّاسِ .

إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ

٤٩٣ أَحْمَرَنَا عَلَىٰ مِنْ حَجَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَحَاجَّاجِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بُوِدَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ.

بَابُ ٢٨٠ الْإِمَامُ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ

بَعْدَ الْإِقَامَةِ

٤٩٨ أَخْبَرَنَا زَيْنَادُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجَى لِرَجُلٍ مِمَّا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ عَلَى نَامٍ الْقَوْمِ.

باب ۳۸۱ الإمام یدکر بعد قیامه فی

مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

٤٩٥ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ فِي عَجَلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الرَّبِيعِيِّ عَنِ
الرُّهْرِيِّ وَتَوَلَّيْتُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الرُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَهْبَسَ الصَّلَاةَ
فَقَضَى النَّاسَ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ وَسُورَ اللَّهُ
حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَضَلَّةٍ ذَكَرَ اللَّهُ لَمْ يَغْشَلْ فَقَالَ
لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَوَعَ إِلَى رِجْلِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِ
طُفْلٌ رَأْسُهُ غَائِسٌ وَتَحْتَهُ صُفُوفٌ

بَابُ ٢٨٢ اِسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ

باب: جس وقت امام نماز پڑھانے کے واسطے باہر کی

جانب نکلے تو اس وقت لوگ کھڑے ہوں

۷۹۳۔ حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کی تجبیر شروع ہو تو تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہوں کہ جس وقت تک تم لوگ مجھے کو نہ دیکھ لو۔

باب: اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آ

جائے؟

۷۹۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے نماز کے واسطے تکبیر پڑھی گئی آپ ﷺ ایک شخص سے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اسکے بعد آپ ﷺ نماز پڑھنے کے واسطے کمرے میں ہوئے حتیٰ کہ بعض حضرات کو تنبیہ آگئی۔

باب: جس وقت امام نماز کی امامت کیلئے اپنی جگہ کھڑا ہو

جائے پھر اس کو علم ہو کہ اس کا وضو نہیں ہے

۹۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں بنا میں حضرت رسول کریم ﷺ باہر نکلے جس وقت آپ ﷺ اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس وقت آپ ﷺ کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اسی جگہ ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد آپ ﷺ اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور باہر نکل آئے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی نکل رہا تھا تو آپ ﷺ نے غسل فرمایا جس وقت ہم لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔

باب: جس وقت امام سی جگہ جانے لگے تو کسی کو خلیفہ مقرر

کر جانا چاہئے

۷۹۶۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں جنگ ہوئی یہ خبر رسول کریم ﷺ تک پہنچ گئی آپ ﷺ نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور بال بال جہیز سے فرمایا اے بال! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابو بکر جیسو سے عرض کرنا کہ دو نماز کی امامت فرمائیں پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا بال جہیز نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی اور ابو بکر جیسو سے کہا کہ تم نماز کی امامت کے واسطے آگے بڑھو چنانچہ ابو بکر جہیز آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز فرما دیا جس وقت نماز کی ابتدا فرما چکے تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابو بکر جیسو کی اقتداء میں نماز کی قیادت باندھ لی تو لوگوں نے دنگ دینا شروع کر دی حضرت ابو بکر جہیز کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے مگر جس وقت انہوں نے دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز کی امامت کرو تو ابو بکر نے خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔ رسول کریم ﷺ کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس وقت نبی نے دیکھا تو آپ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابو بکر جیسو جس وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کر سجدے سے نہیں پڑھاتے رہے۔ ابو بکر نے فرمایا ابو قحافہ کے لڑکے کی (یعنی میری) یہ مجال ہے کہ نبی کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آجائے تو مردود کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور خواہیں کہ چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی پشت پر ہاتھ ماریں۔

باب امام کی اتباع کا حکم

۷۹۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ادا کیے

اِذَا غَابَ

۷۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ حَدَّثِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ دَعَا عَمِلَةً مُنْصَاعًا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَارِمٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَوْفٍ قَالَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَتَذَلُّ بِي بَدَلًا إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ يَأْتِ ابْنُ قَمَرٍ أَبَا نَجْمٍ فَلْيَصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ أَذَّنَ بِإِذْنٍ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ لَا يَبِيْ نَجْمٍ رَمَى اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ تَقَدَّمَ أَبُو نَجْمٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَقَلَ يَدَيْ النَّاسِ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي نَجْمٍ وَصَلَّتِ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو نَجْمٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى أَبُو نَجْمٍ التَّصْفِيحَ لَا يُسَلِّتُ عَنْهُ النَّفْسَ فَأَوْعَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيدُ فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَمْسُ ثُمَّ مَسَى أَبُو نَجْمٍ الْفَقِيرَ عَلَى عَيْنَيْهِ فَنَازَعَتْ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا نَجْمٍ مَا تَصْنَعُ إِذَا أَوْعَاكَ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مُصَلِّتٌ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا يَبِيْ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلنَّاسِ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيُصَلِّحِ الرَّجُلُ وَلْيُصَلِّحِ الْبَيْتَ۔

بَابُ ۳۸۳ اِلَّا يَتَمَامُ بِالْإِمَامِ

۷۹۷۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي عَمِيَةَ عَنِ

کروٹ پر ایک مرتب ٹھوسے سے گر گئے تو صحابہ کرام جبراً آپ کی حراں پر ہی کے واسطے ٹکڑے لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت فرمائی تو ارشاد فرمایا: امام اسی واسطے ہوتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ "سبح اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا تک الحمد" پڑھو۔

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو
۹۸۸: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول کریم نے اپنے صحابہ کی جانب دیکھا کہ وہ حضرات نماز میں پیچھے کی طرف کھڑے ہوتے ہیں (جہلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے)۔ آپ نے فرمایا تم لوگ آگے کی طرف بڑھو اور میری فرمانبرداری کرو اور تمہارے بعد جو حضرات ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو کہ نماز میں تم لوگوں سے پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو لوگ قصد پیچھے کرتے ہوتے ہیں تو قیامت کے دن جس وقت لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ وہاں کے سب لوگ پیچھے ہی رہ جائیں گے۔

۹۹۹: یہ حدیث سابقہ حدیث بھی ہے۔

۱۰۰۰: حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت فرمانے کا حکم فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرما رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے اور تمام حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۰۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ٹکڑی امامت فرمائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

الرُّعْبِيِّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ قَرَسٍ عَلَى شِقْبَةِ الْأَنْبَسِ فَدَعَوْهُ عَلَيْهِ بِعُذْرَتِهِ لِحَضْرَتِ الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا حُجِلَ الْإِمَامَةُ بِوُكُوفِهِ فَإِذَا رَجَعَ قَارِعُوا وَإِذَا رَفَعَ قَارِعُوا وَإِذَا سَجَدَ قَانَحُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ عَمِدَةً فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

باب ۳۸۳: الْإِمَامَةُ بِمَنْ يَأْتُهُ بِالْإِمَامَةِ
۹۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُسَائِلَةِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّراً فَقَالَ تَقَدَّمُوا قَاتِمُوا بِي وَلَيْتَكُمْ بِكُمْ مَرَّ نَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُوْجِرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو لوگ قصد پیچھے کرتے ہوتے ہیں تو قیامت کے دن جس وقت لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ وہاں کے سب لوگ پیچھے ہی رہ جائیں گے۔

۹۹۹: یہ حدیث سابقہ حدیث بھی ہے۔

۱۰۰۰: أَخْبَرَنَا مَخْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ قُوَيْسِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَائِلًا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَدَيُّ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَائِمًا وَابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ۔

۱۰۰۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَّاطَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

پچھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبیر پڑھتے ہم لوگوں کو سنانے کے واسطے (تو ہم لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کرتے) اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔

ابن عبد الرحمن بن حنبلہ الرضی عنہ عن عبد الوہاب عن ابنہ عن ابي الربیع عن جابر قال سئل بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر وَاَتَوَنَحِّيْ حَلْفَةَ فَاَدَا عَجْرَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَجْرَ وَاتَوَنَحِّيْ يَسْمَعًا۔

باب: جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام کس طرف کھڑے ہوں؟

۸۰۲۔ حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ روزِ بدیک ہے جس وقت مال دار لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرنا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب ۳۸۵ مَوْقِفِ الْإِمَامِ اِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَالْإِخْتِلَافُ فِي ذَلِكَ

۸۰۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَصْلٍ عَنْ هُرُوثِ بْنِ غَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ عْلَقْمَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ يَصِفُ النَّهَارَ فَقَالَ اللَّهُ سَيَكُونُ أَمْرَاءُ يَنْتَحِلُونَ عَنْ رَأْيِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا لِيُوفِيَتْهُمْ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُمَا هَكَذَا وَابْتُ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَعْل۔

۸۰۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سامنے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تم اپنے آقا ابوبکر کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ہم کو ایک اونٹ سواری کرنے کے واسطے دے دو سامان سفر بھی دے دو اور راستہ کی رہبری کرنے کے واسطے ایک شخص بھی دے دو جو کہ ہم کو مدینہ منورہ کا راستہ بتلا دے چنانچہ میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دو دھکی ایک منگ بھیجی پھر میں ان کو لے کر خفیہ راستوں سے روانہ ہو گیا (تا کہ مشرکین کو میری سرگرمی نہ ہو سکے) اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوئے اور اور اس زمانہ میں میں مذہب اسلام سے واقف ہو گیا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وجہ سے بھی حاضر ہوا اور دونوں کے درمیان میں

۸۰۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ قُرُوءَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عَلَامٍ لَيْثِيهِ يَقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ فَقَالَ مَرَرْتُ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاتَوَنَحِّيْ فَقَالَ لِيْ اَتَوَنَحِّيْ يَا مَسْعُودُ اَنْتَ اَمَّا نَسِيْمٌ يُعْبَى مَوْلَاةٌ فَقُلْتُ لَهُ يَنْحِلُنَا عَلَى بَعْضٍ وَيَنْعَثُ الْبَا بَرَادٍ وَ كَبَلِيْ يَذُلُّ فَحَنْتُ اِلَى مَوْلَايْ فَاصْبِرْ لَهٗ فَهَنْتُ فَمَعَى بَعْضٍ وَوَلَبَّ مِنْ قَبْلِ فَحَقَقْتُ اَعْذِبُهُمْ فِيْ اَخْفَاءِ الطَّرِيقِ وَ خَضَرْتُ الصَّلَاةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَصَلِّيْ وَ قَامَ اَتَوَنَحِّيْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَفَدَا عَرَفْتُ الْاِسْلَامَ وَ اَنَا مَعَهُمَا

کھڑا ہو گیا رسول کریمؐ نے ابو بکر صدیقؓ کے بیٹے پر اپنا ہاتھ مارا اور وہ پیچھے چلے اور اس کے بعد ہم دونوں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

باب: اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح

کھڑے ہوں؟

۸۰۳: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی وادی محترمہ حضرت ملکیہ نے رسول کریمؐ کو کھانا تناول فرمانے کے واسطے دعوت دی جو کھانا انہوں نے تیار فرمایا تھا وہ کھانا کھانے کے واسطے آپؐ کو بلایا۔ تو حضرت رسول کریمؐ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں اٹھا اور ایک بوریا جو کہ زمین پر بچھاتے بچھاتے سیاہ ہو چکا تھا اس کو میں نے پانی سے دھویا۔ رسول کریمؐ کھڑے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم آپؐ کے پیچھے تھے اور وہ بوڑھی خاتون بھی پیچھے تھی آپؐ نے دو رکعت ادا فرمائی اور سلام بھیجا۔

باب: جس وقت دوسرے دو مرد و خواتین ہوں تو کس طریقہ

سے صف بنائی جائے؟

۸۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی بیعت ایک روز ہمارے مکان میں تشریف لائے تو اس وقت کوئی شخص وہاں موجود نہ تھا لیکن میں اور میری والدہ ایک یتیم لڑکا اور اہم حرام میری خالہ موجود تھیں۔ آپؐ کی بیعت فرمایا کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ نماز ادا کروں گا۔ اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپؐ کی بیعت نے نماز پڑھائی (تحرک کے واسطے)۔

۸۰۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ صاحبہ موجود تھیں تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور والدہ صاحبہ اور خالہ کو اپنے

قَبِضَتْ فَفُضَتْ خَلْفَهَا قَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَدْرِ أَبِي تَكْرِمٍ فَلَفَّهَا خَلْفَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُؤَيِّدُهُ هَذَا لَيْسَ بِالْفَرِيقِ فِي الْخِدْمَةِ۔

باب ۲۸۶ اِذَا كَانُوا

ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

۸۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَلَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ خَدِجَةَ مَلِكِيَّةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمَ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فَاكُلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَلَا صَلَاتِي لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَفُضْتُ إِلَى خَدِيجَةَ لَمْ يَلِدْ مِنْ ذَلِكَ بَنٌ قَالَ لَيْسَ لِقَضَائِهِ بِمَاءٍ يَتَاءَمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتْ آتَا وَالْيَتِيمَ وَزَيْنَةً وَالْمَحْزُورَ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَهَا وَتَعَصَّنِي ثُمَّ انْصَرَفَ۔

باب ۲۸۷ اِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ

وَامْرَأَتَيْنِ

۸۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا آتَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمَ وَنَا حَرَامَ حَاتِلِي فَقَالَ قُومُوا فَلَا صَلَاتِي بِكُمْ قَالَ فِي غَيْرِ وَقَبِ صَلَوةٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا۔

۸۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَنَّرٍ يُعَقِّدُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ أَنَّ اللَّهَ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلُهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ تَسَاعُدُ
بَيْنِهِمْ وَأَمَّتْ وَغَالَتْ حُلُفُهُمَا۔

بَابُ ٢٨٨ مَوْقِفُ الْإِمَامِ

إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَأَمْرٌ

٨٥٤ أَخْرَجَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
عَدَدْنَا حُجَّاجًا قَالَ قَالَ أَبُو جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي بِإِدَانِ
قُرْعَةٍ مَوْلَى لِعَبْدِ لَيْسٍ أَخُوهُ اللَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ
مَوْلَى أَبِي عَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَنَسٍ صَلَّيْتُ إِلَى
جِبِّ الشَّيْءِ ۖ وَعَارِشَةَ خَلْفًا نَصَلْتُ مَعًا وَأَنَا
إِلَى جِبِّ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَى مَعَدَّ

١٠٩ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَزَنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَهْلِي فَأَهْلِي عَنْ أَبِيهِ وَنَحْوِهِ

بَابُ ٢٨٩ مَوْقِفِ الْإِمَامِ

وَالْمَأْمُورُ صَبِي

١٠٩ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَليَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ بَشَّ عِنْدَ حَالِي مَبْنُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَخَسَّ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ يَٰ هَكَذَا فَاحْذَرِي بِرَأْسِي فَأَقَامَتُ عَنْ يَمِينِهِ.

بَابُ ٢٩٠ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ

الَّذِي يَكُنِيهِ

٩١٠ أَحْيَيْنَا هَٰؤُلَاءِ الشُّرَكَاءَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ

باب: جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام

گو کس جگہ کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۷: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں نماز ادا کی اور حضرت عائشہ صدیقہؓ ہمارے پیچھے کھڑی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتا جاتا تھا۔

۸۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز ادا فرمائی اور ہمارے مکان کی ایک خاتون بھی موجود تھی آپ ﷺ نے نماز پڑھتے وقت مجھ کو دیکھا تو میری جانب کھڑا فرمایا اور خاتون کو اسے پیچھے کی جانب کھڑا فرمایا۔

باب: جس وقت ایک لڑکا امام کے ساتھ موجود ہو تو کس

جگہ امام کو کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں رات میں حضرت میمونہؓ کے گھر پر جا ہوا کہ حضرت رسول کریمؐ نماز کی وجہ مطہرہ تھیں رات میں حضرت رسول کریمؐ نماز پڑھا جانے کے واسطے بیدار ہوئے۔ میں بھی ساتھ میں اٹھ گیا اور میں آپؐ کے ساتھ جا بس گیا۔ میں نے میرا سر پڑ کر کچھ دوا کیا۔

باب: امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور ان کے

قریب کون ہوں؟

۸۱۰: حضرت ابو مسعود دہلیزی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، ہم

لوگوں کے موندھوں پر ہاتھ بھرتے تھے بحالت نماز اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے کی جانب نہ کھڑے ہوں ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور میرے قریب (پہلی صف میں) وہ حضرات رہیں گے جو کہ عقل مند ہیں (بکھو ہوجھ والے اہل علم اور عمر لوگ) پھر وہ لوگ رہیں گے جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ ابو سعید خدری نے کہا کہ آج کے دن تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

۸۱۱ حضرت قیس بن حماد سے روایت ہے کہ میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی نے مجھ کو پیچھے کی جانب سے پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور خود وہ شخص میری جگہ کھڑا ہو گیا تو خدا کی قسم مجھ کو نماز میں (غصہ کی وجہ سے) ہونے کا دھیان اور احساس ہی نہیں رہا۔ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پتہ چلا کہ وہ شخص حضرت ابی بن کعب خدری ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اسے تو جوان شخص! خداوند قدوس تم کو رنج و غم میں مبتلا کرے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی وصیت ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک رہیں اس کے بعد خانہ کعبہ کی جانب چہرہ انور کر کے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم اہل عقد یعنی عکمران لوگ جس وقت نماز کا اہتمام کرتے اور لوگ نماز کی صفوں کا دھیان رکھتے تھے وہ لوگ وفات کر گئے۔ تین مرتبہ اس طرح ارشاد فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے اس کا افسوس نہیں ہے افسوس تو ان لوگوں پر ہے کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اسے ابو یوسف! اہل عقد سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاکم اور مالدار لوگ۔

باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفیں

سیدھی کر لینا

۸۱۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ گنیمت پر چڑھی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل ہی صفوف کو ٹھیک کر لیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے اپنے صلی پر

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْسَحُ مَا بَيْنَهُ إِلَى الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَحْتَلِمُوا فَتَحْتَلِبُوا فَلَوْ بَيْنَكُمْ يَوْمَئِذٍ بَيْنَكُمْ أَوْ لَوْ الْإِخْلَامُ وَالْهَيْبَةُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مُسْعُودٍ فَأَتَيْنَا الْبَيْتَ أَشَدَّ اخْتِلَافًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نَعْمَانَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدَةَ۔

۸۱ أَحْمَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ نَبِي مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَعْلُوتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ أَبِي مَجْلَدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمَادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بِي النَّسَّاجِي فِي الصَّغَةِ الْمُقَدَّمَةِ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ حَلَفِي حُدَّةٍ فَخَبَرَنِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَدَّ اللَّهُ مَا عَقَلْتُ صَلَوَتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أَسَى مِنْ غَمٍّ فَقَالَ يَا قُلِي لَا يَسُوءُكَ اللَّهُ إِذَا هَذَا عَنْكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنْ تَبَهُ نَبِيٌّ اسْتَقْبَلَ الْفِيلَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ الْعُقُودِ وَ زَبَّ الْكَلْبَةِ (قَالَ) ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْكُمْ سِي وَلَكِنْ أَسَى عَلَى مَنْ أَصَلُوا فَلَمْ يَأْتَا نَوَاتٍ مَا يُعْبَى بِأَهْلِ الْعُقُودِ قَالَ الْأَمْرَاءُ۔

بَابُ ۳۹۱ اِئِمَّةِ الصُّغُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ

الْإِمَامِ

۸۱۲ أَحْمَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَتَانَا أَبُو زُهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ قَالَ أَتَانَا أَبُو زُهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ

کھڑے ہو کر تکبیر پڑھنے ہی والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ موڑا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم لوگ کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور نماز ادا فرمائی۔

بِسَبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَيْقَنَتِ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَبِلْتُ الصُّفُوفَ قُلْتُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَضَاهِ قُلْتُ أَنْ يَخْرُجَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَا مَنَاسِكَكُمْ فَلَمَّا نَزَلَ إِلَيْنَا نَسْطِرُهُ حَتَّى حَرَجَ إِلَيْنَا قَدْ اغْتَسَلَ بَطْفِ رَأْسِهِ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلَّى۔

باب: امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے

۸۱۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک جانب سے دوسری جانب جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بالکل اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا فرماتے ہیں اے وہی صف والوں کے واسطے۔

بَابُ ۸۱۳ كَيْفَ يَقُومُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ ۱۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ لَصُفُوفٍ مَحْمًا يَقُولُ الْفِدَاخُ فَانْصَرَفَ رَجُلًا حَارِبًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّيْفِ فَلَمَّا ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيُضْمَرَ صُفُوفُكُمْ أَوْ لِيُحَالِلَ اللَّهُ تَنَ وَجُوهَكُمْ۔

۸۱۴: حضرت براء بن مازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کے درمیان اھر سے اھر تشریف لے جاتے اور ہمارے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے اے کی صف والے نمازیوں کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

۸۱۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ عَلِيَّةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الزَّهَّاءِ بْنِ عَدِيبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ تَاجِبَةٍ إِلَى تَاجِبَةٍ نَسْجُ مَاجِبًا وَصُدُوزًا وَيَقُولُ لَا تَحْلِفُوا فَحَلِفْتُ فَلَوْ تَكُنْ وَمَا تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ۔

باب: جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو

برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہئے؟

۸۱۵: حضرت ابو مسعود حبشیؓ سے روایت ہے کہ نبی ہم لوگوں کے مومنوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور آپؐ علم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں شکاف پیدا ہو جائے گا اور میرے سے وہ لوگ قریب رہیں جو کہ کچھ بوجھ والے حضرات ہیں پھر وہ لوگ نزدیک رہیں جو کہ اس سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔

باب: امام کتنی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟

۸۱۶: حضرت انسؓ جزی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے دیکھتا ہوں پیچھے کی جانب سے کہ جس طریقہ سے کہ میں تم کو آگے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

باب: امام لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور

لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے

۸۱۷: حضرت انسؓ جزی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز پڑھتے کیلئے کھڑے ہوتے تو ہم لوگوں کی جانب تکبیر تحریر سے قبل متوجہ ہوتے پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفیں برابر کرو (اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ) اس لئے کہ میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸: انسؓ جزی سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ صفوں کو ملا ہو اور تم لوگ صفیں قریب (قریب) کھڑی کرو اور درمیان میں اس قدر فاصلہ نہ کھو دوسری صف کھڑی ہو جائے خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو دیکھتا

بَابُ ۳۹۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي

تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۸۱۵ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَالِبٍ الْغَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُذْرَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مُغَفَّرٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ عَوَاقِبَنَا وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَحْلِفُوا فَتَحْلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلَيْسَ مِنْكُمْ أُولُو الْأَخْلَامِ وَاللَّهُ يَنْهَى الْيَدَيْنَ يَلُونَهُمْ۔

بَابُ ۳۹۴ كَمْ مَرَّةً يَقُولُوا اسْتَوُوا

۸۱۶ أَخْبَرَنَا الْوَيْهَاقِيُّ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَهْرٌ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا لَوْ لَا يَدِي تَلْبِسِي بَيْنَهُمَا لَوَزَّاهُمْ مِنْ خَلْقِي كَمَا أَرَاهُمْ مِنْ شَيْءٍ بَدَى۔

بَابُ ۳۹۵ حَيْثُ الْإِمَامُ عَلَى رَاحِ

الصُّفُوفِ وَالْمُقَابَرَةِ بَيْنَهَا

۸۱۷ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَا ابْنُ سَمِيعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوَاحِجَهُمْ جِئْنَا قَامَ إِلَى الصُّلُوةِ قُلْتُ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقْبِسُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاهُمْ قُلْتُ أَرَاهُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

۸۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ السَّحَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَاحُوا صُفُوفَكُمْ وَقَابَرُوا بَيْنَهَا

ہوں کہ وہ عشقوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ کالے رنگ کا بکری کا بچہ ہے۔

وَحَافِظُوا بِالْأَعْتَابِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ حَلْقِ الصَّفِّ
عَالَمَهَا الْحَدَفَ.

۸۱۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فرشتوں کی طرح سے خداوند قدوس کے سامنے صف نہیں باندھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ فرشتے کس طرح سے اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مکمل کرتے ہیں پہلی صف کو (یعنی آگے والی صف کو) پھر جس وقت وہ صف پوری ہو جاتی ہے تو پھر دوسری صف بناتے ہیں اور صف کے اندر مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

٨١٩ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَمِيرٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَبِّ بْنِ دَاغِغٍ عَنْ يَسِيمِ
بْنِ كُرْقَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ الْبَنَاءُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا
تَتَضَوُّونَ كَمَا تَضَعُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رِجْلَيْهِمْ قَالُوا
وَعَجِبْتَ تَضَعُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رِجْلَيْهِمْ قَالَ يُنْمَوْنَ
الصَّغْتِ الْأُولَى ثُمَّ يَنْزِلُونَ فِي الصَّغْتِ

باب: پہلی صف کی دوسری صف

بَابُ ٣٩٦ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى

مرفضیات

۸۲۰۔ حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے واسطے تین مرتبہ دعا مانگا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری صف کے واسطے ایک مرتبہ دعا مانگتے۔

الثاني
٨٢٠: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْجُمَيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ تَجْرِجٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَبِلَةَ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَفْعٍ عَنِ الْغُرَابِيِّ عَنْ سَارَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

باب: پیچھے والی صف سے متعلق

۸۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پہلی صف کو مکمل کر پھر اس کے بعد دوالی صف کو مکمل کرے، اگر (اتفاق سے) کچھ کو باقی رہ جائے تو تم چھپو دوالی صف میں رہو (نہ کہ پہلی صف میں)۔

بَابُ ٣٩٤ الصَّفِّ الْمَوْخَرِ
٨٣١. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ هَمْدَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ اتِّمُوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الْبَاقِيَ بَيْنَهُ وَإِنْ
عَانَ نَفْسٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمَوْخَرِ -

باب: جو شخص صفوں کو ملائے

۸۲۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صلوٰۃ کو

بَابُ ٢٩٨ مَنْ وَصَلَ صَفَا
٨٢٢ - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْوَدٍ قَالَ
خَدَّلَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ

ملائے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو ملا دے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو کاٹ دے گا۔

باب: مردوں کی صف میں کونسی صف بری ہے اور خواتین

کی کونسی صف بہتر ہے؟

۸۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صف میں بہترین صف وہ صف ہے جو کہ سب سے آگے ہو (یعنی امام کے نزدیک ہو) اور بدترین صف وہ ہے کہ جو کہ تمام کے بعد ہو (یعنی خواتین کے نزدیک جو صف ہو) اور نواتین کی صفوں میں بہتر صف وہ ہے جو کہ تمام کے بعد ہو اور بدترین صف وہ صف ہے جو کہ تمام سے آگے ہو (یعنی مردوں کے نزدیک ہو)۔

باب: دستوں کے درمیان صف بندی

۸۲۴: حضرت عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ ہم لوگ انسؓ کے ہمراہ تھے تو ہم لوگوں نے ایک حاکم کے ساتھ نماز ادا کی۔ لوگوں نے اس قدر پیچھے کی جانب ڈال دیا یہاں تک کہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی دو ستون کے درمیان اور اس وجہ سے انسؓ بھی پیچھے کی طرف ہٹے تھے اور انسؓ بیڑہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ در نبویؐ میں اس سے پیچھے تھے یعنی دو ستون کے درمیان کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے والی صف الگ کرتے تھے۔

باب: صف میں کس جگہ کھڑا ہونا

افضل ہے

۸۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑا ہوں۔

اسی ابو ہریرہ عن جابر بن عبد اللہ بن عمر عن رسول اللہ ﷺ قَالَ مَنْ رَضِيَ صُفَاً وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صُفَاً قَطَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ ۳۹۹ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

وَشَرُّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

۸۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَرَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أُولَئِكَ وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أُولَئِكَ۔

بَابُ ۵۰۰ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

۸۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَسْغُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَخْشٍ بْنِ هَابِيءٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ أَبِي مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَذَفَعُونَا حَتَّى فُتْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّوَارِي فَبَجَلْنَا نَسْ بِأَخْرَ وَقَالَ فَمَا كُنَّا نَقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۵۰۱ الْمَكَانِ الَّذِي يَسْتَحَبُّ

مِنَ الصَّفِّ

۸۲۵: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَسَعٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ أَبِي الْوَرَاءِ عَنِ الْوَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذْ صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ۔

باب: امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف

سے کام لے؟

۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص امامت کرے تو بلکی نماز پڑھے کیونکہ جماعت میں مریض آدمی بھی ہے اور بوڑھا آدمی بھی ہے اور جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر دل چاہے نماز کو نول دے۔

۸۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بلکی اور پوری نماز پڑھا کرتے۔

۸۲۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: میں جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ اس کی والدہ کو تکلیف پہنچے۔

باب ۵۰۲ مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ

التَّخْفِيفِ

۸۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَخَذْتُمْ بِالْأَسَنِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّعِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّى أَخَذْتُمْ بِلُصْبِهِ فَلْيَطْوِلْ مَا شَاءَ۔

۸۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَفَّ النَّاسِ صَلَوةً فِي تَمَامِ۔

۸۲۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَعْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي بَحْسَى بْنُ أَبِي خَبِيْثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي الصَّلَاةِ فَاسْتَمِعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَلَوْ جِزْ فِي صَلَاتِهِ عَمَرَاهُ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمِّهِ۔

خلاصہ الباب: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”نماز کو مختصر کر دیتا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں کیونکہ جب لمبی قرأت ہوگی تو اس درمیان بچہ روئے گا جس سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔

باب: امام کیلئے طویل قرأت کے بارے میں

۸۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز بلکی پڑھنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورۃ صافات کی تلاوت فرماتے تھے۔

باب ۵۰۳ الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطَوُّلِ

۸۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي قَتَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَأْمُرُ بِالضَّعِيفِ وَيَوْمُنَا بِالصَّافَاتِ۔

باب: امام کو نماز کے دوران کون کون سا کام کرنا

بَابُ ۵۰۴ مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ

درست ہے؟

فِي الصَّلَاةِ

۸۳۰. حضرت ابو قتادہ بنی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ امامت فرما رہے تھے اور آپ ﷺ اپنے کاندر حوں پر (اپنی نواہی) حضرت امہ بنت ابی العاص بنیین کو اٹھائے ہوئے تھے جس وقت آپ ﷺ رکوع کرنے کے واسطے ان کو زمین پر بٹھاتے تھے پھر جب تہجد سے اٹھتے تو اس کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں پر بٹھاتے۔

۸۳۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ زَايَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ حَابِلٌ أَمَانَةَ بَيْتِ أَبِي الْعَاصِ عَلَى غَائِبِهِ فَإِذَا انْكَعَفَ وَصَعَبَهَا وَزَادَ يَقَعُ مِنْ سُجُودِهِ أَغَادِهَا۔

باب: امام سے آگے رکوع اور تہجد کرنا

بَابُ ۵۰۵ مَكْرَهٌ لِلْإِمَامِ

۸۳۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز کی حالت میں اپنا سر امام کے سر اٹھانے سے قبل اٹھا لیتا ہے تو وہ شخص اس بات کا خوف نہیں کرے کہ خداوند قدوس اس کا سر گودھے سے سر جھینا دے۔

۸۳۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَخْرُجَ اللَّهُ رَأْسَهُ وَأَنْ يَصْنِفَ۔

۸۳۲. حضرت براہ غیری سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا فرماتے تھے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ صحابہ سیدھے کھڑے رہتے جس وقت وہ حضرات دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ تہجد میں چلا گئے ہیں تو وہ حضرات اس وقت تہجد فرماتے۔

۸۳۲ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّوَّائِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ لَبَّيْنَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرْدَةَ يَقُولُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ حَمْلُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلَّاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَّبَ رَأْسَهُ مِنْ فَرْخُوعِهِ فَإِذَا بَيَّعَ حَتَّى يَرُدَّ سَاجِدًا ثُمَّ سَخَنُوا۔

۸۳۳. حضرت حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب وہ نماز میں بیٹھ گئے تو ایک شخص آیا اور عرض کیا نماز قائم کی گئی ہے نیکی اور پاکی سے۔ پس جس وقت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ دونوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم سے کس نے یہ بات کہی ہے؟ یہ بات سن کر تمام حضرات بالکل نادم ہوئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ تم نے یہ بات کہی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ تم ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ۔ تم ناراض نہ ہو۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نماز اور اس کے طریقے سکھایا کرتے تھے۔

۸۳۳ أَخْبَرَنَا مُؤَمِّلٌ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْبَاطُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُوَيْسِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَقْرَبِ الصَّلَاةَ يَا أَبِي وَالْمُكْرَمَةُ فَلَمَّا سَلَّمَ أَمْرُ مُوسَى انْقَلَبَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَتَيْتُكَمُ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةُ قَارِئُ الْقَوْمِ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَلَقَدْ حَشِيتُ أَنْ تَخْشَعِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی فرماں برداری کی جائے جس وقت وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو۔ جس وقت وہ **يَا عِزُّو النَّعُوضُوبَ عَلَيْهِمْ وَلَا تَهْلِكُنَّ** کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جس وقت وہ **((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ))** کہے تو تم **((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))** پڑھو۔ خداوند قدوس تم لوگوں کے کلمے کو ضرور سن لے گا اور جس وقت وہ عجبہ میں جائے تو تم بھی عجبہ میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم لوگ بھی سر اٹھاؤ اس لئے کہ امام تم سے پہلے ہی عجبہ میں جاتا ہے اور سر اٹھاتا ہے اور تم لوگوں کا ہر ایک رکن اس کے بعد انجام پائے گا۔ آپ نے اور شرا فرمایا اس طرف کی کئی دوسری طرف سے بوری ہو جائیگی۔

عَنِي وَنَسَمَهُ عَمَّا يُعَلِّمُونَ صِلُونَا وَنَسَمْنَا فَقَالَ
رَبُّنَا الْإِيمَانُ يَوْمَئِذٍ كَرُّوا فَكَبَرُوا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الشَّائِنِ فَقُولُوا
إِيمَانٍ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَإِذَا رَفَعَ فَارْعَمُوا وَإِذَا رَفَعَ
فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ بِكُمْ حَمْدًا فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ نَسَمِعُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا سَخَدَ فَاسْجُدُوا
وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِيمَانَ يُسَعِّدُ قُلُوبَكُمْ
وَيَرْفَعُ لَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَنْ يَنْتَكِ بِذَلِكَ -

باب: کوئی شخص امام کی اقتداء نہ توڑ کر مسجد کے

کونہ میں علیحدہ

نماز ادا کرے

۸۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ انصار میں سے حاضر ہوا اور نماز کھڑی تھی وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جاکر نماز باجماعت میں شرکت کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا (یعنی سورت کو طویل کرنا شروع کیا) اس شخص نے نماز تو درک کر ایک کونہ میں کھڑے ہو کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر وہ شخص چلا گیا۔ جس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ان سے نقل کیا کہ ٹھان آ دی نے اس طرح سے ایک حرکت ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جب صبح ہو جائے گی تو میں اس سلسلہ میں یہ واقعہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا۔ بہر حال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور تمام حالت بیان کی۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کو طلب فرما کر اس سے درافت کیا

بَابُ ٥٠٦ خُرُوجُ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةٍ

الإمام وَفَرَاغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةٍ

المسجد

٨٣٣: أَخْرَجَنَا وَأَصْلَ مِنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو قُصَيْبٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُخَابِرِ بْنِ دِيَّانٍ
وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ خَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَقَدْ رَجَعَ مِنَ الْحَرْبِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَضَى
خَلْفَ مَعَادٍ فَكَلَّمَ بِهِمْ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَقَضَى
فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ الْفُلُوكَ فَلَمَّا قَضَى مَعَادُ
الْحَرْبَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَ كَذَاً وَكَذَا فَقَالَ مَعَادُ
لَيْنَ أَصْبَحْتُ لَا أَكُونُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى مَعَادُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا خَلَعْتَ عَلَى الْبَدَنِ
صَبْعًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ عَلَى نَاصِحِي

بِالنَّهَارِ فَحَبِثْتُ وَقَدْ اُتِمَّتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ قَلْبًا سَوِيَّةً
عَمْدًا وَتَحَدًّا فَلَمَّا نَصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِي تَاجِيهِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقْبَلْ يَا مُعَاذُ اَقْبَلْ يَا مُعَاذُ۔

کہ تم نے یہ کس وجہ سے کیا؟ اور کیوں یہ کام کیا؟ (یعنی امام کی اقتداء
چھوڑ کر اپنی نماز علیحدہ کی) تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ﷺ میں نے تمام دن پانی کھینچا جب مسجد آیا تو دیکھا کہ نماز شروع ہو
چکی تھی میں جبہ میں چلا گیا اور نماز باجماعت میں شرکت کر لی امام
نے (یعنی معاذ بن جبل نے) فلاں فلاں (لمبی) سورت تلاوت کرنا
شروع کر دی اور بہت زیادہ قرات لمبی کی۔ اس وجہ سے میں نے
(امام کی اقتداء چھوڑ کر) اور قیت تو زکر مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ
نماز پڑھنا شروع کر دی۔ یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے
معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا
تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟

باب: اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز بیٹھ

کر ادا کریں

بَابُ ۵۷۰ اَلْاِئْتِمَارُ بِالْاِمَامِ

يُصَلِّي قَاعِدًا

۸۳۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي جَهَّابٍ عَنْ
أَبِي نُبَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجَبَ قَرَأَ قَصْرَ عَنْهُ فَجَعَلَ بِنَقْطِ
الْأَيْمَنِ فَصَلَّى صَلَاةَ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَصَلَّيْتُ وَرَأَيْتُهُ قَاعِدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ أَنَا
جُعِلَ الْإِمَامُ يُؤْتَمُّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى قَامْنَا فَصَلَّوْا
إِنَّمَا رَأَيْتُهُ وَرَأَيْتُهُ قَاعِدًا فَإِذَا قَامَ سَمِعَ اللَّهُ لَنَا
خِيَمَةً فَقَرَأُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَلَسْنَا
فَصَلَّوْا جُلُوسًا مُتَمَعِّنُونَ۔

۸۳۵ حضرت انس بن مالک جبیں سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ ملتہ بہ گھوڑے سے اتر گئے تو
آپ کے جسم مبارک کا دایاں حصہ پھیل گیا۔ اس وجہ سے آپ نے
ایک وقت کی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی ہم لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء
میں بیٹھ کر نماز ادا کی جس وقت آپ کو نماز سے فراغت ہوئی تو
ارشاد فرمایا امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔ جس
وقت وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر ادا کرو اور
جس وقت وہ رکوع میں جائے تم لوگ بھی رکوع میں چل جاؤ اور جس
وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لَنَا خِيَمَةً)) کہے تو تم لوگ ((رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ)) پڑھو اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ
کر نماز ادا کرو۔

۸۳۶ حضرت عائشہ صدیقہ میں سے روایت ہے کہ جس وقت
حضرت رسول کریم ﷺ بہت زیادہ بیمار پڑ گئے تو حضرت بلال جبیں
آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے کے واسطے حاضر ہوئے آپ ﷺ

۸۳۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْغَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکرؓ کو نماز کی امامت کرنے کا حکم دو۔
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکرؓ بیرونِ مہل و دم دل
محصّس ہیں اور وہ کمزور دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ
امامت کرنے کیلئے کھڑے ہوں گے (تو آپ ﷺ کو یاد کریں گے)
تو لوگوں کو ان کی آواز نہیں سنائی دے گی اور کیا یہ عمدہ بات ہوتی کہ
آپ ﷺ حضرت عمرؓ کو حکم فرماتے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم
حضرت ابوبکرؓ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں میں نے
خاصہ میں سے کہا کہ تم نبی کریم ﷺ سے عرض کرو۔ آپ ﷺ نے
فرمایا کہ تم حضرت یوسفؑ کے ساتھی کو حکم صرف اپنی ہی بات
کہتے چارہ ہو اور کسی دوسرے کی بات نہیں سنتے ہو۔ تم حضرت ابوبکرؓ
کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت کریں آخر کار لوگوں نے حضرت
ابوبکرؓ سے کہا کہ نماز پڑھا کریں۔ جس وقت انہوں نے نماز شروع
فرمائی تو حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنی طبیعت میں بکا پن محسوس
فرمایا (یعنی مرض کی سختی میں کی محسوس فرمائی) آپ کھڑے ہو گئے
اور آپ دو آدمیوں پر سہارا لگا کر روانہ ہو گئے اور اس وقت آپ کے
پاؤں مبارک زمین پر گھس رہے تھے اور جس وقت آپ مسجد میں
داخل ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے قدم مبارک کی آہستہ
محسوس فرما کر پیچھے کی جانب پھٹنے کا ارادہ فرمایا آپ نے اشارہ فرمایا
کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو پھر حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور
ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز ادا
فرماتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کھڑے کھڑے آپ کی پیروی
فرماتے تھے اور تمام لوگ ابوبکرؓ سے پیروی فرماتے تھے۔

۸۳۷: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ
صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ آپ
ﷺ رسول کریم ﷺ کے مرض کی حالت مجھ سے بیان نہیں فرمائی
جس انہوں نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کو مرض کی سختی ہو گئی تو آپ
ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز ادا کر چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ
نہیں وہ تو آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بِأُولَىٰ بِأُولَىٰ بِأُولَىٰ فَقَالَ مُرُوا
أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ أَتَاكَ بِرَأْسٍ أَيْسَفَ وَأَنَّهُ مَتَى يَمُوتُ لَا يَسْمَعُ
النَّاسَ قُلْتُ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قُلْتُ لِمَ هَذِهِ قَوْلِي لَكَ فَقَالَتْ لَمْ
فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَسْمَعُ صَوَائِحَاتٍ يَأْتِيكَ مُرُوا
أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ
فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ حَقَّهُ قَالَتْ فَقَامَ
بِهَادِي مِثْرَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَيْنِ تَحْتَكَانِ فِي الْأَرْضِ
فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ جَسَدًا فَذَكَتْ
لِيَسْتَأْخِرَ فَأَمَّا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنْ قَامَ حَتَّى قَالَتْ فَخَافَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَشِيَ قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي
بَكْرٍ جَلَسَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ حَالًا وَتَوَضَّعَ قَائِمًا
يَتَقَدِّمُ أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَتَقَدِّمُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ.

۸۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغَسَّارِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
زَيْدَةُ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ أَبِي عَابِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا
تُخْبِرُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَتْ لَنَا نَحْلٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا تم میرے واسطے پانی بن رکھو چنانچہ آپ ﷺ کے علم کے مطابق پانی رکھا گیا آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر آپ ﷺ نہایت گتے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ وہ آپ ﷺ کا انتہا فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میرے واسطے ایک شست میں پانی رکھ دو۔ بہر حال ایک شست میں پانی رکھا گیا پھر آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو بے ہوش ہو گئے اس کے بعد تیسری مرتبہ اس طرح سے کیا اور لوگ مسجد میں جمع تھے اور آپ ﷺ کا انتہا فرما رہے تھے آخر کار آپ ﷺ نے ابو بکرؓ کو کہا کہ بھائی تم نماز پر حاضر نہیں جس وقت ان کی خدمت میں ایک پیغام لائے وہ بالخصوص نہ ہوا اور اس نے عرض کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو حکم فرماتے ہیں نماز کی امامت کرنے کا وہ ایک ذمہ نزل نہیں تھے انہوں نے نقل کیا کہ اسے عمرؓ جو تم نماز کی امامت کرو حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ امامت کے زیادہ حق دار تم ہو (یعنی حضرت ابو بکرؓ ہیں امامت کے زیادہ حقدار ہیں) پھر ان دنوں حضرت ابو بکرؓ نے نماز پر حاضر کیا ایک دن رسول کریم ﷺ نے اپنے مرض کے حال میں تیمم کی محسوس فرمائی تو آپ ﷺ بابر کی جانب آئے اور اس وقت آپ ﷺ دوسرے حضرات کے سہارے دیے تشریف لائے اور آپ ﷺ لوگوں سے سہارا لگائے ہوئے تھے اور جن حضرات پر آپ ﷺ نے سہارا لگا رکھا تھا ان میں سے ایک صاحبؓ حضرت ابن عباسؓ تھے جو کہ رسول کریم ﷺ کے چچا تھے (اور دوسرے شخصؓ علیؓ کریم اللہ جبہ تھے لیکن عائشہ صدیقہؓ نہیں نے ان کا نام نہیں لیا)۔ جس وقت ابو بکرؓ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا تو وہ چیخے کی جانب وٹھ گئے رسول کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ تم بالکل پیچھے کی جانب نہ ہو اور ان دو حضرات پر کہ آپ ﷺ نے سہارا لگا رکھا ہے ان حضرات نے آپ ﷺ کو بھلایا اور ان حضرات نے ابو بکرؓ کی طرف سے پہلو میں بھلایا۔ ابو بکرؓ میرے کھڑے کھڑے نماز ادا فرماتے رہے اور لوگ ان ہی کی اتباع کرتے رہے اور رسول کریم ﷺ کو نماز پڑھنا اور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ صَعُوبِي مَا هِيَ الْيُحْضِبُ فَقَعَلْنَا فَأَعْتَصَلَ ثُمَّ ذَهَبَ يَسْتَوِي ثُمَّ أَغْبَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا ثَالِثِيَّةُ بِنْتُ قَوْلِهِ لَمَّا نَزَلَ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلُوهُ الْعِشَاءَ فَارْتَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي تَمْرٍ أَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ هُ الرُّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَأَنَّ أَبُو تَمْرٍ رَجَعَ وَرَفَعًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلَّى النَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَخْبَرْتُ بِذَلِكَ فَصَلِّي بِهِمْ أَبُو تَمْرٍ بَلَكَ الْإِيمَانَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدَّ مِنْ نَفْسِهِ حَقَّةً فَجَاءَهُ بِهَا ذِي بَيْنٍ وَجَلَّيْنِ أَخَذَهُمَا الْعَتَّاسُ يَصْلُوهُ الْعَهْلُ فَلَمَّا رَأَى أَبُو تَمْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَلَاؤَمًا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَاتَّخَذَا إِلَى حَبِيهِ فَخَعَلَ أَبُو تَمْرٍ يَصَلِّيَ قَائِمًا وَالنَّاسُ يَصْلُونَ يَصْلُوهُ أَبِي تَمْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّيُ قَائِمًا فَذَهَبَتْ عَلَى أَبِي عَنَابِي فَقُلْتُ أَلَا أَتَمَرُ عَمَلِكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرْصِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ نَعَمْ فَحَدِّثْنِي لَمَّا أَنْجَرْتَهُ لَمَّا شَأْنُ عَمْرٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَمْسَتْ لَكَ الرَّجُلُ الْيَدَى كَانَ مَعَ النَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلَيَّ حَرَمٌ اللَّهُ وَخِيَةٌ

فرماتے رہے عید اللہ عید نے بیان فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں تم سے وہ بات عرض کروں جو بات کہ عائشہؓ نے حضرت رسول کریمؐ کی پیاری سے متعلق بیان فرمائی ہے انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے کچھ نقل کر دیا ہے انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں فرمایا مگر صرف اس قدر فرمایا ہے کیا نام لیا ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے دوسرے شخص کا جو کہ عباسؓ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابن عباسؓ نے فرمایا وہ حضرت علیؓ تھے۔

باب: اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟

۸۳۸: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبلؓ رسول کریمؐ کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اپنی قوم کی جانب روانہ ہوئے تھے اور نماز پڑھاتے تھے۔ ایک دن (نبی کریمؐ) نماز ادا کرنے میں تاخیر ہو گئی تو معاذؓ نے رسول کریمؐ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی اس کے بعد اپنی قوم میں تشریف لے گئے اور امامت فرمائی اور سورہ بقرہ تلاوت فرمائی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جس وقت یہ دیکھا تو انہوں نے صف سے نکل کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق بن گیا۔ اس شخص نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوں۔ البتہ میں ضرور رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپؐ سے ملتا ہوں۔ معاذؓ نے کہا کہ پھر وہ شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! معاذؓ آپؐ کے ہمراہ نماز ادا فرماتے ہیں پھر یہاں سے نماز ادا کر کے ہم لوگوں کے پاس آتے ہیں اور امامت کرتے ہیں۔ آپؐ نے گزشتہ رات میں نماز میں خود تاخیر فرمائی تھی۔ معاذؓ آپؐ کے ساتھ نماز ادا فرما کر ہم لوگوں کے گھر آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی تو نماز میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ جس وقت میں نے یہ بات سنی تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز (اکیسے ہی) پڑھ لی ہم لوگ (تمام دن) پانی بھرنے والے ہیں اور اپنے ہاتھ سے صحت

بَابُ ۵۰۰ اِخْتِلَافُ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُورِ
۵۳۸: أَحْبَبْنَا مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يُؤْمِنُهُمْ فَأَخَّرَ ذَلِكَ لَيْلَةً
الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ يُؤْمِنُهُمْ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا
سَمِعَ وَحُلَّ يَمِينَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ
فَقَالُوا تَأَلَّفْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا تَأَلَّفْتُ
وَلَا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَتَنَى
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنْ مُعَاذًا يُصَلِّيُ مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِيَنَا فَيُؤْمِنُنَا وَنَأْتِي
أَخَّرَ الصَّلَاةَ النَّارِخَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ
فَلَمَّا فَاسَتْخَرَتْ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتَ ذَلِكَ
تَأَخَّرْتَ فَصَلَّيْتَ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ تَوَاصِيحٍ
تَعْمَلُ بِأَتِيدِنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ الْفَأَنْ أَنْتَ الْفَرْدُ بِسُورَةِ مَعَاذٍ

کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اسے معاف! تم (لوگوں) میں فتنہ پیدا کرو گے تم نماز میں ایسی سورتیں پڑھا کرو کہ جیسے سورہ بروج اور سورہ **إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ** وغیرہ۔

۸۳۹: حضرت ابو بکر جریذ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا فرمائی تو جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ دو رکعت ادا کی پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعت ادا فرمائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات اور ان حضرات کی دو دو رکعات ہوئیں۔

باب: فضیلت جماعت

۸۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تمہارا دھمکی جانے والی نماز پر ۲۷ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز باجماعت تمہارا نماز ادا کرنے سے ۲۵ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تمہارا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

باب: جس وقت تین آدمی ہوں تو نماز باجماعت سے

پڑھیں

۸۴۳: حضرت ابوسعید خدری جریذ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک شخص نماز کی امامت کرے اور امامت کرنے کے واسطے زیادہ مستحق وہ

۸۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالْيَمِينِ خَلْفَهُ رُكْعَتَيْنِ وَبِالْيَمِينِ جَاوًا رُكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِلْمُؤَلَّاهِ رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ۔

بَابُ ۵۰۹ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

۸۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَرْدِ سِتِّينَ وَعِشْرِينَ ذَرْجَةً۔

۸۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْقِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا۔

۸۴۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَرْبُدُ عَلَى صَلَاةِ الْفَرْدِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ ذَرْجَةً۔

بَابُ ۵۱۰ الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا

ثَلَاثَةً

۸۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيُؤَمِّهُمْ أَحَدُهُمْ

فخص ہے جو قرآن کی کافی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔

باب: اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک

عورت تو جماعت کرائیں

۸۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں وہ جی ہمارے ہمراہ نماز میں شریک تھیں۔ (واضح رہے کہ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لڑکے تھے)

باب: جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۸۴۶۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا کیا فلاں آدمی نماز باجماعت میں شریک ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اور فلاں آدمی؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو نمازیں (یعنی نماز فجر اور نماز عشاء) بہت گراں گزرتی ہیں اہل اتفاق پر اور اگر لوگ یہ جان لیں ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو لوگ سرین کے بل گھٹنے ہونے ان نمازوں میں شرکت کے واسطے حاضر ہوں۔ صف اول دراصل فرشتوں کی صف ہے اگر تم لوگ اس کی بزرگی کو جان لو تو تم کو کب جلدی کرو صف اول میں شرکت کے واسطے اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ نماز پڑھنا یعنی نماز باجماعت ادا کرنا۔ چنانچہ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اور وہ شخص کے ساتھ نماز پڑھنا اور کرنا بہتر ہے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا پڑھنے سے اسی طریقہ سے جماعت میں جس قدر زیادہ افراد ہوں۔ وہ خدا اور دو پندہ دے۔

وَأَخْفَهُمْ بِالْإِيمَانَةِ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً

بَابُ ۵۱۱ الْجَمَاعَةُ إِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً

رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

۸۴۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْوَاهِبِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرُنِي زَيْدُ بْنُ فَرُّوخَ مَوْلَى لَعْنَةِ النَّبَسِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ يَحْكُمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ خَلْفًا نَصَلْنِي مَعًا وَتَا إِلَى حُبِّ النَّبِيِّ ﷺ أَصَلَّيْتُ مَعَهُ

بَابُ ۵۱۲ الْجَمَاعَةُ إِنْ كَانُوا ثَمْنِينَ

۸۴۵ أَخْبَرَنَا سُونَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عِيسَى عَنْ عَائِشَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاحْبَبْتُ رِبْدَهُ السَّيْرِ فَاقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ

۸۴۶ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شُعْبَةُ وَ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَفَدَّ سَبْعَةَ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَبْعُ أُمِّي نَنْحَبُ بِقَوْلِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الضُّحَى فَقَالَ أَتَقْبَلُ فَالْصَّلَاةُ قَالُوا لَا قَالَ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ مِنْ أَثَقِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّاسِ فَيَنْتَفِزُونَ بِهَا فَيُهَيِّمُوا لَا تَوْفَعُوا وَلَوْحُوا وَتَهَيَّئُوا الْأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَنِيعِ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْمَلُونَ فَيُصَلِّتُهُ لَا تَنْتَفِزُ تَعْمُودُ وَ صَلَاةُ الرَّحْلِ مَعَ الرَّحْلِ أَزْهَى مِنْ صَلَاتِهِ وَخُذْهُ وَ صَلَاةُ الرَّحْلِ مَعَ الرَّحْلَيْنِ أَزْهَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّحْلِ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ لَقَبُوا أَخْتًا إِلَى اللَّهِ غَرًّا وَحَلًّا

باب ۵۱۳ الْجَمَاعَةُ لِلدَّائِلَةِ

۸۳۷ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنَرُ بْنُ الْأَظْهَرِيِّ عَنْ مَعْمُودٍ عَنْ عِيسَى بْنِ زَيْلِيقٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَحُولُنَّ نِسِي وَ تَنْتِجُ مَسْجِدَ قَوْمِي فَأَجَبْتُ أَنَّ نَائِبِي قُضِيَتْ فِي مَكَانٍ مِنْ بَنِي تَجْدَةَ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَعَلُ قَلَمًا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَنِي بُرَيْدٌ فَأَنْتَرْتُ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنْ الْيَتِيمِ فَلَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةً خَلْفَهُ فَقَضَيْتُ بِهَا وَخَعْتِي۔

باب ۵۱۴ الْجَمَاعَةُ لِلْعَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

۸۳۸ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْخِيهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْ أَنْ تَخْتَرُ فَقَالَ أَقْبِلُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَا صُفُوفًا فَإِنِّي أَرَأَيْكُمْ مِنْ وَزَّاءٍ عَفْوِي۔

۸۳۹ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ وَأَسْمَدُ عَنْ ثَرْوَانَ الْقَاسِمِيِّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ تَعَضُّ الْقُومِ لَوْ عَرَسَتْ بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَلَامُوا عِي الصَّلَاةِ قَالَ يَلَاؤُ آتَا أَشَقَّكُمْ فَاصْطَحُّوا قَامُوا وَأَسْنَدَ يَلَاؤُ عَهْدَهُ إِلَى وَاحِدِهِ فَاسْتَقَطَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نمازِ نفل کے واسطے جماعت کرنا

۸۳۷ حضرت تہان بن مالک بنیر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے مکان سے لے کر مسجد تک ندیاں ہیں (جو موسمِ برسات میں زور و شور سے بہتی ہیں جس کی وجہ سے راستے طے کرنا سخت دشوار ہوتا ہے) اس وجہ سے میری یہ خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لے جائیں اور آپ ﷺ کی جگہ پر نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر مسجد تعمیر کر لوں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہم جہاں ساتھ چلیں گے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت کیا کہ تم کسی جگہ مسجد بنانے کی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا اس جگہ پر۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں صفِ ہند کی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائیں (یعنی نفل نماز جماعت سے)۔

باب: جو نماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت

کرنے سے متعلق

۸۳۸ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے جس وقت نماز کے واسطے کھڑے ہوئے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو ٹھیک کر دو اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تم لوگوں کو پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خصوصیت تھی دوسرے کسی کو حاصل نہیں)۔

۸۳۹ حضرت ابو قتادہ بنیر سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کو قید کے ہمراہ تھے کہ اس دوران بعض لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اکاش کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ﷺ بیٹھ جاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں موجاؤں اور اس طرح سے میری نماز ضائع ہو جائے۔ جلالِ نبوی سے فرمایا میں اس کا انتظام کروں گا۔ لوگ آرام کرتے رہے اور وہ سوئے اور بالِ عرضِ نبوی اپنی رشتہ دوست سے لگی (اور وہ سوئے) پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بیدار ہو۔ تو سورج کی کرن چمک رہی تھی اور حضرت جلالِ نبوی سے

وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ
هَٰذَا مَا قُلْتَ فَإِنَّ مَا أَفِيَتْ عَلَى نَوْمَةٍ مِثْلَهَا فَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ كَفَّزَ أَرْوَاحَهُمْ حِينَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِينَ
شَاءَ ثُمَّ يَا بِلَالُ قَالُوا النَّاسُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ بِلَالٌ
قَادِرٌ قَتَوْحُوا بَعْضُ حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
لَدِمَ قَضَىٰ بِهِمْ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیا بات کہی تھی (کہ میں نماز کا
انتظام کروں گا)؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ
کو اس قدر نیند بھی نہ آئی۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ
خداوند قدوس نے تم لوگوں کی ارواح قبض فرمائیں پھر جس وقت خدا
کی مرضی ہوئی تو تمہاری روحیں تم لوگوں کی طرف واپس کر دی گئیں۔
اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اٹھ جاؤ اور نماز کی اذان دو۔ حضرت بلال رضی
اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اذان دی پھر تمام حضرات نے وضو
فرمایا۔ اس وقت سورج بلند ہو گیا تھا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ
کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی۔

بَابُ ۵۱۵ التَّشْيِيدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ
۸۵۰ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْنَا عَنْهُ اللَّهُ
بْنُ الْمَسْرُوكِ عَنْ زَيْنَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ
مَسَّكَكَ قُلْتُ فِي قُرْبَةٍ دُونَ جَمْعٍ فَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ
قَلْبَةٍ فِي قُرْبَةٍ وَلَا نَمْرٍ لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا
لَقِيَ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ لَعَلَّكُمْ بِالْجَمَاعَةِ
فَاتَّبَعُوا كُلُّ الْيَوْمِ الْفَاصِيَةِ۔ قَالَ السَّائِبُ بَعْضُ
بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةِ فِي الصَّلَاةِ۔

باب: نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید
۸۵۰: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرماتے تھے کہ جس وقت کسی ہستی یا جنگل میں تین اشخاص ہوں
اور وہ نماز کی جماعت نہ کریں تو سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان
غالب آگیا ہے اور تم لوگ اپنے ذمہ جماعت سے نماز لازم کرلو
کیونکہ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے جو کہ اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو
گئی ہو حضرت صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز باجماعت
ہے۔

بَابُ ۵۱۶ التَّشْيِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ
الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شرکت نہ کرنے
کی وعید
۸۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری ہان ہے
میں نے اس کا ارادہ کیا کہ میں حکم دوں نکو یاں چلائے گا۔ پھر میں حکم
دوں نماز کے واسطے اذان دینے کا اور ایک شخص کو حکم دوں نماز
پڑھانے کا اور میں (جماعت چھوڑنے والوں کے گھر جاؤں) اور قسم

۸۵۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أُمَرَ بِحَبْكِ فَيُحَبَّكَ ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَدِّيَنَّ
ثُمَّ أُمَرَ بِحُلَا قِيَوْمِ النَّاسِ ثُمَّ أُخَالِفْتُ إِلَى رَحَالِ

سے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کو ہم ہو کہ مسجد کے اندر ایک موئے گوشت کی بڑی یا دو عدد عمدہ قسم کے مکانات ملیں گے تو لوگ نماز عشاء میں شرکت کرنے کے واسطے آئیں۔

فَاُخْرِقْ عَلَيْهِمْ بُيُوتُهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ نَعْلَمُ أَحَدَهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَطَاً سَمِينًا أَوْ مِرْمَا نَيْنَ خَسْتَيْنِ لَنَهَدِي الْعِشَاءَ۔

باب: جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت میں شرکت کرنا لازم ہے

بَابُ ۵۱۷ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَاةِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِ

۸۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے کامل درجہ کا مسلمان ہو کر ملاقات کی تمنا ہو تو وہ شخص ان پانچ وقت کی نماز کی حفاظت کرے کہ جس جگہ پر اذان ہوتی ہو تو اذان کی آواز سن کر نماز یا جماعت میں شرکت کرنے کے واسطے حاضر ہو کیونکہ خداوند قدوس نے اپنے نبیؐ کے واسطے ہدایت کے راستہ عادیئے ان ہی راستوں میں سے ایک راستہ نماز بھی ہے اور میرا خیال ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس قسم کا آدمی نہ ہوگا کہ جس کی ایک مسجد اس کے مکان میں موجود نہ ہو کہ جس جگہ وہ شخص نماز ادا کرتا ہے پس اگر تم لوگ اپنے اپنے مکانات میں نماز ادا کرو گے اور مساجد کو نظر انداز کر دو گے تو تم لوگ اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور جس وقت تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور جو بندہ مسلمان اچھی طریقہ سے وضو کرے پھر وہ نماز کے واسطے (مکان سے) روانہ ہو تو اللہ اسکے واسطے ہر ایک نیک عمل کو دے گا یا اس شخص کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یا اس شخص کا ایک گناہ معاف فرما دے گا اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جس وقت ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چلتے ہیں اور ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تا کہ زیادہ نیک اعمال ہوں) اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہی شخص نہیں شریک ہوتا جو کہ علی الاعلان منافقت رکھتا ہو اور میں نے (دیکھا ہے کہ دور میں) کہ ایک آدمی کو وہ شخص سنبھال کر لاتے یہاں تک کہ وہ شخص صف کے اندر کھڑا کر دیا جاتا۔

۸۵۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْأَقْبَرِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَدَا مُسْلِمًا فَلْيَحَافِظْ عَلَى هَذِهِ الصَّلَاةِ الْمُمَسَّرَةِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَإِنَّهُ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنِّي لَا أَحْسَبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ مِنْهُ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَلَيِّ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ التَّوَضُّعَ ثُمَّ يَمْسِي إِلَى صَلَوةٍ إِلَّا تَحَبَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا ذَرَّةً أَوْ يَكْفُرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتَا نَقَارِبَ بَيْنَ الْخَطَا وَلَقَدْ رَأَيْتَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُتَأَفِّفٌ مَغْلُومٌ بِنَاقِهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَتَقَامَ فِي الصَّبْرِ۔

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص

۸۵۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَرْوَانَ اِنْ مُعَاوِنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَدْنَةَ عَنْ أَبِي الْأَسَمِ عَنْ عِثْبَةَ بْنِ أَبِي الْأَسَمِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرَ اَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ قَائِدٌ
يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَرْجِعَ لَهُ أَنْ
يُصَلِّيَ فِي مَنَاسِكَ قَائِدٌ لَهُ قَلَمًا وَلَمْ يَدْعُهُ فَإِنْ
لَمْ يَنْسَجْ الْبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ
قَاتَلَ.

۸۵۴ أَخْبَرَنَا حُرُوفٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ وَاحِدِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَابِصَةُ بْنُ زَيْدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَابَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أُمٍ مَحْمُودٍ أَنَّهُ
قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ خَبِيرَةٌ الْهَوَامُ وَ
الْبَنَاءُ فَإِنْ هَلْ نَسَجَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ فَإِنْ خَفِيَ خَلَا وَهَلْ يَرْجِعُ لَهُ.

باب ۵۱۸ الْعُذْرُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ
عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زُرَّارَةَ كَانَ يَوْمَ
أَصْحَابَةِ فَخْصَرَتِ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَذَهَبَ لِخَاصِيهِ
ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْعَاقِبَةَ
فَلْيُذَاهِبْ قَلَّ الصَّلَاةُ.

۸۵۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْطَوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول
اللہ! مجھ کو کوئی شخص لائے جانے والا نہیں ہے جو کہ مجھ کو مسجد تک
پہنچا دیا کرے تو آپؐ اجازت عطا فرمائیں مجھ کو مکان میں نماز ادا
کرنے کی چنانچہ آپؐ نے اجازت عطا فرمادی۔ جس وقت وہ شخص
پشت پھیر کر روانہ ہو گیا تو آپؐ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ تم کو
اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اس نے جیسا شخص نے کہا جی ہاں آواز
سنائی دیتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر تم مومن کی دعوت کو منظرہ کرلو
جس وقت کہ اذان دینے والا پکارتا ہے ((حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ))۔

۸۵۴ حضرت ابن اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ منورہ میں کیزے سے کھڑے اور دروازے
بہت زیادہ ہیں آپؐ مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمادیں کہ میں
مکان میں نماز ادا کر لیا کروں؟ میں نے کہا آپؐ مجھ نے ارشاد فرمایا کہ تم
((حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ)) اور ((حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ)) کی آواز سننے
ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سن رہی ہوں۔ آپؐ مجھ نے فرمایا پھر تم
حاضر ہو اور آپؐ مجھ نے ان صحابی کو نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں
عطا فرمائی۔

باب ۵۱۹ الْعُذْرُ فِي جِهَةِ تَجَامُعِ جَمْعٍ

۸۵۵ حضرت عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ
بن اُمّ مکتوم اپنے حضرت کی امامت فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نماز کا
وقت ہو گیا تو وہ قضاے حاجت کے واسطے گئے پھر واپس آئے اور
ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپؐ سجدہ
ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت کہ تو اس میں سے کسی شخص کو پاخانہ
کرنے کی ضرورت پیش آئے تو نماز سے قبل ہی قضاے حاجت کر
لے۔ یعنی احتیاط سے فارغ ہو جا۔ (چنانچہ احتیاط کرنے کی وجہ سے
امامت ہی کیوں نہ نکل جائے)۔

۸۵۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں کسی کے سامنے شرم کے وقت کا

کھانا پیش ہو اور سامنے نماز پوری ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز عشا کھڑی ہوگئی ہو) تو پہلے تم کھانے سے فارغ ہو جایا کرو۔

۸۵۷: حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم لوگ فرزدہ جنین میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہاں پر بارش ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈن نے نماز کے واسطے اذان دی اور اس نے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے کھانوں میں نماز ادا کرو۔

باب: بغیر جماعت کے جماعت کا اجر کب ہے؟

۸۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بہترین طریقہ سے وضو کیا مسجد کے ارادہ سے جس وقت وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں تو اس شخص کو اسی قدر اجر اور ثواب ہے کہ جس قدر اس شخص کو ثواب ہے جو کہ جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا اجر و ثواب بالکل بھی کم نہیں ہوگا۔

۸۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرنے کے واسطے پورے طریقہ سے وضو کرے (یعنی سنت کے مطابق وضو کرے) پھر وہ شخص فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد پہنچے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر کے جماعت سے نماز پڑھے یا مسجد میں نماز پڑھے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا تنہا نماز ادا کرے بہر حال خداوند قدوس اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

باب اگر کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت سے

نماز پڑھنے لگے تو وہ بارہ نماز پڑھے

اللہ: اِذَا حَضَرَ الْعَدَّةَ وَاقْتَسَبَ الصَّلَاةَ فَانْتَدَى بِالْعَدَّةِ۔

۸۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْزُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي النَّبِّحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَحْثِي قَاتَانَا مَطَرٌ قَتَادَى مَادَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ صَلَّوْا بِي رِجَالَكُمْ۔

باب ۵۱۹: حَيْثُ اِدْرَاكَ الْجَمَاعَةِ

۸۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَدَلَةَ عَنْ مَخْصِبِ أَبِي عَلِيٍّ الْفَخْرِيِّ عَنْ عَوْبِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ عَابِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَضَّعَ النَّاسُ قَدْ صَلَّوْا مَحَبَّ اللَّهُ لَهُ يَنْتَلِ أَحْمَرُ مِنْ حَصْرَتَا وَلَا يَنْقُصُ دِلَّةٌ مِنَ الْخُورِ هُمْ شَيْئًا۔

۸۵۹: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَكِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَيْشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ حَبِشٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مَعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ خُزَيْمَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَاتَّخَذَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْخَتَاةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ عَقَرَهُ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ۔

باب ۵۲۰: اِعَادَةُ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ

صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

۸۶۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ عَنْ زُحَلِّ بْنِ يَسَى الدَّنَائِيِّ قَالَ لَمْ يَسُرُّ بَنُو مُعَظِيٍّ بْنِ يَعْجَبٍ عَنْ يَعْجَبٍ أَنَّ كَانَ فِي مُجَلِّسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِدٌ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَزَعَ وَيَسْجُدُ فِي مُجَلِّسٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ كَمَا تَصَلِّيَ مُجَلِّسٌ قَالَتْ بَنِي وَهَبٍ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي تَلْعَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ.

بَابُ ۵۲۱ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ

۸۶۱ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي لُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْنِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ بُرَيْدٍ بْنُ الْأَسْوَدِ الْقَابِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْبِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَحْلَيْهِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَهُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَوْمَئِذٍ نَزَعُوا فَرَأَوْهُمْ فَقَالَ مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رَحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا صَلَّيْتُمْ فِي رَحَالِكُمْ ثُمَّ اتَّبَعْتُمْ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلُّوا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُنَّ نَائِلَةً.

بَابُ ۵۲۲ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ نَهَابٍ وَتَجَمُّعًا مَعَ الْجَمَاعَةِ

۸۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى وَنَحْوِهِ

۸۶۰ حضرت عجل سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران نماز کی اذان ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما کر آئے تو دیکھا کہ حضرت اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے نماز کس وجہ سے ادا نہیں کی ہے یا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! میں تو مسلمان ہوں لیکن میں اپنے مکان میں نماز ادا کر چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم مسجد میں حاضر ہو تو تم لوگوں کے ہمراہ شرکت کر لو یعنی نماز میں شرکت کر لو چاہے تم نماز سے غافل ہو چکے ہو۔

باب: جو شخص نماز فجر تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو نماز دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱: حضرت زید بن اسود عاصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر میں مسجد خیف میں موجود تھا (جو کہ مقام مہمی میں ہے) جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو چکے تو دیکھا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں ادا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں اشخاص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ ان کو لے کر آئے اور ان کی تہنیں پھڑک رہی تھیں (بوجہ خوف کے)۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ہم لوگوں کے ہمراہ کس وجہ سے نماز نہیں ادا کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم وہی جگہ نماز ادا کر چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو جس وقت تم اپنے گھرانوں میں نماز ادا کر لو پھر تم اس مسجد میں آؤ کہ جس جگہ جماعت ہوتی ہے تو تم دوسری مرتبہ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل نماز شمار ہوگی۔

باب: اگر نماز کا افضل وقت گزرنے کے بعد جماعت ہو جب بھی شرکت کر لے

۸۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جس وقت ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو کہ نماز میں تاخیر کریں گے ان کے (مقررہ) وقت سے یعنی نماز مکروہ وقت میں ادا کریں گے۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں (یعنی ایسے وقت میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وقت پر نماز ادا کرو۔ پھر تم اپنے کام میں لگ جانا۔ اگر تم مسجد میں ہو اور تمہارے سامنے جماعت شروع ہو چکی ہو تو تم جماعت میں شرکت کر لینا۔

باب: جو شخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کر چکا ہو اس کو دوسری جماعت میں شرکت کرنا

لازم نہیں ہے

۸۶۳۔ حضرت سلیمان بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاوا نامی جگہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ہے) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن! تم کس وجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو نماز سے فارغ ہو چکا اور میں نے تم سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جس وقت جماعت سے امام کے ساتھ نماز ادا کر لی اب پھر اس کو پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

باب: نماز کیلئے کس طریقہ سے جانا چاہئے؟

۸۶۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہو تو تم لوگ نماز کے واسطے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ معمول کی رفتار کے مطابق نماز کیلئے آؤ اور مطمئن رہو اور تم کو جس قدر نماز مل جائے اتنی جماعت سے نماز ادا کرو اور جس قدر نماز مل سکے اس کو تم (سلام پھیرنے کے بعد) ادا کر لو۔

مَنْ إِزَاهِمَهُ بَيْنَ صَدْرَيْنِ وَالْفُفْءِ لَهٗ عَنْ حَلِيدِ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُذَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا الْعَالِيَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي قَزٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَرَتْ لِي حَدِيثٌ كَلِمَتٌ إِذَا بَقِيَ لِي قَوْمٌ يُوَجِّهُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَلِيِّهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا لَمْ يَخَافَنَّكَ قَالَ أَذْهَبَ الْقِيَمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ لَصَلِّ۔

باب ۵۲۳ سقوط الصلوة

عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ

فِي الْمَسْجِدِ

۸۶۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مُمُوْنَةَ قَالَ وَابْتُئْتُ ابْنَ عَمْرِو جَالِسًا عَلَى الْفَلَاحِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَلَمْ يَأْتِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ لَا تَصَلِّ قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعَادُ الصَّلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

باب ۵۲۴ السَّعْيُ إِلَى الصَّلَاةِ

۸۶۴۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الرَّهَرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقْوَمُوا وَانْتَهُوا تَسْعَوْنَ وَتَقْوَمُوا تَسْعَوْنَ وَغَلَبَكُمْ السَّيِّئَةُ فَمَا آخَرْتُمْ قُضِيَ قُضِيَ وَفَاتَكُمْ فَافْضُوا۔

بَابُ ۵۲۵ اِلَّا سَرَّعَ اِلَى الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ

باب: نماز کے واسطے جلدی چنانچہ

دوڑے ہوئے

سُغِي

۸۶۵ أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ سُوَادٍ نَبِيُّ الْأَسَدِ نَبِي غَسِرٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو زُهَبٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو حُرَيْثٍ عَنْ مُتَوَدٍّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي زَاهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَعَتْ إِلَى نَبِيٍّ عَبْدَ اللَّهِ فَتَعَدَّتْ عِذْمُهُ حَتَّى يَخْبِرَ بِشَرْبٍ فَإِنْ تَوَارَعَ قَبَسَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرِعُ إِلَى الْغُروبِ مَرْرًا بِالنَّبِيِّ فَقَالَ أَفِي لَدُنْكَ قَالَ فَكُنْ ذَلِكَ فِي دَرْجِي فَأَسْتَأْخِزُكَ وَطَسْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَقَالَ مَا لَكَ أَسِيرَ فَقُلْتُ أَخَذْتُ خَدًّا فَإِنْ مَا ذَاكَ قُلْتُ أَفَسْتُ بِي قَالَ لَا وَلَكِنْ هَذَا فَلَا تَنْفَعُكَ سَابِعٌ إِلَى نَبِيٍّ فَلَا يَفْعَلُ كِبْرَةً فَلْيَرْغِ الْآنَ مِنْهَا مِنْ نَارٍ

۸۶۵ حضرت ابورافع غزو سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز عصر ادا فرما چکے تو قبیلہ بنی عبد الاشمل کے حضرات میں جاتے اور ان سے گفتگو فرماتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے واسطے واپس ہوتے تو حضرت ابورافع جیسے کہ کہا کہ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ جلدی نماز مغرب ادا کرنے کے واسطے تشریف لے جا رہے تھے اور ہم لوگ قبرستان بقیع کے سامنے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ الف۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے سے میرے قلب میں ایک خوف محسوس ہوا میں چیخے کی جانب ہٹ گیا اور مجھے اس بات کا خیال ہوا کہ آپ ﷺ نے مذکورہ جملہ ”ف“ میرے ہر متعلق ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا تم کیوں نہیں جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے کسی قسم کی کوئی غلطی صادر ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے ہم ہوا؟ میں نے کہا آپ نے مجھ کو کھڑا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو یہ بات نہیں کہی میں نے اس شخص سے کہا کہ جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اس آدمی نے ایک کھال چوری کر لی اب اس جیسی کھال ایسے آدمی کیلئے دوزخ کی آگ سے تیار کی گئی ہے۔

۸۶۶ ترجمہ گزشتہ حدیث جیسا ہے۔

۸۶۶ أَخْبَرَنَا هُرُودٌ نَبِيُّ غَسِرٍ قَالَ خَدَّتَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ أَبِي حُرَيْثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُتَوَدٌّ رَحْلٌ بَنِي أَبِي زَاهٍ عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَبِيٍّ زَاهٍ عَنْ أَبِي زَاهٍ تَخَوَّفَ

بَابُ ۵۲۶ التَّهَجُّبِ إِلَى

الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے اُڈل اور افضل وقت نکلنے

سے متعلق

۸۶۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (مسجد میں) نماز ادا کرنے کے واسطے تمام لوگوں سے پہلے حاضر ہو تو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے واسطے نہ کر رہا تھا پھر اس کے بعد جو شخص آئے وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک بیل کاغے تو قربانی کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے (راہ خدا میں) ایک مینہ کا بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے مرئی بھیجی۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی نے ایک اظہا بھیجا۔

باب: جس وقت جماعت کے واسطے تکبیر ہو جائے تو نفل

یا سنت نماز پڑھنا منع ہے

۸۶۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت میں کسی قسم کی نماز نہیں ہے، علاوہ فرض نماز کے۔ (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ وقت میں نماز سنت یا نماز نفل کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نماز فرض میں شرکت کرنا چاہئے)۔

۸۶۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے، علاوہ نماز فرض کے۔

۸۷۰۔ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز فجر کی تکبیر ہوئی تو حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور اس وقت منوں تکبیر کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نماز فجر کی چار رکعات پڑھ رہے ہو؟

۸۶۷۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُعِيزَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْمَرُ أَنَّ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ شَأْنُ مَثَلِ الْمُهْجَرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَا يَدِي يَهْدِي الْبُذَّةَ ثُمَّ الْيَدَى عَلَى إِبْرِهِ كَمَا يَدِي يَهْدِي الْفَرَّةَ ثُمَّ الْيَدَى عَلَى إِبْرِهِ كَمَا يَدِي يَهْدِي الْكُفْشَ ثُمَّ الْيَدَى عَلَى إِبْرِهِ كَمَا يَدِي يَهْدِي الذُّخَاخَةَ ثُمَّ الْيَدَى عَلَى إِبْرِهِ كَمَا يَدِي يَهْدِي الْيُبْعَةَ۔

باب ۵۴۷: مَا يَكُونُ مِنَ الصَّلَاةِ

عِنْدَ الْإِكَامَةِ

۸۶۸۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسْرِ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

۸۶۹۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَانَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ إِذَا أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

۸۷۰۔ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَلْفِ بْنِ غَالِبٍ عَنِ ابْنِ مُجَيَّةٍ قَالَ أَقْبَمَتِ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُقَالُ وَالْمَوْدُونُ يُحِبُّ فَقَالَ أَنْصَلِي النَّصْحَ أَرْغَمَا۔

دوران آگے رہتے ہیں اور ہم ان سے بھی اچھی طرح سے واقف ہیں جو کہ پیچھے رہتے ہیں۔

باب: صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے سے متعلق

۸۷۴: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے انہوں نے صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کر لیا (جلدی کی وجہ سے)۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے لیکن تم اب آئندہ اسے ایسا نہ کرو۔

۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا اے فلاں شخص! تم اپنی نماز کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے کیا نماز ہی خود یہ بات نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طریقہ سے ادا کرنا چاہئے۔ (مطلب یہ ہے کہ نماز کو خشوع و خضوع اور ادب کے ساتھ پڑھنا چاہئے) اور میں پیچھے سے بھی اسی طریقہ سے دیکھتا ہوں کہ جس طریقہ سے سامنے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

باب: ظہر کی نماز کے بعد سنت کتنی پڑھے؟

۸۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے قبل دو رکعات ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے اور دو رکعت نماز مغرب کے بعد اپنے مکان میں ادا فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں پڑھتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوہاں آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

باب: نماز عصر سے قبل کی سنت

۸۷۷: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول

بَابُ ۵۳۰ الرَّكُوعُ دُونَ

الصَّفِّ

۸۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَلَعْلَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ابْنِ أَبِي ثَجْرَةَ حَدَّثَنَا اللَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ رَاجِعٌ فَرَمَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّكَ اللَّهُ جَرَسًا وَلَا تَعُدْ.

۸۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ نَمُ الْفَضْرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ أَلَا تُحَسِّنُ صَلَواتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّينَ كَيْفَ يُصَلُّونَ لِنَفْسِهِ يَأْتِي أَبْصَرُ مِنْ وَرَائِهِ كَمَا أَبْصَرُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

بَابُ ۵۳۱ الصَّلَاةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

۸۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي نَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَنَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

بَابُ ۵۳۲ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعَصْرِ

۸۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت نماز فرض سے قبل کس قدر رکعات ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کس شخص میں اس قدر رکعات ہے کہ وہ اس قدر تعداد میں رکعات ادا کرے۔ پھر فرمایا کہ جس وقت سورج بلند ہوتا تو دو رکعت ادا فرماتے اور دوپہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور آپ ﷺ آخر میں سلام فرماتے (مطلب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے)۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ خُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفُّ يُطْفِئُ ذَلِكَ فَلَمَّا إِنْ لَمْ يُطْفِئْ سَبْعًا فَإِنْ كَانَ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هُنَا غُفِّيَتْهَا مِنْ هُنَا وَعِنْدَ الْغَضْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هُنَا غُفِّيَتْهَا مِنْ هُنَا وَعِنْدَ الطُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيُ قُلَّ الطُّهْرِ أَرْبَعًا وَتَعْدَهَا الْبُحَيْنِ وَيُصَلِّيُ قُلَّ الْغَضْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِسَلَامٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُفَرِّقِينَ وَالسَّيِّئِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمَوْبِيسِ وَالْمُسْلِمِينَ۔

۸۷۸۔ حضرت عاصم بن خریرہ سے روایت ہے کہ ہم تو وہاں سے حضرت علی بن ابی طالب سے رسول کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اگر طاقت نہ رکھیں تب بھی بات تو سن لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت سورج یہاں پر آتا یعنی نماز عصر کے وقت تو آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے اور جس وقت یہاں پر آتا یعنی نماز ظہر کے وقت تو چار رکعت ادا فرماتے اور نماز ظہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور نماز ظہر کے بعد دو رکعت ادا فرماتے اور نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے لیکن دو دو رکعات کے بعد سلام پھیچتے اور سلام کرتے فرشتوں اور غیبیوں اور جو ان کے پیچھے ہیں مسلمانین اور مسلمین میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طریقہ سے ارشاد فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْمُفَرِّقِينَ وَالسَّيِّئِينَ وَالْمُسْلِمِينَ۔

۸۷۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ خُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهُ عَنِ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكُفُّ يُطْفِئُ ذَلِكَ فَلَمَّا إِنْ لَمْ يُطْفِئْ سَبْعًا فَإِنْ كَانَ إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هُنَا غُفِّيَتْهَا مِنْ هُنَا وَعِنْدَ الْغَضْرِ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هُنَا غُفِّيَتْهَا مِنْ هُنَا وَعِنْدَ الطُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيُ قُلَّ الطُّهْرِ أَرْبَعًا وَتَعْدَهَا الْبُحَيْنِ وَيُصَلِّيُ قُلَّ الْغَضْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِسَلَامٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُفَرِّقِينَ وَالسَّيِّئِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمَوْبِيسِ وَالْمُسْلِمِينَ۔

(۱۱)

کِتَابُ الْإِفْتِنَامِ

نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث

باب: نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہئے؟

۸۷۹۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ جس وقت غیب پڑتے نماز کے شروع کرنے کی تو آپؐ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھیں۔ آپؐ جس وقت یہاں تک کہ ہاتھ دونوں موٹھے کے برابر آجاتے اور جس وقت رُوح کے واسطے تکبیر پڑھتے تو جب بھی ان طریقہ سے کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپؐ دونوں ہاتھ و دوں ہاتھوں تک اٹھاتے تھے) پھر جس وقت «سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حُجَّةً» کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھاتے) اور پھر «وَقَبَّأْتُ لَكُمْ الْخُحْدَ» پڑھتے پھر جس وقت ہجدہ میں پڑتے تو بجا نہ اٹھتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت ہجدہ سے سر اُٹھتے تو جب بھی ہاتھ نہ اٹھتے۔

باب: جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ

اٹھائے

۸۸۰۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت آپؐ ساری تکبیر پڑھتے نماز کے واسطے تو آپؐ ساری تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھاتے یہاں تک کہ آپؐ ساری تکبیر کے ہاتھ منہ میں۔ برابر آجاتے پھر تکبیر

بَابُ ۵۳۳: الْعَمَلُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۸۷۹ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ ح وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُبَارِزِ قَالَ حَدَّثَنَا عُفْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الرَّهْزِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ جِئْنَ بِكَبْرٍ حَتَّى يَلْعَقَهُمَا حَذًى وَمِنْ كَبْرِهِ إِذَا عَمَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حُجَّةً فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ رَأَيْتُ ذَلِكَ الْخُحْدَ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ جِئْنَ بَسُحْدَ وَلَا جِئْنَ بَرَفَ رَأَيْتُ مِنَ السُّحُودِ

بَابُ ۵۳۳: رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ

التَّكْبِيرِ

۸۸۰ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ تَعْمَرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّرْدِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الرَّهْزِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ عَنِ أَبِي عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَلْعُقَا

حَذَوْ وَتَكْبِيْهِ ثُمَّ يَكْبُرُ قَالٌ وَتَحَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ
يَكْبُرُ لِلرُّكُوعِ وَتَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ
الرُّكُوعِ وَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ
ذَلِكَ فِي السُّجُودِ

کہتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے تو جب بھی اسی
طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے ہونڈھوں تک پھر جس
وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو اسی طریقہ سے
کرتے۔ (مطلب یہ ہے کہ ہونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے) اور
جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

باب ۵۳۵ رَفَعَ الْيَدَيْنِ حَذَّ وَتَكْبِيْنِ

۸۸۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي جَهْدٍ عَنْ
سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذَّ
تَكْبِيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَتَنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ وَتَحَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ

باب: ہونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے کا بیان
۸۸۱ حضرت محمد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ ہونڈھوں
تک اٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سراوپہ
اٹھاتے تو دونوں ہاتھ ہونڈھوں تک اٹھاتے اور ((سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور ((وَتَنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے۔ پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اس طریقہ سے کرتے۔

باب ۵۳۶ رَفَعَ الْيَدَيْنِ جِهَالِ الْأَلَمَيْنِ

۸۸۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَنِيِّ بْنِ وَالْقَلْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ
حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَتَحَ
الصَّلَاةَ كَثُرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَلَا أَدْبَاهُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِعَاقِبَةِ
الْكِتَابِ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْهَا قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَفْعَلُ

باب: کان تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۸۸۲ حضرت مالک بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چھپے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس وقت نماز شروع فرمائی تو تکبیر پڑھی اور دونوں ہاتھ کانوں
تک اٹھائے پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی جس وقت اس سے
فراغت ہوئی تو بلند آواز سے آمین پڑھی۔

۸۸۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ ابْنَ
عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَتَحَانَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يَكْبُرُ جِهَالِ
أَدْبَاهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

۸۸۳ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک
اٹھاتے تھے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو
اس طرح کرتے۔

۸۸۴ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ
مَالِكٍ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ

۸۸۴ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت
نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وقت رکوع فرمایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جس وقت رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ کانوں کی لوٹک اٹھائے۔

باب: جس وقت ہاتھ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کے

انگوٹھوں کو کس جگہ تک لیجائے؟

۸۸۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کانوں کی لوٹک پہنچ گئے۔

باب: دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اٹھانا

۸۸۶: حضرت سعید بن مسعان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد نبی درین میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ میں ہاتھیں ہیں جن کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز کے دوران اٹھایا کرتے تھے اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر پڑھتے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے وقت بھی تکبیر پڑھتے تھے۔

باب: نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم

ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمیہ)

۸۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ پھر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ دراصل تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس نے جس طریقہ سے نماز پہلے پڑھی تھی اسی طریقہ سے نماز پڑھ کر وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا

دَعَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيمِ عَنِ خَلْفِ قُرُوعِ أَذْيِهِ۔

باب ۵۳۷ مَوْضِعُ الْإِلَهَامَيْنِ

عِنْدَ الرَّفْعِ

۸۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُطْرُ بْنُ حَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَكَّامِ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِي اللَّهِ زَاهِي النَّبِيِّ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِلَيْهَا مَاهُ تَخَادَى شَخْمَةُ أَذْيِهِ۔

باب ۵۳۸ رَفْعُ الْيَدَيْنِ مَدًّا

۸۸۶: أَخْبَرَنَا عُمرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَنْسُجٍ بَيْنَ رُءُفِي فَقَالَ ثَلَاثَ كَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ مَهْلَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ۔

باب ۵۳۹ قُرْصِ

تَكْبِيرَةِ الْأُولَى

۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ حَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَرَجَعَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى ثُمَّ حَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَلَبَكَ السَّادَةُ أَرْجِعْ فَصَلَّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّحْلُ وَاللَّيْذِي تَعَلَّكَ بِالْبَغْيِ مَا أَحْبَبْتُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمَنِي فَإِنْ إِذَا فَمَتَّ إِلَى الصَّلَاةِ فَخَبَّرَ ثُمَّ أَفْرَأَ مَا تَبَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْفُرْقَانِ ثُمَّ أَرْجِعْ حَتَّى تَطْلُعَ زَاكِيَةً أَرْفَعُ حَتَّى تَعْبُدَ قَائِمًا ثُمَّ اسْحُدْ حَتَّى تَطْلُعَ سَاحِدًا ثُمَّ أَرْفَعُ حَتَّى تَطْلُعَ خَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

باب ۵۴۰ الْقَوْلُ الَّذِي يَفْتَتِحُ بِهِ الصَّلَاةَ

۸۸۸ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَوْفٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ عَجَبًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَجَبًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصْبَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَحَبَ كُفْرَةً فَقَدْ رَحِلَ آتَا بِأَسَى اللَّهِ فَقَدْ لَقِيَ الْغُرُوبَ إِنَّا عَسَرَ نَكَلًا۔

۸۸۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَاعٍ التَّمُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ نَحْرَ مُصَلِّيٍّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَحِلَ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ عَجَبًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَجَبًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصْبَلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِينَ عَجَبًا عَجَبًا وَقَدْ رَحِلَ مِنَ الْقَوْمِ آتَا بِأَسَى اللَّهِ فَإِنْ عَجَبَتْ لَهَا وَدَعَرَ عَجَبَةً مَعَافَا فَيُحْسِنُ لَهَا تَوَاتُ الشَّمَاةِ فَإِنْ مِنْ عَمَرٍ مَا تَرَكَهُ مَلَأَ سَبْعُ

جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ تم پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طریقہ سے عین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق مانا کر بیجا ہے دراصل بات یہ ہے کہ میں تو اس سے زیادہ بچہ نماز نہیں جانتا۔ آپ ﷺ مجھ کو نماز سکھا دیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تو نماز کے اسلئے کھڑے ہو تو اللہ اکبر بول پھر جتنا قرآن کریم ہو سکے پڑھ لو پھر تم خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر تم سر اٹھاؤ اور تم سکون اور اطمینان کے ساتھ سر اٹھاؤ۔ چہ تو اس طریقہ سے نماز کو پورا کرو۔

باب: نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟

۸۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس نے اللہ اکبر عجباً والحمد للہ عجباً وسبحن اللہ بکرةً واصبلاً پڑھا یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ تیس کس شخص نے کہے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کلمہ پر بارہ فرشتے (مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کو سننے کے بعد بارہ فرشتوں نے خواہش ظاہری کہ میں اس کو اٹھا کر بارگاہ الہی میں پیش کروں)۔

۸۸۹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص نے کہا: اللہ اکبر عجباً والحمد للہ عجباً وسبحن اللہ بکرةً واصبلاً۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ کو اس بات سے حیرت ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس دن سے میں نے اس کلمہ کو نہیں چھوڑا۔ جس وقت سے کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ-

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

بَابُ ۵۳۱ مَوْضِعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ ۸۹۰ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْشَأَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ الْقُسَيْرِيِّ وَالْجَبْرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْفُضَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ-

باب نماز کے دوران کا ہاتھ باندھنے سے متعلق ۸۹۰ حضرت وائل بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں کھڑے ہوتے تو دایاں ہاتھ باندھ کر بائیں ہاتھ پر باندھ دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۳۲ فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ

باب اگر امام کسی شخص کو پایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر

قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

باندھے ہوئے دیکھتے

۸۹۱ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَاكِمِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ يَمِينَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِهِ-

۸۹۱ حضرت عمار بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ میں نے پایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دایاں ہاتھ چڑھا کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

بَابُ ۵۳۳ مَوْضِعُ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي

باب دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر کس جگہ

الصَّلَاةِ

رکھتے؟

۸۹۲ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْشَأَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُسَارِكِ عَنْ وَائِلِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُ وَائِلُ بْنُ خُضَيْرٍ أَخْبَرَنَا قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ مُبْلَغٍ لِقَطْرَتِ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَثَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى خَالَفَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى عِقْفِهِ الْبُسْرَى وَالرُّشَى وَالشَّامِعِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرْفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ عُنُقُهُ بِجَدَاءٍ أَدْنَى ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ وَخَلَعَ

۸۹۲ حضرت وائل بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے نبی کی نماز کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں؟ تو ایک روز میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور کبیر بن جریج پھر دونوں ہاتھ اٹھ کر دونوں کان کے برابر کے ہاتھ دائیں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا یعنی ایک ہاتھ کا ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کے ہاتھ پر رکھا اور ایک ہاتھ کا ہاتھ پر رکھا اور اس طرح سے (دونوں کان کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب رکعتیں شروع ہو گئیں تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور سر سے یعنی کان سے برابر رکھے پھر سجدہ فرمایا اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کان کے برابر کیا پھر پایاں پاؤں نیچا

کر بیٹھ گئے اور ہاتھیں پھیلی اپنی ران پر اور رکعت پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی آپؐ نے دائیں ران میں پر رکھی لی پھر دو انگلی کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنایا (درمیان کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور شہادت کی انگلی کو آپؐ نے اوپر اٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپؐ کلمہ کی یعنی شہادت کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اس سے دعا مانگتے تھے۔

باب: کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے

۸۹۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر یعنی پشت پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴ حضرت زیاد بن مسیح سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کے برابر میں نماز ادا کی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی پشت پر رکھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا (یعنی اشارہ کیا) جب میں نماز سے فارغ ہو گیا تو میں نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اسے ابو عبد الرحمن! تم کو کیا برا معلوم ہو میری جانب سے انہوں نے کہا کہ یہ بھائی دی جانے والی صورت ہے (مراد کوکھ پر ہاتھ رکھنا ہے) اور بلاشبہ نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے۔

باب: دوران نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا

ہے؟

۸۹۵ ابو عبیدہ خزیمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ عین نے ایک آدمی کو دیکھا نماز میں جو کہ پاؤں جوڑ کر کھڑا تھا کہا کہ اس آدمی نے خلاف سنت کیا ہے اگر وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا (یعنی دونوں قدم کے درمیان کسی جسم کا فاصلہ رکھتا) اور کہی وہ ایک پاؤں پر زور دیتا اور دوسرا اسی کو تارام دیتا تو بھترتا پھر دوسرے پاؤں پر وزن دیتا اور اس کو تارام دیتا تو بھترتا ہوتا۔

۸۹۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

الْبُرَى وَوَضَعَ كَعْفَهُ الْبُرَى عَلَى لَجْدِهِ وَرُكْبَتَيْهِ الْبُرَى وَجَعَلَ خَدَّ بِرُفْقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى لَجْدِهِ الْبُرَى ثُمَّ لَقَعَ النَّتِيحَ مِنْ أَصَابِعِهِ وَخَلَقَ خَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إصْبَعَهُ قَرِيبَةً يَمَنِيَّتُهَا يَحْتَرِكُهَا بِذَعْوِهِمَا۔

باب ۵۴۳ النَّهْيُ عَنِ التَّخَصُّصِ فِي الصَّلَاةِ

۸۹۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حَرِيرَةَ عَنْ وَهْبٍ مَح وَ أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ قَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُسَاكِينِ وَالْفُطَيْمَةَ عَنْ وَهْبٍ مَح عَنْ أَبِي سَيِّدٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَهَيَّأَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّصًا۔

۸۹۴ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْعِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عِيْنٍ عَنْ سَجْدَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ سَأَلْتُ إِلَى عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَوْلَهُ يَدِي عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هَكَذَا: ضَرَبَتْ يَدَيْهِ قَلَمًا صَلَبَتْ فَلَمْ يَزَلْ يَزُولُ مِنْ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِي عَنْ عَمْرٍو فَلَمْ يَأْكُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَا زَالَتْ يَدِي قَالَ لِي هَذَا الصُّلْبُ وَإِنْ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهَيَّأَ عَمَّ۔

باب ۵۴۵ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي

الصَّلَاةِ

۸۹۵ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَجْدَةَ الْفُزَارِيِّ عَنْ مِسْرَةَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ زَاى رَجُلًا يُصَلِّيُ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَتِ الشُّعَّةُ وَكَوْ زَاوَتْ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ۔

۸۹۶ أَخْبَرَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ مُسْعُوذٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ

ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دونوں پاؤں کو ایک ساتھ ملا کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص قاصد رکھتا تو بہتر ہوتا۔

شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُسْرَدٌ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْبَهْلَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّيَ فَلَمْ يَصِفْ سِوَ كَلْمَتِهِ فَقَالَ أَخْطَا
السُّنَّةَ وَلَوْ رَأَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَغْجَبَ إِلَيَّ۔

باب: تکبیر تحریر کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا

۸۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہے
تھے نماز شروع کرنے کے بعد اور اس میں وہ دُعا پڑھا کرتے
تھے۔

بَابُ ۵۴۶ الدُّعَاءُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ
۸۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَيْعٌ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ
عَمْرٍو بْنِ حَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سُنَّةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

باب: تکبیر تحریر کے بعد اور قرأت کے درمیان میں کوئی دُعا
مانگنا چاہئے؟

بَابُ ۵۴۷ الدُّعَاءُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ
وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو کچھ دیر تک آپ
صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جس میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا
کرتے ہیں اس سکتہ کے درمیان جو تکبیر تحریر کے بعد اور قرأت کے
درمیان ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ
بَاعِذْ آخِرَتَكَ۔ یعنی اے خدا مجھ کو میرے گناہوں سے اس قدر
دور فرما دے جیسے کہ مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہوتا ہے اور اے
خدا مجھ کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف فرما دے کہ جس
طرح سے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔ اے خدا میرے
گناہ برف اور پانی سے دھو دے اور ازلے سے دھو دے۔

۸۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبْرَةُ عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
حَبْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ حَتَّى تَهْبَهُ فَنُفِثَ
بِأَنفِهِ أَنْتَ وَأَمْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سَكُوتِكَ
بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَاعِذْ بَيْنِي
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا تَعْدُتُ بَيْنَ الْفَتْرِ وَالْمَغْرَبِ
اَللّٰهُمَّ بَقِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا بَقِيَ الْقَوْبُ الْآتِيْهِ
مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالنَّاءِ وَ
الْبَلْغِ وَالْبَرْدِ۔

باب: ایک اور

بَابُ ۵۴۸ نَوْعُ آخِرٍ مِنَ الدُّعَاءِ

دُعا

بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقت نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر پڑھتے پھر فرماتے اِنَّ صَلَاتِيْ

۸۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ الْخَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ

بَنِي حَمْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الشَّامِخِ عَنْ
خَالِي بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ حَمَّرَ لَهْ قَالَ ابْنُ صُلَيْمٍ
وَسُجْدِي وَمَتْنِي وَمَتْنِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
سَبِّكَ لَهُ وَبَدَّلَكَ أَمْرًا وَآتَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْكَلِمَةَ
أَهْبِئِي بِالْحَسْبِ الْأَعْمَالِ وَالْحَسْبِ الْأَحْلَافِ لَا
يَهْدِي لِأَحْسَبِي إِلَّا أَنْتَ وَفِي سَيِّءِ الْأَعْمَالِ وَ
سَيِّئِ الْأَحْلَافِ لَا يَهْدِي سَبِيلَهَا إِلَّا أَنْتَ

بَاب ۵۴۹ نَوَاءُ الْخَرَمِ مِنَ الذِّكْرِ وَالذُّعَاءِ بَيْنَ

التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۵۴۹ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَفِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي عَمِيْنُ النَّجَاشِيُّ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
عَلِيٍّ وَصِي اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ حَمَّرَ لَهْ قَالَ وَخَفَّتْ
وَحْشِي لِلَّذِي نَصَرَ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ خَيْفًا وَمَا آتَا
بِالنَّسْرِ كَيْفَ ابْنُ صُلَيْمٍ وَسُجْدِي وَمَتْنِي
وَمَتْنِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا سَبِّكَ لَهُ وَبَدَّلَكَ
أَمْرًا وَآتَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْكَلِمَةَ أَنْتَ الْغَلِيظُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ آتَا عَنْكَ تَلَكَّتْ نَفْسِي وَاعْتَرَفَتْ بِدِينِي
فَاغْبِرْ لِي دُنُوِي خَيْفًا لَا تَغْبِرْ الدُّنُوتَ إِلَّا أَنْتَ
وَأَهْبِئِي بِالْحَسْبِ الْأَعْمَالِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَبِي إِلَّا أَنْتَ
وَأَهْبِئِي عَمَّا سَبَّحَ لَا تَصْرِفْ عَمَّا سَبَّحَ إِلَّا أَنْتَ
أَنْتَ لَسْتَ وَتَعْدِلُكَ وَالْحَمْدُ كُلُّهُ بِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ
لِسِي إِلَهِي أَتَابَكَ وَذَلِكَ كَارِهُتُ وَتَعَالَتْ
سَعِيرَتُهُ وَأَنْتَ الْبَلَدُ

وَسُجْدِي وَمَتْنِي وَمَتْنِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
فَرَاغَ وَرَمَى بِي بَنِي أُمِّ مَيِّمٍ نَدَى وَرَمَى تَمَرَاتِ تَمَرَاتِ ۵۵۰
قد وہیں پہنچے ہیں جو کہ تہہ دنیا جہاں کا پائے والا ہے اور اس کا وہ
شریک نہیں ہے جو کہ وہی گھر ہے اور اس میں سب سے پہلے تہہ
ہوں (حکم خداوندی کا) اور اے اللہ! مجھ کو نیکی کے کام میں
دے اور میرا خالق سے نواز دے اور میرے حادہ کو نیکی سے
لگائے والا بنائے اور مجھ کو برے کام اور برے اخلاق سے بچائے
فرمادے اور کوئی نہیں ہے جس سے حادہ مجھ کو بچائے والا۔

باب ۵۵۰ دوسری دعا، تکبیر تحریر اور قرأت

کے درمیان

۵۵۰ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول کریم جس وقت
شروع فرماتے تو آپ تکبیر پڑھتے پھر فرماتے آمین ۵۵۰
وَحْشِي لِلَّذِي نَصَرَ السُّبُوتِ وَالْأَرْضِ خَيْفًا وَمَا آتَا
بِالنَّسْرِ كَيْفَ ابْنُ صُلَيْمٍ وَسُجْدِي وَمَتْنِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اس حالات میں کہ میں ایک
سچے مذہب کا پیروکار ہوں اور میں جس سے دین سے بہتر نہیں
اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ خداوند تعالیٰ سے
دوسروں کو بھی شریک بناتے ہیں۔ پس میری نماز اور قربانی اور
موت و زندگی تمام کی تمام اللہ کے واسطے ہے جو کہ تمام مہی جہاں کا
پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں اس
کے امتداد میں سے ہوں۔ اے خداوند! وہاں ہے اور تیرے ہر وہ
کوئی چاہے وہ نہیں ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی ہر ہر
کر لیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اے خداوند! سے
تمام گناہ و عاف فرمادے اور آپ کے عاف کوئی نہیں
عاف کرتا اور مجھ کو وہ عافیت اور نصرت عاف کوئی نہیں
لگائے والا بنائے اور مجھ کو وہ عافیت میری عافیت دے۔ اے
خداوند! وہی دور کرنے والا بنائے۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں
اور میں تیری تابعداری میں بھلائی میں حاضر ہوں تم کو تمام مہی

یہ اختیار ہے اور تیری طرف برائی نہیں ہے میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری جانب جاؤ گا۔ تو صاحب برکت اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اپنے گناہ کی اور تیرے سامنے تو بہ کرتا ہوں۔

۹۰۱: حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَكَّرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَيْثُ مُسْلِمًا وَمَا آتَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ إِنَّ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدَلِكُ أَمْرُتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ پھر قرأت فرماتے۔

۹۰۱ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ غُثَّانٍ الْجُمَيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي حَضْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِيرِ وَذَكَرَ آخَرُ قَالَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَقَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَخْبَرُ وَجْهَتْ وَجْهِي لِلَّذِي فَكَّرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَيْثُ مُسْلِمًا وَمَا آتَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ إِنَّ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدَلِكُ أَمْرُتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

باب: تکبیر اور قرأت کے درمیان

چوتھی شا

۹۰۲: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھتے یعنی اللہ تو پاک ہے۔ اللہ خدا شکر ہے تیرا ہم برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں ہے ملاوہ تیرے۔

۹۰۳: حدیث شریف کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

باب ۵۵۰ نَوَءُ الْاٰخِرِ مِنَ الدِّيْكْرِ

بَيْنَ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

۹۰۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَسَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَانَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ) وَبِحَمْدِكَ تَكَرَّرَ اسْمُكَ وَتَعَالَى حَقُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَكَرَّرَ اسْمُكَ وَتَعَالَى حَقُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

بَابُ ۵۵۱ نَوَاحِرُ مَنْ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ
 ۹۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَنَافٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَابِ بْنِ قَابٍ وَقَدَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ
 أَبِي اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي بِأَذْجَاءَ وَحَلَّ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَرَهُ
 النَّفْسُ فَقَالَ (اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا عَجِيبًا عَجَبًا
 مُتَارِكًا فِيهِ) فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ تَكَلَّمُوا بِكَلِمَاتٍ قَارَمَ
 الْقَوْمُ قَالَ اللَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسٌ قَالَ آتَا بِرَسُولِ اللَّهِ
 جُنُودٌ وَقَدْ حَفَرَتِ النَّفْسُ فَقُلْتُهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّفْسَ عَشْرَ مَلَكًا
 يَتَبَدَّرُونَهَا أَنَّهُمْ يَرْتَفَعُونَ.

بَابُ ۵۵۲ الْبِدَاءُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
 قَبْلَ السُّورَةِ

۹۰۵: أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
 عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ رَ أَتُونَكُمْ وَعُمَرُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يَسْتَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ (بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

۹۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الْأَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ
 أَبِي اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
 وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَافْتَتَحُوا بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

بَابُ ۵۵۳ قِرَاءَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۹۰۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ عَنْ أَبِي نَبِيلٍ قَالَ
 بَيِّنَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَطْفَلَيْنَا يُؤَيِّدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

بَاب: تکبیر تحریر یہ اور قرأت کے درمیان ایک ذکر الہی
 ۹۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
 ﷺ ایک روز نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک
 شخص حاضر ہوا اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس شخص نے کہا اَللّٰهُ
 اَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا عَجِيبًا عَجَبًا آخر تک تو جس وقت حضرت
 رسول کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے
 کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کہی۔
 ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ کلمات کہے
 ہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں
 کو دیکھا کہ وہ سب کے سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلمات کو
 اٹھا کر لے جائے۔

باب: پہلے سورۃ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت
 کرے

۹۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور ابو بکر
 عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرأت شروع فرماتے تھے۔ (اللْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ) (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ سورۃ فاتحہ تلاوت
 فرماتے تھے اور پھر سورت ملاتے تھے)۔

۹۰۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے
 قرأت شروع کی: (اللْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)۔

باب: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھنا
 ۹۰۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم
 ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک دم آپ ﷺ کو کبھی سی ہند
 آگئی پھر آپ نے سر اٹھایا تبسم فرماتے ہوئے۔ ہم نے دریافت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطِيَ الْإِقْفَاءَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُجَسِّمًا
فَقُلَّةً لَمْ يَأْخُذْ بِحُكْمِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَى
أَبِيكَ سُورَةُ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ
الْكَوْفَرُ فَصَلِّ لِزَيْنَتِكَ وَأَنْخَرْ إِنَّ زَيْنَتَكَ هُوَ الْأَنْخَرُ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْكَوْفَرُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ فَإِنَّهُ يَهْرُ وَغَدِيدِي وَرَبِّي فِي الْحَبَةِ إِنَّهُ أَكْثَرُ مِنْ
عَذَةِ الْكَوَارِبِ تَرَدُّ عَلَى أَمْعَى فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أَمْعَى فَيَقُولُ لِي أَتَيْتَ لَا تَدْرِي
مَا أَخَذْتَ بِهَذَاكَ.

کیا کہ آپ ﷺ اس وجہ سے تہم فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی بھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْفَرُ (یعنی اے نبی! ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو وحی کوثر عطا فرمائی ہے تم بطور شکر کھائے پروردگار کے لئے نماز پر حواور قربانی کرو بلاشبہ تمہارے دشمن کی جڑ کٹنے والی ہے اور کیا تم لوگ واقف ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ جس کا میرے پروردگار نے وعدہ فرمایا ہے جنت میں اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ میری امت اس پر آگئی پھر ایک شخص اس میں سے باہر کھینچا جائیگا۔ میں کہوں گا کہ اسے میرے پروردگار یہ تو میری امت ہے پروردگار فرمائے گا کہ تم واقف نہیں ہو کہ جو اس نے تمہارے بعد کیا ہے۔

خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ اس پر نصیب شخص نے اس طرح سے کیا کہ دین سے ہٹ گیا اور مرتد ہو گیا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول کریم ﷺ کے بعد دین سے ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸: حضرت نعیم بن جحر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا انہوں نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تلاوت کی پھر سورۃ فاتحہ تلاوت کی۔ جس وقت غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ پڑھتے تو انہوں نے آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جس وقت سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب وہ دو رکعت پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جس وقت سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں حضرت رسول کریم ﷺ کے۔

۹۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبٍ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي جَدَلٍ عَنْ نَعِيمِ الْمُخَبَّرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا تَلَعَ (غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ) فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلُّنَا سَخَدَ اللَّهُ أَكْثَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْخُلُوسِ إِلَى الْإِسْتِئْثَانِ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا تَشْبَهُكُمْ صَلَوةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آہستہ پڑھنا

۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم لوگوں نے نہیں سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

بِکَبِّ ۵۵۳ تَرْتِلَیْہِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۹۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّكَ ابْنُ خُوَيْرَةَ عَنْ مُنْصَوِّرٍ نَبِيٍّ وَكَانَ عَنْ أَبِي تَابٍ نَبِيٍّ قَالَ صَلَّى بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ہم نے ان سے بھی بسم اللہ کی آواز نہیں سنی مطلب یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام حضرات آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میں نے کسی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۹۱۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جس وقت کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (آواز سے) پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

باب: سورۃ فاتحہ میں بسم اللہ

نہ پڑھنا

۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ہے حضرت ابو سائب نے فرمایا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں کبھی بھی امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو میں سورۃ فاتحہ کس طریقہ سے پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا اور پھر میرا ہاتھ دہرایا اور ارشاد فرمایا اسے قاری اپنے دل میں پڑھ لے اس لئے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ خداوند قدوس فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگئی ہے تو نماز آدھی میرے واسطے ہے اور آدھی میرے بندہ کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اس کے واسطے موجود

فَلَمْ يَسْمَعْ قِرَاءَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ صَلَّى بِأَتَانِي وَ عَمَرَ فَلَمْ يَسْمَعْهَا مِنْهَا۔

۹۱۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْأَدْنِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَبُو أَنَسٍ عُمَرُوهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُوهُ غُفَمَانُ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يُسَمِّيه بِحَمْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۹۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا غُفَمَانُ بْنُ عَدَاتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَعْمَانَ الْحَبَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُعَمَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَمَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدًا يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ صَلَّيْتُ حَلَفْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَلَفْتُ أَبُو بَكْرٍ وَ خَلَفْتُ عُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَنْهَاهُ قِرَاءَةَ سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

بَابُ ۵۵۵ تَوَكُّلِ قِرَاءَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۹۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَدِيٍّ الْغَلَاءِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَمِعَ أَنَّ السَّائِبَ مَوْلَى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهُوَ جِدَاعٌ هِيَ جِدَاعٌ هِيَ جِدَاعٌ غَيْرَ تَمَامٍ فَكُلُُّ مَا آتَا مِنْهُ بِإِذْنِ اللَّهِ أَكُونُ وَرَدًا أَوْ نَامًا فَعَمَرَ ذِرَاعِي وَقَالَ الْفَرَاهِيدِيُّ هِيَ قَارِئَتِي هِيَ تَمَامٌ قَارِئِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بَعْضُهَا لِي وَبَعْضُهَا لَكَ وَبَعْضُهَا لِعَبْدِي وَبَعْضُهَا لِعَبْدِي فَاسْأَلْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ يَقُولُ الْعَنْدُ الْعَنْدُ إِلَيْهِ رُبُّ الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِيدِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَنْدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنَّنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَنْدُ مَا لَكَ يَوْمَ الْيَوْمِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَحْدِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَنْدُ إِيَّاكَ تَعُدُّ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ فَهَلْهُوَ الْإِلَهُ نَبِيٌّ وَ نَبِيَّ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَنْدُ إِبْدَانِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ صِرَاطِ الْبَيْنِ الْعَمَّتْ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَلْكَاءُ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ کہتا ہے۔
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تمام تعریف خدا کے واسطے ہے جو کہ
مالک ہے تمام جہان کا تو خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میرے بندہ
نے میری تعریف کی ہے پھر بندہ کہتا ہے الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
بہت مہربان اور نہایت رحم والا تو خداوند قدوس فرماتا ہے میرے
بندہ نے میری تعریف بیان کی پھر بندہ کہتا ہے: مَا لَكَ يَوْمَ
الْيَوْمِ مالک ہے دن کے دن کا۔ تو خداوند قدوس ارشاد فرماتا
ہے۔ میرے بندہ سے میری بزرگی بیان کی اس کے بعد بندہ کہتا
ہے إِيَّاكَ تَعُدُّ وَإِيَّاكَ تَسْتَعِينُ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے
ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ میرے اور بندہ
کے درمیان ہے اور میرے بندہ کے واسطے ہے کہ وہ جو کچھ مانگے
پھر بندہ کہتا ہے إِبْدَانِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ یعنی ہم کو سیدھا
راستہ دکھا دے۔ صِرَاطِ الْبَيْنِ الْعَمَّتْ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کا
راستہ کہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا۔ غَيْرِ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ آخر تک۔ یعنی نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو
ناراض ہوا وہ گمراہ ہو گئے۔ مذکورہ تین آیات کریمہ بندوں کے
واسطے ہے وہ جو سوال کرے وہ موجود ہے۔

باب: نماز کے دوران الحمد شریف کی تلاوت

لازمی ہے

۹۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔

۹۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ پھر اس سے زیادہ (یعنی سورۃ و نچیرہ)۔

باب ۵۵۱ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فی الصَّلَاةِ

۹۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۹۱۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

باب ۵۵۷ فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۱۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَقَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبْرِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ تَلْفِظًا قَوْلَهُ قَرَأَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَصْرَهُ إِلَى الْخَمَاءِ قَالَ هَذَا نَابٌ لَقِيَ مِنْ الشَّيْءِ مَا فَجَّحَ فَطَ قَالَ قَرَأَ بِهِ مَلَكٌ لَأَمَى السَّيِّءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمْسِرْ بَوْرِينَ أَوْ تَيْبَهُمَا لَمْ يَوْتَهُمَا يَتَى قُلْتُ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَحَوَّجِهِمْ سُورَةُ الْفُرْقَةِ لَمْ تَقْرَأْ خَرَفًا مِثْلَهُمَا إِلَّا أَعْطِيَتْهُ

باب ۵۵۸ تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ

اتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

۹۱۶ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ خُصْفَ بْنَ عَاصِمٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَيْبِ الْمُعَلَّى أَنَّ السَّيِّءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبَهُ وَهُوَ مُصَلِّيٌّ قَدْ قُذِيَ قَالَ فَصَلَّيْتُ لَمْ أَتَهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ مُصَلِّيًّا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجِبْهَا إِلَيَّ أَسْأَلُ اسْتَجَبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ أَلَا أَعْلَمُكُمْ أَنْظِمَ سُورَةَ قُلْ إِنِّي أَعْرُخُ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَكَرْتُ بِحَدِيثٍ قُلْتُ نَا رَسُولُ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْخَلْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ لَشُعْبَةُ الْمَثَانِي الْبَدِئُ أَوْرَسَتْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ

باب فضیلت سورۃ فاتحہ

۹۱۵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ حضرت جبرئیل آپ سے پہلے کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ کہ اس دوران آسمان کے اوپر سے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر کی طرف اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا کہ یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کہ آج سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس کے بعد اس آسمانی دروازہ میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مبارک ہو تم کو دونوں انعام عطا بیت کئے گئے اور تم سے قبل کسی نبی کو نہیں عطا فرماتے ایک تو سورۃ فاتحہ دوسری آخری آیات کریمہ سورۃ بقرہ کی۔ (مطلب یہ ہے کہ آسمان رسول سے لئے رخت سورۃ بقرہ تک) یعنی اگر تم ان میں سے ایک حرف بھی چڑھو گے تو تم واجد ثواب ملے گے۔

باب تفسیر آیت کریمہ: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ

الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجرات) سے آخر تک

۹۱۶ حضرت ابوسعید بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ان کے سامنے سے گزرے۔ آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے آپ نے ان کو طلب فرمایا تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا تم نے کس وجہ سے یہ جواب دیا؟ انہوں نے فرمایا میں نماز میں مشغول تھا۔ آپ نے فرمایا کیا خداوند قدوس نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے اہل ایمان! تم جواب دو نہ اور اس کے رسول کو جس وقت دو حمزہ ان کا منوں کے واسطے طلب کرے۔ جن سے تمہاری زندگی (آخرت میں زندگی کا نصف حاصل ہو سکے) میں تم لوگوں کو ایسا ایسی سورت تلاو کہ اس کا مسند سے نکلے جسے جس جو کہ بڑی آیت ہے پھر آپ مسند سے نکلے گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ سورۃ الْعَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ہے اور یہی سورت حق ماثی اور قرآن عظیم ہے۔

خلاصہ الباب ۱۰: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یعنی اپنی عظمت اور درجہ کے اعتبار سے وہ سورت بہت زیادہ فضیلت والی ہے اگرچہ الفاظ کے اعتبار سے وہ سورت چھوٹی اور بہت مختصر ہے۔ جس کا تذکرہ دوسری آیت کریمہ میں ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟

واضح رہے کہ سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سورت میں سات آیات کریمہ ہیں اور دوسرے ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ مبارک سورت دوسرے نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں۔

۹۱۷۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس نے دو تورات میں اور نئی انجیل میں کوئی سورت سورۃ فاتحہ جیسی نازل فرمائی وہ اتم القرآن ہے۔ یعنی قرآن کریم کی جڑ ہے وہ سبع مثانی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ یہ سورت میرے اور میرے بندہ کے درمیان تقسیم ہوئی ہے اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

۹۱۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبع مثانی عطا فرمائی تھی یعنی سات سورتیں جو کہ بڑی سورت ہیں تو سبع مثانی سے مراد یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی ان سورت کو اس وجہ سے کہا کہ ایک سورت کا مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران سورۃ نساء سورۃ مائدہ سورۃ اعراف سورۃ ہود اور سورۃ یونس ہیں۔

۹۱۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سبع مثانی سے مراد دو سات سورتیں ہیں جو بہت زیادہ لمبی ہیں۔

باب: امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورۃ

فاتحہ کے) قرأت نہ کرے

۹۲۰۔ حضرت عمران بن حصف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صحیح اہم ایک تلاوت فرمائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۹۱۷۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ الْفَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي كِتَابٍ وَلَا فِي شَيْءٍ مِنَ السَّمْعِ الْمَنَاقِبِ وَهُوَ مَقْصُومَةٌ نَبِيٍّ وَبَيْنَ عِبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

۹۱۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَخْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَوْحَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَنَاقِبِ السَّبْعَ الْكُلَّ۔

۹۱۹۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ عَزْوَ حَلٍّ سَبْعًا مِّنَ الْمَنَاقِبِ قَالَ السَّبْعَ الْكُلَّ۔

باب ۵۵۹ تَرَكِ الْفَرَاةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ

۹۲۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُوَيْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُفَظَةَ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس سورت کو کس شخص نے تلاوت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم تمجید رہا ہے۔
۹۲۱ ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا۔

الطَّهْرُ قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ سِتِّجِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى
فَلَمَّا صَلَّى قَامَ مِنْ قَرَأَ سِتِّجِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَامَ
رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ نَعَضُكَ قَدْ خَالَجَتْهَا۔
۹۲۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُوْرَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الطَّهْرِ أَوَّلَ الْغَضْرِ
وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّكُمْ قَرَأَ
بِسِتِّجِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ بَيْنَ الْقَوْمِ أَنَا
وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ نَعَضُكَ قَدْ خَالَجَتْهَا۔

باب: جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا

باب ۵۶۰ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

بیان

فِيمَا جَهَرَهُ

۹۲۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے آپ نے قرأت فرمائی تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے میں سے کسی شخص نے میرے ہمراہ تلاوت قرآن کریم کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں! رسول اللہ! میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے تو مجھ کو (دوران نماز خیال ہوا کہ) مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن کریم کوئی شخص مجھ سے تمجید رہا ہے۔ جس وقت لوگوں نے یہ بات سنی تو جس نماز میں آپ پکار کر قرأت کرتے تو کوئی شخص آپ کی اقتداء میں قرأت نہ کرتا۔

۹۲۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي
أَحْنَسَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ خَفِيَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ
فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا قَالَ رَجُلٌ مَعَهُ بَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى أَفَلَا تَرَى مَا لِي بِالْقِرَاءِ الْفَرَا
قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي بَيْتِنَا خَفِيَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ فِي مِثْلِ الصَّلَاةِ جِئْنَا سَمِعُوا
ذَلِكَ۔

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک: قرأت نہ کرنا یا سورت نہ پڑھنا کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی سورہی نہ پڑھتا بلکہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ نہ پڑھتا اس لئے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

باب: جس وقت امام جہری نماز میں قرأت کرے تو

باب ۵۶۱ قِرَاءَةُ آخِرِ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورہ فاتحہ پڑھیں

فِيمَا جَهَرَهُ الْإِمَامِ

۹۲۳ حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۹۲۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِثَامٍ عَنْ صَدْقَةَ عَنْ زَيْدِ

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت کی نماز جبری کی امامت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص کچھ نہ دے لیکن سورۃ فاتحہ۔

أَبِي وَالدِّ عَنْ جِرَامٍ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَابِعٍ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عُمَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَضَ الصَّلَوَاتِ أَلْيَى يَحْتَمِرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِذَا جَعَلَتْ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ۔

باب: آیت کریمہ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف ۲۰۳) کی تفسیر

باب ۵۶۲ تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

۹۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اس واسطے ہے کہ تم لوگ اس کی تابعداری کرو جس وقت وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ قرأت کرے تم خاموش رہو اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔

۹۲۳ أَخْبَرَنَا حَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ الْبَرْمَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا حُكِّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ فَقُولُوا أَللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۹۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے وہ جس وقت تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جس وقت قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور فوراً سنو۔

۹۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا حُكِّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔

باب: مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے

۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گیا کہ کیا ہر ایک نماز میں قرأت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جی ہاں۔ ایک انصاری شخص نے کہا کہ یہ بات لازم ہوگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب دیکھا اور

باب ۵۶۳ اِحْتِفَاءُ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ

۹۲۶ مَسْرُوعُ بْنُ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَدَّاقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الرَّاهِدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُجَيْرُ بْنُ مُرَّةٍ الْخَضِرِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ ﷺ سے نزدیکی تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ جس وقت امام لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ (صاحب نسائی شریف) حضرت عبدالرحمنؓ نے فرمایا کہ اس حدیث کو رسول کریم ﷺ کا قول قرار دینا غلط ہے دراصل یہ ابوہریرہؓ کا قول ہے۔

باب: جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اس کے واسطے اس کا کیا بدل ہے؟

۹۲۷ حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قرآن کریم معمولی سا بھی پڑھائیں تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایسی چیز سے عطا فرمائیں جس سے میری حالت بہتر ہو سکے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (مستحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ) کہو۔

باب: امام آئین بلند آواز سے پکارے

۹۲۸ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت پر سننے والا (امام) کہے کہ تم بھی آئین پکارو۔ کیونکہ فرشتے بھی (ساتھ میں) آئین کہتے ہیں۔ (اس لفظ کا مطلب ہے اے خدا یا اے عمل قبول فرمائے) پھر جس شخص کی آئین فرشتوں کی آئین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۹۲۹ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت امام غیر المغضوب علیہم کہے کہ تم آئین پکارو۔ اس لئے کہ فرشتے بھی آئین پکارتے ہیں اور امام بھی آئین پکارتا ہے۔ پھر جس شخص کی آئین فرشتوں کی آئین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا كُفْرًا، قَدْ كَانَ كُفْرًا
وَحُلَّ مِنْ الْاَنْصَارِ وَجَنَّتْ حَبِيبَةُ اِلَى وَتَكُنْتُ
اَلْقَرْنَ الْقَرْمِ مِنْ قَتْلَانِ مَا اَرَى الْاِمَامَةَ اِدَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا
قَدْ كَفَّاهُ قَالَ اَتَوْعِدُ الرَّحْمَنِي هَذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اَمَّا هُوَ قَوْلُ اَبِي
الذَّرْدَاءِ وَلَمْ يَلِدْ هَذَا مَعَ الْكِتَابِ۔

باب ۵۶۳ مَا يُجْزَى مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

۹۲۷ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنِ الْقُضَيْلِيِّ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَسْعَرُ بْنُ إِسْرَافِيلَ
السُّسَكِيُّ عَنْ أَبِي أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ قَالَ حَازَ وَحُلَّ إِلَى
السَّيِّدِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا اسْتَطِيعُ أَنْ
أُحَدِّثَ مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلَيْمَنِي شَيْءٌ يَجُزِّي مَن
اَقْرَأَ فَقَالَ فُلٌّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
لَهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا عَزَّ وَلَا قُوَّةُ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

باب ۵۶۵ جَهْرُ الْاِمَامِ بِالْأَمِينِ

۹۲۸ أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ
الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
قَامَ الْقَارِئُ قَامُوا قَالُوا اَللّٰهُمَّ تُؤْمِنُ قَمْنَ
وَأَقْرَأُ تَأْمِنُ تَأْمِنُ اَللّٰهُمَّ عَمَرُ اللّٰهُ لَمْ تَقْلَمْ مَن
دَنِي۔

۹۲۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ النُّسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ الْقَارِئُ
قَامُوا قَالُوا اَللّٰهُمَّ تُؤْمِنُ قَمْنَ وَأَقْرَأُ تَأْمِنُ تَأْمِنُ
اَللّٰهُمَّ غَيْرَ لَمْ تَقْلَمْ مَن دَنِي۔

۹۳۰ اس کا ترجمہ شدہ حدیث کے مطابق ہے۔

۹۳۰ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعْتَمِرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمُ وَلَا الصَّالِحِينَ قُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ قَمَنَ وَأَقْبَنَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت امام آمین کہے تو لوگ بھی آمین کہیں۔ کیونکہ جس کسی کی آمین فرشتوں کی آمین سے ملے گی (یعنی اسی وقت ہوگی) تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۳۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ قَامُوا قَائِمًا قَائِمَةً مِنْ وَأَقْبَنَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينُ الْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: امام کی اقتداء میں آمین کہنا اس کا حکم

۹۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام غیریٹھ المغضوب علیہم کہے پچھلے تو تم لوگ آمین پکارو۔ کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب ۵۶۶ الْأَمْرُ بِالتَّائِمِينَ خَلْفَ الْإِمَامِ ۹۳۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمُ وَلَا الصَّالِحِينَ قُولُوا آمِينَ قَائِمَةً مِنْ وَأَقْبَنَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غَيْرَ لَهَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: فضیلت آمین

۹۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص آمین پکارتے ہو تو فرشتے آسمان میں آمین پکارتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اور ان کی آمین برابر ہوگی تو تم لوگوں کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب ۵۶۷ فَضْلُ التَّائِمِينَ ۹۳۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَ ابْنُ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ آمِينَ قَوَّافَتْ إِحْدَهُمَا الْآخَرَى غَيْرَ لَهَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: اگر مقتدی کو نماز میں جھینٹ آجائے تو کیا کہنا

باب ۵۶۸ قَوْلُ الْعَامَّةِ

إِنَّا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ

۹۳۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ بَخْسٍ نَبِي غِبَةِ اللَّهِ نَبِي رِفَاعَةَ نَبِي رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَعَادٍ نَبِي رِفَاعَةَ نَبِي رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعْتُ فَلَقْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا فِيهِ مَزَامِكًا عَلَيْهِ حَمْدًا يُحِبُّ رَسُلًا وَيَرْضَى فَلَقْنَا صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصرفت فقال من المتكلمين في الصلاة قلتم يكلمونه أحد ثم قالها الثانية من المتكلمين في الصلاة فقال رِفَاعَةُ نَبِي رِفَاعَةَ نَبِي غُفْرَانًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خِيفَ لَكَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا فِيهِ مَزَامِكًا عَلَيْهِ حَمْدًا يُحِبُّ رَسُلًا وَيَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ أُنْذِرْتُمْ بَعْضُهُمْ وَلَقَدْ أُنْذِرْتُمْ بَعْضُهُمْ بَعْضُهُمْ.

۹۳۵ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُنْجَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ نَبِي وَإِبِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقْنَا غَيْرَ رَفَعَ بَدَنَهُ أَسْفَلَ مِنْ أَدْنَاهُ فَلَقْنَا غَيْرَ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي قَتَيْبَةَ وَآتَا خَلْفَهُ قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا فِيهِ مَزَامِكًا عَلَيْهِ حَمْدًا يُحِبُّ رَسُلًا وَيَرْضَى فَلَقْنَا صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَذْنُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُنْذِرْتُمْ أَلَا عَشْرَ مَلَكًا فَمَا تَهَيَّئُوا ضَرِيءَ قُورٍ الْغُرَابِ.

چاہئے

۹۳۴ حضرت رفاعہ بن رافعؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو مجھ کو چھینک آگئی میں نے پڑھا الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا فِيهِ مَزَامِكًا آفرین۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو در یافت کیا کہ کس نے یہ بات نماز میں کہی تھی؟ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر در یافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات میں نے کہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا بات کہی تھی؟ میں نے کہا الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا آفرین۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے لیکن اس ذات تم سے زائد فرشتوں نے بھاگ کر آگھایا اور تمام اس بات کا لالچ کرتے تھے کہ ان کلمات کو کون ادا کرے چاہئے۔

۹۳۵ حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جس وقت آپ نے کھجور کھائی تو دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ اپنے کانوں سے پیچے تک پچہ جس وقت غیثُ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو آمین کہی تو میں نے آمین سنا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ اس دوران ایک شخص کو آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا خَيْرًا عَنِّي مَزَامِكًا فِيهِ مَزَامِكًا آفرین۔ بہر حال جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو دریافت فرمایا یہ بات کس نے کہی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ! اور میری نیت یہ جملہ کہنے سے بُری نہیں تھی۔ نبی نے فرمایا (یا در کھو) بارہ فرشتے ہیں جو کہ اس کلمہ پر دوڑ پڑے تھے (اس بات سے اس کلمہ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے کسی جگہ نہیں ٹھہرے اور یہ کلمات عرشِ اعلیٰ تک یعنی بارگاہِ رب العالمین تک پہنچ گئے۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند قدوس کا عرش خاص محل ہے کہ جس سے انوار الہی نکلے رہتے ہیں۔

باب فضائل قرآن مجید

۹۳۶ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حارث بن حشامؓ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا آپؐ پر وحی کس کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مجھ پر وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے کہ کبھی تو اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ جس طرح سے گھنٹی کی آواز (جھکار) پھر وہ بند ہو جاتی ہے جس وقت اس کو یاد کرتا ہوں اور اس طریقہ سے وحی کا نازل ہونا مجھ کو سخت محسوس ہوتا ہے اور کبھی وحی لے کر ایک فرشتہ انسان کی صورت میں میرے پاس آتا ہے وہ مجھے بتاتا رہتا ہے۔

۹۳۷ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن حشامؓ نے حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ آپؐ کو کبھی وحی کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی تو وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے جس طریقہ سے کسی گھنٹی کی جھکار ہوتی ہے جو کہ میرے اوپر سخت گذرتی ہے پھر وہ موقوف ہو جاتی ہے۔ جس وقت میں اس کو یاد کرتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک انسان کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور وہ فرشتہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے میں اس حکم الہی کو یاد کر لیتا ہوں عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جس وقت سخت ترین موسم سرما میں رسول کریم ﷺ کو پہرہ وحی نازل ہوتی تھی پھر وہ وحی آتا بند ہو جاتی تھی تو آپؐ کو کبھی وحی چیشانی سے پسینہ نکلنے لگتا تو آپؐ کی وجہ سے اس کے دورے۔

۹۳۸ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نازل ہونے کی وجہ سے زحمت گوارا فرماتے اور تکلیف برداشت

باب ۶۹ شجریہ ما جاء فی القرآن

۹۳۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا سُفْيَانَ عَنْ إِسْحَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَرِثُ بْنُ إِسْحَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ فِي مِنْطَرٍ صَلَافَةٍ الْخَرَسِ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى وَأَخْبَانًا يَأْتِينِي فِي مِنْطَرٍ صَوْرَةِ الْفَتَى قَبِيذَةُ الْيَمِيِّ۔

۹۳۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ إِسْحَاقَ قِزَافَةَ عَلَيْهِ وَآتَا أَسْمَعَ وَالْفُطَيْفُ لَهُ عَنِ أَبِي الْغَابِسِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَرِثَ بْنَ إِسْحَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَانًا يَأْتِينِي فِي مِنْطَرٍ صَلَافَةٍ الْخَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَخْبَانًا يَنْتَقِلُ إِلَى الْمَلَكِ وَخَلَاةٍ فَيَكَلِّمُنِي فَأَبْعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَتَقْدَرُ أَتَيْتُهُ بِبُرْلٍ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْفَرْدُ يَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ خَبِيئَةَ لَيَنْفَضُّ عُرْوَةً۔

۹۳۸ أَخْبَرَنَا قَبِيذَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُرْوَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي الْغَابِسِ فِي قَوْلِهِ عُرْوَةُ خَلَّ لَا تَخْرُجُ بِهِ لِسَانُكَ لَيَنْفَضُّ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا حُمَةً وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تم جھوٹ بول رہے ہو رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے کبھی نہ پڑھائی ہوگی۔ اس کے بعد میں ان کا ہاتھ پکڑ کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور ان کو میں نے پڑھتے ہوئے سنا اس میں وہ الفاظ تھے کہ جو الفاظ آپؐ نے تعلیم دیئے۔ رسول کریمؐ نے ہشام سے فرمایا پڑھو۔ انہوں نے پڑھا کہ جس طریقہ سے پہلے پڑھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے۔

۹۳۰ حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ہشام بن عکیم کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ سے میں جس طریقہ سے پڑھتا تھا اور خود رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت تعلیم دی تھی۔ تو قریب تھ کہ میں ہندی (گفتگو) کروں لیکن میں نے ان کو کہا کہ وہی جس وقت وہ اس سورت کی تلاوت سے فارغ ہو گئے تو میں ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان کی دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے جو کہ اس طریقہ سے مختلف ہے کہ جس طریقہ سے مجھ کو آپؐ نے تعلیم دی۔ رسول کریمؐ نے ان سے ارشاد فرمایا تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقہ سے تلاوت کی جس طریقہ سے میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر مجھ نے ارشاد فرمایا تم اس سورت کی تلاوت کرو میں نے اسی طریقہ سے سورت تلاوت کی پھر آپؐ نے فرمایا یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے اور قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے تو جس طریقہ سے سہولت ہو تو آپ اسی طریقہ سے تلاوت کرو۔

۹۳۱ حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

فَقَالَ هَكَذَا أُتِرْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سِتِّهِ أَخْرَبَ۔

۹۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَبَرُثُ بْنُ يَسْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعُ وَالْقَلْبُ لَهُ عَنِ أَبِي الْغَابِسِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّنْبَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى عَمْرِو بْنِ قُرْظَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَلَمَّا كُنْتُ أَنْ أَعْلَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَمَلَّهْتُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَمَّا بَرَأْتِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى عَمْرِو بْنِ قُرْظَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُتِرْتُ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُتِرَ عَلَى سِتِّهِ أَخْرَبَ فَأَقْرَأُوا مَا تَكْسَرُونَهُ۔

۹۳۱ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

بشام بن حکیم سے سنا۔ سورۃ الفرقان تلاوت فرماتے ہوئے حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی میں میں نے ان کو ان الفاظ میں تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ کو تعلیم نہیں دے تھے تو ہو سکتا تھا کہ مذکورہ وجہ سے میں ان پر بھارت نمازی حملہ آور ہو جاتا لیکن میں نے انتہائی صبر سے کام لیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیر دیا جس وقت وہ سلام پھیر چکے تو میں نے ان کی ہی چادران کے گھٹے میں ڈال دی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ (ٹھیک ٹھیک) تلاؤ کہ اس سورت کو تمہیں کس نے بتایا ہے؟ یعنی یہ سورت جو کہ میں نے ابھی ابھی سنی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت رسول کریم ﷺ نے یہ سورت سکھائی اور پڑھائی ہے۔ اس پر میں نے جواب دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو خدا کی قسم مجھ کو خود یہ سورت حضرت رسول کریم ﷺ نے سکھائی ہے پھر کس وجہ سے تم اس کے خلاف کہہ رہے ہو کہ رسول کریم نے مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے۔ بہر حال آخر کار میں ان کو پکار کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے اور کچھ دوسرے الفاظ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طریقہ سے کہ وہ سورت آپ نے مجھ کو نہیں سکھائی اور یہ سورت مجھ کو آپ ہی پڑھا چکے ہیں۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا اے عمر! تم ان کو پچھڑ دو۔ پھر فرمایا اب بشام تم اس کو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی کہ جس طریقہ سے میں نے ان کو یہ سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت (اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے) اے عمر! تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ میں نے اس سورت کو اسی طریقہ سے تلاوت کیا کہ جس طریقہ سے مجھے پڑھایا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے تو تم جس طریقہ سے قرآن

وَهَبْ فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ يُؤْتِسُّ عِيْ أَبِ شِهَابٍ فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ إِنَّ الْبُسُورَ مِنْ مَّوَدَّةِ وَعَدَةِ الرَّحْمَنِ مِنْ عِنْدِ الْفَارِغِ أَحْزَرَهُ الْهَمَّا سَبْعًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَبْعَتْ جِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاتِهِ وَسُورَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَةِ بِهِ قَادًا مَرَّ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ خَبِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا وَسُورَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَنْسُوهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَضَرَّرْتُ حَتَّى سَلَّمْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ لَنَّهُ تَرَدَّيْتُ فَفَلْتُ مَنْ أَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ الْيَوْمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلْتُ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأَ بِهَا هَذِهِ السُّورَةَ الْيَوْمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقْرَؤُهَا فَاسْتَمَعْتُ بِهِ أَقْرَأَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَبْعَ مَرَّاتٍ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتِ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ يَا عُمَرُ إِنْ يَا جِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الْيَوْمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ هَذَا الْقُرْآنُ الْيَوْمَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ فَافْرُقُوا وَامَّا تَبَسُّوْهُ۔

کریم کو آسان اور سہل محسوس کرو تا وہی کے مطابق تم تلاوت کرو۔
 ۹۳۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز قبیلہ بنی نضار کے تالاب پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا خداوند قدوس نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ امت ایک طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اللہ عزوجل سے معافی کا طلبگار ہوں اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں اس لئے کہ میری امت میں اس بات کی قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت قرآن کریم کو دو طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس کی مغفرت چاہتا ہوں میری امت میں اس قدر قوت نہیں ہے اس کے بعد تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل آئے اور فرمانے لگے کہ خداوند قدوس نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی امت قرآن کو تین طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس سے معافی چاہتا ہوں کہ میری امت میں اس قدر قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ فرمانے لگے کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کی امت قرآن کریم کو سات مرتبہ تلاوت کیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ ملک عرب کے سات زبان والے حضرات اپنے اپنے علاقہ کی زبان میں تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔

۹۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيفٍ عَنْ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصَاةٍ تَبَى عَمَاءُ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْمُتْلِكَ الْقُرْآنَ عَلَى خَرُوبٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةً وَتَغْفِيرَةً وَإِنْ أُمِّيئُ لَا يُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ النَّبِيُّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْمُتْلِكَ الْقُرْآنَ عَلَى خَرُوبٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاةً وَتَغْفِيرَةً وَإِنْ أُمِّيئُ لَا يُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْمُتْلِكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ خَرُوبٍ فَأَبَى خَرُوبٍ قَرَأَ وَأُغْلِبَ فَقَدْ أَصَابُوا قَالَ أَنْوَغِبِ الْمَرْحَمِينَ هَذَا الْحَدِيثُ حَوْلَتْ فِيهِ الْحَكَمُ خَالِقَةَ مَضُورٍ بِنِ الْمُتَغَفَّرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مَرْسَلًا۔

سات زبان میں قرآن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں ایک طریقہ سے امت کے تلاوت قرآن کا مطلب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ عرب میں سات قومیں ہیں اور ہر ایک کے محاورہ اور اس کے لہجہ الگ الگ ہیں لیکن قرآن کریم کو تمام حضرات ایک ہی لہجہ اور زبان میں تلاوت کریں اور ایک دوسری حدیث میں بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے: (أُتِلَّ عَلَى الْقُرْآنِ الْخُرُوفُ سَبْعَةً)۔

۹۳۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک سورت کی تعلیم دی میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے وہی سورت تلاوت کی لیکن اس نے وہ

۹۳۳ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَفِيفٍ نَبِيٌّ يُقَالُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عُثَيْبِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ سُورَةَ مَائِدَةِ الْيَوْمِ الْمَسْجِدِ خَلِيسٍ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ بِخِلَافِ قِرَاءَةِ بَنِي قُلُودٍ لَمْ يَنْعَلِكْ هَذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُعَارِضُنِي حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ هَذَا خَالَفَ قِرَاءَةَ بَنِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَةَ بَنِي قُلُودٍ لَمْ يَنْعَلِكْ هَذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَا أَنَسُ إِنَّ مَوْلَى الْقُرْآنِ عَلَى سُنَّةِ أَخَرٍ مَثَلُهُمْ شَابٌ كَذَابٌ قَالَ أَنَسٌ عَبْدُ الرَّحْمَنِ غَفِيلٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِذَلِكَ الْفَوْقَى.

۹۳۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي سَمِيْعٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا سَأَلْتُ مِنْ صَدْرِي مِنْذُ اسْتَلَمْتُ إِلَّا أَتَيْتُ قِرَاءَتِ آيَةٍ وَقَرَأَهَا آخَرُ عِزِّ قِرَاءَةٍ بَيْنَ قُلُودٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَفَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَا تَبَيَّنَ اللَّهُ أَفَرَأَيْتَ آيَةَ مُحَمَّدٍ وَآيَةَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تَقْرَأْ آيَةَ مُحَمَّدٍ وَآيَةَ مُحَمَّدٍ قَالَ نَعَمْ إِنَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَايَنِي لَقَعْدُ جِبْرِيلَ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلَ عَنْ شِمَائِلِي فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَأْ الْقُرْآنَ عَلَى خَرَفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَوْدَعَهُ حَتَّى تَلْعَ سَعَةً آخَرُفٍ فَكُلُّ خَرَفٍ شَابٌ كَذَابٌ.

سورت دوسرے طریقہ سے تلاوت کی میں نے عرض کیا کہ تم کو یہ سورت کس نے تعلیم دی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو یہ سورت سکھائی۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ابھی اس جگہ سے رخصت نہ ہو تا جس وقت تک کہ ہم رسول کریم ﷺ سے ملاقات نہ کر لیں۔ اس کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی میرے خلاف تلاوت کرتا ہے یعنی جو سورت جس طریقہ سے آپ ﷺ نے مجھ کو پڑھائی اور سکھائی ہے اس کے خلاف یہ شخص اس سورت کی تلاوت کر رہا ہے۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا اے ابی سہیل! تم پڑھو تو میں نے وہ سورت تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہتر طریقہ سے تلاوت کی پھر آپ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی آپ ﷺ نے فرمایا یہ تم نے عمدہ طریقہ سے تلاوت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابی قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے اور ہر ایک طریقہ صحیح اور کافی ہے۔

۹۳۴ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے قلب میں کبھی اس قسم کی بات نہیں چھپی رہی جب سے میں نے اسلام قبول کیا جب سے یہ بات محسوس ہوئی کہ کوئی ایک آیت ایک شخص کسی طرح پڑھتا ہے اور دوسرا شخص وہی آیت دوسری طرح پڑھتا ہے۔ آخر میں رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ آپ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے آپ نے فرمایا جی ہاں۔ جبرئیل اور میکائیل میرے پاس تشریف لائے تو جبرئیل دائیں جانب بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں جانب بیٹھ گئے جبرئیل نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک طریقہ سے تعلیم دیا کہ میکائیل نے فرمایا کہ زیادہ کراؤ زیادہ کراؤ۔ یہاں تک کہ سات طریقہ سے پہنچ جائے اور فرمایا کہ

ہر ایک طریقہ سے ۱۵۰ قرآن شافی اور کافی ہے۔

۹۳۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے اونٹ والے کی مثال ہے جس کی رسی سے اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور اگر وہ اس کی حفاظت کرے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اور اگر چھوڑ دے گا تو بچے (بھگ) کہا میں گئے۔

۹۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات بڑی ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ میں فلاں آیت کریمہ بھول گیا ہوں یا کہ فلاں آیت کریمہ چاہے کہ فلاں آیت کریمہ بھلا دیا گیا (اس لئے کہ اس میں غلطی کا احساس ہوتا ہے اور لفظ بھول گیا میں لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے) اور تم لوگ قرآن کریم یاد کرتے ہو اس لئے کہ قرآن کریم سینوں سے جلد نکل جاتا ہے۔ ان جانور سے بھی زیادہ جو کہ رسی سے بندھے ہوئے ہوں۔

باب: سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

۹۳۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سبقت فجر میں پہلی رکعت میں: ﴿قُورُوا اٰمَنًا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزِلَ اَيْنٰهَا﴾ (الباقہ ۱۳۶) جو کہ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا ہے وہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں آیت: ﴿اٰمَنًا بِاللّٰهِ وَاسْتَشْهَدُ بَاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (ال عمران ۵۲) تلاوت فرماتے تھے۔

باب: سنت فجر میں سورہ کافرون اور سورہ خلاص

پڑھنے سے متعلق

۹۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی سکنوں میں: ﴿قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْرَسَهُ﴾ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) تلاوت

۹۳۵: اٰخِرَتَا قَسِيْنَةً عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعْقَلَةِ اِذَا عَاقَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَانْ اُطْلِقَهَا ذَهَبَتْ۔

۹۳۶: اٰخِرَتَا عُمَرَ اَنَّ بَنِي مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بَنِي زُوَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْرُوْدٍ عَنْ اَبِي وَاثِلٍ بَنَسَا يَخْدَعُهُمْ اَنْ يَقُوْلُوْا نَبِيْتُ اَنَّهُ كُنْتُ وَنَحْنُ بَلْ هُوَ نَبِيٌّ اسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ اَسْرَعُ تَقْصِيْبًا مِنْ مَّسْرُوْدٍ الرَّجَالِ مِنَ النَّعِيْمِ مِنْ عَقْلِهِ۔

باب ۵۷: اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

۹۳۷: اٰخِرَتَا عُمَرَ اَنَّ بَنِي زُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بَنِي مُعَاوِيَةَ الْقُرَاشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ اَنَّ حَكِيْمًا قَالَ اٰخِرَتَا سَعِيْدُ بَنِي نَسَارٍ اَنَّ اَمْرًا عَنَّا اٰخِرَتَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاَوَّلَى مِنْهُمَا الْاَيَّةَ الْاٰلِي فِي الْاٰخِرَةِ قُوْرُوا اَمَّا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزِلَ اَيْنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاَيَّةِ فِي الْاٰخِرَى اَمَّا بِاللّٰهِ وَاسْتَشْهَدُ بَاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

باب ۵۸: اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِقُلْ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۹۳۸: اٰخِرَتَا عُلْدَةُ الرِّحْمٰنِ بَنِي اَمْرِاجِبَةَ دَخَبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بَنِي حَكِيْمَانَ عَنْ اَبِي خَالِدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي

رَكَعَتِي الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْمَكَايِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ۔

باب: فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا

۹۳۹ حضرت عائشہ صدیقہ مجتہدہ سے روایت ہے کہ میں یہ دیکھا کرتی تھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی سنتوں کو اس قدر ہلکا پڑھا کرتے تھے کہ میں کہا کرتی تھی کہ کیا سورہ فاتحہ بھی تلاوت فرمائی جائیں۔

بَابُ ۵۷۲ تَخْفِيفُ رَكَعَتِي الْفَجْرِ
۹۳۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ خَبِيرًا عَنْ
يُحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ تَحَثُّ لَكَزَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتِي الْفَجْرِ
فَيُخَفِّفُهُمَا حَتَّى أَقُولَ أَقْرَأَ فِيهَا بِأَمِّ الْكِتَابِ۔

باب: نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت کرنا

۹۵۰ ایک صحابیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم تلاوت فرمائی۔ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حالت ہے وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہم لوگوں کے ساتھ لیکن وہ اچھی طریقہ سے پاکی حاصل نہیں کرتے وہی لوگ قرآن کریم (کی محضت) فراموش کرتے ہیں۔

بَابُ ۵۷۳ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ
۹۵۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَوْجٍ عَنْ زُحَلِّ بْنِ
أَصْحَابِ الشَّيْءِ عَنِ الشَّيْءِ عَنِ اللَّهِ صَلَّى صَلَاةُ
الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَاتَّسَرَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ
مَا نَالِ الْقَوْمَ يَصْلَحُونَ مَعًا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ
فَلَمَّا تَلَّسَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ أَوَّلَيْتَ۔

باب: نماز فجر میں ساتھ آیات سے لے کر ایک سو

بَابُ ۵۷۴ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالنَّبِيِّينَ

آیات تک تلاوت کرنا

۹۵۱ حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساتھ آیات کریمہ سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے تھے۔

۹۵۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ الْقَسْبِيَّ عَنْ سَعْدِ بْنِ
سَلَامَةَ عَنْ أَبِي زُرَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعَدَا بِالنَّبِيِّينَ إِلَى الْمَائَةِ۔

باب: نماز فجر میں سورہ "قی" کی تلاوت سے متعلق

۹۵۲ حضرت ام ہشام سے روایت ہے کہ میں نے سورہ قاف نہیں سنی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز فجر میں تلاوت کرتے

بَابُ ۵۷۵ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ
۹۵۲ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي الرَّجَالِ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ
خَدِجَةَ بِنْتِ الشَّعْبَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قِي وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

تھے۔

۹۵۳ حضرت زیاد بن حذافہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز فجر ادا کی آپ ﷺ نے ایک رعت میں واغسلوا بکسفات لہا کلہ تعصید (قی ۱۰) تلاوت کیا۔ حضرت شعبہ نے کہا کہ میں نے زیاد سے بازار میں ایک بڑے مجمع میں ملاقات کی تو انہوں نے سورۃ قاف تلاوت فرمائی۔

باب: نماز فجر میں سورۃ

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ تِلَاوَت کرنا

۹۵۳ حضرت عمرو بن حریص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے۔

باب: فجر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

پڑھنا

۹۵۵ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ معوذتین کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان ہی دونوں سورت کو تلاوت فرمایا۔

باب: فضیلت سورۃ الفلق اور

سورۃ الناس

۹۵۶ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

إِلَّا مِنْ وَرَائِهِ رَسُولٌ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۵۳ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِي يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالصَّلَاةَ تَابِعَاتٍ لَهَا كُلُّهُ تَصِيدَةً قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُهُ فِي السُّبْحِ فِي الزَّخَامِ فَقَالَ قـ

بَابُ ۵۷۶ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ

بِإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

۹۵۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْفُجَّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُسْعُودِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

بَابُ ۵۷۷ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ

بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

۹۵۵ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ جَزَاءٍ الْيَزِيدِيُّ وَهُرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَعْبَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ قَالَ عَفَفْتُ فَأَمَّا بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ.

بَابُ ۵۷۸ الْقُضْلِ

فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ

۹۵۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقت سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھا دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم نہیں پڑھ سکتے ہو کوئی سورت بہتر نہیں ہے خدا کے نزدیک سورہ الفلق اور سورہ الناس ہے۔

۹۵۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چند آیات ہیں جو کہ میرے اوپر رات میں نازل ہوئیں اور یہ کہ ان میں آیت بھی نہیں دیکھی تھیں ان میں سے ایک سورہ الفلق اور دوسری سورہ الناس یعنی: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

باب: بروز جمعہ نماز فجر میں کوئی سورت تلاوت کی

جائے؟

۹۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بروز جمعہ سورہ الفلق تلاوت فرماتے اور: اِنِّیْ بِمَعْنٰی سُوْرَةِ الْجَمْعَةِ اور سورہ دہر تلاوت فرماتے تھے۔

۹۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں جمعہ کے دن سورہ تہلیل السجدہ اور سورہ دہر کی تلاوت فرماتے تھے۔

باب: قرآن کریم کے مجہدوں

سے متعلق

۹۶۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

خَبِیْبٌ عَنْ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ اَسْلَمَ عَنْ غُلَیْفِ بْنِ غَامِرٍ قَالَ اَتَعْتَبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاجِعٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰی قَدَمَيْهِ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ بِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ سُورَةُ هُوْدٍ وَ سُورَةُ يُوسُفَ فَقَالَ لِيْ قَرَأْ شَيْئًا اَتَلِّعُ عَبْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلِّ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۹۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ خَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ تَبَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ غُلَیْفِ بْنِ غَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْرَأَ اَنْتَ عَلٰی اللَّيْلَةِ لَمْ يَرِ مِثْلُهُمْ فَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

باب ۹۵۷: الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۹۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ خَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعْدٍ قَالَ خَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ خَرِيْصَةَ عَنْ اَبِيْ ثَالِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ لَظْلَفٍ لَّهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَنْتَ۔

۹۵۹: اَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ خَدَّثَنَا اَبُو عَوَاْنَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ اَتَانَا شَرِيْكُ وَالْفَلْفُطُ لَّهُ عَنْ اَلْمَحْمُوْدِ بْنِ زَاوِيَةَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ عِيَّاسٍ اَنَّ الشَّيْخَ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيْلَ السَّحْذَةِ وَهَلْ اَنْتَ عَلٰی الْاِنْسَانِ۔

باب ۵۸۰: سُجُوْدُ الْقُرْآنِ

السُّجُوْدُ فِيْ حَيِّ

۹۶۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَلْحَسَنِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ خَدَّثَنَا

کریمؐ نے سورہٴ ہن میں سجدہ کیا اور ارشاد فرمایا: داؤدؑ نے یہ سجدہ تو پہ کیلئے فرمایا تھا۔ تو ہم لوگ شکر خداوندی بجالانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تھے اور اللہ عزوجل نے داؤدؑ کی دعا قبول فرمائی۔

باب: سورہٴ نجم کے سجدہ سے متعلق

۹۶۱ حضرت مطلب بن ابی وداہ جزی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتکہ حرمہ میں سورہٴ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور جس قدر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تمام کے تمام نے سجدہ کیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں فرمایا اور میں ان دنوں میں مسلمان نہیں تھا۔

۹۶۲ حضرت عبداللہ بن مسعود جزی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہٴ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا۔

باب: سورہٴ نجم میں سجدہ نہ کرنے سے متعلق

۹۶۳ حضرت حطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت جزی سے دریافت فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت کرنی چاہئے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت نہیں کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہٴ النجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں فرمایا۔

باب: سورہٴ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں سجدہ کرنے سے

متعلق

۹۶۴ حضرت ابوسلمہ بن حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ جزی نے سورہٴ انشقاق تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر جس وقت تلاوت سے فارغ ہو گئے تو لوگوں سے بیان فرمایا

خَفَّاجٌ مِنْ مُخَضَّبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهِ مِنْ وَقَالَتْ سَحَابًا قَاوُذُ تَوَنَّتْ وَنَحْلُهَا شُكْرًا

بَابُ ۵۸۱ السُّجُودُ فِي النِّجَمِ

۹۶۱ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ مَيْمُونٍ بِإِسْنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْرَافِيلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْتَاجٌ عَنْ مَغْفَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَجْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَقَّاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمَةَ سُورَةِ النِّجَمِ فَسَجَدَ وَ سَجَدَ مِنْ عِندِهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يُؤَمِّدُنِي أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

۹۶۲ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَرَأَ النِّجَمَ فَسَجَدَ فِيهَا۔

بَابُ ۵۸۲ تَرَكَّ السُّجُودَ فِي النِّجَمِ

۹۶۳ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ عَنْ عَطَايَا بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَانَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْفَرَاءِ وَمَعَ الْإِيمَانِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِيمَانِ فِي شَيْءٍ وَ زَعَمَ أَنَّ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنِّجَمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُودُ فِي إِذَا السَّمَاءُ

انْشَقَّتْ

۹۶۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ لَمَّا قَرَأَهُمْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا

الضَرْفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَخَدَ مِنْهَا۔

۹۶۵ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ الشَّقَّتِ میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي قُدَيْبٍ قَالَ أَمَّا أَبُو أَبِي دُؤَبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَرِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ۔

۹۶۶ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سجدہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لایا السَّمَاءُ انشَقَّتْ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں۔

۹۶۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ مُعْتَدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَدَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۶۷ یہ روایت مذکور پہلا روایت کی طرح ہے۔

۹۶۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ مُعْتَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي تَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْقُلُ۔

۹۶۸ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے سجدہ فرمایا لایا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں اور انہوں نے جو کہ ان دونوں سے بھرتے تھے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۹۶۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو تَكْرِ وَ عَمْرُو وَصِيَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

باب: سورۃ اقراء میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۹ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے سورۃ الشَّقَّتِ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ فرمایا۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُودُ فِي اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ ۹۶۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَمَّا أَنَا الْمَغْنِصِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنِ ابْنِ سَبْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَدَا أَبُو تَكْرِ وَ عَمْرُو وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۷۰ حضرت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ الفلق اور سورہ اقراء

۹۷۰ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَمَّا أَنَا الْمَغْنِصِيُّ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنِ ابْنِ سَبْوَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَدَا أَبُو تَكْرِ وَ عَمْرُو وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

میں سجدہ کیا۔

وَوَجَّعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ غَطَّاءَ بْنِ
بِيْنَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَالْأَرْضُ بِأَسْفَلِهَا رَتَقَتْ.

باب: نماز فرض میں سجدہ تلاوت سے متعلق

۹۷۱ حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۃ
﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ تلاوت فرمائی اور اس میں انہوں نے
سجدہ فرمایا۔ جس وقت فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے ابو ہریرہ!
یہ سجدہ بالکل نئے قسم کا سجدہ ہے کہ جس کو کہ ہم نے کبھی نہیں کیا
(اور نہ ہی سنا) ہے۔ انہوں نے فرمایا ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے اس
سورت میں سجدہ فرمایا ہے اور میں آپ ﷺ کی اقتداء میں تھا تو
ہمیشہ میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ سے
میری ملاقات ہو۔

بَابُ ۵۸۵ السُّجُودُ فِي الْفُرُصَةِ

۹۷۱ أَخْبَرَنَا حَمْدُ بْنُ مُنْعَدَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
أَخْطَرٍ عَنِ السَّيَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلَفَ أَبِي هُرَيْرَةَ
صَلَاةَ الْبُعْثَاءِ يَغْنِي الْغَنَمَ فَقَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ
انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَلَمَّا قَوَّمَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلْ يَدْعُو
يَغْنِي سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَلَفْتُ فَلَا أَكْزَالَ
أَسْجُدُهَا حَتَّى أَتَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ.

بَابُ ۵۸۶ قِرَاءَةُ النَّهَارِ

۹۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوْدُ عَنْ
رَفِيعٍ عَنْ غَطَّاءَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يَقْرَأُ
فِيهَا فَلَمَّا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاها أَحْفَايَا مِنْكُمْ.

باب: دن کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہئے
۹۷۲ حضرت عطاء سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا ہر
ایک نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں رسول کریم نے
ہم لوگوں کو قرأت سنائی ہے تو اس نماز میں ہم تم کو (بلند) آواز
سے سناتے ہیں اور جس نماز میں آپ نے تلاوت قرآن آہستہ
سے فرمائی ہے تو ہم لوگ بھی آہستہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

۹۷۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خُرَيْجٍ عَنْ غَطَّاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي
كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاها أَحْفَايَا مِنْكُمْ.

باب: نماز ظہر میں قرأت سے متعلق

۹۷۴ حضرت براہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر
ادا فرماتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کریمہ متعدد آیات

بَابُ ۵۸۷ الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

۹۷۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَدْرَانَ قَالَ
حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ الْوَيْلِدِ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنِ النَّبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ حَلَفَ النَّبِيِّ

کریمہ کے بعد سنائی دیتی تھی سورہ القمان اور سورہ ذاریات کی۔

۹۷۵ حضرت ابو بکر بن عمر سے روایت ہے کہ ہم لوگ مقام ظہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے انہوں نے نماز ظہر کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوئی تو فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ظہر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو سورت پڑھیں دو رکعت میں یعنی سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ۔

باب: نماز ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے سے متعلق

۹۷۶ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز ظہر شروع ہو جایا کرتی تھی پھر کوئی شخص مقام شیع جاتا تھا اور وہ قضا حاجت کے بعد وضو کرتا تھا پھر وہ واپس آتا تو اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدار میں رکعت پڑھتے تھے۔

۹۷۷ حضرت ابوقادحہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر ادا فرماتے تھے تو پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آدھ آیت کریمہ سنایا کرتے تھے (جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا بلند آواز سے پڑھتے) اور پہلی رکعت نماز ظہر اور نماز فجر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل پڑھا کرتے تھے نہایت دوسری رکعت کے۔

باب: نماز ظہر میں امام کا آیت کریمہ پڑھنا اگر سنا جائے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ قَسَمْتُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْقَمَانِ وَالذَّارِيَاتِ۔

۹۷۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَاعٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ الصَّرِّ قَالَ سَمِعْتُ بِالسَّيِّدِ عِنْدَ أَبِي فَصْلَى بِهِمْ الظُّهْرُ فَلَمَّا قَرَأَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَجِّ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ خَبْرُكَ الْعَاصِيَةِ۔

بَابُ ۵۸۸ تَطْوِيلُ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۷۶ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قُرْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كُنْتُ صَلَاةَ الظُّهْرِ نَقَامَ فَيَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْبَيْعِ فَيُفْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَحْسُ ۚ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا۔

۹۷۷ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْفَسَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الظُّهْرِ قَطْرًا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُنْصِفُ الْآيَةَ كَمَا ذَكَرْتُ وَكَانَ يُطَوِّلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولَى يَحْسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

بَابُ ۵۸۹ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

۹۷۸- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے نماز ظہر کی پہلی دو رکعت میں اور نماز عصر میں اور کبھی کبھی (اتفاق سے مذکورہ دو نمازوں میں) ایک آدھ آیت کریمہ ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل فرماتے تھے۔

باب: نماز ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم قرأت کرنا

۹۷۹- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے۔ کبھی ایک آدھ آیت کریمہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت سے طویل فرماتے تھے اور نماز فجر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور دوسری رکعت کو چھوٹی کرتے یعنی مختصر پڑھتے۔

باب: نماز ظہر کی شروع کی دو رکعت میں قرأت

۹۸۰- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت کریمہ اس طریقہ سے پڑھتے تھے کہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور آپ

۹۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ أَبِي أَبِي حَبِيبٍ الْقَشْفَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِآيَةِ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْغُصْرِ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَخْبَارًا وَكَانَ يُجِلُّ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى۔

بَابُ ۵۹۰ تَقْصِيرُ الْقِيَامِ

فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

۹۷۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا خُبَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِآيَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ أَخْبَارًا وَكَانَ يَقُولُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقُولُ فِي صَلَاةِ الشُّحُ يَقُولُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِآيَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْغُصْرِ يَقُولُ الْأُولَى وَيَقْصُرُ الثَّانِيَةَ۔

بَابُ ۵۹۱ الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْغُصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِآيَةِ الْقُرْآنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت طویل پڑھا کرتے تھے۔

باب: نماز عصر کی شروع والی دو رکعت

میں قرأت

۹۸۱. حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دو سورت پڑھا کرتے تھے اور ایک آدھ آیت کریمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے کہ ہم لوگ وہ آیت کریمہ سن لیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی یعنی مختصہ کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

۹۸۲. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور نماز عصر میں وہاں ذات البروج اور وہاں اوارق اور ان کے برابر سورت پڑھا کرتے تھے۔

۹۸۳. حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں سورہ البقرہ واللیل پڑھتے اور نماز عصر میں اس سورت کے برابر پڑھتے اور نماز فجر میں اس سورت سے لمبی سورت اور طویل سورت پڑھا کرتے تھے جیسے کہ سورہ دھر اور سورہ مہملات یا سورہ ق یا سورہ زمر۔

باب: قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق

۹۸۴. حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی یا ندی سے کہا کہ پانی لے کر آؤ۔ پھر فرمایا کہ میں نے کسی امام کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ نبی کی نماز کے زیادہ مشابہ تمام لوگوں کے

وَسُورَتَيْ وَهِي الْأَحْزَبِ بَاقِ الْقُرْآنِ وَكَانَ يُسَمِّعُنَا الْأَيَّةَ أَخْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الْأَوَّلَى وَتُخَفِّعُ مِنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔

بَابُ ۵۹۲ الْقِرَاءَةُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۹۸۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خُصَّافٍ الصَّوَّافِ عَنْ بُنْحَسٍ بْنِ أَبِي عَتِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَتُسَمِّعُنَا الْأَيَّةَ أَخْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرُّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّحْرِ۔

۹۸۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهَا۔

۹۸۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَّالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا بُعِثَ فِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ وَفِي الصُّحْرِ بِأَطْوَلٍ مِنْ ذَلِكَ۔

بَابُ ۵۹۳ تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

۹۸۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ وَبْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْبَةُ بْنُ جَابِرَةَ خَلَّتِي لِي وَهَوْنٌ مَا صَلَّيْتُ وَزَاةً إِثْمًا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِثْمِ هَذَا قَالَ وَبْدُ بْنُ عَمْرٍو

کے پاس سے گزرے اور اس وقت معاذ جیسے نماز مغرب ادا کرنے میں مشغول تھے کہ انہوں نے نماز مغرب میں سورہ بقرہ شروع فرما رکھی تھی تو وہ شخص نماز ادا کر کے رخصت ہو گیا۔ پھر یہ خبر رسول کریم تک پہنچ گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے معاذ! تم قندہر پا کر رہے ہو کیا تم قندہر میں جتا کرنا چاہتے ہو؟ تم نماز میں کس وجہ سے سورہ خس وغیرہ تلاوت نہیں کرتے ہو۔

خلاصہ الباب ۳۷ مطلب یہ ہے کہ تہماری طویل قرأت کی وجہ سے لوگ نماز سے پریشان ہو کر نماز باجماعت میں شرکت کرنا ترک کر دیں۔ اس وجہ سے مختصر سورہیں فرض نماز میں تلاوت کیا کرو۔

باب: نماز مغرب میں سورہ والمرسلات کی تلاوت
۹۸۸ حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے (اپنے مرض الموت میں) مکان میں نماز مغرب ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والمرسلات کی تلاوت فرمائی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۹۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے نماز مغرب میں سورہ والمرسلات سنی ہے۔

باب: نماز مغرب میں سورہ والطور کی تلاوت کرنا
۹۹۰ حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ سورہ والطور کی تلاوت نماز مغرب میں فرماتے تھے۔

باب: نماز مغرب میں سورہ حم دخان کی تلاوت
۹۹۱: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز مغرب میں سورہ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

وَدَلَّاهُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَرَأَ زُحْلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِأَبِصَحٍ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّيُ الْغُرُوبَ فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْفَجْرِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَكَلَّمَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَأْتِيَنَا مُعَاذٌ أَتَأْتِيَنَا مُعَاذٌ أَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا وَنَحْمُهِمَا۔

باب ۵۹۶ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ
۹۸۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَثُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَاوُذٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْفَاجِسِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِيَّهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّى نَعْدُ مَا صَلَاةٍ حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۸۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غِي الرَّهَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عِي أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

باب ۵۹۷ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ
۹۹۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عِي الرَّهَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِشٍ نِي مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

باب ۵۹۸ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحَمِّ الدُّخَانِ
۹۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نِي بَرِّكَدِ الْمَقْرِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ وَذَكْرَانُ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ نِي رِيعَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ نِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ

مَعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُفَافٍ حَدَّثَنَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُسَيْبٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِعَمَةِ الدَّخَانِ.

باب: نماز مغرب میں سورہ ”المص“ کی تلاوت کرنا

۹۹۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مروان سے فرمایا اے ابوالملک تم نماز مغرب میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور اِنَّا أَطَعْنَاكَ الْكُفْرَ پڑھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہی بات ہے یا اس طریقہ سے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں طویل سورت تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے یعنی المص اور سورہ اعراف۔

۹۹۳: حضرت مروان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم نماز مغرب میں مختصر سورت تلاوت کرتے ہو حالانکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طویل سورت دو طویل سورت میں سے تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اے ابومعدی اللہ طویل سورت کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ اعراف۔

۹۹۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں سورہ اعراف دو رکعت میں تلاوت کی۔

باب: نماز مغرب میں کوئی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مرتبہ نماز مغرب کی سنت میں اور نماز فجر کی سنت میں قُلْ يٰٓأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ۵۹۹ الْفِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَصِّ

۹۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الرُّبَيْعِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا رَوَيْنَا بِأَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِنَّا أَطَعْنَاكَ الْكُفْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَعْلُومَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ الْمَصِّ.

۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الرُّبَيْعِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا بِي إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَاصِ السُّورِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَطْوَلُ الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ.

۹۹۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ خَبْرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي حَسْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ قَرَأَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ.

بَابُ ۶۰۰ الْفِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۹۹۵: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُوَيْبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي مَرْجَانٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ رَفَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَهِيَ الرَّكْعَتَانِ قُلْ الْقَاسِمِ قُلْ

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

باب ۶۰۱ الفصل فی قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۹۹۶ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَرْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي جَعْلَانَ أَنَّ أَبَا الرَّحَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَثَ رَحْلًا عَلَى سِرْبَةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ بِإِصْبَاحِهِ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَهُ يَقُولُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَلَمًا رَجَعُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ سَلَوَهُ لِأَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذَلِكَ فَنَسَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُجُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ.

۹۹۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسْبٍ مَوْلَى أَبِي زَيْدٍ بَنِي الْحَضْرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَحْلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كُلُّهُ الصَّمَدُ لَهُ يَدٌ وَلَهُ يُولَدُ وَلَهُ يَحْيَى لَهُ خَيْرٌ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَبِطَ فَسَأَلَهُ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَحَبِطَ.

۹۹۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَفْصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَحْلًا سَمِعَ رَحْلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرُدُّهَا قَلَمًا أَصْبَحَ حَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا تَعْبَسُ نَسْتُ الْقُرْآنَ.

۹۹۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

باب: سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی فضیلت سے متعلق

۹۹۶ حضرت عائشہ صدیقہ بریں سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سر پہ کا سر وارہا کر بیٹھا۔ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن کریم تلاوت کرتا تھا پھر آخر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص سے دریافت کرو، شخص کس وجہ سے اس طریقہ سے کرتا ہے؟ لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس شخص نے جواب دیا کہ سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں خداوند قدوس کی مہمت ہے اس وجہ سے مجھ کو اس سورت کا پڑھنا بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہہ دو کہ خداوند قدوس اسے دوست رکھتا ہے۔

۹۹۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرور لازم ہوگی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی شے لازم ہوگی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جنت۔

۹۹۸ حضرت ابوسعید خدری جوڑو سے روایت ہے کہ ایک شخص کو متعدد مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت صبح ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۹۹ حضرت ابوالعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ سَبَاطٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حُطَيْمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ أَبِي أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرِؤُاؤِ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ الْأُبَيِّ عَنْ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ فَإِنْ ابْتَدَعَ الرَّحْمَنُ مَا تَعْرِفُ إِسْنَادًا أَطْوَلَ مِنْ هَذَا.

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اجر و ثواب کے اعتبار سے یہاں قرآن کے برابر ہے۔

باب ۶۰۲ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ

باب نماز عشاء میں سورۃ اہل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کی تلاوت

۱۰۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَبْرِ بْنُ عَرِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَدَّادٍ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ فَقَالَ قُلْتُ لَقَدْ نَسِيتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَقْنَنَ يَا مُعَاذُ أَتَقْنَنَ يَا مُعَاذُ أَتَقْنَنَ عَنْ مَسْجِدِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالصُّحُفِ وَإِذَا الشَّمْسُ انْفَضَّتْ.

۱۰۰۰ حضرت جابر جیسو سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل جیسو کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز عشاء پر حافی اور طویل سورت پڑھائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے معاذ جیسو تم کیا فتنہ پرا کر رہے اس معاذ! (بخاری) سورۃ اہل اور سورۃ الفضحی اور سورۃ انفطار کس طرف چلی گئیں یعنی تم نے ان سورتوں کو کس وجہ سے نماز میں نہیں پڑھا؟

باب ۶۰۳ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ

باب: نماز عشاء میں سورۃ

بِالْشَّمْسِ وَضُحَاهَا

”الشَّمْسُ“ پڑھنا

۱۰۰۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذٌ مِنْ خَلْفِ لِصَحَابِهِ الْعِشَاءَ فَقُتِلَ عَلَيْهِ فَانْتَصَرَفَ رَجُلٌ بِهَا فَأَخْبَرَ مُعَاذَ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مَاتَ فَقَالَ تَلَعَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَنْ تَكُونَ قَائِمًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَقَمْتُ النَّاسَ قَائِمًا بِالْشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَبَسَجَ اسْمُ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَافْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۱۰۰۱ حضرت جابر جیسو سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل جیسو نے اپنے لوگوں کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اور اس کو وہوں نے لپکا کر دیا تو ایک شخص نماز تو ذکر چلا گیا حضرت معاذ جیسو نے فرمایا کہ یہ شخص مفلح ہے۔ اس شخص کو جس وقت یہ خبر ہوئی کہ اس کو نماز میں قرار دیا گیا تو وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوا اور حضرت معاذ جیسو کا قول نقل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ جیسو سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان فتنہ پرا کرنا چاہتے ہو جس وقت امامت کرو تو تم سورۃ والشمس اور سورۃ اہل اور سورۃ تاشیہ اور سورۃ اقراء پڑھو۔

۱۰۰۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَافِيٍّ عَنْ

۱۰۰۲ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ والشمس

تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسی دوسری سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ اللَّهِ فِي مُؤَيَّدَةٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ وَخَهَا وَأَشَاجِبَهَا مِنَ الشُّورِ۔

باب: سورۃ واہین نماز عشاء میں تلاوت کرنا
۱۰۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں سورۃ واہین تلاوت فرمائی۔

بَابُ ۶۰۴ الْفِرَاءَةُ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ
۱۰۰۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ۔

باب: عشاء کی پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی جائے؟

بَابُ ۶۰۵ الْفِرَاءَةُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ
۱۰۰۴ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ۔

۱۰۰۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ واہین پڑھی۔

بَابُ ۶۰۶ الرُّكُودُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ
۱۰۰۵ أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَابَرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُثْمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَكَ النَّاسُ فِي كُنْهِ شَيْءٍ وَخَشِيَ فِي الصَّلَاةِ فَقَدْ سَعَّدَ أَتَيْتُهُ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَأَخَذْتُ فِي الْآخِرَتَيْنِ وَمَا الْوَمَا الْقَدْ بُدْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ۔

ابواب: شروع کی دو رکعت کو طویل کرنا
۱۰۰۵: حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری ہر ایک بات اور ہر ایک عمل کے بارے میں لوگ شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی۔ (شکایت کرتے ہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں شروع کی دو رکعت میں قرأت کو لمبا کرتا ہوں اور آخری دو رکعت میں قرأت نہیں کرتا اور میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارا ساتھ جیسا گمان ہے۔

۱۰۰۶ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَيْ إِسْمَاعِيلَ نَيْ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ عَلَيْهِ أَوَّلُ الْحَسْبِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ دَاوُدَ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ خَابَرَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

۱۰۰۶: حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کے چند حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی اور عرض کیا کہ خدا کی قسم وہ عمدہ طریقہ سے نماز

اور انہیں کرتے۔ سعد بن جبر نے فرمایا میں تو رسول کریم ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں اور میں اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتا اور میں شروع کی دو رکعت کو طویل کرتا ہوں اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتا ہوں۔ عمر بن جبر نے فرمایا کہ ہم کو بھی یقین ہے تم سے کہ تمہاری شکایت بیکار ہے اور واقعی آپ نبی کے طریقہ کے مطابق چلتے ہیں اور مسند نبوی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

۱۰۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود جبر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان تمام سورتوں سے واقف ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور دو سورتیں ہیں۔ رسول کریم ﷺ ان سورتوں کو دس رکعت میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حاکم بن حازم کا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر داخل ہوئے۔ اسکے بعد حاکم باہر کی جانب نکلے۔ حضرت شقیق نے بیان فرمایا کہ ہم نے ان سے دریافت کیا ان سورت سے متعلق تو انہوں نے بیان فرمایا۔

۱۰۰۸: حضرت ابو داؤد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود جبر سے کے سامنے نقل کیا کہ میں نے مفصل کو (یعنی اس کی تمام سورتوں کو یعنی سورۃ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورت کو) ایک ہی رکعت میں تلاوت کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہو گیا اور میں ان سورتوں کو تلاوت کرتا ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ جن کو رسول کریم ﷺ ایک ساتھ شامل کر کے پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مفصل کی دس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر ایک رکعت میں دو سورت آپ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعود جبر سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کرنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں پانچ مفصل کی سورتیں پڑھ دیں انہوں نے فرمایا کہ کیا شعر کی طرح سے تم اڑتے ہوئے چلے گئے تھے

وَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ بِي سَعْدٍ عِنْدَ غَمَرٍ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُحَرِّمُ عَنْهَا أَزْكَدَ بِي الْأَوْكَبِي وَأَخْدِفَ بِي الْأَحْرَبِي قَالَ ذَلِكَ الطَّنْ بَكَ.

باب ۲۰۷ قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ

۱۰۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا عَنَسِي بْنَ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ الشَّكَايَةَ إِلَّيْكَ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ رُكْعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عُلْفَةَ فَذَخَلَ ثُمَّ حَرَّجَ إِلَيْهَا عُلْفَةَ فَسَأَلَتْهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِ.

۱۰۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْهِودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَمْرٍ وَبْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ أَمَّا وَابِلًا يَقُولُ قَالَ رَحُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ فِي رُكْعَةٍ قَالَ هَذَا حَجَبِي الْبَغَرُ لَقَدْ عَرَفْتُ الشَّكَايَةَ إِلَّيْكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمْ لَقَدْ عَمَّرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ.

۱۰۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْهِودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِجَاءٍ قَالَ سَأَلْنَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَنِيسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَبٍ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَمَّا رَحُلٌ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْبَلَّةَ الْمُفْصَلَ فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ هَذَا حَجَبِي الْبَغَرِ

لَيْكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ يَمِينِهِ
النَّبَاةِ عَشْرِينَ مَوْزِعَةً مِنَ الْمُفْضَلِ مِنْ آلِ حَبِشَةٍ

رسول کریمؐ تو سورت کو جوڑ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وہ مفصل کی ہیں سورتیں جس یعنی ”م“ سے لے کر آخر قرآن کریم تک۔

خلاصہ الباب ۶۰۸ واضح رہے کہ قرآن کریم کی سورت کو تین حصوں پر تقسیم فرمایا گیا ہے

① مفصل کی سورتیں

② اوسط والی سورتیں

③ قصار والی سورتیں

اور مفصل والی سورت میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مفصل کی سورتیں سورہ ”قی“ سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورہ ”صف“ سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورہ ”ملک“ سے اور بعض فرماتے ہیں کہ سورہ ”ہمل“ سے۔ واللہ اعلم

باب ۶۰۸ قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ

باب: سورت کا کوئی حصہ نماز میں پڑھنا

۱۰۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا میں اس روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی جانب رخ فرما کر نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تار کر بائیں جانب رکھے اور سورہ کو مومنوں شروع فرمائی۔ پس جس وقت حضرت موسیٰ اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صاف ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر لیا۔

۱۰۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ خَصَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكُفَّةِ فَخَلَعَ ثَوْبُهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا خَافَ دُخْرَ مُوسَى أَوْ عَيْسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَهُمَا سَعْلَةً فَرَمَاهُمَا

خلاصہ الباب ۶۰۸ واضح رہے کہ اس حدیث کریمہ [المؤمنون: ۴۵] مذکورہ آیت کریمہ مراد ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمادیا۔

باب ۶۰۹ تَعَوُّدُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ

باب: جس وقت دوران نماز عذاب الہی سے متعلق

بَابُ عَذَابِ

آیت کریمہ تلاوت کرے تو اللہ سے پناہ مانگے

۱۰۱۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں پس جس وقت عذاب الہی سے متعلق آیت کریمہ آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اور خداوند قدوس کی پناہ مانگتے اور جس وقت آیت رحمت

۱۰۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَغَدَارُ بْنُ الْحَمِيٍّ وَأَبُو عَمِيٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُصَوِّدِ بْنِ الْأَحْبَبِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زَمْرٍ عَنْ حَذِيفَةَ اللَّهِ صَلَّى إِلَى حَبِ السَّيِّءِ ۝ ثَلَاثَةً قَرَأَ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّدَ ۝ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ

رَحْمَةً وَقُلْتَ لَقَدْ عَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَلِي سُبُحُوهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

باب ۶۱۰ مَسْأَلَةُ الْقَارِي

إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

۱۰۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عِيَّادٍ عَنِ الْقَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ بَرْثَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَحْنَبِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْفُرْقَةَ وَالِ عِمْرَانَ وَالتَّوْبَةَ فِي رُكُوعِهِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَخَارَ۔

باب ۶۱۱ تَرْجِيدُ الْأَيَّةِ

۱۰۱۳: أَخْبَرَنَا نَوْحُ بْنُ حُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْفُطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُذَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جِسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَصْحَابِيَاةُ وَالْأَيَّةُ إِنْ تَعَلَّيْنَهُمْ فَلْيَنْهَمْ عِبَادَكَ وَإِنْ تَغَيَّرَتْهُمْ فَلْيَنْتِ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

باب ۶۱۲ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَاتِكَ

وَلَا تَخَافُتْ بِهَا

۱۰۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْمُونٍ وَبَعْقُوبُ بْنُ إِسْرَافِيلَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ خُفْلَعُو مِنْ أَبِي وَحِشَّةَ وَهُوَ ابْنُ إِبْنِ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ

نازل ہوئی تو رک جاتے اور دعا مانگتے اور دوران رکوع سبحان ربی العظیم پڑھتے۔

باب: رحمت کی آیت پڑھنے پر رحمت کی

دعا کرنا

۱۰۱۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نساء ایک رکعت میں تلاوت فرمائی جس وقت رحمت کی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگتے اور جس وقت آیت عذاب تلاوت فرماتے تو اس (اللہ عزوجل) کی پناہ مانگتے۔

باب: ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا

۱۰۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کر دی (یعنی صبح ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی آیت کریمہ تلاوت فرماتے رہے) اور وہ آیت کریمہ یہ تھی: إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ إِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (المائدہ ۱۱۸:۷) یعنی اسے خدا اگر تو بندوں پر عذاب نازل کر دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو مغفرت فرمادے تو تو بلاشبہ غالب اور ستم والا ہے۔ (واضح رہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ یحییٰ قیامت کے دن بارگاہ الہی میں عرض کریں گے)۔

باب: آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَاتِكَ وَلَا

تَخَافُتْ بِهَا کی تفسیر

۱۰۱۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عکرمہ میں روپوش تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے اصحاب کے ہمراہ اونٹن زاد افرا مٹاتے تھے تو قرآن کریم بلند آواز سے تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو نفوذِ باندہ قرآن کریم کو برا کہتے اور جس ذات نے قرآن کریم کا نزل فرمایا اور جو قرآن کریم لے کر حاضر ہوئے (جبرئیل) اس کو بھی برا بھلا کہتے اس پر خداوندِ قدوس نے اپنے پیغام لانے والوں سے ارشاد فرمایا تم اتنی آواز میں نہ پکارو۔ مطلب یہ ہے کہ تم قرآن کریم بہت زیادہ آواز سے نہ پڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ مشرکین قرآن کریم میں لیں اور تو قرآن کریم کو برا کہہ دیں اور نہ بہت زیادہ آہستہ سے قرآن کریم پڑھو کہ تمہارے ساتھی نہ سن سکیں بلکہ تم درمیان درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ وہ راستہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھی سن لیں اور باہر والے کا فرقہ نہیں۔

۱۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
عبدالکریم علیہ السلام بلند آواز سے قرآن کریم تلاوت
فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو وہ
لوگ قرآن کریم کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کریم نے کرتا یا ہے
اس کو بھی برا کہتے اس وجہ سے آپ ﷺ قرآن کریم کو بجلی آواز
سے پڑھنے لگے اس قدر آہستہ سے کہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کو
بھی نہ سنائی دے سکے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: وَلَا تَعْلَمُ يَعْصِلُونَكَ وَلَا تُعَلِّمُهُمَا وَكَفَىٰ بِهِنَّ فَلَا سَبِيلًا
(الاحزاب ۱۱۰) نازل فرمائی۔

باب: قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا
۱۰۱۶: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو (مسجد میں) سنتی
تھی اور میں اپنی جیب کے اوپر ہوتی تھی۔

باب: بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا
۱۰۱۷: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس

خَسِرَ عِيَالِي عَاسِي لِي قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَحْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُحَافِثْ بِهَا قَالَ تَرَكْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَبِ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ أَمِنْ مَبِيعٍ تَعْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَحَمَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبَّوْا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَرَاكَ وَمَنْ رَأَى بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِيَسْمِعَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَحْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَمْ يَقْرَأُ بِنِكَ قَسَمْتُ الْمُشْرِكُونَ قَسَمُوا الْقُرْآنَ وَلَا تُحَافِثْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تَسْمَعُوا وَاتَّبِعْ سَبِيَّ هَٰذَا سَبِيلًا

١٠١٥ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَوَّ الْقُرْآنِ وَمَنْ حَافَ بِهِ فَكَانَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَاتَّبَعُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَعْمَهُمْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تَخَافُ بِهَا وَاتَّبَعَ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

بَابُ ٢١٣ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ
١٠١٦ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ الدَّزْرَقِيُّ عَنْ
وَجْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْعَرُ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى
بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرْسِي.

بَابُ ٢١٣ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ
أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

جس سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ آواز سمجھ کر تلاوت فرماتے تھے۔

باب قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۸: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

۱۰۱۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ قرآن کریم کو اپنی (عمدہ) آواز سے زینت دو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا میں اس بات کو بھول گیا تھا تو مجھ کو یہ بات ابن عباسؓ نے یاد دلائی۔

۱۰۲۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کسی شے کو اس طریقہ سے نہیں سنتا کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کو سنتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے جو کہ عمدہ آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۱۰۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جس طرح کسی اچھی آواز والے نبی کی زبان سے قرآن سنتے ہیں۔

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوسبیحؓ کی قرأت سنی تو فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کا لہجہ عطا فرمایا گیا ہے۔

عَنْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ قُرْءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَتْلُو مَدًّا.

بَابُ ۶۱۵ تَرْيِيقُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

۱۰۱۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الزَّيَّادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِمْ.

۱۰۱۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الزَّيَّادِ بْنِ عَادِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِهِمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هَلِيبُ يَتْلُوا الْقُرْآنَ حَتَّى ذَكَرَ بِهِ الصَّحَابَةُ نُسْ مَرَجِعَ.

۱۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمُصَنِّعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ بَرْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْرَى اللَّهُ لَيْسَى وَ مَا أَدْرَى لَيْسَى حَسَنَ الصَّوْتِ يَتْلُو بِالْقُرْآنِ يَخْهَرُ بِهِ.

۱۰۲۱: أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَزْزَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَدْرَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَى وَ بَغِيضُ أَذْنِ لَيْسَى يَتْلُو بِالْقُرْآنِ.

۱۰۲۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ يَسَاءَبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قُرْءَةَ فَابْنِ مُوسَى فَقَالَ

لَقَدْ أُرِيْنَا مِنْ مَّزَامِيرِ الْإِلِ قَاوُذَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

”مزامیر“ کی تشریح:

عربی زبان میں مزامیر کا لفظی ترجمہ بانسری ہے لیکن عظمت قرآن کے پیش نظر اس جگہ ترجمہ لہجہ اور آواز سے زیادہ مناسب ہے یعنی جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا گھلا تھا تو تمہارا گلا بھی ایسا ہی ہے اور تم قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کیا کرو۔ واضح رہے کہ قرآن کریم کو عمدہ لہجہ سے پڑھنا عند الشرع مطلوب ہے لیکن حروف کو اپنی مقدار سے کم نہ زیادہ نہ کرو۔

۱۰۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری عطا کی گئی ہے یعنی تمہارا گلا اور لہجہ حضرت داؤد جیسا ہے۔

۱۰۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت قرآن کریم سنی تو ارشاد فرمایا کہ ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵: حضرت یحییٰ بن مسلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت اور نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا حلق ہے؟ پھر انہوں نے بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو کہ وہ قرأت بالکل صاف تھی اور ایک ایک حرف کے برابر ایک حرف علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔

۱۰۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ سُبَّانَ بْنِ الْأَرْهَوِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَاءُ فَا بَنِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُرِيْنَا هَذَا مِنْ مَّزَامِيرِ الْإِلِ قَاوُذَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۰۲۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْأَرْهَوِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرَاءُ فَا بَنِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُرِيْنَا هَذَا مِنْ مَّزَامِيرِ الْإِلِ قَاوُذَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۰۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ أَنَّ ابْنِي مَلِيكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَدٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ يَرَاءُ فَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ ثُمَّ نَعَثَ يَرَاءُ ثُمَّ قَادَا هِيَ نَعَثَ يَرَاءُ فَ مُعْسَرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

باب ۲۱۶ التَّكْبِيرُ لِلرَّكُوعِ

۱۰۲۶: حضرت ابویوسف رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابو بکر کو کہہ دینے میں مروان نے غلطی مقرر کیا تو وہ جس وقت نماز فرض کے واسطے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر فرماتے پھر جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر تکبیر کہتے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ دینے کے واسطے

۱۰۲۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَسَنَّا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْأَرْهَوِيِّ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ آكَ هَرَبْرَةً جِئْتُ اسْتَحْلِفُهُ مَرُوانَ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكُونَةِ كَثُرَ ثُمَّ يَكْبِرُ جِئْتُ يَزْعَمُ قَادًا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّوْمَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ

جبکہ جاتے پھر جس وقت دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھ جاتے تو تکبیر کہتے اور اس طریقہ سے وہ پوری نماز میں کرتے پھر جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی اور سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ حضرت رسول کریم ﷺ کے زیادہ مشاہدہ میں نماز پڑھنے کے اعتبار ہے۔

باب: بوقت رکوع کا نوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق

۱۰۲۷: حضرت مالک بن حورث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جس وقت تکبیر فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے دونوں کان کی لو تک۔

باب: دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق

۱۰۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔

باب: مونڈھوں تک ہاتھ نہ اٹھانا

۱۰۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتا دوں پھر وہ کہنے ہوئے انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی مرتبہ میں (یعنی جس وقت نماز شروع کی) پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

الْحَمْدُ لَكُمْ يَكْبُرُ جِئْتُ يَهْوِي سَاجِدٌ لَكُمْ يَكْبُرُ جِئْتُ يَهْوِي مِنَ الْيُسْنَى بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ يَفْعَلُ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ لَقَاءً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا نَسِيْتُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۶۱۷ رَفَعَ الْيَمِينَ لِلرُّكُوعِ حَذَاءُ فُرُوعِ الْأَعْيُنِ

۱۰۲۷: أَحْمَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْأَعْوَنِ قَالَ زَأْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَلْقَا فُرُوعَ أَذْيَدِهِ۔

باب ۶۱۸ رَفَعَ الْيَمِينَ لِلرُّكُوعِ حَذَاءُ الْمَنْكِبَيْنِ

۱۰۲۸: أَحْمَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَأْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَحَاضِيَ مَنكِبَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

باب ۶۱۹ تَرَكَّ ذَلِكَ

۱۰۲۹: أَحْمَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُعَارِكِ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ مُحَلَّبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَلَا أَحْبَبُّكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَتَادَةُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُدَّ۔

باب: رکوع میں پشت

برابر رکھنا

۱۰۳۰ حضرت ابو مسعود رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو کہ اپنی پشت کو برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں۔

باب: اس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟

۱۰۳۱ حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سیدھے اور ٹھیک ہو جاؤ۔ رکوع اور سجدہ میں اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دونوں ہاتھ کو کتے کی طرح سے رکوع اور سجدہ میں نہ پھیلائے۔

بَابُ ۲۴۰ اِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي

الرُّكُوعِ

۱۰۳۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَخْرِجْ صَلَاةَ لَا يُجِئُهُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتُهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

بَابُ ۲۴۱ الْإِعْتِدَالُ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۱ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَدْلًا فِي السُّجُودِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوتَةَ وَحَدَّثَنَا مِنْ سَلَمَةَ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اغْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا تَبْسُطُوا أَيْدِيَكُمْ دِرَاعِيَهُ عَالِ الْكَلْبِ۔

کِتَابُ التَّطْبِیْقِ

کتاب تطبیق کی

۱۰۳۲۔ حضرت علقمہ اور حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ ان کے مکان میں تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا یہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! پھر عبداللہ بن مسعودؓ نے امامت فرمائی اور ہم دونوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ نہ تو اذان پڑھی اور نہ اقامت اور فرمایا: جس وقت تم تین آدمی ہوں تو تم اسی طرح سے کرو اور جس وقت تین سے زیادہ متثنیٰ ہوں تو تمہارے میں سے کوئی شخص امامت کرے اور چاہئے کہ اپنی دونوں ہتھیلی کو بچھائے اپنی رانوں پر۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں رسول کریمؐ کی ہتھیلی کی انگلیوں کے اختلاف کو۔

۱۰۳۳۔ حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا ہم لوگوں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ہمراہ نماز ادا کی ان کے مکان میں اور وہ ہمارے درمیان میں کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو گتھنوں پر رکھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اٹھا دیئے اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کی ہتھیلی کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو نماز کی تعلیم دی آپؐ کی ہتھیلی کھڑے ہو گئے

۱۰۳۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَثَّابِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فِي نَوَاحِي فَقَالَ صَلَّى هُوَ لَاءِ فَلَمَّا نَعَمْ فَأَقْبَلْنَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بَغِيرٌ إِذَا نَ وَلَا إِقَامَةً قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْطَوُّوا هَكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرًا مِنْ ذَلِكَ فَلْيُؤَمِّكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُفَرِّسْ شَعْبَهُ عَلَى قِدْحِهِ فَكَأَنَّمَا انْظُرُوا إِلَى أَخِيَابِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۳۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا عَمْرُو وَهُوَ مِنْ أَبِي قَبِيصٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ جَدِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي نَبِيٍّ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعَا أَيْدِيَهُمَا عَلَى رُجْعِيٍّ فَتَرَعَهُمَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمَا وَقَالَ وَآمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْلَمِهِ۔

۱۰۳۴۔ أَخْبَرَنَا نَوْعٌ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَتَانَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

اور آپؐ نے تکبیر پڑھی جس وقت آپؐ رکوع فرمانے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپؐ نے گھٹنوں کے درمیان میں رکھ لئے اور رکوع کیا جس وقت یہ حدیث مسعود جیسوں کے ظم میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی نے درست فرمایا اور پہلے اسی طریقہ سے حکم تھا پھر رکوع میں دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا۔

باب: اس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۳۵: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور دونوں ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں کے درمیان میں رکھا پھر میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح کیا یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا تم کو اس سے منع فرمایا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جوئے کا حکم ہوا۔

۱۰۳۶: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوئے تو میرے والد حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے ہم اس طریقہ سے کرتے تھے پھر ہم کو حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا۔

باب: دوران رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا مسنون ہے تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸: حضرت ابو عبد الرحمن سلمیٰ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا ہی مسنون ہے۔

باب: دوران رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟
۱۰۳۹: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوسعود جونیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ (آپ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ لِكَبْرِ قَلْبًا أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ قَلْبًا يَدِيهِ نَزَلَتْهُ وَرَجَعَ قَلْبًا يَدَيْهِ سَعْدًا لَقَالَ صَدَقَ أَجِبُ لَمْ كُنَّا نَفْعَلْ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهِذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكْبِ.

بَابُ ۲۴۳ نَسْخُ ذَلِكَ

۱۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَرْغَزٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى حُجْبٍ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْنَيْ فَقَالَ لِي أَصْرَبُ بِحُكْمِكَ عَلَى رُكْنَيْكَ قَالَ ثُمَّ لَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَصَرَبْتُ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قُلْنَاهُ عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَصْرِبَ بِالْأَعْقَبِ عَلَى الرُّكْبِ.

۱۰۳۶: أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكْبِ.

بَابُ ۲۴۳ الْإِمْسَاكُ بِالرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَنَنْتُ لَكُمْ الرُّكْبَ قَامِيكُمْ بِالرُّكْبِ.

۱۰۳۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِيْبٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكْبِ.

بَابُ ۲۴۵ مَوَاضِعُ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۹: أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ الشَّوَيْبِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَقْبَاءَ بْنِ الشَّرْحَبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ أَخْبَانَا

فرمائیں کہ) رسول کریم ﷺ نماز کو کس طریقہ سے ادا فرماتے تھے؟ چنانچہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور بکبیر پڑھی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھ دیں اور اپنی دونوں کہیاں (پہٹ) سے جدا رکھیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر ((سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ خَمِئَةً)) فرمایا یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا۔

باب: دورانِ رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ رہیں؟

۱۰۳۰: حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کے سامنے اس طریقہ سے نماز ادا کروں جیسے میں نے رسول کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ہم نے کہا کہ ضرور پڑھو۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر لیں اور اپنی دونوں بغل کو کھول دیا یہاں تک کہ کاپنی جگہ پر ہر ایک عضو جم گیا۔ پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر جہدہ کیا تو دونوں بغل کھول دیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر جہدہ کیا پھر چاروں رکعات میں اس طریقہ سے کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ اسی طریقہ سے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے۔

باب: دورانِ رکوع بغلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق

۱۰۳۱: حضرت سالم بن براد سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو نماز نبوی ﷺ نہ سکھا دوں؟ ہم نے عرض کیا کہ ضرور۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور بکبیر کہہ دی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا حتیٰ کہ جس وقت ہر

اَنَّا مُسْعُوْدٌ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِكَ ﷺ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ مِنْ اَيْدِنَا وَكَثَّرَ قُلَمًا رَزَحًا وَصَغَرَ رَاْحَتَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَخَعَلَ اَصَابِعَهُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَخَافِي بِجَهْرِ لَفْظِهِ حَتّٰى اَسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لَيْسَ خَمِئَةً لِّمَنْ خَمِئَةً فَقَامَ حَتّٰى اَسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

باب ۶۲۶ مواضع اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّعَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَفْهَةَ بِنِ عَمْرِو قَالَ أَلَا أَصْبِلُ لَكُمْ مِمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْنَا بَلَى فَقَامَ لَنَا رَزَحًا وَصَغَرَ رَاْحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَخَعَلَ اَصَابِعَهُ مِنْ وَّرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَخَافِي اِبْطِغِهِ حَتّٰى اَسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَزَحَ رَاْسَهُ فَقَامَ حَتّٰى اَسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَخَدَ قَفَايِ اِبْطِغِهِ حَتّٰى اَسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى اَسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَخَدَ حَتّٰى اَسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ عَجَلَةً اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا۔

باب ۶۲۷ التَّجَافِي فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ الرَّادِي قَالَ قَالَ اَلْوَسْعُوْدُ اَلَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَلَا بَلَى فَقَامَ كَثَرًا فَلَمَّا رَزَحَ

ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور چاروں رکعات اسی طریقہ سے ادا کیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: بحالت رکوع اعتدال اختیار کرنے سے متعلق
۱۰۳۲۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ تو نیچا کرتے نہ اونچا کرتے (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اور پشت مبارک) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

باب: بحالت رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا
۱۰۳۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قسی“ ”حریم“ اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور بحال رکوع قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

خَا فِي سَبْعٍ مَعِدَةٍ حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ وَ مَنَعَ رَأْسُهُ فَضَلَّ ارْتَعَادَ وَ تَحَدَّاهُ وَ قَانَ هَكَذَا وَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُلْبِي۔

باب ۲۶۸ الرُّكُوعُ
۱۰۳۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حُفَافٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَفَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ قَلَمُ بَنِيهِ رَأْسَهُ وَ قَلَمُ بَنِيغَةَ وَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُجْحَتَيْهِ۔

باب ۲۶۹ النَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ
۱۰۳۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَهَيِّئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَالَهُ الْفَيْسِي وَالْخَزِيرَ وَ حَاتِمَ الذَّهَبِ وَ أَنْ أَفْرَأَ وَ أَنْ رَاجِعَ وَ قَانَ مَرَّةً أُخْرَى وَ أَنْ أَفْرَأَ رَاجِعًا۔

”قسی“ کیا ہے؟

”قسی“ ایک کپڑے کا نام ہے جو کہ ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اس کی نسبت قس کی جانب کی گئی ہے جو کہ ایک جگہ کا نام ہے اور حریم خاص ریشم کو کہا جاتا ہے بہر حال مردوں کے واسطے ان اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

۱۰۳۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے اور قسی اور سرم میں رنگے ہوئے کپڑے کے پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۱۰۳۴۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَايَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَهَيِّئُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَالَهُ الْفَيْسِي وَالْخَزِيرَ وَ حَاتِمَ الذَّهَبِ وَ عِيَالَهُ الْفَرَّاءَةَ وَ رَاجِعًا وَ عِيَالَهُ الْفَيْسِي وَالْمَعْصَمَةَ۔

۱۰۳۵۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور میں یہ بات نہیں کہتا ہوں کہ تم کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہن لینے سے اور قسی

۱۰۳۵۔ أَخْبَرَنَا الْخَسْرُ بْنُ خَلَّادٍ الْمُصَدِّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنِ الصَّخَّارِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ ابْنِ أَبِي حَتْمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

اور سرخ رنگ کے کپڑے پہن لینے اور موسم میں رنگ دیے ہوئے کپڑے پہن لینے سے اور روکھ میں قرات کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۳۶: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسمی اور کسم میں تمہیں کپڑے پہن لینے سے اور سونے کی انگوٹھی اور کورہ میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے مجھ کو کسی اور کسم میں رکھتے ہوئے کپڑوں کے پھینے اور دوران رکوع تلاوت قرآن سے منع فرمایا۔

يَا أَيُّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَقُولْ
لَهَاكُمْ عَنْ نَحْنِ الدَّهَبِ وَعَنْ لَيْسِ الْقَيْسِي وَعَنْ لَيْسِ
الْمُسْتَقَمِّ وَالْمُعْصَرِ وَعَنْ الْفِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

١٠٣٦ أَخْرَجَنَا عَيْسَى بْنُ حَقْلَوَيْهَ عَنْهُ عَنِ الْقَلْبِ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ ابْنَهُ ابْنَهُ ابْنَهُ ابْنَهُ ابْنَهُ ابْنَهُ ابْنَهُ
حَدَّثَنَا أَنَّ كَاهِنًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِيسَى يَقُولُ يَهْيَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَاتِمِ الدَّقْبِ وَعَنْ
تَوْسِ الْقَنْسَى وَلِغَضَضِرٍ وَقِرَاءَةِ الْفُرْأَنِ وَالْأَرْكَحِ.

١٠٣٤. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَهَيَّأْ لِلْيَوْمِ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُسٍّ الْقَيْتِي وَالْمَعْصُفَرِ
وَعَنْ تَحْتِهِ الذُّبَابُ وَعَنْ الْفِرَاقَةِ فِي رَأْسِ الرَّجُلِ ع.

باب: دوران رکوع پر وردگار کی عظمت کرنا

۱۰۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک دن (اپنے حجر مبارک کا) پردہ اٹھایا اور اس وقت لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز ادا کرنے کے لئے) ابوبکرؓ جیسو کی اقتدا میں۔ آپؐ نے فرمایا اے لوگو! بہت غریب کی خوشخبری دینے والوں میں سے آپؐ نہیں لیکن سچا خواب کہ اس کو مسلمان دیکھے یا روکوئی دوسرا شخص اس کے واسطے دیکھے پھر فرمایا کہ تم لوگ خبردار ہو جاؤ کہ مجھ کو رکوع اور جہدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن رکوع میں تم لوگ عظمت بیان کرو اپنے پروردگار کی اور تم کو جہدہ میں دعا کے واسطے کوشش کرو کیونکہ اس میں دعا کا قبول ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ جہدہ بہت زیادہ عاجزی پر مشتمل ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندہ پر رحم کرے اور جو چیز مانگے وہ سنے۔

بَابُ ٦٣٠ تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ خَفَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِشَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ مُشِيرَاتِ النُّفُوسِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بَرَأَهَا تَسْلِيمٌ أَوْ تَرَى لَهُ ثُمَّ قَالَ آتَى إِلَيَّ يَهْيُثُ أَنْ أَلْقَى رَأْيَكُمْ أَوْ سَاحِدَ قَامَتِ الرُّكُوعُ فَعَمِلُوا فِيهِ الرِّثَ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

باب: بوقت رکوع کیا پڑھے؟

۱۰۴۹۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

بَابُ ٦٣١ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوعِ

١٠٣٩ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو

نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور اس میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فرمایا اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فرمایا۔

مُعَاوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُشَوَّرِ بْنِ الْأَحْنَبِ عَنْ صَلَاحِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيقَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَّحَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

باب: رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ میں سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فرماتے تھے۔

بَابُ ۲۳۲ نَوْعُ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ ۱۰۵۰ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَلَةُ وَتَبَرُّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ أَبِي الصَّحْحِيِّ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَيِّرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

باب: رکوع میں تیسرا کلمہ کہنا

۱۰۵۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُتُوْحُ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

بَابُ ۲۳۳ نَوْعُ آخَرُ ۱۰۵۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَبَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَتَيْتُ قَادَةَ عَنْ مُكَرَّبٍ عَنْ غَابِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُتُوْحُ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

باب: رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۲۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات میں حاضر ہوا تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو سورہ بقرہ کے برابر غمیرہ پڑھے (یعنی اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: سُبْحَنَ دِي الْحُرُوبِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرِيَّاتِ وَالْعَظَمَةِ آخِرُک۔

بَابُ ۲۳۴ نَوْعُ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ ۱۰۵۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُنْصَوِّرٍ نَيْبِيُّ الْبَصَائِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِدْعَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ نَيْبِيِّ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي قَلْبٍ الْكَلْبِيِّ وَهُوَ عُمَرُو بْنُ قَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ بْنَ حُمَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا زَجَّحَ مَعَكَ قُلْتَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

بَابُ ٦٣٥ رَوَعُ الْخَرْدِ

٢٥٣: أَخْرَجْنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهَبِّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ
أَيِّ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَوْفَرِجِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَبِي
أَيِّ دَاعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَجَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ
وَدَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَلَكَ ائْتُ حَتَّى لَكَ
سَمِعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمَعْيِي وَعَظْمِي.

بَابُ ٦٣٦ نَوْعُ آخِرُ

١٠٥٣ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَانَ الْجُمَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَرِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَجَعَ قَالَ اَللَّهُمَّ لَكَ رَكْعَتُ وَبِكَ امْتُ وَلَكَ امْلُتُمْ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمِيٌّ وَبَصُرَى وَذَمِيٌّ وَلَحِيْمٌ وَعَظِيْمٌ وَعَصَى لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

١٠٥٥ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
جُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُفَيبٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
وَذَكَرَ آخَرَ قُلَّةً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ
مُحَمَّدٍ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ
اللَّهُمَّ لَكَ رَعَعْتُ وَبِكَ احْتَسْتُ وَلَكَ اسْتَلَمْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي
وَأُحْشِي وَتَحِيَّ وَغَضِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

هَبْ ٢٣٧ الرُّخَصَةَ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
١٠٥٦ أَخْبَرَنَا عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ تَذَرُّهُمَا قَالَ

باب: دوران رکوع مانچوس قسم کا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمْتُ حَتَّىٰ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعَظْمِي وَمَتْنِي وَعَصِي۔

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ

۱۰۵۳۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَعَعْتُ وَ بِكَ اَمِنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ حَسْبِيَ سَمِعِيْ وَ بَصِرِيْ وَ قَمِيْ وَ لَحْمِيْ وَ عَظْمِيْ وَ عَصِيْبِيْ لِلّٰهِ رَدُّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵ حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز اُٹھنا پڑا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ رکوع یہ دعا پڑھنے لگے اَللّٰهُمَّ لَكَ وَحْشَتِي وَهَكَ اَمْسَتْ پھر رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گمراہ رکھ دی اور تجھ پر بھروسہ کیا۔ ٹوٹ میرا پالنے والا ہے میرے کان اور میری آنکھ اور گوشت اور خون اور صفرا اور پشے تمام کے تمام خدا کے سامنے جھک گئے ہیں جو کہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

باب: دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے کے متعلق

۱۵۶: حضرت رفاعة بن رافع غزوہ بدر سے روایت کے وہ بھائی تھے

یعنی غزوہ بدر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شریک جہاد ہوئے تھے) کہ اس دوران ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ اس شخص کو دیکھ رہے تھے لیکن اس شخص کو اس کا علم نہیں تھا جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر ارشاد فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تم (دوبارہ) نماز پڑھو۔ اس شخص نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں تو بالکل تھک چکا ہوں آپ ﷺ مجھے سہارا دیں اور فرمائیں کہ کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز ادا کرنا چاہو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو۔ پھر وہ شخص کھڑا ہو گیا اور جانب قبلہ چہرہ کر کے کبیر پڑھو۔ پھر قرآن کریم پڑھو اس کے بعد تم سون اور اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر تم سر اٹھاؤ اور سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو۔ جس وقت تم اس طریقہ سے کرو گے تو تم (واقعی صحیح طریقہ سے) نماز ادا کر لو گے اور تم اس میں جس قدر کمی کرو گے تو تم درحقیقت میں نماز میں کوتاہی کے مرتکب ہو گے۔

باب: عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا

۱۰۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم رکوع اور سجدہ کو مکمل کرو جبکہ تم رکوع اور سجدہ کرو۔

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھوں کو

اٹھانا

۱۰۵۸ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جس وقت نماز شروع

تھا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رُجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُمُّهُ وَلَا يَنْعَمُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ قَرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا أَفْعَلُ بِي الشَّيْءَ أَفْعَلُ الشَّيْءَ قَالَ وَالَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ صَدَقْتَ فَعَلَيْتَنِي وَأَرْبِي قَالَ إِذَا ارْذُتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَاتَّحَسَّيْ الْوُضُوءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَأْسَكَ ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَطْمِئِنَّ فَاعْبُدْ ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْقَضَتْ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا نَقَصُ مِنْ صَلَاتِكَ۔

باب ۶۳۸ الْأَمْرُ بِاتِّمَامِ الرَّكُوعِ

۱۰۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعُوا الرَّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِذَا رَفَعْتُمْ وَاسْجُدْتُمْ۔

باب ۶۳۹ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرَّكُوعِ

۱۰۵۸ أَخْبَرَنَا شُوَيْبُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ اللَّهِ بْنِ النَّسَائِكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلِيمٍ الْغَسَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ خَلْفَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُهُ بِرُفْعٍ يَدِيهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَجَعَ فَإِنَّ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأَدْنَى -

بَابُ ٦٣٠ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوِ قُرُوعِ الْأَذْنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

١٠٥٩ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْمُؤَرَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يَبْعَادَ بَيْنَهُمَا قُرُوعُ أَذُنَيْهِ -

بَابُ ٦٣١ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوًا لِعُنْتَيْكُمَا عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

١٠٦٠ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَذْوًا وَمَسْكَبُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَعْلَ مِثْلِ ذَلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ الشَّجَدَتَيْنِ -

بَابُ ٦٣٢ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

١٠٦١ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ مُكَلَّبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ قَالَ أَلَا أَصْلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُهُ بِرُفْعٍ يَدِيهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَجَعَ فَإِنَّ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلَى نَحْوِ الْأَدْنَى -

فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرماتے۔ جناب قیس نے ٹٹل فرمایا ہے کہ دونوں کان تک۔

باب: رکوع سے اٹھتے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھانا

۱۰۵۹۔ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں کانوں کی لو تک۔

باب: جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو ہاتھوں کا دونوں مونڈھے تک اٹھانا کیسا ہے؟

۱۰۶۰۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ اپنے دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طریقہ سے کرتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے اور دونوں سجدہ کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی اجازت

۱۰۶۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے سامنے حضرت رسول کریم ﷺ جیسی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز ادا کی تو ہاتھ نہیں اٹھائے لیکن ایک مرتبہ (یعنی جس وقت نماز شروع فرمائی تو ایک مرتبہ

اس وقت ہاتھ اٹھائے۔

وَسَلَّمَ لِقَضَائِهِ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

مسئلہ رفع الیدین:

مندرجہ بالا حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے احناف نے یہ دلیل پیش فرمائی ہے کہ تکبیر تحریرہ کے علاوہ رکوع اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع یدین نہ کرنا افضل ہے (لیکن اگر کسی نے رفع یدین کر لیا تو نماز میں کوئی کراہت نہ ہوگی) حضرات حنفیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین کے ترک کرنے کی احادیث اور اس سلسلہ کی روایات دراصل حکم قرآن کے زیادہ قریب ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ اس حکم کے یہ بات زیادہ مناسب اور اس کے شایان شان ہے کہ نماز میں پرسکون طریقہ سے کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ نماز میں جس قدر حرکات کم ہوں گی وہ حکم فرض کے زیادہ مطابق ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ مستحکم ہے اور اس روایت میں کسی قسم کا اضطراب نہیں پایا جاتا۔ لیکن اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف ہے اور ان سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے تفصیل کیلئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ (قاضی)

باب: جس وقت امام رکوع سے سر اٹھائے تو اس

باب ۶۳۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ

وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ

۱۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ موڑھوں تک اٹھاتے اور اسی طریقہ سے ہاتھ اٹھاتے جس وقت رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر پڑھتے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ موڑھوں تک اٹھاتے اور ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے اور سجدہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۰۶۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَمَّا نَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْتَهَى الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ خَلَوْا مَنِكَبَيْهِ وَإِذَا كَثُرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَفَعَلَهُمَا غَدَلِكَ أَتَاهَا وَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

۱۰۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے تھے۔

۱۰۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب: مقتدی جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو اس

باب ۶۴۳ مَا يَقُولُ

وقت کیا کہنا چاہئے؟

الْمَأْمُورُ

۱۰۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے اٹھیں جب آپ ﷺ کی عبادت کے واسطے حاضر ہوئے جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور وہ جس وقت رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جس وقت دوسرے اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) پڑھے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔

۱۰۶۳ أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ الشَّرَفِيِّ عَنْ ابْنِ عُثَيْمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى بَيْتِيهِ الْأَيْمَنِ فَنَزَلُوا عَلَيْهِ يَتَوَدُّونَهُ فَتَحَصَّرَتِ الصَّلَاةُ لَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَلَمَّا جُعِلَ الْإِمَامُ لِوَلَدِهِ يَوْمَ فَإِذَا رَجَعَ فَارْتَحَلُوا وَإِذَا رَجَعَ فَارْتَحَلُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۰۶۴ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا اور ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) کہا تو ایک شخص نے کہا ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا عَزِيمًا)) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ کلمہ کہنے والا کون ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم سے یہ زیادہ فرشتوں کو اس کلمہ پر پہلے حاصل کرنے کے لیے بھیجتے ہوئے دیکھا۔

۱۰۶۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ يَحْيَى التُّرَيْمِزِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِافِعَةَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نَصَلِّيُ وَرَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَأَتْ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ الْيَاقُ لَقَدْ لَقِيَ الرَّجُلَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بَصْعَةً وَتَلْبِيزًا مَلَكًا يَتَبَدَّرُونَهَا إِلَيْهِمْ بِحُسْبِيَةٍ أَوَّلًا

باب: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا

باب ۶۴۴ قَوْلِهِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۰۶۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت امام ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۱۰۶۶ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۱۰۶۷ حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک

۱۰۶۷ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

لَا تَحْذَرُ سَعِيدٌ عَنْ قَفَاةٍ عَنْ يَمِينِ جَبْرِ عَنْ
جَطَانٍ لِيْ عَبْدِ اللَّهِ اللَّهُ حَذَّاهُ اللَّهُ سَمِعَ أَنَا مُوسَى قَالَ
إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَّاهُ وَتَمَّ لَنَا
سُتَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا قَدَانِ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَلْيُتَمُّوا
مُتَوَفِّكُمْ ثُمَّ يُؤْمَرُكُمْ أَتَدْرُكُمْ فَإِذَا عَثَرُوا الْإِيمَانَ
فَكَبَّرُوا وَإِذَا قَرَأَ عَنَ الْمُتَعَصِّبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الصَّالِحِينَ فَمُؤَلُّوا آمِينَ يُخْبِرُكُمْ اللَّهُ وَإِذَا عَثَرُوا وَرَجَعَ
فَكَبَّرُوا وَارْعَمُوا فَإِنَّ الْإِيمَانَ يَرُجِعُ فَلْيَكُمُ وَيَرْفَعُ
فَلْيَكُمُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَلْكَ
يَلْكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَمُؤَلُّوا اَللَّهُمَّ
رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ فَإِذَا عَثَرُوا وَسَحَدَ فَكَبَّرُوا وَاسْعَدُوا
فَإِنَّ الْإِيمَانَ يَسْعَدُ فَلْيَكُمُ وَيَرْفَعُ فَلْيَكُمُ قَالَ نَبِيُّ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَلْكَ يَلْكَ فَإِذَا كَانَ
عِنْدَ الْمُتَعَصِّبِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَتَدْرُكُمْ الصَّحَابَاتُ
الْمُطَهَّرَاتُ الصَّلَوَاتُ إِلَهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَفْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْشُدُ أَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَمِعَ جَبْرِ وَهِيَ تَحِيَّةُ
الصَّلَاةِ۔

روز خطبہ دیا اور ہم لوگوں کو (نماز کے) طریقے سکھائے پھر
ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو تم لوگ ٹھیک کڑی کرو
اور تم لوگوں میں سے ایک ٹھیک امامت کرے جس وقت امام تکبیر
کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غیر الْمُتَعَصِّبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّالِحِينَ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عزوجل اس کو
قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم
لوگ بھی تکبیر کہو اور تم لوگ رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے پہلے امام
رکوع کرتا ہے اور تم لوگوں سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کسی دوسری جانب نکل جائے گی
مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم لوگوں
سے قبل سر اٹھائے گا اور تم لوگ اس کے بعد سر اٹھاؤ گے۔ جس تم
لوگوں کا رکوع بھی اس کے رکوع کے برابر ہوگا اور جس وقت امام
«سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہے تو تم لوگ اَللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ
الْحَمْدُ کہو۔ اللہ عزوجل تمہارا کہنا سن لے گا کیونکہ اللہ عزوجل
نے اپنے پیغمبر کی زبان سے ارشاد فرمایا: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ» مطلب یہ ہے کہ سن لیا اللہ نے۔ جو شخص اس کی
تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم
لوگ بھی تکبیر کرو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم لوگوں سے پہلے
سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر
اس جانب کی کسی دوسری جانب سے پوری ہو جائے گی اور جس
وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص بیٹھ
جائے اور تمہارے بیٹھنے میں ہر ایک شخص اس طریقہ سے کہے
اَلْحَمْدُ لِلَّهِ سے لے کر مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
تک۔ یہ کلمات نماز میں اُتیحات میں پڑھے جاتے ہیں۔

باب: رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا

ہوا چاہئے

۱۰۶۸۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

بَابُ ۶۳۶ قَدْ رَأَيْتُ الْعِيَامَ بَيْنَ الرَّفْعِ

مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۶۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَبَّيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَثِيَّةٍ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا یہ تمام کے تمام برابر ہوتے تھے۔

باب ۶۳۷ جس وقت رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہنا چاہیے؟

۱۰۶۹ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) کہتے تو اس کے بعد فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَ بَعْدُ "اے اللہ! پائے والے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے علاوہ جس پر تم چاہو۔"

۱۰۷۰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرما کر سجدہ میں جانا چاہے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَ بَعْدُ۔

۱۰۷۱ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ((سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ)) فرماتے پھر فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ "اے پائے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پھر اس کے بعد جس کو تو چاہے۔ اے تعریف اور بڑائی کے لائق تیری ذات اعلیٰ ہے۔ بندوں نے کہا اور ہم سب تیرے بندہ ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے تیرے دیے ہوئے انعام کو اور تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا۔"

۱۰۷۲ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رات نماز

قَالَ ثَلَاثًا شُعْبَةً عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْفَرَّاءِ بْنِ عَارِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكُونُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَشُحُودُهُ وَمَا بَيْنَ الشُّحُودَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

بَابُ ۶۳۷ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ ذَلِكَ

۱۰۶۹ أَخْبَرَنَا أَبُو قَاوَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَيْبٍ الْخَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْهَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ قَلْبَسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَ بَعْدُ۔

۱۰۷۰ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَسَارٍ الْعَدَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُضَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الشُّحُودَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَ بَعْدُ۔

۱۰۷۱ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ إِسْهَامٍ أَبُو أُمَيَّةَ الْخَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ قَلْبَسٍ عَنْ فَرْعَةَ ابْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمْدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا مِنْ شَيْءٍ وَ بَعْدُ أَهْلُ النَّكَاءِ وَالْمُحْجِدُ حُزْرًا مَا قَالَ الْفُجْدُ وَكُنْتُ لَكَ عَبْدًا لَا مَتَابِعَ لِمَا أَفْعَلْتُ وَلَا تَنْفَعُ قَدَّ الْمَجْدِ بِلَكَ الْجَدُّ۔

۱۰۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي

ادائی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی تو ارشاد فرمایا اللہ اکبر۔ اُ الْخَيْرُوتِ آخر تک اور رکوع میں آج صلی اللہ علیہ وسلم ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھایا تو آپ ﷺ نے ((لَوْ تَنَزَّيْتُمْ لَسَخِطْتُمْ اِلَيْهِمْ)) اور مجددہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فرمایا اور دونوں مجددوں کے درمیان میں رَبِّ اعْفُونِي اور آپ ﷺ کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور مجددوں کے درمیان کا قعدہ قریب قریب ہے۔

حَمْدُهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَسِيْبٍ عَنْ حَدِيْقَةِ اللَّهِ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ قَلْبَةٍ فَتَسْبِغُهُ جَنَّتْ حَمْرًا قَالَ اللَّهُ اكْبِرْ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ يَرْبِي الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ وَبَيْنَ سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبَيْنَ السُّجُودَيْنِ رَبِّ اعْفُونِي رَبِّ اعْفُونِي وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السُّجُودَيْنِ قَرِيبًا بَيْنَ السُّوَاءِ۔

بابُ ۶۳۸ الْقَنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

۱۰۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَخْلَمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا نَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِجْلَيْهِ وَذُكُورَانِ وَغَضَبَةُ غَضِبَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ۔

بابُ ۶۳۹ الْقَنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

۱۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَنُوتِ عَنِ أَبِي سَبْرَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سَمِعَ قَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَيَقِيلُ لَهُ قَلِيلَ الرُّكُوعِ أَوْ نَعْدَهُ قَالَ نَعْدَ الرُّكُوعِ۔

۱۰۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي نَعْمٌ مِنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ قَلَمًا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ مُتَبَهِّئًا۔

۱۰۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْطَوًى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

باب: رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک مالک رکوع کرنے کے بعد دعائے قنوت پڑھی اور آنحضرت ﷺ قنوت بعد از رکوع اور دُکوان اور عصیہ کے واسطے بددعا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

باب: نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۴: حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵: حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک دوسرے شخص نے نقل کیا جس نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر ادا کی تھی اس نے کہا کہ جس وقت آپ ﷺ نے ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا دوسری رکعت میں تو کچھ دیر تک کھڑے رہے دعائے قنوت پڑھنے کے واسطے۔

۱۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا: اللہ تعالیٰ دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ریحہ کو اور جو کنور و حضرات مدکرہ میں کفار کے ہاتھ میں پھنس گئے ہیں۔ یا اللہ! اپنا عذاب سخت بنا دے قبیلہ مضر پر اور ان کے سال حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسے سال بنا دے۔

قَالَ حَبِطَةُ بْنُ الرَّطْبِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ أَلَلَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ بِسَخَةِ أَلَلَّهُمَّ اشْدُدْ وَعَاطِكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سَبِيحَ حَبِيبِي يُوسُفَ.

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر قحط نازل ہوا تھا اسی طریقہ سے اسے اللہ! ان پر بھی قحط نازل فرما۔ چنانچہ اسی طریقہ سے یہ واقعہ پیش آیا اور قبیلہ مضر کے لوگ سخت ترین قحط میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں کو مَرَدِ رُحْکِ کھانے کی نوبت پیش آگئی۔

۱۰۷۷ھ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا فرماتے ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا فَكَرِهْتُكَ الْخَمْدُ)) کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تعالیٰ دے ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ریحہ کو اور جو ضعیف لوگ مدکرہ میں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے ان کو یا اللہ سخت کر دے اپنا عذاب قبیلہ مضر پر اور ان کے سال ایسے ہوں کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے سال تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر! اور حمد فرماتے تھے اور اس زمانہ میں عرب کے قبیلہ مضر کے لوگ آنحضرت ﷺ کے مخالف تھے۔

۱۰۷۷ھ: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ الْمُسَبِّبِ وَتَوْسَلْتُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا فَكَرِهْتُكَ الْخَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ قُلْ أَنْ يَسْحَدَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعِيَاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَلَّهُمَّ اشْدُدْ وَعَاطِكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ حَبِيبِي يُوسُفَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْثَرُ فَيَسْحَدُ وَحَاجَّةَ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُحَافِظُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

باب: نماز ظہر میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۸ھ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ آخر رکعت میں نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر میں ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے اور اہل اسلام کے لئے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت فرماتے۔

باب ۲۵۰: الْقَنُوتُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ
۱۰۷۸ھ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْقَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّرَفُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأَقْرَأَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخِيرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ نَعْدًا مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

عِبَادَةُ لِيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَتْلُوَ الْكُفْرَةَ۔

باب: نماز مغرب میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور نماز مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۵۱ الْقَنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
۱۰۷۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي قَلْبَةَ عَنِ الزَّيَّادِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک چند لوگوں پر قنوت پڑھی یا عرب کے چند قبائل پر لعنت فرمائی پھر اس کو چھوڑ دیا اور یہ قنوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمانے کے بعد پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے قبیلہ رمل اور ذکوان اور قبیلہ یحسان پر۔

بَابُ ۱۵۲ اللَّعْنِ فِي الْقَنُوتِ

۱۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَهَشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ عَنْ رِجَالٍ وَ قَالَ هَشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَخِيَاءٍ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرْتَجِمُهُ بَعْدَ الرَّكْعَةِ هَذَا قَوْلُ هَشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَفَّ شَهْرًا يَلْعَنُ رِجَالًا وَذَكَوَانًا وَلَحِيحَانًا۔

باب: دعاء قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے جس وقت سر اٹھایا نماز فجر کی آخر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا اللہ عزوجل لعنت کرے فلاں اور فلاں شخص پر اور آپ نے بدو عافرائی کچھ منافقین کے واسطے جو کہ ظاہر مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (الحجرات ۸۸) یعنی تجھ کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اللہ کو اختیار ہے خدا اس کی مقدرت فرمائے ان پر عذاب نازل فرمائے وہ لوگ جہنم کا رہیں۔

بَابُ ۱۵۳ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقَنُوتِ

۱۰۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّجْعَةِ الْأَخِيرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَاتِلِزَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَأَنْتَ اللَّهُ طَلِيمُونَ۔

باب: دُعا قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں

۱۰۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ ﷺ ہر دو عافراتے تھے عرب کے ایک قبیلہ پر پھر آپ ﷺ نے یہ قنوت پڑھنا ترک فرمادیا۔

۱۰۸۳: حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت طارق سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کریم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر فرمایا کہ اسے صاحبزادے! یہ ایک بالکل نیا کام ہے۔

خلاصۃ السالک: مطلب یہ ہے کہ نماز مذکورہ میں قنوت پڑھنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے۔

باب: کنکریوں کو سجدہ کرنے کی غرض سے ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے تو میں (دوران نماز ہی) ایک ٹھنڈی کنکریوں کی اٹھالیا کرتا تھا پھر میں اس کو دوسرے ہاتھ کی گھسی میں رکھ لیا کرتا تھا ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور جس وقت میں سجدہ کرتا تھا تو میں ان کو اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا۔

باب: بوقت سجدہ ہتھکیر کہنا کیسا ہے؟

۱۰۸۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جس وقت سجدہ فرماتے تو ہتھکیر فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو ہتھکیر فرماتے اور جس وقت دو رکعات ادا فرما کر

باب ۶۵۴ تَرْكُ الْقَنُوتِ

۱۰۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثَّرَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى حَتَّى مِنْ أَحْبَابِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهَا۔

۱۰۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُلَيْفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي إِهْهَا يَدْعُو۔

باب ۶۵۵ تَبْرِيدُ الْخَصِيِّ لِلْسُّجُودِ عَلَيْهِ

۱۰۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاعْتَدُ قُتَيْبَةُ بْنُ خَصٍّ فِي حَقِّي إِزْدَادَهُ ثُمَّ أَحْتَمَلَهُ فِي عَقْبِي الْأَخِيرِ فَإِذَا سَخَدَتْ وَصَعَتْ لِيَحْتَمِلَنِي۔

باب ۶۵۶ التَّكْبِيرُ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بَنِي عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَجَمْعَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَلَّابٍ لَمَّا كَانَ إِذَا سَخَدَ كَثُرَ وَإِذَا وَقَعَ رَأْسُهُ مِنَ السُّجُودِ كَثُرَ

اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت وہ نماز سے فراغت حاصل کر چکے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے (یعنی علی رضی اللہ عنہ نے) مجھ کو نماز نبوی ﷺ کی یاد دلا رہا ہے۔

۱۰۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہر ایک جھٹکے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی عادت میرا کرتی تھی۔

باب: سجدہ کس طریقہ سے کرنا چاہیے؟

۱۰۸۷: حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ میں سجدہ میں نہیں کروں گا لیکن کھڑے کھڑے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر ہی سجدہ میں جاؤں گا۔ یہ طریقہ نہیں کروں گا کہ میں کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھ جاؤں پھر سجدہ میں یا یہ کہ رکوع کرتے ہی سجدہ میں چلا جاؤں پھر رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور ہاتھ چھوڑ کر سجدہ میں جاؤں گا کیونکہ رکوع کرنے کے بعد کھڑا ہونا فرض ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ میں مرتے دم تک اسلام پر قائم رہوں گا۔

باب: سجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا

۱۰۸۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا کہ انوں کی ایک۔

۱۰۸۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا پھر اسی طرح بیان فرمایا۔

وَاِذَا بَقِصَ مِنَ السُّجُودِ كَثُرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اَنْ يَّبْدِيَ فَقَالَ لَقَدْ ذُكِّرْتُ هَذَا قَالَ عَلِيٌّ بَعْنِي صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْدُ وَ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْفَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْبِرُ فِي كُلِّ خَفْصٍ وَرَفَعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو بْنُ اللَّهِ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِهِ۔

باب ۶۵۷: كَيْفَ يَخْرُجُ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْلَمُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ وَهُوَ ابْنُ مَاهِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخْرُجَ إِلَّا قَائِمًا۔

باب ۶۵۸: رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَنَسٍ عَدِيٌّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَفَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ السُّجُودِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُعَادِيَ بِهِمَا فُرُوعَ الْقَبَائِدِ۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُعَادِيَ بِهِمَا فُرُوعَ الْقَبَائِدِ۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَدْ حَزَرَ مَلَأَهُ۔

۱۰۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَدَحَرَّ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَجَعَ قَعَلَ يَمُنْ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَعَلَ يَمُنْ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَعَلَ يَمُنْ ذَلِكَ۔

۱۰۹۰: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت نماز میں جاتے پھر روایت اسی طریقہ سے بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت رکوع فرماتے تو اس طریقہ سے عمل فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے اس طریقہ سے عمل فرماتے (دونوں ہاتھ) اٹھاتے تھے۔

باب: بوقت سجدہ ہاتھ نہ اٹھانے سے متعلق

بابُ ۶۵۹ تَرَكْتُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ ۱۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ الْمُخَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارِكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَجَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کے دوران اس طریقہ سے نہ کرتے (یعنی دوران سجدہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)۔

بابُ ۶۶۰ أَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ

باب: سجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا

الرِّسَالَيْنِ فِي سُجُودِهِ

مغسور کھے

۱۰۹۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْقَوْمِيْسِيُّ الْبُطَيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ أَبُو هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَانَا شَرِيدٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ مَكْلَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَلَّ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَلَّ رُكْبَتَيْهِ۔

۱۰۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تھے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اٹھ جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے اٹھاتے۔

ایک مذموم نشست:

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلو کوئی شخص نماز میں بیٹھ جانے کے وقت زمین میں اپنے گھٹنے رکھے اس لئے کہ آدمی اونٹ کے ہاتھ کے ساتھ کافی مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ جانوروں کے گھٹنے اس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث مشکلات حدیث میں سے ہے۔ شروحات حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۹۳: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھ جانا

چاہتا ہے پھر اس طریقہ سے بیٹھ جاتا ہے جس طریقہ سے اونٹ بیٹھ جاتا ہے۔

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ کو زمین پر سہارا دے پھر گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

الْأَخْرَجَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْمِيهِ أَعْدَاكُمْ فِي صَلَاتِهِ قَسْرُكَ كَمَا يَسْرُكُ الْحَمَلُ۔
۱۰۹۳: أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَخَذَ كَمَا قَلْبُصُغَ يَدَيْهِ قَلَّ رُكُوعُهُ وَلَا يَسْرُكُ رُكُوعَهُ۔

باب: دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا
۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (انسان کے) دونوں ہاتھ اس طریقہ سے سجدہ کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے (انسان کا چیرہ) سجدہ کرتا ہے تو تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص (سجدہ میں) اپنا چہرہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جس وقت چہرہ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کو بھی اٹھائے۔

بَابُ ۶۶۱ وَضْعُ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِي السُّجُودِ
۱۰۹۵: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي زَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ وَقَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْتَحْدَانِ كَمَا يَسْحَدُ الْوُجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ قَلْبُصُغَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

باب: سجدہ کئے اعضا پر کرنا چاہئے؟

بَابُ ۶۶۲ عَلَى كَعْبِ السُّجُودِ

۱۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کے بارے میں حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو (ایک ساتھ) نہ جوڑیں۔

۱۰۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْحَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَةً وَلَا يَنْهَنَ۔

سجدہ سے متعلق بحث:

جن سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے وہ یہ ہیں: (۱) پیشانی (۲) دایاں ہاتھ (۳) بائیں ہاتھ (۴-۵) دونوں گھٹنے (۶-۷) دونوں پاؤں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہال کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان تمام کو بیچ کر کے جوڑا باندھ لیا جائے اور یا یہ کہ بالوں کو بیچ کر کے دستار میں باندھ لیا جائے اور کپڑوں کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ اور رکوع میں جانے کے وقت کپڑوں کو سمیٹ لے اس گمان سے کہ کپڑوں پر گرد و غبار نہ لگ جائے تو یہ تمام کے تمام افعال شرنا ممنوع ہیں۔

باب ۶۶۳ تفسیر فَلَکَ

۱۰۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَخَدَ الْعَدُوَّ سَخَدَ مِنْهُ سَخَعَةُ آرَابٍ وَخُفْهُ وَكَلْبَاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدْ مَاتَ.

باب ۶۶۴ السُّجُودُ عَلَى الْجَبِينِ

۱۰۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَسْنَعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَصَرَّفَتْ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبِيئِهِ وَأَبِيهِ الْقَرْنَاءِ وَالْجَبِيئِ مِنْ صُحْبِهِ لَبَنَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُخْتَصِرًا.

باب ۶۶۵ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ

۱۰۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي الشَّرْحِ وَبُؤْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ غُلِيٍّ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَلِيٍّ وَأَبِي أَسْنَعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ أَبِي حُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاوُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَنَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ لَأَ أَتُحَكَّتِ الشَّعْرُ وَلَا النَّبَاتُ الْخُفْهُ وَالْأَنْفِ وَالْجَبِيئِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ.

باب ۶۶۶ السُّجُودُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُودٍ السَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْلِيُّ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاوُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَنَاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

باب مذکورہ سات اعضاء کی تشریح

۱۰۹۷: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت بندہ عجمہ میں جاتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء عجمہ کرتے ہیں چہرہ دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

باب پیشانی زمین پر رکھنا

۱۰۹۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (یہ ایک طویل حدیث ہے) راوی فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہارک پیشانی اور ناک پر کچھڑ کا نشان تھا۔ اکیسویں رات کی صبح کو۔ (اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عجمہ میں پیشانی زمین پر اچھی طرح سے نکانا ضروری ہے)۔

باب بحالت عجمہ زمین پر ناک رکھنا

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر عجمہ کرنے کا اور کپڑے یا بال کے نہ سمیت لینے کا (دو سات اعضاء یہ ہیں پیشانی ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پاؤں)۔

باب دونوں ہاتھوں پر عجمہ کرنے کا متعلق

۱۱۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات ہڈیوں پر عجمہ کرنے کا پیشانی اور پھر اشارہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم نے ہاتھ سے ناک کی جانب اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارہ (یعنی دونوں پاؤں کی انگلی کے کنارے)۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَمِزَتْ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى سَنَةِ أَعْظَمَ عَلَى الْخَبِيْثَةِ وَأَشَارَ بِبَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالْأُظْهُارِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

باب ۶۶۷ السُّجُودُ عَلَى

الرُّكْبَتَيْنِ

متعلق

۱۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اشیاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور ممانعت بیان فرمائی گئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی دونوں ہاتھ پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلی کے سروں پر۔ حضرت سفیان نے نقل کیا کہ (جو کہ مذکورہ حدیث کے روایت نقل کرنے والے ہیں) کہ حضرت ابن طاووس نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور فرمایا کہ یہ تمام کا تمام ایک ہے۔

۱۱۰۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوُورٍ النَّخَعِيُّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّزَّازِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْجُدَ عَلَى سَنَةٍ وَبِهِ أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالْيَدَيْنِ عَلَى بَدَنِهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأُظْهُارِ أَصَابِعِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضَعَ بَدَنَهُ عَلَى بَطْنِهِ وَأَشَارَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ هَذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

ضروری وضاحت:

واضح رہے کہ پیشانی اور ناک چہرہ میں داخل ہے اور وہ سب ایک عضو ہیں اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں چہرہ میں سے یہ تمام کے تمام اعضاء سجدہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث دو آدمیوں سے سنی ہے ایک محمد بن مسوور سے اور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن مسوور کے ہیں۔

باب ۶۶۸ السُّجُودُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۱۰۲: حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ میں جاستے ہیں ایک چہرہ دوسرے اور تیسرے دونوں پٹیلی چوتھے اور پانچویں دونوں گھٹنے اور ساتویں دونوں پاؤں۔

۱۱۰۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْرَاطَةَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي وَاقَسٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَنَّ سَمْعَ بْنَ رَسُوْلٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَهُ سَنَةٌ أَوَّابٌ وَجْهُهُ وَخَنَاطُهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

باب ۶۶۹ نَصَبُ الْقَدَمَيْنِ فِي

باب: سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے

سے متعلق

۱۱۰۳: حضرت ماکثر بن جابر سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان میں نہیں دیکھا تو میں چل پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے اور دونوں پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ)) مطلب یہ ہے کہ اسے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصے سے اور تیری مغفرت کی تیرے مذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے کہ جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

باب: بحالت سجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی

رکھنا

۱۱۰۴: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو اپنے بازو دونوں بغل سے الگ رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

باب: جس وقت سجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس

جگہ رکھے؟

۱۱۰۵: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز دیکھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گٹھنے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گٹھنے میں نے ارادہ فرمایا تو تعبیر پڑھی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر سر اٹھایا اور فرمایا ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَبَسَ)) پڑھا پھر تعبیر پڑھی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تھے کہ جس جگہ نماز کے شروع

السُّجُودُ

۱۱۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْنَا عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ بَحْثِي أَبِي خَبَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاتَّيَهُتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدْ نَامَ مَضُوتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ بَعْدَ قَاتِلِكَ مِنْ غَفْرَتِكَ وَبِكَ مَلِكٌ لَا أُخْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

باب ۶۷۰ فتح أصابع الرجلين

في السُّجُودِ

۱۱۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِي بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي مُعَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَأَلَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْرَضَ إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا بَخَا فَيَعْضُتُهُ عَنْ أَنْ يَطْلُوَ وَتَقَعَ أَصَابِعُ رِجْلَيْهِ مُحْضَرَةً۔

باب ۶۷۱ مكان المدينتين

من السُّجُودِ

۱۱۰۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ خُبَرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَا نَطْرُقُ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْزٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِنْهَا فِيهِ قَرِينَا مِنْ أَدْنَاهُ قَلَمًا أَوْ أَدْنَى يَرُفَعُ عَمَّا وَرَقَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَبَسَ ثُمَّ كَثَّرَ وَتَسَبَّحَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أَدْنَاهُ عَلَى التَّوَجُّعِ الَّذِي اسْتَفْتَى

میں تھے۔

بہنا الصلاۃ۔

باب: دورانِ سجدہ دونوں بازو زمین پر نہ رکھنے سے متعلق

باب ۶۷۲ النہی عن بَطِّ الذِّدَاعِینِ فِی السُّجُودِ

۱۱۰۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدہ میں نہ بچھائے جس طریقہ سے کہ کوئی کتاب اپنے بازو بچھاتا ہے۔

۱۱۰۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْدٌ وَهُوَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَاءِ وَأَسْمَةُ ابْنُ أَبِي بَسْجَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لَا يَغْتَرِشُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَهُ فِی السُّجُودِ لِیُرَاسَ الْكَلْبُ۔

باب: ترکیب اور کیفیت سجدہ

باب ۶۷۳ صِفَةُ السُّجُودِ

۱۱۰۷ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے اور دونوں سرین اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ سے حضرت رسول کریم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۰۷ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ التَّمُرِيُّ قَالَ أَتَانَا شَرِيفُكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الرِّوَاءُ السُّجُودَ فَصَضَّ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَیْنَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا زَأَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۱۰۸ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز ادا فرماتے تھے تو سجدہ میں دونوں پسلیوں کو چدرا رکھتے۔

۱۱۰۸ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمُرِيُّ قَالَ أَتَانَا أَبُو شَمِيلٍ هُوَ الْفَضْلُ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْفَرَّاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى حَمَى۔

۱۱۰۹ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز ادا فرماتے تو دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغل کی سفیدی نظر آئے لگتی۔

۱۱۰۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ حُفَيْرِ بْنِ زَيْنَعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَالِكِ بْنِ نُعَيْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى قَرَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَظْمًا يَبْدُو وَتَبَاهُ أَنْطَلَى۔

۱۱۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے سامنے بمقابلہ نماز ہوتا کہ جب آپ ﷺ سجدہ میں ہوتے تو آپ ﷺ کی میں دونوں بغل دیکھتا (مطلب یہ ہے کہ سجدہ میں جانے کے وقت حضرت رسول کریم ﷺ دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے۔ یہاں تک کہ دونوں بغل نظر آ جاتی)

۱۱۱۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَانَ عَنْ أَبِي مِخْلَمٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ تَيْمِيزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْصُرُ أَنْطَلَى قَالَ أَبُو مِخْلَمٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِی صَلَاةٍ۔

۱۱۱۱ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ

۱۱۱۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

علیہ وسلم کی دونوں بغل کی سفیدی سجدہ کی حالت میں دیکھا کرتا تھا۔

أَقْرَبَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى غُرْفَةً بَيْنَهُمَا إِذَا سَجَدَ۔

باب : سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا

باب ۶۷۴ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

۱۱۱۳: حضرت یحییٰ بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کو کھلا رکھتے تھے اس قدر کہ اگر کبریٰ کا بچہ چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا۔

۱۱۱۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ عَمِيهِ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْأَصَمِ عَنْ مُبَشَّرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ يَهُنَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

باب : سجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق

باب ۶۷۵ الْأَعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سجدہ میں درمیانہ طریقہ رکھو (مطلب یہ ہے کہ کوئی اپنے ہاتھوں کے ساتھ سجدہ نہ کرے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو کٹنے کی طرح سے نہ پھیلائے یا بچھائے)۔

۱۱۱۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَآخَرُونَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْعُرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اغْبِثُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَخَذَكُمْ فِيهِ أَعْيِ السَّاطِ الْخَلْبُ الْفَعْلُ يَسْطُ۔

باب : بحالت سجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں

باب ۶۷۶ إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۳: حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہوتی کہ جو اپنی پشت کو (برابر) نہ کرے رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

۱۱۱۳ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشِيمٍ الْغَزَوِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجَوِّزْ صَلَاةَ لَا يُكْمِلُ الرَّجُلُ فِيهَا صَلَاتَهُ إِلَى الْكُفُوعِ وَالسُّجُودِ۔

باب : کتے کی طرح سے (نماز میں) چوٹ بٹکانا

باب ۶۷۷ النَّهْيُ عَنْ تَقَرُّكَ

ممنوع ہے

الْفَرَاكِ

۱۱۱۵: حضرت عبدالرحمن بن فضل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا ایک تو کتے کی طرح سے ٹوٹ مارنے سے دوسرے درندہ کی طرح سے ہاتھ پھیلائے سے تیسرا یہ کہ نماز کے واسطے ایک جگہ تعین کرنے سے جس طریقہ سے کہ اونٹ جگہ تعین کرتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اسی جگہ نماز ادا کرے اور دوسری جگہ نماز نہ ادا کرے)۔

۱۱۱۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ تَيْسَةَ بِنْتُ مَعْمُودٍ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ بَشَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ تَقَرُّكَ الْفَرَاكِ وَالْفِرَاسِ الشَّيْءِ وَأَنْ يُوَكِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَكِّنُ الْبَيْعُ۔

باب: بال جوڑنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے سات اعضاء پر جہدہ کرنے کا اور بال اور کپڑوں کے نہ جوڑنے کا۔

باب: جس شخص کا جوڑا نہ بندھا ہو اگر وہ نماز ادا

کرے؟

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر وہ بال کھولنے لگ گئے۔ پس جس وقت عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہو گئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میرے سر سے تمہارا کیا واسطہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے نماز میں کسی آدمی کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ نے کسی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور ایسا شخص نماز ادا کرے۔

باب: کپڑوں کو جوڑنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات ہڈی پر جہدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے کے جوڑنے سے منع فرمایا۔

باب: کپڑے پر جہدہ کرنے سے متعلق

۱۱۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے دوپہر کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی

باب ۶۷۸ النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَوْجُ بَيْتِي ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ تُسَجَّدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا تُكْفَ شَعْرًا وَلَا قَوًّا.

باب ۶۷۹ مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ

مَعْقُوضٌ

۱۱۱۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ بِنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عُمَرُو الشَّرِجِيُّ بِنِ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ أَلْبَنَاتُ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَلْبَنَاتُ عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ أَنَّ بَكْرَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ حَكِيمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ بِنِ الْخَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوضٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْنُوقٌ.

باب ۶۸۰ النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّيْءِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَجَّدَ عَلَى سَبْعَةٍ عَظِيمٍ وَنَهَى أَنْ يُكْفَ الشَّعْرُ وَالْيَقَابُ.

باب ۶۸۱ السُّجُودُ عَلَى الشَّيْءِ

۱۱۱۹: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ تَصْرِفٍ قَالَ أَلْبَنَاتُ عَبْدِ اللَّهِ بِنِ الْمُكَازِلَةِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هُوَ السَّكْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَرَبٌ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ

شدت کی وجہ سے کپڑوں پر مجبور فرماتے۔

أَتَى قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُكْبَةِ سَخَذْنَا عَلَى رِئَاسَاتِنَا بَقَاءَ الْغَرَى.

باب: مجبورہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق

۱۱۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رکوع اور مجبورہ کو مکمل طریقہ سے ادا کرو کیونکہ خدا کی قسم ہے میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں رکوع اور مجبورہ کرنے کی حالت میں۔

بَابُ ۶۸۲ الْأَمْرُ بِاتِّمَاعِهِ السُّجُودِ

۱۱۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عِنْدَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَيَّنُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّهُمَا يُبَيَّنُّ لَأَرْحَمِهِمْ مِنْ خَلْفٍ ظَهَرِيٍّ يُرَى رُكُوعُهُمْ وَسُجُودُهُمْ.

باب: مجبورہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے

بَابُ ۶۸۳ النَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي

ممنوع ہونے سے متعلق

السُّجُودِ

۱۱۲۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی انگلی کے پائین لینے سے اور ریشمی قمیض کے لباس اور کسم میں رنگنا اور گہرے سرخ رنگ کا کپڑا اور مجبورہ اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنِينَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَنَسًا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي جِبْرِيلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَحَنُّمِ الدَّعْبِ وَعَنْ ثَبَسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمُصْطَفِيِّ الْمُطَّلَبِيِّ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا.

۱۱۲۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور مجبورہ میں قرآن کریم کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو أَبِي السَّرْحِ قَالَ أَنَسًا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا.

باب: مجبورہ کے دوران کوشش

بَابُ ۶۸۴ الْأَمْرُ بِالْإِجْتِهَادِ

سے دُعا کرنا

فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۱۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

۱۱۲۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمُؤَدَّبِيُّ قَالَ أَنَسًا

دے اور پھر آپ ﷺ کو غم سے بھر پور کر کے آپ ﷺ کو نیند میں خراٹے آنے لگے۔ اس کے بعد ہلالِ بدینہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے کے واسطے نیند سے بیدار فرمایا۔

باب: دورانِ عجدہ دوسری قسم کی دعا مانگنا

۱۱۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع اور عجدہ کے دوران یہ دعا: ((سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ)) فرماتے تھے اور آپ ﷺ قرآن کریم کی اجازت فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ قرآن میں ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔

باب: دورانِ عجدہ دوسری قسم کی دعا پڑھنا

۱۱۲۶: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع اور عجدہ کے دوران: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ فرماتے تھے اور پھر آیت کریمہ: وَاسْتَغْفِرْ لِيْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ کے تفسیر اس طریقہ سے فرماتے کہ تم رکوع کے دوران اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرو اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔

باب: دورانِ عجدہ دوسری قسم کی دعا

۱۱۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ اپنی سونے کی جگہ نہیں مل سکے تو میں آپ ﷺ کو کھلاش کرنے لگ گئی مجھے یہ خیال ہو گیا کہ آپ ﷺ کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے کہ اس دوران میرا بھائی آ گیا۔ آپ ﷺ اس وقت عجدہ میں تھے اور فرماتے تھے: اے خدا! میرے وہ گناہ بھی معاف کر دے جو کہ پوشیدہ ہیں۔ وہ گناہ بھی معاف فرما دے جو کہ ظاہری گناہ ہوں۔

باب: دورانِ عجدہ ایک دوسری دعا پڑھنا

۱۱۲۸: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۶۸۶ نَوَءٌ اٰخَرُ

۱۱۲۵: اٰخِرَتَنَا مَحْمُوْدٌ بِنُ نَّصْرِ قَالِ اِنَّا عَدَدُ اللّٰهِ عَنْ سُبْحَانَ عَنْ مَّصْنُوْرٍ عَنْ اَبِي الْعَصْحٰى عَنْ مَسْرُوْدٍ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ بِتَاوَلِ الْقُرْآنِ۔

۶۸۷ نَوَءٌ اٰخَرُ

۱۱۲۶: اٰخِرَتَنَا مَحْمُوْدٌ بِنُ عَدَدُ قَالِ عَدَدُكَ وَبِحَمْدِ عَنْ سُبْحَانَ عَنْ مَّصْنُوْرٍ عَنْ اَبِي الْعَصْحٰى عَنْ مَسْرُوْدٍ عَنْ عَابِثَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ بِتَاوَلِ الْقُرْآنِ۔

۶۸۸ نَوَءٌ اٰخَرُ

۱۱۲۷: اٰخِرَتَنَا مَحْمُوْدٌ بِنُ قَدَامَةُ قَالِ عَدَدُكَ جَبْرِ عَنْ مَّصْنُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالِ قَالَتْ عَابِثَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَضْجِعِهِ فَقَعَلْتُ اَلْتَبِيْعَةَ وَكَلَّمْتُ اَنَّهُ اَنِّىْ بَعْضُ خَزَائِرِهِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَوْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

۶۸۹ نَوَءٌ اٰخَرُ

۱۱۲۸: اٰخِرَتَنَا مَحْمُوْدٌ بِنُ الْفَتْحٰى قَالِ عَدَدُكَ مَحْمُوْدٌ

میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو ایک رات نہیں پایا جھو کو خیال ہوا کہ آپ ﷺ کسی نئی باندی کے پاس تعریف لے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو آپ ﷺ مسجدہ میں تھے اور یہ دعا: ((وَبِأَعْيُنِنَا)) آخر تک پڑھ رہے تھے یعنی اے خدا بخش دے میرے گنہ جو پوشیدہ ہوں اور جو ظاہر ہوں۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت عہدہ میں جاتے تو فرماتے: اے خدا! میرے ہی لئے میں نے عہدہ کیا اور میرے ہی واسطے میں نے مگروں رکھ دی اور میں تیرے اوپر یقین لے آیا میرے چہرے نے عہدہ کیا اس ذات کے واسطے کہ جس نے کہ اس کو ہانا اور مسورت ڈھالی اور اس کے کان آگھہ بنائے وہ خدا بہت ہارکت ہے جو کہ تمام بنائے والوں میں بہتر ہے۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۴۰۔ حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ دورانِ عہدہ یہ دعا پڑھتے تھے: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَخَذْتُ وَبِكَ اَفْتُتْ وَ لَكَ اَسْتَعِثُّ)) آخر تک۔ یعنی اے خدا میں نے تیرے واسطے عہدہ کیا اور میں تجھ پر یقین لایا اور میں نے تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا لگ ہے میرے چہرہ نے اس پروردگار کے واسطے عہدہ کیا کہ جس نے اس کو بنایا اور بھرتیٰ صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے وہ ذات بہت زیادہ بابرکت ہے جو کہ تمام پیدا کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دعا پڑھنا

۱۱۳۱: حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

فَإِنْ حَدَّثَا شُعْبَةَ عَنْ مُصَرِّفٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ يَسَافٍ عَنْ غَابِصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيتُ اللَّهَ أَنَّى نَعُصِ حَوَارِيهِ لَقِيتُ اللَّهَ قَدَا، هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ.

٢٩٠ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۲۴ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي غُفَيْرُ الْفَاجِسُونِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
عَلِيِّ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَجَدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ
سَجْدَتِي وَكَأَنِّي أَسْأَلُكَ بِهَا وَبِكَ أَهْتُ سَجْدَةً وَجْهِي
لِلْبُيُوتِ حَلَقَةٌ وَصُورَةٌ لِحَاسِنِ صُورَتِهِ وَشَقِ سَمْعُهُ
وَصَصَّةٌ بِكَرَامَةِ اللَّهِ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ

۶۹۱ نوع آخر

١٣٨: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَفَّانَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا حَنِيفَةَ قَالَ
خَلَقَ خَلْقٌ مِنْ أَبِي حَمزة عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْبَرِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اَللَّهُمَّ لَكَ سَخَدْتُ وَبَكَ
اِمْنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَمَى سَخَدَ وَجْهِ لِلْيَدَى
خَلَقَكَ وَمَوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَكَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ
الْعَالَمِينَ.

٦٩٢

۱۱۳۱ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَبَاتَا ابْنِ حُمَيْرٍ قَالَ

کریم ﷺ جس وقت رات میں بیدار ہوتے تھے تو نفل پڑھتے اور جہدہ میں فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ - یعنی اے خدا! میں نے تیرے ہی واسطے سجدہ کیا اور تیری ہی میں نے فرمانبرداری کی اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور میرے چہرہ نے اس ذات کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا فرمایا اور عمرہ صورت عنایت فرمائی پھر اس کے کان اور آنکھ بتائے خدا تعالیٰ کی ذات بہت برکت والی ہے جو کہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

باب: دُعا کا ایک اور طریقہ

۱۱۳۲ آئمہ اہل بیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہدہ تلاوت کے دوران رات میں یہ دُعا پڑھتے تھے: ((سَجْدَةٌ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَ شَقَّ سَمْعِي وَ بَصَرِي بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ))۔

باب: دوران جہدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریم کو موجود نہ پایا پھر دیکھا تو آپ اس وقت جہدہ میں تھے اور آپ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ کی جانب تھیں میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے کہ تو نے مجھی اپنی تعریف بیان کی ہے۔

باب: دوران جہدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی الجبہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے تو میں نے ان کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ اس وقت رکوع میں تھے یا جہدہ میں تھے تو آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ أَبِي خَزْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَ ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُرْمَرٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجْدَةٌ وَبِكَ اَمْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَصَوَّرَهُ وَ شَقَّ سَمْعِي وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ اَسْمَنُ الْفَالِقِينَ۔

۶۹۳ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۲ أَخْبَرَنَا سَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّادٍ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ الْقُرْآنَ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَنِي وَ شَقَّ سَمْعِي وَبَصَرِي بِحَوْلِهِ وَ قُوَّتِهِ۔

۶۹۴ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْتُا جَبْرِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَوْحَذْنَةً وَهُوَ سَاجِدٌ وَصَدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَغُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِمَعَاذِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخِصُّ فَكَأَنَّكَ عَلَيَّ أَنْتَ عَمَّا أَتَيْتُ عَلَى نَفْسِكَ۔

۶۹۵ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۴ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ النَّخَعِيُّ الْيَفْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ أَبِي خُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَنُكِنْتُ أَنَّهُ دَعَا إِلَى بَعْضِ بَنَاتِهِ فَتَجَسَّسْتُ فَإِذَا:

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ)) آخر تک۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والدین آپ ﷺ پر قدا ہو جائیں میں کس خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس رحمان میں ہیں۔

باب: ایک اور دعا

۱۱۳۵: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کے ہمراہ کھڑا ہوا اور آپ نے مسواک فرمائی اور پھر آپ نے وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے تو سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ اس طریقہ سے کہ جس وقت اس آیت کہ میرے پیچھے تو ظہیر جاتے اور اللہ عزوجل سے دعا مانگتے اور جس وقت آیت عذاب آتی تو رک جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اس قدر ظہیر ہے کہ جس قدر تاخیر تک کھڑے رہے تھے رکوع میں آپ فرماتے تھے: ((سُئِلْتُ ذِي الْحُسْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِتَابَةِ وَالْعِظْمَةِ)) پھر آپ نے سجدہ رکوع کے بعد فرمایا اور آپ نے سجدہ رکوع کرنے کے برابر فرمایا اور آپ سجدہ میں فرماتے تھے: ((سُئِلْتُ ذِي الْحُسْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِتَابَةِ وَالْعِظْمَةِ...)) یعنی میں یا کی جان کرتا ہوں اس ذات کی جو عاقبت بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں آپ نے آل عمران تلاوت فرمائی پھر اسی طرح سے ایک ایک سورت پڑھی اور اسی طریقہ سے کیا۔

باب: دوران سجدہ ایک اور قسم کی دعا

۱۱۳۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی آپ نے ایک سو آیات تلاوت فرمائیں لیکن آپ نے رکوع نہیں فرمایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ آپ دو رکعت میں اس سورت کو ختم فرمادیں گے۔ آپ آگے کی طرف بڑھے (یعنی حریدہ تلاوت کی)۔ میں اس وقت سمجھا کہ آپ اس سورت کو ختم فرما کر رکوع فرمائیں گے۔ آپ آگے کی طرف بڑھ گئے یہاں تک کہ

هُوَ رَاجِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقَالَتَ يَا بَنِي آدَمَ وَأَيُّكُمْ لَيْسَ خَلْقَ وَذَلِكَ لَكُمْ آخِرٌ۔

۶۹۶ نوے آخر

۱۱۳۵: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْخَسِرُ بْنُ سُوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ جُعْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُوفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ تَاكًا وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى كَبَدًا فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ زُحْمَةً إِلَّا وَقَفَ وَتَنَاقَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةٍ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَوَكَّدُ ثُمَّ رَجَعَ فَمَسَّكَ زَاكِيًّا يَقْدِرُ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْحُسْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِتَابَةِ وَالْعِظْمَةِ ثُمَّ سَجَدَ يَقْدِرُ رُكُوعِهِ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْحُسْرَةِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِتَابَةِ وَالْعِظْمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ ثُمَّ سُورَةَ فَعَلَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

۶۹۷ نوے آخر

۱۱۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَوِيذُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُثَيْدَةَ عَنِ الْمُشَوَّرِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ رُفْعٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِسَائِرِ آيَةِ لَمْ يَزِجْ قَطْمَطِي قُلْتُ يَتَوَكَّدُ فِي الرُّكُوعَيْنِ قَطْمَطِي قُلْتُ يَتَوَكَّدُ ثُمَّ يَزِجُ قَطْمَطِي حَتَّى يَقْرَأَ سُورَةَ

آپ نے سورہ نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران تلاوت فرمائی پھر رکوع فرمایا جو کہ قیام کے قریب قریب تھا (مطلب یہ ہے کہ اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) اور رکوع میں آپ فرماتے تھے: سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پھر سر اٹھا یا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر بعد فرمایا بڑی دیر تک۔ آپ مجدد میں فرماتے تھے سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور جس وقت کوئی آیت کریمہ خوف کی یا عظمت خداوندی سے متعلق آتی تو آپ ذکر خداوندی (حمد و ثناء) فرماتے۔

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری قسم کبیدہ کا

۱۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ جیسا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران سُبْحَنَ قُدُّوسَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

باب: دورانِ سجدہ کتنی مرتبہ تسبیح کہنا چاہئے؟

۱۱۳۸: حضرت انس بن مالک جیسا سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز سے زیادہ مشاہدہ اس نوجوان شخص کی نماز سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی نماز نبوی ﷺ کے زیادہ مشاہدہ ہے) حضرت سعید بن جبیر جیسا نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے ان کے رکوع کرنے کا اندازہ قائم کیا تو وہ اندازہ دس تسبیحات کے برابر لگتا تھا اور سجدہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

باب: اگر دورانِ سجدہ کچھ نہ پڑھے تو سجدہ جب بھی

ادا ہو جائے گا

۱۱۳۹: حضرت رافعہ بن رافع جیسا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

النِّسَاءَ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ الْاِنْشِرَاقِ ثُمَّ رَجَعَ نَحْوًا مِنْ يَمِينِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاعَانَ الْيَمَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَعَالَ الشُّجُوَّةَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى لَا يَمُوتُ بِأَهْلَةٍ تَعُوذُ بِكَ أَوْ تَعْلِيْمُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَاكَ عَزَّ وَجَلَّ

۶۹۸ نَوَآءُ آخَرُ

۱۱۳۷: أَخْبَرَنَا بَشَّارٌ مُّحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَاتَرَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْرُوفٍ عَنْ عَجِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قُدُّوسَ رَبِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ

بَابُ ۶۹۹ عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُّحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْرَافِيلَ فِي عُمَرُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَهْتَفَ صَلَاةَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى بَعِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْغَنِيِّ فَحَرَّوْنَا فِي رُكُوعِهِ غَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ غَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ

بَابُ ۷۰۰ الرِّخْصَةُ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۹: أَخْبَرَنَا مُّحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُعْزَرِيُّ

اَبُو یَحْیٰی یَمْنَعُهُ وَهُوَ بَصُرْتُ قَالِ حَدَّثَنَا اَبُو قَالِ
 حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبُو
 عَلَاحَةَ اَنْ عَلِيًّا بْنُ مَعْصُومٍ بْنِ خَلَّادٍ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِي
 رَافِعٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِافَعَةَ بْنِ
 رَافِعٍ قَالِ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَالِسٌ وَنَحَرٌ حَوْلَهُ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ قَاتِي الْفِيلَةَ
 فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اَذْعَبُ
 فَصَلَّى فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَدْ قَضَى فَخَفَلَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي
 مَا يُعِيبُ فِيهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ
 فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ
 اَذْعَبُ فَصَلَّى فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ
 ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِثْتُ مِنْ
 صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَمْ تَنِمَ صَلَاةُ
 أَخِيكُمْ حَتَّى يُسْبِحَ الْوُضُوءَ حَمًّا أَمَرَهُ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ فَمَسِلَ وَجْهَهُ وَتَذَنَّى إِلَى الْيَوْمِ فَقَبِلَ
 وَتَمَسَّحَ بِرَأْسِهِ وَوَجَّهَهُ إِلَى الْكُحْلَيْنِ ثُمَّ بَجَّعَ اللَّهُ
 عَزَّ وَجَلَّ وَتَمَسَّحَهُ وَتَمَجَّدَهُ قَالِ هَمَّامٌ وَسَمِعْنَاهُ
 يَقُولُ وَنَحْنُ اللَّهُ وَتَمَجَّدَهُ وَبَكَّرَهُ قَالِ فَيَكْلَامُنَا
 قَدْ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ قَالِ وَيَقْرَأُ مَا تَسْرَى مِنَ الْقُرْآنِ
 بِمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يَبْجَعُ وَيَرْجِعُ حَتَّى
 تَطْمَئِنَّ مَقَابِلُهُ وَتَسْرَجِي ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ
 لَعْنُ حِمْدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يُجِئَهُ صَلَاتُهُ
 ثُمَّ يَبْجَعُ وَيَسْجُدُ حَتَّى يُجِئَهُ وَجْهَهُ وَقَدْ
 سَمِعْنَاهُ يَقُولُ جَهَنَّمَ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَقَابِلُهُ

حضرت رسول کریم ﷺ بطریق غریب فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور خانہ کعبہ کے نزدیک جا کر اس نے نماز ادا کی جس وقت وہ شخص نماز سے فراغت حاصل کر چکا تو وہ شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور تمام حاضرین اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہو علیک۔ یعنی تم پر سلام ہو۔ جاؤ تم نماز ادا کر لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ آدمی پھر نماز ادا کرنے گیا۔ آپ ﷺ اس وقت اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اس کو علم نہیں تھا کہ اس کی نماز میں کیا اور کس قسم کی کمی ہے؟ جس وقت وہ نماز ادا کر چکا تو وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہو علیک۔ (یعنی تم پر سلامتی ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کر تم نے نماز نہیں ادا کی۔ اس شخص نے اسی طرح سے دوا تین مرتبہ نماز ادا کی آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری نماز میں تو میں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔ جس وقت تک کہ وضو مکمل نہ کر لو۔ جس طریقہ سے کہ خدا نے حکم فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ تم چہرہ دھوؤ اور دونوں ہاتھ کھلوں تک دھوؤ اور تم مسح کرو اور دونوں پاؤں دھوؤ اور دونوں ہاتھ تک پھر اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرو۔ (یعنی تم تکبیر تحریر پڑھو) اور اس کی تعریف کرو اور عظمت بیان کرو (شاء پڑھو) جو آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر اللہ عزوجل نے اس کو سکھایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اس میں سے جس قدر کہ اللہ عزوجل نے اس کو سکھایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اور رکوع کرو۔ حتیٰ کہ اس کے تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر مسبح اللہ یعنی حیدۃ کہو پھر سیدھا کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی پشت برابر ہو جائے پھر تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور پیشانی بھی جم

وَتَسْتَرْجِي وَيُخَيَّرُ فَيَرْفَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَفْعَلَتِهِ وَيُخَيَّرُ مَفْعَلُهُ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَيَسْجُدُ حَتَّى يُعْجَنَ وَحُفَّهُ وَتَسْتَرْجِي فَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ هَكَذَا لَمْ يَمَّ صَلَاتَهُ۔

جائے اور تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں اور سب کے سب جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں پھر تم تکبیر کو اور اٹھ جاؤ۔ یہاں تک اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پشت سیدھی کر دو پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے حتیٰ کہ اس کا چہرہ جم جائے اور وہ ڈھیلا پڑ جائے یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور ڈھیلا پڑ جائے اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز پوری نہ ہوئی۔

أَقْرَبُ ۴۰۱ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۱۱۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عُمَرَ وَبَنِي ابْنِ الْخَارِثِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ أَنَّ سَمِيعَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكَبَّرَ الدُّعَاءَ۔

باب: بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟ ۱۱۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ خدا سے اس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے کہ وہ جس وقت سجدہ میں ہو اور سجدہ کرنے کی حالت میں بہت زیادہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۴۰۲ فَضْلِ السُّجُودِ ۱۱۳۱ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هَمَلٍ بْنِ إِدَادٍ التَّمَشُّقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ أَبِي عُجَيْنٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَيْمَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُزَيْنٍ وَبِخَاتِمِهِ فَقَالَ سَلْبِي قُلْتُ مُرَّافَقْتُكَ فِي الْحُجَّةِ قَالَ أَوْعِزَّ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَتَيْتَنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكُفْرَةٍ السُّجُودِ۔

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان ۱۱۳۱: حضرت ربیعہ بن کعب السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وضو کرنے کا (پانی) اور ضرورت کا سامان (ڈھیلے پتھر وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا تم مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ ﷺ کا ساتھ مانگتا ہوں یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا اس کے علاوہ اور کچھ تم مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔ آپ ﷺ نے صرف یہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تم میری امداد کرو اس سلسلہ میں سجدہ کرنے سے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ تم بہت زیادہ سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ خداوند قدوس کو یہ عبادت بہت زیادہ پسندیدہ ہے پس شاید مجھ کو موقوف مل جائے تمہارے واسطے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ہمراہ لے کر جائے گا۔

باب: اللہ عزوجل کے واسطے جو شخص ایک سجدہ کرے تو اُس کو کس قدر اجر ملے گا؟ ۱۱۳۲: حضرت معدان بن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ ۴۰۳ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً ۱۱۳۲ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ

میں ٹوہان جیٹوں سے ملا جو کہ رسول کریمؐ کے غلام تھے اور میں نے کہا کہ مجھ کو اس قسم کا کوئی کام بتاؤ جو کہ جگہ میں داخل کر دے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہے اس کے بعد بھری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم عہدہ میں جایا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے جو بندہ خداوند تعالیٰ کے واسطے ایک عہدہ کرے تو اللہ عز و جل اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گنا و مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابو درداء جیٹوں سے ملاقات کی اور میں نے ان سے بھی وہی بات دریافت کی جو ٹوہان جیٹوں سے دریافت کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ عہدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے یہی بات سنی ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے جو کوئی بندہ اللہ عز و جل کے واسطے عہدہ میں جاتا ہے تو اللہ عز و جل اس کا مقام بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گنا و مٹا دے گا۔ حضرت معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابو درداء جیٹوں سے ملاقات کی اور ان سے بھی وہی بات دریافت کی جو ٹوہان جیٹوں سے دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ تم عہدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے جو بندہ اس کے واسطے عہدہ کرتا ہے تو اللہ عز و جل اس کا درجہ بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گنا و مٹا دے گا۔

باب: دوران عہدہ زمین پر لگنے والے اعضاء کی

فضیلت کا بیان

۱۱۳۳: حضرت عطاء بن یربیع سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ جیٹوں اور حضرت ابوسعید خدری جیٹوں کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا ان دونوں میں سے ایک صاحب نے حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرے صاحب خاموش رہے تو بیان فرمایا کہ فرشتے آئیں گے اور رسول کریمؐ کو شفاعت فرمائیں گے پھر چلے صراط کا تذکرہ فرمایا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اس پل سے نکل جاؤں گا جس وقت اللہ عز و جل اپنی

اَنَابَاتَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيدُ بْنُ بِسْطَامٍ الْمُغَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی مُعَدَّانُ بْنُ عَلَاحَةَ الْیَمَعْرَبِيُّ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ذَلِّیْ عَلٰی عَمَلٍ یَنْفَعُنِیْ اَوْ یُذْخِرُنِیْ مِنَ الْخَلَّةِ فَسَخَّحْتُ عَنِّیْ مِیْثًا ثُمَّ اَلْفَحْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ عَلَیْكَ بِالسَّجُودِ لِثَوْبَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَرَّوْا حُلَّ بِہَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْہُ بِہَا حَبِیْبَةٌ قَالَ مُعَدَّانُ ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا الْکَرْدَاءِ فَسَأَلْتُہُ عَنْہُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَیْ عَلَیْكَ بِالسَّجُودِ لِثَوْبَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِہَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْہُ بِہَا حَبِیْبَةٌ۔

باب ۷۰۳ مَوَاضِعِ

السُّجُودِ

۱۱۳۴: اخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعْمَرٍ وَالثَّعْلَانِ بْنِ زَائِدٍ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ وَابِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْاُخَرُ مُنِيتٌ قَالَ فَتَأَنَّى الْمَتَابَعَةُ فَشَفَّعَ وَتَشَفَّعَ الرَّسُلُ وَذَمَّجَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَكُونُ

خلوق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن حضرات کو آگ سے باہر نکالنا چاہے گا ان کو نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں کو اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دے گا۔ وہ لوگ ان لوگوں کو شفاعت کریں گے (یعنی جو لوگ شفاعت کے اہل ہیں) ان کو نشانہوں سے وہ یہ ہے کہ آگ انسان کے ہر ایک عضو کو کھائے گی ماسوا سجدوں کی جگہ کو پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ اس طریقہ سے آگ جائیں گے یعنی دوبارہ ان میں جان آجائے گی کہ جس طریقہ سے کہ دانہ اُٹتا ہے۔ سیلاب کے کوڑے اور کرکٹ میں یعنی جس طریقہ سے وہ جلدی تروتازہ ہو جاتا ہے اسی طریقہ سے وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے بالکل تندرست ہو جائیں گے اور آگ کا نشان بالکل ختم ہو جائے گا۔

باب: کیا ایک سجدہ دوسرے سے طویل کرنا

جائز ہے؟

۱۱۳۳: حضرت شہادہ بن جبر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ اس وقت امام حسن بن علی اور امام حسین بن علی کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے) اور ان کو بٹھلایا۔ زمین پر پھر نماز کے واسطے بکھیر فرمائی اور نماز شروع فرمائی۔ آپ ﷺ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں تاخیر فرمائی تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ صاحبِ زاوے (یعنی رسول کریم ﷺ کے نواسے) آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ہیں اور اس وقت آپ ﷺ حالت سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ گیا یا آپ ﷺ پر وحی نازل ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسی کوئی بات

أَوَّلَ مَنْ يُجْبَرُ قَالَا قَرَعَ اللَّهُ عَرْوَةَ عَلٍّ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ خَلْفِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَنْفَعُ قُلُوبَهُمْ بِعَلَامَتِهِمْ أَنْ النَّارَ فَتَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَيْنِ أَدَمَ إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَضَبَّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْحَيَةِ فَيَسْتَوُونَ كَمَا تَنْبُتُ النَّجَّةُ فِي حَيْثُ السَّيْلِ.

باب ۷۵: هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةٌ

أَطْوَلُ مِنْ سَجْدَةٍ

۱۱۳۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَخْبَأَنَا حَرْبِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّدُ بْنُ أَبِي يَنْغُوتٍ النَّصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيْهِ الْبُحَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْصَةً ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلَاةِ فَقَضَى سَجْدَةً بَيْنَ عَظْمَتَيْ سَجْدَةٍ أَكْثَلَهَا قَالَ أَبُو قُرْقُطٍ وَأَبِي وَأَذَى الصَّبِيِّ عَلَى عَظْمٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ قَرَحَتْ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ عَظْمَتَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَكْثَلَهَا عَظْمِي حَسَنًا اللَّهُ قَدْ حَدَّثَ أَمْرًا أَوْ إِنَّهُ يُولَى إِلَهَكَ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَخُنْ

نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (بڑا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھینچنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔

باب: جس وقت سجدہ سے سر اٹھائے تو تکبیر پڑھنا

چاہئے

۱۱۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا تکبیر پڑھتے ہوئے بٹکتے اور اٹھتے ہوئے اور کھڑے اور بیٹھ جانے کے وقت۔ آپ ﷺ اسلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔ یہاں تک آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (یعنی آپ ﷺ اتنی دیر تک گردن کا رخ موڑ دیتے) حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: پہلے سجدہ سے اٹھتے وقت

رفع الیدین کرنا

۱۱۳۶: حضرت مالک بن خویثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی اس طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اٹھانے

سے متعلق

۱۱۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَلَكِنْ أَيْبَىٰ أَوْ تَحْلِيئِي فَلَكَرْتُ أَنْ أَتَحَلِّهَ عَنِّي بَطْنِي خَاصَّةً۔

باب ۷۰۶ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ

السُّجُودِ

۱۱۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَاتَا الْقُضْلِيَّ بْنَ دُكَيْنٍ وَبَحْسَى ابْنَ أَدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلَّقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ زَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ بِي كُلِّي حَفْصٍ وَرَفْعٍ وَفَتَمٍ وَقَعُودٍ وَبُسْلَمٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ عَيْدِهِ قَالَ وَزَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَدَانِ ذَلِكَ۔

باب ۷۰۷ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى

۱۱۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ نَصْرِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ قَعْلَ يَمْنَلٍ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْوُكُوعِ قَعْلَ يَمْنَلٍ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ قَعْلَ يَمْنَلٍ ذَلِكَ كُلُّهُ بَعْنِي وَفَعَّ بَدْنِي۔

باب ۷۰۸ تَرَكْتُ ذَلِكَ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ

جس وقت نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ
 اٹھاتے پھر جس وقت آپ ﷺ رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ
 اٹھاتے اور رکوع کرنے کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دونوں
 سجدوں کے درمیان آپ ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان دُعا کرنا

۱۱۸۸: حضرت حذیفہؓ جیساں سے روایت ہے کہ ایک روز وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ آپ ﷺ کے نزدیک کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْخَبَرُ وَتُ وَالْكَبَرِيَاءُ وَالْعَظُمَاءُ اس کے بعد سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا تو رکوع میں اس قدر تاخیر تک رہے کہ جس قدر تاخیر تک کھڑے رہے تھے اور سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَنَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرمایا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے پروردگار کے واسطے ہیں اور مجھ کے دوران فرمایا: سُبْحَنَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور دونوں مہجوں کے درمیان فرمایا: اَعْلَى رَبِّي اَعْلَى رَبِّي یعنی اے خدا مجھ کو بخش دے اے خدا مجھ کو معاف فرما دے۔

باب: چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانے

سے متعلق

۱۱۳۹: حضرت ابوبکر ازویؓ نے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن طاؤسؓ نے مقام منیٰ میں مسجد خیف کے اندر غزاؤ کا کتبہ جو وقت انہوں نے پہلے جحد سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ چہرہ کے سامنے کیے میں نے اس کا انکار کیا اور حضرت وہیب بن خالدؓ سے کہا کہ یہ شخص دو کام کرتا ہے کہ تم نے جو کام کسی شخص کو نہیں کرتے دیکھا ہے حضرت عبداللہ بن طاؤسؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو اس طرح

الْمُزْمَرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْتَهَى الصَّلَاةَ كَرَّمَ وَزَفَعَ بِذِيهِ
وَأَذَا رَفَعَ وَبَعَثَ الرُّكُوعَ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ
السَّحَنَتَيْنِ.

بَابُ ٤٠٩ الدُّعَاءُ بَيْنَ السُّجُودَيْنِ

١١٨٨ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي حُمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُلَاسِ عَنْ حَدِيثِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ أَكْبَرُ قَوْمِ الْمَلَائِكَةِ وَالْحَبَرِ وَالْكَهَنَةِ وَالْعُلَمَاءِ ثُمَّ قَرَأَ بِالْقُرْآنِ ثُمَّ رَفَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ رَبِّيَ الْحَمْدُ رَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَكَانَ يَقُولُ فِي الشَّحَدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي.

بَابُ ١٠ رَفْعُ الْيَدَيْنِ

بِسْمِ السَّجْدَةِ تَلْقَاءُ الْوَجْهِ

١٣٩. أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الصَّرِي
قَالَ حَدَّثَنَا الصَّرُّ بْنُ عَجِيْبٍ أَوْسَهْلُ الْأَرْدِيِّ قَالَ
صَلَّى إِلَى جَنْبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَازِسٍ بِمِثْلِ
مَسْجِدِ الْخَلِيفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى
فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ لِقَاءَ وَجْهِهِ فَلَمَّا كُرْتُ أَنَا
ذَلِكَ فَقُلْتُ لِيُوْبُ بْنُ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ
أَرِ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وَهَبْ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ
يَرِ أَحَدٌ يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَازِسٍ رَأَيْتُ أَسَى

سے کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ عمل کرتے دیکھا ہے۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر تک بیٹھنا

چاہئے؟

۱۱۵۰: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا برابر برابر ہوا کرتا تھا۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۵۱: حضرت یحییٰ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ہمارک ہاتھوں تک کی چمک پیچھے سے دکھائی دیتی اور جس وقت بیٹھ جاتے تو بائیں طرف کی ران زمین پر گرا کر بیٹھ جاتے۔

باب: سجدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا

۱۱۵۲: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہر ایک عضو اٹھاتے اور رکھتے اور اٹھتے اور بیٹھ جانے کے وقت تکبیر پڑھتے اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ بھی اسی طریقہ سے کرتے (یعنی ان حضرات کا عمل مبارک بھی اسی طریقہ سے تھا)۔

۱۱۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے پیدا ہوئے تو آپ ﷺ تکبیر پڑھتے کھڑے ہونے کے وقت پھر تکبیر پڑھتے رکوع کرنے کے وقت پھر سمیع اللہ لعل

بُصْعَةُ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ ابْنُ عَبَّاسٍ بَصْعَةُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

بَابُ ۱۱۵۰ قَدَرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَهُمَا تَعْدَا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

بَابُ ۱۱۵۱ كَيْفَ الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَعَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ مُمُونَةَ كَأَنَّ عَمَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ خَوَى بِيَدَيْهِ حَتَّى يَرَى وَضَعَ إِبْكَوْهُ مِنْ وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ أَطَمَأَنَّ عَلَى قَعْدِهِ الْبُسْرَى

بَابُ ۱۱۵۲ التَّكْبِيرُ لِلْسُّجُودِ

۱۱۵۲: أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمُ حَتَّى رَفَعَ وَوَضَعَ وَبَيْنَهُمَا وَقَعْدُهُ وَابْتَدَأَ بِتَكْبِيرِهِ وَخَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۱۱۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ سَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ جَسَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ

حَمِئَةً بِذَوْنِهِ وَأُورِثَ وَهْدًا وَجْهًا مِّنْ لَّهِ يَوْمَ ذَٰلِكَ أَلْفُ مِائَةٍ أَوْ بَعْضُهَا ۚ إِنَّكَ كَمَلُكٌ مَّكِينٌ ۝۱۰۱
 کھڑے فرماتے: سَمِيعُ اللّٰهُ لَیْسَ حَمِئَةً رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ
 پھر جس وقت عہد میں جاتے تو تکبیر فرماتے پھر جس وقت عہد
 سے اٹھتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت عہد میں چلے جاتے تو
 تکبیر پڑھتے پھر جس وقت عہد سے اٹھتے تو تکبیر پڑھتے پھر
 اس طریقہ سے آپ ﷺ پوری کی پوری نماز میں عمل کرتے۔ نماز
 کے مکمل ہونے تک اور جس وقت آپ ﷺ کو رکعات اور نماز کا
 اٹھ جاتے جب بھی تکبیر فرماتے۔

باب: جس وقت دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اٹھئے

لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جاتے پھر اٹھتے

۱۱۵۳: حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہما، ہم لوگوں کی نماز میں قشریف لائے اور فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم لوگوں کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز دکھاؤں کہ آپ ﷺ کس طرح سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت ادا فرما کر بیٹھ گئے اور جس وقت آپ ﷺ نے دوسرے رکعت سے سر اٹھایا۔

رہقے سے بیٹھ جانا پہلے درجہ کا تھا کہ جس کو اصطلاح شرع میں

۱۱۵۵: حضرت مالک بن نویرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریمؐ کو نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپؐ جس وقت طاق والی نماز ہوتی (مطلب یہ ہے کہ جب آپؐ تین رکعت جیسے مغرب کی نماز یا نماز وتر ادا فرماتے) تو آپؐ نہ اٹھتے کہ جس وقت تک آپؐ سجدے ہو کر نہ بیٹھ جاتے۔

باب: کھڑے ہوتے وقت ہاتھ

زمین پر نکاتا

۱۵۶: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
حِينَ يَرْفَعُ صَافِيَةً مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ
يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ
يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ
كُلِّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الْخُشْيَةِ
عِنْدَ الْعُلُوسِ -

بَابُ ١٢٧ فِي الْإِسْتِوَاءِ لِلْجُلُوسِ

عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۳ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ الْكُوثِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكُوثُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ قَالَ نَا تَوْسَلِمَانُ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مُسْجِدٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَدْ رَأَيْتُ فِي الرَّخِصَةِ الْأُولَى جِبِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُخْرَى.

خلاصۃ الباب : واضح رہے کہ آپ ﷺ کا مذکورہ ”جلسہ استراحت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۱۵۵ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَأَلْنَا هُثَيْمَ بْنَ عَالِدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِدًا تَحْتَ الْوُحُوشِ وَتَوَرُّمِ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الْجِلْسُ.

بَابُ ١٥١ اِلِىَ اِلْعَتِمَادِ عَلَى الْاَرْضِ

عند النهوض

۵۶. أَحَبُّنَا مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

حورث رضی اللہ عنہم لوگوں کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کی نماز نہ تلاؤں پھر وہ (بے وقت) نماز ادا فرماتے تھے (یعنی نماز نفل) تو آپؐ جس وقت دوسرے جگہ سے فراغت کے بعد سر اٹھاتے کھلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہار دے کر بیٹھ جاتے۔

باب: ہاتھوں کو گھٹنوں سے

پہلے اٹھانا

۱۱۵۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جیسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو دو گھٹنوں کو ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اٹھ جانے لگتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو اٹھاتے گھٹنوں کو اٹھانے سے قبل۔

باب: سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز کی امامت فرماتے تو تکبیر فرماتے تھے لیکن اور اٹھنے کے وقت پھر جس وقت فراغت ہوگئی تو کہتے خدا کی قسم میں نماز نبوی ﷺ کے زیادہ مشاہد ہوں۔

۱۱۵۹: حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن اور حضرت ابوسعید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک روز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی جس وقت رکوع فرمایا تو تکبیر پر ہی پھر جس وقت سر اٹھایا تو سمیع اللہ یعنی حیدۃ فرمایا پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر پر ہی پھر سر اٹھایا اور تکبیر پر ہی پھر جس وقت رکعت ادا فرما کر کھڑے ہو گئے تو تکبیر پر ہی اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ مشاہد ہوں رسول کریم ﷺ سے نماز میں اور آپ ﷺ اسی طریقہ سے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ

فَالْحَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ النُّعْمَانِ يَأْتِينَا يَقُولُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي بَيْنَ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ قِيَادًا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدَةِ الثَّانِيَةِ بَيْنَ أَوَّلِ الرَّكْعَةِ أَوَّلَى قَائِمًا ثُمَّ قَامَ فَأَعْنَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ۔

باب ۱۶۷ رَفَعَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْأَرْضِ

قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۱۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَتَانَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَتَانَا شَرِيكُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَنْقُلْ هَذَا عَنْ شَرِيكٍ غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ هُرُونَ وَاللَّهِ تَعَالَى أَغْلَمُ۔

باب ۱۷۷ التَّكْبِيرُ لِلنُّهْضِ

۱۱۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيَكْبِرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ قِيَادًا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَسْمَعُكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۹: أَخْبَرَنَا تَعْمَرُ بْنُ عَمْرٍو وَسَوَّادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَنِي سَوَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَأَى اللَّهُ عَنَّا فَلَمَّا رَجَعَ عَمْرٍو فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَأَى ذَلِكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَخَجَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَخَجَّرَ ثُمَّ جَمَعَ جِزْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَيْئًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ حِدْمَ صَلَاةِ

حَتَّىٰ قَارَعَ الذُّبَابُ وَاللَّفْظُ لِسَوَاءٍ۔

مٹی پاؤں کی وفات ہوگی۔

باب ۱۸ ۷۱۸ كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۶۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْمَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُصْبَعَ رِجْلُكَ الْيُسْرَى وَتَنْصَبَ الْيُمْنَى۔

باب ۱۹ ۷۱۹ الْإِسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْيُمْنَى عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُدِ

۱۱۶۱ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَكْرِ بْنِ مُصَرَّرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْخَارِثِ عَنْ يَحْيَىٰ أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُصَبَّ الْقَدَمُ الْيُمْنَى وَاسْتَغْفَلَ بِأَصَابِعِهَا الْيُمْنَى وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى۔

باب ۲۰ ۷۲۰ مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ

لِلتَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۶۲ أَخْبَرَنَا مُعَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرَزِيدٍ الْمُقَرِّي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُكَلَّبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَادِثَ مَنَاجِيهَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ أَصْبَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِجْهِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ أَصْبَعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِجْهِهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ أَيْدِيَهُمْ مِنْ قَائِلِي قَرَأْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي التَّوَاتُؤِ۔

باب: قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۶۰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں قعدہ میں سنت یہ ہے کہ بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں جانب کے پاؤں کو کھڑا کر دیا جائے۔

باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ

کی جانب رکھنا چاہئے

۱۱۶۱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت نماز یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور قبلہ کی جانب انگلیاں کر لے اور قعدہ میں بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔

باب: بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ

رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۲ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نماز کی ابتدا میں دونوں مونہ حمے تک (ہاتھ اٹھاتے) اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت دو رکعت کے بعد بیٹھ جاتے تو بائیں پاؤں بچھاتے اور دائیں پاؤں کھڑا رکھتے اور دائیں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور (شہادت کی) انگلی کھڑی کرتے ذمہ کے واسطے اور آپ ﷺ نماز میں بائیں پاؤں پر رکھتے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں دوسرے سال حاضر ہوا تو دیکھ کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھایا

کرتے تھے اپنے جہوں کے اندر۔

باب: بحالت نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب

نگاہ رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں نکلنے کو کر دیتے ہوئے دیکھا جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ تم نماز کی حالت میں نکلنے سے نہ کھٹا کرو کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہے (تا کہ وہ نماز میں غفلت پیدا کر دے) لیکن تم وہ کام کیا کرو جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے کیا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کیا عمل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دایاں ہاتھ دایسے ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کہ یہی جانب اور اپنی آنکھ کو اسی جانب رکھا پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو اسی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث

۱۱۶۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعت یا چار رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

باب: پہلا تشہد کون سا ہے؟

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سکھایا کہ ہم لوگ جس وقت دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھ جائیں تو اس

باب ۲۱: مَوْصِعُ الْبَصَرِ فِي

التَّشَهُّدِ

۱۱۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مُرَّةٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ وَآلَهُ زَعَلُوا يُحَرِّكُ الْخَضْيَ بِبَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ لَا تُحَرِّكُ الْخَضْيَ وَأَنَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشُّبُهَاتِ وَلَيْكِي أَضْمَعَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَإِنَّ وَجْهَهُ كَانَ يَضَعُ فَإِنَّ مَوْصِعَ يَدِهِ الْبُيُوتِ عَلَى قَعِيدِهِ الْيَمْنَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِلَهَامَ فِي الْفَلَةِ وَزَمَى بَصَرِهِ إِلَيْهَا لَمْ تَوْعَا لَمْ تَمُ قَالَ هَكَذَا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ۔

باب ۲۲: الْإِشَارَةُ بِالْأُصْبُعِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

۱۱۶۴: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍاءُ عَنْ بَعْضِ السَّحَرِيِّ مَعْرُوفٍ بِعَبَّاسِ السَّبْتِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ أَخَذَ الْيَقَابَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَتَانَا أَبُو الْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ أَتَانَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَوْثَرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَسَ فِي الْيُسْبُوعِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِأُصْبُعِهِ۔

باب ۲۳: كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ

۱۱۶۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُزْجَنِيُّ عَنِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

قُولُ إِذَا خَلَعْتَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

طریقہ سے کہہ لیں التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۱۱۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ
أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا
نَقُولُ فِي كُنَى رَكْعَتَيْنِ عِزُّ أَنْ تُسَبِّحَ وَتُكَبِّرَ وَتُحَمِّدَ
رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
الْحَبْرُ وَخَوَاتِيمُهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتَ ثُمَّ فِي كُنَى رَكْعَتَيْنِ
فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلِتُخَيَّرَ أَحَدُكُمْ
مِنَ الدُّعَاءِ أَفْعَمَهُ إِلَهِ فَلْيَذْهَبِ اللَّهُ عَرَّوْجَلْ

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں
کو علم نہ تھا کہ ہم لوگ اس وقت کیا کہہ لیا کریں کہ جس وقت دو
رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں حلا وہ اس کے کہ تسبیح کہہ لیں اور بگبگو
تحریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ رسول کریمؐ ہم لوگوں کو
دو باتیں سکھا گئے ہیں جن کا شروع اور آخر عمدہ ہے۔ تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ بیٹھ جاؤ تو تم لوگ
دو رکعت ادا کر کے اس طریقہ سے کہو التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
الْسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد تم لوگ
اختیار کرو کوئی دوسری دعا جو کہ پہلے معلوم ہو اور دعا سے دعا گو۔

۱۱۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُبَيْرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُُّدَ فِي
الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَائِمًا التَّشَهُُّدَ فِي
الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَى آخِرِ التَّشَهُُّدِ

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریمؐ ہم لوگوں کو نماز کا تشہد اور تشہد حاجت کے
بارے میں ارشاد فرمایا تو اس طرح سے کہ نماز کا تشہد یہ ہے:
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكَ
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۱۱۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ امْنُ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُبَّانَ يَتَشَهُُّدُ بِهَذَا فِي
الْمَكْتُوبَةِ وَالْمَكْرُوعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ
أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مُصَوِّرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ

۱۱۶۸: حضرت یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز
فرض اور نماز نفل میں۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ بات سنی
یہ تشہد ابواحق سے منقول ہے اور انہوں نے حضرت ابواحق
سے سنا اور انہوں نے حضرت رسول کریمؐ سے یہ تشہد سنا

ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۶۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الْأَعْرَابِ أَنَّ زَيْدَ
ابْنِ أَبِي أَنَسٍ الْخَزَرِيُّ حَدَّثَنَا أَنَّ أَبَا إِسْحَقَ حَدَّثَهُ
عَنِ الْأَسْوَدِ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ قَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا
فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فِي
مَجْلَى جَلَسَةِ النَّجَاحَاتِ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ
السَّلَامَ عَلَيَّكُم أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَنَّهُمْ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۰ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّافِعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
الْقَلَاءُ بْنُ جَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ أَبُو
عَفْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي
مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَوَاطِجَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُولُوا النَّجَاحَاتِ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبَاتِ السَّلَامَ عَلَيَّكُم أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَنَّهُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَنَدَّ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ
مُسْعُودٍ يَتْلُو حَوَاطِجَ الْكَلِمَاتِ يَتْلُمَا الْقُرْآنَ۔

۱۱۷۱ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيبٍ الرَّقِيقِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ مِنْ وَهْدِ الْأَسَدِ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنِ ابْنِ
مُسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ عَلَى

۱۱۶۹ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور کوئی بات نہیں جانتے
تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ جماعت نماز بیٹھ
جاؤ تو تم اس طریقہ سے کہا کرو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ
وَالطَّیِّبٰتُ مطلب ہے کہ یہ تمام بزرگی خدا کے واسطے ہیں
اس طریقہ سے تمام دعائیں اور نمازیں اور پاک سلامتی ہو تم پر
اسے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات کا نازل ہوں۔ اس کی سلامتی
ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات
کی کہ بلاشبہ حضرت رسول کریم ﷺ اس کے بندے اور اس کے
پیغمبر ہوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

۱۱۷۰ حضرت حاکم بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
کہ ہم لوگ اس بات سے واقف نہ تھے کہ نماز کی حالت
میں کیا کہنا چاہئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم لوگوں کو جو امع کلام سکھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا تم لوگ نماز میں النجیحات للہ
وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ
اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ
وَرَسُوْلُہُ۔

۱۱۷۱ حضرت حاکم نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہم کو
یہ کلمات اس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ
قرآن کریم ہم کو سکھایا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

جَبْرِئِلُ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا الصَّلَاةُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو اس طریقہ سے کہتے تھے سلام اللہ پر سلام۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے نہ کہو کہ اللہ پر سلام۔ اس لیے کہ وہ خود سلام ہے بلکہ تم لوگ اس طریقہ سے ہو الصَّلَاةُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۳ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا الصَّلَاةُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے الفاظ عباد اللہ فرمایا الصَّلَاةُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۵ أَخْبَرَنَا يَسْرُ بْنُ خَالِدٍ الْقَسْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَسْعُودٍ وَ حَمَادٍ وَمُؤَبَّرَةَ وَابْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي التَّهْنِئَةِ الصَّلَاةُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْإِسْهَاقِيُّ عَرَبِيٌّ۔

۱۱۷۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ان الفاظ سے تعہد کی تعلیم دی ہے کہ جس طریقہ سے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دی

۱۱۷۷ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مَرْجِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مُعْتَمِرٍ قَالَ سَمِعْتُ

اور قرآنی سورت سکھائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے
ساتھ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: الصَّحَابَاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ الْكُلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَتَرَحُّمَاتُهُ الْكُلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ۔

باب: دوسری قسم کا تشہد

۱۷۵۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ہم لوگوں کو طرے پر ارشاد
فرمائے اور نماز سکھائی پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ نماز
پڑھو تو میں کھڑی کرو اور تمہارے میں سے ایک شخص کو امامت
کرتا چاہئے۔ جس وقت امام تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور
جس وقت وہ غیر المغضوب علیہ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ
عزوجل قول فرمائے گا اور جس وقت وہ شخص تکبیر کہے اور رکوع
کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے قبل
امام رکوع کرتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر تو
اس طرف کی کمی دوسری جانب سے نکل آئے گی اور جس وقت
امام سمیع اللہ یعنی حمیدہ پڑھے تو تم لوگ زنا تک الحمد پڑھو
اور اس طریقہ سے کہو کہ اللہ عزوجل تمہاری بات سن لے کیونکہ اللہ
عزوجل نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا: سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمِيدَةً
یعنی خدا نے سن لیا جو شخص اس کی تحریف بیان کرے پھر جس
وقت امام تکبیر پڑھے اور حمیدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو
اور حمیدہ کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل حمیدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا
ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اس جانب
کی کمی دوسری جانب سے مکمل ہو جائے گی۔ جس وقت بیٹھنے لگے
تو ہر ایک تم میں سے بیٹھنے ہی پہلے اس طرح سے کہے الصَّحَابَاتُ
لِلَّهِ آخِرَتُكُم۔

عَنْدَ اللَّهِ يَقُولُ عَلَمًا وَسُؤْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّهَدُ كَمَا يَمْلِكُ الشُّوْرَةُ مِنَ الْقُرْآنِ وَحَقَّةُ
بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّحَابَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
الْكُلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَتَرَحُّمَاتُهُ
الْكُلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۷۲۳ نوحہ آخری من التشہد

۱۷۵۵۔ أَحْبَبْنَا عَبْدَ اللَّهِ نُو سَعِيدٍ أَبَوْنَا
السَّخَرِيَّ فَإِنْ حَدَّثَنَا بِحَقِّهِ مِنْ سَعِيدٍ فَإِنْ حَدَّثَنَا
بِهَذَا فَإِنْ حَدَّثَنَا فَدَاةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبِشٍ عَنْ
جَطَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا فَقُلْنَا سَمِعْنَا وَبَيْنَ لَنَا
صَلَاتَنَا فَقَالَ أَلَيْسُوا صُوفُوكُمْ ثُمَّ يُؤْمَرُكُمْ أَحَدُكُمْ
فَادَا فَخَيْرٌ فَخَيْرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الصَّالِحِينَ فَقُولُوا آمِينَ
يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَإِذَا عَمَّرَ الْإِمَامُ وَرَفَعَ فَخَيْرُوا وَإِذَا كَعَمَّرَ
فَالْإِمَامُ يَزْعُمُ فَلَكُمْ وَبِزَعْفٍ فَلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَتْ يَبْلُغُ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللَّهُ لَكُمْ حَمِيدَةً فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ نَسْمَعُ اللَّهُ
لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حَمِيدَةً ثُمَّ إِذَا عَمَّرَ الْإِمَامُ
وَسَحَدَ فَخَيْرُوا وَاسْمَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْمَعُ فَلَكُمْ
وَبِزَعْفٍ فَلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِيلَتْ يَبْلُغُ فَإِذَا كَانَ مِنْ عِدَةِ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ
قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ الصَّحَابَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْكُلَامُ
لِلَّهِ الْكُلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَتَرَحُّمَاتُهُ
الْكُلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۶: حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی تو کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص (بحالت نماز) بیٹھ جائے تو پہلے اس طریقہ سے کہے: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأُشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

خلاصہ الباب : وہ تمام تشہد جن کا ذکر ہوا سب بہترین ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود جیسے تشہد جیسے نہیں اور امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا تشہد ہی مختار ہے کہ عبداللہ بن مسعود جیسے روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود جیسے بات کو برا خیال کرتے تھے کہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی یا کمی کی جائے۔

باب: ایک دوسری نوعیت کے تشہد کا بیان

۱۱۷۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھاتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم سکھاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأُشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

باب: ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھایا کرتے تھے بِسْمِ

۴۳۵ نَوَاحِرُ مِنَ الشَّهَادَةِ

۱۱۷۶: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْمَدِ بْنُ الْبُقَادِمِ الْبَغْدَادِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغَنِّمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ وَهُوَ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمْ صَلُّوا مَعَ أَبِي مُوسَى قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ مِنْهُ الْقَعْدَةُ فَلْيُكُنْ مِنْ أَوَّلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأُشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۴۳۶ نَوَاحِرُ مِنَ الشَّهَادَةِ

۱۱۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَكَادُوسٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ الشَّهَادَةَ حَتَّى يُعَلِّمُوا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُنَازِحَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اُشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأُشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۴۳۷ نَوَاحِرُ مِنَ الشَّهَادَةِ

۱۱۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغَنِّمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْنَ وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُعَلِّمُ

(۱۳)

کِتَابُ السُّرُو

سہوکی کتاب

باب: جس وقت درمیان کے قعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھنا چاہے تو تکبیر پڑھے

۱۱۸۲ حضرت عبدالرحمن بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک بن مرہ سے بحالت نماز تکبیر پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلے تکبیر کہنا چاہئے جس وقت رکوع کرے اور جس وقت سجدہ میں جائے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھائے اور جس وقت دو رکعت ادا کر کے کھڑا ہو۔ حضرت عظیم نے نقل فرمایا تم نے یہ بات کس جگہ سے جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول کریم اور ابو بکر اور عمرؓ سے پھر خاموش ہو گئے۔ عظیم نے فرمایا اور عثمانؓ سے حضرت انسؓ نے نقل کیا۔

۱۱۸۳ حضرت مطرف بن عبداللہ بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ سے فرمایا تو وہ تکبیر فرماتے تھے اٹھتے اور ٹھکتے وقت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا انہوں نے یاد دلایا اس نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو۔

باب: جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھو تو

بَابُ ۷۳۰ التَّكْبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ

۱۱۸۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ وَأَنَّهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ فَقَالَ حُطَيْبٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هَذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَحُصَيْنٌ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَوْ حُطَيْبٌ وَغُثَمَانُ۔

۱۱۸۳ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُلَّانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَافٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَلَبٍ فَقَالَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ حَلَصٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ دَخَرْنِي هَذَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

بَابُ ۷۳۱ رَفْعُ الْمَدِينِ

دونوں ہاتھ اٹھائے

۱۱۸۳ حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعات ادا فرما کر اٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذنوں تک اٹھاتے تھے کہ جس طریقہ سے شروع نماز میں اٹھاتے تھے اور کھینچ کر دو رکعت کے واسطے اٹھتے تو دونوں ہاتھ مؤذنوں تک اٹھاتے تھے۔

باب: قعدہ اولی کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک

اٹھانا

۱۱۸۵ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے اور جس وقت دو رکعت ادا فرما کر اٹھتے اس طریقہ سے مؤذنوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

باب: دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا اور بحالت نماز

اللہ عز وجل کی تعریف کرنا

۱۱۸۶ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے تو مؤذن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حکم فرمایا ان حضرات کو لوگوں کے ہمراہ جماعت کے ہمراہ امامت کرنے کا تو انہوں نے امامت شروع فرمائی کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کی صف کو چھوڑتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اول میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تائیدیں بجا شروع کر دیں تاکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کام ہو

فی الیقام الی الرکعتین الاخرین

۱۱۸۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَالْقَلْبِيُّ لَمْ يَلَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُجِيبِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَفَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الشَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ غَمَزَ وَرَقَ بِيَدِهِ حَتَّى يُعَادِيَ بِهِمَا مَكْنِيَةً مِمَّا صَنَعَ جِئَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

باب: ۳۲ رفع اليدين للقيام إلى الرکعتین

الاخرین حدوا المنکبین

۱۱۸۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو غَمَزَ ابْنِي يَسَافَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو غَمَزَ ابْنِي النَّبِيُّ ﷺ تَهْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُزَيِّجَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوعَيْنِ يَرْفَعُ بِيَدِهِ حَذْوًا حَذْوًا وَالْمَنْكَبَيْنِ.

باب: ۳۳ رفع اليدين وحمد الله

والتناء عليه في الصلاة

۱۱۸۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَرْوِجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِلْعَيْ نِسْنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ فَخَضِرَتِ الصَّلَاةُ فَخَاءَ الْمَرْبُورِ إِلَى ابْنِ نَجْمٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُلْصِقَ النَّاسَ زِيَامَهُنَّ فَخَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّقَ الشُّعُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصُّبْحِ الْمُسْتَقْدَمِ

کے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہیں لیکن حضرت ابو بکر جیو نماز میں کسی جانب دھیان نہیں فرماتے تھے۔ جس وقت بہت زیادہ تالیاں بج گئیں تو ان کو معلوم ہوا کہ کوئی واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے دیکھا تو رسول کریم ﷺ جلوہ وجود ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر جیو کو اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ انہوں نے دونوں ہاتھ کو اٹھایا اور اللہ عز و جل کی تعریف بیان فرمائی اور اس کی شان و اوصاف (بحالت نماز ہی) بیان فرمائی۔ رسول کریم ﷺ نے اس ارشاد پر پھر اٹکے پاؤں پیچھے کی جانب آگئے اور رسول کریم ﷺ آگے کی جانب بڑھے۔ آپ ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو حضرت ابو بکر جیو نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو جس وقت اشارہ کیا تھا تو تم کس وجہ سے کھڑے نہیں رہے۔ حضرت ابو بکر جیو نے (تواضع اور انکساری سے) ارشاد فرمایا کہ کیا یہ مناسب ہے کہ ابوقحافہ (یہ حضرت ابو بکر جیو کے والد ماجد کی کنیت ہے) کے لڑکے کو یہ لائق ہے کہ رسول کریم ﷺ کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا تم کو کیا ہو گیا کہ تم لوگ تالیاں بجاتے ہو۔ یہ عمل تو دراصل خواتین کا ہے۔ جس وقت تم کو بحالت نماز کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔

باب: بحالت نماز ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے سے متعلق ۱۱۸۷: حضرت جابر بن سمرہ جیو سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بابر تشریف لائے ہم لوگ نماز میں ہاتھ اٹھا رہے تھے (سلام کیلئے یعنی اشارہ لوگوں کو سلام کرتے یا سلام کا جواب دیتے) آپ ﷺ نے فرمایا کیا حالت ہے ان لوگوں کی ہاتھ اس طریقہ سے اٹھاتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ شرعاً قسم کے گھوڑوں کی ذیمن (ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون کرو (یعنی بلا ضرورت اس قسم کی حرکات نہ کرو)۔

۱۱۸۸: حضرت جابر بن سمرہ جیو سے روایت ہے کہ ہم لوگ

وَضَعَ النَّاسُ يَافِي نَحْنُ يُؤَدُّوهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْبَرُوا عَلَيْهِ اللَّهُ فَلَمَّا نَهْمَ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَلْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَى حَمَّا أَثَ قَرَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيْهِ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ وَرَعَ الْفَقِيرُ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذَا أَرَمْتَ الْبَلَدَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَجِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَسْبِقُ لِأَبِي أَمَى فَحَافَةُ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالَكُمْ صَفَعْتُمْ إِنَّمَا التَّضْفِيعُ لِلْبَيْتَاءِ لَمْ قَالَ إِذَا نَأْتَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَتَسْبِعُوا۔

بَابُ ۳۳ السَّلَامُ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ ۱۱۸۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسْتَشَبِّ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَيْمِمْ بْنِ حَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَرَّحَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ وَابْعُزُوا أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا نَأْتُهُمْ وَابْعُزُوا أَيْدِينَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهُمَا أَذْنَانِ الْحَيْلِ الشَّمْسِ اسْكُتُوا فِي الصَّلَاةِ۔

۱۱۸۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا حالت ہے ان لوگوں کی جو کہ ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریعت مجوسی کی دہیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لے اور زبان سے السلام علیکم السلام علیکم کہے۔

باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے

دینا کیسا ہے

۱۱۸۹: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دے دیا۔

۱۱۹۰: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے واسطے تحریف لے گئے کچھ لوگ آپ کے پاس سلام کرنے گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کیا کام کرتے تھے سلام کے جواب میں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ کو دونوں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۹۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

۱۱۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک کام کے واسطے بھیجا۔ میں جس وقت واپس آیا تو آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے میری جانب اشارہ فرمایا جس وقت نماز سے فراموش ہو گئی تو مجھ کو بائیں

لَا اِقْدَعُ عَنْ مُسْعِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَيْضِ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ مُصَلِّيَ حَلَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ مَا بَانَ هُوَ كَأَنَّ يُسَلِّمُونَ بِأَيْدِيهِمْ غَالَتَا أَذُنَا بَحَلِيٍّ مُعْسَسَ أَمَا بَنَجْمِي أَخَذَهُمْ أَنِ يُضَعَّ يَدُهُ عَلَى فُجَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

باب ۳۵ رد السلام بالإشارة

فی الصلاة

۱۱۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَحْمَرَ عَنْ بَابِلٍ صَاحِبِ النَّعَاءِ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ۔

۱۱۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَةَ قَالَ أَمَّا عُمَرُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ يُصَلِّيُ فَوَيْلٌ مِمَّنْ دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ صُهَيْبٌ وَخُجْرٌ مَعَهُ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُبَشِّرُ بِيَدِهِ۔

۱۱۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يُقَالُ ابْنُ خُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔

۱۱۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّوْثَرِ عَنْ خَابِرِ قَالَ بَغِيضِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَافَ نَهَ أَذْرَئَهُ وَهُوَ يُصَلِّيُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَسَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ

اِبْنًا وَآثًا اُصْلِيْ وَآثًا هُوَ مُوَحَّدٌ - يَوْمِيَّهِ اِلَى الْمُشْرِقِيْ -

اور فرمایا کہ تم نے مجھ کو ابھی ابھی سلام کیا تھا۔ لیکن میں نماز میں مشغول تھا اس لئے میں جواب نہ دے سکا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ مبارک جانب مشرق تھا۔

خلاصہ الباب : ہو سکتا ہے کہ اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب میں ہوں اور گناہ بھی ہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے۔

۱۱۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو کسی جگہ پر بھیج دیا جس وقت میں واپس آیا تو آپ ﷺ سواری پر تشریف لے جا رہے تھے جانب مشرق اور جانب مغرب پھر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ پھر میں نے سلام کیا آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے آواز دی کہ اتے جابر! لوگوں نے بھی آواز دی اور کہا کہ اسے جابر! اور میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔

باب: نماز کے دوران ننگریوں کو

بنانا منع ہے

۱۱۹۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس وقت کوئی شخص نماز کی حالت میں: دو اس کو چاہئے کہ وہ (سانے سے) ننگریاں نہ بنائے کیونکہ رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے۔

باب: ایک مرتبہ ننگریوں کو بنانے کی اجازت

سے متعلق

۱۱۹۵: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم (بحالت نماز) ننگریاں بنانا ہی ہوں تو تم ایک مرتبہ ننگریاں نہ بنادو۔

۱۱۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ التَّمْلِجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ خَابُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْفُحْرِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَقَعَتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ بَيْسُورٌ مُشْرِقًا أَوْ مُغْرِبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَنشَأَ بَيْنَهُ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَنشَأَ بَيْنَهُ فَأَنْصَرَفْتُ فَتَأْتِيَنِي بِجَابِرٍ فَتَذْأِي السَّاسَ بِأَجَابِرٍ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَصْبِيْ -

باب ۳۶۱: النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الْحَصَى

فِي الصَّلَاةِ

۱۱۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَالْقَعْقَاطِيُّ عَنْ شُعْبَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسُحُ بِالْحَصَى فَإِنَّ الرُّخَصَةَ تَوَاحِدُ -

باب ۳۶۲: الرُّخَصَةُ فِيهِ

مَرَّةً

۱۱۹۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْدَ اللَّهِ ابْنَ الْقَمَرَانِيِّ عَنِ الْكُوزَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَافِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ لَكَ فَمَرَّةً.

خلاصہ الباب یعنی نماز میں بار بار یہ حرکت نہ کرو جگہ اگر بحالت مجبوری اس طرح سے کہرا ہی ہو تو ایک ہی مرتبہ (یکبارگی) نکلے گا۔ لیکن نہ کرنا افضل ہے۔ امام محمد ہی یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر چار عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔ (جانی)

باب ۳۸ النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

فِي الصَّلَاةِ

۱۱۹۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوفَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ تَابِثِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُرَفِّعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَأَشَدُّ قَوْلَهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالُوا لَيْتَنِي عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَيْتَنِي خَطَفَ أَبْصَارَهُمْ۔

۱۱۹۷ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَذَلَهُ اللَّهُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَخَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ يَلْتَمِعْ بَصَرَهُ۔

باب ۳۹ التَّشْرِيدُ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۹۸ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أبا الْأَخْوَصِ يُخْبِرُنِي أَنَّ جُلَيْسَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَنَّبِ وَابْنَ الْمُسَنَّبِ خَالِسَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا دَرَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُضِلًّا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَمِثْ فَإِذَا ضَرَفَ وَخَفَا انْصَرَفَ عَنْهُ۔

باب: بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۹۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ انکی آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جائے گی۔

۱۱۹۷ حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو وہ اپنی آنکھیں آسمان کی جانب نہ اٹھائے ورنہ کہیں اس کی آنکھوں کی روشنی نہ ضائع ہو جائے۔

باب: نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے

۱۱۹۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل بندہ کی جانب اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جس وقت تک وہ بندہ نماز کی حالت میں کھڑا رہتا ہے اور وہ اُس طرف یا دوسری طرف نہیں دیکھتا اور جس وقت وہ چہرے کا رخ موڑ لیتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اس کی جانب سے چہرہ موڑ لیتا ہے۔

۱۱۹۹ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نماز پڑھنے کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کی اچک ہے جو کہ نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۰۰ یہ روایت مذکورہ بالا روایت جیسی ہے۔

۱۲۰۱ یہ روایت مذکورہ بالا جیسی روایت ہے۔

۱۲۰۲ حضرت ابو عقیلہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ نے فرمایا نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطان کا اچک لینا ہے حالت نماز میں۔

باب نماز میں ادھر ادھر دیکھنے

کی اجازت

۱۲۰۳ حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز پڑھتے تو ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی اقدام میں نماز ادا کی کھڑے ہو کر اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکرؓ عجمی کی آواز کو ہم نہیں سنایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہماری جانب دیکھا (حالت نماز میں) تو ہم لوگ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا: ہم لوگ بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا تم اس وقت ملک فارس و روم کے لوگوں جیسے کام انجام دے رہے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور ان کے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنے

۱۱۹۹ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدَةُ عَنْ أَنَسَتْ بِنِ أَبِي الشَّعَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْيَقَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ إِحْيَا لِمَنْ يَحْيِلُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ.

۱۲۰۰ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ عَنْ أَنَسَتْ بِنِ أَبِي الشَّعَاءِ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۲۰۱ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَءِيلُ بَلْ عَنْ أَنَسَتْ بِنِ أَبِي الشَّعَاءِ عَنْ أَبِي عَظِيمَةَ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۱۲۰۲ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ جَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعَاءُ عَنْ بَنِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي عَظِيمَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ إِحْيَا لِمَنْ يَحْيِلُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ.

بَابُ ۷۰ الرُّخْصَةُ فِي الْإِلْفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

بَيِّنَاتٌ وَشِعَالٌ

۱۲۰۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْبِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ وَرَأَيْتُهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يُحْكِرُ مُسْمِعُ النَّاسِ تَكْبِيرَةً قَالَتْ يَا قُرَآنَا جَاءَنَا فَانْشَرِ الْيَا لَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاةِ قُرَآنَا إِنْ مَسَّ سَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ إِنَّمَا تَفْعَلُونَ فَعِلْ قَارِسَ وَالرُّومَ يُعْمَلُونَ عَلَى مَلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا انْشَرُوا بِتَكْمِلِكُمْ إِنْ صَلَّيْتُمْ قَائِمًا فَصَلُّوا جَاءَنَا وَإِنْ صَلَّيْتُمْ قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا.

اماموں کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

۱۲۰۳ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن پیچھے کی جانب نہ پھیرتے تھے۔

۱۲۰۴ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو الْمُضَنَّبِيُّ عَنْ حُزَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ تَوْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَبِهُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ حَلَفَ عَلِيٌّ بِهِ۔

بحالت نماز رخ بدلتا:

واضح رہے کہ نماز کی حالت میں چہرہ اور رخ دوسری جانب پھیر لینا یہ تو بالکل ہی درست نہیں ہے اور اس طریقہ سے نماز ادا نہیں ہوگی لیکن انکرا اتفاق سے ضرورت کی وجہ سے تنکھیںوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی گنجائش ہے اگرچہ اس کی عادت بنالینا درست نہیں ہے جیسا کہ بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

باب: بحالت نماز سانپ اور بچھو قتل کر ڈالنا

بَابُ ۷۴ قَتْلُ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

درست ہے

فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ وَثَوْبٍ وَهُوَ أَبُو ذُرَّيْجٍ عَنْ ثَعْمَانَ عَنْ ثَعْبَانَ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ تَوْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ الْأَسْوَدَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۰۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جِسَامٌ وَهُوَ أَبُو أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَعْمَانَ عَنْ ثَعْبَانَ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ تَوْبَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَقْتُلُ الْأَسْوَدَ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۰۷ حضرت ابو قتادہ جنبل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ غَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ خَائِلٌ أَمَانَةً فَإِذَا سَجَدَ وَادَّعَاهَا وَإِذَا قَامَ وَقَعَاهَا۔

۱۲۰۸۔ حضرت ابو قتادہ غزنوی سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کی امامت فرماتے تھے اور آپ ﷺ امامہ بنت ابوالاعصیٰ کو اٹھائے ہوئے تھے اپنے مبارک کاندھوں پر اور جس وقت آپ ﷺ رکوع فرماتے تھے تو بخفا دیتے تھے پھر جس وقت جہد سے فراغت ہوتی تو اٹھایا کرتے تھے۔

باب: نماز میں چند قدم قبل کی

طرف چلنا

۱۲۰۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ سے روایت ہے کہ میں نے دروازہ کھلویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز اٹھنے میں مشغول تھے اور دروازہ قبلہ کی جانب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب یا بائیں جانب چل دیئے اور دروازہ کھولا پھر نماز ادا فرمائے گئے۔

باب: نماز کی حالت میں دستک دینا

۱۲۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کے واسطے بیچ ہے اور خواتین کیلئے دستک ہے یعنی نماز میں کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آ جائے تو مردوں کو بسمان اللہ کہنا چاہئے اور خواتین کو بیچ کی بجائے دستک دینا چاہئے۔

۱۲۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے واسطے بیچ ہے یعنی بسمان اللہ کہیں اور خواتین کے واسطے دستک دینا (یعنی جالی بھانا) ہے۔

باب: بحالت نماز بسمان اللہ کہنا

۱۲۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کے واسطے بیچ ہے اور خواتین کے لیے

۱۲۰۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مِلْجَمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ خَائِلٌ أَمَامَةَ بَنِي أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَتِيقِهِ فَإِذَا رَجَعَ وَصَعَهَا فَإِذَا قَرَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا۔

بَابُ ۷۳۲ الْمَشْيُ أَمَامَ الْقِبْلَةِ

خَطَى سِيرَةً

۱۲۰۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ زَادَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سَبْأٍ أَبُو الْفَلَاحِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَائِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَضَلَّةٍ۔

بَابُ ۷۳۳ التَّصْفِيقُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَالْفُطَيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّصْفِيقُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَآدَةُ مَنْ الْمُثَنَّى فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۱۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أُمَّ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّسِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

بَابُ ۷۳۴ التَّصْفِيقُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَآدَةُ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا

دیکھ دیتا ہے۔

عَنْدَ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الشَّيْخُ لِلرَّجُلِ وَالنَّضْبِيُّ لِلنِّسَاءِ۔

۱۲۱۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الشَّيْخُ لِلرَّجُلِ وَالنَّضْبِيُّ لِلنِّسَاءِ۔

۱۲۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مذکورہ بالا مضمون کی
طرح ہے۔

باب: نماز کی حالت میں کھڑا کرنا

۱۲۱۴ حضرت علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ میرا ایک وقت مقرر تھا کہ میں
اس وقت خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور میں جس وقت
حاضر خدمت ہوتا تو پہلے اجازت حاصل کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اقدس فرمادیتے
اور میں اندر داخل ہو جاتا اور اگر فارغ ہوتے تو اجازت عطا فرما
دیتے۔

۱۲۱۵ ابن جری سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری کے واسطے
میرے دو وقت مقرر تھے ایک تو رات کا وقت دوسرے دن کا
وقت تو جس وقت بھی رات میں داخل ہوتا تو آپ ﷺ کھائیں
دیا کرتے تھے۔

۱۲۱۶ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایک ایسا درجہ تھا کہ جو کسی
دوسرے کا نہ تھا۔ میں ہر روز صبح کے وقت خدمت القدس میں
حاضر ہوا کرتا تھا اور السلام علیکم یا نبی اللہ کہتا تھا اگر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کھارہے تو میں اپنے مکان واپس آ جاتا ورنہ میں اندر
داخل ہو جاتا۔

باب ۴۵۵ التَّحَنُّنُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِثُ بْنُ
الْمُعْبَرِ عَنْ أَبِي الْحَرِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ أَبِي
عَمْرٍو بْنِ حَرِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَ اللَّهِ بْنُ نَحْيٍ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ كَانَ يُبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَاعَةً إِنْهُ فَإِذَا أَتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ إِيَّاهُ وَخَذْتُهُ
بُصْلَى فَتَضَخَّ دَخَلْتُ وَإِنْ وَخَذْتُهُ فَإِذَا آوَدَ إِيَّاهُ۔

۱۲۱۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ أَبِي الْحَرِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي نَحْيٍ قَالَ
قَالَ عَلِيٌّ كَانَ يُبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَذْحَلُونَ مَذْحَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَذْحَلٌ بِالنَّهَارِ
فَكَفْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَضَخَّ إِيَّاهُ۔

۱۲۱۶ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ مَذْحُولَ
قَالَ حَدَّثَنِي عَنْدَ اللَّهِ بْنِ نَحْيٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَلِيٍّ كَانَ يُبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْخُذُ مِنَ الْمَذْحَلِ فَكَفْتُ إِيَّاهُ كُلَّ
سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامَ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ اللَّهِ فَإِنْ تَضَخَّ
انْصَرَفْتُ إِلَى أَقْبَلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

باب: نماز کے دوران رونے سے متعلق

۱۲۱۷ حضرت مطرف نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

باب ۴۵۶ الْمُبْكَاؤُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۷ أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَنْدَ اللَّهِ عَنْ

خبر ملے۔) سے روایت نقل کی ہے کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول تھے اور آپ ﷺ کے مبارک ہینے سے اس طرح کی آواز محسوس ہو رہی تھی کہ جس طرح کی آواز نکلتے (ہانسی) میں سے آتی ہے۔

عَمَادٌ نَبِيٍّ سَلَّمَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ نَابِثٍ النَّبِيِّ عَنْ مُطَرِّبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ وَلَحُوقُهُ أَزْوَجُ كَأَزْوَجِ الْمُرُحْلِ بَغْيِي بَغْيِي۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ خوف خداوندی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور بحالت نماز اس طریقہ سے رونما درست ہے۔

باب: بحالت نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق
۱۲۱۸ حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ادا فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے۔ ہم نے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر ارشاد فرمایا کہ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور اپنا ہاتھ پھیلا یا کہ جس طریقہ سے کہ کسی شے کو پکڑتے ہیں پس جس وقت نماز سے فراغت ہو گئی تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے آپ کو نماز کے دوران اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو بھی آپ کو نہیں کرتے دیکھا اور نہ سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن ملعون شیطان ایک آگ کا شعلہ ہے۔ ہم نے منہ میں لگانے کے واسطے آیا تھا۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ خدا کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی۔ اُس وقت بھی وہ پیچھے کی جانب نہیں ہٹا تو میں نے چاہا کہ اُس کو پکڑ لوں لیکن خدا کی قسم! اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھ کو خیال نہ رہتا تو میں اُس کو ہاتھ لیتا پھر صبح کو مدینہ کے لڑکے اُس سے بھیجتے۔

باب ۴۷۷ لَعْنَةُ الْإِبْلِيسَ فِي الصَّلَاةِ
۱۲۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ أَبِي وَهَبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رُبَيْعَةُ بْنُ بَرِّدَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الْقُرَظَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَسْبَعًا يَقُولُ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَمَلُ بِلَعْنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَتَسْطِ بِيَدِهِ كَمَا يَتَقَوَّلُ شَيْئًا قَلَمًا فَرَعَ مِنَ الصَّلَاةِ قَلَمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قُلْ ذَلِكَ وَرَأَيْتُكَ تَسْطُ بِذَلِكَ قَالَ إِنْ عَذُوَ اللَّهُ الْإِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ يَتَخَفَعُهُ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتَ اَلْعَمَلُ بِلَعْنَةِ اللَّهِ قَلَمٌ يَتَأَخَّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ كَرَّرْتُ أَنْ اَحْذَرَهُ وَاللَّهُ لَوْ لَا دَعْوَةُ آخِنَا سُلَيْمَانَ لَاصْطَحَ مُؤَلَّفًا بِهَا يَلْبَغُ بِهِ وَلَدَانِ اَعْلَى اَلْمَدِينَةِ۔

سلیمان علیہ السلام کی دعا:

مطلب یہ ہے کہ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھ کو ایسی سلطنت عطا فرما جو کہ میرے بعد کسی دوسرے کو حاصل نہ ہو اور اللہ عزوجل نے شیطان ہوا اور پرندے سب کے سب ان کے تابع کر دیئے تھے۔ پس اگر رسول کریم ﷺ اس جن کو پکڑ کر اپنا تابع بنالیتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی جوا امتیازی خصوصیت ہے وہ کم ہو جاتی۔ اس لیے آپ ﷺ نے اس جن اور شیطان کو چھوڑ دیا۔

باب ۷۳۸ فی الصَّلَاةِ

۱۲۱۹ أَخْبَرَنَا عَجِيزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنِ الرَّهْطِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ هُرَيْرَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَقَلْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَغْرَابِي وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ أَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحْضًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا قَلْنَا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَغْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَحَّرْتَ وَابِيعًا بِرَبِّهِ رَحْمَةُ اللَّهِ غَرُوبًا.

خلاصہ الباب : یعنی وہ اللہ عزوجل کی رحمت عام بھی تم نے اس طرح دعا مانگ کر اس کو کھدو کر دیا اور تم نے دعا اپنے اور میرے واسطے مانگ کر رحمت خداوندی کم کر دی۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز گفتگو کرنا درست نہیں ہے ورنہ آپ ﷺ نماز کی حالت ہی میں اس کو یہ پہلے فرما دیتے۔

۲۲۰ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّهْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ قَالَ أَخْفَضَهُ مِنَ الرَّهْطِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَغْرَابًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَتَعَبَّيْتُ ثُمَّ قَالَ أَللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحْضًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَحَّرْتَ وَابِيعًا.

۱۲۲۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُوْسَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِحَاجِلِيَّةٍ فَهَاءَ اللَّهُ بِالْمَدِينَةِ وَإِنَّ رَجُلًا مِنَّا يَتَطَرَّوْنَ قَالَ ذَلِكَ خِيءٌ يَجْعَلُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدُّهُمْ وَرَجُلٌ مِنَّا يَتَوَلَّى الْكُفَّانَ قَالَتْ نَأْتُوهُمْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ مِنَّا يَحْطُونَ قَالَتْ كَانَ سَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَحْطُ قَسْرًا وَافَقَ خَطُّهُ فَذَلِكَ قَالَتْ وَنَبِيٌّ آتَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ

باب : دوران نماز گفتگو کرنے سے متعلق

۱۲۱۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز میں مشغول ہو گئے کہ ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا (جس وقت آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے) کہ اے خدا مجھ پر رحمت فرما اور حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور کسی دوسرے پر رحمت نہ فرما پس جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو اس گاؤں والے سے فرمایا کہ تم نے بڑی نعمت کی قدر کم کر دی۔

خلاصہ الباب : یعنی وہ اللہ عزوجل کی رحمت عام بھی تم نے اس طرح دعا مانگ کر اس کو کھدو کر دیا اور تم نے دعا اپنے اور میرے واسطے مانگ کر رحمت خداوندی کم کر دی۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز گفتگو کرنا درست نہیں ہے ورنہ آپ ﷺ نماز کی حالت ہی میں اس کو یہ پہلے فرما دیتے۔

۱۲۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کا رہنے والا شخص مسجد میں حاضر ہوا اور دو رکعت ادا کر کے کہنے لگا کہ اے خدا مجھ پر رحمت فرما اور محمدؐ پر رحمت فرما اور نہ تم ہمارے ساتھ کسی پر بھی اور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم نے ایک کھلی ہوئی بات کو (یعنی رحمت خداوندی کو) جھک کر دیا۔

۱۲۲۱ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ بھی گذر رہا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل نے اسلام نازل فرمایا اور ہمارے میں سے کچھ لوگ بد فاقی (یعنی برا شگون) لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے قلوب کی حالت ہے تو برا شگون لینا کسی کام سے ان کو نہ منع کرے۔ پھر میں نے کہا کہ ہمارے میں سے کچھ لوگ نجوی لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ہرگز نجوی لوگوں کے پاس نہ جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے میں سے بعض لوگ کبیریں سمجھتی لیتے ہیں یعنی زمین کے اوپر یا کسی کاغذ وغیرہ پر لائن کھینچ لیتے ہیں آئندہ کی

بات کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پیغمبرؐ حضرات انبیاء میں سے کبیر کی کھینچا کرتے تھے (دو پیغمبر حضرت اور یس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور علم دل ان کی ایجاد ہے) اب جس شخص کی کبیر میں ان کی کبیر بھی ہوں تو درست ہے اور کھینچنے کی کھینچ ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ کبیریں ان کی کبیر جیسی ہیں یا نہیں؟ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ پھر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ رہا نماز کی حالت میں کہ اس دوران ایک شخص کو حالت نماز میں چھیک آگئی۔ میں نے نماز کے دوران یہ سنا کہ اللہؐ کہتا تو اس پر لوگ مجھ کو غور سے دیکھنے لگ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری والدہ میرے اوپر روئے (مطلب یہ ہے کہ میرا انتقال ہو جائے تم لوگ مجھ کو کس وجہ سے غور سے دیکھ رہے ہو) یہ بات سن کر لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے مجھ کو خیال ہوا کہ مجھ کو خاموش رہنے کو فرما رہے ہیں۔ اس وجہ سے میں خاموش رہا۔ جس وقت رسول کریمؐ کو نماز سے فراغت ہوگئی تو آپؐ سلیقہ نے مجھ کو بلایا۔ پھر میرے والدین آپؐ پر قربان آپؐ نے نہ تو مجھ کو مارا اور نہ مجھ کو ذلت لپٹ کی اور نہ ہی مجھ کو برا کہا۔ میں نے کوئی تعلیم دیئے والا آپؐ سے قبل یا آپؐ کے بعد آپؐ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تعلیم دینے کے حوالہ سے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا نماز کی حالت میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بات لوگوں کو نہیں کرنا چاہیے۔ نماز میں توسیع ہے یا تکبیر ہے یا تلاوت قرآن ہے۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں چلا گیا کہ جس کو میری باندی چرایا کرتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ احد نامی پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے) اس کی جانب گیا تو میں نے دیکھا کہ بھڑکیا ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے پھر آفر میں آدی تھا جس طریقہ سے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے مجھ کو بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اس کو ایک کدہ مارا پھر میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا اور یہ بات (باندی کا مارتا) مجھ کو

عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بَرَعْتُكَ اللَّهُ فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَصَابِهِمْ فَقُلْتُ وَالْكَلِّ أَمَنَةً مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ قَضَرَتِ الْقَوْمُ بِأَبْدَانِهِمْ عَلَى أَصَابِهِمْ قُلْنَا وَابْنُهُمْ يُسْكَنْزِلُنِي لِكَيْ سَخَتْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي بَابِي وَأَمَرَنِي هُوَ مَا صَرَفَنِي وَلَا تَجْهَرَنِي وَلَا تَسْبِي مَا وَابْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا بِهِ قَالَ إِنْ صَلَوَاتَا هَذِهِ لَا تَصْلُحُ وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّهُ هُوَ النَّسِيحُ وَالْكَفِيرُ وَيَلَاؤُهُ الْقُرْآنُ قَالَ ثُمَّ أَهْلَعْتُ إِلَى عُثْمَانَ لِي تَرْغَاها خَادِمُهُ لِي فِي قَبْلِ أُعْيِدَ وَالْعَوَابِيَّةُ وَإِنِّي أَهْلَعْتُ فَوَعَدْتُ الْبُذْبُ قَدْ فَعَلْتُ مَبْهًا سَلَاوِ وَأَنَا رَجُلٌ مِّنْ نَّبِيٍّ أَذَمَّ أَسَمْتُ حَمْدًا يَأْتَسِفُونَ فَصَغَّرْتُهَا صَخْرَةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَزَّمُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَغْفِيهَا قَالَ أَدْعَاهَا فَقَدْ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِينَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَغْفِيهَا۔

بہت زیادہ تا گوار گذار میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس کو آزاد نہ کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بالاول (چنانچہ میں باا کر لے آیا اس پر رسول کریمؐ نے اس سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ اس باندی نے جواب دیا آسمان پر ہے۔ آپ نے فرمایا یہ عورت صاحب ایمان ہے تم اس کو آزاد مرو۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف کے بارے میں حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اللہ عزوجل کی صفات کو بیان کرنے والی احادیث میں سے ہے اور اس میں دو مذاہب ہیں ایک تو یہ کہ بغیر غور و فکر کے ان پر ایمان لا یا جائے اور اس بارے میں انسان کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ عزوجل بھی کوئی شے نہیں ہے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل کے بارے میں تاویل کرنا کہ جو تاویل اس کے شایان شان ہے۔ بہر حال یہ مسئلہ دراصل علم کلام اور عقائد سے متعلق ہے اس جگہ مقبوم حدیث شریف سمجھنے کے واسطے اس قدر تشریح کافی ہے کہ جس وقت اس باندی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ باندی تو حید کی قائل ہے اور وہ عورت مشرک نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے آسمان میں سے مراد دراصل قدرت خداوندی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ با شہ حاضر و ناظر ہے اور حضرات محدثین کرام علیہ السلام نے اس مسئلہ پر تفصیلی کام فرمایا ہے۔ شرح شعاع میں حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلو پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۱۲۲۲۔ حضرت زید بن ارقم حبشہ سے روایت ہے کہ پہلے ہر ایک آدمی اپنے ملے والے شخص سے حالت نماز میں گفتگو کیا کرتا تھا۔ رسول کریم ﷺ کے سامنے آپس جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ** یعنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے لیے کھڑے رہو نا موسیٰ کے ساتھ چنانچہ اس دن سے ہم لوگوں کو حکم ہوا خاموش رہنے کا۔

۱۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپ جواب عطا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک مرتبہ خدمت اقدس میں سلام عرض کیا آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول تھے تو آپ ﷺ نے جواب عطا نہیں فرمایا۔ جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حالت نماز میں نیا حکم دیا کہ تم لوگ نہ گفتگو کرو مگر خدا کو یاد کرو اور تم

۱۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا بَخْسِيُّ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي حَلْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ سَيْلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّامِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْخَاطِبَةِ عَلَى غَيْرِ رِسْوَالٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَزُولَ عَلَيْهِ الْأَيْدِي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَائِمِينَ فَأَمَرَنَا بِالشُّكُوتِ۔

۱۲۲۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِيْثَةَ وَاسْمُهُ بَخْسِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْقَابِسِيُّ بْنُ يَزِيدَ الْخُرَمِيُّ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَلْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهَذَا حَدِيثُ الْقَابِسِيِّ قَالَتْ كُنْتُ ابْنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ قِرْدٌ عَلَى قَاتِنَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ أَتَانِي إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

کو نہیں مناسب ہے دوسری کوئی گفتگو کرنا اور تم کھڑے رہو خدا کے سامنے خاموشی کے ساتھ یا فرمانبرواری کے ساتھ۔

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے آپؐ جواب دیا کرتے تھے ہم لوگ جس وقت ملک حبشہ سے واپس آئے تو آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ مجھ کو اپنے پاس اور فاضل کی فکر لاحق ہوئی۔ (یعنی قسم قسم کے پرانے اور نئے نئے خیالات آتے گئے) اور اس کا فہم ہوا کہ آپؐ نے کس وجہ سے جواب نہیں عنایت فرمایا؟ جس وقت آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل جس وقت چاہتے ہیں یا فرمان جاری فرما سکتے ہیں۔ اب اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ دورانِ نماز گفتگو نہ کی جائے۔

باب: جو شخص دو رکعت ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو

جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے

۱۲۲۵: حضرت عبداللہ بن حنفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نماز پڑھائی تو دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہو گئے۔ درمیان کا قعدہ نہیں کیا لوگ بھی آپؐ کو سلام کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جس وقت آپؐ نے نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم لوگ سلام کے اٹھا رہے کہ اس دوران آپؐ نے تکبیر پڑھی اور دیکھ دیکھ کر ماتے بیٹھے بیٹھے سلام سے قبل پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن حنفیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپؐ کو سلام کے اور تھا (مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے دو رکعت میں سلام نہیں فرمایا) تو آپؐ کو سلام کے بعد فرمایا بیٹھے بیٹھے سلام کے پھر سترے قبل۔

باب: جس شخص نے دو رکعت ادا کر کے بھول کر سلام پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب دو شخص کیا کرتے؟

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے

یَعْنِ أَخَذَتْ فِي الصَّلَاةِ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا إِلَّا بِدَعْوَةِ اللَّهِ وَمَا يُعْنِي لَكُمْ وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

۱۲۲۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي سَعُودٍ قَالَ كُنَّا نَسْلِقُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبْرَةً عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْخَلِيفَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاتَّخَذَنِي مَا قَرَّبْتُ وَمَا بَعْدُ فَحَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَخَذَتْ مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۷۴ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ

مِنْ اثْنَتَيْنِ نَكَبًا وَلَمْ يَتَّخِذْ

۱۲۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَيْبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُعَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخَيَّرْتُ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَحِلْسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ ثُمَّ فَسَدَ سَخَطَيْنِ وَهُوَ خَلَسَ قُلْتُ السَّلَامُ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَتَّابُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُعَيْنَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ قَامَ الصَّلَاةَ وَعَلَيْهِ خُلُوسٌ فَسَدَ سَخَطَيْنِ وَهُوَ خَلَسَ قُلْتُ السَّلَامُ۔

بَابُ ۷۵ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ اثْنَتَيْنِ

نَكَبًا وَتَكَلَّمَ

۱۲۲۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ سَعْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ

نے نماز ظہر یا نماز عصر ادا فرمائی۔ (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں بھول گیا) تو دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ ایک گزنی کی جانب تشریف لے گئے جو کہ مسجد میں تھی بونی تھی اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا آپ ﷺ اس وقت عصر میں تھے اور جدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ لوگوں نے بیان کیا کہ جو کہتا ہے کہ نماز کی رکعات میں کمی واقعی ہوگئی ہے یعنی چار رکعات کے بدلے دو رکعات ہی باقی رہ گئی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عمرؓ موجود تھے وہ بھی ڈر گئے اور آپ ﷺ سے کچھ نہ کہہ سکے اس وجہ سے کہ آپ ﷺ عصر کے عالم میں دکھائی دے رہے تھے اور ایک آدمی ایسا تھا کہ جس کے دونوں ہاتھ بے بس تھے۔ اس کو ذوالیدین (یعنی بے ہاتھ والا) کہہ کرتے تھے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ بھول گئے ہیں یا ناسم ہوگئی ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسی طرح سے ہو کہ جس طرح سے ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! اسی طرح سے ہو یا رسول اللہ! آپ ﷺ پھر تشریف لائے (مصلیٰ کی جانب) اور جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی اس کو ادا فرمایا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور بعد فرمایا معمولی عہدہ کے برابر یا اس سے کچھ کم پھر سر اٹھایا اور تکبیر کی۔

۱۲۳۸ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دو رکعت ادا فرما کر فراغت فرمائی (بعد بھول کے) تو ذوالیدین بیڑے نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے؟ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کیا ذوالیدین درست کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے کمرے ہو گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور ایک عہدہ فرمایا معمولی عہدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل عہدہ فرمایا۔ پھر سر اٹھایا پھر عہدہ فرمایا

وَهُوَ ابْنُ دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوَتِي الْغَيْبِي قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَيْكِي نَبِيْتُ قَالَ فَضَلِّي بِنَا رَمَعَتِي ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى حَتَبَةِ مَرْوَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَصَا وَ حَرَّحَتْ الشَّرْعَانِ مِنْ تَوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقْصَرَبَ الصَّلَاةَ وَهِيَ الْقَوْمِ أَوْ تَكْمِلُ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا إِنَّ يُكَلِّمَانِ وَهِيَ الْقَوْمِ وَخَلَّ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ كَانَ يُسْمَى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبَيَّنْتَ أَمْ فَصِرَبَ الصَّلَاةَ قَالَ لَمْ أَسْأَلْ وَلَمْ تَقْصِرِ الصَّلَاةَ وَقَالَ كَمَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَخَاةَ فَضَلِّي الْيَدَى كَانَ تَرْمَحُهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ عَمَّرَ فَسَخَدَ مِنْ سَعْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَعَمَّرَ ثُمَّ سَخَدَ مِنْ سَعْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ عَمَّرَ۔

۱۲۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَبَ الصَّلَاةَ أَمْ نَبِيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَلَّى النَّبِيَّ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ عَمَّرَ فَسَخَدَ مِنْ سَعْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

وَأَنَّهُ تَمَّ سَجْدَةً مِّنْ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ تَمَّ رَفْعَ۔
۱۲۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ

عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَضْرِ قَسَلَتْهُ فِي رُكْعَتَيْهِ فَقَامَ
ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَفَصْرَبَ الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ
سَبَّحْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَأَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَصَدَّقِي ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَاتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ تَعْدُ النَّسْلَبَ۔

۱۲۳۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ
أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْرَاطِمْ أَنَّهُ سَمِعَ
أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
صَلَاةَ الظُّهْرِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَفَصْرَبَ الصَّلَاةَ
فَقَامَ وَصَلَّى وَرُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۳۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
تَرْوِذَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي الْأَسَدِ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا قَسَلَتْهُ فِي رُكْعَتَيْهِ ثُمَّ
أَضْرَفَ قَاذِرُخَةَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَفَصْرَبَ الصَّلَاةَ أَمْ سَبَّحْتُ فَقَالَ لَمْ تَنْفُسِ الصَّلَاةَ
وَلَمْ أَتَسَّ قَالَ بَلَى وَالَّذِي تَعَلَّكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَّقِي ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا
نَعَمْ فَقَضَى بِالنَّاسِ رُكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۲: أَخْبَرَنَا هُرُودٌ بْنُ مَوْسَى الْقُرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو صُمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔
۱۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے نماز عصر پڑھائی تو دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیر دیا۔ اس پر
حضرت ذوالیدین نے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ﷺ کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ ﷺ کو نماز میں
بھول ہو گئی ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسی کوئی
بات نہیں ہے۔ حضرت ذوالیدین نے فرمایا کہ کوئی بات
ضرور پیش آئی ہے یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس پر لوگوں
کی جانب متوجہ ہو گئے اور دریافت کیا کہ ذوالیدین کج کہہ
رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ
نے بقیہ نماز مکمل فرمائی اور پھر آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے
سلام کے بعد۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے نماز ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا لوگوں نے عرض
کیا کہ کیا نماز میں کوئی کسی قسم کی کمی واقع ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ
کھڑے ہو گئے اور دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا پھر دو
سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے ایک روز نماز کی امامت فرمائی اور دو رکعت ادا فرما کر سلام
پھیرا پھر آپ ﷺ چل پڑے تو ذوالیدین بن جابر حاضر ہوئے اور
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کمی واقع ہو گئی
ہے یا آپ ﷺ بھول گئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہ تو نماز میں کسی قسم کی
کوئی کمی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مجھ کو بھول ہوئی تو ذوالیدین نے
فرمایا ضرور ایک بات پیش آئی ہے اس ذات کی قسم کہ جس نے
آپ ﷺ کو سنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے لوگوں
سے دریافت فرمایا کہ ذوالیدین کج کہہ رہے ہیں۔

۱۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
کو نماز میں بھول ہو گئی آپ ﷺ نے دو رکعت ادا فرما کر سلام

پھر اتودوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا آپ ﷺ کو کچھ بھول ہو گئی؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین کچھ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے نماز مکمل فرمائی۔

۱۲۳۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تکبیر یا نماز عصر ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرما کر سلام پھیرا اور فراغت ہوئی اور دو شائقین جو کہ عمرو ماریہ کے صاحب زادے تھے انہوں نے فرمایا: کیا نماز میں تخفیف واقع ہو گئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا وہ کچھ فرما رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو رکعات جو کہ کم کی تھیں وہ ادا فرمائیں۔

۱۲۳۴ حضرت سلیمان بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ نے بھول سے دو رکعات ادا فرمائیں پھر دو شائقین نے بیان فرمایا۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جیسی ہے۔

باب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات کا اختلاف کہ آپ ﷺ نے سبوح کے بعد سے فرمائے یا نہیں؟

۱۲۳۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز (یعنی ذوالیدین نے جس وقت یہ کہا کہ کیا نماز میں کوئی کمی واقع ہو گئی ہے یا آپ صلی

توسلّمہ عن ابی ہریرۃ قال نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسئل فی سجدتین فقال لہ ذوالیسالیب انقضت الصلوۃ ام نبت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق ذوالیسالیب قالوا نعم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام الصلوۃ۔

۱۲۳۳ احقرنا محمد بن زافع قال حدثنا عبد الوہابی قال انما منعت عنی الزہری عن ابی سلمۃ انی عبد الرحمن بن ابی نجر بن سلمۃ بن ابی حنظلہ عن ابی ہریرۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطہارۃ او الغضر فسئل فی رخصتین والنصرۃ فقال لہ ذوالیسالیب بن عمرو انقضت الصلوۃ ام نبت قال الشی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقول ذوالیسالیب فقالوا صدق یا نبی اللہ فقام بہم الرخصتین اللتین بقص۔

۱۲۳۴ احقرنا ابو داود قال حدثنا یحییٰ بن خذافہ عن ابی شہاب عن ابی صالح عن ابی شہاب عن ابی نجر بن سلمۃ بن ابی حنظلہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی رخصتین فقال لہ ذوالیسالیب نخوة قال انی شہاب احقرنی ہذا الخبر سئل عن المسبب عن ابی ہریرۃ قال و اخریہ انما سلمۃ بن عبد الرحمن و انما نجر بن عبد الرحمن بن الحریث و عنہ اللہ بن عبد اللہ۔

باب ذکر الاختلاف علی ابی ہریرۃ فی السجدتین

۱۲۳۵ احقرنا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قال حدثنا شعب قال انما التث علی عقیاب قال خذانی انی شہاب عن سعید و ابی سلمۃ و ابی

اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں) حجہ مہربن فرمائے۔ نہ تو سلام سے قبل اور نہ ہی سلام کے بعد۔

۱۲۳۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انی طرح سے روایت نقل فرمائی۔

بَكَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبَى أَبِي حُصَيْنَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ.

۱۲۳۶۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ فِي الْأَسْوَدِ بْنِ عُمَرَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَنَا اللَّيْثُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ حُفَظَرٍ بْنِ رِبْعَةَ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْحِجَّةِ
سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ.

۱۲۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذوالحجہ میں نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۲۳۷۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ فِي الْأَسْوَدِ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَنَا عُمَرُو بْنُ الْخَارِثِ قَالَ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُعْتَمِدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۲۳۸۔ یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مطابق ہے اور اس کا ترجمہ
سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۲۳۸۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ فِي خَيْبَرٍ
بِإِسْنَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي
ابْنُ عَوْفٍ وَحَالِدُ الْخُدَّاءُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ مِثْلَ بَعْدَ السَّلَامِ.

۱۲۳۹۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شاز پڑھائی تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم بھول گئے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب کو دو سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سلام پھیرا۔

۱۲۳۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
الْيَمَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ
سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْخُدَّاءِ عَنْ ابْنِ قَلْبَةَ عَنْ أَبِي
الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۴۰۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم نے نماز عصر میں رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا (بھول کی
وجہ سے) پھر آپ اپنے مکان میں تشریف لے گئے ایک آدمی کہ
جس کو کہ خرقہ کہتے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا
نماز میں کوئی تخفیف فرمادی گئی ہے؟ آپ نے گھصہ میں ہاتھ رکھ کر

۱۲۴۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدُ الْخُدَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رُكْعَاتٍ مِنَ الْغُصْرِ فَدَخَلَ
مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يَقُولُ لَكَ الْبُرْنَتَانِ فَقَالَ بَعِثْنِي

لائے اپنی چادر مبارک کو گھسیٹے ہوئے اور دریافت فرمایا یہ صاحب کچھ رہے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا جی ہاں! یہ سچے ہیں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور جو رکعت باقی رہ گئی تھی وہ ادا فرمائی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

كَعَصَبِ الصَّلَاةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَّخَ مَعْصَبَهُ بِخُزُرٍ فَإِنَّهُ أَصْدَقُ فَلَوْ أَنَّهُ قَامَ
فَصَلَّى بِلُحْةِ الرُّمَّةِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ
سَلَّمَ.

باب: جس وقت نماز کے دوران کسی قسم کا خشک ہو جائے؟ (تو کتنی رکعت پڑھے؟)

باب ۷۵۲ اِتِّمَامُ الصَّلَاةِ عَلَى مَا ذَكَرْنَا إِذَا شَكَّ

۱۲۳۱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو نماز میں کسی قسم کا خشک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ دو خشک کرے اور جس پہلو پر یقین ہو وہ اختیار کرے اور جس وقت یقین حاصل ہو جائے نماز کے مکمل ہونے کا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

۱۲۳۱ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَلْبِسِ الشُّكَّ وَلْيُصَلِّ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَقَرَّ بِالنِّمَامِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ.

۱۲۳۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس شخص نے نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو اس کو چاہئے کہ مزید ایک رکعت پڑھے اور پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اب اگر اس شخص نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو ان دو سجدوں کی جگہ سے دو رکعت دو گنا رکعت بن گئی اور اگر اس نے چار رکعت پڑھ لی تو یہ دو سجدے شیطان کیلئے رسوائی ہوئی کہ اس کے بہکانے سے کسی قسم کا کوئی ہکا بھکا نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت ہوئی۔

۱۲۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْلُ بْنُ الْمُسْتَنَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا لَمْ تَذَرِ أَحَدُكُمْ صَلَاتِي قَائِمًا أَمْ أَرْنَا فَلْيُصَلِّ رُكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ نَعْدُ ذَلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَاتِي خَمْسًا شَقَعْنَا صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَاتِي أَرْنَا كَانَتْ نَوَاسِئًا لِلشَّيْطَانِ.

باب: خشک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ جانے سے متعلق

باب ۷۵۳ التَّعَرِّي

۱۲۳۳ حضرت مہد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرمان مبارک بیان فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص نماز کے دوران خشک کرے (یعنی بھول سے نماز کی رکعت کی تعداد میں خشک ہو جائے) تو وہ خود غور و فکر کرے کہ اس نے نماز

۱۲۳۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغْصِلٌ وَهُوَ ابْنُ مِهْلَانَ عَنْ مَسْوُورٍ عَنْ زُرَّابِئَةَ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُفْلَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ

درست طریقہ سے ادا کی ہے (یا غلطی کی ہے) پھر (حق الامکان)
درست پہلوا اختیار کرے اور دوسرے (سہو کے) کر لے۔

۱۴۳۳ھ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی رکعت میں شگ کرے تو وہ شخص غدر کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو ہجرت کرے۔

۱۳۳۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھنا تو آپؐ نے نماز میں اضافہ فرمایا کچھ کی فرمادی۔ حضرت صحابہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو ہم تم لوگوں کو باخبر کر دیتا۔ کیونکہ میرا ایک فریضہ ہے لیکن بہر حال میں بھی ایک انسان ہوں اور جس طریقہ سے تمہارے ساتھ مجھ کو چوک لگی ہوئی ہے اسے اسی طریقہ سے میرے ساتھ بھی مجھ کو چوک لگی ہوئی ہے اور تم لوگوں میں سے نماز میں کوئی شخص کسی قسم کے شک میں مبتلا ہو جائے تو خواہ کوئی درست بات ہو تو اس کو غور و فکر کر کے نکالے اور اسی اعتبار سے نماز کو مکمل کر لے اس کے بعد سلام بخیرے اور دو رکعت کر لے۔

۱۳۴۶ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھنی تو اس میں اسٹاف یا کئی فرما دی اور جس وقت سلام پھیرا تو آٹھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا وہی بیان آیا جو آپ ﷺ سے پہلے آیا۔ آپ ﷺ نے اٹھنا مبارک پاؤں موز یا اور قبکد کی جانب چہرہ مبارک فرمایا پھر دو سجده فرمائے جو کہ سجدہ کے بعد سے تھے۔ پھر ہماری جانب چہرہ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی قسم کا کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو ملاتا لیکن میں انسان ہوں اور جس طریقہ سے تم لوگوں کے ساتھ نبول ہو۔ کسی کوئی سے میں

فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَىٰ إِلَهَ الصُّوَابِ فِتْنَةً لَّمْ يَغْنَىٰ بِسُحْدِ
سَخَدَتَيْهِ وَلَمْ يُلْهِمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ كَمَا أَرَدْتُ.

١٤٣٣. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنَازِلَةِ
الْمَحْرُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَعُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَسْرُورٍ
عَنْ عُلَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ
لِلنَّحْوِ وَتَسْبُحُ سَحَابَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَقْرَأُ

١٣٣٥ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِسْحَاقَ عَنْ نُسُورٍ عَنْ الزَّوَاهِرِيِّ عَنْ عُلْفَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قِرَاءَةً أَوْ قَصَصًا فَلَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ هَلْ
خَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ خَدَثَ فِي الصَّلَاةِ
شَيْءٌ أَتَانَكُمْوهُ وَيَكْفِي إِذَا آتَا نَسُوا نَسِيَ عَمَّا
نَسُوا فَأَتَيْتُهُمْ مَا ذَكَرْتُ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ آخَرُ
ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيَنْتَبِهِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمْ وَيَسْجُدْ
سَجْدَتَيْنِ.

١٣٣٦ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلَمَةَ
الْمُخَلِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُسْبِيُّ بِعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
ابْنِ أَبِيهِ عَنْ عُلْفَمَةَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ قِرَاءَةٍ فِيهَا أَوْ تَقْصُصَ فَلَمَّا سَلَّمَ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ
وَمَا دَلَالَةٌ قَدْ خَرْنَا لَهُ الْبَدَى فَعَلَّ قَسِي رَجُلُهُ فَاَسْتَفْتَى
فِيهِلَّةَ فَسَحَدَ سَحَدَتِي السَّهْوِ ثُمَّ أَفْعَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ
فَقَالَ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَا تَأْتِيكُمْ بِهِ ثُمَّ
قَالَ إِمَامَانَا يَسُرُّ أَنْسَى عَمَّا تَسْرُونَ لِأَيْكُمْ شَيْءٌ فِي
صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَاتَّبَحَّرَ الْبَدَى بِرَأْيِ اللَّهِ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ

يُسَلِّمُ لَهُ يُسَلِّمُ سَجْدَتِي السَّهْوِ -

بھی بھولتا ہوں اور تہارے میں سے جو شخص شک میں جتا ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اچھی طرح سے غور و فکر کرے کہ درست کیا ہے؟ پھر سلام پھیرے اور سوئے دو تہجد نہ کرے۔

۱۳۴۳ھ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی جانب چہرہ مبارک نہمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ نماز میں کوئی نئی حکم نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ جو آپ ﷺ کے بیان فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا مبارک پاؤں موز لایا اور بیت اللہ شریف کی جانب رخ فرمایا۔ پھر دو وجہ سے گئے اور سلام پھیرا اس کے بعد متوجہ ہوئے لوگوں کی جانب اور فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور میں بھی اسی طرح سے بھولتا ہوں کہ جس طرح سے تم لوگ بھولتے ہو۔ جس وقت میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھ کو یاد دلاؤ اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی کسی قسم کا نیا حکم ہوتا تو میں تم کو باخبر کر دیتا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم یا شک ہو جائے تو جو بات درست ہو اس کو خوب اچھی طرح سے غور فکر کر لے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور دو وجہ سے کرے۔

۱۲۸۸: حضرت ابو داؤد کی روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کہ جو شخص نماز میں شک کرے تو اس کو چاہئے کہ جو بات صحیح ہو اس کو غور کرے پھر اوجہ دے کر نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۳۹ھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص شُک یا وہم کرے نماز کے دوران تو اس کو چاہئے کہ غور کرے درست بات کا پھر وجد سے کرے۔

۱۲۵۰ حضرت ابراہیم خلی سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام علیہ السلام فرماتے تھے کہ جس وقت کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے وہ درست بات سوچ لے پھر دوبارہ کرے۔

١٣٥٤ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ إِلَى مَسُورٍ وَقَرَأَتْ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُ نَحِيْقَةَ وَحَلَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوا: أَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ قَالَ: وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرُوهُ بِصِيعِهِمْ فَتَنَّى رَحْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا نَسْرٌ أَنَسَى كَمَا تَسُونَ لِقَاءَ رَبِّكَ فَتَجَرَّبُونِي وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ انْتَلَكُمُ بِهِ وَقَالَ إِذَا أَوَّعَ أَخَذَكُمُ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْتَحِرُوا أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لَبِثَ عَلَيْهِ ثُمَّ سَعَدَ سَعْدَتَيْنِ -

١٣٣٩. أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شُعْبَةٍ مِنَ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَوْفَى صَلَواتِهِ فَلْيَحْرَمِ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ تَعْدَا مَا يَبْغُرُ وَهُوَ خَالِسٌ -

۱۳۳۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُسْعُقٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ
شَكَرَ لِرَبِّهِ فَلْيَنْحَرْ الصُّوْبَ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ.

١٢٥٠ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ
نَبِيِّ عَرَفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ
بِتَحَرُّي الصَّوَابِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۱۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا جھک ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ سلام کرنے کے بعد دو رکعت کرے۔

۱۲۵۲۔ اس حدیث کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۵۳۔ اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث جیسا ہے۔

۱۲۵۴۔ حضرت عبداللہ بن جعفر بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران جھک کرے تو اس کو چاہیے کہ دو رکعت کرے۔ حجاج نے سلام کے بعد کہا اور روتے کہا بیٹھے ہی بیٹھے (واضح رہے کہ روح اور حجاج یہ دونوں کے دونوں اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں۔)

۱۲۵۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز پڑھتے کیلئے کھڑا ہوتا ہے (نماز شروع کرتا ہے) تو اس کو شیطان پرکائے کے واسطے آتا ہے پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعت پڑھی ہیں یا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس

۱۲۵۱۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَاعِبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَحْمُودٍ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ نَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي نَجْدٍ أَخْبَرَنَا حُرَيْجَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَاعِبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَحْمُودٍ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ نَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

۱۲۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَاعِبٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مَحْمُودٍ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ نَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۴۔ أَخْبَرَنَا هُرُوزُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَاعِبٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَحْمُودٍ عَنِ الْخَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حُجَّاجٌ نَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ خَالِسٌ۔

۱۲۵۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ سَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ بِصَلَاتِهِ خَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلْيَسْجُدْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ حَتَّى لَا يَذُرَ حُمْمَ صَلَاتِهِ فَإِذَا وَحَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

وَهُوَ حَالِسٌ۔

طرح کا اتفاق ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو جگہ سے کرے بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۵۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز کی اذان ہوئی ہے تو شیطان رتخ خارج کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے پھر جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور وہ انسان کے قلب میں داخل ہو کر اس کے قلب اور ذہن میں وسوسے پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعات پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارا دل سے ایسی کسی شخص کو اس طرح کا اتفاق ہو جائے تو اس کو چاہیے دو جگہ سے کرے۔

باب: جو کوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اس کو

کیا کرنا چاہئے؟

۱۲۵۷: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ حضرت صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس طرح کا اضافہ ہوا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا بھی ایک پاؤں موڑ لیا اور دو جگہ سے رکے۔

۱۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی تو پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے دو جگہ سے فرمانے سلام کے بعد بیٹھے ہی بیٹھے۔

۱۲۵۹: حضرت ابراہیم بن سویدؓ سے روایت ہے کہ حضرت عاتقہؓ نے (جہول سے) پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ تم نے جہول سے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا۔ پھر میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ رکعات پڑھ لی ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں! حضرت عاتقہؓ نے دو

۱۲۵۶: أَخْبَرَنَا يَسْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْنَرُ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا قُضِيَ الصَّلَاةُ أَقْبَلَ حَتَّى يَحْطَرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتَّى لَا يَبْقَى عَنْهُ صَلَافٌ فَإِذَا رَأَى أَعْدَاءَهُ ذَلِكَ فَلْيَسْحَدْ سَحَدَتَيْنِ۔

بَابُ ۷۴ مَا يَفْعَلُ مَنْ

صَلَّى حَمًا

۱۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ وَاللُّطْ لَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْفَجْرَ حَمًّا فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ إِنْ صَلَّى فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتَ حَمًّا فَفَنِي رَحْلَةً وَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ۔

۱۲۵۸: أَخْبَرَنَا عِدَّةٌ مِنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَتَانَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُعِيزَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ الْفَجْرَ حَمًّا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ حَمًّا فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ حَالِسٌ۔

۱۲۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُقْسِلٌ بْنُ مِهْلَانَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عُلْفَةَ حَمًّا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ فَلْتُ بِرَأْسِي بَلَى قَالَ وَأَنْتَ مَا أَخَوُ فَعَلْتُ نَعَمْ فَسَحَدَ سَحَدَتَيْنِ ثُمَّ

حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ صَلَّى حُمْصًا قَوْشَوْنَ الْقَوْمَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
 قَالُوا لَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ فِي الصَّلَاةِ قَالُوا لَا فَاحْزَرُوهُ قَالُوا
 وَجَلَّةٌ لَسَجْدَتَيْنِ سَجَدْتَيْنِ ثُمَّ قَالُوا إِنَّمَا آتَا بَشَرًا أُنْسِي
 حُمْصًا تَنْسَوْنَ۔

مجہد سے فرمائے اس کے بعد حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ
 بن مسعودؓ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ نے نماز کی پانچ رکعات
 پڑھ لی۔ انہوں نے فرمایا کہ اور تم نے بھی پانچ ہی رکعات پڑھ لی
 ہیں اسے ایک آنکھ والے شخصؑ! میں نے عرض کیا: نبی ہاں علقمہؓ
 نے دو مجہد سے فرمائے پھر حدیث بیان فرمائی۔ عبداللہ بن مسعودؓ
 سے کہ آج نبیؐ نے نماز کو پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ اس پر لوگوں
 نے آپؐ میں آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کرنا شروع
 کر دیں۔ آخر کار آپؐ نے عرض کیا کہ نماز میں اضافہ ہو گیا ہے
 آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر لوگوں نے نقل کیا کہ آپؐ نے
 پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپؐ نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور
 دو مجہد سے فرمائے پھر ارشاد فرمایا کہ میں انسان ہوں جس طریقہ
 سے تم لوگ بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔

۱۲۶۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
 مَالِكِ بْنِ يَعْقُوبٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعَا
 عُلْفَمَةَ بْنَ قَيْسٍ يَقُولُ لَمْ يَنْزِلْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَحْزَرُوا لَمْ يَنْزِلْ مَا
 تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكْثَلُكَ أَغْوَرُ قَالَ نَعَمْ لَحَلَّ حَبْوَةً ثُمَّ
 سَجَدَ سَجْدَتَيِ الشُّهُوِ وَقَالَ هَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ
 اللَّهِ ﷺ قَالَ وَسَمِعْتُ الْمُحَكَّمِ يَقُولُ كَانَ عُلْفَمَةُ
 صَلَّى حُمْصًا۔

۱۲۶۰: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس کو نماز
 کے دوران سو ہو گیا۔ صحابہ کرامؓ نے ان سے عرض کیا پس
 جس وقت وہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ واقعہ اسی
 طریقہ سے پیش آیا ہے ایک آنکھ والے شخصؑ! اس نے کہا کہ نبی
 ہاں۔ انہوں نے اپنا کمر بند کھول لیا پھر دو مجہد سے فرمائے اور عرض
 کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نے اس طریقہ سے عمل فرمایا تھا حضرت
 شعبی نے بیان کیا کہ میں نے حکم سے سنا کہ حضرت علقمہؓ
 نے نماز کی رکعات پانچ پڑھیں۔

۱۲۶۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
 سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ
 عُلْفَمَةَ صَلَّى حُمْصًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِسْرَافِيلُ بْنُ
 سُوَيْدٍ يَا أَبَا جَبَلٍ صَلَّيْتَ حُمْصًا فَقَالَ أَكْثَلُكَ يَا
 أَغْوَرُ لَسَجْدَتَيْنِ سَجَدْتَيْنِ الشُّهُوِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۶۱: حضرت ابراہیمؓ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہؓ
 نے ایک روز نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی تو حضرت ابراہیمؓ بن
 سوید نے فرمایا کہ اے ابو جبل! تم نے پانچ رکعات پڑھی ہیں
 انہوں نے کہا کہ ایک آنکھ والے صاحب! یہ بات درست ہے۔
 پھر دو مجہد سے کیے ہو سکے بعد۔ اس نے کہا کہ رسول کریم ﷺ
 نے اس طریقہ سے کیا ہے۔

۱۲۶۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
 أَبِي نَكْرِ الْهَمْلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

۱۲۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول
 کریم ﷺ نے نماز ظہر یا نماز عصر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدَى صَلَوتَيْ النَّبِيِّ خُمُسًا فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خُمُسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ خُمُسًا تَسْتَوُونَ وَذَا خُمُرًا خُمُسًا تَذْكُرُونَ فَسَعَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْفَلَتَ.

لوگوں نے آپؐ سے عرض کیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے؟ لوگوں نے عرض کیا آپؐ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں بھی آخر ایک انسان ہوں اور میں بھی اس طریقہ سے بھول جاتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ یاد کرتے ہو۔ پھر آپؐ نے دو جہدے فرمائے اور آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے۔

باب ۵۵۵ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا

مِنْ صَلَوتِهِ

۱۲۶۳ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ يُونُسَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى إِثْمَانَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَخَّ النَّاسُ قَلَمًا عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَخَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ خَائِلٌ نَعْدًا أَنَّ آتَمَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَوتِهِ فَلْيَسْجُدْ بِمِثْلِ مَا نَسِيَ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: جو کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق

۱۲۶۳ حضرت ابو یوسف حماد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان نے نماز پڑھائی تو وہ درمیان میں نہ بیٹھے اور وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہے پھر جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو جہدے فرمائے اور اس کے بعد منبر پر گئے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طریقہ سے دو جہدے کرے۔

باب ۵۵۶ التَّكْبِيرُ فِي سَجْدَتَيِ الشَّهْرِ

۱۲۶۴ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو نَبِي السَّرْحِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو وَ يُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُحْيَى حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي الْيَمِينِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمَّا بَحِلَّسَ فَلَمَّا قَضَى صَلَوتَهُ سَخَدَ سَجْدَتَيْنِ عَمَّرَ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَلَهُوَ خَائِلٌ قُلْتُ إِنَّ يُسْتَقِيمَ وَتَسْجُدُ النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

باب: جہدہ سہو کے دوران تکبیر کہنا

۱۲۶۴ حضرت عبداللہ بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جہدے فرمائے اور ہر ایک جہدہ میں تکبیر فرمائی، بیٹھے ہی بیٹھے سلام سے قبل اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں جہدے کیے یہ اس قعدہ کے بدلے تھے کہ جس کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے۔

باب ۵۵۷ صِفَةُ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَى

باب: آخر جہدہ میں کس طریقہ سے

بیٹھنا چاہئے؟

۱۲۶۵: حضرت ابو حنیفہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر کی دو رکعت کے بعد کہ جن پر نماز مکمل ہو جاتی ہے اس طریقہ سے بیٹھنے یا یاں پاؤں دائیں جانب نکال دیتے اور اپنے ایک سر میں پر زور دے کر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۲۶۶: حضرت واکل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رُوع سے سر اٹھاتے تو یاں پاؤں بچھا دیتے اور یاں پاؤں کھڑا کر کے اور یاں ہاتھ بائیں دان پر رکھ دیتے اور یاں ہاتھ دائیں طرف والی دان پر رکھ دیتے اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ ہاتھ لیتے اور اشارہ فرماتے۔

باب : دونوں بازو کس جگہ رکھے؟

۱۲۶۷: حضرت واکل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاں پاؤں بچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کھنکی کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا مانگتے تھے۔

باب : دونوں کہنیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے رکھنی چاہئیں؟

۱۲۶۸: حضرت واکل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے نماز پڑھتے تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ناک کہہ کر جانب رخ فرمایا پھر دونوں ہاتھ

يُقْضَى فِيهَا الصَّلَاةُ

۱۲۶۵ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ نَعْدٍ فِي قَاهِ وَالْقَطَطُ لَمْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَاةُ الْحَمِيدِيُّ بْنُ حُفَظٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غَفْوٍ فِي عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُقْضَى فِيهِمَا الصَّلَاةُ أَشْرَفَ حُلَّةَ الْبُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُوَرَّكًا ثُمَّ سَلَّمَ

۱۲۶۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَمَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا خَلَسَ أَصْبَعَ الْبُسْرَى وَنَمَسَ الْيُمْنَى وَزَوَّعَ يَدَهُ الْبُسْرَى عَلَى قَبِيلِهِ الْبُسْرَى وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى قَبِيلِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ بَيْنَ يَدَيْهِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ

بَابُ ۷۵۸ مَوْضِعُ الْيَدَايَيْنِ

۱۲۶۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهْرٍ عَنْ ابْنِ يُوْسُفَ الْفَرَّائِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فَاهْتَرَسَ رِجْلُهُ الْبُسْرَى وَوَضَعَ يَدَاغِهِ عَلَى قَبِيلِهِ وَأَشَارَ بِأَشَارَتِهِ يَدَاغِهِمَا

بَابُ ۷۵۹ مَوْضِعُ

الْيَدَيْنِ

۱۲۶۸ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُشْعُوذٍ قَالَ أَتَانَا بِشَرُّ بْنُ الْمَعْصَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كَثْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا تَهْزَنَ إِلَى صَلَاةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيُ فَقَامَ

اٹھائے دونوں کان کے برابر۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو
چکڑا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو
دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اٹھایا یعنی دونوں کان کے برابر اور
دونوں ہاتھ کو دونوں طرف کے گھٹنوں پر رکھا۔ جس وقت رکوع
سے آپ نے سر مبارک اٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے
اٹھایا پھر جس وقت سجدہ کیا تو سر کو اس جگہ پر رکھا یعنی جس جگہ تک
ہاتھ اٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ بندے میں سر کے نزدیک رہے۔ پھر
بٹیسے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور
دائیں جانب کی کہنی ران سے اٹھا رکھی یعنی کہنی کو پہلو سے نہیں
مٹایا (علیحدہ رکھا) اور دائیں ہاتھ کو بند کر لیا یعنی کہ منحنی انگلی کو اور اس کے
پاس والی انگلی کو اور حلقہ باندھا اس طرح سے یہ بشر جو کہ اس
حدیث کے راوی ہیں کہ انہوں نے شہادت کی انگلی سے اشارہ
فرمایا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان کی انگلی کا حلقہ بتایا۔

باب: دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت کس جگہ

رکھنا چاہئے؟

۱۲۶۹: حضرت علی بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں ننگریاں اُٹ
پلٹ کرنے لگا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا
کہ تم نماز کے دوران ننگریاں کوتاہ پلٹ کرو۔ اس لیے کہ یہ
شیطان کا کام (شیطان کی جانب سے وسوسہ) ہے بلکہ تم اس
طریقہ سے عمل کرو کہ جس طریقہ سے کہ میں نے رسول کریم ﷺ
کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ تم نے
رسول کریم ﷺ کو کس طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟
انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس طریقہ سے دائیں پاؤں کو کھڑا
کیا اور بایاں پاؤں کو ٹٹا دیا اور دایاں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور
بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور گھڑکی کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

باب: شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَوَلَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَتَا أَذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِشِمَالَةِ يَمِينِهِ
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَقَعَهُمَا بِمِثْلِ ذَلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ
عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا وَقَعَ رَأْسُهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَقَعَهُمَا
بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْوَلِ مِنَ
يَدَيْهِ ثُمَّ خَلَسَ فَأَقْبَضَ رِجْلَهُ الْبُيُورَى وَوَضَعَ بَدَنَهُ
الْبُيُورَى عَلَى قَبِيضِهِ الْبُيُورَى وَحَدَّ بِرُفْلَةِ الْأَيْمَنِ
عَلَى قَبِيضِهِ الْبُيُورَى وَقَبَضَ بِيَسْتِ وَخَلَعَ زَوَائِدَهُ يَقُولُ
هَكَذَا وَأَشَارَ بِشَرِّ السَّبَابَةِ مِنَ الْبُيُورَى وَخَلَعَ
الْإِنْهَامَ وَالْوَسْطَى۔

باب ۲۰: موضِع

الْكُفَّينِ

۱۲۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُسْرٍ قَالَ خَدَقْنَا شُفَايَا قَانَ
خَدَقْنَا يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ شَيْخٍ مِنْ
أَعْلَى التَّمِيمَةِ ثُمَّ لَقِيتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي عُمَرَ فَلَقِيتُ
الْحُصَيْنَ فَقَالَ لِي يَا بْنَ عُمَرَ لَا تَلْقُبِ الْحُصَيْنَ فَإِنَّ تَلْقُبَ
الْحُصَيْنِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْفُلَّحُ حَمَّا زَايَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقْتُ وَخَلِفْتُ زَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقْتُ هَكَذَا وَنَصَبَ
الْيَمْنَى وَاضْمَعَ الْبُيُورَى وَوَضَعَ بَدَنَهُ الْبُيُورَى عَلَى
قَبِيضِهِ الْبُيُورَى وَبَدَنَهُ الْبُيُورَى عَلَى قَبِيضِهِ الْبُيُورَى وَأَشَارَ
بِالسَّبَابَةِ۔

باب ۲۱: قَبِيضِ الْأَصَابِعِ

انگلیوں کو بند کرنے سے متعلق

۱۲۷۰ حضرت علی بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ مجھ کو عبد اللہ بن عمرؓ نے دیکھا اور اس وقت نماز میں کنگڑوں سے کھیل رہا تھا وہ جس وقت نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھ کو منع فرمایا اور عرض کیا تم اس طریقہ سے کرو جس طریقہ سے کہ رسول کریم ﷺ عمل فرماتے تھے میں نے کہا آپ ﷺ کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ پنج انگلیوں کو بند کرتے تھے تو دائیں پھیلی کو ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کلہ کی انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کر کے اور بائیں بازو کو بائیں ران پر رکھتے۔

باب: انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے

کا حلقہ باعہ جھنے سے متعلق

۱۲۷۱ حضرت وائل بن جریجؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا اور بیان کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور بائیں پاؤں بچھایا اور بائیں پھیلی بائیں ران اور کھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں طرف کی ران کے برابر کی۔ پھر دو انگلی بند کر لی اور ایک حلقہ باعہ لیا پھر انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا کرتے تھے۔

باب: بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق

۱۲۷۲ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں بیٹھ جاتے تھے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جاتے اور شہادت کی انگلی دائیں ہاتھ کی اٹھاتے اور اس سے دُعا کرتے اور ہاتھ گھٹنے پر جاتے۔

مِنْ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَابَةِ

۱۲۷۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَالِبٍ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي أَبِي مُوَيْتَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ عُمَرُ وَآلًا أَغْتَبَ بِالنَّخْصِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فَلَمَّا وَصَفْتُ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فَجِئِهِ وَقَبَضَ بَنِيهِ أَصَابِعَهُ تَحْتَهَا وَأَنَارَ بِأَصْبَعِهِ الْيُمْنَى نَبِيَّ الْإِنْهَامِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْبُسْرَى عَلَى فَجِئِهِ الْبُسْرَى۔

بَابُ ۷۲ قَبْضِ الشَّيْئَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ

الْيُمْنَى وَعَقْدُ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

۱۲۷۱ أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ تَصْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَكَازِكِ عَنْ وَبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَابِلَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ لَمْ يَنْظُرْ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يَصَلِّيُ لَمْ تَكُنْ إِلَيْهِ فَوَصَفْتُ قَالَ ثُمَّ لَمَّا وَافَقْتُمْ رَجُلًا الْبُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْبُسْرَى عَلَى فَجِئِهِ وَوَضَعَتْهُ الْبُسْرَى وَحَقَّ حَدٌّ بِرُؤْفَةِ الْيُمْنَى عَلَى فَجِئِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ الشَّيْئَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَخَلَقَ خَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ أَصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يَمْرُقُهَا بِذَعْرُوبِهَا مُخْتَصِرًا۔

بَابُ ۷۳ بَسْطِ الْبُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

۱۲۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ أُصْبُعَهُ الْيُمْنَى نَبِيَّ الْإِنْهَامِ فَلَمَّا بَقِيَ وَبَدَأَ الْبُسْرَى عَلَى رُكْبَتَيْهِ بِأَسْطِهَا عَلَيْهَا۔

۱۲۷۳ حضرت عامر بن عبداللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے جس وقت دعا مانگتے لیکن آپ ﷺ اس انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے دعا مانگتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے۔

باب: تشہد کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنے

سے متعلق

۱۲۷۴ حضرت مالک بن نمیر خزاعی مزنی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

باب: دو انگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کوئی

انگلی سے اشارہ کرے؟

۱۲۷۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دو انگلی سے اشارہ کرتا تھا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ایک انگلی سے کر ایک انگلی سے اشارہ کرو (اس لیے کہ یہ اشارہ ہے توحید کی جانب)۔

۱۲۷۶ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز میرے نزدیک سے گزرے میں انہیوں سے دعا مانگ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی سے دعا مانگو پھر آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی کی جانب اشارہ فرمایا۔

باب: شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے

سے متعلق

۱۲۷۳ أَخْبَرَنَا أَبُو ثَابِتٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ أَمَّنْ حُرْنَجٌ أَخْبَرَنِي زَيْدًا عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُعْرِضُهَا قَالَ ابْنُ حُرْنَجٍ وَرَأَى عَمْرُوًا قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو بِحَدِّكَ وَيَتَحَمَّلُ بَيْنَهُ الْبُسْرَى عَلَى رُجْلِهِ الْبُسْرَى۔

باب ۶۱۳: الإِشَارَةُ بِالْأَصْبَعِ فِي

التَّشَهُّدِ

۱۲۷۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْوَزَنِيُّ عَنِ الْمُعَاوِيَةِ عَنْ عِصَامِ بْنِ فُلَيْحَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَهُوَ ابْنُ نُسَيْرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْعًا بَدَأَ الْبُيُوتَ عَلَى قَعْدِهِ الْبُيُوتَ فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ۔

باب ۶۱۵: النَّهْيُ عَنِ الْإِشَارَةِ بِأَصْبَعَيْنِ وَ

بِأَيِّ أَصْبَعٍ يُشِيرُ

۱۲۷۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمْرٍو عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۲۷۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُتَوَكِّلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُكَوْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَعَا وَتَنَاوَلَ بِالسَّبَّابَةِ۔

باب ۶۱۶: إِحْدَاءُ السَّبَّابَةِ فِي

الْإِشَارَةِ

۱۳۷۷۔ حضرت مالک بن نویر خراسانی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ داکیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کو اٹھائے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کسی قدر مسوا لیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت دعا مانگ رہے تھے۔

باب: بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟

۱۳۷۸۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشہید میں بیٹھ جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف کی پٹیلی یا نین ران پر رکھ دیتے اور داکیں ہاتھ کی انہی سے اشارہ فرماتے اور اس جگہ پراپی نگاہ رکھتے تھے۔

باب: نماز کے دوران دعا مانگتے وقت آسمان کی

جانب نظر نہ اٹھائے

۱۳۷۹۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو نماز کے دوران دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آنا ورنہ اللہ عزوجل ان کی آنکھوں کی روشنی ختم کر دے گا (یہ حکم اس وجہ سے ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں یہ حرکت بجا دینی اور ایک طرح کی گستاخی ہے)۔

باب: تشہید پڑھنے کے وجوب سے متعلق

۱۳۸۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز کے دوران تشہید کے فرض ہونے سے قبل اس طریقہ سے کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس طریقہ سے نہ کہو کیونکہ اللہ عزوجل خود سلام ہے لیکن تم اس طریقہ سے کہو النِّجَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ

۱۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْهَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نُسَيْبٍ الْهَرَاثِيُّ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَةِ أَنَّ أَمَةً حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ وَاصْبًا فِي رَأْيِهِ الْيَمْنَى عَلَى قَبْضِهِ الْيَمْنَى وَرَأْفًا أَصْعَمُ السَّانَةِ قَدْ احْتَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو۔

باب ۶۷۷ مَوْضِعُ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ

۱۳۷۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَابِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشْهِيدِ وَصَحَّ عَقْفُهُ الْيُسْرَى عَلَى قَبْضِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّانَةِ لَا يَحَاوِرُ نَصْرَةَ إِشَارَتِهِ۔

باب ۶۷۸ النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الثَّبْتُ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنَ أَهْوَاءِ عَنْ رَفْعِ أَصْدَادِهِمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لِحَفَظَتِ أَصْدَادِهِمْ۔

باب ۶۷۹ إِيْجَابُ التَّشْهِيدِ

۱۳۸۰۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التُّوَيْجِيُّ أَنَّ النَّخَعْرُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ وَمُصَوِّدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قُلْ أَنْ تَقْرَأَ التَّشْهيدَ السَّلَامَ عَلَى اللَّهِ السَّلَامَ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ قُلْ لَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَقُولُوا هَكَذَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

النَّبِيِّ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

باب: تشہد کی قرآن کی سورت کی طرح

تعلیم دینا

۱۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد
سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی سورت
سکھاتے ہیں۔

باب ۷۷۰ التَّشْهِيدُ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
أَقَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عُلَاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشْهِيدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب: تشہد سے متعلق احادیث

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ جریجو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ خود سلام پہ یعنی اللہ کا
ایک نام سلام بھی ہے۔ تو جس وقت کوئی شخص تمہارے میں سے
(نماز پڑھنے کیلئے) بیٹھ جائے تو اس کو النبیاتِ لِلَّهِ کہنا
چاہیے۔

باب ۷۷۱ التَّشْهِيدُ

۱۲۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلِيُّ وَهَوَّارُ بْنُ
عِيَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ غَرَضٌ هُوَ
السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَخَذَكُمْ فَلْيَقُلْ كَلِمَاتٍ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخْبَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری جریجو سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے ہم لوگوں کو طریقہ
سکھائے اور طریقہ نماز سکھایا پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ
نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تم لوگ صفوں کو درست کرو
پھر تم لوگوں میں سے کوئی ایک امامت کرے جس وقت امام بکیر
کہے اور جس وقت وہ وکلا الصَّالِحِينَ کہے تو تم لوگ آمین پڑھو اللہ
عزوجل قبول فرمائے گا پھر جس وقت وہ بکیر پڑھے اور رکوع میں

باب ۷۷۲ نَوْعٌ آخَرٌ مِنَ التَّشْهِيدِ

۱۲۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعْيَانَ عَنْ وَهَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ الْمُصَنِّ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَبَّارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
الْأَعْرَبِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَبَا قَعَمْنَا مَسْتَا
وَبَيْنَ لَنَا صَلَاتٍ فَقَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاقْبِسُوا
صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا عَزَرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا

جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور رکوع میں چلے جاؤ کیونکہ تمہارے سے قبل امام رکوع میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر تو اس جانب کی کسی دوسری جانب نکل آئے گی اور جس وقت وہ سمیع اللہ یعنی حیدۃ پڑھے تو تم لوگ ویسے لکھو اَلْحَمْدُ پڑھو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے من لیا اس کو یہ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ میں جاؤ کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اٹھاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کسی دوسری جانب نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگ اس طریقہ سے پڑھو: الصَّحَابَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ سے دُئِیْلُہ تک۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الصَّحَابَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالْعَقِيَّتُ الْاَسْلَامُ عَلَيَّتْ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُہُ اَسْلَامُ عَلَيَّہَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وََاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ وَاسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِہِ مِنَ النَّارِ۔ امام سنانی مینیبہ نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کسی شخص کو اس نے متابعت کی ہو امین بن نائل کی اس روایت پر ہم لوگوں کے نزدیک راوی امین بن نائل میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں ہے لیکن حدیث خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

قَالَ لَا الصَّالِحِينَ قُولُوا اَمِينَ يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا عَمَّرَ وَزَعَجَ فَكَبِّرُوا وَارْتَعَمُوا فَإِنَّ الْاِمَامَ يَرْغَبُ قَلْبُكُمْ وَيَرْغَبُ قَلْبُكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قِيلَتْ يٰبْنَكَ وَادَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَيَّدَهُ قُولُوا اَللّٰهُمَّ رَتْنَا لَكَ اَلْحَمْدُ فَإِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَيَّدَهُ ثُمَّ اِذَا عَمَّرَ وَسَخَّه فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَلْبُكُمْ وَيَرْغَبُ قَلْبُكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِيلَتْ يٰبْنَكَ وَادَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِيْ اَحَدِيْكُمْ اَنْ يَقُولَ الصَّحَابَاتُ لِلّٰہِ وَالْعَقِيَّتُ وَالصَّلَاةُ لِلّٰہِ السَّلَامُ عَلَيَّتْ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہُ اَلْسَلَامُ عَلَيَّہَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وََاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ۔

باب ۷۳: نَوَءُ اٰخَرُ مِنَ التَّشْہِدِ

۱۲۸۳: اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو غَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّمُنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَضَائِرِ عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ النَّفْثَةَ حَمَّا يَعْلَمُ الشُّوْبَةَ مِنَ الْفَرَانِ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ الصَّحَابَاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَاةُ وَالْعَقِيَّتُ الْاَسْلَامُ عَلَيَّتْ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہُ اَلْسَلَامُ عَلَيَّہَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وََاَشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ وَاسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِہِ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا تَعْلَمُ اَعَدًا قَاتِعَ اَيُّمُنُ بْنُ نَابِلٍ عَلٰی هٰذِهِ الرُّوَايَةِ وَاقْبَلُ عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِہِ وَالْحَدِيثُ خَطَا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام سے متعلق

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام کرنے کے فضائل

۱۲۸۶: حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ انصریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار محسوس کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ میرے پاس فرشتے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم لوگ خوش نہیں ہوتے جو شخص تمہارے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو میں اس شخص پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور تمہارے میں سے جو شخص سلام (ایک مرتبہ) بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلام کروں گا۔

باب: نماز کے دوران عظمتِ خداوندی

بیان کرنا

۱۲۸۷: حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کے دوران دعا مانگتے سنا کہ اس نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے غمازی! تم نے عجلت سے کام لیا اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا کہ (پہلے) اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرنا پھر رسول کریم ﷺ پر درود بھیجا کرو اس کے بعد دعا

بَابُ ۷۴ التَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۵ أَخْبَرَنَا عَبْدُ قَابِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّامِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَلَاكُحَةً سَاحِرِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔

بَابُ ۷۵ فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ قَالَ أُنَاتَا عَمَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا ذَيْبُ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحُجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَافَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْأَشْرَافُ فِي وَجْهِهِ فَقَالُوا إِنَّا لَنَرَى الْمُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ إِنَّمَا بُرِّضْتُكَ اللَّهُ لَا يُضِلُّكَ عَلَيْكَ أَخَذَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَخَذَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

بَابُ ۷۶ التَّعَجُّبُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۸۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ وَ أَنَّ أُمَّ عَلِيٍّ الْحُسَيْنِيَّةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ سَبْعَ فَضَائِلَ مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ سَبْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلَا بِدَعْوَاهُ صَلَاتِهِ لَمْ يَمُخِّدِ اللَّهُ وَلَمْ تُضَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَتْ أَهْلُهَا الْمُضِلُّونَ لَهُ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مالک (کرو) تاکہ ہماری دعا جلد قبول ہو جائے پھر آپ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسول کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ آپ نے فرمایا اب تو دعا قبول ہوگی اور مقصد حاصل ہوگا۔

باب: درود و شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق

۱۲۸۸: حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا نے ہم کو حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے اہل ایمان! درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کاش ہم لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

باب: رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ

۱۲۸۹: حضرت ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے آپ ﷺ پر درود و شریف بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا۔ تو سلام ہم لوگوں کو معلوم ہو گیا لیکن درود و شریف ہم لوگ کس طریقہ سے بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخِر تک۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جیسی رحمت بھیجی تھی تم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت نازل

وَعَلَّا يُصَلِّيَ فَسَخَدَ اللَّهُ وَخِمَدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْعُ ثَغْبٌ وَسَلْ تَغْطُ۔

باب ۷۷۷: الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَبِثُ بْنُ سَيْبٍ فِي رِوَاةٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْقَطَّاعُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَنَّبِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ الْبِدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَا عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ سَعِدَ فِي عَادَةِ فَقَالَ لَهُ بَشِيرٌ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَسَكَتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَنَسَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔

باب ۷۷۸: كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۹: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ بَحْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ لِبَشِيرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَتُسَلِّمُهُ أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

فرما محمدؐ پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے امیر الیم علیہ السلام کی اولاد پر۔

علیؑ مُحَمَّدٌ حَمَّا نَزَحَتْ عَلَى ابْنِ أَبِيهِ.

باب: ایک دوسری قسم کا درود

باب ۷۷۹ نَوَاحِرُ

۱۲۹۰۔ حضرت کعب بن جحر جہنم سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ معلوم کر چکے لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآخِرَتِهِ۔ حضرت امام ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس کے ساتھ یہ اور اضافہ کرتے ہیں: وَ عَلَيْنَا مَعَهُمُ حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث انہوں نے اپنی کتاب سے نقل فرمائی اور یہ ایک بھول ہے۔

۱۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زُجْرَةَ بْنِ دِينَارٍ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَيْدَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا هَكَذَا الصَّلَاةُ قَالَ قُرُونًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ حَمًّا نَزَحَتْ عَلَى ابْنِ أَبِيهِ إِنَّكَ حَيِّدٌ حَيِّدٌ اللَّهُمَّ تَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ حَمًّا نَزَحَتْ عَلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّكَ حَيِّدٌ حَيِّدٌ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَتَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِهِ مِنْ بَيْتِهِ وَهَذَا خَطَأٌ۔

۱۲۹۱۔ حضرت کعب بن جحر جہنم سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ کو معلوم ہو گیا لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآخِرَتِهِ۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا ہم اس روایت میں یہ اضافہ مزید کرتے ہیں: وَ عَلَيْنَا مَعَهُمُ حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت بھول ہے۔

۱۲۹۱۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زُجْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدَةَ عَنْ سَلَمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَا هَكَذَا الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُرُونًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ حَمًّا نَزَحَتْ عَلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّكَ حَيِّدٌ حَيِّدٌ اللَّهُمَّ تَبَارَكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ حَمًّا نَزَحَتْ عَلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّكَ حَيِّدٌ حَيِّدٌ قَالَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَتَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا تَوَلَّى بِالصَّوَابِ مِنَ الدُّبَى قُلْنَا وَلَا نَعْلَمُ أَخَذَ قَالَ فِيهِ عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ هَذَا وَاللَّهُ تَعَالَى اعْلَمُ۔

۱۲۹۲۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن جحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نقل کیا کہ میں تم کو ایک ہدیہ دے دوں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سلام کرنے کو تو خوب پہچان لیتے ہیں لیکن

۱۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا مَرْثَدَةُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَنَا أَعْدَى لَكَ هَذِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْنَا هَكَذَا الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ

درویش شریف ہم کس طریقہ سے بھیجا کریں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَخِر تک۔

عَلَيْكَ قَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

باب ۸۰ عَنْ نَوْعٍ اٰخَرَ

باب: ایک دوسری قسم کے درویش شریف سے متعلق

۱۲۹۳: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ درویش شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَخِر تک۔

۱۲۹۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَجِيْعٌ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کس طریقہ سے درویش شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہو۔ آخر تک۔

۱۲۹۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْشَى قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ نَصَلِّيْكَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ قَوْلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۵: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے اوپر درویش شریف بھیجو اور تم لوگ دعا میں کوشش کرو اور کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَخِر تک۔

۱۲۹۵ أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ سَعِيْدِ الْأَمْرِيِّ عَنْ حَبِيْبِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَكِيْمٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ قَالَ آتَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا عَلٰی وَاجْتَنِبُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کو جیسا تو ہم کو معلوم ہو گیا اب ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَخْرَجَ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۷: حضرت ابوجہد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ اس طرح سے کہا کرو اور حارث کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے تَحْمًا صَلَّيْتَ عَلٰی اِلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ اَخْرَجَ۔ پھر حارث اور قتیہ دونوں حضرات کی روایت میں ہے کہ تَحْمًا بَارَكْتَ عَلٰی اِلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قتیہ سے یہ حدیث شریف دوسری مرتبہ بیان فرمائی تو غالباً ان سے اس روایت کا بعض جز نقل کرنے سے روک گیا۔ (لیکن فضیلت درود ابراہیمی ہی کو حاصل ہے)۔

باب: فضیلت درود سے متعلق

۱۲۹۸: حضرت ابوطلحہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم نے دریافت کیا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کیا

باب ۸۱: نَوَافِخُ

۱۲۹۶: اَخْرَجَنَا قَسْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مَصْرُورٍ عَنْ اَبِي الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِبٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قُلُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی مُحَمَّدٍ وَرَسُوْلِكَ تَحْمًا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ تَحْمًا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ۔

باب ۸۲: نَوَافِخُ

۱۲۹۷: اَخْرَجَنَا قَسْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَالْهَرِثِ ابْنِ سَيْبِكَيْنِ بِرِوَاةٍ عَلَيْهِ وَاَنَا سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فِيْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو فِيْ خَرَجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرٍو فِيْ سَلِيْمِ الْوَرْظِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حَمْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَحْمًا نَصَلِّيْكَ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ فِيْ خَدِيْبِ الْحَرَبِ تَحْمًا صَلَّيْتَ عَلٰی اِلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارَكْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ قَالَا خَبِيْعًا تَحْمًا بَارَكْتَ عَلٰی اِلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اِنَّهَا قَسْبَةُ يَهْدِيْ الْخَدِيْبَ مَرْتَبَةً وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ بَنُوْهُ شَطْرٌ۔

باب ۸۳: اَفْضَلُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲۹۸: اَخْرَجَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبِي الْمَكَاذِ قَالَ اَتَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَاسِ بْنِ سَلِيْمَانَ مَوْلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي عَلَنَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاءَ دَاثِ يَوْمٍ وَالتَّحْرِيْمُ يَوْمُهُ فِيْ وَحْيِهِ فَقَالَ اِنَّهُ خَالِيْنِ

تم اس سے اسے محمد خوش اور رضا مند نہیں ہو تے کہ جو شخص تم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ تم پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹ یہ روایت مذکور بالا روایت کی طرح ہے۔

۱۳۰۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ عز و جل اس پر دس رحمت بھیجے گا اور دس گنا معاف ہوں گے اور دس درجہ اس کے بلند ہوں گے۔

باب: درود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو ول

چاہے دُعا مانگ سکتا ہے

۱۳۰۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے تھے نماز کی حالت میں تو ہم کہتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی جناب سے اور سلام فلاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ تمہارے میں سے کوئی شخص اگر بیٹھ جائے تو اس طرح سے کہ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ سے لے کر وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّلَامُ لِحَسَنٍ تک۔ اس لیے کہ جب اس طریقہ سے کہے گا تو ہر ایک تک بندہ و آسمان اور زمین میں سلام پہنچ جائے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا

رَسُولُهُ فَقَدْ اَمَّا يَوْمَئِذٍ بِمَا مَحَمَّدٌ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

۱۲۹۹ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ النَّعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَّى عَلَىَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

۱۳۰۰ اَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ تَوْبِدِ بْنِ أَبِي مُرَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَىَّ صَلَوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَقَّتْ لَهُ عَشْرَ حَبِيبَاتٍ وَزُفَّتْ لَهُ عَشْرَ ذُرَاهِبٍ۔

باب ۸۴: تَغْيِيرُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۱ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ التُّوزُّجِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ اللَّفْظُ لَا لَنَا حَدَّثَنَا بَحْثَى قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا خَلَسْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا خَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الصَّلَامُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الصَّلَوَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَتَاكُمْ كُلُّ غَدِيضٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أَفْهَدُ

عَنْهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد جو دُعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دُعا مانگے۔

أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ تَحْيَا إِلَهِ بِنَدْوٍ بِهِ

باب ۷۸۵ الدُّعَاءُ بَعْدَ

التَّشَهُّدِ

چاہئے؟

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو چند کلمات سکھا دیں کہ میں ان کلمات کے وسیلے سے دُعا مانگ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم سبحان اللہ کو دس مرتبہ پھر دس مرتبہ الحمد للہ کو اور اس کے بعد دُعا مانگو اور تم اپنے مقصد کو اللہ عزوجل سے مانگو وہ حکم فرما دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ قبول کرے گا۔

۱۳۰۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَصِيحٍ بْنُ خِرَاحٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي وَصِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِيْكَرْمَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ جَاءَتْهُ أُمُّ سَلِيمٍ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَاسْتَأْذَنَتْ بَا رَسُوْلَ اللَّهِ عَلَيْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ مَتَجَعِي اللَّهُ عَشْرًا وَ أَحْمِدِيهِ عَشْرًا وَ كَبِّرِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْهِ حَاتِحَلِيْ بِقُلْ لَعَمْرُكَ

باب ۷۸۶ الدُّعَاءُ بَعْدَ الدُّعَاءِ

۱۳۰۳: أَخْبَرَنَا قَبِيْةٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ خُصْبٍ بْنِ أَبِي تَابٍ عَنْ أَبِي تَابٍ عَنْ أَبِي مَالِيْكَ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا بَيْنِي وَرَجُلٍ قَائِمٌ يُّصَلِّيُ فَلَمَّا رَمَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ يَبْدِعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ وَ يَخْلُقُ الْخَلَائِفَ وَالْاَنْحِرَامَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صُحَابَةَ تَذَرُوْنَ يَمَا دَعَا فَالْوَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ اعْلَمُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيْده لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُنْجَبَتْ رَزَاةٌ سُبُلٌ بِهِ اُغْطِيَ

باب: دُعا مانگنا اور وہ سے متعلق

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی وہاں پر کھڑا ہوا نماز میں مشغول تھا جس وقت رکوع اور سجدے اور تشہد سے فراغت ہوئی تو دُعا مانگنے لگا اور کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ سے لے کر اِنِّيْ اَسْأَلُكَ رَسُوْلَ اللَّهِ تک پڑھا کرو۔ پھر رسول کریم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ کون سے جملوں سے دُعا مانگی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول خوب واقف ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے اللہ عزوجل کو آواز دی۔ اس کے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جس وقت اللہ عزوجل کو اس کے نام سے آواز دی جاتی ہے اور اسکو یاد کیا جاتا ہے اور جس وقت کوئی شخص مانگتا ہے اس سے یہ نام لے کر تو وہ حمایت کرتا ہے۔

۱۳۰۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ أَنُوْرِيْدُ النَّصْرِيْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

۱۳۰۴: حضرت عمار بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے کہ ایک آدمی نماز

پڑھ کر تشہد کے پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس دوران وہ شخص کہے گا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَہُ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ تین مرتبہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مغفرت کر دیا گیا۔

عَدَّتْ حُسْنَ الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اِذَا رَجُلٍ قَدْ قَضَى صَلَاتَہٗ وَهُوَ یَنْشَهُدُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَہُ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَہٗ نَفْسًا۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق

۱۳۰۵۔ حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک دعا سکھا دیں کہ جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ۔

باب ۸۷۷ مَعْنُوۃُ اٰخَرُ

۱۳۰۵۔ اٰخَرَنَا قَتَبَةُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِی الْخُبَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِی بَكْرٍ الصَّدِیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِیْ دُعَاۃً اَذَعُوْا بِہِ فِیْ صَلَاتِہِیْ قَالَ فِی الْاَلْفَمِ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ غَفِیْرَةً مِنْ عِبَدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق

۱۳۰۶۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا میں تم سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ! میں نے عرض کیا: میں (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یا بندہ سے ہر ایک نماز میں یہ دعا مانگا کرو: رَبِّ اَعِیْزْ عَلَیْ ذُنُوْبِیْ وَ شُکْرِیْ۔

باب ۸۸۸ مَعْنُوۃُ اٰخَرُ

۱۳۰۶۔ اٰخَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ اَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَیْفَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَةَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُرَیْرِ عَنِ الْقَسْبِیِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ اَخَذَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ لَاجِئُکَ بِمُعَاذٍ فَهَلَّتْ وَاَنَا اَجِئُکَ بِرَسُوْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَدْعُ اَنْ تَقُوْلَ فِیْ کُلِّ صَلَوةٍ رَبِّ اَعِیْزْ عَلَیْ ذُنُوْبِیْ وَ شُکْرِیْ وَحَسْبُکَ عِبَادَتُکَ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق

۱۳۰۷۔ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز کے دوران فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ

باب ۸۸۹ مَعْنُوۃُ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاۃِ

۱۳۰۷۔ اٰخَرَنَا ابُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ خُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِیْدِ الْحُرَیْرِ عَنِ

النَّبِيِّ فِي الْأَمْرِ عَ آخِرَتِكَ - مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہر ایک کام میں استحکام چاہتا ہوں (مبرا اور استحکال کا طلبگار ہوں) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر اور تیری عبادت کی بھرتی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے قلب کی سلامتی چاہتا ہوں اور زبان کی سچائی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہر چیز کی بھرتی مانگتا ہوں جس کو تو کہتا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر ایک چیز کی برائی سے کہ جس کو تو کہتا ہے اور میں مغفرت چاہتا ہوں تیری اس چیز سے کہ جس کو تو چاہتا ہے (یعنی مجھ سے جو غلطی سرزد ہوگی ہے اس کی معافی مانگتا ہوں)۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں

۱۳۰۸۔ حضرت عطاء بن مسعود نے اپنے والد سے روایت کی عمار نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعض نے کہا کہ تم نے نماز مکی یا مختصر پڑھی انہوں نے کہا کہ یا جو اسکے کہ میں نے اس میں کئی دعا نہیں پڑھی جن کو رسول کریم سے سنا ہے جس وقت وہ کھڑے ہوتے تو ایک شخص ان کے پیچھے گئے عطاء بن مسعود نے بیان کیا کہ وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھ رکھ کر دعا ان سے دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتائی وہ دعا یہ تھی: اَللّٰهُمَّ بَعْلِيْكَ اَلْعَبْتُ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں تیرے غیب اور قدرت کے وسیلے سے جو تجھ کو مخلوقات پر ہے تو مجھ کو زندہ رکھ جس وقت تک میرے واسطے زندگی قائم رکھنا تیرے نزدیک بہتر ہو اور مجھ کو مار ڈال کہ جس وقت میرے واسطے مر جانا بہتر ہو۔ اے خدا میں غازی اور پوشیدہ تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے سخت بھرتی ہوئی سچی بات خوشی اور غصہ میں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے درمیان کو درجہ جتنا ہی اور مالدار میں اور میں تجھ سے اس نعمت کو مانگتا ہوں جو کہ تمام سے ہو اور اس کی آنکھ کی ٹھنڈک کو کہ جو طمع نہ ہو اور میں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلہ پر اور میں تجھ سے مانگتا ہوں راحت اور

اَبِي الْفَضْلِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي صَلَواتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ النَّاسَ فِيْ الْاَمْرِ وَالْعَرِيْضَةِ عَلٰی الرَّشِدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرًا بِعَمَلِيْكَ وَحُسْنًا بِعِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

باب ۹۰: دُعا آخر

۱۳۰۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ الشَّيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَارَ بْنَ عَبَّاسٍ صَلَوةً فَأَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بِنَعْنُ الْقَوْمَ لَقَدْ حَقَّقْتُ اَوْ جَزْتُ الصَّلَوةَ فَقَالَ اَمَّا عَلٰی ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْبًا قَامَ تَبَعُهُ وَجُلَّ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبُو اَيُّوبَ عَزَّ اَنَّهُ صَلَّى عَلٰی عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ سَأَلَ قَاحِشَ بْنَ الْقَوْمِ اَللّٰهُمَّ بِعَمَلِكَ الْعَبْتُ وَقَدَّرْتَنِيْ عَلٰی الْخَلْقِ اَخْبِيْئِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَقَّيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ خَلِيْفَتَكَ بَعِيْ بِى الْعَبْتُ وَالشَّهَادَةَ وَاَسْأَلُكَ حِلْمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّيَاسَةِ وَالْعَصَبِ وَاَسْأَلُكَ الْقَصَصَةَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَاَسْأَلُكَ لِيْعِيْمًا لَا يَنْقُذُ وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقُطُ وَاَسْأَلُكَ الرِّيسَةَ نَعْدَ الْفَقَصَاءِ وَاَسْأَلُكَ نَزْدَ الْغُلَبِ وَاَسْأَلُكَ النُّوْبَ وَاَسْأَلُكَ لَذَّةَ الشَّكْرِ اِلٰى وَخِفَتِ وَالشَّرَفِ اِلٰى لِقَاءِ لَهٗ فِيْ غَيْرِ مَرَّةٍ مُّبَرَّرَةٍ وَلَا

مرنے کے بعد آرام۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے چہرہ کے دیکھنے کی لذت کو اور تجھ سے ملاقات کا شوق اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس معصیت پر کہ جس پر صبر نہ ہو سکے اور جو فساد سے گمراہ کرا دے اسے خدا ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دے اور ہم کو ہدایت یا فتنہ لوگوں کا راستہ دکھلا دے۔

۱۳۰۹: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور بکی (مختصر) نماز پڑھائی تو انہوں نے انکار کر دیا (اس قدر مختصر نماز پڑھنے پر) اس پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز ادا کرنے میں حمد سے اور رکوع کو برابر نہیں ادا کیا؟ انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے تو نماز کے دوران وہ دعا مانگی تھی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ تَعْلِمِكَ الْغَيْبُ سے آخر تک۔

وَفَتْنَةٍ مُّصَلِّئِ اللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِرَبِّتِنَا الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدًى مُّهْتَدِيْنَ۔

۱۳۰۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ هٰشِمٍ الْوَسِيْطِيِّ عَنْ اَبِيْ جَبَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَّارٌ مِنْ بَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَوةً اَخْفَاهَا كَمَا بَهُمْ تَكْرُوْهَا فَقَالَ اَلَمْ اُنَمِّ لِرُكُوْعٍ وَالتَّسْبِيْحَةِ قُلُوْا بَلَىٰ قَالَ اِنَّمَا اِنْتِ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَاٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ يَعْلِمِكَ الْغَيْبُ وَقُلْتُ بِكَ عَلٰى اَخِيْنِ مَا عَلِمْتُ الْخَبْرَةَ خَيْرًا اِنِّيْ وَتَوَقَّيْتُ اِنِّيْ عَلِمْتُ الْوَقْعَةَ خَيْرًا اِنِّيْ وَتَسَلَّلْتُ حَتِيْثَكَ فِي الْغَيْبِ وَالتَّهْنِئَةِ وَكَلِمَةً اِلَاخْلَاصٍ فِي الْاِزْمَةِ وَالْقَصَبِ وَاسْأَلْتُ يَعْزُبُ لَا يَنْقُذُ وَفَرَّةٌ غَيْبٍ لَا تَنْقِطُ وَاسْأَلْتُ اِلٰهَ الْاِقْصَاءِ وَتَرَدُّ الْغَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَكَلِمَةً الْفَكْرِ اِلٰى وَجْهِهِ وَالتَّوَقُّفِ اِلٰى الْقَبْلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَرَةٍ مُّصِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُّصَلِّئِ اللّٰهُمَّ زَيِّنَا بِرَبِّتِنَا الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدًى مُّهْتَدِيْنَ۔

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق

۱۳۱۰: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھ کو وہ دعا بتا دو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ۔ اسے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں میری برائی سے اس کام کے جو کہ میں نے انجام دیا ہے اور برائی سے اس کام کی جو میں نے نہیں انجام دیے۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ میں وہ نہ کرنے لگ جاؤں۔)

بَابُ ۹۱ اِلَى التَّعَوُّذِ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْرٌ عَنْ مَنصُوْرٍ عَنْ هِلاَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ تَوَالٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ خَدِيْجَتِيْ بِسْمِیْ ؕ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ فِي صَلَوةٍ فَقَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔

باب ۹۲ نوّٰ آخر

باب: ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق

۱۳۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا عذابِ قبر کے متعلق تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذابِ قبر کج (اور حقیقت) ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر جو نماز رسول کریم ﷺ نے پڑھی اس میں عذابِ قبر سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز کے دوران دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَخِرَ تک۔ یعنی اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذابِ قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قنوتِ حال سے جو کہ ایک آنکھ والا ہوگا اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور مقرر ہو جانے سے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ اکثر اوقات مقرر ہوئے سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت انسان مقرر ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے اور وہ غلطی کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: نبی کریم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک سے معلوم ہوا کہ قرضہ لے لینا اگرچہ گناہ تو نہیں ہے لیکن یہ گناہوں کا ذریعہ بن جاتا ہے اس وجہ سے اس سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص شہید پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ چار کاموں سے پناہ مانگے۔ ایک تو عذابِ دوزخ سے دوسرے عذابِ قبر سے اور تیسرے موت اور زندگی سے اور چوتھے جو زما سے اور دجال کے قنوت سے پھر دعا مانگے اپنے واسطے جو زما مناسب معلوم ہو۔

۱۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ خَلَقْنَا شُعْبَةً عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُسْرُوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ يَكْفِي عَذَابُ الْقَبْرِ عَذَابُ عَائِشَةَ قَالَتْ فَمَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَوَاتُهُ بِذَلِكَ اَتَعُوْذُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۳۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ شُعْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْهُ بِیْ الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمُنْحَا وَ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَقَامِ وَ الْمَقْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَاتِلْ مَا اَخْخَرُ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَقْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّحْلَ اِذَا عَوِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَخَالَفَ۔

۱۳۱۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُوصِلِيُّ عَنِ الْقُمَالِيِّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَ اَسَاتَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْسُفَ وَ اللَّفْظُ لَهُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَظِيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَشَقَّ اَعْدُنُكُمْ فَلْيَتَوَقَّ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابٍ عَشَمَ وَ عَذَابِ الْفَقْرِ وَ فِتْنَةِ الْمُنْحَا وَ الْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ ثُمَّ يَدْعُوْهُ لِيُعِيْبَهُ بِمَا بَدَا لَهُ۔

باب ۹۳ ۱۳۱۳: بَابُ ۹۳ مَوَدَّۃُ اٰخَرٍ مِّنَ الَّذِیْ کَرَّ بَعْدَ الشَّہِیْدِ
اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ
خَفَّیْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
كَانَ یَقُوْلُ فِی صَلَواتِهِ بَعْدَ الشَّہِیْدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ
اللّٰهُ وَاَحْسَنُ الْهَدٰی هَدٰی مُحَمَّدٌ ﷺ۔

باب: ایک دوسری نوعیت کی دعا سے متعلق

۱۳۱۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم ﷺ نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے
تھے اَحْسَنُ الْكَلَامِ سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب
سے بہتر ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔

باب ۹۴ ۱۳۱۵: بَابُ ۹۴ مَطْلَعُ غِیْبِ الصَّلَوةِ

۱۳۱۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلِیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی
بْنُ اَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِکٌ وَهُوَ اَبْنُ یَعْقُوْبٍ عَنْ عَلِیَّةَ
بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَبْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهُ رَاٰی
رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا کَفَّ عَنْ صَلَوةٍ فَقَالَ لَهٗ حُذَیْفَةُ مِنْ دَعْوَةٍ تَصَلِّیْ
هَذِهِ الصَّلَوةَ قَالَ مِنْذُ اَرْبَعِیْنِ عَامًا قَالَ مَا صَلَّیْتُ
مِنْذُ اَرْبَعِیْنِ سَنَةٍ وَلَوْ مِثَّ وَآلَتْ تَصَلِّیْ هَذِهِ الصَّلَوةَ
لَمَتَّ عَلٰی غَیْرِ بِطَرَفَةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الرَّحْمَلَ لَیَحِیْقُ وَیَوِیْمَ وَیُحْسِرُ۔

باب: نماز کو گھٹانے کے بارے میں

۱۳۱۵: حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو
دیکھا کہ جس شخص نے نماز کو گھٹا دیا (یعنی اس کی شرائط اور ارکان
میں کمی کر دی) تو دریافت کیا کہ تم کتنے زمانے سے اس طریقہ سے
نماز پڑھتے چلے آ رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ چالیس
سال سے۔ حذیفہ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں
پڑھی اور جب تم مر جاؤ گے اس طرح سے نماز پڑھتے ہوئے تو
تمہاری موت رسول کریم کے علاوہ کسی دوسرے دین پر ہوگی نہ
کہ رسول کریم کے دین پر ہوگی۔ اگر (ہم) نماز میں تخفیف
کرتے ہیں تو انکی شرائط اور ارکان کو ابھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

باب ۹۵ ۱۳۱۶: بَابُ ۹۵ اَقَلُّ مَا تَجَزٰی بِہِ الصَّلَوةِ

۱۳۱۶: اَخْبَرَنَا قُسَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی
عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِیٍّ وَهُوَ اَبْنُ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمِّ لَہٗ
تَلَدِیْ اَنَّهُ حَدَّثَنَا اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّی
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْمُقُهُ وَتَحَنُّنًا لَا
تَشْعُرُ فَلَمَّا قَرَعَ اَقْلَلَ فَسَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ تَصَلِّ
قَرَعَ فَصَلَّی ثُمَّ اَقْلَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ تَصَلِّ مَرَّتَیْنِ
اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهٗ الرَّجُلُ وَ الَّذِیْ اَحْزَمَتْ بِہِ رَسُوْلُ
اللّٰهِ لَقَدْ عَهِدْتُ فَمَتَّیْمِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ فَرَمُدْ
الصَّلَوةَ قَوْمًا لَا حِسْرَیْنِ وَصُوْءَ لَہٗ ثُمَّ اسْتَفْلٰی الْفِلَّةَ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے کیا کیا شرائط ہیں؟

۱۳۱۶: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا اپنے
والد سے کہ انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ بدری تھے یعنی غزوہ بدر
میں رسول کریم کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ انہوں نے نقل کیا
کہ ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ رسول
کریم اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم لوگ اس شخص سے واقف نہیں
تھے جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی میں
حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی
اس طریقہ سے آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا اس شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت کی
دولت سے نوازا میں تو تھک گیا۔ آپ مجھے تھلائیں میں کس
طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپ نے فرمایا: جس وقت تو نماز

فَكَبَّرَ ثُمَّ أَمَّا ثُمَّ ارْجِعْ فَاطْمِنَيْنِ رَاكِعًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى
تَعْبُدَ فَإِنَّمَا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ
ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَنْقَرَعَ مِنْ
صَلَوَتِكَ۔

۱۳۱۷۔ أَخْبَرَنَا سُونَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ قَاوَدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ ابْنُ
يَحْيَى بْنُ خَلَّادٍ بَنِي رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ لَقَدْ بَدِئْتُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَالِثًا فِي الْمَسْجِدِ
فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَوتِهِ قَرْدَةً عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ قَرَعَ فَصَلَّى
ثُمَّ خَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْدَةً
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّبْعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ
عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ عَجِدْتُ وَ حَرَضْتُ فَرَأَيْتُ
وَعَلَّمَنِي قَالَ إِذَا ارْتَدْتَ أَنْ تَصَلِّيَ قَوْلًا فَاقْبِسْ
وَحُذِّرْ لَمْ تَسْتَطِيعِ الْفِتْنَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَمَّا ثُمَّ ارْجِعْ
حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَعْبُدَ فَإِنَّمَا ثُمَّ
اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ
قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْجِعْ فَإِذَا
انْقَضَتْ صَلَوَتُكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْقَضَتْ
مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا تَنْقِصُهُ مِنْ صَلَوَتِكَ۔

پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو تمام شرائط
اور ارکان کا خیال رکھو۔ پھر تم قبلہ کی جانب رخ کرو اور تکبیر پڑھو
پھر قرآن پڑھو جو سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت پڑھ
لو۔ پھر تم اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ
بالکل اچھی طرح سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے
ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ
جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ پھر اس طرح سے
نماز میں کیا کرو۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۱۳۱۷۔ حضرت علی بن یحییٰ بن رافع بن مالک الانصاری سے
روایت ہے کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا
(رفاعہ بن رافع) سے سنا جو کہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ کہا کہ
میں رسول کریمؐ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص
حاضر ہوا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور
اس نے رسول کریمؐ کو سلام کیا۔ آپ اس وقت اس شخص کو دیکھ
رہے تھے جس وقت وہ شخص نماز میں مشغول تھا تو آپ ملے جلے
اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جاؤ اور تم نماز ادا کرو تم نے
نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس شخص نے نماز ادا کی
پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کہ
جاؤ تم نماز پڑھو (در اصل) تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس جس وقت
تیسری یا چوتھی بار اس نے اسی طریقہ سے کیا تو اس نے عرض
کیا اُس ذات کی قسم کہ جس نے آپ پر کتاب نازل کی میں تو
تھک گیا اور مجھ کو لاٹ ہے تو آپ فرمائیں اور سکھائیں۔ آپ
نے فرمایا کہ جس وقت تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو تم ٹھیک
طریقہ سے وضو کرو پھر تم بیت اللہ شریف کی جانب چرو کرو اور تم
تکبیر پڑھو (نماز شروع کرو) پھر قرآن کریم پڑھو پھر تم رکوع میں
جاؤ۔ خوب اچھی طرح سے اطمینان سے پھر تم سر اٹھاؤ یہاں تک کہ
تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ۔
اگر تم نے اس طریقہ سے نماز کو مکمل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہوگئی

اور اگر تم نے اس میں سے کم کر دیا تو اپنی نماز میں سے کم کر دیا۔
 ۱۳۱۸: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 عرض کیا کہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز
 کے متعلق بتاؤ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
 سامان کر کے رکھتے تھے یعنی مسواک اور وضو کا پانی ہم تیار رکھتے
 تھے پھر جس وقت اللہ عزوجل کو منظور ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دیتا
 تھا۔ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور
 آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں
 بیٹھا کرتے تھے لیکن آٹھویں رکعت کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 جاتے تھے اور یاد خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور دعا مانگتے پھر
 سلام پھیرتے۔ اس قدر آواز سے کہ ہم کو آواز سنائی دیتی۔

باب: سلام سے متعلق

۱۳۱۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے
 تھے۔

۱۳۲۰: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
 جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دائیں اور بائیں جانب
 سے دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 رخسار مبارک کی سفیدی معلوم ہوتی تھی (یعنی سلام کے پھیرنے
 میں)۔

باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟
 ۱۳۲۱: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت

۱۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسُ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ قَدَافَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ
 هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتِ بَيْنِي عَنْ
 وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُ
 لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَنُغْتَسِلُ اللَّهُ إِيْمَا شَاءَ أَنْ يَغْتَسِلَ
 مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي قِمَامًا وَتُحْفَاتٍ
 لَا يَحْلِسُ فِيْهِنَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَحْلِسُ كَيْدُكُرُ
 اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَنَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا
 يُسْمِعُنَا۔

باب: ۷۹۶ السَّلَامُ

۱۳۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَاوَةَ ابْنَةِ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي
 سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَوِّدِ
 الْمَخَرَمِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي غَالِبُ بْنُ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ بَسَاوِهِ۔

۱۳۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ
 الْقَدِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخَرَمِيُّ عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ غَالِبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ
 قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ بَسَاوِهِ
 حَتَّى يُرَى تَبَاطُ عَقِيمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 جَعْفَرٍ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَشَرٌ وَعَدُّ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ نَجِيعٍ وَالِدُ
 عَلِيٍّ بْنِ الْحَدَّادِيِّ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ

باب: ۹۷ مَوْضِعُ الْيَمِينِ عِنْدَ السَّلَامِ
 ۱۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ

رسول کریم کی ایک افتاء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت مسمر (راوی حدیث) وہ دامن اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اپنے ہاتھ اس طرح سے گھماتے ہیں کہ گویا وہ ہاتھ شریر گھڑوں کی دم ہیں۔ تمہارے میں سے کیا ہر ایک شخص کے واسطے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ دامن پر ہی رہے۔ (دو زبان سے) دامن اور بائیں جانب اپنے (مسلمان) بھائی کو سلام کرے۔

باب: سلام میں دامن کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۲۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکنے اٹھنے اور کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے اور بیٹھ جاتے اور سلام پھیرتے دامن اور بائیں جانب اور فرماتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابو بکرؓ جیسا اور حضرت عمرؓ جیسا کو بھی اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۲۳۔ حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر فرماتے تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھک جاتے اور اللہ اکبر فرماتے جس وقت اٹھ جاتے پھر آخر میں دامن اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

باب: بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہیے؟

۱۳۲۴۔ حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے حلق

بِسْمِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَيْطَةِ قَالَ سَمِعْتُ خَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا حَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا السَّلَامُ عَلَيْنَا السَّلَامُ عَلَيْنَا وَأَخَارَ بِسْمِ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَتَابَهَا أَذْنَابُ الْحَبْلِ الشَّامِسِ أَمَا يَتَحَيَّوْنَ أَنْ يَصْغَبَ يَدَهُ عَلَى فَيْحِهِ ثُمَّ يَسْلِمَ عَلَى أَخِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

باب ۹۸: كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

۱۳۲۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ زَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ حُضْبٍ وَزَلَّعَ وَبَقَامَ وَقَوَّدَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى بَرِي تَابَحُ حَيْهَ وَزَأْتِ أَيْدِيَهُمْ وَعَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِ وَلِلَّهِ۔

۱۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا الْفَخْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرِيُّ عَنْ خُصَّاحٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ بَخْشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ بَخْشٍ بْنِ حَنَّانٍ عَنْ حَنَّانٍ أَنَّ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ شِمَالِهِ۔

باب ۹۹: كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى السَّامِعِينَ

۱۳۲۴۔ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بِعَنِ الْقُرَّاءِ وَزَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَخْشٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ بَخْشٍ ابْنِ

در یافت کیا کہ وہ نماز کس طریقہ سے تھی؟ تو انہوں نے نگہبر سے متعلق بیان فرمایا اور اس طرح سے کہا کہ آپ ﷺ دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گال کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں جانب اس طریقہ سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے گال کی سفیدی نظر آتی۔ اس طریقہ سے بائیں جانب پھیرتے تھے۔

۱۳۲۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال کی سفیدی اس جانب سے اور اس جانب سے نظر آ جاتی۔

۱۳۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہاں تک کہ دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

خَنَّانٌ عَنْ عَمِّهِ وَابْنِ عَمِّانَ قَالَ قُلْتُ لِإِبْنِ عَمْرٍو أَحَبُّهُ عَنِ صَلَواتِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَ كَأَنَّهُ قَالَ فَلَذَكَرَ التَّكْبِيرَ قَالَ بَعْنِي وَذَكَرَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۲۵: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَخُوْمَ عَنْ أَبِي كَاوَدَ بَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ كَاوَدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَتَبَنِي أَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

۱۳۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَبْذُ وَبَيَاضَ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَبْذُ وَبَيَاضَ خَدِّهِ۔

۱۳۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَاةُ الرُّحَمَى عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ مِنْ هَهُنَا وَبَيَاضَ خَدِّهِ مِنْ هَهُنَا۔

۱۳۲۸: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ لَنَا الْفَخْرِيُّ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ غُلْفَمَةَ وَأَبِي الْأَسْوَدِ وَابْنِ الْأَخْوَصِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ۔

باب ۸۰۰ السَّلَامُ بِالْيَمِينِ

باب: سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

۱۳۲۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۱۳۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تو ہم جس وقت سلام پھیرتے ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حالت ہے۔ تمہاری اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو یا وہ دھیں ہیں شرعاً گھوڑوں کی۔ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز یا سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نزدیک والے شخص کی جانب دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

باب: جس وقت امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی

کو بھی کرنا چاہیے

۱۳۳۰: حضرت شہان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم قبیلہ بنو سالم کی امامت میں مشغول رہا کرتا تھا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیری آنکھوں کی روشنی رخصت ہو گئی ہے اور راستہ میں ندی تالے مجھ کو (دربار نبوی) اور مسجد نبوی میں حاضری سے روکتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تحریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دوں جس کو میں مسجد بنا لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ میں حاضر ہوں گا۔ چنانچہ صبح کے وقت رسول کریم ﷺ شریف لائے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور دن چڑھ گیا تھا۔ آپ ﷺ نے داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی میں نے اس کی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ بیٹھے نہیں اور فرمایا تم اپنے مکان میں کس جگہ پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ کی نشاندہی کی جس جگہ میں جانتا تھا آپ کا نماز ادا کرنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ ﷺ کی اقتدا میں صف باندھی آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی سلام پھیرا۔

باب: نماز سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے سے متعلق ۱۳۳۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

مُؤْنِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْرُ بْنُ عَزْرٍ عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْقُرْظِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْفَيْحَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ قَالَ فَتَكَرَّرَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ نَيِّبُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ حَيْلٍ شَمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتَبِثْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِ بِبَدِهِ

باب ۸۰۱: سلامہ المؤمنین جن

یُسلمہ الإمام

۱۳۳۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمَدَائِكِ عَنْ مَتَمِّ بْنِ الرُّمَيْثِيِّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ تَابِلَةَ يَقُولُ كُنْتُ أَصِلِي يَقُولِي بَيْنِي صَلَاتِهِ فَتَبَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ انْكَرْتُ تَصْرِي وَأَنَّ السُّيُولَ تَعْمَلُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدٍ لَوْ مَيَّ قَلَّ وَذُتْ أَنْكَرْتُ فَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي فَكَانَ اتَّجِدُهُ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ عَلِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَنْكُرُ مَعَهُ بَعْدَ مَا شَفَعَا النَّهَارَ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمْ يَخْلُصْ عَنِّي قَالَ إِنِّي نَحِيتُ أَنْ أَصِلِي مِنْ بَيْتِكَ فَاسْتَرْتُ لَهُ إِلَى التَّكْبَارِ الَّذِي أُبِيتُ أَنْ يَخْلُقِي فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفَعَا خَلْفَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا سَلَّمَ

باب ۸۰۲: السُّجُودُ بَعْدَ الْفَرَائِغِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۳۱: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ

سُبحانَ نمازِ عشاء کے فراغت کے بعد نماز فجر ہونے تک گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر رو بہ تکبہ و فرماتے کہ جس قدر تاخیر تک تمہارے میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ پڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اٹھانے سے قبل اور تمہارے میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے زیادہ جلدی پڑھ سکتا ہے۔ (مختصر)

باب: سلام پھیرنے اور گفتگو کرنے کے بعد سجدہ سہو
۱۳۳۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر گفتگو فرمائی اس کے بعد سہو کے
سجدے فرمائے۔

باب: مجددِ سہو کے بعد سلام

۱۳۳۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو جہدے کیے بیٹھے ہی بیٹھے ہجرت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۳۴۴: حضرت عمران بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا تو حضرت خرقا بنی (کہ جن کو ذوالیدین کہتے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تین رکعات پڑھیں آپ ﷺ نے جو رکعت باقی تھی اس کو پڑھا پھر سو کہو جب دعائے پھر سلام پھیرا۔

باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کس قدر

اور مجھے

۱۳۳۵۔ حضرت پراء بن عازب جی سے روایت ہے کہ میں نے

أَبِي وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبِي ذُنُبٌ وَعَمَرُ بْنُ الْغُرَابِ
وَيُوسُفُ بْنُ بَرْدَانَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ
عَائِشَةُ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُليَ لِيَمَانِ
سِتْرًا أَوْ يَتَوَضَّعُ مِنْ صَلَوةِ الْإِمَامَةِ إِلَى الْعَجْرِ أَحَدَى عَشْرَةَ
وَكُفَّةً وَأَوَّلَ بَوَاجِدَةٍ وَتَسُجْدَ سَجْدَةً فَلَمَّا بَقِيَ أَحَدُكُمْ
خَمْسِينَ آيَةً قَلَّ أَنْ يَبْرُقَ رَأْسُهُ وَمَعْصُهُمْ يُزِيدُ عَلَى نَعْصِ
فِي الْحَدِيثِ مُخْتَصَرٌ.

بَابُ ٨٠٣ سَجْدَةِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ
١٣٣٢ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ خُصَمَى عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ ابْنِ أَبِيهِمْ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّ نَكَلَهُمْ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السَّهْوِ -

بَابُ ٨٠٣ السَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيْ الشَّهْرِ
١٣٣٣ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَفْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْصَلَةُ
بْنُ جُوَيْرٍ عَنْ أَبِي مُرَيْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ الشَّهْرِ وَهُوَ عَائِلٌ
فِي سَلَمَةٍ قَالَ ذَكَرَهُ فِي حَدِيثِ دِي الْمَيْلِيَّةِ -

١٣٣٢ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ فِي عَرَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْفُهْلِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ لَقْلَقًا مِنَ الْجَوْنِ أَفْشَكَ صَلَاتِي لَقَدْ لَقِيتُ بِهِمُ الرُّمُومَةَ الْقَاتِيَةَ ثُمَّ سَأَلْتُ ثُمَّ سَعَدْتُ سَعْدَتِي السُّهُورَ ثُمَّ سَأَلْتُ.

بَابُ ٨٠٥ جُلُوسَةُ الْأَهَامِيِّينَ

التَّسْلِيمِ وَالْإِنصَافِ

١٣٣٥- أَحَبَُّنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

رسول کریم ﷺ کو ایک روز غور سے دیکھا تو آپ ﷺ کا کھڑے ہونا نماز سے پھر رکوع کرنا پھر رکوع سے فراغت کے بعد کھڑے ہونا اور پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھ جانا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ پھر سلام پھیر کر بیٹھ جانا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر تھا۔

۱۳۳۶: حضرت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں عواتین نماز سے سلام پکارتے ہی اٹھ گیا کرتا یا قرعیں اور رسول کریم ﷺ اس جگہ پر بیٹھے رہتے تھے اور مرد حضرات بھی سب کے سب بیٹھے رہتے جس وقت تک خُدا کو منظور ہوتا پھر جس وقت آپ ﷺ اٹھ جاتے تو مرد بھی اٹھ جاتے۔

باب: سلام پھیرتے ہی اُٹھ جانا

۱۳۳۷ھ: حضرت یحییٰ بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی اُٹھ گئے۔

باب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے

بارے میں

۱۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو جس وقت معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے جبکہ تکبیر ہوئی۔

باب: نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورۃ

الفلق (سورۃ ناس) کی تلاوت

۱۳۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر ایک نماز کے بعد مجھے کو سورۃ الفلق اور

عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
أَبِي لَيْلَى عَنْ عُرْوَةَ بْنِ غَزَّيْبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
فِي صَلَاتِهِ قَدْ حَدَّثَ قَدَمَهُ وَرَكَعَهُ وَاعْبَدَهُ نَعْدَ الرُّكُوعِ
لِحُسْنِهِ لَعَلَّهُ يَنْتَهِى السُّجُودَ لِحُسْنِهِ لَعَلَّهُ يَنْتَهِى
الْقِيَامَ وَالْإِصْرَافَ قُرْبَى مِنَ السَّوَاءِ.

١٣٣٦ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ
عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ الْحَرِثِ
الْقُرَيْشِيُّ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْفِصَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ كُنْ بِهَا سَلْتَنَ مِنَ الْفُتُولَةِ فَكُنْتُ وَكَتَبَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الْإِحْلَاءِ مَا شَاءَ
اللَّهُ فَإِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ الرَّجُلِ

بَابُ ٨٠٦ الْأُنْحَرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

١٣٣٤. أَحْمَرُونَ يَغْفُونَ بِي إِبراهيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ صَلَى مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ النَّحْلِ لَمَّا صَلَّى أَحْمَرُ.

بَابُ ٨٠٤ التَّكْبِيرُ بَعْدَ تَسْلِيمِ

الأحكام

١٣٣٩ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَالِدٍ الْعُسْكُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ زَايَدٍ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ
دِينَارٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ
أَعْلَمُ الْقَضَاءَ خَلْقَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْكُفْرِ.

بَابُ ٨٠٨ الْأَمْرُ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَاتِ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

١٣٣٩ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ
عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجَاحٍ عَنْ

سورہ ۴۱ کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

عَفَّةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

بَابُ ۸۰۹ اِلْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ عَنْ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ تَوْبَةَ عَوَالِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

بَابُ ۸۱۰ الَّذِي تَكْرُرُ بَعْدَ اِلْتِغْفَارِ

۱۳۳۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ صَدْرَانَ عَنْ عَدِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَرَبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

بَابُ ۸۱۱ الَّذِي تَكْرُرُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدَةَ اللَّهِ مِنَ الرَّبِّ يُحَدِّثُ عَلَى هَذَا الْبَيْتِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَغْلَى الْيَقِينِ وَالْقُصْلِ وَالنَّكَاحِ الْخَسِيِّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الْبَقِيَّةَ وَلَوْ عَجْرَةَ الْكَلْبَرُونَ.

باب: سلام کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۳۰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ رسول کریم ﷺ کے آزا کردہ غلام تھے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ تین مرتبہ استغفار پڑھا کرتے تھے پھر ارشاد فرماتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی اے اللہ! تو ہر قسم کی برائی اور عیب سے سالم اور بری ہے اور تیری جانب سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

باب: استغفار کے بعد ذکر خداوندی میں مشغول ہونا
۱۳۳۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔
(ترجمہ پیچھے کی دفعہ تحریر کیا جا چکا)۔

باب: سلام کے بعد کیا دعا پڑھی جائے؟

۱۳۳۲ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ آخِرَتُكَ۔ یعنی تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اے ذوالجلال والاکرام! اور تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے اور اس کے واسطے تعریف ہے اور وہ ہر ایک بات پر قدرت رکھتا ہے گناہ سے بچاؤ اور حفاظت نہیں ہے نہ طاقت ہے عبادت کی لیکن اللہ کی مدد سے ہم کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے مگر اس ذات کی اور وہی ذات الائق ہے نعمت اور فضل کے اور مدد و توفیق کے کوئی سچا معبود نہیں علاوہ خدا کے ہم اس کی خالص عبادت کرتے ہیں اور اگرچہ

مشرکین اور کفار نے ایمان نہیں۔

باب: سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا

۱۳۳۳ھ: حضرت ابو یوسفؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی یوسفؒ ہر ایک نماز کے بعد اس طریقہ سے فرمایا کرتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ آفریک اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر ایک نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

بَابُ ٨١٢ عَدَدِ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
 ١٨٨٨٨: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَدَّةٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا يَسْمَاعِيلُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قَالَ كَانَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الرَّبِيعِ يَهْتَلِلُ فِي ذِمِّ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا
 إِيَّاهُ لَهُ الْيَمْنَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ السَّامَةُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ
 إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ خَرَجَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ
 يَقُولُ آمَنَ الرَّبِيعُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَهْتَلِلُ بِهِمْ فِي ذِمِّ الصَّلَاةِ.

باب: نماز کے بعد کی ایک (اور) دعا

هَبْ ۸۱۳ نَوْءُ اَعْرُ مِنْ الْقَوْلِ

کامیاب

عِنْدِ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

۱۳۳۳ھ حضرت وراوہ سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کا تب تھے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے تم وہ دعا عطا کرو جو تم نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے۔ جو انہوں نے بیان کیا آپ ﷺ جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے "لا الہ الا اللہ" آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے علاوہ خدا کے وہ تمہارے اور اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے تمام قسم کی تعریف اس کی شایان شان ہے اور جس کو تو رک نہ اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے خراب سے مال دار کو اس کا مال نہیں بچا سکتا۔

١٣٣٣ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُبَّانَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَتَّانَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْقَيْلِكَ بْنِ الْغُبَرِ كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَحْنُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُضِيَ الصَّلَاةُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَالَعَ لِمَا أَنْعَمْتَ وَلَا تُعْطِي لِمَا مَنَعْتَ وَلَا تَنْعَمْ ذَا الْحَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۱۳۳۵ھ: حضرت درویش اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مخیر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاذ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو نیاز کے بعد فرماتے: لا إله وحده آفریک۔

١٣٣٥- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ
مُسْلَى عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ زُرَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْبُخَيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُمُرُ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَكَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَنَعَ لَنَا غَلَّتْ وَلَا مُعْجَبٍ لَنَا مَنَعَتْ وَلَا يُنْفَعُ دَا فَجَدَ مِنْكَ الْخَدَّ

باب ۸۱۳ کُم مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ

۱۳۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمُتَحِلِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الْمُعْبِرَةُ وَذَكَرَ آخَرُ وَأَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَزْرٌ وَاجِدٌ مِنْهُمُ الْمُعْبِرَةُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَزْأَوِ كَتِيبِ الْمُعْبِرَةِ أَنَّ مَعْرُوفَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُعْبِرَةِ أَنْ تَخْتَبِ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَبْعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ الْمُعْبِرَةُ يَنْ سَبْعَةَ يَقُولُ عِنْدَ فَيْصِلِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَكَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

باب: یہ دُعا کتنی مرتبہ پڑھی جائے

۱۳۶: حضرت وراذ جونیذ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ جونیذ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ جونیذ نے حضرت مغیرہ جونیذ کو تحریر کیا میرے پاس وہ دُعا تحریر کر کے بھیج دو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ جونیذ نے اس کا جواب لکھا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَكَ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخِزْيَةُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تین مرتبہ۔

باب: اسلام کے بعد کا ایک اور ذکر

۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ جونیذ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات کہتے۔ عائشہ صدیقہ جونیذ سے آپ ﷺ سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا۔ عائشہ جونیذ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک گفتگو کرتا ہے تو یہ جیسے قیامت تک میری طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو شخص دوسری قسم کی گفتگو کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

باب: اسلام کے بعد ایک دوسری قسم

کی دُعا

۱۳۸: حضرت عائشہ جونیذ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی عذاب قبر میں شاپ کے گلے سے ہوتا

باب ۸۱۵ نَوَاعٍ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَائِمِيُّ عَنْ مُرَّةَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْحَافِظِينَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ مُجِئِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَلَّمَ عَنْبَسَةَ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنَّ تَكَلَّمَ بِحَرْفٍ كَانَ حَابَةً عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِعَفْرِ ذَلِكَ كَانَ عَذَابُهُ لَكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

باب ۸۱۶ نَوَاعٍ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالذِّعَاءِ

بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ حُسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ

ہے۔ اس پر میں نے کہا تو جھوٹی ہے۔ اُس نے کہا نہیں جی ہے ہم کو حکم ہے کہ اگر چشپاش کمال یا کپڑے پر لگ جائے تو اس کو کاٹ ڈالیں اور رسول کریم ایک دن نماز پڑھنے کے واسطے لٹکے ہم گنگلوں میں مشغول تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: جو اس یهودی خاتون نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ خاتون جی کہتی ہے پھر اس دن سے آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن نماز کے بعد فرمایا وہ خاتون جی کہتی ہے۔ پھر نماز کے بعد ارشاد فرمایا (ہر نماز کے بعد پڑھا) رَبِّ جَبْرِئِلَ وَ جِبْرِئِلَ۔ اسے میرے پروردگار! جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھ کو روزِ قیامت کی کُرمی اور عذابِ قبر سے محفوظ فرما۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا کے

بارے میں

۳۳۹: حضرت مروان بن الحکم سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن لہٰی نے حلف سے کہا کہ اس نے خدا کی قسم اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کو تیر دیا کہ ہم نے قوریت میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جس وقت نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الْمَلِكُ جَعَلْتَهُ آخِرَ نَبَاكَ۔ یعنی اے خدا میرا دین درست فرما دے اور میری دنیا سنوار دے۔ جس میں کہ میرا رزق ہے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے تیرے غصے سے تیری رضا مندی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے اور تیرے عنایت کیے ہوئے رزق کو کوئی روکنے اور منع کرنے والا نہیں ہے اور جس سے توسع کر دے اور جس کو کٹور رک دے وہ کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کی دولت تیرے سامنے کوئی کام نہ آئے گی۔ مروان نے نقل کیا حضرت صہب نے ان سے نقل کیا کہ حضرت محمد جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تھے تو یہ جملے پڑھتے تھے۔

وَصِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَلَّلْتَ عَلَيَّ امْرَاةً مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِّنَ الْقَوْلِ فَقُلْتُ كَذَّبَتْ فَقَالَتْ بَلَى اِنَّا تَلَعَرْحُ مِنْهُ الْحِلْدُ وَالْقُرْبُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدْ اُرْتَفَعَتْ اَصْوَاتُ قَتَانَ عَا هَذِهِ قَاخِرْتُهُ بِنَا قَالَتْ قَتَانَ صَدَقْتَ فَمَا صَلَّيْ نَعْدَ يَوْمَئِذٍ صَلَوةً اِلَّا قَانَ فَبِيْ ذُنُوْبِ الصَّلٰوةِ رَبِّ جِبْرِئِلَ وَجِبْرِئِلَ وَاسْرَافِلَ اَعْلٰنِيْ مِّنْ عَذَابِ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۸۱۲ نوعِ اُخرِ مِنَ الدَّعَاۃِ عِنْدَ

الْاَنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۳۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَانَ اَخْبَرَنِيْ عَفَصُ بْنُ مَسْرُوۃ عَنْ عَفْصَةَ عَنْ عَطَاۃِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيۡهِ اَنْ كَلَّمَا خَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ الَّذِيْ قَلَقَ النَّحْرَ لِمُوسٰى اِنَّا لَنَجِدُ فِي النَّوْزِ اِنَّ دَاوُدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَانَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً وَ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّذِيْ جَعَلْتَ لِيْهَا مَعَاشِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِصَاكَ مِنْ سَخِيْطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا تَبَالِغْ لِيْمَا اَنْفَعْتُكَ وَلَا تُفْطِنِيْ لِيْمَا مَنَعْتَ وَلَا تُنْفَعْ ذَا الْحَقِيۡ بِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اَنْ تُهَيِّبَ حَقْدَكَ اَنْ تُخَيِّدَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْاَنْصِرَافِ مِنْ صَلَاتِهِ۔

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے کے بارے میں

۱۳۵۰: حضرت مسلم بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نماز کے بعد فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَسَءَ خِدا اِیْنِ پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فخر سے اور عذاب قبر سے۔ چنانچہ میں بھی کہنے لگا کہ میرے والد نے دریافت کیا کہ تم نے یہ جیسے کس جگہ سے سیکھے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ سے ہی سیکھے ہیں انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ ان جملوں کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

باب: سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہئے؟

۱۳۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جن کو اگر کوئی مسلمان اختیار کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ آسان ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ وقت کی نمازیں اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہیں اور تمہارے میں سے ہر ایک شخص ہر ایک وقت کی نماز کے بعد اس مرتبہ تسبیح کرے (یعنی سبحان اللہ پڑھے) اور ہر ایک تمہارے میں سے ہر ایک نماز کے بعد اس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور اس مرتبہ الحمد پڑھے اور اس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو قیام کا مجموعہ ایک سو پچاس کلمات ہو گئے۔ زبان پر ایک ہزار پانچ سو میزبان پر کیونکہ ہر ایک نیک عمل کے عوض اللہ عزوجل اس نیک عمل لکھتا ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر ان جملوں کو شمار فرمایا کرتے تھے اور جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ پر سونے کیلئے جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور الحمد اللہ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے اور اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ مجموعی عدد زبان پر ایک سو تین گنا اور میزبان اعمال میں یہ عدد ایک ہزار تین گنا اور یہ عدد اور مذکورہ بالا عدد شامل کر کے (روزانہ میزبان میں ڈھائی ہزار ہو گئے) رسول کریم ﷺ نے

باب ۸۱۸ التَّوَهُُّدُ فِیْ دُبْرِ الصَّلَاةِ

۱۳۵۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الشَّاهِدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِیْ دُبْرِ الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ اَقُولُ لَهُنَّ فَقَالَ اَبِيْ اَنْتَ یٰی عَشْرُ اَعَدْتَ هَذَا قُلْتُ غَلَتْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَهُنَّ فِیْ دُبْرِ الصَّلَاةِ۔

باب ۸۱۹ عِنْدَ التَّسْبِيْحِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۵۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ الشَّاهِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظَمَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ إِذْ دَخَلَ الْخَلَّةَ وَمِمَّا يَسِيرُ وَمَنْ يَتَمَلَّ بِهِنَّ قَبْلَ أَنْ يَنْتَهِىَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ الْخَمْسَ يُسَبِّحُ أَخَذَهُمْ فِيْ دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَتَعَمَّدُ عَشْرًا وَيَتَكَبَّرُ عَشْرًا فَهِيَ حَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي الْبَسَاءِ وَالْأَلْبِ وَخَمْسَ مِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ وَأَنَّا زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْفِدُ هُنَّ بِيَدِهِ وَإِذَا أَوَى أَخَذَهُمْ إِلَى فِرَافِهِمْ أَوْ مُصْجِعِهِمْ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِيدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى الْبَسَاءِ وَالْأَلْبِ فِي الْمِيزَانِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَثَلَاثَ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةٍ سَبَّحَ قَبْلَ مَا رَسُولُ اللَّهِ وَكُنْتُ لَا تُحْصِيهِمَا فَقَالَ إِنَّ الْبَطْطَانَ بَأْبَى أَخَذَهُمْ وَمَوْ فِيْ صَلَاتِهِ يَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا أَذْكَرُ وَمِائَتِهِ عِنْدَ مَتَابِعِهِ قَبِيْلُهُ۔

ارشاد فرمایا کہ پھر تمہارے میں سے کون شخص وحائی ہزار گنا ہوں
کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لیے کہ جس وقت روزانہ اس قدر گناہ
کرتے گا تب اللہ عزوجل اس کے نیک اعمال سے آگے بڑھ
سکتے ہیں اس طریقہ سے تو نیک اعمال ہی میں اضافہ ہوتا رہے گا
لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان ہر دو عادت کا اختیار
کرنا بڑا مشکل اور دشوار بنا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز
کے درمیان شیطان حاضر ہوتا ہے اور نمازی سے وہ کہتا ہے کہ تم
فلاں وقت کی بات یاد کرو اور تم ذرا فلاں مقدمہ کو بھی یاد کرو (اس
ان ہی جملوں کا کہنا نماز میں بھول پیدا کرتے ہے) اسی طریقہ سے
شیطان سونے کے وقت آتا ہے اور وہ یہ کلمات نہیں کہنے دیتا۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق

۱۳۵۲ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد متعدد الفاظ ہیں کہنے کے
واسطے کہ جن کو پڑھنے والا شخص مایوس اور محروم نہیں ہو سکتا۔ ۳۳
مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ ہر ایک نماز کے بعد الحمد للہ کہنا اور
۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

۱۳۵۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات
صحابہ کرام رحمہم اللہ کو حکم ہوا ہر ایک نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ
کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا کہ
ایک شخص جو قلیلہ انصار کا تھا وہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ تم
۲۵۲۵ مرتبہ ہر ایک کلمہ کو پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو
میں نے اس وقت انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے تم اس طریقہ
سے کرو۔

باب ۸۴۰: نَوَاءُ آخِرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ
أَسْبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ لَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ غُخْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْبَلَاتٌ لَا يَجُوزُ لِقَائِهِمْ يَسْبِقُ
اللَّهُ فِي دُخْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَبَحْمَدَةٍ ثَلَاثًا
وَثَلَاثِينَ وَبِخَيْرَةٍ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔

۱۳۵۳ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ جُوَيْمٍ الْبُرَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْقُبُ بْنُ آدَمَ عَنِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَسْرِينَ عَنْ حُجَّيْبِ بْنِ أَلْفَخٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ أَمَرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا فِيمَا كُنِيَ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ
يَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَكْبِرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَيَقِي رَجُلٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَنَابِهِ قَبِيلَ لَهْمَ رَسُوْلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَبِّحُوا فِيمَا كُنِيَ صَلَوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ
يَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَكْبِرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ
فَاعْمَلُواهَا حَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاعْمَلُوا فِيهَا التَّوَلُّدَ لِلَّهِ
أَصْبَحَ اتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

قَدْ اَجْتَمَعُوا كَمَلِكًا

۱۳۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اس شخص سے کسی دوسرے شخص نے دریافت کیا تم کو تمہارے پیغمبر نے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہے گا یہ مجموعی عدد سو ہو گئے اس نے کہا کہ ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۲۵ مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو پھر صبح کے وقت اس شخص نے رسول کریم سے اس خواب کے بارے میں عرض کیا آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا تم اسی طرح سے کرو جیسا کہ اس انصاری نے بیان کیا (یہ واضح رہے کہ وہ خواب درست تھا اور اللہ عزوجل کی جانب سے تعظیم دی گئی تھی)۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث

۱۳۵۵: حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز ان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی ہیں پھر دوپہر کے وقت اس طرف گئے اور ان سے فرمایا کیا تم اب اس وقت تک اسی حالت میں ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تم کو چار رکعات کی تعظیم دیتا ہوں تم ان کو پڑھا کر وہ رکعات یہ ہیں: سُبْحَنَ اللّٰهِ عِزَّةَ حَلِیْقِہِ تین مرتبہ اور تین ہی مرتبہ یہ دُعا: سُبْحَنَ اللّٰهِ وَحْدَیْہِ نَفْسِیہِ اور سُبْحَنَ اللّٰهِ وَدَنَہِ عَرْشِہِ بھی تین مرتبہ اور یہ دُعا بھی تین مرتبہ سُبْحَنَ اللّٰهِ بِمِثْلِہِ عِلْمِہِ تہ۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں

۱۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فقیر اور محتاج

۱۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنِ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى يَمَامًا يَرَى النَّبِيَّ قِيلَ لَهُ بَأْسُ خَشِيَ وَأَمَرَكَ نَبِيُّكُمْ ﷺ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فَلَاكًا وَفَلَاحِينَ وَنَعْمَةً فَلَاكًا وَفَلَاحِينَ وَكَيْفَ أَرَبْنَا وَفَلَاحِينَ قِيلَ يَا نَافِعُ قَالَ سَبَّحُوا حَمْدًا وَعَشْرِينَ وَاحْمَدُوا حَمْدًا وَعَشْرِينَ وَتَعَبَّرُوا حَمْدًا وَعَشْرِينَ وَهَلَّلُوا حَمْدًا وَعَشْرِينَ قِيلَ يَا نَافِعُ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلُوا عَمَّا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ۔

بَابُ ۸۲۱ نَوْعُ آخَرُ مِنْ عَمَلِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعْثَدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ عَلِیْخَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبَ عِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ حُورِيَّةَ بِنْتِ الْخَدْرِیِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَعُو لَمْ مَرَّتْهَا قُرْبًا مِنْ يَضَعُ الْيَدَايَ فَقَالَ لَهَا عَائِشَةُ عَلَى خَدَّكَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ بِبَعْضِ عِلْمِيَّاتٍ تَقْرَأِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ عِزَّةَ حَلِیْقِہِ سُبْحَانَ اللَّهِ عِزَّةَ حَلِیْقِہِ سُبْحَانَ اللَّهِ عِزَّةَ حَلِیْقِہِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَحْدَیْہِ نَفْسِیہِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَدَنَہِ عَرْشِہِ سُبْحَانَ اللَّهِ بِمِثْلِہِ عِلْمِہِ تہ۔

بَابُ ۸۲۲ نَوْعُ آخَرُ

۱۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنَّا هُوَ

لوگ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ ہم جیسی نماز ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہم لوگوں جیسی نماز کے علاوہ ہم لوگوں جیسا روزہ رکھتے ہیں پھر ان کے پاس دولت ہے وہ لوگ اس دولت کو صدقہ کرتے ہیں اور اس سے وہ لوگ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم انکی برابری کیسے کریں؟) یہ سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ لا الہ الا اللہ ۱۱ مرتبہ کہنا کر دو تم لوگ مذکورہ بالا لوگوں کے برابر پہنچ جاؤ گے ان لوگوں سے جو کہ تم سے آگے ہیں یعنی درجہات میں تم سے بڑھے ہوئے ہیں اور اس طریقہ سے تم لوگ اپنے سے بعد میں آنے والے لوگوں سے اور زیادہ آگے چلے جاؤ گے۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں

۱۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز فجر کے بعد جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

باب: تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث

۱۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (انھیں پر) تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔

باب: اسلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے

بارے میں

ابنِ عَبَّاسٍ عَنْ خُصَيْبٍ عَنْ عَجْرَمَةَ وَمُعَاوِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ يَصُومُونَ غَمًّا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ غَمًّا نَصُومُ وَلَهُمْ أَمْوَالٌ يَنْصَدُّونَ بِهَا وَيَعْبِقُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ تَلَاثًا وَ تَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَلَاثًا وَ تَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْثَرُ قَلَاثًا وَ تَلَاثِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تَدْرِكُونَ بِذَلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتُسَبِّحُونَ مَنْ تَعْبُدُكُمْ۔

باب ۸۲۳ تَوَعُّؤُاْ آخَرُ

۱۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ خُصَيْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْنَبٍ عَنْ أَبِي طَاهِرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَّاجِ بْنِ الْحَسَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي عُلْفَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَوةِ الْغَدَاةِ مِائَةً تَسْبِيحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةً تَهْلِيلَةً عَفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ النَّحْرِ۔

باب ۸۲۴ عَقْدُ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزْزَاجِ وَالْقَلْبُ لَمْ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَفَّاءَ بْنِ الشَّابِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَدِي التَّسْبِيحَ۔

باب ۸۲۵ تَرْتِيلُ مَسِيرِ الْجِبَّةِ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ

۱۳۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (رمضان میں) احکاف فرمایا کرتے تھے یعنی آخری عشرہ میں۔ جس وقت رات گزرنے کو ہوئی اور ۲۱ ویں رات آتی ہے تو آپ ﷺ گھر تشریف لے جاتے اور جو لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ احکاف کیا کرتے تھے تو وہ لوگ بھی اپنے مکانات کو واپس ہو جاتے تھے پھر ایک مہینہ میں آپ ﷺ جس رات میں واپس آتے تھے پھر وہ لوگوں کو خطبہ سنایا اور خدا کو جو منکھور تھا اس کا لوگوں کو حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں احکاف کرتا تھا اس عشرہ میں۔ آپ ﷺ کی جگہ کو یہ بات بہتر معلوم ہوئی کہ میں احکاف کرتا تھا آخر عشرہ میں۔ تو جس آدمی نے میرے ساتھ احکاف کیا ہے وہ شخص اپنی جگہ قائم رہے اور میں نے رات کو یعنی شب قدر میں دیکھا ہے پھر میں بھول گیا آپ تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو ہر ایک طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ میں اس رات میں کچھ نہیں سمجھ سکتا رہتا ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ۲۱ ویں رات میں بارش ہوئی اور جس جگہ رسول کریم ﷺ مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے تو اس جگہ پر بارش ہوئی۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ نماز فجر سے فارغ ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ پانی اور مٹی سے تر ہو گیا تھا (آپ نے اپنے چہرہ کو خشک نہ کیا)۔

باب: نماز کے سلام کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے

اُس جگہ پر امام کا بیٹھنا

۱۳۶۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے سورج کے نکلنے تک۔

۱۳۶۱: حضرت حاکم بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ پر بیٹھے رہتے

۱۳۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْبَدِيِّ فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ يَمْضِي عَشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْجِدِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ حَاوَرَ فِيهِ بِلَئِكَ اللَّيْلَةِ الْيُمَى كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَّتِ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا خَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ لِيْنِ كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَّاهِرَ فَقَالَ كَانَ اعْتَكَفَتْ مَعِيَ فَلْيَبْتَثْ فِي مَسْجِدِهِ وَلَقَدْ زَأَبْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَالْيَسْبِيهَا فَالْيَسْبُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّاهِرِ فِي كُلِّ وَ لَمْ وَلَقَدْ زَأَبْتُ أَنْجِدُ فِي مَاءٍ وَبَطْنِي قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مُطِيرًا لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوُحِّشَتْ الْمَسْجِدُ فِي مَضِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَرَّرَتْ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَتْ مِنْ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَوَحْهَ مَثَلٌ بَطْنًا وَمَاءً۔

باب ۸۲۶ قَعُودُ الْإِمَامِ فِي مَصَلَاةٍ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ

۱۳۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعِدَ فِي مَصَلَاةٍ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۳۶۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ مَنْ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَذَكْوَرُ أَحْمَرُ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ

آفتاب کے طلوع ہونے تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو گھر سے اُٹھو فرماتے وہ حضرات دور جاہلیت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور اشعار پڑھتے اور کہتے آپ ﷺ اس پر مسکراتے۔

باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف گھوما جائے؟
۱۳۶۲: حضرت سدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو میں کس جانب رخ کروں یعنی دائیں یا بائیں جانب رخ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اکثر رسول کریم ﷺ کو دائیں جانب رخ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳: حضرت اسود رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگائے یعنی جو بات شروع میں لازم نہیں ہے اس کو لازم کر لے۔ یہ سمجھے کہ جس وقت نماز سے فراغت ہو جائے تو دائیں جانب اُٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اکثر اوقات میں بائیں جانب اُٹھ کر جاتے تھے۔

۱۳۶۴: حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کھڑے ہونے اور بیٹھ جانے کی حالت میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ ﷺ کو جوت پینے ہوئے اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد دائیں جانب رخ کر کے اُٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ باتیں درست ہیں اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی بات کو لازم یا فرض سمجھے مثلاً نماز میں ہوتے ہوئے لازمی سمجھے تو یہ شیطان کی تہدید ہے۔

باب: خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل

کریں

۱۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ خَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتَحَدَّثْ أَصْحَابَهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْحَاذِلِيَّةِ وَيَسْتَفْهِنُونَ الشَّعْرَ وَيَصْحَكُونَ وَيَتَسَمَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۸۲۷ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ الْإِنْصِرَافُ إِذَا صَلَّيْتَ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَا أَنَا فَكَثُرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ۔

۱۳۶۳: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَحْمَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ حُزًّا إِثْرِي أَنَّهُ حَمَلْنَا عَلَيْهِ أَنَّهُ لَا يَنْصَرِفُ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ الْإِنْصِرَافِ عَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْبَنَّا بَيْهَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّائِزِيُّ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْأَعْدَجِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ قَائِمًا وَاقْعَادًا وَنُصَلِّيَ حَائِبًا وَمُنْعَبِلًا وَيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

بَابُ ۸۲۸ الْوَقْتُ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ

مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۶۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ أَمَّا عَنِّي أَنَا

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین نماز فجر کی ستیس پڑھتی تھیں پھر آپ ﷺ جس وقت سلام پھیر لیتے تھے تو خواتین چار دس لپیٹ کر واپس آ جاتیں تاکہ ان کی اندھیرے کی وجہ سے شناخت نہ کی جاسکے۔

يُؤْتِسُ عَنِ الْوُضْأَيْنِ عَنِ الْوُضْأَيْنِ عَنْ غُرُوءَةِ عَنْ غَابِشَةٍ قَالَتْ كَانَ الْيَسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفَ مُتَلَفِعَاتٍ يَمْزُجُهُنَّ فَلَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْعَلَسِ۔

خلاصہ الباب ۱۲۸ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ امام کے سلام پھیرتے ہی مسجد سے رخصت ہو جائیں تاکہ مردوں کے مجمع کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

باب: اٹھنے میں امام سے جلدی کرنا

بَابُ ۸۲۹ النَّهْيُ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ

ممنوع ہے

بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۶۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن نماز کی امامت فرمائی پھر آپ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: قیام میں نہیں تم لوگوں کا امام ہوں اور تم لوگ رکوع اور سجدے میں مجھ سے جلدی نہ کیا کرو چونکہ میں تم لوگوں کو آگے اور پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ دیکھو جو کچھ میں نے دیکھا ہے تو تم لوگوں کو بہت کم فہمی آئے اور زیادہ رد کیا کرو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

۱۳۶۶ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُحَافَرِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي إِتَمَمْتُكُمْ فَلَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَتَمَمْتُكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَكَيْتُمْ خَيْرًا أَفَلَا مَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

باب: جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اور اس کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟

بَابُ ۸۳۰ ثَوَابُ مَنْ صَلَّى

مَعَ الْإِمَامِ يُنْصَرَفَ

۱۳۶۷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ رمضان المبارک کے روزے رکھے آپ ﷺ نے نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات رات باقی رہ گئیں اس وقت آپ ﷺ اکھڑے ہو کر ایک تہائی رات تک نماز پڑھتے رہے پھر ۲۳ ویں شب میں اکھڑے نہیں ہوئے اور ۲۵ ویں رات میں اکھڑے ہوئے آدھی رات تک۔ ہم لوگوں

۱۳۶۷ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ وَهْبٍ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَبْقَى سِتُّ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى دَعَتْ نَحْنُ

نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ زیادہ کھڑے ہوتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت انسان کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھے اس سے فراغت تک تو اس کو تمام رات کھڑے ہونے کا اجر و ثواب ملے گا پھر ۳۶ ویں رات کو آپ ﷺ کھڑے نہیں ہوئے پھر جس وقت تین رات باقی رہ گئیں یعنی ۲۷ ویں رات کو تو کہلوایا آپ نے اپنی لڑکیوں، خواتین اور تمام حضرات کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہاں تک کہ ہم لوگ ایسا سمجھے کہ شاید محری کا وقت ہی فوت ہو جائے۔ پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ داؤد بن ابی ہندہ نے نقل کیا جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ میں نے حضرت داؤد سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ یہ محری ہے یعنی محری کا وقت ہو جانا مرا ہے۔

باب: لوگوں کی گردنیں پھیلا گئیں کہ امام کو نماز

پڑھانے کیلئے جانا درست ہے

۱۳۶۸ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز عصر ادا کی مدینہ منورہ میں تو آپ ﷺ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی گردنیں پھیلا گئیں کہ چل دیئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا آپ ﷺ کی جلدی پر آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہو گئے آپ ﷺ اپنی ایک زہید مطہرہ عین کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ باہر نکلے اور فرمایا کہ مجھ کو نماز عصر میں خیال آیا کہ ایک ذلی سونے کی قمی یا چاندی کی تو مجھے برا لگا۔ اس وجہ سے میں نے جلدی اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

باب: جب نماز کا پوچھا جائے تو وہ شخص کہہ سکتا ہے

نہیں پڑھی

۱۳۶۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مِنْ لَقَبِ النَّبِيِّ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةً فَلَمَّا بَقِيَ بَا فَلَمَّا كَانَتْ الْخَامِسَةُ قَامَ بِهَا عَصِي ذَهَبَتْ نَحْوَ مِائَةِ شَطْرِ النَّبِيِّ فَلَمَّا بَا رَسُولُ اللَّهِ لَوْ تَقَلُّتَا فَمَعَ حَبِوهُ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسْبًا لَهُ يَوْمَ تَلْقَى فَإِنَّهُ كَانَ ثُمَّ كَانَتْ الرَّابِعَةُ فَلَمَّا بَقِيَ بَا فَلَمَّا بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشُّهُرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَيَسَارِهِ وَعَشِيَةِ النَّاسِ قَامَ بَا عَصِي حَبِوَةً أَنْ يَقُولَ مَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَمْ بَا شَيْئًا مِنَ الشُّهُرِ فَإِنَّ دَاوُدَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ۔

باب ۸۳۱ الرَّحْصَةُ لِلْإِمَامِ

فِي تَغْطِي رِقَابِ النَّاسِ

۱۳۶۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْرَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ الشَّرْقِيِّ عَنْ عَفْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ التَّوْقَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَفْصَةَ ابْنِ الْعَرِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَغَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا حَتَّى تَمَسَّ النَّاسُ بِسُرْعَةٍ قَبْلَهُمْ نَعَصْرَ أَصْحَابِهِمْ فَنَدَعَلَ عَلَى نَعَصْرِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي دَخَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِنْ بَنِي كَانٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَبْتَ عِنْدَنَا فَامْرُؤٌ يَقْسِمُ بِهِ۔

باب ۸۳۲ إِنْ قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ

هَلْ يَقُولُ لَا

۱۳۶۹ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ

عَبْدُ اللَّهِ عَلَى لَانَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ
 وَهَّابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَلَكَةَ بَنِي
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَمْرَ بْنَ
 الْخَطَّابِ يَوْمَ الْحَنْدَقِ نَعَدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ
 يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا جَدْتُ أَنْ
 أُصَلِّيَ حَتَّى تَخَاطَبَ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَوَلَّاهَا
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَطْحَانَ
 فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأَتْ لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا
 غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

غزوہٴ خندق کے دن جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا تھا تو
 انہوں نے مشرکین کو برا کہنا شروع کر دیا اور عرض کیا کہ یا
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز نہیں پڑھ سکا حتیٰ کہ
 سورج غروب ہونے کو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ خدا کی قسم میں نے ابھی تک نماز نہیں ادا کی۔ پھر ہم لوگ
 آپ ﷺ کے ساتھ بطحان نامی جگہ ٹھہر گئے اور وضو فرمایا۔
 آپ ﷺ نے نماز کے واسطے وضو فرمایا اور ہم لوگوں نے
 وضو فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی سورج
 کے غروب ہونے کے بعد پھر نماز مغرب ادا کی۔

(۱۳)

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعة المبارک سے متعلق احادیث

باب: نماز جمعہ کے وجوب سے متعلق

بَابُ إِنْجَابِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم لوگ دنیا میں بعد میں آئے لیکن ہم لوگ قیامت کے دن پہلے ہوں گے لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ان لوگوں کو ہم لوگوں سے قبل (آسانی) کتاب ملی اور ہم لوگوں کو بعد میں ملی اور یہودی لوگوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن اور نے ہم لوگوں کو ہدایت فرمائی اس روز کی اور لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ کا دن دنیا کی پیدائش کا دن ہے۔

۱۳۷۰ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّحْرَبُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ الْأَخِيرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ نَبْعَثُ أَوَّلَ الْكِتَابِ مِنْ قِلْبَانَا وَنُؤَيِّنُهُمْ مِنْ تَعْدِيهِمْ وَهَذَا الْيَوْمَ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَأَعْتَلِقُوا فِيهِ قَهْدَانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَمِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْتَمَسْنَا لَنَا فِيهِ سَعَةَ الْيَهُودِ عَذَابًا وَالنَّصَارَى نَعْدَ عَذَابٍ.

جمعة المبارک کی فضیلت:

جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل اور ممتاز ہے اس میں اللہ نے چھ ایسی امتیازی خوبیاں بیان کی ہیں جو اور کسی دن میں نہیں ہیں اسی لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں۔ پہلی امتیازی خوبی یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع کا دن ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا مسلمانو یہ وہ دن ہے جس کو اللہ نے تمہارے لئے عید کا دن قرار دیا ہے لہذا تم اسی دن غسل کرو اور جس کو خوشبو میسر ہو تو کیا حرج ہے اگر وہ اس کو استعمال کرے اور دیکھو مسواک ضرور کیا کرو۔ (ابن ماجہ) دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آدم کو اس دن پیدا کیا۔ تیسری اسی دن آدم علیہ السلام کو طیف بنا کر زمین پر اتارا گیا۔ چوتھی اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ پانچویں اس میں ایک ایسی مقبول گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی میں اپنے رب سے جو عطا اور پاکیزہ چیز مانگتا ہے وہ ضرور اس کو عطا کی جاتی ہے۔ چھٹی اسی دن قیامت آئے گی۔ اللہ کے مقرب فرشتے آسمان زمین ہوا پہاڑ دریا کوئی چیز ایسی نہیں جو جمعہ کے دن سے لرزتے اور ڈرتے نہ ہوں۔

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے درجے کے اعتبار سے امت محمدیہ سے پہلے ہیں۔ مگر انہوں نے جمعہ کے بارے میں اختلاف کیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کر لیا اور مسلمانوں کے لئے آپؐ نے جمعہ کا دن تجویز کیا لہذا مسلمان پہلے اور یہود و نصاریٰ بعد میں چلے گئے۔ (جاتی)

باب: یہودی ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور باب ۸۳۳ الْيَهُودُ غَدًا

وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ نصرانی ہم سے دو دن کے بعد

۱۳۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل نے پہلی امت کے لوگوں کو گمراہ کر دیا جمعہ کے دن سے تو اہل یہود نے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا فرمایا تو جمعہ کا روز ارشاد فرمایا۔ اب پہلے دن جمعہ کا ہوا پھر ہفتہ اور پھر اتوار کا تو یہودی اور نصرانی لوگ ہم لوگوں کے ماتحت بن گئے۔ قیامت کے دن اور ہم لوگ دنیا والوں میں پست ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

۱۳۷۱ أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُصَيْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ زَيْنَبِ جُرَّاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ كَانَ قَلْنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ الشَّيْبِ وَالنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فَهَدَانَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَعَلَّى الْجُمُعَةُ وَالشَّيْبُ وَالْأَحَدُ وَكَذَلِكَ هُمْ لَنَا نَحْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْأَجْرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُفْصَلِيُّ لَهُمْ لَبَّ الْحَلَابِ

نماز جمعہ کا دن اور اہمیت:

جمعہ کی نماز فرض بین ہے۔ قرآن و سنت اور اجماع امت سے اس کی فرضیت قطعی طور پر ثابت ہے نیز اسلامی شعائر میں اس کا عظیم مرتبہ ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر و دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص کسی حذر کے بغیر محض سستی اور لاپرواہی سے اس کو چھوڑ دے وہ فاسق ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی معذوری اور ضرورت کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے اس کا نام منافق کی حیثیت سے اس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا جائے گا جس کا لکھا نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ بدل جاسکتا ہے۔

باب: نماز جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان باب ۸۳۵ التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۲: حضرت ابوالجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ کی نماز ترک کر دے تو اللہ عز و جل اس کے دل پر نمبر لگا دے گا۔

۱۳۷۲ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُوَيْبَانَ الْخَضَرِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلْدِ الصُّرَيْقِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْنَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ تَهَاوَنًا بِهَا حَتَّى حَتَّى اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ

۱۳۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منبری کی گھڑیوں پر لوگوں کو بازر بنا چاہیے نماز جمعہ کے ترک کرنے سے نہیں تو اللہ عز و جل ان کے دلوں پر نمبر لگے گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

۱۳۷۴: حضرت حصہ بن جبر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ کیلئے ہر ایک بالغ مرد کے ذمہ جانا لازم ہے۔

۱۳۷۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدُّنَا قَالَ حَدَّثَنَا آبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَجْبَرٍ عَنِ الْخَصْرِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْمُخَجَّرِ بْنِ أَبِي بَصَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ زَمُّوا عَلَى أَعْوَادِ بَنِيهِمْ لِيَتَهَيَّئُوا الْقَوَامَ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لِيَتَحَيَّيَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلِيَتَكُونُوا مِنَ الْعَادِلِينَ۔

۱۳۷۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِلَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهَلِيُّ عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَلٌ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَتَّابِ بْنِ عَتَّابٍ عَنْ سَكْبَرِ بْنِ الْأَنْجِ عَنْ يَالِقِ بْنِ أَبِي عَمْرٍ عَنْ خَفْصَةَ زَوْجِ فَتْيٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ زَوَّاجُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلٍ۔

باب: بغیر عذر جمعہ چھوڑنے

باب ۸۳۶ كَفَّارَةُ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ

کا کفارہ

مِنْ غَيْرِ عُدَّةٍ

۱۳۷۵: حضرت سرہ بن جب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر عذر (شرعی) تین جمعہ چھوڑ دے اس کو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر ایک دینار نہ دے تو (کم از کم) آدھا دینار صدقہ دے۔

۱۳۷۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُذَامَةَ بِنِ وَثْقَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنِ حَنْظَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُدَّةٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَبِضَ بِدِينَارٍ۔

جمعہ کے احکام و آداب:

(۱) جمعہ کے دن بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ (۲) سواک کرنا خوشبو لگانا چاہئے بغیر جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔ ہر مسلمان پر سات روز میں ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے اور جمعہ کا دن اس عمل کے لئے نہایت افضل ہے۔ (۳) جمعہ کے دن ہم ہستی کے بعد میاں بیوی دونوں کا غسل کرنا افضل ہے۔ صاف سترا لباس پہننے کی تاکید کی گئی ہے۔ (۴) جمعہ کے لئے جلدی کرنی چاہئے جس قدر جلدی مسجد میں پہننے کا اس قدر اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ (۵) انوکھام سے اعراض کرنا چاہئے یا تو خاموش رہے بلکہ ہجرت تو یہ ہے کہ جس قدر درود شریف اور ذکر کا اہتمام ہو کرنا چاہئے۔ جس قدر دوسرے سے چاہئے گا اجر و ثواب میں کمی ہوتی جائے گی۔ اس عمل کو بہت خوبصورت خیال کے ذریعہ درج بالا احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم جمعہ

کے فیوض و برکات سے درحقیقت وہی مومن مالا مال ہوتا ہے جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا رہتا ہے اور وہ غفلت شعار تو انتہائی بد نصیب ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب جمعہ آیا اور وہ صبح کو لوگوں سے یہ پوچھے کہ آج کونسا دن ہے۔ (احیاء العلوم)۔ (۶) ابتداء میں چونکہ آبادی کم تھی لہذا ایک اذان ہی کافی تھی۔ دور عثمان تک مدینہ کی آبادی میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا لہذا لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ امام ابوحنیفہؒ جیسے سے حسن بن زیاد روایت کر کے فرماتے ہیں کہ حرمت بیچ اوسری اذان الی الجمعہ میں اذان اول معتبر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اذان ثانی پر خرید و فروخت چھوڑ کر سی اذان الجمعہ کرے گا تو جمعہ سے پہلے کی خفیس فوت ہو جائیں گی، خطبہ کا سننا فوت ہو جائے اور اگر گھر جامع مسجد سے دور ہو تو جمعہ کی فوت ہو سکتا ہے اس لئے اذان اول ہی معتبر ہے بشرطیکہ زوال کے بعد مدنی ہو کیونکہ مقصد اعلان سے حاصل ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم

باب: فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۷۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ بہترین (یعنی افضل دن) جس میں سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت مبارک ہوئی اور اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی روز وہ جنت سے باہر نکالے گئے۔

باب: جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ پر بکثرت

درود بھیجنا

۱۳۷۷: حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام دنوں میں تم لوگوں کے واسطے جمعہ کا دن ہے اس روز حضرت آدم کی ولادت مبارک ہوئی اور اس روز ان کی روح مبارک قبض ہوئی اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس روز تم لوگ بہت زیادہ درود شریف بھیجو اس لیے کہ تم لوگ جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہو گا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا درود آپ ﷺ پر کس طرح سے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ قبر میں خاک ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے زمین پر حرام فرمایا ہے انبیاءؑ جبر کے اجسام مبارک کو۔

باب ۸۳۷ ذکر فضل یوم الجمعۃ

۱۳۷۶: أَخْبَرَنَا مُؤَيَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَا عَدَدَ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَوْعَاجُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَنَا مُرَوِّعَةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ مَلَكَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا.

باب ۱۸۳۸ اِكْتِبَارُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُمُعِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الشَّعْبَانِيِّ عَنْ أُتَيْبِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَفْصَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النُّفُتُ وَفِيهِ الصُّفَّةُ فَأَكْبَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنْ صَلَوْتُمْ مَعْرُوضَةً عَلَى قُلُوبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَرَّضَ صَلَوَاتُكُمْ عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ أَنْ يَقُولُوا قَدْ بَلَيْتَ قَالَ إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ خَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَحْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

خلاصہ الباب نبی کریم ﷺ کے فرمان مبارک "زمین پر حرام فرمایا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ زمین حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو نہیں کھاتی میں قبر میں زندہ رہیں گے۔

باب: جمعہ کے دن مسواک کرنے کا حکم

۱۳۷۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر ایک بالغ پر واجب ہے (مرد و عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اور ایک روایت میں ہے کہ اگر مرد عورت کی خوشبو ہو۔

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز ادا کرنے کے واسطے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

باب: غسل جمعہ واجب ہے

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر ایک بالغ شخص پر لازم ہے۔

۱۳۸۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان مرد پر سات روز میں ایک روز غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

باب: جمعہ کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا

چاہیے؟

باب ۸۳۹: الْأَمْرُ بِالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَدَّادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ وَبَكْرَ بْنَ الْأَخْطَرِ حَدَّثَا عَنْ أَبِي نَجْرٍ بَنِ الْمُتَكَلِّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكُ وَنَمَسٌ مِنَ الطِّيبِ مَا لَقِْتَزَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكْبُرَ لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ عَطَبٍ لَمَرَأَةٍ.

باب ۸۴۰: الْأَمْرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ.

باب ۸۴۱: إِنْ جَابَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ.

۱۳۸۱ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ قَالَ حَدَّثَنَا ذَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَوْ كُنِيَ سَعِيدَ آبَاءٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ.

باب ۸۴۲: الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۲: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر جیو سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عایدہ مدینہ کے نزدیک گاؤں کا نام میں رہائش کیا کرتے تھے اور وہ جمعہ میں آتے تو وہ لوگ میلے کپڑے آتے تو جس وقت ہوا چلتی تھی تو وہ ہوا ان کے جسم کی بدبو اڑاتی تھی۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف محسوس ہوتی تھی تو جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ غسل کس وجہ سے نہیں کرتے ؟

۱۳۸۳: حضرت سرہ جیو سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس شخص نے بہتر کیا اور جس شخص نے غسل کیا تو وہ افضل کرنا افضل ہے۔ حضرت امام سائی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حسن نے سرہ جیو سے اس حدیث کو نقل کیا ان کی کتاب سے۔ اسلئے حسن نے سرہ جیو سے نہیں سنا عقیدہ کی حدیث کو اور خدا خوب واقف ہے۔

باب: غسل جمعہ کی فضیلت

۱۳۸۴: حضرت اوس بن اوس جیو سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی اس سے ہم بستری کرے اور خود بھی غسل کرے اور مسجد میں جلدی پہنچے اور امام کے نزدیک بیٹھ جائے اور وہ شخص ان کو کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

باب: جمعہ کیلئے کس لباس زیب تن کرے

۱۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمر نے ایک جوڑا کپڑے کا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا اور وہ رنگی تھا کہ جس کو عطاء بن حابس فروخت کرتے تھے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے کو خریدیں اور جمعہ کے دن اور

۱۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَالٍ عَنْ الزُّبَيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْغَدَّاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ أَمْرَ أَبِي نُجَيْمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْغَدَّاءَةَ فَكَهَضَرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسْخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرِّيحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَكَذَّبَى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْفَا بَعْثِلُونِ۔

۱۳۸۳: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَبِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَغَسَّطَ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ الْفَضْلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنُ عَنْ سُمُرَةَ بَيَّحًا وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنَ مِنْ سُمُرَةَ إِلَّا اخْتَلَبَتْ الْغَيْثَةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب ۸۳۳: فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ مَسْوُودٍ وَهَارُونَ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِي بَكَّارٍ ابْنِ بَلَالٍ وَالْفُطَّاحُ لَقَدْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ يَحْيَى ابْنِي الْغُبَرِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَبِ الصَّنَعِيِّ عَنْ لُؤْسِ بْنِ لُؤْسٍ عَنِ أَبِي سَبِيحٍ قَالَ مَنْ غَسَلَ وَغَسَّطَ وَعَدَّ وَانْتَكَبَ وَذَمَّ مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْبَسْ كَانَ لَهُ بِكُلِّ حُلُوفَةٍ غَسَلٍ سِتَّةٌ حَبَابَةٍ وَتَقَابِلَهَا۔

باب ۸۳۴: الْهَبَاءُ لِلْجُمُعَةِ

۱۳۸۵: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ عَنْ حَبَالٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبَسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَوْلَا لَيْدٌ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

جس دن باہر کے لوگ آپ ﷺ کے پاس آیا کریں آپ اس کو پہنا کریں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس لباس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کوئی اور کسی قسم کا حصہ نہیں ہے نہ وہاں کی نعمتوں میں پھر رسول کریم کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو دیا۔ عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ کپڑا پہنا تے ہیں اور پہلے آپ نے عطار کے جوڑوں کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کیلئے نہیں دیا ہے پھر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنا یا جو کہ مشرک قتادہؓ کے ہمراہ تھا۔

۱۳۸۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے ہر ایک بالغ شخص پر اسی طریقہ سے سواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی وسعت کے مطابق۔

باب: نماز جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت سے متعلق

۱۳۸۷: حضرت اوس بن اوسؓ سے روایت ہے جو کہ صحابی تھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بروز جمعہ غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بیچہ بھار) غسل کرائے اور نماز جمعہ کیلئے دو جلدی کر کے مسجد پہنچے اور جمعہ کی نماز کیلئے پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب (یعنی صف اول میں) بیٹھ جائے اور خاموش رہے اور بیہودہ کلام نہ کرے تو ایسے شخص کو ہر ایک قدم پر ایک نیک عمل ملے گا۔

باب: جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فضائل

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس روز جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرض ہے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے واسطے آتا ہے اس کا نام لکھتے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْبَسُ هَدِيمٌ مَّا لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْأَجَرَةِ ثُمَّ خَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَأَعْطَى عُمَرُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَحْسَبُ نَبِيَّهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةٍ عَطَارٍ مَا قُلْتَ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكُنْ مَعَهَا فَلَمَسَهَا عُمَرُ فَكَسَاهَا عُمَرُ أَحَالَهَ مُشْرِجًا بِمَعْلَةٍ۔

۱۳۸۶: أَخْبَرَنِي هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ عَنْ الْمُشَكِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالْيَسَاءِ وَأَنْ يَتَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔

باب ۸۴۵: فَضْلُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۱۳۸۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُلْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ حُجَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُؤَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا الْأَثَنِيتِ حَدَّثَهُ اللَّهُ سَمِعَ تَوْسَمَ بْنَ تَوْسٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَغَدَا وَتَوَضَّعَ وَمَشَى وَلَمْ يَتَرَكَبْ وَكَلَّمَ مِنَ الْإِيمَانِ وَالصَّبْرِ وَلَمْ يَلْعَلْ كَانَ لَهُ بِكَفٍّ حَطَّوَةٌ عَمَلٍ سَنَةٍ۔

باب ۸۴۶: التَّكْبِيرُ إِلَى الْجُمُعَةِ

۱۳۸۸: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَنَّهُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَمَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مِنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّعَ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُهَاجِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَذَنَةُ ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَقَرَةٌ ثُمَّ كَالْمُهْدِي شَاةٌ ثُمَّ كَالْمُهْدِي نَعْلَةٌ ثُمَّ كَالْمُهْدِي دَحَاجَةٌ ثُمَّ كَالْمُهْدِي بَيْضَةٌ۔

ہیں پھر جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شخص سب لوگوں سے قبل جمعہ پڑھنے آتا ہے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کسی شخص نے (مکہ میں) ایک اونٹ قربان کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر جیسے کہ کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے رام خدا میں صدقہ کی پھر جیسے کسی نے راہ خدا میں مرغی بھیجی پھر جیسے کہ کسی نے انڈا اصدقہ کیا۔

۱۳۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَى فَلَاوَلَّ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّعَ الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَاجِرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِي بَذَنَةُ ثُمَّ الْبَدِي يَنْبَغِي كَالْمُهْدِي بَقَرَةٌ ثُمَّ الْبَدِي يَنْبَغِي كَالْمُهْدِي غَنَظًا حَتَّى دَكَّرَا لِلدَّحَاجَةِ وَالْبَيْضَةِ۔

۱۳۸۹۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو شخص پہلے مسجد پہنچتا ہے تو اسکو پہلے پھر جو اس کے بعد مسجد پہنچتا ہے تو اس کو بعد میں لکھتے ہیں اس طریقہ سے جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو تمام اعمال لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص سب لوگوں سے قبل نماز جمعہ کو جلدی کر کے پہنچتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے مکہ بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد جیسے کہ کسی شخص نے قربان کرنے کے واسطے ایک گائے بھیجی پھر جو شخص اس کے بعد آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ اس نے قربان کرنے کے واسطے ایک مینڈھا بھیجا یہاں یہاں تک کہ آپؐ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ فرمایا۔

۱۳۹۰۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ النَّثَّاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي عَدْنَانَ عَنْ سَمْعَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالْأَسْرُ فَيُحْرَجُ فَيُحْرَجُ فَلَمْ يَذَنُ وَحُرِّجَ فَلَمْ يَبْقَرْ وَحُرِّجَ فَلَمْ يَشَاةَ وَحُرِّجَ فَلَمْ يَدَحَاجْ وَلَمْ يَحْرَجْ فَلَمْ يَبَيْضْ۔

۱۳۹۰۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ حضرات لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق (یعنی ترتیب سے) تحریر کرتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربان کرنے کیلئے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربان کرنے کے واسطے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا اصدقہ کرنے کیلئے بھیجا ہو۔

باب ۸۳۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

۱۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَلَاثَةَ قُرْبٍ بَذَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ بَقَرَةٌ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ خَمَلًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ بَيْضَةً فَإِذَا حَرَخَ الْإِنَامُ خَصَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الْبُحْخُوحَ.

۱۳۹۲: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَوَّادٍ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ عُثْمَانَ وَالْهَرَجِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَلَاثَةَ قُرْبٍ بَذَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ خَمَلًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ بَيْضَةً فَإِذَا حَرَخَ الْإِنَامُ خَصَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الْبُحْخُوحَ.

۱۳۹۳: أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَدَّعَى قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَرَجَّعَ لَفَرِيحٍ تَوَاصَحْنَا قُلْتُ يَا أَبَتِ السَّاعَةِ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ.

۱۳۹۴: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْهَرَجِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ ثَلَاثَةَ قُرْبٍ بَذَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ خَمَلًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَتْ قُرْبٌ بَيْضَةً فَإِذَا حَرَخَ الْإِنَامُ خَصَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الْبُحْخُوحَ.

باب ۸۳۸ جَمْعُ دُنْ كَسٍ وَقْتُ نَمَازٍ كَيْفِيَّةُ جَمَاعَةٍ

۱۳۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل جنابت کرے اور (مسجد) چلا جائے (سورج کے زوال کے بعد پہلی گھڑی میں) تو اس شخص نے گویا ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور جو شخص دوسری گھڑی میں مسجد چلائے تو اس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو شخص تیسری گھڑی چلائے تو اس شخص نے گویا ایک بکری بھیجی اور جو شخص چوتھی گھڑی میں مسجد چلائے تو اس نے گویا ایک مرغی راہ خدا میں بھیجی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں مسجد پہنچے تو اس نے گویا کہ ایک اٹھابجھا بکرجس وقت امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ عزوجل سے کچھ مانگے اللہ عزوجل اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔

۱۳۹۳: حضرت جابر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر جس وقت ہم لوگ واپس آئے تو ہم لوگ اپنے اونٹوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کونسا وقت ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سورج کے زوال کے بعد ہی۔

۱۳۹۴: حضرت سلمہ بن الأكوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کرتے جس وقت ہم لوگ واپس آجاتے تو دیواروں کا سایہ ہوتا تھا تاکہ ہم لوگ

ان کے سایہ میں قیام کر لیں۔

الْحُمْعَةُ ثُمَّ تَرُجِعُ وَلَيْسَ لِلْحُمْعَةِ قِيٌّ يَنْتَقِلُ بِهِ۔

باب: اذان جمعہ سے متعلق احادیث

بَابُ ۸۴۸ اَذَانُ الْجُمُعَةِ

۱۳۹۵: حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ذریعہ پہلی اذان جمعہ کی اس وقت ہوا کرتی تھی کہ جس وقت امام منبر پر بیٹھا پس جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہو گئی اور لوگ کافی تعداد میں ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا مع تکبیریں۔ اذان ہو گئی تو اذان دی گئی تو مقام زوراء پر اذان دی گئی (مدینہ میں ایک جگہ کا نام)۔ اس کے بعد اس طرح سے حکم قائم رہا۔

۱۳۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الشَّاذِلِيُّ ابْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْأَذَانَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يُعْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَتَحَكَّرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّلَاثِ فَأَذِنَ بِهِ عَلَى الرُّوَادَةِ فَكُنْتُ أَمُرُهُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۳۹۶: حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جس وقت مدینہ منورہ میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی اذان تھی یعنی جس وقت امام منبر پر بیٹھا۔

۱۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الشَّاذِلِيَّ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَمْرًا بِالنَّاسِ الثَّلَاثِ عُثْمَانَ حِينَ تَحَكَّرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ الْفَائِزِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يُعْلِسُ الْإِمَامُ۔

۱۳۹۷: حضرت صاحب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اذان دیتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترتے تو تکبیر پڑھتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اسی طرح سے رہا۔

۱۳۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الشَّاذِلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ بَلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

باب: امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس وقت

بَابُ ۸۴۹ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمَّا جَاءَ

مسجد میں آجائے تو سنت پڑھے یا نہیں؟

وَكَذَ حَرَجَ الْإِمَامُ

۱۳۹۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے کے واسطے نکل چکا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ (تحیۃ المسجد) کی دو رکعت ادا کرے جمعہ کے روز۔

۱۳۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَخَذَ ثَمَّ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَقْبَلْ وَتُعْتَبِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس بارے میں مروی روایت:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک جو کہ روزِ امام خطبہ دینے کے لئے جب اپنے حجرہ سے نکلا اور منبر کی طرف چلا تو لوگ نہ نوافل اور سنن پڑھیں اور نہ بات چیت کریں یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے۔ ہاں اقتضاء نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ امام ابو حنیفہ کی دلیل ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی روایت ہے: ((السی صلی اللہ علیہ وسلم اہ فانی اذا خرج الانام فلا صلوة ولا تحلا)) اس حدیث میں خطبہ سے پہلے اور بعد کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ اس لئے امام کے خطبہ کے واسطے حجرہ سے نکلنے کے بعد سلوہ وکلام کو مشروع قرار دیا گیا۔

باب: امام خطبہ کیلئے کس چیز پر کھڑا ہو؟

۱۳۹۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت خطبہ پڑھتے تھے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کہ گھوڑی لکڑی کا تھا اس پر سہارا لگاتے جس وقت منبر بن گیا اور آپ ﷺ اس پر چڑھنے لگے تو وہ ستون بے قرار ہو گیا اور اس میں سے ایک آواز پیدا ہو گئی جیسے کہ انوشی کی آواز ہوتی ہے اور وہ ستون آپ ﷺ کی فرقت سے رونے لگا یہاں تک کہ اس آواز کو تمام مسجد والوں نے سنا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ منبر سے اترے اور اس کو گلے سے لگا یا تو وہ خاموش ہو گیا۔

۱۴۰۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمن بن حکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا ان کو دیکھو اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ دیکھو اس غیبت شخص کو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ عز و جل نے فرمایا ہے کہ لوگ جس وقت تجارت دیکھتے ہیں یا کھیل دیکھتے ہیں تو وہ دوڑ جاتے ہیں اس جانب اور تم کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

باب ۸۵۰ مقامہ الإمام فی الخطبۃ

۱۳۹۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَتَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَمَّا الْوَيْسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِيعَ خَابَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ إِذَا خَلَعَ ابْنُ جَدْعٍ نَخْلًا مِنْ سَوَّارَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَبَحَ الْيَوْمَ اسْتَوَى عَلَيْهِ اصْطَرَبَتْ بِلَاحُ الشَّيْءِ غَمِيمِينَ النَّافِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلَ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَتَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

۱۴۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَمٍ الْحَكَمِ يَخُطُّ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَخُطُّ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِذَا رَأَوْا يُخَادَعُوا أَوْ لُفُوا بِالْفُصُولِ إِلَيْهَا وَلَوْ كُنْ كُنْ قَاتِلًا۔

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

۱۴۰۱: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل دے اور خود غسل

باب ۸۵۱ الفضل فی الدُّنْوِ مِنَ الْإِمَامِ

۱۴۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِحَدِيثٍ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ بَنِي الْغُرَبِ يَقُولُ عَنْ

کرے جمعہ کے دن (اپنی عورت سے محبت کرے) اور وہ شخص مسجد جلدی پہنچے اور خاموش رہے اور وہ شخص بیہودہ کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

باب: جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلائے گا ممنوع ہے

۱۳۰۲: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص حاضر ہوا لوگوں کی گردنیں پھلائے گا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ کیونکہ تم نے لوگوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔

باب: اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اس وقت کوئی شخص آجائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟

۱۳۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز حاضر ہوا اور اس وقت رسول کریم ﷺ منبر پر تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہیں؟ اس شخص نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو۔

باب: جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش

رہنا چاہیے

۱۳۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص نے بھی الفاظ کلام کیا کیونکہ خاموش رہنے کا حکم بھی نبی بات کرنے جیسا ہے۔ کسی سے یہ کہنا کہ تم خاموش رہو تو یہ بھی کلام ہے۔ (البتہ اگر اشارہ سے خاموش

أَبِي الْأَسْحَبِ الصَّنَعَتِيُّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَسَلٌ وَانْتَسَلٌ وَانْتَكَرْ وَغَدَّ وَفَدَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَلَصَّتْ نَفْسُهُ لَمْ يَلْعَ كُنْ لَهُ بِكُلِّ حُلُولَةٍ تَخْافُ سِتْرَ صِيَابِهَا وَقِيَابِهَا۔

باب ۸۵۲: النَّهْيُ عَنْ تَغْطِي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۰۳: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ سَيَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَنَسَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ بُسْرِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ خَافَ رَجُلٌ يَتَغَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيْ جُلِسْتَ فَقَدْ أَذَيْتَ۔

باب ۸۵۳: الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۱۳۰۴: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَابٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدٍ وَالْفَلْطِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّاسٌ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثُومٍ وَبَشَارٍ أَنَّ سَعِيدَ خَابَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَمَعْتَ وَرَمَعْتَ قَالَ لَا قَالَ فَرَمَعْتَ۔

باب ۸۵۴: الْإِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَلَيْسَتْ فَقَدْ لَعَا۔

کرائے تو اس میں کوئی برائی نہیں)۔ واللہ اعلم

۱۴۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم خطبہ کے وقت اپنے ساتھی سے کہو کہ تم خاموش رہو تو تم نے (بھی) دراصل پیروی کا کیا۔

١٥٥ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ نَحْنُ الشَّيْبِ نَحْنُ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ
عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ إِسْرَافِيلَ عَنْ قَارِطٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَسْبُوحِ أَنَّ
حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَتَيْتُ
يَوْمَ الْحُمَةِ وَالْإِمَامَ يَحْضُرُ فَقَدْ نَفِثَ.

باب: خاموش رہنے کے فضائل
سے متعلق

بَابُ ٨٥٥ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۰۶ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن حکم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کرے پھر اپنے مکان سے نکلے اور نماز جمعہ میں حاضر ہو اور وہ خاموش رہے نماز ہونے تک تو اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

١٣٠٦ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ خَمْرَةَ عَنْ
مُصْطَوًى عَنْ أَبِي مَعْقَرٍ وَهَادٍ بْنِ كَثْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَلْقَمَةَ الْقُرَظِيِّ الصَّبِيِّ وَكَانَ مِنَ الْقُرْبَاءِ الْأَوْثَرِ عَنْ سُلَيْمَانَ
قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْظُرُ يَوْمَ الْحُجَّةِ
فَكَانَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ خَلَّى بَيْنِي الْحُجَّةُ وَيَبِيتُ
حَتَّى يَخْصُصَ صَلَاتُهُ الْأَكْلَ عَقْدَةً قَالَتْ قُلْتُ مَنِ الْخُفْعِدُ

باب: خطبہ کس طریقہ سے پڑھے؟

۱۴۰۷ھ، حضرت مہدی اللہ بن مسعود بن یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو حاجت کا خطبہ (یعنی نکاح وغیرہ کا) اس طریقے سے سکھا: **يَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنُسَبِّحُهٗ** یعنی تمام تعریف ہے اللہ کی اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہم نپانا مانگتے ہیں اپنے خدا کی اپنے گمراہ کرنے والے کوئی شخص نہیں ہے اور جس کو گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راستہ بتلانے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود پر حق نہیں ہے۔ علاوہ اللہ کے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے ہیں اور اس کے

بَابُ ٨٥٦ كَيْفَ الْخُطْبَةُ
أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ
قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ أبا إسحاق يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْنَا
خُطْبَةُ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ تَسْمِيْعُهُ وَتَسْمِيْعُهُ
وَتَوْعُذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ النَّفْسِ وَسَيِّئَاتِ أَهْوَالِنَا مِنْ
يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مَعْصِيَ لَهْ وَمَنْ يُطِيعْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ بَقِيَ ثَلَاثُ آيَاتٍ بَالِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا
اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا

۱۳۱۰: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔ دیگر روایات بھی ذکر فرمائی گئیں۔

باب: جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا

چاہیے

۱۳۱۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا جو کہ غراب اور خستہ حالت میں تھا (یعنی وہ شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نماز سے فارغ ہو گئے ہو؟ اس شخص نے انکار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دو رکعت پڑھ لو اور آپ ﷺ نے دوسرے حضرات کو بھی اس کی جانب توجہ کرائی اور آپ ﷺ نے صدقہ دینے کی ترغیب دلائی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کر دیے آپ ﷺ نے اس آدمی کو ان میں سے دو کپڑے دے دیے۔ جس وقت دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ نے خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کرنے کی۔ اس آدمی نے ان دو کپڑوں میں سے جو کہ آئندہ جمعہ میں اس کو ملے تھے ایک کپڑا کھڑکوا دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا ابھی بچھلے جمعہ کو یہ پیسے پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اس وجہ سے میں نے لوگوں کو اسے صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے کپڑے دیے جن میں سے دو کپڑے اسے دے دیے اس مرتبہ یہ آیا تو میں لوگوں کو پھر صدقہ کی ترغیب دے رہا تھا اس پر اس نے بھی (انہی میں سے) ایک کپڑا دے دیا۔ آپ ﷺ نے اسے ڈالنا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا کھالو۔

امام کا لوگوں کو خطبہ جمعہ کے دوران صدقہ کی ترغیب دینا:

امام کا لوگوں کو خطبہ میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دینی چاہئے۔ امام منبر پر عوام سے خطاب کرے۔ مختصر خطبہ دینا مستحب

۱۳۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ خَاءَ يَنْكُمُ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْضِلْ۔

باب ۵۵۸: حَدَّثَ الْإِمَامُ عَلَى الصَّدَقَةِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ

۱۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ عِيَّاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أبا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ خَاءَ رَحَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ بِهَيْئَتِهِ نَدْوً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلَيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ وَتَغْتَبِ وَخَاتِ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْقَرَأَ بِهَا مَا فَاعَطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتْ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةَ خَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ فَخَاتِ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَانْقَرَأَ أَحَدُ ثَوْبَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَتِهِ نَدْوً فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَانْقَرَأَ بِهَا مَا فَاعَطَرْتُ لَهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ ثُمَّ خَاءَ أَتَى فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَانْقَرَأَ أَحَدُهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ حُلْثَوْنَكَ۔

ہے۔ دونوں خطبہ کے درمیان فصل کرنا چاہئے اس قدر کہ اس وقت میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں قرآن کریم کی چند آیات کے ذریعے بھی وعظ و نصیحت کی جائے۔ نبی اکرم ﷺ سے نماز جمعہ میں طویل اور مختصر سورتیں پڑھنا ثابت ہیں لہذا امام کو چاہئے کہ کبھی طویل اور کبھی مختصر سورت تلاوت کرے۔

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے

بَابُ ۸۵۹ مَخَاطَبَةِ الْأِمَامِ رَعِيَّتَهُ

خطاب کرنا

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۳۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلو آؤ اور نماز ادا کرو۔

۱۳۱۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ لَهُ فَأَرْسَلْنِي

۱۳۱۳: حضرت ابو بکر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی اُن (حسن رضی اللہ عنہ) کی طرف اور کہتے: میرا یہ بیٹا سر دار ہے۔ شاکر رب کریم اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دے۔

۱۳۱۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَمُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ يَقُولُ لَقَدْ زَأَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يَقُولُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عِظَمَتِي

باب: خطبہ میں قرآن پڑھنا

بَابُ ۸۶۰ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۳۱۴: حضرت عمار بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سورہ "قی" سن کر یاد کی۔ اس لیے کہ نبی ﷺ اسے جمعہ کے دن منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

۱۳۱۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا هُرُودُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ عَنْ الْأَمْرَأَةِ عَنْ عُمَرَ عَنْ مُعْتَدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ خَدِجَةَ بْنِ التَّعْمَانِ قَالَ خَفِضْتُ قِيَاسَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: دوران خطبہ اشارہ کرنا

بَابُ ۸۶۱ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۳۱۵: حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشر بن مروان نے جمعہ کے دن منبر پر (دوران خطبہ) اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا تو عمارہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا: نبی ﷺ

۱۳۱۵ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ عِلَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَحِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَمِعَ عَمْرَةَ بْنَ

نے اس سے زائد نہیں کیا اور اپنی شہادت کی اٹھنی کی طرف اشارہ کیا۔

باب: خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اترنا اور پھر

واپس جانا

۱۳۱۶: حضرت بربرہ جیو نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین مجھ سے آئے۔ دونوں نے سرخ کپڑے پہن رکھے تھے اور گرتے گرتے (ہوبہ بچپن) چلے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر خطبہ روک دیا اور اتر کر انہیں اٹھا لیا اور پھر دوبارہ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا ”تمہارے اموال اور اولاد میں کدو ہے“ دیکھو! میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے گرتوں میں گرتے چلے آ رہے ہیں تو میں مہر نہ کر سکا (یعنی گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں گر کر چوٹ نہ لگ جائے) اور میں نے خطبہ موقوف کر کے انہیں اٹھا لیا۔

باب: خطبہ مختصر دینا مستحب ہے

۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرتے اور لایعنی گفتگو کم کرتے۔ نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے۔ نیز بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ ایسے بیٹھے اور ان کا کام کر دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔

باب: بروز جمعہ کتنے خطبے دیئے جائیں؟

۱۳۱۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پڑھتے ہوئے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خطبہ دے کر بیٹھ جاتے اور دوبارہ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

باب: ۱۰: خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

رُوَيْنَا النَّفِيُّ وَقَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبِهِ السَّانِدِ.

بَابُ ۸۶۰ نَزُولُ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَغِهِ مِنْ

الْجُمُعَةِ وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ خَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ

مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَافِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْةَ عَنْ أَبِيهِ

قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَبَعْدَ

الْحُسْنِ وَالْعُسْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا سَلَامٌ

أَتَمَّزَانِ بَعْدَ ذَلِكَ فِيهِمَا قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا كَلَّمَ فَخَلَّتْهُ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ

اللَّهُ لَنَا أَمْرًا وَآيَاتُهُمْ فِيهِ رَأَيْتُ هَذَيْنِ بَعْدَ ذَلِكَ

فِيهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى فَلَطَمْتُ عَيْنَيَّ فَخَلَّتْهُمَا.

بَابُ ۸۶۳ مَا يَسْتَحِبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

۱۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ عَرَوَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَافِيٍّ قَالَ خَدَّثَنِي

يَحْيَى بْنُ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَوْفَى يَقُولُ

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمْ الْخُطْبَ

وَيَقُولُ أَلْفَا وَيَطْلُبُ الصَّلَاةَ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْتِي أَقْرَبَ

نَبِيٍّ مَعَ الْأَمَلَةِ وَالْمَسْجِدِ قَبْلِي لَمْ يَخْجَدْ.

بَابُ ۸۶۴ كَمْ يَخْطُبُ

۱۳۱۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ خَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ

عَنْ بِسْمِ اللَّهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَدَّثَنَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا

وَيَتَجَلَّسُ ثُمَّ يَقْرَأُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْأُخْرَى.

بَابُ ۸۶۵ الْفَضْلُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

۱۳۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے۔ نیز ان دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرتے۔ (یعنی ذرا دیر کو بیٹھتے)۔

باب: خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا

۱۳۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بروز جمعہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے۔ اس کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ اگر کوئی شخص تم سے یہ کہہ دے کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو وہ نبی ﷺ پر جھوٹ پاندھتا ہے۔

باب: دوسرے خطبے میں قرأت کرنا اور

کا ذکر کرنا

۱۳۲۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر کچھ دیر تشریف رکھتے اور دوبارہ کھڑے ہوتے۔ اس کے بعد نبی ﷺ قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت فرماتے اور اللہ جل جلالہ کا ذکر فرماتے۔ علاوہ ازیں نبی ﷺ کا خطبہ اور نماز دونوں متوسط ہوتے۔ (یعنی نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت طویل)

باب: منبر سے نیچے اتر کر کھڑا ہونا یا کسی

سے گفتگو کرنا

۱۳۲۲: حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ منبر پر سے نیچے تشریف لاتے تو جو بھی سامنے آ جاتا اس سے گفتگو فرماتے۔ جب وہ اپنی بات پوری کر لیتا تب نبی ﷺ آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے۔

۱۳۱۹: أَخْرَجَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُقْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْطُبُ الْحُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِحُلُوسٍ۔

بَابُ ۸۶۶ السُّكُوتُ فِي الْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

۱۳۲۰: أَخْرَجَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَسَّادٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَتَعَدُّ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ يَحْطُبُ حُطْبَةً أُخْرَى لَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْطُبُ قَاعًا فَقَدْ كَذَبَ۔

بَابُ ۸۶۷ الْقِرَاءَةُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ

وَالذِّكْرُ فِيهَا

۱۳۲۱: أَخْرَجَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَسَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَحْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ حُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَوَتُهُ قَصْدًا۔

بَابُ ۸۶۸ الْكَلَامُ وَالْقِيَامُ بَعْدَ النَّزُولِ

عَنِ الْعَنْبَرِ

۱۳۲۲: أَخْرَجَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُؤَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّيِّدِيِّ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَهَرُصُ لَهُ الرَّحْلُ فَيَكَلِّمُهُ يَقُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى يَقْبَضِيَ صَاحِبَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى مَضَلَّةٍ فَيُصَلِّي۔

باب: نماز جمعہ کی رکعات

۱۳۴۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: نماز جمعہ عید الفطر عید الفصحی اور سفر کی نماز دو دو رکعات ہیں اور یہ (دو رکعات ہی) پوری ہیں ان میں کوئی کی نہیں۔ یہ بات ہمیں محمد بن عیسیٰ سے معلوم ہوئی۔ امام نسائیؒ یہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے عمرؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب: نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ

منافقون پڑھنا

۱۳۴۴: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ محمد بن عیسیٰ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ المائدہ اور سورہ دہر کی تلاوت فرماتے۔ پھر جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت فرماتے۔

باب: نماز جمعہ میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی

تلاوت کرنے کا بیان

۱۳۴۵: حضرت سرہ جیسو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب ۸۶۹ عَدَدِ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ

۱۳۴۳ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلَوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الشَّعْرِ رَكْعَتَانِ نَعَامُ عُمَرُ قَضَى عَلَى لَيْسَانَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ.

باب ۸۷۰ الْقِرَاءَةُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ

الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ

۱۳۴۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصُّغَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ أَنَّ زُسْلُومَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ أَلَمْ تَسْرُبْ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِينَ.

باب ۸۷۱ الْقِرَاءَةُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ

اِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۱۳۴۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّادٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ زُسْلُومُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ اِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ.

جمعة المبارک کے روز پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان:

جمعة المبارک مبارک دن ہے اس میں جس قدر ہو سکے انسان کو چاہئے کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ یہ گویا مسلمانوں کا ہفتہ وار تہنیتی پروگرام ہے لہذا اس میں ہر ممکن کوشش کی جائے کہ شرکت کی جائے بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو مسجد میں آکر ذکر واذکار اور تلاوت کا اہتمام کیا جائے خاص طور پر اس زمانہ میں جو دجاہلیت اور مادیت پرستی کا قند ہے سورۃ الکہف کی تلاوت کی جائے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے تو بندہ کا تجربہ ہے کہ بے حد نافع ہے۔ (جاتی)

باب ۸۷۲ ذکر الإحتکاف علی التعمان بن

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جمعة میں قرأت سے متعلق مختلف احادیث

۱۳۳۶: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ کے بعد کونسی سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ (نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: سورۃ ناسیہ۔

۱۳۳۷: حبیب بن سالم حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ ناسیہ تلاوت کیا کرتے تھے اور اگر کبھی جمعہ کے دن ہی عید بھی ہو جاتی تو دونوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

باب: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اُس کا جہودا

ہو گیا

۱۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اُس نے جمعہ پالیا۔ (یعنی اگر دوسری رکعت میں بھی شامل ہوا تو اُس کا جہودا ہو گیا)۔

باب: بعد جمعہ مسجد میں کتنی سنتیں

بشیر فی القراءۃ فی صلوة الجمعة

۱۳۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَمُرَةَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ لَبْسٍ مَكَانَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَوَّلِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاصِيَةِ۔

۱۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ كُرَيْبَ بْنَ مُعْتَدٍ نَبِيَّ الْمَدِينَةِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلَامٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْعَاصِيَةِ وَزَمْنَا اجْتَمَعَ الْعِبَادُ وَالْجُمُعَةُ فَهَيَّرُوا بِهَا فِيمَا جَمَعُوا۔

باب ۸۷۳ مَنْ أَتَاكَ رَكْعَةٌ

مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۱۳۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَلَّبٍ وَالْهَلْطَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَاكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةٌ فَقَدْ أَتَاكَ۔

باب ۸۷۳ عَدَدُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

فی المسُجِدِ

۱۳۲۹. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى اخْتُذْكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَصِلِيْ تَلْعَا لَتَلْعَا.

بَابُ ۸۷۵ صَلَوةُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۳۳۰. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصَلِيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَلْصُقَ فَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ.

۱۳۳۱. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ عَدَّةٍ مِّنْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصَلِيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ فِي رُبْعٍ.

بَابُ ۸۷۶ إِطَالَةُ الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۳۳۲. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَصَلِيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ يَطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ حَمْدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْلَأُهُ.

بَابُ ۸۷۷ ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا

الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۳۳. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ نَافِعٍ ابْنُ مَسْرُورٍ عَنْ أَبِي الْهَادِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الطَّوْرَ فَوَحَّدْتُ ثُمَّ كَفَّمْتُ فَكَلَّمْتُ اللَّهَ وَهُوَ يَوْمًا أُخْبِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَحْرَتُهُ عَنِ النَّوَارِظِ قُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرُ يَوْمٍ كَلَفْتُ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ حُلُقُ أَذَمٍّ وَفِيهِ أَهْبُطُ وَلِيَّوَيْنِ عَلَيْهِ وَفِيهِ فَيْصٌ وَفِيهِ

ادا کرے

۱۳۲۹. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اسے چاہیے اس کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

باب: امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا

۱۳۳۰. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن گھر واپس جا کر دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔

۱۳۳۱. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد گھر واپس آ کر دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے بعد دو طویل رکعات ادا کرنا

۱۳۳۲. حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعات پڑھتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی (بعد دو طویل رکعات) ادا فرمایا کرتے تھے۔

باب: ہر روز جمعہ قبولیت کی گھڑی

کا بیان

۱۳۳۳. حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب میں کوہ طور پر گیا تو میری ملاقات کعب بن احبارؓ سے ہوئی۔ ہم دونوں ایک دن اکٹھے رہے۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سنا تا اور وہ مجھے تورات کی احادیث بیان کرتے رہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوع آفتاب ہونے والے دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن (آدم علیہ السلام) جنت سے نکلے گئے اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور یہی دن روز

قیامت ہوگا۔ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف کی وجہ سے کان نہ لگائے رہے۔ اسی دن ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُس گھڑی نماز پڑھنے کے بعد ربّ و الجلال والا کرام سے کچھ طلب کرتا ہے تو ربّ قدّوس اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ کعب کہنے لگے ایسا دن تو سال میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا نہیں! ہر جمعہ کو ایسی ساعت آتی ہے۔ چنانچہ کعب نے تو ریت پر جُمی اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا ہے ساعت ہر جمعہ کو آتی ہے۔ پھر میں وہاں سے چلا تو ابصرہ بن ابی ابصرہ غفاریؓ سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ (ابو ہریرہؓ) کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا کہ وہ دوسرے۔ فرمایا اگر میری ملاقات آپ سے وہاں پر جانے سے پہلے ہو جاتی تو آپ ہرگز وہاں نہ جاتے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ کہنے لگے۔ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام مسجد نبوی اور مسجد بیت المقدس۔ پھر اس کے بعد میری ملاقات عبداللہ بن سلام بن مسعودؓ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا میں آج کوہ طور پر گیا تھا وہاں میری کعب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ایک دن اُن کے ساتھ گزرا۔ میں اُن سے نبی کی احادیث بیان کرتا تھا اور وہ تو ریت کی روایات بیان کرتے رہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی اسی دن وہ جنت سے نکلے گئے اُن دن ان کی توبہ کو اللہ جل جلالہ نے شرف قبولیت بخشا۔ اسی دن ان کی وفات ہوئی اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی اور انسان کے علاوہ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن آفتاب طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر کی وجہ سے اُسی طرف متوجہ نہ رہے۔ (اور میں نے یہ بھی کہا کہ) اس میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص اس میں نماز ادا کرے اور اللہ جل جلالہ اسے کوئی چیز

تَعْلُمُ السَّاعَةَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ ذَاتِهَا إِلَّا وَهِيَ تَصْبِحُ يَوْمَ الْخُمُعَةِ مُصْبِحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْ أَدَمَ وَفِيهِ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِرٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ خُفْتُ ذَلِكَ يَوْمَ فِيمَنْ كُنِيَ سَنَةً قَفَرًا خُفْتُ التَّوَرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيمَنْ كُنِيَ خُفْتُ قَفَرًا حَتَّى فَلَيْتُ بَصْرَةَ مَنْ أَرَى نَصْرَةَ الْبَغَادِيِّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ فَلْتٌ مِنَ الْغُورِ قَالَ لَوْ لَيْتُكَ مِنْ قَلْبِي أَنْ تَابَيْتَهُ لَمْ نَبَيْتَهُ فَلْتٌ لَهُ وَلَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْبُطْلَى إِلَّا إِلَى فَلَاحَةٍ مَسَاحِدِ الْمُسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْقُدُّسِ فَلَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتُنِي حَرَحْتُ إِلَى الْغُورِ فَلَيْتُ خُفْتُ قَفَرًا حَتَّى أَتَا وَهُوَ يَوْمًا أَحْبَبْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَذِّثُنِي عَنِ التَّوَرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَ يَوْمَ عَلَلْتُ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْخُمُعَةِ فِيهِ حَبِيبُ آدَمَ وَفِيهِ أَهْلُهَا وَفِيهِ نَبِيٌّ عَلَيْهِ وَفِيهِ فَيْضٌ وَفِيهِ تَعْلُمُ السَّاعَةَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ ذَاتِهَا إِلَّا وَهِيَ تَصْبِحُ يَوْمَ الْخُمُعَةِ مُصْبِحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَاقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنْ أَدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِرٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ خُفْتُ ذَلِكَ يَوْمَ فِيمَنْ كُنِيَ سَنَةً فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ خُذْتُ خُفْتُ فَلْتٌ ثُمَّ قَرَأَ خُفْتُ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيمَنْ كُنِيَ خُفْتُ خُفْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا حَنِيْفَةَ خُذْتُ بَهَا قَالَ هِيَ إِجْرٌ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْخُمُعَةِ قُلْتُ أَنْ تَبْعَثَ

الْتَّمَسْتُ فَلَقْتُ الْبَیْسَ فَذُ مَسِیْعَتِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَلَیْسَتْ بِلَیْلَةِ الشَّاعِیَةِ صَلَاةٌ قَالَ الْبَیْسُ قَدْ مَسِیْعَتِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ یَزَلْ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى تَأْتِیَ الصَّلَاةُ الْبَیْسُ تَلَافِیْهَا فَلَمَّا تَلَى قَانَ قَهْرٌ عَجَبًا لَیْلَہ۔

طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا کرتے ہیں۔ کعب کہنے لگے وہ دن تو سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام کہنے لگے کعب جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا: اس کے بعد کعب نے (توریت کو) پڑھ کر دیکھا تو کہا کہ رسول اللہ نے سچ کہا ہے۔ یقیناً ایسی گھڑی ہر جمعہ کو آتی ہے۔ اس پر عبد اللہ فرماتے لگے۔ کعب نے سچ کہا اور مجھے اُس ساعت کا علم ہے۔ میں نے کہا: میرے بھائی پھر مجھے آگاہ کرو۔ انہوں نے کہا: غروب آفتاب سے پہلے جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جو شخص اس ساعت کو نماز میں پائے۔ لیکن اس وقت تو نماز ہی ادا نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا: کیا تم نے یہ فرمان نہیں سنا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک نماز ادا کی اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہا تو گویا وہ حالت نماز ہی میں ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۳۳۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَرْبٍ عَنْ رِجَالٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ۔

۱۳۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت بھی ہے اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کسی (چاہت) چیز کی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز لازماً عطا کرتا ہے۔

۱۳۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ قَالَ أَخْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَنُوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَاتِمٌ يُسْأَلُ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ فَلَمَّا يَقْبَلُهَا يُرْجِعُهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنُوبَ عَنْ سُوَيْدٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعْدٍ وَابْنِ سَلَمَةَ وَأَنُوبَ عَنْ سُوَيْدٍ مَرْكُوكَ الْحَدِيثِ۔

۱۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوران نماز اُس ساعت کو پالے اور پھر اس میں اللہ جل جلالہ سے کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ ساعت چند گھڑی کے لیے ہے۔ (یعنی چند گھڑی کے لیے ہے)۔

نمازِ قصر سے متعلقہ احادیث

١٣٣٦ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَتَيْتُهُ أَنْ يَخْرِجَنِي عَنْ أَمْرِ أَبِي عَتَّارٍ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي تَأْنِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ
 لِعَمْرٍو فِي الْحُطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا
 مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ جِئْتُمْ أَنْ يَتَخَبَّطَكُمْ الْدَّيْبُ فَتَلْوُوا فَقَالَ
 أَمِينَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَجِبْتُ بِمَا
 عَجِبْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
 فَأَقْبَلُوا صَدَقَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ علیؑ اسن قائم ہو جانے کی وجہ سے نماز قصر کی روایات کو متروک سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا یہ نماز (نماز قصر) صرف حاجت جنگ و کسی کو جان کے خطرے کے وقت ہی پڑھنی چاہیے لیکن حضرت عمرؓ کی بتائی گئی حدیث سے اُن کا یہ شک دور ہو گیا۔ ویسے بھی ترمذی کی ایک روایت سے عرفا روقیؒ کے قول کو مزید تقویت ملتی ہے کہ محمدؐ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی گئی دو سہولتوں میں سے جس میں اپنے لیے آسانی پاؤ اُسے اختیار کرو" اس کے علاوہ بھی نبی کریمؐ کی کئی روایات سے سفر میں اکثر دو رکعات پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

۱۳۳۷ھ حضرت اُمَیہ بن عبد اللہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ہم حضور اور خوف کی نماز کے متعلق ذکر تو قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اے بیٹھے! اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو جس وقت ہماری طرف مبعوث کیا اس وقت ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ لہذا لو ہم اگے

١٣٣٤ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَحْنُ صَلَوةُ الْحَضَرِّ وَصَلَوةُ الْخَرْبِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا تَعُدُّ صَلَوةَ الشَّعْرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ

اسی طرح کرتے جس طرح آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے اور نبی ﷺ نے ہمیشہ حاجت سفر میں قصر نماز ہی پڑھی اسی وجہ سے ہم بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔

۱۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے اور نبی ﷺ کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذا دینے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم ﷺ قصر ادا فرماتے رہے۔

۱۳۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے اور اس وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا اندیشہ نہیں تھا لیکن ہم دو رکعات ہی پڑھتے رہے۔

۱۳۴۰: حضرت سبط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عربین خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام ذوالخلیفہ پر دو رکعات ادا کرتے ہوئے پایا تو ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا میں تو اسی طرح کرتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

۱۳۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے نکلا تو رسول اللہ ﷺ واپس آنے تک نماز قصر ادا فرماتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی (مکہ مکرمہ) میں قیام کی مدت اس دن تھی۔

۱۳۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میں (بمید) دو رکعات پڑھی ہیں۔

۱۳۴۳: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ

يَا اَيُّهَا الَّذِي عَزَّوَجَلَّ تَعَالَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَعْلَمُ شَيْئًا وَاسْمَا تَفْعَلُ كَمَا وَاسْمَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْعَلُ۔

۱۳۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ مَسْئُورٍ عَنْ زَادَانَ عَنْ أَبِي يَسِيرٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيْنُ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَا يَخَافُ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يُصَلِّيُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّوْزُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عَبْدِ بَعْدَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ تَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الشَّيْطَانِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّنَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ۔

۱۳۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَامَةَ عَنْ بَخْعٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

۱۳۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ أَيْ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ وَهُوَ الشَّعْرِيُّ عَنْ مَسْئُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الشَّقْرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۳۴۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ مِنْ

عید الفطر عید الفیضی اور سفر کی نماز دو دو رکعات ہے اور یہ (دو رکعات نماز ہی) مکمل نماز ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔

۱۳۳۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے حضرت کی نماز چار رکعت سفر کی دو رکعات اور خوف کی نماز ایک رکعت فرض کی گئی ہے۔

۱۳۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تم پر سفر میں چار رکعات سفر میں دو رکعات اور حالت خوف میں صرف ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

باب: مکہ معظمہ میں نماز پڑھنا

۱۳۳۶: حضرت موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر میں مکہ معظمہ میں ہاجرات نماز کے علاوہ کوئی نماز پڑھوں تو کتنی رکعات پڑھوں؟ فرمایا: اوقاسم علی اللہ کی سہت کے مطابق دو رکعات ادا کرو۔

۱۳۳۷: حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: اگر میں ہاجرات نماز پڑھ سکوں اور میں بلحاظ مکہ معظمہ میں ہوں تو کتنی رکعات نماز ادا کروں؟ فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سہت کے مطابق دو رکعات۔

باب: یمنی میں نماز قصر ادا کرنا

۱۳۳۸: حضرت حارث بن وہب خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یمنی میں نماز ادا کی۔ جس وقت ہم لوگ

حَبِیْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَبْلَبٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ صَلَاةُ الْمُحَرَّمَةِ رَكْعَتَانِ وَ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالشَّعْرِ رَكْعَتَانِ وَالشَّعْرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرَ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ ثَوْبٍ وَهُوَ ابْنُ عَزَائِدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَحْمَسِ عَنْ مُجَابِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ قَالَ فَرَضَتْ صَلَاةُ الْفَحْصِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ الشَّعْرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخُوفِ رَكْعَةً۔

۱۳۳۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَاهَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ ثَوْبٍ بْنِ عَزَائِدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَحْمَسِ عَنْ مُجَابِدِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ قَالَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَحْصِ أَرْبَعًا وَفِي الشَّعْرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخُوفِ رَكْعَةً۔

باب ۸۷۹: الصَّلَاةُ بِمَكَّةَ

۱۳۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَلِيدِ بْنِ الْخَثِيبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَمَّاسٍ خَلِيفَةُ أَصْلَى بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أَصِلْ فِي حَتَاةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سَأَلَ أَبِي الْقَاسِمِ۔

۱۳۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ سَأَلَ ابْنَ عَمَّاسٍ قُلْتُ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ فِي حَتَاةٍ وَأَنَا بِالطَّحَاةِ مَا تَرَى أَنْ أَصِلِّي قَالَ رَكْعَتَيْنِ سَأَلَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۸۸۰: الصَّلَاةُ بِيَمَنَى

۱۳۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ

حالت امن میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہ فرمائی۔

۱۳۴۹ حضرت عمار بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات نماز پڑھائی۔ حالانکہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی اور ہر طرف امن تھا۔

۱۳۵۰ حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ابتدائی زمانہ میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں (بیش) دو رکعات ہی پڑھیں۔

۱۳۵۱ حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر دو رکعات پڑھیں۔

۱۳۵۲ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عفانؓ نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں اور اس بات سے عبداللہ بن مسعودؓ فرسودہ ہو گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات ہی پڑھی تھیں۔

۱۳۵۳ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمرؓ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات نماز ہی پڑھی ہے۔

۱۳۵۴ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر ابوبکرؓ خیر

مع الشہی صلی اللہ علیہ وسلم بیسی امن ما کان الناس واکثرة ورتعتین۔

۱۳۴۹ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ ح وَالثَّانِي عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ خَدِيجَةَ بِنْتِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْسَى أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَالْمَنَةُ وَرَتَعَتَيْنِ۔

۱۳۵۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْسَى وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَرَتَعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ وَرَتَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔

۱۳۵۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ عَنِ الْأَعْشَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ ح وَأَنَا مَحْمُودُ بْنُ عَدَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ مَنْ أَقَامَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ بِبَيْسَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۳۵۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُزَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بَيْسَى أَزْمًا حَتَّى نَلَّغَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۳۵۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَنَا بَعْضُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْسَى وَرَتَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَتَعَتَيْنِ وَمَعَ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَتَعَتَيْنِ۔

۱۳۵۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عمر بن الخطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے بھی اپنے ابتدائی خلافت کے دور میں دو رکعات ہی ادا فرمائیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْى وَرَكَعَتَيْنِ وَصَلَاةَا تَوْبِكِي وَرَكَعَتَيْنِ وَصَلَاةَا عُمَرُ وَرَكَعَتَيْنِ وَصَلَاةَا عُمَرُ مِنْ جَلَالِهِ۔

باب: کتنے دن ٹھہرنے تک قصر کرنا جائز ہے؟

۱۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے سفر کیا تو آپ ﷺ کو جب تک (مدینہ) واپس نہ لوئے جب تک آپ ﷺ ہمیں دو رکعات ہی پڑھاتے رہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں قیام بھی کیا تھا؟ فرمایا ہاں اسی دن ٹھہرے تھے۔

بَابُ ۸۸۱ الْمَقَامُ الَّذِي يَقْصُرُ بِهِ صَلَاةُ ۱۴۵۵ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْنَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي اسْمَعِيلَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيُ بِنَا رَكَعَتَيْنِ خَفِي وَخَفَا قُلْتُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ أَكُنَّا بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا اور (اس عرصہ میں) دو رکعات ہی نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۵۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْقُضَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ حَنْفٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَزْزِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكَعَتَيْنِ وَرَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۵۷: حضرت علاء بن حضری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین ارکان حج کو پورا کر چکے تو اس کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام پڑھیں۔

۱۴۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ خُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْخَضَرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُجِهِ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۸: حضرت علاء بن حضری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہاجر حج کے ارکان کو پورا کر چکے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کریں۔

۱۴۵۸ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ الْفَرُجِيُّ بْنُ يَسْكِبٍ قِزَاءً عَنْ عَلِيٍّ وَآلَا تَسْمَعُ مِنْ خَدِيجَةَ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْخَضَرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ نُسُجِهِ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے

۱۴۵۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْقُضَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا سفر کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئیں۔ جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہیں (دوران سفر) قصر بھی پڑھتی رہی اور پوری نماز بھی ادا کرتی رہی، انظار بھی کرتی رہی اور روزے بھی رکھتی رہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تم نے عمرہ کا کام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے اس فعل پر مجھے کوئی عیب نہیں کی۔

باب: دورانِ سفر نوافل ادا کرنا

۱۳۶۰: حضرت ذہیر بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر سے زیادہ رکعات نہیں ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ندان رکعات سے پہلے کچھ پڑھتے اور نہ ان کے بعد۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۱: حضرت حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا کہ انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں اور پھر اپنے رہنے کی جگہ پر چلے گئے۔ جب انہوں نے باقی لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا نوافل ادا کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: اگر میں نے فرض نماز سے باقی یا بعد میں کچھ نماز پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے ادا کر لیتا لیکن میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔ رسول اللہ ﷺ نماز میں دو رکعات سے زائد نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔ پھر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی وفات تک رہا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وقت گزارا۔ یہ سب حضرات اسی طرح (دو رکعات ہی) پڑھا کرتے تھے۔

أَوْ نَعِيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا انْقَضَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا قَبِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَأَنْتَ وَأُمِّي قَصُرْتَ وَأَنْشَمْتَ وَانْكَرْتَ وَصُمْتَ قَالَ أَحْسَنْتَ يَا عَائِشَةُ وَمَا غَاتِ عَنْكِ۔

باب ۸۸۲ تَرْكُ التَّكْوِيْمِ فِي السَّفَرِ

۱۳۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَثْقَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرِدُهُ فِي السَّفَرِ عَلَى رُكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قُلْهَا وَلَا نَعْدَهَا قَبِيلَ لَهُ مَا هَذَا قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ۔

۱۳۶۱: أَخْبَرَنِي نَوْحٌ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصٍ بْنُ غَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ قَضَى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَرُكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ لَمْ يَرَأِ قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قُلْهَا أَوْ نَعْدَهَا لَأَتَمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَرِدُهُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قَبِضَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَبِشَى اللَّهُ عَنْهُمْ عَدْلًا۔

(۱۶)

کتاب التَّسْوِيفِ

گرہن سے متعلقہ احادیث کی کتاب

باب: چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان

۱۳۶۲: حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں سے ہیں۔ ان میں کسی کے زندہ رہنے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ”گرہن“ لگاتے ہیں۔

باب: بوقت سورج گرہن تسبیح و تکبیر پڑھنا

اور دعا کرنا

۱۳۶۳: حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل میں مصروف تھا کہ سورج گرہن لگ گیا۔ چنانچہ میں نے اپنے تیرا کھینچے اور سوچنے لگا کہ چل کر دیکھوں رسول اللہ ﷺ سورج گرہن کی وجہ سے کوئی نئی ہدایت فرماتے ہیں۔ میں آپ ﷺ کی پشت کی طرف سے آیا۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور تسبیح و تکبیر ادا کرتے ہوئے دعا فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور چار رکعتوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔

باب ۸۸۳ كُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

۱۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْخُثَيْبِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ وَلَا لِحَبَابَةٍ وَلَكِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ.

باب ۸۸۳ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ

كُوفِ الشَّمْسِ

۱۳۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ هُوَ الْمُعَيَّرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ الْخَزَنَدَرِيُّ عَنْ حَبَّانٍ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُمَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا آتَا أَرَاْمِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَمَعْتُ أَسْهُمِي وَقُلْتُ لَا تَنْظُرُوا مَا أَحَدَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُوفِ الشَّمْسِ فَإِنِّي بِمَا يَكُنِي هَهْرَةً وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَمَعْتُ بِسَبْحٍ وَتَكْبِيرٍ وَدَعَاؤًا حَتَّى حَسِرَ عَنْهَا قَالَ

لَمْ يَأْمُرْ فَصَلَّى وَنَعَىٰ سَخَدَاتٍ.

بَابُ ۸۸۵ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُوفِ الشَّمْسِ
۱۳۶۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أبا أَنَسٍ وَغَيْبَ
عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا
يُخْبِسَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكُلِّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا.

بَابُ ۸۸۶ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُوفِ الْقَمَرِ
۱۳۶۵ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا نَحْيِ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي سَعْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَ
القَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلِكُلِّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا.

بَابُ ۸۸۷ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ
عِنْدَ الْكُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ

۱۳۶۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ الْقُرَظِيُّ عَنْ حُسَيْنِ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي نُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِكُلِّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتٍ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

۱۳۶۷ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَلَمَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَلِيٍّ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
الْحَسَنِ عَنْ أَبِي نُجْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَلْفَةَ مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا

۱۳۶۳ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، آنحضرت ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا سورج یا چاند گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا یہ تو رب ذوالجلال والا کرام کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس وجہ سے اگر تم لوگ (گرہن) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

باب: چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۱۳۶۵ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو رب کریم کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اگر تم ایسا دیکھا کرو (گرہن) تو نماز پڑھا کرو۔

باب: ابتداء گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز

میں مصروف رہنا

۱۳۶۶ حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چاند اور سورج اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں اور انہیں کسی کے مر جانے یا زندہ رہنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے۔ اگر تم ایسا (گرہن) دیکھو تو نماز ادا کیا کرو حتیٰ کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے۔

۱۳۶۷ حضرت ابوبکرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ سبزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج گرہن ختم

ہو گیا۔

بَعَثُوا ثَلَاثَةَ فَصْلٍ رُفَعَتِ حَتَّى اُخْلَتْ۔

باب: صلوٰۃ کسوف (گرمین کی نماز) کیلئے اذان دینا
۱۳۶۸ھ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرمین ہوا تو آپ ﷺ نے منوٰں کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگوں نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اپنی صفیں درست کرنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے چار جمعوں اور چار رکوع کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھائی۔

بَابُ ۸۸۸ الْأَمْرُ بِالْأَذَانِ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ
۱۳۶۸ أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَسَبْتُ الشَّمْسَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا بِمَا بَدَأَ بِمَا بَدَأَ إِلَى الصَّلَاةِ خَامِعَةً فَاحْتَمَعُوا وَاصْطَفَعُوا فَصَلَّى بِنَهْ أَرْبَعٍ وَكُفَّابٍ فِي رُفَعَتَيْنِ وَأَرْبَعٍ سَجَدَاتٍ۔

باب: گرمین کی نماز میں صفیں بنانے کا بیان

۱۳۶۹ھ: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرمین ہوا تو آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ صحابہ جملہ نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں اور آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ آپ ﷺ نماز سے فراغت حاصل کرتے گرمین ختم ہو چکا تھا۔

بَابُ ۸۸۹ الصُّغُوفُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
۱۳۶۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ بِي حَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الزُّبَيْرَ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسَبْتُ الشَّمْسَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِقَامٍ لَكَثْرٍ وَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَأَخْلَتْ الشَّمْسُ قُلٌّ أَنْ يَصُورَ۔

باب: نماز گرمین کا طریقہ

۱۳۷۰ھ: حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرمین کے وقت نماز ادا فرمائی تو اس میں آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے ادا کیے۔ عطا بھی ابن عباس رضی سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

بَابُ ۸۹۰ كَيْفَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ
۱۳۷۰ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَمِينٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَبِي عُمَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابَسٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ أَبِي عَرَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَةَ رُكُوعَاتٍ وَأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ وَمِثْلَ ذَلِكَ۔

۱۳۷۱ھ: حضرت ابن عباس رضی رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے سورج گرمین کی نماز میں پہلے قرأت فرمائی

۱۳۷۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَابَسٍ عَنْ طَاوُسٍ

اس کے بعد رکوع کیا اس کے بعد قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت فرمائی پھر رکوع کیا اور پھر جہدے میں گئے۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔

باب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز گرہن سے متعلق

ایک اور روایت

۱۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو دو رکعت پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار جہدے ادا کیے۔

باب: ایک اور طریقہ کی گرہن کی نماز

۱۳۷۳: حضرت عطاء حضرت حید بن عیر سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مجھ سے اس شخص نے یہ بیان کیا کہ جسے میں سچا انسان سمجھتا ہوں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے صحابہ کے ساتھ بہت طویل قیام کیا۔ پہلے کھڑے رہے پھر رکوع فرمایا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع فرمایا اور دو رکعت ادا فرمائیں ان میں ہر رکعت میں تین رکوع ادا کیے اور تیسرے رکوع کے بعد جہدے میں چلے گئے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ طویل قیام کی وجہ سے بیہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے گلاس فٹائے گئے۔ آپ جب رکوع فرماتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو ”سبح اللہ لمن حمدہ“ کہتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ گرہن ختم نہیں ہو گیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور

غی اہی عباسی غی الشیء ۵ اللہ صلی ہی تحسوب فقرأتہ وسمعہ ثم قرأتہ وسمعہ ثم قرأتہ وسمعہ ثم قرأتہ وسمعہ ثم سجدت والاخری مثلہا۔

باب ۸۹۱: نوۃ اخر من صلوۃ الکسوف عن

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۳۷۴: اُخْرَتَا عَلِمُوْا نُوْ غُضَمَانِ بِيْ سَجْدَةٍ اَنْ حَذَقْنَا الْوَلِيْدَ غِيْ اَبِيْ سَمٍ وَهُوَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ بِيْ سَمٍ غِيْ الرَّهْمٰنِ غِيْ حَبِيْبٍ بِيْ عَبَّاسٍ ح وَاُخْرَتَا عَلِمُوْا نُوْ غُضَمَانِ اَنْ حَذَقْنَا الْوَلِيْدَ غِيْ الْاَوْرَاقِيْ حَبِيْبٍ بِيْ عَبَّاسٍ غِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بِيْ عَبَّاسٍ اَنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ تَحَسَّبَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بِيْ رَكَعَتَيْنِ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

باب ۸۹۲: نوۃ اخر من صلوۃ الکسوف

۱۳۷۵: اُخْرَتَا يَنْفَعُوْا نُوْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ حَذَقْنَا اُنُوْ عَبَّاسٍ اَنْ اُخْرَتَا عَلِمُوْا نُوْ حَبِيْبٍ غِيْ عَطَاءٍ اَنْ سَمِعْتُ عُثَيْدَ نُوْ عُثْمٰنَ يَحْدِثُ اَنْ حَذَقْنِيْ نُوْ اَصْبَقُ فَقُلْتُ اِنَّهُ بَرِيْدٌ غَابِطَةٌ اَنَّهُاْ قَالَتْ حَسْبَتْ الشَّمْسُ عَلٰى عُثَيْدٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالْاَسِّ اِيْمًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالْاَسِّ ثُمَّ يَرْجِعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ فَرَجَعَ رَكَعَتَيْنِ بِيْ حَيٍّ رَكَعَتَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ رَجَعَ النَّافِلَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنْ رَجَعَ اَوْ رَجَعَ يَوْمَئِذٍ يَغْسِيْ غُلْبَتَهُ حَتّٰى اَنْ سَخَانَ الْمَاءُ لَنُصَّتْ عَلَيْهِ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اللّٰهُ اُخْرَتَا وَاِذَا رَجَعَ رَأْسُهُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِيْدَةً فَلَمْ يَنْصَرَفْ حَتّٰى تَحَلَّبَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ

چاند کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اور اللہ اس سے جسے داتا ہے۔ لہذا جب انہیں گرہن لگے تو اللہ کو یاد کرنے کیلئے دوڑ پڑو (یعنی صلوٰۃ کو سرفرا کرنے کیلئے)۔ یہاں تک کہ وہ (گرہن) صاف ہو جائے۔

۱۳۷۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور اس میں چھ رکوع اور چار جہد سے ادا کیے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جندب سے دریافت کیا کہ یہ (نماز) رسول اللہ ﷺ سے ہے؟ راوی حدیث نے فرمایا اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ ۱۳۷۵ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کی۔ صحابہ جملہ نے آپ ﷺ کے پیچھے طس بنائیں۔ پہلے رسول اللہ ﷺ نے طویل قرات کی پھر تکبیر کہہ کر کافی لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سمیع اللہ یمن حمیدہ ربنا و لک الحمد کہا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور طویل قرات کی لیکن یہ پہلی قرات سے نسبتاً کم تھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کی نسبت کم تھا۔ پھر سمیع اللہ یمن حمیدہ ربنا و لک الحمد کہا۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طس کیا۔ چنانچہ چار جہد سے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ نماز (صلوٰۃ الکسوف) سے فارغ ہوتے گرہن صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی کہ جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیں ہیں سے دونوں نمایاں

فَحَمِیۡمَ اللّٰہُ وَاَنْتَی عَلَیْہِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یُتَحِیۡفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِخَیَاتِیۡہِ وَلَکِنِ الْبَاقِیَ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُتَوَكَّلُکُمْ بِہِمَا فَاِذَا کُفَّتا فَافْرَعُوْا اِلَیّیْ ذَکَرِ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَنِّیْ بِتَحْلِیۡلَا۔

۱۳۷۴ اَحْمَرًا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرٰہِیۡمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ فَادَّۃَ عَنْ صَلَوةِ الْاَبَیِّ عَنْ عَطَاۃ عَنْ عُثَیۡبِ بْنِ عُمَیۡرٍ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَّ رُكْعَاتٍ فِی الرَّبْعِ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا بَعَاثَ عَلِیَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَّ وَلَا مِرْیَکَ۔

باب ۸۹۳ نَوَۃٌ اٰخَرُ مِنْہُ عَنْ عَائِشَۃَ ۱۳۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنِ اَبِی وَهَبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ اَبِی یَسَاقٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیۡرِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ حَنَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسَ وَرَآۃً فَافْتَرَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِرَآۃً فَعُوْلَہُ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رُكُوْعًا فَعُوْلَہُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَہُ فَقَالَ سَمِیۡعَ اللّٰہُ یَمُنْ حَمِیۡدَہُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَافْتَرَا قِرَآۃً فَعُوْلَہُ فِیْ اٰذُنِی مِنَ الْقِرَآۃِ الْاَوَّلِیْ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رُكُوْعًا فَعُوْلَہُ فَعُوْلَہُ اَذُنِی مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِیۡعَ اللّٰہُ یَمُنْ حَمِیۡدَہُ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَعَلَ فِی الرُّكْعَۃِ الْاٰخَرِیْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاسْتَحْصَلَ اَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْحَلَبَتِ الشَّمْسُ قَلِیْلًا اَنْ یُّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَطَعَّبَتِ النَّاسَ قَاتَنِیْ عَلَیَّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرمین نہیں لگتا۔
لہذا اگر تم (گرمین) دیکھو تو اس وقت تک نماز ادا کرتے رہو
جب تک کہ گرمین ختم نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا۔ میں نے اس جگہ سے
دوسب چیزیں دیکھی ہیں جن کے متعلق تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔
تم نے دیکھا ہوگا کہ میں (دوران نماز) ذرا آگے ہوا تھا۔ اس
وقت میں جنت کے میوؤں میں سے ایک گچھا توڑنے لگا تھا اور
جب میں پیچھے ہٹا تھا تو اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا اس
حالت میں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا تھا۔ پھر میں نے
جہنم میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سادہ (اونٹ
کو ہمیشہ کیلئے آزاد چھوڑنا) نکالا۔

۱۳۷۶ حضرت عائشہ صدیقہ پرین فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
کے زمانے میں سورج کو گرمین لگا تو نماز یا جماعت ادا کرنے کے
لیے لوگوں کو پکارا گیا۔ تمام لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے
انہیں دو رکعات نماز پڑھائی جس میں چار رکوع اور چار ہی
سجدے ادا کیے۔

۱۳۷۷ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ
زمانہ میں سورج گرمین ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی۔
چنانچہ پہلے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے
اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا پھر رکوع کیا تو وہ بھی کافی لمبا تھا
لیکن پہلے رکوع سے سبنا کم تھا۔ پھر کھڑے ہوئے اور سجدہ
میں چلے گئے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی۔ جب
رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج بالکل صاف ہو چکا
تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور بعد ازاں جلالہ کی حمد و ثنا
بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا۔ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی
نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت و حیات کی
وجہ سے گرمین نہیں لگتا اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا

اِنَّہٗن مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یَخْبِیْہَا بِسُوءِ اَعْمٰی
وَلَا یُخٰنِیْہَا فَاِذَا رَآتُمُوهَا فَسَلُّوْا حَتّٰی یُغْرِبَ عَنْکُمُ
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ رَاٰتُہٗ فِی
مَقَامِیْ ہٰذَا کُلُّ شَیْءٍ وَّیُعَذِّبُہٗ لَقَدْ رَاٰتُمُوْیْ اَزْدُتْ
اَنْ اَحَدٌ یُّطْلَعُ فِیْ الْخَبِیْءِ حِیْنَ رَاٰتُمُوْیْ یُحْفَلُ
اَلْقَدَمُ وَلَقَدْ رَاٰتُہٗ حِیْثُ یُخِطُّہٗ نَعَصًا نَعَصًا حِیْنَ
رَاٰتُمُوْیْ تَاَخَّرَتْ وَّرَاٰتُہٗ اَنْ لَّحٰی وَہُوَ الْیَدِی
سَبَّحَ الشَّوَابِ۔

۱۳۷۸ اَحْمَرْنَا اِسْحَاقُ مِنْ اِنْرَاجِیْمَ فَاِنْ حَقَّقْنَا الْوَلِیْدَ
مِنْ مُسْلِمٍ عِی الْاَوْرَاجِ عِی الْوُجُہِ عِی غُرُوْۃُ عِی
غَابِیْۃُ قَالَتْ حَسَبْتُ الشَّمْسُ عَلٰی غَیْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَوَدَّی الصَّلَاۃَ حَابِغَةً فَاجْتَمَعَ
النَّاسُ فَصَلَّی بِہُمْ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ
اَزْنَعَ وَتَحَابَّتْ فِی رَسْمَتِیْ وَزَنَعَ سَحَابًا۔

۱۳۷۹ اَحْمَرْنَا قَبِیْۃَ عِی مُبْلِکِ عِی ہِیَامِ مِنْ غُرُوْۃِ
عِی اَنِیْمَ عِی غَابِیْۃُ قَالَتْ حَسَبْتُ الشَّمْسُ فِی
غَیْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَصَلَّی
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ بِالنَّاسِ فَقَامَ
قَاتَانَ الْفِیَامِ ثُمَّ رَفَعَ قَاتَانَ الرَّکُوْعَ ثُمَّ قَامَ قَاتَانَ
الْبَیَامِ وَہُوَ دُوْنُ الْفِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ قَاتَانَ
الرَّکُوْعَ وَہُوَ دُوْنُ الرَّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَخَدَ
ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ فِی الرَّکْعَتِی الْاُخْرٰی مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ
نَصَرَتْ وَقَدْ تَحَلَّیْتُ الشَّمْسُ فَحَطَّتِ النَّاسُ
فَحَبِیۡدَ اللّٰہُ وَآلِی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اِنَّہٗن مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْبِیْہَا بِسُوءِ اَعْمٰی وَلَا

کرد و تکبیر کہا کرو اور صدق دیا کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: اے امت محمدیہ! تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی باندی یا غلام کے زنا کرنے پر بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند (یعنی انکے زنا کرنے پر جہیں تو غیرت آئے لیکن یہ سوچو کہ تمہارے زنا پر اللہ کو کتنی غیرت آتی ہوگی) نہیں ہو سکتا۔ اے امت محمدیہ! اگر تم لوگوں کو وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے بتا ہے تو تم لوگ جہنم کی آگ اور دوزخ کی آگ سے زیادہ کرو۔

۱۳۷۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا لوگوں کو قبروں میں بھی عذاب ہوگا؟ فرمایا ہاں! میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی بناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ہر نیکو کو سورت سورج گرہن ہو گیا۔ چنانچہ ہم سب حجرہ میں آ گئے اور عورتیں بھی ہمارے پاس بیٹھ گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے تقریف لائے۔ اس وقت تقریباً چاشت کا وقت ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور طویل قیام کرنے کے بعد طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور پہلے قیام سے ذرا کم طویل قیام کیا اور اس طرح پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس میں قیام اور رکوع پہلی رکعت سے ذرا کم طویل تھے۔ پھر جب آپ ﷺ سجدہ سے اٹھے تو سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا لوگوں کی قبر میں اس طرح آزمائش کی جائے گی جس طرح کہ جال کے سامنے آزمائش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہم اکثر آپ ﷺ کو عذاب قبر سے بناہ مانگتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

باب: ایک اور قسم

۱۳۷۹ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودیہ آئی اور کہنے لگی اللہ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكُفُّوا وَنَصَّدُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَعْبَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزِي غُدَّةَ أَوْ قَرْيَةٍ أَمَهُ بِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَكُنْتُمْ حَيِّرًا۔

۱۳۷۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخُوَيْث عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَتَجَاوِزُكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَحْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحَضَرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا بَنَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَلِكَ ضَحْوَةٌ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرُّكُوعَةِ الْأَوَّلَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُعْذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ حَيْثُ الدَّخَالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ ذَلِكَ يَنْعَوِدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۸۹۴ نَوَافِلُ الْاِمْرُ

۱۳۷۹ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَظِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْأَصْبَارِيُّ

گل چار رکوع اور چار سجدہ ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا لوگ یہ کہتے تھے کہ سورج اور چاند کو گرمین صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کوئی بڑی شخصیت وفات پا جائے۔ حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ پس اگر وہ بارہ ایسا ہو تو نماز پڑھا کر وحی کہ گرمین ختم ہو جائے۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز گرمین

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرمین ہوا تو باجماعت نماز کا احلان کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور اس میں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے تو نہ کبھی (اس سے پہلے) اتنا لمبا رکوع کیا اور نہ سجدہ۔ امام نسائی حبیب کہتے ہیں کہ محمد ابن حویر نے اس روایت کے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۳۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرمین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع اور دو سجدہ کیے پھر کھڑے ہوئے (پہلی رکعت سے) اور دو رکوع اور دو سجدہ کیے۔ پھر سورج گرمین ختم ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ (میرے مشاہدہ کی حد تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) کبھی اتنا طویل سجدہ یا رکوع نہیں کیا۔

۱۳۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرمین ہوا تو آپ ﷺ نے وضو کیا اور

قَالَ اَلَا اَنْتُمْ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَعَّ نَحْوًا مِنْ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَقْلَمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَخَوَّرُ مَكَاتٍ اَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَارْبَعٍ سَجَدَاتٍ عَامُوا يَقُولُونَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْبِئَانِ اِلَّا لِمَنْزُوتٍ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَةِ نَبِيٍّ وَانَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا قَادًا اِنْحَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى نَسْتَحْيِي۔

باب ۸۹۵: نَوَعٌ آخَرُ

۱۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ عَلِيَّ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ رَسُولٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَوَدَى الصَّلَاةَ خَامِعَةً فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَثَلَاثِينَ وَارْبَعِينَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَسْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَسَعَتٌ رَسْعَاةً قَطُّ وَلَا سَجْدَتٌ سَجْدَةً قَطُّ تَحْتَ أَطْوَلٍ مِنْهُ۔ خَالِيفَةُ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ۔

۱۳۸۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ الشَّيْخَ لَوْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَجَعَ رَسْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً وَلَا رَجَعَ رَسْعَاةً أَطْوَلُ مِنْهُ۔ خَالِيفَةُ عَلِيٍّ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ۔

۱۳۸۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَجِدَ مِنَ الرَّبْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَوَالِيدِ عَنْ يَحْيَى

باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ مائتہ فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (اتنا طویل قیام کیا کہ) سورۃ بقرہ پڑھی ہوگی۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا پھر ”سبح اللہ لمن حمدہ“ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک توقف کرنے کے بعد دوبارہ رکوع میں گئے۔ پھر رکوع کیا پھر جہدہ کے بعد کھڑے ہو گئے اور بعینہ اسی طرح دوسری رکعت میں دو رکوع کرنے کے بعد جہدہ میں گئے۔ جب جہدہ سے سر اٹھایا تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۳۸۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جو صحابہ ہر رب آپ ﷺ کے قریب تھے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے پہلے طویل قیام کیا اور پھر طویل رکوع پھر سر اٹھایا اور جہدہ کیا وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر جہدہ سے سر اٹھایا اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر دوسرا جہدہ ادا کیا اور وہ بھی اسی طرح طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت میں بھی رکوع قیام جہدہ اور جلوس کافی طویل کیے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔ پھر دوسری رکعت کے آخری جہدہ میں اونچی سانس لینے لگے (بچہ طویل نماز) اور روتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! انہوں نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا۔ ابھی تو میں بھی ان میں موجود ہوں۔ ٹوٹے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا۔ ہم تجھ سے مغفرت کے طالب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فطیہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ جل جلالہ کی نشانیں میں سے دونہا نمایاں ہیں۔ اگر ان میں سے کسی (سورج یا چاند) کو گرہن لگ جائے تو اللہ تعالیٰ

نَبِيٍّ اَوْ نَحِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حُفَظَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ أَنَّ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّعَ وَأَمَرَ فَهَوَّيْتُ اَنَّ الصَّلَاةَ حَامِيَةً فَقَالَ قَاعَالِ الْيَقَامَ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِينَئِذٍ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ بِمِثْلِ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ بِمِثْلِ مَا صَنَعَ وَرَفَعَتِ وَسَجَدَتْ ثُمَّ جَلَسَتْ وَحَلَّتِ عَنِ الشَّمْسِ۔

باب ۸۹۶ نوۃ آخر

۱۳۸۵۔ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي السَّائِبُ اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ قَالَ اَنكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الدَّيْنُ مَعَهُ فَقَامَ قَاعَالِ الْيَقَامَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَقَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَقَالَ الْخُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرُّكُوعِ النَّبَاةِ بِمِثْلِ مَا صَنَعَ فِي الرُّكُوعِ الْاَوَّلَى مِنَ الْيَقَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْخُلُوسِ فَحَقَّ يَنْفَعُ فِي اِحْرِ سُجُودِهِ مِنَ الرُّكُوعِ النَّبَاةِ وَيَنْجِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَاتْلِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَنَحَرُ تَسْتَعِيرُكَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُكَّتِ النَّاسُ فَحَمِيَةُ اللَّهُ وَاتْلَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اَتْيَانِ مِنَ ابَابِ اللَّهِ غَرْوًا حَلًا فَاِذَا رَأَيْتُمُ كُشُوفَ

أَخْبَدَهَا فَاسْتَوَا إِلَى دِخْرِ اللَّهِ غَرْوًا وَحَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ
مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أَذِنَتْ لَهَا بِتَنِي حَتَّى لَوْ بَسَطَتْ
يَدَيْهَا لَتَعَاطَلَتْ مِنْ فُطُورِهَا وَلَقَدْ أَذِنَتْ النَّارُ بَيْنِي
حَتَّى لَقَدْ حَعَلْتُ أَتَقَبُّهَا خَشْيَةً أَنْ تَغْنَاكُمْ حَتَّى
رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ جَمِيزٍ تُعَذِّبُ فِي هِرْوَ وَتُطْلِقُهَا
فَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَوْحَرِ فَلَا هِيَ
أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ شَفَقَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا
تُهْنِسُهَا إِذَا أَكَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَهْنَسُ أَتَيْتَهَا وَحَتَّى
رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السَّيِّئِينَ أَخَابَتِي الذَّعْدَاعِ
يُوقِعُ بَعْضًا دَابَّ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ
فِيهَا صَاحِبَ الْبُحْخَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْخَصَاجَ
يَسْبُخِيهِ مُتَكِنًا عَلَى مِصْبَحِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ آتَا
سَارِقِي الْبُحْخَنِ.

کے ذکر کے لیے تیزی دکھایا کرو۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ
قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ جنت مجھ سے اتنی نزدیک
کردی گئی تھی (دورانِ نماز) کہ اگر میں ہاتھ آگے کرتا تو اس کے
چند کچھے توڑ لیتا اور جہنم بھی مجھ سے اتنی قریب کردی گئی تھی کہ میں
ڈرنے لگا کہ کہیں تم لوگوں کو ہی اپنے اندر نہ سولے۔ یہاں تک
کہ میں نے اس میں میرا کی ایک عورت کو لٹی کی وجہ سے عذاب
ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک لٹی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اسے
زمین کے کیڑے کوڑے کھانے دیتی اور نہ خود اسے کھانے پینے
کے لیے کچھ دیتی تھی کہ وہ مرگئی۔ میں نے یہ دیکھا کہ وہ لٹی اس
عورت کو نوچتی ہے۔ جب سامنے آتی تو اسے نوچتی اور جب وہ
پشت موڑ کر جاتی تو پیچھے کندھوں سے اُس کو نوچتی۔ پھر میں نے
اس میں بنو عداس کے بھائی دو جوتیوں والے کو دیکھا اسے دو
شائخوں والی گکڑی سے مار کر جہنم کی طرف دکھلایا جا رہا تھا۔ پھر
میں نے اس میں ایک ذرا (بے نیچے سے) نیز بھی (نوکدار) گکڑی
والے کو دیکھا جو جانِ کرام کا بال چمکایا کرتا تھا۔ وہ گکڑی پر ٹیک
لگائے ہوئے تھا اور پکار پکار کر جہنم میں گکڑی کا چور ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں میں پہلے جنت و جہنم کے دکھائے جانے اور اس کے قریب آ جانے کا ذکر ہے اس کے
متعلق تفصیل گزر چکی اور کچھ آگے آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عورت کو لٹی کی وجہ سے عذاب دیے جانے کا ذکر ہے کہ اُس
نے لٹی کو (پالنے کی نیت سے) باندھا۔ اس کے بعد وہ نہ تو اسے خود کچھ کھانے کو دیتی اور نہ ہی اسے کھول دیتی کہ وہ خود ہی کہیں
گری پڑی چیزوں میں سے اپنی خوراک وغیرہ تلاش کر لیتی۔ اس وجہ سے اُس کو اتنی سخت سزا دی جا رہی تھی۔ اس سے ہمیں یہ
خیال رکھنا چاہیے کہ بے زبان جانوروں کو اگر پالیں بالخصوص ایسے جانور جنہیں باندھ کر بھی رکھا جاتا ہے تو ان کے کھانے پینے اور
رہنے سہنے کے ماحول کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد ایک گکڑی والے کا جہنم میں پکارنے کا ذکر ہے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ”گکڑی کا
چوڑا“ سے یہ مطلب ہے کہ اُس نے نیچے گکڑی کے کونے میں کوئی نوکدار چیز لگا رکھی تھی یا گکڑی کو ذرا اندھا کیا ہوا تھا۔ وہ جان کے
قریب سے گزرتے ہوئے اپنی گکڑی کو ان کے سامان میں اُڑس لیتا اگر جان دیکھ لیتے تو کہتا کہ یہ تو غلطی سے گکڑی میں پھنس گیا
ہے ورنہ سامان لے کر فرو پکڑ ہو جاتا۔

۱۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ ۱۳۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

خَدَّتِي لِزَوْجِهِمْ سَلَانٌ قَالَ خَدَّتْ عَنَّا ابْنُ عَبَّادٍ
الْمُهَلِّسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَبَ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنِيَ لِشَاسٍ قَاتِلَانِ الْفَيْحَمُ
ثُمَّ رَجَعَ قَاتِلَانِ الزُّكُوعُ ثُمَّ قَامَ قَاتِلَانِ الْفَيْحَمُ وَهُوَ دُونَ
الْفَيْحَمِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَجَعَ قَاتِلَانِ الزُّكُوعُ وَهُوَ دُونَ
الزُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ قَاتِلَانِ الشُّجُودِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ
سَجَدَ قَاتِلَانِ الشُّجُودِ وَهُوَ دُونَ الشُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ
قَامَ فَكُنِيَ رَحْمَتِي وَلَعَلَّ فِيهِمَا بَيْنَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ يُفَعِّلُ فِيهِمَا بَيْنَ ذَلِكَ حَتَّى يَرَى قَرَعَ مِنْ صَلَواتِهِ
ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَاتَّهَمَا
لَا يَنْفَكِيانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ قَالُوا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ
فَأَقْرَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ

بَابُ ٨٩٤ نَوْعُ آخِرُ

١٥٨٤ أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْوَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ عَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَهْبَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَدَدٍ الْغُبَرِيُّ
مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ شَهِدَ حُطَّةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بِنِ
جُذَابٍ فَذَكَرَ فِي حُطَّتَيْهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ مِمَّنْ حُذِبَ بِنَا
يَوْمًا وَ عَلَامَةُ مِنَ الْأَنْصَارِ يَرْمِي غُرَضِي لَهَا عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا
كَانَتِ الشَّمْسُ فِيهِ وَمَنْحَبٍ أَوْ لَفَافَةٍ فِي عَيْنِ النَّاطِقِ
مِنَ الْأَمْيِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا
إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَتُحْدِثَنَّ شَأْنًا هَذِهِ الشَّمْسُ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَفْتِهِ حَدَّثَنَا

زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور جماعت نماز پڑھائی پہلے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر طویل جہد کیا پھر جہد سے سر اٹھا کر کائی دین تک بیٹھے رہے۔ پھر طویل جہد کیا لیکن یہ جہد پہلے سے کم طویل تھا۔ پھر کھڑے ہوئے دو رکوع کیے ان میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر اسی طرح دو جہد سے کیے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر دو اور نماز پڑھنی شروع کر دیا کرو۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۲۸ھ: حضرت اعلیٰ بن عباد عیدی بصری سے منقول ہے کہ انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کا ایک خط پنا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا تیرا انداز (کی مشق) کر رہے تھے۔ کہ سورج دو یا تین نیزے سے بلند ہونے کے بعد اچانک کالا ہو گیا۔ ہم نے سوچا کہ چلو مسجد چلتے ہیں۔ یہ واقعہ ضرور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی امت کے لیے کوئی نئی چیز پیدا کرے گا۔ ہم مسجد کی طرف چلتے گئے تو رسول اللہ ﷺ نکلتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔ اس میں قیام اتنا طویل کیا کہ کبھی کسی اور نماز میں اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ کبھی (پہلے) کسی نماز میں اتنا طویل رکوع

قَالَ فَلَمَّا رَأَى الْمَسْجِدَ قَالَ قَوْلًا فَرَّجَ بِهِ النَّاسَ قُلُوبَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ قَلْبِي فَقَامَ كَمَا ظَلَمْتُ فِيهِ قَامَ بَيْنَ صَلَوةٍ قَطْمًا مَا نَسْتَعِ لَهْ صَلَوةً ثُمَّ رَجَعْتُ بَيْنَ كَمَا ظَلَمْتُ رَجُوعًا مَا رَجَعْتُ بَيْنَ صَلَوةٍ قَطْمًا مَا نَسْتَعِ لَهْ صَلَوةً ثُمَّ سَجَدْتُ بَيْنَ كَمَا ظَلَمْتُ سُجُودًا مَا سَجَدْتُ بَيْنَ صَلَوةٍ قَطْمًا لَا نَسْتَعِ لَهْ صَلَوةً ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قَوْلًا فَتَحَلَّى الشَّمْسُ خُلُوصًا فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثَمَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصَرٌ۔

باب ۸۹۸ نَوَاحِرُ

۱۳۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَالَةَ عَنِ الْعُمَانِ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَبَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَحْمِلُ تَوْبَةً فَرَجًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يَبْصُرُ بَيْنَ حَتَّى انْخَلَتْ فَلَمَّا انْخَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَلَيْسَ بِكَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكَيْفَ هُمَا إِتْقَانٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا بَدَأَ لَيْسَ بِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ حَتَّى لَهْ قِيَادًا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَمَا خُذْتُ صَلَوةً صَلَّيْتُُوهَا مِنَ الْمَكْحُوبَةِ۔

نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی ہم نے آپ ﷺ کی آواز سنی۔ پھر آپ ﷺ نے اتنا لہا قیام کیا کہ اس سے پہلے بھی اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے بھی اتنا طویل سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی آپ ﷺ کی آواز ہمیں سنائی نہیں دی۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھائی اور جب دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس بات کی شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۳۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے جلدی سے باہر نکلے اور مسجد تشریف لے گئے۔ پھر متواتر اُس وقت تک ہماری امامت کرواتے رہے جب تک گرہن ختم نہیں ہو گیا۔ جب سورج صاف ہو گیا تو ارشاد فرمایا: لوگ خیال کرتے ہیں کہ سورج یا چاند گرہن کسی عظیم شخصیت کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز پر اپنی نئی ڈالنے میں توفیق دے تو وہ ان کی مطیع ہو جاتی ہے۔ اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو گرہن ہونے سے پہلے گزری ہو۔

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا سادہ سا مفہوم تو یہ ہے کہ مثلاً اگر فجر کے ساتھ گرہن ہو تو دو رکعت اور ظہر و عصر کے بعد چار رکعت ادا کرے اور احناف کے نزدیک اس نماز کا طریقہ بیعت و ہی ہے جو عام نمازوں کا طریقہ ہے۔

۱۳۸۹: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ ﷺ پریشانی کے عالم میں اپنا کپڑا گھینٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور تیزی سے باہر نکلے اور دو طویل رکعات پڑھائیں۔ جس وقت رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے اُسی وقت (تقریباً) سورج گرہن بھی ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی وفات یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہذا اگر تم ایسا دیکھو تو اس نماز کی طرح نماز پڑھا کرو جو گرہن سے پہلے پڑھی ہو۔

۱۳۹۰: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جو چاہے ہیں (تصرف) فرماتے ہیں۔ نیز اللہ جل جلالہ جب اپنی مخلوق میں سے کسی مخلوق پر اپنی جلی ڈالتے ہیں تو وہ چیز ان کی فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ اگر ان (چاند و سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو اس وقت تک نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ یا پروردگار کوئی نئی چیز (بات) پیدا فرمادیں۔

۱۳۹۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جائے تو اس سے پہلے پڑھی گئی (فرض) نماز کی طرح نماز ادا کیا کرو۔

۱۳۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن ہو جانے پر عام (فرض) نمازوں کی ہی طرح نماز پڑھائی اور اس میں رکوع و سجود کیے۔

۱۳۸۹: أَخْبَرَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِمِ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْوَزَّاعِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَّانِيُّ عَنْ أَبِي قَلَانَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ مَعَارِقِ الْهَلَلِيِّ قَالَ عَسَيْتِ الشَّمْسُ وَتَحْنُ إِذَا ذَلِكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَعَرَجَ قِرَاعًا يَهْرُ ثَوْبَهُ فَصَلَّى وَرَحَّتَيْنِ أَطَافَهُمَا قِرَاعًا فَقَالَ أَصْبَرُ أَفَهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَنَظَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اثْنَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ وَاللَّهُمَا لَا يَنْكَبِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْ حَيٍّ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُم مِثْلَ ذَلِكَ ضَبُّوا صَلَاتَكُمْ فَصَلُّوا مَكْتُوبَةً صَلَّيْتُهَا۔

۱۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَانَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهَلَلِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحَّتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَبِفَانِ لِمَوْتٍ أَوْ حَيٍّ وَلِكُلِّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لِقَوْمٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ فَاتَّيَمُّوا حَدَّثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْحَلِي أَوْ يُعَدِّدَ اللَّهُ أَمْرًا۔

۱۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي قَلَانَةَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَمَا خَذَبْتَ صَلَاتَكُمْ۔

۱۳۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجْدِ عَنْ أَبِي قَلَانَةَ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِفْلَ صَلَاتِهِ بَرَزَعُ وَتَسْجُدُ۔

۱۳۹۳: حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ جلدی سے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے نماز کی امامت کروائی یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اور جاہلیت میں لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج یا چاند گرہن کسی بڑی شخصیت کی وفات کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی مخلوق میں سے ہی دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا ہے تغیر پڑے کر رہتا ہے۔ لہذا اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو جب تک وہ ختم نہ ہو جائے تم نماز پڑھا کرو۔ یا ایہا ہو کہ اللہ کی کوئی (اس گرہن کی وجہ سے) نئی بات رونما کریں۔

۱۳۹۴: حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے قریب تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنے کرتے کوٹھپٹے ہوئے مسجد تک تشریف لے گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر جب گرہن ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو سمجھاتا ہے۔ نیز انہیں کسی کی وفات یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اگر تم ایسا دیکھو تو گرہن کے ختم ہو جانے تک نماز ادا کیا کرو۔ آپ ﷺ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ اسی روز آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ (رحمہ اللہ) کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن بھی اسی وجہ سے ہوا ہوگا۔

۱۳۹۵: حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزمرہ کی نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا فرمائی۔

۱۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَبْلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الشَّعْمَانِ بْنِ بَحْبُوحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَحِلًّا إِلَى الْمَسْجِدِ وَ قَدْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْخَلَتْ كُمٌ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْعَالَمِينَ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِلْمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عَظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِخَبَرِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحْدِثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَلْهَمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجُوَ أَوْ يُحْدِثَ اللَّهُ آخَرَ۔

۱۳۹۴: أَخْبَرَنَا عِزْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي ثَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُوزُ رِدَاءَهُ حَتَّى أَتَاهُ الْمَسْجِدَ وَقَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِمَا رَسُمَتَيْنِ لَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ الْبَيِّنَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِخَبَرِهِ قَدَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يَخْفَ مَا بَيْنَكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ الْبَاقَةَ مَاتَ يَقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ لَهُ نَاسٌ فِي ذَلِكَ۔

۱۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي ثَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَسْمَتَيْنِ مِفْلَ

صَلَوَاتُكُمْ هِدًى، وَذِكْرُ كُتُوبِ الشُّنُسِ۔

بَابُ ۸۹۹ قَدْ قَرَأَ فِي صَلَوةِ الْكُوفِ

۱۳۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ لِفَضْلِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ لِقَامٍ طَوِيلًا قَرَأَ نَحْوَهُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ وَقَعَ لِقَامٍ طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْفَيْحَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَجَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ وَقَعَ لِقَامٍ طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْفَيْحَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَجَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ابْتَدَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يُحِبُّانِ لِمَوْتِ أَخِي وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا زِلْزَلٌ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ زَالَتْ نَارُكَ وَزَلَّتْ خِيَابُ فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ زَالَتْ تَكْتُمُجَعُ قَالَ إِنِّي زِلْزَلْتُ الْخَنَةَ أَوْ أُرِيتُ الْخَنَةَ فَكَيْفَا وَزَلْتُ مِنْهَا عَفْوَكَ وَلَوْ أَعَدْتُهُ لَعَمَلْتُمْ مِنْهُ مَا يَبْقِيَتِ الدُّنْيَا وَزَالَتْ النَّارُ فَلَمْ أَوْعَايُكُمْ مِنْظَرًا قَطُّ وَزَالَتْ أَخْبَرُ أَهْلِيهَا النَّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْفُرُ مِنْ فَيْلٍ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرُونَ الْغَيْبِ وَيَكْفُرُونَ الْإِخْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَ هُنَّ الْفُحْرُ ثُمَّ زَالَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا زَالَتْ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

باب: نماز گاہن میں کتنی قرأت کرے؟

۱۳۹۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرمین ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الکوف پڑھی۔ صحابہ جہیز بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے طویل قیام کیا اور اس میں اتنی قرأت کی جتنی سورۃ بقرہ کی طوالت ہے۔ پھر طویل رکوع کیا۔ پھر اٹھے اور پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع کیا۔ پھر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند رب کریم کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرمین نہیں لگتا۔ تم اگر کبھی ایسا دیکھو تو اپنے رب کو یاد کیا کرو۔ صحابہ جہیز نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (دوران نماز) آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی جگہ سے شاید کوئی چیز پکڑنے کے لیے آگے ہوئے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دھانی ملی یا فرمایا میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے میوؤں کا ایک گچھا توڑنے کے لیے آگے بڑھا۔ اگر میں نے لیتا تو تم جب تک دنیا باقی ہے اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوزخ دیکھی۔ میں نے آج تک اس سے خوفناک کوئی چیز نہیں مشاہدہ کی۔ اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کیوں یا رسول اللہ! فرمایا ان کی ناشکری (کی عادت) کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ؟ فرمایا: خاندان کے ساتھ ناشکری کرتی ہیں اور اس کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی خاتون کے ساتھ تازہ کی

احسان کرتے رہو پھر اسے تمہاری کوئی ایک بات بھی ناگوار محسوس ہو تو وہ فوراً کہے گی۔ میں نے بھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔

باب: نمازِ گرہن میں باوازی بلند قراءت کرنا
۱۳۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار ہجدے فرمائے اور باوازی بلند قراءت فرمائی۔ جب آپ ﷺ سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ادا فرماتے۔

باب: (صلوٰۃ کسوف) میں بغیر آواز کے قراءت
۱۳۹۸: حضرت سرہ جلیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورجِ گرہن کی نماز ادا کی تو ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی۔

باب: نمازِ گرہن میں بحالتِ ہجدہ کیا پڑھا جائے؟
۱۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ پہلے آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور طویل ہجدہ کیا۔ یا اس طرح فرمایا۔ پھر آپ ﷺ ہجدوں میں روتے رہے اور سسکیاں لیتے ہوئے فرماتے گئے: اے اللہ! تُو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ تو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ جب تک میں ان میں موجود ہوں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو چکے تو ارشاد فرمایا: جنت میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ

بَابُ ۹۰۰ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ الْكُسُوفِ
۱۳۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَشِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُعَدِّدُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَلَّى أَوَّلَ وَتَحَمَّاتٍ فِي أَوَّلِهِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

بَابُ ۹۰۱ تَرَكْتُ الْجَهْرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ
۱۳۹۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ شَمْرَةَ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا۔

بَابُ ۹۰۲ الْقَوْلُ فِي السُّجُودِ فِي صَلَوةِ الْكُسُوفِ
۱۳۹۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْيَسُورِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَ قَالَ تَغَشَّتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَاعَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَطَاعَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَاعَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْنُ ذَلِكَ وَحَتَّى يَنْكِحَ فِي سُجُودِهِ وَيَقْنَعُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِي صَدًّا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عَرَضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى

اگر میں ہاتھ کو آگے کرتا تو اس کے گچھے توڑ سکتا تھا۔ پھر ہنم بھی میرے سامنے پیش کی اور میں اسے پھونکنے لگا اس خوف سے کہ تم لوگوں کو اس کی گرمی نہ اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر میں نے اس میں اپنے آؤٹ کے چور کو دیکھا۔ پھر بخود دعا کے بھائی کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چوری کیا کرتا تھا اور اگر کوئی اُسے پکڑ لیتا (دیکھ لیتا) تو کہتا یہ کٹڑی (بوجہ نوک) کی وجہ سے ہے۔ پھر میں نے اس میں ایک لمبی سیاہ خاتون کو دیکھا جسے ملی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے اس ملی کو بامدھ رکھا تھا اور اسے کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ پھر فرمایا سورج یا چاند میں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ جلالت کی نشانیوں میں سے ہے۔ اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو فوراً کا ذکر (صلوۃ الکسوف) شروع کر دیا کرو۔

باب: نماز گرہن میں تشہد پڑھنا اور سلام بھیرنا
۱۵۰۰: حضرت عبدالرحمن بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے زہری سے گرہن کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عروۃ بن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا اور اس نے باجماعت نماز کے لیے لوگوں کو جمع ہونے کا اعلان کیا۔ لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرمائی۔ پہلے تکبیر کہہ کر طویل قرائت کی۔ پھر رکوع میں گئے اور قیام کی طرح یا اس سے بھی طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سمیع اللہ یٰسْمِعُ اللہُ یَسْمَعُ حیدۃ کہا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کی طرح طویل یا اس سے بھی کچھ زائد طویل سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر

لَوْ مَدَدْتُ يَدِي تَنَزَّلَتْ مِنْ فُطُورِهَا وَحَرَّ حَسْتِ عَلَيَّ النَّارُ فَخَعَلْتُ اللَّهُ حَسْبَةَ أَنْ يَنْتَهِئَ عَنْهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقٌ يَذْنِبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَانِي دُغْدُعُ سَارِقِ الْحَبِيجِ فَإِذَا فُطِنَ لَهُ قَالَ هَذَا عَمَلُ الْيَمْحَرِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً حَوْلَهُ سَوْدَاءُ تَعْلَبُ فِي حِرَّةٍ وَتَعْلَبُهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا وَلَمْ تَشْفِهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَائِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَبِقَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا إِيَّانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ اخْتَدَعْنَا وَقَالَ فَعَلْ أَخَذَهُمَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَاسْتَعَا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ ۹۰۳ التَّشَهُّدُ وَالتَّسْلِيمُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
۱۵۰۰: أَخْبَرَنِي عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَيْدٍ بْنِ خَبِيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَسَبْتُ الشَّمْسَ قَامَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا قَادِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاسْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً حَوْلَهُ ثُمَّ حَتَّى قَرَعَ رُكُوعًا حَوْلَهُ يَتْلُو قِيَامَهُ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً حَوْلَهُ حَتَّى أَذْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ حَتَّى قَرَعَ رُكُوعًا حَوْلَهُ هُوَ الْأَوَّلُ مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ حَتَّى قَسَمَهُ سَجُودًا حَوْلَهُ يَتْلُو رُكُوعًا

باب: صلوٰۃ الکسوف کے بعد نماز

بَابُ ۹۰۴ التَّعَوُّدُ عَلَى الْمُنْبَرِ

بَعْدَ صَلَوةِ الْكُسُوفِ

پڑھنا

۱۵۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور انتہائی لمبا قیام کیا پھر رکوع میں گئے اور انتہائی لمبا رکوع کیا پھر اٹھے اور بہت طویل لیکن نہایت پہلے سے کم طویل قیام کیا پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے نہایت کم لیکن طوالت میں پھر کافی طویل رکوع کیا پھر سجدہ سے میں گئے اور پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کھڑے ہو گئے پھر پہلے سے کم طویل قیام کیا پھر رکوع بھی پہلے سے کم طویل کیا پھر سر اٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ سے کیے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت تک سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو صدقہ دو اور اللہ کو یاد کرو۔ پھر فرمایا: اے امت محمدیہ! تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے تو زیادہ غیرت مند نہیں کہ اس کی باندی یا غلام زندہ کرے پھر ارشاد فرمایا: اے امت محمدیہ! اگر تم لوگوں کو ان چیزوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو بہت کم اور روزانہ یاد کرو۔

باب: نماز گرہن کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟

۱۵۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہیں جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو سورج گرہن ہو گیا۔ جم حجرے میں چلی گئیں اور دیگر عورتیں میرے پاس جمع ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ

۱۵۰۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي وَهَبٍ عَنْ عُمَرَ وَ نُبَيْهِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرُجًا فُلِحِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجَ إِلَى الْحُمْرَةِ فَاسْتَمَعَ إِلَيْنَا بِنَاءً وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ صُحُوةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَضَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ وَأَنَسَ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَضَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ دُونَ دُونَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَحَلَّيْتُ الشَّمْسُ قَلَمًا انْصَرَفَ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ وَبِمَا نَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يَفْتَنُونَ فِي قُودِهِمْ كَيْفِيَّةَ الدَّخَالِ مُخْتَصِرًا۔

بَابُ ۹۰۵ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ

۱۵۰۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَسَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَسَبْتُ الشَّمْسَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَفُصِّلِي فَأَطَاعَ الْيَتَامَ جِدًا ثُمَّ

واپس تشریف لائے وہ چاشت کا وقت تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت شروع کی۔ اس میں بھی اسی طرح کیا لیکن آپ ﷺ کا قیام اور رکوع اس رکعت میں پہلی رکعت سے کم طویل تھے پھر سجدہ سے کیے تو سورن صاف ہو گیا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ لوگ قبر میں بھی اسی طرح فتنے میں مبتلا کیے جائیں گے جس طرح وہاں کے آ جانے پر وہ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۵۰۳: حضرت سرہ عزیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرمین ہونے پر خطبہ دیا تو اٹھا بعد ارشاد فرما کر خطبہ کی ابتداء کی۔

باب: گرمین کے موقع پر حکم و دعا

۱۵۰۵: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج گرمین ہو گیا۔ آپ ﷺ جلدی میں چادر تھینٹے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے اور آپ ﷺ نے دیگر نمازوں کی طرح دو رکعت نماز کی امامت فرمائی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دونوں نیاں ہیں۔ جن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرمین نہیں

رَسَمَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ جَدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ وَهُوَ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ وَأَسَدَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ وَهُوَ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الرَّكْعَةَ وَهُوَ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ حَيَّيَ عِيَالَهُ الشَّمْسُ فَحَطَبَ النَّاسُ فَبِحَمْدِ اللَّهِ وَأَنَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَبِعَانِ لِنُوبٍ أَوْ أَحَدٍ وَلَا لِعِبَادَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمَا ذَلِكَ فَاصْلَوْا تَصَدَّقُوا وَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَعَزَّ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُزَيِّرَ عُنْدَهُ أَوْ أُمَّةً يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَصَبَحَكُمْ قَلِيلًا وَكَعَجَلَكُمْ كَثِيرًا۔

۱۵۰۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُهَيْبَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَدَاةٍ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا نَعُدُّ۔

بَابُ ۹۰۶ الْأَمْرُ بِالْدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

۱۵۰۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي نَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يُخَرِّجُ إِلَيْنَا الْعُتْبَةَ فَقَامَ إِلَيْنَا النَّاسُ فَصَلُّوا وَاسْتَعِثُوا كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا أُنْخَلَتْ حَطَبْنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا

لگتا۔ اگر دونوں (چاند یا سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو نماز پڑھا کرو اور دُعا کیا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

باب: سورج گرہن کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم
۱۵۰۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ قیامت کے خوف سے گھبرا کر اٹھے اور مسجد میں تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے انتہائی طویل قیام رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ اس سے پہلے ایسے (انتہائی طویل ارکان) کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ دکھاتے ہیں یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پیش آتیں۔ بلکہ اللہ ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہذا اگر تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو فوراً اللہ کا ذکر کرو۔ اس سے دُعا کرو اور استغفار کرو۔

بَنِعْمَتِیْ لِمَوْتِ اَخِیْ قَادًا وَ اَنتُمْ کُفُوْا اَعْدِیْمَا فَصَلُّوْا وَ اذْعُرُوْا حَتّٰی یَنْخَسِفَ عَابِکُمْ۔

باب ۹۰۷: اَلْاَمْرُ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِی الْکُفُوِّ
۱۵۰۶: اَخْبَرَنَا مُوسٰی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ عَنْ اَبِیْ اَسَمَةَ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَعًا یَحْشِی اَنْ یَّکُوْنَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰی اَتَتْهُ الْمَسْحَدُ فَقَامَ یُصَلِّیْ بِاطْوَلِ قِیَامٍ وَ رُجُوعٍ وَ سُجُوْدٍ مَا رَآتْهُ یَعْمَلُہُ فِی صَلَوتِہِ فَقُلْتُ لَمْ قَالَ اِنَّ هٰذِہِ الْاٰیَاتِ الَّتِیْ یُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَکُوْنُ لِمَوْتِ اَخِیْ وَلَا لِحَیَاتِہِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یُرْسِلُہَا یَحَوِّفُ بِہَا عِبَادَہُ قَادًا وَ اَنتُمْ مِنْہَا شَیْءًا فَادْعُوْا اِلٰی دُخْرِہِ وَ دُعَاہِہِ وَ اِسْتَغْفِرُوْا۔

(۱۷)

کِتَابُ الْبَارِشِ

بارش طلی کی نماز سے متعلقہ احادیث

ہکب ۹۰۸ مَتٰی يَسْتَسْقِي الْاِمَامُ

باب: امام نماز استسقاء کی امامت کب کرے؟

۱۵۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكٍ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَافَ
 وَجَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْمَوَاسِي وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ
 فَأَذْعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَدَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قُمُطَرْنَا مِنَ الْحُمَةِ إِلَى الْحُمَةِ فَخَافَ وَجَلَ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّتِ السُّبُلُ وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ
 وَهَلَكْتَ الْمَوَاسِي فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَى رُؤُسِ الْجِبَالِ
 وَالْأَعْيَامِ وَتَطُوبِ الْأُودِيَّةِ وَمَنْ تَابَتِ الشَّجَرُ فَأَنْجَاهُ
 عَنِ الْمَدْيَنَةِ الْجِبَابِ الْقُوبِ۔

۱۵۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مویشی مر گئے اور راستوں کی بندش
 ہو گئی۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 دعا کی تو اس جمعہ سے لے کر آگے جمعہ تک بارش برتی رہی۔ پھر
 ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر
 گر گئے اور راستے بند ہو گئے اور مویشی بھی مرنے لگے۔ آپ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ! بارش پہاڑوں کی چوٹیوں
 ٹیلوں وادیوں اور درختوں پر برسے۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے
 بادل کپڑے کی طرح پھٹ گئے۔ (یعنی منتشر ہو گئے اور آسمان
 صاف ہو گیا)

باب: امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر نکلنا

ہکب ۹۰۹ خُرُوجُ الْاِمَامِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلِاسْتِسْقَاءِ

۱۵۰۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے اور
 قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دو رکعت نماز کی امامت
 فرمائی۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ بنیان بن عبیدہ کی غلطی ہے کہ

۱۵۰۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 خَزْمٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمٍ قَالَ سَفِينَانِ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ
 بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عُبَادَةَ بْنِ تَيْمٍ يُحَدِّثُ

عبداللہ بن زید وہ ہیں جنہوں نے خواب میں اذان کی تھی وہ تو
”عبداللہ بن زید بن عبید بن زید بن عباس“ ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عباس
ہیں۔

عَنْ أَبِي أَنَسٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَرَى الْبَيْدَةَ قَالَتْ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى
بَسْتَنِي فَأَسْفَلَ الْفَيْلَةَ وَقَلَّتْ رِدَاءُهُ وَصَلَّى
رَكَعَتَيْنِ قَالَتْ أَوُعِدُ الرَّحْمَنُ هَذَا عِلَظٌ مِنْ أَبِي عَيْتَةَ
وَعَدَ اللَّهُ نَزَلَ زَيْدُ الْبَيْدَةِ أَرَى الْبَيْدَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ
زَيْدٍ بَنِي عَبْدِ رَبِّهِ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ بَنِي عَبَّاسٍ۔

باب: امام کے لیے (نماز استسقاء میں) کس طریقہ
سے ٹکنا بہتر ہے

۱۵۰۹: حضرت اہلق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص
نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء
سے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انتہائی عاجزی اور
اکساری کی حالت میں بغیر کسی زینت یا آرائش کے ٹکے اور دو
رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نہیں ارشاد فرمایا
جیسا کہ آج کل تمہارے یہاں شروع ہو گیا ہے۔

۱۵۱۰: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھی تو ایک کالی چادر اپنے اوپر لے
رکھی تھی۔

۱۵۰۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ مُصَوِّرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرَأَيْتُمْ فَلَانٌ إِلَى
أَبِي عَتَّابٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَرِعًا مُتَوَاصِمًا مُتَبَدِّلًا فَلَمْ
يُحْطَبْ نَحْوَ حُطَيْتِكُمْ هَذِهِ فَصَلَّى وَرَكَعَتَيْنِ۔

۱۵۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَقَّاقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَرَبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَغَلَبَ حَيْضَةُ مَوْدَأَ۔

باب: استسقاء میں امام کا منبر پر تشریف رکھنا
۱۵۱۱: حضرت اہلق بن کنانہ سے روایت ہے کہ فرمایا فلاں شخص
نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء
کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے عاجزی اور بغیر کسی آرائش
وزینت کے تشریف لے گئے۔ پھر منبر پر تشریف لائے لیکن خطبہ
نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ تم لوگوں نے آج کل دینا شروع کر دیا

بَابُ ۹۱ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْإِسْتِسْقَاءِ
۱۵۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَثَّانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَتَّابٍ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَرِعًا مُتَوَاصِمًا
مُتَبَدِّلًا فَلَمْ يَحْطَبْ نَحْوَ حُطَيْتِكُمْ

هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالْفَرْعِ وَالْمَكْبَرِ
وَعَلَى وَتَحْتِ حَمَّا كَانَتْ يُعَلِّي فِي الْعِيْدِيْ-

باب ۹۱۲ تَحْوِيلُ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۵۱۲: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ
عَنْ أَبِي إِبْنِ زَيْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمَادٍ بْنِ تَيْمٍ أَنَّ
عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ حَرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَيَحْوِلُ رِدَاءَهُ وَخَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ
وَدَعَا لَهُمْ صَلَّى وَتَحْتِ فَقَرَأَ فَتَجَهَّرَ-

باب ۹۱۳ تَقْلِيْبُ الْإِمَامِ الرِّدَاءَ عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ
۱۵۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَحْرٍ
عَنْ عَمَادٍ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عُبَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى وَتَحْتِ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ-

باب ۹۱۴ مَتَى يَحْوِلُ الْإِمَامُ رِدَاءَهُ
۱۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَحْرٍ
أَنَّ سَمِعَ عَمَادَ بْنَ تَيْمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ
يَقُولُ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَسْقَى وَخَوَّلَ رِدَاءَهُ وَجَبْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ-

باب ۹۱۵ رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَهُ
۱۵۱۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو بَكْرِ
الْبُخَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَمَادٍ بْنِ تَيْمٍ عَنْ عُبَيْهِ أَنَّ زَايَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
وَقَلَّبَ الرِّدَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ-

ہے بلکہ مسلسل دعا عاجزی کرتے رہے اور گھیر کھتے رہے۔ نیز
آپ نے عیدین کی نماز جیسی دو رکعت کی امامت فرمائی۔

باب: بوقت استسقاء امام دعا مانگتے اور پشت کو لوگوں
کی طرف پھیر لے

۱۵۱۲: حضرت عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ ان کے چچا نے ان سے
بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقاء کے
لیے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اٹا اور لوگوں کی
طرف کمر کر کے دعا کی پھر دو رکعت ادا فرمائیں اور ان میں
قرأت پڑھیں۔

باب: بوقت استسقاء امام کا چادر کو اٹھ دینا
۱۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے موقع پر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اپنی
چادر کو اٹھ دیا۔

باب: کس وقت امام اپنی چادر کو اٹھائے
۱۵۱۴: حضرت عباد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لیے دعا کرنے کے
ارادے سے تشریف لے گئے تو قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر
اٹھائی۔

باب: امام کا بوقت استسقاء بغرض دعا ہاتھوں کا اٹھانا
۱۵۱۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
نے استسقاء کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ فرمایا پھر اپنی چادر اٹھائی اور
پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔

باب: ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟

۱۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ لیکن استسقاء میں ہاتھ اٹھاتے اور بچے اٹھاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقلوں میں موجود سفیدی دکھائی دے لگتی۔

۱۵۱۷: حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الاریث کے پاس بارش کے لیے دعا فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اٹھا رکھی تھیں۔

بَابُ ۹۱۶ كَيْفَ يَرْقَى

۱۵۱۶: أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَنْ رَزَقَ اللَّهُ الْإِسْتِسْقَاءَ فَلَهُ عَيْنٌ بَرَقَتْ بِرَقَةِ بَرِيٍّ تَهْتَزُّ بِطَلْقِهِ.

۱۵۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ حَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَوْلَى أَبِي النَّخَعِ عَنْ أَبِي النَّخَعِ أَنَّ زَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْبَابِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْبِعٌ بِحَتْفِهِ يَدْعُو.

خلاصہ الباب: اس حدیث میں اور بھلی احادیث میں نماز استسقاء پڑھنے کا طریقہ اور دعا مانگنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ بھلی حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے جو یہ فرمان گزرا ہے کہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگی۔ علماء کرام نے اس کا یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ اٹھنے والے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا تو کبھی صحیح احادیث میں وارد ہے۔ کچھ علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ استسقاء میں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو نیچے کی طرف رکھا جاتا ہے اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہوگا۔

اس کے علاوہ ”چارو رکعت دیتے تھے“ کا مفہوم بھی علماء کرام نے یہ لکھا ہے کہ دایاں کونہ ہاتھیں پر اور بایاں کونہ دائیں پر کر لیتے تھے اور اللہ سے یقین رکھتے تھے کہ اللہ بھی خشک سالی کو ایسے ہی پلٹ دے گا۔

۱۵۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بروز جمعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ مبارک سن رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے جانور مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے بارش کے لیے دعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے تک اٹھائے اور دعا فرمائی یا اللہ! ہم پر یہ نہ برسا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی منبر سے اُچھے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور اس بعد سے لے کر آج کے مسلسل بارش برتی رہی۔ چنانچہ ایک شخص نے

۱۵۱۸: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ الْقِسِّ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَمْعَةَ يَقُولُ لَبَّيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْخُمْرَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلَعُ الشُّبْلَ وَهَلَكَتِ الْأُمُورُ وَأَجْذَبَتِ الْبِلَادُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا قَرْقَعَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو حِدَاءً وَحُجْبَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَرْقَعَهُ مَا تَرَى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِي النَّبِيِّ حَتَّى أَوْسَعَا مَطَرًا وَأَمْطَرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْخُمْرَةِ

(اگلے حصہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے راستے محذوш ہو گئے اور جانور مر گئے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے ارد گرد برسا پہاڑوں پر اور دھتوں پر برسا۔ اُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تھا کہ بادل چھٹ گئے اور اس حد تک چھٹ گئے کہ ہمیں ان میں سے پھر کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

باب: دُعا کے متعلق

۱۵۱۹۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی تھی اَللّٰهُمَّ اِنْفِثْ یعنی اے اللہ پانی پلا۔

۱۵۲۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ لوگ کھڑے ہو کر پلانا شروع ہو گئے کہ اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ وہ بارش برسائے۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ اللہ کی قسم اس وقت ہمیں آسمان پر (ذور ذور تک) بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ اسے میں ایک بادل دکھائی دیا اور پھر پھینکا گیا۔ پھر بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے ارد گرد برسا۔ یہ فرمان تھا کہ بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور مدینہ کے ارد گرد مدینہ پر بارش پڑا۔

اَلْاٰخَرٰى فَقَامَ رَجُلٌ لَا اَدْرِىْ هُوَ الَّذِىْ قَالَ يَرْسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْنُوْنًا لَّا اَمَّ لَا فَقَالَ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْقَطِيعُ الشَّجَلِ وَهَلَكْتَ الْاَمْوَالُ مِنْ كَثَرَةِ السَّيِّءِ فَاذْعُ اللّٰهُ اَنْ يُّمَسِكَ عَنَّا السَّيِّءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَزَّوَالِهَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَتَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَكَلِّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تَمَرَّقُ الشَّجَابُ حَتّٰى مَا تَرٰى مِنْهُ شَيْئًا۔

باب ۹۱۷ ذکرُ الدُّعَاءِ

۱۵۱۹۔ اٰخَرًا مَحَمَّدٌ بْنُ نَسْرِہ قَالَ حَدَّثَنِیْ تَوْجِہُہُ الْفَیْزِیُّ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَحِیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا نَحْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ اَسْبَیْ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْفِثْ۔

۱۵۲۰۔ اٰخَرًا مَحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ الْغَضَبِیُّ عَنْ قَابِیْہ عَنْ اَسْبَیْ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخُمُعَةِ فَقَامَ اِلَیْہ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهُ فَخَطَبَ النَّصْرُ وَهَلَكْتَ الْبَقَائِمُ فَاذْعُ اللّٰهُ اَنْ یُّمَسِكَ قَانَ النَّبِیُّہُ اِنْفِثْ اَللّٰهُمَّ اِنْفِثْ قَالَ وَاتَمَّ اللّٰهُ مَا تَرٰى مِنْ السَّمَاءِ فَرَعَاةٌ مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَاَنْشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْفَضَّتْ ثُمَّ رَیَّهَا اُمَیْیَرُثُ وَتَوَزَّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْ وَانْصَرَفَ النَّاسُ مِنْهُ تَوَزَّیْ تَمَطَّرُ اِلَیْ یَوْمِ الْخُمُعَةِ الْاٰخَرِیْ فَقَامَ رَجُلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحِبُوْا اِلَیْہ فَقَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهُ تَهَذَّبَ الْبُیُوْثُ وَانْقَطَعَتْ الشَّجَلُ فَاذْعُ اللّٰهُ اَنْ یُّمَسِكَہَا عَنَّا فَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَزَّوَالِهَا وَلَا عَلَيْنَا۔

لیکن مدینہ میں ایک قہر بھی نہیں گرا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کی طرف (نظر اٹھا کر دیکھا) تو یوں محسوس ہوا گویا اُس نے تاج پہن رکھا تھا اور اس پر مدینہ برس رہا تھا۔

۱۵۲۱: حضرت انس بن مالک جیسا فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور آپ ﷺ کے مین سامنے جا کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ رب قدوس سے دعا کیجئے کہ ہم پر مدینہ برسا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی کہ اے اللہ مدینہ برسا۔ اے اللہ مدینہ برسا۔ حضرت انس جیسا فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آسمان پر کہیں بادل یا بادل کی ایک ٹکڑی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ تیار۔ اور مسلح کے درمیان (پہاڑ کا نام ہے) کوئی آؤ نہیں تھی۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا حال کی طرح ظاہر ہوا اور آسمان کے وسط میں آ کر پھیل گیا۔ پھر مدینہ برسنے لگا۔ انس جیسا کہتے ہیں اللہ کی قسم! پھر ایک نئے تک ہمیں سورج نہیں دکھائی دیا۔ پھر آئندہ جب اسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور دوران خطبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور راستے محدودش ہو گئے۔ اللہ سے دعا فرمائیے کہ بارش رک جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی کہ یا اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا ہم پر نہیں۔ اے اللہ نبیوں! پیست پیستوں! وادیوں اور درختوں پر برسا۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان تھا کہ بادل چھٹ گئے اور ہم دھوپ میں چھٹے ہوئے نکلے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے انس جیسا سے پوچھا کیا یہ دعی شخص تھا جو پچھلے جمعہ آیا تھا؟ فرمایا: نہیں۔

باب: دُعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

۱۵۲۲: حضرت عباد بن حمیم کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے بیان کیا

فَقَشَعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تَنْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَنْطُرُ بِالْمَدِينَةِ لَهْفَةً فَتَقَرُّتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَانْهَارَ لَيْلِي مِنْهُ إِلَّا كَلْبِي۔

۱۵۲۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَفَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَفْزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ كُنْتَ تَنْتَظِرُ فَرَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مَا نَزَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَخَابَةٍ وَلَا فَرَعَوْهَا وَمَا تَبَيَّنَا وَمِنْ سَلْجٍ مِنْ سَبَبٍ وَلَا قَارٍ فَطَلَعَتْ سَخَابَةٌ مِنْ أَرْضِ الْقُرَى فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْشَقَّتْ وَأَنبَرَّتْ قَالِ أَتَى وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ الشَّمْسَ سَاقًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ النَّابِ فِي الْخُمْعَةِ الْخَفِيفَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَنْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتَ تَنْتَظِرُ فَرَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُ خَوَالِيَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَعْمَامِ وَالْطَّرَابِ وَبَطْنِ الْأَوْفِيَّةِ وَمَنَابِ الشَّحْرِ قَالَ فَاتْلَعَتْ وَخَرَجْنَا تَسْنِيں فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكُ بْنُ شَالَتْ أَسَاغُوا الرُّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا۔

بَابُ ۹۱۸ الصَّلَاةُ بَعْدَ الدُّعَاءِ

۱۵۲۲: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ فَرَأَى عَ عَلَيْهِ وَآلَا

کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کے لیے نکلے تو لوگوں کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ سے دعا کی اور اپنی چادر کو اٹھا کیا۔ پھر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور دونوں رکعات میں قرأت فرمائی۔

أَسْمَعَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ وَبُورِثُ عَنِ ابْنِ جِبْهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمَّادُ بْنُ نَيْمٍ أَنَّ سَمِيعَ عَمَّاهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَخَوَّلَ إِلَى النَّاسِ طَهْرَهُ يُدْعُوا اللَّهَ وَيَسْتَغْفِرُوا الْفِتْلَةَ وَخَوَّلَ رِدَاةً ثُمَّ صَلَّى وَتَمَعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ بِي الْمَخْدُبِ وَقَرَأَ فِيهِمَا۔

باب: نماز استسقاء کی رکعتیں

۱۵۲۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۱۹ كَيْفَ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ ۱۵۲۳ - أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ بَحْثِيِّ عَنْ أَبِي نَجْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّادِ بْنِ نَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَغْفَلَ الْفِتْلَةَ۔

باب: نماز استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

۱۵۲۴: حضرت اہلق بن عبداللہ بن کنانہ روایت کرتے ہیں کہ ایک امیر نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ کی نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اس نے خود کیوں نہیں پوچھا؟ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ خشوع و خضوع کے ساتھ عام کپڑے پہنے آہ و زاری کرتے ہوئے نکلے۔ پھر عیدین کی نماز کی طرح کی دو رکعات نماز ادا فرمائیں اور تم لوگوں کے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

بَابُ ۹۲۰ كَيْفَ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ ۱۵۲۴ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جِهَانَ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَسْأَلُنِي أَبِي عَنْ الْأَمْوَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَاصِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَخَشِعًا مُضْطَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَضِئَ بِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ۔

باب: نماز استسقاء میں پاؤں بلند قرأت کرنا

۱۵۲۵: حضرت عباد بن حمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں پاؤں بلند قرأت فرمائی۔

بَابُ ۹۲۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ ۱۵۲۵ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ أَزْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمَّادِ بْنِ نَيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَهَرَّابًا بِالْقِرَاءَةِ وَدَ۔

باب: بارش کے وقت کیا دعا کی جائے؟

بَابُ ۹۲۲ الْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

۱۵۲۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
يُسْعُقٍ عَنِ الْيَقْدَبِيِّ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا امْطَرًا قَالَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا بَالِغًا.

۱۵۲۶ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
جب بارش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا
فرماتے اسے اللہ! اسے موسلا دھار برسا اور اسے فائدہ مند
بنادے۔

باب ۹۲۳ كُرَاهِيَةُ الْأَسْمَاطِ بِالْكُؤُحِ
۱۵۲۷ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ بِنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ
أَبِيهِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي يَسْهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا
أَعْمَسْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ تَعْمُرٍ إِلَّا أَصَحَّ قَرِيبٌ مِنْهُمْ بِهَا
خَيْرٌ مِنْ يَتَوَلَّوْنَ الْكُؤُحَ وَالْكُؤُحُ.

باب: ستاروں کی وجہ سے مینہ برسنے کے عقیدہ کا رد
۱۵۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب
میں اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے ایک
فریق اس کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے
ایب ٹھنکس ہوا ہے۔

۱۵۲۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ
ابْنِ عِيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
حَالِدٍ الْخُضَيْمِيِّ قَالَ مِطْرَ النَّاسِ عَلَى غَيْهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَعْمَسْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ
تَعْمُرٍ إِلَّا أَصَحَّ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا خَيْرٌ مِنْ
يَتَوَلَّوْنَ مِطْرَنَا بِسُوءِ عَمَلٍ وَكَذَّاءٍ قَالُوا مَنْ أَمَرَ بِهَا
وَحَيْدَرِيٌّ عَلَى سُفْيَانَ فَقَالَ الْيَدِيُّ عَفْرُ بِالْكُؤُحِ
وَمَنْ قَالَ مِطْرَنَا بِسُوءِ عَمَلٍ وَكَذَّاءٍ فَقَالَ الْيَدِيُّ عَفْرُ بِهَا
وَأَمَرَ بِالْكُؤُحِ.

۱۵۲۸ حضرت یزید بن خالد جعفی حدیث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ تمہارے رب نے رات کو کیا حکم
فرمایا ہے؟ اُس نے فرمایا میں جب اپنے بندوں پر کسی نعمت کا
نزول کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ فلاں ستارے کی وجہ سے مینہ برسا۔ چنانچہ جو شخص مجھ
پر ایمان لایا اور بارش کے برسنے پر میرا شکر ادا کیا تو وہ شخص مجھ پر
ایمان لایا اور ستارے سے کفر اختیار کیا اور جس کسی نے کہا کہ
ستارے کی وجہ سے مینہ برسا تو اُس نے مجھ سے کفر اختیار کیا اور
ستارے پر ایمان لے لیا۔

۱۵۲۹ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ الْغَدَّاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَنَابِ بْنِ حَسْبٍ عَنْ أَبِي تَعْيِجٍ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَسَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْفَخْرَ عَنْ عِبَادِهِ حَسَنَ سَبْعِينَ لَمْ تَزَلْ تَلْصُقْ طَائِفَةً
مِنَ النَّاسِ خَالِفِينَ يَتَوَلَّوْنَ سُفْيَا بِسُوءِ عَمَلٍ.

۱۵۲۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: اگر رب تیرے (مسل) پانچ برس تک بارش
نہ برسانیں اور میری بارش شروع ہو جائے تو بھی ایک درود کا یہی
رہے گا اور کہے گا کہ محمد (ستارے کا) کے نکلنے کی وجہ سے
میرے مینہ برسا۔

باب: اگر نقصان کا خطرہ ہو تو امام بارش کے تھمنے کے لیے دُعا کرے

۱۵۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پورے سال تک بارش نہیں ہوئی تو لوگ جمعہ کے دن نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بارش نہیں ہو رہی زمین خشک ہو گئی ہے اور جانور مر رہے ہیں۔ آپؐ نے دُعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو آسمان پر بالکل بادل نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے ہاتھ زیادہ اٹگے پرحائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی ہاتھوں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کیلئے دُعا فرما رہے تھے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ جب ہم نے نماز جمعہ سے فراغت حاصل کی تو جس کا گھر قریب تھا اُس کا گھر جانا بھی دشوار ہو گیا اور وہ بارش اگلے جمعہ تک برسی رہی۔ پھر لوگ حاضر ہوئے (اگلے جمعہ) اور کہا یا رسول اللہ! مکانات گر رہے ہیں سواروں کا چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس پر آپؐ مسکرائے کہ آدمی کتنی چلدی دل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے اور گرد و برسا۔ ہم پر نہیں۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

باب: بارش کی دُعا کرنے کے لیے

ہاتھوں کو بلند کرنا

۱۵۳۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ ایک برس تک بارش نہیں برسی۔ آپؐ منبر پر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے حق میں دُعا فرمائیے۔ آپؐ نے ہاتھ اٹھائے دُعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تو اس وقت تک آسمان پر بادل کا ایک بھی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اُس ذات کی قسم جس کے بقدر

باب ۹۴۳ مَسْأَلَةُ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ
إِذَا خَافَ صُدْرَهُ

۱۵۳۰ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ خُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدَةُ عَنْ أَبِي قَالَ قَطَعَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ نَعْلُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَطَعَ الْمَطَرُ وَاجْتَدَيْتِ الْأَرْضَ وَخَلَّتِ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ غَضِي وَأَمَّا إِلَيْنَا بِشَيْءٍ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْهَرَبُ الْبَارِ الرَّجُلُ إِلَى إِلَيْنَا فَمَدَّ حُمُوعًا فَلَمَّا خَابَتِ الْجُمُوعُ الْيُسُوبُ قَبْلَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ السُّبُوتُ وَاخْتَسَرَ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَبَسَمَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشُرْعَةٍ مَلَائِكَةِ أَبِي آدَمَ وَقَالَ يَدْبِيهِ إِلَيْنَا عَزَّالَتْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكْثُرَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

باب ۹۴۵ رَفْعُ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

عِنْدَ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۳۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو عُمَرَ الْأَوْرَاقِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي قَالَ قَامَ الشَّابُّ سَنَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيُسُوبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَغْرَابُ قَدَانٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَلَّتِ الْمَالُ وَجَاءَ الْيَتَامُ قَالُوا اللَّهُ لَا فَارَقَ رَسُولَ اللَّهِ

قدرت میں میری جان ہے۔ آپ ﷺ نے ابھی ہاتھ نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی طرح اُٹھ آئے اور چھا گئے۔ پھر آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے بارش کا پانی آپ کی ریش مبارک پر پڑتے دیکھا۔ پھر اس روز بارش ہوئی دوسرے روز ہوئی تیسرے روز ہوئی حتیٰ کہ اگلے جمعہ آگیا۔ پھر وہی امرابی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! مکان گر رہے ہیں! مال (جانور) غرق ہونے لگے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا۔ ہم پر نہیں اور بادل کی طرف اشارہ کیا۔ جس طرف آپ نے اشارہ کیا تھا وہاں سے بادل چھٹ گیا۔ اور مدینہ منورہ گھڑے کی طرح ہو گیا۔ پھر نالوں میں پانی بھر گیا اور جودہی بھی خواہ کسی سمت سے مدینہ یا اس نے آگاہ کیا کہ ہر طرف بارش برس رہی ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيهِ وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً وَالَّذِي تَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَصَعَهَا حَتَّى تَارَ سَحَابَ امْتِنَانَ الْجِبَالِ لَمْ يَكُنْ يَنْزِلُ عَنْ مُنْبَرِهِ حَتَّى وَابَتْ الْمَطَرُ يَتَخَادَرُ عَلَى لِبْعِيهِ فَمَطَرُنَا يَوْضَا ذَلِكَ وَبَيْنَ الْقَيْدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْخُمْسَةَ الْآخِرَى فَقَامَ ذَلِكَ الْآخِرَى أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدِمُ النِّسَاءَ وَتَغْرِقُ الْمَالُ فَاذْغُ اللَّهُ لَكَ قَرَفَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ خَوِّلِنَا وَلَا غَلِّبِنَا فَمَا يُبَشِّرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاجِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْخَوْتِ وَسَأَلَ الْوَادِي وَلَمْ يَجِ أَحَدٌ مِنَ نَاجِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِالْخَوْدِ۔

اَحْرُ مِمَّنَاتِ الْاِسْتِغْفَاءِ وَاللَّهُ اَعْلَمُ

استغفار سے متعلق احادیث کی کتاب کا کلمہ اللہ خاتمہ ہوا

۱۸

کِتَابُ صَلَوةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

۱۵۳۲. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَّاحٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَنْصَبِيِّ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِيِّ بِطَرِيسَانَ وَتَمَعْنَا حَدِيثَهُ بِنِ الْبَنَانِ فَقَالَ إِنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَمَا قَرَضْتُمْ صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ بِطَابِقِهِ رُتَعَةً صَغِيرَةً خَلْفَهُ وَ طَابِقَهُ أُخْرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقَدْرِ فَصَلَّي بِالطَّابِقَةِ الْأُخْرَى تَلِيهِ رُتَعَةً ثُمَّ تَكَبَّرَ هَوَاءً إِلَى مَضَابِ أُولَئِكَ وَحَاةً أُولَئِكَ فَصَلَّي بِهِمْ رُتَعَةً.

۱۵۳۳. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِيِّ بِطَرِيسَانَ فَقَالَ إِنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَمَا فَقَامَ حَدِيثُهُ فَصَعَتِ النَّاسُ خَلْفَهُ صَغِيرًا صَغِيرًا وَصَلَّاهُ مُوَارِي الْقَدْرِ فَصَلَّي

۱۵۳۲. حضرت ثعلبہ بن زہد فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص بن جریز کے ساتھ طریستان میں موجود تھے۔ حدیث بن یرمان بن جریز بھی ہمارے ساتھ تھے۔ سعید جریز نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حدیث جریز کہنے لگے ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی طائف میں نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری جماعت اس وقت آپ ﷺ کے اور دشمن کے درمیان حائل تھی۔ پھر دوسری جماعت نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی اور ایک رکعت ادا فرمائی اس وقت تک پہلی رکعت والی جماعت دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ ہو چکی تھی۔

۱۵۳۳. حضرت ثعلبہ بن زہد فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص بن جریز کے ساتھ طریستان میں تھے کہ انہوں نے پوچھا کوئی شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا فرمائی ہو؟ حدیث جریز نے کہا ہاں! میں نے ادا فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث جریز کہنے لگے ہوئے اور ان کے پیچھے دو صفیں بنائی گئیں۔ ایک صف دشمن کے مقابلے میں صف آرا رہی اور دوسری نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ پھر وہ لوگ اٹھ کر ان کی جگہ چلے گئے اور وہ

ان کی جگہ (نماز کے لیے) آگئے۔ پھر حدیث میں ہے کہ انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے (باقی نماز کی) اقتضا نہیں ادا کی۔ ۱۵۳۳ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے متعلق حدیث میں رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۵ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کی زبان مبارک سے تم پر ہر حجر میں چار رکعت نماز سفر میں دو رکعت نماز اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض نماز فرض کی ہے۔

۱۵۳۶ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی قرد کے مقام پر نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں آراستہ کیں۔ ایک دشمن کے مقابلے میں سید پروری اور آپ ﷺ نے ایک صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ اوجڑا گئے اور آپ ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر کسی نے قضا (یعنی رو جائے) والی ایک رکعت انہیں پڑھی۔

۱۵۳۷ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی (نماز کے لیے)۔ لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رُکوع کیا تو لوگوں میں سے بھی چار لوگوں نے رُکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ ادا کر لیا تھا وہ پیچھے ہوتے گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہو گئے پھر دوسری جماعت آگے بڑھی اور آپ کے ساتھ رُکوع و سجدہ کیا۔ پھر چنانچہ صبح کے سب نماز میں تھے تکبیر کہتے اور ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے۔

۱۵۳۸ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نماز خوف میں

بِالْيَدِ خَلْفَهُ رُكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا مُحَمَّدٌ وَحْدَهُ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا۔ ۱۵۳۳ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ قَوْمِ الْفَارِسِ بْنِ حِشَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَلَوةِ حَدِيقَةٍ۔

۱۵۳۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ أَحْسَنٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ أَبِي عَنَاسٍ قَالَ قَرَضَ اللَّهُ السَّلَوةَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَصْرِ أَرْبَعًا وَفِي الشَّعْرِ رُكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رُكْعَةً۔

۱۵۳۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّوْلَبِيُّ عَنْ أَبِي الْعَبْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي عَنَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي قَرْدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفًّا صَفًّا وَصَفًّا مَوْكِبِي الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِالْيَدِ خَلْفَهُ رُكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا مُحَمَّدٌ وَحْدَهُ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا۔

۱۵۳۷ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْوُهَيْبِيِّ عَنِ الْوُهَيْبِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَنَاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرُوا وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَمَعُوا وَرَمَعُوا ثُمَّ قَامُوا إِلَى الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَاخِرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَخَرَسُوا إِخْرَافَهُمْ وَأَتَتْ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَرَمَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَوةٍ يَكْتُمُونَ وَلَكِنْ تَحْرُسُ نَفْسُهُمْ نَفْصًا۔

۱۵۳۸ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزَّوَّاجِةِ قَالَ

صرف دو تہہ۔ تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے ان
اماموں کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ الا یہ کہ وہ لوگ پیچھے ہٹتے اس
طرح کہ پہلے ایک جماعت بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور ان میں سے ایک جماعت
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہہ ادا کرتی۔ پھر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب کھڑے ہو جاتے پھر رکوع
کرتے تو سب ساتھ رکوع کرتے پھر تہہ میں جاتے تو صرف
وہی لوگ ساتھ تہہ میں جاتے جو پہلی رکعت میں کھڑے
ہوئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو وہ لوگ آپ کے
ساتھ بیٹھ جاتے۔ جنہوں نے یہ رکعت آپ کے ساتھ پڑھی
تھی۔ پھر پہلی رکعت پڑھنے والے تہہ کرتے اور آپ کے
ساتھ بیٹھ جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگ ایک
ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۳۹ حضرت سہیل بن ابی حمزہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے خوف کی نماز پڑھانی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی
ہوئی اور دوسری دشمن سے سر بہت رہی۔ آپ ﷺ نے ایک
رکعت پڑھی تو وہ لوگ چلے گئے اور جو دشمن کے مقابلہ میں (صف
آراء) تھے وہ آگے پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت
پڑھی۔ پھر سب کھڑے ہو گئے اور ایک ایک رکعت جو بھائی تھی ادا
کی۔

۱۵۴۰ حضرت صالح بن خوات اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس
نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف
پڑھی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ صف بنائی اور ایک دشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔
پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور دوسری جماعت آئی پھر آپ ﷺ
نے ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر بیٹھے رہے اور

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ قَالَ
حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ
عَتَّابٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَوةُ الْحَوْبِ إِلَّا سَحَدَتَيْنِ
مُصَلِّوهُنَّ أَحْرَابُكُمْ هَوْلَاءِ الْيَوْمَ حَلَفَ الْبَيْتُكُمْ
هَوْلَاءِ إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتْ عَقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ
خَبِيرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَحَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ خَبِيرًا ثُمَّ رَجَعُوا
مَعَهُ خَبِيرًا ثُمَّ سَحَدَتْ فَسَحَدَتْ مَعَهُ الْيَدَيْنِ كَانُوا قِيَامًا
أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْيَدَيْنِ سَخَعُوا مَعَهُ فِي أَحْرَابِهِمْ سَخَدَ
الْيَدَيْنِ كَانُوا قِيَامًا لَا تَنْفِيهِمْ ثُمَّ خَلَسُوا فَخَمَعَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّسِيلِمْ۔

۱۵۳۹ أَحْرَابًا عَمَرُوا بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَخِي قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي خَلْفَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَوةَ
الْحَوْبِ فَصَفَّتْ صَفًّا حَلَفُوا وَصَعًا مَضَاهُوا الْعُدُوَّ
فَقَضَلْنِي بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هَوْلَاءِ وَجَاءَ أُوتِلِفَتْ
فَقَضَلْنِي بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَفَصَلُّوا رُكْعَةً رُكْعَةً۔

۱۵۴۰ أَحْرَابًا قَسَمَتْ عَنْ مَالِكٍ عَنْ بَرِيدِ بْنِ رُوْمَانَ
عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَتَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَوةَ
الْحَوْبِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَاءَ
الْعُدُوَّ فَقَضَلْنِي بِالْيَدَيْنِ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ نَبَتْ قَانِمًا
وَأَتَمُّوا لَا تَنْفِيهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَلُّوا وَجَاءَ الْعُدُوَّ
وَجَاءَ بِنِ الطَّائِفَةِ الْآخَرَى فَقَضَلْنِي بِهِمْ الرُّكْعَةَ الْآخِرَى

انہوں نے اپنی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۴۱۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر یہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا اور دونوں جماعتوں نے اپنی انفرادی رکعت پڑھی جو ابھی پڑھنی رہ گئی تھی۔

۱۵۴۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کی غرض سے گیا تو ہم دشمن کے برابر صف آرا ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں سید چہ رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع و سجود کیے پھر وہ گئے اور اس جماعت کی جگہ لے لی جنہوں نے بھی نماز نہیں پڑھی تھی پھر وہ لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رکوع و سجود ادا کیے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہر شخص باقی رہ جانے والے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے۔

۱۵۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی تو ہم میں سے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں صف آرا رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر دشمن کے مقابلے کے

بَیِّنَاتٍ مِنْ صَلَواتِهِمْ ثُمَّ كَسَتْ خَالِيسًا وَاتَّخَذُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

۱۵۴۱۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ بَرِّدَةَ ابْنِ دُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الرَّهْزُومِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي طَائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَحِّدَةً الْعُدُوَّ ثُمَّ انْطَلَقُوا فَقَالُوا بِيْ مَقَامٍ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَفَضُّوا رُكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَفَضُّوا رُكْعَتَهُمْ۔

۱۵۴۲۔ أَخْبَرَنِي تَجْدِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّهْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهَؤُلَاءِ مُوَحِّدًا هُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَ طَائِفَتٍ طَائِفَةً مِمَّا مَعَهُ وَاقْبَلَ طَائِفَةً عَلَى الْعُدُوِّ فَرُكِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَعَهُ رُكْعَةً وَسَخَدَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَجَاءَ بِنَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَرُكِعَ بِهِمْ رُكْعَةً وَسَخَدَتْ بَيْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَرُكِعَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَخَدَتْ بَيْنَهُمْ۔

۱۵۴۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّهْزُومِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ الرَّهْزُومِيِّ قَالَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عُمَرَ بَحْبِثٌ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَجَبٌ النَّبِيِّ ﷺ وَصَعَبٌ حَلْفُهُ ﷺ وَأَقْلَبْتُ طَائِفَةً عَلَى الْعُدُوِّ فَرُكِعَ

لیے چلے گئے اور دو لوگ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح (نماز پڑھی) کیا۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

۱۵۴۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز خوف پڑھی تو تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف آراء ہوئی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں ڈٹی رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ لوگ سلام پھیرے بغیر چلے گئے اور اس جماعت کی جگہ دشمن کے مقابلے میں برسر پیکار ہو گئے اور وہ جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکوع اور چار سجدے پورے ہو گئے تھے چنانچہ ہر آدمی نے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے اپنی نماز ادا کی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو بکر بن انس نے فرمایا: زہری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صرف دو احادیث کی سماعت کی ہے۔ یہ حدیث اُن احادیث میں سے ضمنی ہے۔

۱۵۴۵۔ حضرت ابن عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خوف کی نماز ادا فرمائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے ساتھ بیٹھ رہی۔ پھر جو جماعت آپ کے ساتھ تھی آپ ﷺ نے اُن کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور وہ جماعت چلی گئی پھر دوسری جماعت آئی اور آپ ﷺ نے اُن کے ساتھ بھی ایک رکعت ادا فرمائی۔ پھر دونوں جماعتوں نے باقی ایک رکعت ادا کی۔

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَالُوا عَلَى الْعَدُوِّ وَحَاةٍ يَ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلَّى لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۴۔ أَخْبَرَنِي عُمَرَانُ بْنُ نَجَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَاوِي قَالَ سَأَلْنَا الْهَيْثَمَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَأَبِي الْيُثُوبِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلَّى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مِثْلًا وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةً الْعَدُوَّ فَرَخَّعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَقَالُوا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَلُّوا مُكَائِلَهُمْ وَحَاةٍ يَ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَتَمَّ رُكْعَتَيْنِ وَارْتَبَعَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمَا لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ نُسَخِيَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنْ أَبِي عُمَرَ حَدِيثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْهُ۔

۱۵۴۵۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ مَنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ أَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْمَسِ بْنِ عَفْصَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي نَعْصِ الْإِيمَةِ فَلَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ طَائِفَةٌ بِأَزَاةِ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالْيَمِينِ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ دَهَوُوا وَحَاةٍ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ قَصَبَتِ الطَّائِفَتَانِ رُكْعَةً وَرُكْعَةً۔

۱۵۴۶ مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز ادا کی ہے؟ فرمایا ہاں! اُس نے پوچھا کہ؟ انہوں نے فرمایا غزوہ نجد میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء ہوئی اور دوسری دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ ان کی پشت قبلہ رخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ان لوگوں نے بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان لوگوں نے بھی جو دشمن کے مقابل تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو صرف اس جماعت نے ہی رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے ساتھ سجدہ کیا اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو وہ جماعت بھی کھڑی ہوئی اور دشمن کے مقابلے کے لیے پہلی گئی۔ جبکہ دوسری جماعت جو دشمن سے برسرِ پیکار تھی آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے تھے۔ وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے رکوع اور سجود کیے۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع و سجود کیے۔ پھر آپ اور وہ جماعت بیٹھ گئے۔ پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کے ساتھ سلام بھیجا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دو رکعت ادا فرمائیں اور باقی دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۴۷ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمنان کے درمیان مشرکین کا حصار دیا تو مشرکین کہنے لگے۔ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور ازواج سے بھی

۱۵۴۶ اَحْمَرُ بْنُ عُبَادَةَ لَمْ يَنْصَلِّ نِيْ اَيَّامِهِ لَانِ اَمَّا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ بَرِيْدَةِ الْفُجَرِيِّ ح وَانَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ بَرِيْدَةِ اَيُّوْ فَاِنْ حَدَّثَنَا خُوْفٌ وَذَكَرَ اَخَرٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّ سَبْعَ عُرُوْفَ الرُّبُوعِ يَخْدُوْنَ عَنْ عُرُوْفِ نِيْ اَلْحَكَمِ اَللّٰهُ سَأَلَ اَنَا هُرَيْرَةُ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْخُوْفِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ لَانِ مَنِيْ فَاِنْ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِصَلَوةِ الْغَضْرِ وَفَاسَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخَرُى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظَهَرُوْهُمْ اِلَى الْفِيْلَةِ فَكَثُرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَكَثُرُوا جَمِيْعًا اَلَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَقَةً وَاحِدَةً وَرَمَقَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ اَلَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَخَدَ وَسَخَدَتِ الطَّائِفَةُ اَلَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْاُخَرُوْنَ قَامَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ اَلَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبَ اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابِلُوْهُمْ وَاقْتَبَلَ الطَّائِفَةُ اَلَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَمَقُوا وَسَخَدُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَامَ مَعَهَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَرَمَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَمَقَةً اُخَرُى وَرَمَقُوا مَعَهُ وَسَخَدَ وَسَخَدُوا مَعَهُ ثُمَّ اقْتَبَلَ الطَّائِفَةُ اَلَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَمَقُوا وَسَخَدُوا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مَعَهُ ثُمَّ كَانِ السَّلَاحُ وَاسْتَلُّوا فَسَلَّمُوا خِيَمًا فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَمَقَاتٍ وَلِكُلِّى وَحِىٍّ مِنَ الطَّائِفَتِيْ وَرَمَقَاتٍ وَرَمَقَاتٍ۔

۱۵۴۷ اَحْمَرُ بْنُ عُبَادَةَ لَمْ يَنْصَلِّ نِيْ غِيَاثِهِمْ لَانِ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيْرِ نِيْ عَبْدِ الرَّوْبِثِ لَانِ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيْرِ لَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ لَانِ

زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ لہذا اپنی قوت جمع کر کے ایک ہی وفد ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہوا جائے۔ اس پر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے صحابہ کرام کو دو حصوں میں منقسم فرمادیں۔ ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں لے کر دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائیں اور وہ لوگ پیچھے بہت جائیں۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائیں۔ اس طرح ان کی تو ایک ایک رکعت ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ادا ہو جائیں گی۔

۱۵۳۸ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ چنانچہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک پیچھے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو رکعت ادا فرمائے۔ پھر وہ لوگ آگے بڑھ کر ان کی جگہ جا کھڑے ہو گئے (جنگ کرنے والوں کی جگہ) اور وہ لوگ ان کی جگہ پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو رکعت ادا کیے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعات ادا ہو گئیں اور ہاتھوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۳۹ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شہر کربلا کی اقامت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک جماعت صف آرا ہوئی۔ جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو رکعت کیے۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ لے لی جو دشمن سے برسرِ پیکار تھے اور وہ لوگ ان کی جگہ لے گئے۔

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالًا نَحْنُ صَحَابَانِ وَنَحْنُ مَخَاصِرُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَاءِهِمْ وَآبَائِهِمْ أَجْمَعِينَ أَمَرُكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاحِدَةً فَخَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتْلِيَهُمْ أَصْحَابَهُ بَصُفً قِيْلَ بَصُفً بَصُفً مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مَقْبُولُونَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا جِذْرَهُمْ وَأَسْلَبَتْهُمْ قِيْلَ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولَئِكَ قِيْلَ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً وَرَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ وَرَكْعَتَانِ۔

۱۵۳۸ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَظَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ صَفٌّ نَحْنُ بَيْنَهُ وَصَفٌّ خَلْفَهُ صَلَّى بِالْبَيْنِ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَتَسْجُدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَتَسْجُدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

۱۵۳۹ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُشْعَرِيُّ قَالَ أَلْبَانِيُّ يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَنَّ سَمِيعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَصُفٌ بَصُفٌ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مَوْاجِبَةٌ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا جِذْرَهُمْ وَأَسْلَبَتْهُمْ قِيْلَ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً وَرَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ وَرَكْعَتَانِ۔

پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود کیے۔
پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ جو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء تھے اور ان لوگوں نے
بھی جو دشمن سے ہر پکار رہے۔

۱۵۵۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خوف کی نماز میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔ چنانچہ ہم نے آپ
کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ دشمن مقابلے کی جانب تھا اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی تو ہم نے بھی تکبیر کی۔ پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا پھر
آپ رکوع سے اٹھے تو ہم سب بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر جب
سجدے کے لیے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
اگلی والی صف حالت سجدہ میں ہو گئی اور پچھلی صف کھڑی رہی۔
پھر آپ اور اس صف کے سجدہ کرنے کے بعد دوسری صف نے
سجدہ کیے۔ اس کے بعد اگلی صف پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی
صف آگے بڑھ گئی۔ یعنی یہ ان کی جگہ اور وہ ان کی جگہ آ گئے۔
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع ادا کیا تو ہم نے بھی رکوع
کیا جب آپ اٹھے تو ہم سب بھی اٹھے لیکن جب سجدے میں
گئے تو صرف اگلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ
کیا پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سجدے سے اٹھے تو پچھلی صف نے بھی سجدہ کیا اور سب
نے اکٹھے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ کھجوروں کے درختوں میں موجود تھے اور دشمن ہمارے اور
قبلہ کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ نے تکبیر کی تو سب نے تکبیر کی
آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا لیکن جب آپ
سجدہ میں گئے تو صرف پہلی صف سجدہ میں گئی پچھلی صف کھڑی رہی

أَوَلَيْتَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ بَلَتْ
الْعَاقِبَةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رُكْعَةً وَسَجْدَةً سَخَدَتْ لِي ثُمَّ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَسَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ أَوَلَيْتَ.

۱۵۵۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَرْهَمِيُّ وَاسْتَعْبِلَ
ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ
فَلَمَّا خَلَفَهُ سَلْبِي وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْفِيلَةِ فَكَبَّرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَفَعَ
وَرَفَعْنَا وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلْسُجُودِ سَخَدَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ
النَّصْفُ الثَّانِي جَبَنَ وَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالنَّصْفُ الْآخِرُ يَلُونَهُ ثُمَّ سَخَدَ النَّصْفُ الثَّانِي
جَبَنَ وَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
أَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ النَّصْفُ الْآخِرُ كَانُوا يَلُونُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّصْفُ الْآخِرُ فَقَامُوا
فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ إِنَّمَا وَرَفَعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعْنَا ثُمَّ وَقَعَ وَرَفَعْنَا
فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلْسُجُودِ سَخَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ
جَبَنَ فَلَمَّا وَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَخَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۵۵۱ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْبِي وَالْعَدُوُّ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْفِيلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ

کے لیے کھڑی رہی۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر بجیلی صف والے اگلی صف کی جگہ اور اگلی صف والے بجیلی صف کی جگہ آگئے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا۔ آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی ایک صف سجدہ میں گئی۔ بجیلی صف کھڑی حفاظت کرتی رہی۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔ پھر جابر جنس نے فرمایا: جیسے تمہارے آج کل کے امراء کا دستور ہے۔

۱۵۵۲۔ حضرت ابوعیاش ذرقی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام سلمان پر دشمن کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھے۔ مشرکین کی قیادت خالد بن ولید جنس کر رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کی امامت کی تو مشرکین کہنے لگے اس کے بعد ان کی ایک نماز ایسی ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور اموال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھانے لگے تو اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ پھر سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا۔ پھر سب رکوع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے جن میں سجدہ صرف بجلی صف نے کیا۔ بجیلی صف پر دستور کھڑی رہی جب اگلی صف سجدہ کر چکی تو بجیلی صف بھی سجدہ میں چلی گئی۔ بجلی صف پیچھے اور بجیلی صف آگے آگئی یعنی دونوں صفیں ایک دوسرے کی جگہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا تو بجلی صف آپ کے ساتھ سجدہ میں چلی گئی۔ بجیلی صف کھڑی رہی جب وہ سجدہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب (مقتدیوں) کے ساتھ سلام پھیرا۔

سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الِثْنَيْنِ بَيْنَهُ وَالْأُخَرُونَ قِيَامَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى نِصَافِ هَؤُلَاءِ فَرَسَخَ فَرَسَخًا خَبِيبًا فَرَفَعَ فَرَفَعُوا خَبِيبًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الِثْنَيْنِ يَلُوتَانِ وَالْآخَرُونَ قِيَامَ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَاعْلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ خَابِرٌ كَمَا نَعْلَمُ أَمْرَاهُ كَمْ۔

۱۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَّادٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كُنْتُ بِهِ إِلَى وَقَوْلَهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَمُتُ حَدِيثَ وَبِكَيْسٍ جُفَيْفَةَ قَالَ إِنَّ نَسَائًا فِي حَدِيثِهِ جُفَيْفِي مِنَ الْكِتَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُصَافٍ الْمُتَوَكِّلَ بِمُشْعَانَ وَعَلَى الْمُشْرِ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِ كُنُونَ أَنْ لَكُمْ صَلَوةٌ نَفَذَ إِلَيْهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِهِمْ وَأَنْتَاءَ بِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُصْرَ فَضَمُّهُ صَفِّينَ خَلْفَهُ فَرَسَخَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَفَعُوا رَوَّسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِي بَيْنَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رَأَوْهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ تَأَخَّرَ الصَّفُّ وَالْمُقَدَّمُ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمَوْخَرُ فَلَمَّا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيبًا ثُمَّ رَفَعُوا رَأَوْهُمْ وَسَمِعُوا مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي بَيْنَهُ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ

الْآخِرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۵۳ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَوِّدٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْوُضْعِيِّ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَانِ فَضَلَّى بِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَالظُّهْرِ الْغَضِيْرُ فَقَالَ الْغَضِيْرُ كُنْ لَقَدْ أَصَبَ مِنْهُمُ عِمْرَةً وَلَقَدْ أَصَبَ مِنْهُمْ عَقْلَةٌ فَلَوْ أَنَّ بَعْضِي صَلَاةَ الْخَوَاطِبِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَضَلَّى بِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَضِيْرِ فَقَرَأَ قُرْآنَ هِرَقَتَيْهِ بِرُفْقَةٍ تَصَلِّيَ مَعَ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَفَقَهُ يَخْرُسُونَهُ لَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَخْرُسُونَهُ ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعَهُ هَوْلًا وَأَوْبَلَتْ حَبِيْمًا ثُمَّ سَخَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَوْلًا وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخِرُونَ فَسَخَدَ ثُمَّ قَالَ قَرَفَعَهُ يَخْرُسُونَهُ ثُمَّ سَخَدَ الثَّانِيَةَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَخْرُسُونَهُ ثُمَّ سَخَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَتَأَمَّلُوا فِي مَضَابِ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخِرُونَ فَسَخَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ بِكُلِّهِمْ رُفْعَانِ وَرُفْعَانِ مَعَ أَصَابِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بَارِعًا بَيْنَ سَلَامِهِ.

۱۵۵۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْتَعْبِلُ بْنُ مُسَوِّدٍ وَاللُّفْطُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْأَنْثَعِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَوَاطِبِ وَتَغَيَّبَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخِرِينَ وَتَغَيَّبَ ثُمَّ سَلَّمَ فَضَلَّى الشَّيْءَ ۝ أَوْفَدًا.

۱۵۵۵ أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَسَاؤُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَسَاؤُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَشَاؤُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۵۵۳ حضرت ابو عیاش زرقی فرماتے ہیں کہ ہم حسن بن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ اس وقت شریکین کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے۔ شریکین کہنے لگے۔ ہم نے انہیں دھوکہ دینے کے لیے ایک وقت معلوم کر لیا ہے جس میں یہ لوگ غافل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ظہر اور عصر کے درمیان نماز خوف کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ہم گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ بدستور حفاظت کرتا رہا۔ وہ اس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے (دونوں گروہوں نے) ساتھ تکبیر کہی۔ پھر رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ کے پیچھے والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے بہت گئے۔ پھر (دوسرا گروہ) آگے بڑھا اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور سب کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والے صف نے سجدہ کیا اور وہ لوگ پیچھے بہت گئے۔ پھر پیچھے والے آگے بڑھے اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام بھیجا اس طرح دونوں گروہوں نے امام (سجود) کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر ایک دفعہ اذکار پڑھے۔۔۔ میں نے بھی نماز خوف ادا کی تھی۔

۱۵۵۴ حضرت ابوبکر جریس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت پڑھیں۔ (دیباچہ میں نے دو دو رکعت ادا کی)

۱۵۵۵ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۵۶: حضرت بل بن ابی شیمہ جیسو نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی جانب کھڑا ہو اور ایک جماعت اُس کے ساتھ کھڑی ہو جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں اُن کی طرف مُنہ کر کے کھڑی ہو۔ پھر امام ایک رکعت پڑھے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ اپنی اپنی ایک ایک رکعت پڑھ کر چلے گئے۔ پھر وہ ان کی جگہ چلے جائیں اور وہ ان کی جگہ جائیں۔ پھر امام ان کے ساتھ رکوع اور دو جہدے کرے اس طرح امام کی دو رکعات پوری ہو جائیں گی اور ان لوگوں (ہر گروہ) کی ایک رکعت ادا ہوگی لہذا وہ لوگ اپنی اپنی ایک رکعت ادا کریں۔

۱۵۵۷: حضرت جابر بن عبد اللہ جیسو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز خوف ادا کی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر رہی۔ آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر وہ ان کی جگہ اور یہ اُن کی جگہ چلے گئے اور آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۵۵۸: حضرت ابو بکرہ جیسو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والی جماعت کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر دوسری جماعت آئی تو اُن کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چار رکعات ہوئیں اور باقیوں کی دو دو رکعات ادا ہوئیں۔

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِآخَرِينَ أَصْرًا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۶: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعْتَمِدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ يَكِلُ الْقُدُورُ وَيُخَوِّفُهُمْ إِلَى الْقُدُورِ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رُكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لَا تَلْفِيزُهُمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَائِبِهِمْ وَيَسْجُدُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَخْبِئُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَبِهِ لَهْ يَسْتَأْنِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رُكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۵۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا خَابِرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَفَضَّلَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَخَوَّفَهُمْ يَكِلُ الْقُدُورُ لَفْظِي بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْآخَرِينَ وَخَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِالْيَدَيْنِ خَلْفَهُ رُكْعَتَيْنِ وَالْيَدَيْنِ خَاءَ وَابْنُهُ رُكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَخَمْسَاتٍ وَلِلْأَوَّلَاءِ رُكْعَتَيْنِ وَثَلَاثَتَيْنِ۔

19

کتابُ صَلَوةِ الْعَبْدِینِ

عیدین سے متعلقہ احادیث کی کتاب

۱۵۵۹ء حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ چالیس سال لوگوں نے سال میں دو دن تکمیل کوہ کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے کھینے کوہ کے لیے دو دن مقرر تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

باب: عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن نکلنا
۱۵۶۰: حضرت ابو عبید بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے چاند دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا: اس وقت دن چڑھ چکا تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور دوسرے روز عید کی نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: بالغ اور باپروہ خواتین کا نماز عید کے

۱۵۶۱ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتی ”بابا“ یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ میں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

١٥٥٩ أَخْرَجَنَا عَلَيْهِ مِنْ حُجْرٍ قَالَ أَمَّا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
عَدْنَا حُمَيْدًا عَنْ أَبِي بِي مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ
الْحَاجِيَةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ تَلْعَوْنَ فِيهِمَا فَلَمَّا
قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ كَانَ
لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَوْنَ فِيهِمَا وَقَدْ أَدَلَّكُمْ اللَّهُ فِيهِمَا
نَبِيًّا تَسْمِيَهُمَا يَوْمَ الْفَطْرِ وَيَوْمَ الْأَصْحَى.

بَابُ ٩٢٨ الْخُرُوجُ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْقَعْدِ
١٥٦٠. أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ
تَابِعٍ عَنْ عُمَيْرٍ لَهُ أَنَّ قَوْمًا رَأَوْا الْهَيْلَالَ فَاتَوَّأُوا النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَمَّزَهُمْ أَنْ يُلْطِفُوا بَعْدَ مَا
ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْقَعْدِ.

هَابُ ٩٢٤ عُرُوجُ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُودِ
فِي الْعَيْدَيْنِ

١٥٦١ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ تَخَامَتُ أُمُّ عَطِيَّةٍ لَا
تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ

یہ بات سنی ہے؟ کہنے لگیں ہاں ابابا آپ ﷺ نے فرمایا: جوان باپردہ اور حائضہ خواتین نماز عید کے لیے جائیں اور مسلمانوں کی دعائیں شریک ہوں۔ لیکن جن خواتین کو حیض ہو وہ نماز کی جگہ سے فاصلے پر رہیں۔

باب: حائضہ خواتین کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا
۱۵۶۲: محمد فرماتے ہیں کہ میں اُمّ عطیہؓ سے ملا تو پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ (ان کی عادت تھی کہ جب نبی ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان) آپ ﷺ نے فرمایا: جوان اور باپردہ خواتین کو (نماز عید) کیلئے لگا کر وہ مسلمانوں کی اجتماعی دعا اور بھلائی میں حصہ دار ہوں۔ لیکن حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

باب: عید کے دن آرا کش کرنا

۱۵۶۳: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک ریشمی کپڑے کا لباس بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اسے خرید لیجئے اور عید کے موقع پر یا خود سے ملاقات کے وقت پہنا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لباس تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کا (بروزِ آخرت) کوئی حصہ نہیں اور اسے وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ جتنی دیر اللہ کو منظور تھا خمبرے۔ پھر ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عمرؓ کو ایک ریشمی جب پہنایا۔ وہ اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر مجھے کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرو۔

بَابَا قُلْتُ أَسْمِعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِكْرِ مُحَمَّدًا وَحَدَّثًا فَقَالَتْ نَعَمْ بَابَا قَالَ لِيُخْرِجَ الْغَوَائِقُ وَذَوَاتِ الْعُقُورِ وَالْمُحْضِرُ وَيَنْهَضْنَ الْعَبْدَ وَذَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلِيُغَيِّرَ الْغَيْضَ الْمُصْطَلَى۔

بَابُ ۹۳۰ اعْتِزَالُ الْغَيْضِ مَصْلَى النَّاسِ

۱۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةٍ قُلْتُ لَهَا عَنْ سَمِيعٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ يَا مَا قَالَ أَخْرِجُوا الْغَوَائِقُ وَذَوَاتِ الْعُقُورِ كَيْفَ هَذِهِ الْعَبْدَ وَذَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَلِيُغَيِّرَ الْغَيْضَ الْمُصْطَلَى النَّاسِ۔

بَابُ ۹۳۱ الزَّيْنَةُ فِي الْعِيدَيْنِ

۱۵۶۳: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَرْبُوعَ وَعُمَرُو بْنُ الْغُرَيْبِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَحَدَّثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ إِسْتَرْبَقٍ بِالنُّشُوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ هَذِهِ فَتَجَمِّلْ بِهَا لِيُعْبِدَ وَالْوَلَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَفَ حَلَاقٍ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَنْتَسِ هَذِهِ مَنْ لَفَ قُلْتُ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجَّةٍ دِينَارٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ مَا شَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مِنْ لَفَ حَلَاقٍ لَهُ ثُمَّ أُرْسِلَتْ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَتَصِبْ بِهَا حَاتِكًا۔

باب: نماز عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا

۱۵۶۳: حضرت ثعلبہ بن زہرہ رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا حاکم مقرر کیا تو وہ عید کے روز نفل ادا فرمایا۔ اسے لوگوں نے اس سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں۔ (نماز عید سے پہلے عید گاہ میں یا گھر پر نفل پڑھنا حدیث صحیحہ کا طریقہ نہیں۔)

باب: عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان

۱۵۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمائی اور بغیر اذان و تکبیر کے ادا فرمائی۔

باب: عید کے روز خطبہ دینا

۱۵۶۶: حضرت شعیب کہتے ہیں کہ حضرت براہ بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے قریب بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید النخی کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ہم آج کے دن کی ابتداء نماز سے کریں گے پھر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اس نے اپنے گمراہوں کے لیے گوشت میا کیا۔ چنانچہ ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چھ ماہ کا ذبہ ہے جو ایک برس کے ذبے سے بھی (صحت میں) اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اسے ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد یہ رعایت کسی کے لیے نہیں ہے۔

باب: نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا

۱۵۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر

باب ۹۳۲ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَنبَاةَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ جَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْرَةَ أَنَّ عِثَّابَ بْنَ مَرْثَدَةَ أَخْبَرَنَا مَسْعُودًا عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدِهِ فَقَالَ يَأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

باب ۹۳۳ تَوَلَّى الْأَذْكَانَ لِلْعِيدَيْنِ

۱۵۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدِهِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِمَامَةٍ۔

باب ۹۳۴ الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا نَهْثٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عَنْ سَارِئَةَ مِنْ سَوَادَى الْمَسْجِدِ قَالَ خُطِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الشَّعْرِ فَقَالَ إِنْ أَوَّلَ مَا تَذَابُهُ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ تُصَلِّيَ ثُمَّ تَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُكْنًا مِمَّنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يَقْبِضُهُ لَأَخْلِفَهُ فَذْبَحَ أَبُو بَرْزَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي خَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مِيسَةٍ قَالَ أَذْنُهَا وَفِي نَوْبِي عَنْ أَحْمَدَ تَذَكُّ۔

باب ۹۳۵ صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۱۵۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَنبَاةَنَا عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔

باب: برہمچی گاؤں (بلوڑ سترہ) اسکے پیچھے نماز ادا کرنا
۱۵۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید النحر کی نماز کے موقع پر برہمچی نکالتے اور اس کو (بلوڑ سترہ) اپنے آگے زمین میں) گاؤں کر نماز ادا فرماتے۔

باب: رکعات عیدین

۱۵۶۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر عید النحر صلوٰۃ المسافر اور جمعہ کی نماز دو رکعات ہیں اور یہ سب پوری ہیں ان میں قصر نہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

باب: عیدین میں سورۃ ق اور سورۃ قمر

تلاوت کرنا

۱۵۷۰: حضرت حیدر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن نکلے تو ابو وقاد لیشی سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ آج کے دن کوئی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سورۃ ق اور سورۃ قمر۔

باب: عیدین میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ تلاوت

کرنے کا بیان

۱۵۷۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاكَا بَطَرٌ وَ عَمَرٌ وَ جِيَّ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَصُومُونَ الْيَوْمَ قُلُ الْخَطْبَةِ۔

باب ۹۳۶ صلوٰۃ العیدین إِلَى الْعَتَمَةِ

۱۵۶۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا غَدَا الْوَرْدَاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَتَمَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى يُرْجِعُهَا قَبْلَ صَلَاتِهِ الْيَوْمَ۔

باب ۹۳۷ عَدَّ صَلَوَةَ الْعِيدَيْنِ

۱۵۶۹: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَنْبَسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَوَةُ الْأَضْحَى وَتَعْنَانِ وَصَلَوَةُ الْفِطْرِ وَتَعْنَانِ وَصَلَوَةُ الْمَسَافِرِ وَتَعْنَانِ وَصَلَوَةُ الْجُمُعَةِ وَتَعْنَانِ تَمَامٌ لَيْسَ يَقْصُرُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب ۹۳۸ الْفِرَاءَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ

وَاقْتَرَبَتْ

۱۵۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوَّرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَيْدِ بْنِ سَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ عِيدِ فَسَأَلَ كَبَا وَابْنَهُ اللَّيْثِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي هَذِهِ الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ۔

باب ۹۳۹ الْفِرَاءَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسِيمِ اسْمِ

رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

۱۵۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اگر کبھی جمعہ کی عید ہو جاتی تھ تو دوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا

۱۵۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا تو ہوئے دیکھا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۷۳۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید النضی کے موقع پر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

باب: عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا

کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے

۱۵۷۳: حضرت عبداللہ بن سابع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: جو جانا چاہے جائے اور جو خطبہ سنا چاہے وہ بیٹھا رہے۔

باب: خطبے کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا

۱۵۷۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہنر چادر میں اوڑھے ہوئے تھے۔

باب: اُونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

۱۵۷۶ حضرت ابو بکر امی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد

سُحْمَدُ فِي الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ فِي سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ
بْنِ شَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ
الْحُمْرَةِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ
الْحَافِيَةِ وَرَبَّنَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَمَرَّاهُمَا -

بَابُ ٩٣٠ الْخُطْبَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ
١٥٤٢. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ
سَمِعْتُ الْوَيْلَ بْنَ خُبَيْرٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا بِالصَّلَاةِ قُلُ الْخُطْبَةِ ثُمَّ حُكَّتْ.

١٥٤٣ أَحَرَّتَا فَمَيَّةَ قَالَ حَقَّتَا أَوِ الْأَوْحَى عَنْ مَسْئُورٍ
عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْوَلَّاءِ بْنِ عَزَابٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحَرَبِ يُعَذِّبُ الصَّوْدُقَ

بَابُ ٩٢ التَّخْيِيرِ بَيْنَ الْجُلُوسِ

فَمِ الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

١٥٤٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْجَى بْنُ أَهْبُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْقُصْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَرْنَجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْفَيْدُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ
أَنْ يَخْصُرَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْمِيَ لِلْحَطَةِ فَلْيَحْمِ.

بَابُ ٩٢٢ الزَّيْنَةُ لِلْخُطْبَةِ

١٥٤٥ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ رُؤْدَانُ الْخَصِرَانِ.

بَابُ ٩٧٣ الْخُطْبَةُ عَلَى الْبُعَيْرِ

١٥٤٦: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْنُ أَبِي زَيْلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک صحنی اونٹ کی گنجل تھاے ہوئے تھا۔

أَبُو عَاصِمٍ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَيْثُ أَجَدَ بِحِمَامٍ السَّاقِدَةِ.

باب : کھڑے ہو کر خطبہ دینا

بَابُ ۹۴۳ قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۷ حضرت ساجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔

۱۵۷۷ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْقُوذٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَفْعَلُ لَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

باب : خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص

بَابُ ۹۴۵ قِيَامُ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

سے ٹیک لگانا

مُتَوَكِّئًا عَلَى إِنْسَانٍ

۱۵۷۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان و اقامت کے نماز ادا فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلا ل جیڑ پڑ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ نیز لوگوں کو اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر چلے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بلا ل جیڑ بھی آپ ﷺ سے ساتھ تھے۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انہیں بھی وعظ و نصیحت کی۔ پھر اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور انہیں اطاعت کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا (اے عورتو!) صدق دیا کرو کیونکہ جہنم کے ایندھن کی اکثریت عورتیں ہی ہیں۔ اس پر ایک ادنیٰ درجہ کی کالے گالوں والی خاتون بول اٹھی کہ کیوں یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ ٹھوکہ بہت اور خاندن کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ سُن کر عورتوں نے اپنے ہاڑ ہالیاں اور انگلیاں اُتار کر بلا ل کے کپڑے میں اِلا شروع کر دیں اور صدقہ دے دیں۔

۱۵۷۸ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ قَدَّمَ نَا الصَّلَاةَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بَعِيرٍ آذَانَ وَلَا الْإِمَامَةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مَتَوَكِّئًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَخَتَمَهُ عَلَى حَاضِرِهِ ثُمَّ مَالَ وَنَظَى إِلَى الْيَسَاءِ وَنَعَّاهُ بِلَالٍ فَاتَمَرَّضَ بِغُفْرَى اللَّهِ وَوَعظَهُمْ وَذَكَرَهُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ خَتَمَهُ عَلَى حَاضِرِهِ ثُمَّ قَالَ نَصَدَّقُوا فَإِنْ أَكْثَرْتُمْ حَتَّى عَطِثَ جَهَنَّمُ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ سُلَيْمَةَ الْيَسَاءِ سَمِعَاءُ الْحُلَيْبِيَّةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَكُمُورُ الشَّامَةِ وَتَكْفُرُونَ الْعَبِيدَ فَتَحْلُلُونَ بَنِي عَزْرَةَ فَتَرْجُونَ وَتَقْرَبُونَ وَتَحْوِينَمْهُمْ يَتَذَلُّونَ لِي قُرْبَ بِلَالٍ يَنْصَدِّقُنِي بِهِ.

باب: خطبہ دیتے وقت امام کا منہ لوگوں

کی طرف ہو

۱۵۷۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر عید گاہ جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جاتے۔ لوگ بیٹھے رہتے۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کام ہوتا مثلاً تمکین لشکر وغیرہ بھیجتا ہوتا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتے اور تمین مرتبہ فرماتے "صدقہ دو" چنانچہ سب سے زیادہ خواتین صدقہ دیا کرتی تھیں۔

باب: دوران خطبہ دوسرے کو کہنا خاموش رہو

۱۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ: "خاموش رہو" اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے ناپسندیدہ بات کہی۔

باب: خطبہ کیسے پڑھا جائے؟

۱۵۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔ سب سے بُری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور برائی چیز بدعت ہے، بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے، میں اور قیامت اتنی قریب ہیں

بَابُ ۹۳۶ السُّبْقَالِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ

بِوَجْهِهِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَيُصَلِّيُ بِالنَّاسِ فَإِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَانْصَحَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَقَعَ نَعْتًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ وَإِلَّا أَمَرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوا فَلَا تَكُنْ مَرَاتٍ لَكَ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ يَصَدَّقُ لِلنَّاسِ۔

بَابُ ۹۳۷ الْإِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ سَجْنِي قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَتَلَفُظُ لَهُ عَنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي الْمُسَبِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ الْبَيْتِ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَلْيَلْعَوْ۔

بَابُ ۹۳۸ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

۱۵۸۱: أَخْبَرَنَا عُسَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمَسَارِكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِسْمِ اللَّهِ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أصدقَ الْخَبَرِ بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَحْسَنَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُخَالَفَتُهَا وَكُلُّ مُخَالَفَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ

جتنی یہ دو اٹھلیاں۔ آپؐ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپؐ کے زخماں ہمارک سرخ ہو جاتے آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپؐ کسی لشکر کو ذرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو لشکر لوث ریگا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا وہ اس کے دوا کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا اس کا قرض اور بچوں کی پرورش کا شرف و مدار ہوں کیونکہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

باب: امام کا دوران خطبہ صدقہ دینے

کی تلقین کرنا

۱۵۸۲: حضرت ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلے تو دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتیں۔ نیز اگر آپ ﷺ کو کوئی کام ہوتا یا کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کر دیتے ورنہ واپس آ جاتے۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ دیا کرو۔ یہ سُن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: یہاں اہل حدیث میں سے کون کون ہیں؟ اُٹھو اور اپنے نبی عموں کو بتاؤ۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام اور مرد و عورت پر فرض کیا ہے۔ اس کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً تین کلو) مکی ہے۔

۱۵۸۴: حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید اٹھنے کے بعد خطبہ میں فرمایا جو شخص ہماری اس نماز کی طرح پڑھے گا اور قربانی کرے گا (صرف) اُسی کی (نماز و) قربانی

بِی السَّارِ یَقُولُ یُعِثُّ لَنَا وَالسَّاعَةِ عَهْدًا وَحَالًا إِذَا دَخَلَ السَّاعَةَ اخْرَجْتُ وَجِبَتَاهُ عَلَیْهِمَا وَالسَّاعَةُ عَصَاهُ كَاللَّهِ یَذِیْرُ عِیْسَى یَقُولُ صَبَحْتُكُمْ مَسَاحُكُمُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَا یُحِبُّهُ وَمَنْ تَرَكَ ذَلًّا أَوْ جَبَاحًا قَبَانِی أَوْ عَلَیَّ وَآلًا أَوْ لَیَّ بِالْمُؤْمِنِیْنَ۔

بَابُ ۹۴۹ حَقُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ

فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۸۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَاذِمُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاصُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي وَتُعْتَبَى ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ الْبِسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْدًا تَكَلَّمَ وَأَلَّا رَخَعَ۔

۱۵۸۳ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ وَهُوَ ابْنُ هُرَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ الْوَلَدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي وَتُعْتَبَى ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ الْبِسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعْدًا تَكَلَّمَ وَأَلَّا رَخَعَ۔

۱۵۸۴ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَسْرُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

ہوگی۔ جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ صرف گوشت ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے کہا یا رسول اللہ! میں تو نماز سے قبل قربانی کر چکا۔ میں یہ کھانے کا دن سمجھا لہذا خود بھی کھایا، مسائیوں کو بھی کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو صرف گوشت تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس چھ ماہ کا ذبح ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا اس سے قربانی ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! صرف تمہارے لیے تمہارے بعد کسی کے لیے نہیں۔

باب: متوسط خطبہ دینا

۱۵۸۵: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا کہ آپ ﷺ کی نماز بھی متوسط (درمیانی) ہوتی اور خطبہ بھی۔

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور

سکوت کرنا

۱۵۸۶: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے خطبہ دیا تو پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ پھر بیٹھ گئے اور خاموش رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ دیا۔ لہذا اگر کوئی تمہیں بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کو جمت سمجھا کر دو۔

باب: خطبہ دوم میں تلاوت قرآن و

ذکر الہی کرنا

۱۵۸۷: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے اور قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور خطبہ دونوں چیزیں

ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَتَسَبَّحَ تَسْبِيحَنَا فَقَدْ أَصَابَ التَّسْبِيحَ وَمَنْ تَسَبَّحَ قَلِيلَ الصَّلَاةِ قَلِيلُ شَأْنِ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو ثَوْدَةَ مِنْ بَنِي بَارِبَا رُسُولُ اللَّهِ وَقَدْ تَسَبَّحْتُ قَلِيلَ أَنْ أَخْرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ الْحُلِيِّ وَ شَرِبَ فَتَمَحَّضْتُ فَالْكُتُبُ وَأَطْمَعْتُ أَغْلِي وَجَنَازِي فَقَالَ رُسُولُ اللَّهِ يَلِكُ شَأْنُ لَحْمٍ قَالَ قَالَ عَبْدِي خُدْعَةُ عَمِيرٍ مِنْ شَأْنِي لَحْمٍ فَقَالَ نَحْنُ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ نَجْزِي عَنْ أَخِي بَعْدَكَ۔

باب ۹۵۰: الْقَصْدُ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قُضَاءً وَخُطْبَتُهُ قُضَاءً۔

باب ۹۵۱: الْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

وَالسُّكُوتُ فِيهِ

۱۵۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَسَّالٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ زَالَتْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَاعِدًا لَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ خَيْرُهُ أَنْ يَقُولَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَائِمًا فَلَا تَصَدِّقُ۔

باب ۹۵۲: الْإِقْرَاءُ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ

وَالذِّكْرُ فِيهَا

۱۵۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَدَاةُ الرَّحْمَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَسَّالٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُّ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ الْقَائِمَاتِ

اعتدال پر ہوتی تھیں۔

وَتَذَكُّرُ اللَّهِ وَكَانَتْ حُطَّتُهُ قَصْدًا وَصَلَوُهُ قَصْدًا۔

باب: اختتامِ خطبہ سے قبل امام کا

بَابُ ۹۵۳ نَزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ

بیچنا

قَبْلَ فَرَاقِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

۱۵۸۸: حضرت ابوموسیٰ رضی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین علیہ السلام آگئے۔ دونوں نے سرخ کرتے پھین رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اٹھایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ حج فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اتر کر انہیں (گود میں) اٹھالیا۔

۱۵۸۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ بَخُطْبٍ إِذَا أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا قُبُصَانِ أَخْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَبَغُفْرَانِ فَتَنَزَّلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِلَيْنَا أَمَّا لَكُمْ وَأَمَّا لَكُمْ فَهَذَا رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَبَغُفْرَانِ فِي قُبُصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

باب: خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت اور صدقے

بَابُ ۹۵۴ مَوْعِظَةُ الْإِمَامِ الْإِسَاءِ بَعْدَ الْفَرَاعِ

کی ترغیب

مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثَّيْنِ عَلَى الصَّدَقَةِ

۱۵۸۹: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ (نماز عید کیلئے) نبیؐ کے ساتھ لگے تھے؟ فرمایا: ہاں اگر میرا آپؐ کے نزدیک کوئی مقام نہ ہوتا تو میں نہیں جاسکتا تھا۔ (کیونکہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا) آپؐ کو کچھ کثیر بن سلت کے مکان کے پاس موجود اس شان کے قریب آئے۔ (اشارے سے بتایا یا سمجھایا) نماز ادا کی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر خواتین کے پاس گئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ پھر آپؐ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو خواتین اپنے ہاتھ لگے (زیور) کی طرف لے جاتیں اور بال کے کپڑے میں ڈالتی جاتیں۔

۱۵۸۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ رَجُلٌ شَهِدَتْ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَا مَكَائِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ بَغْيِي مِنْ جِغَرِهِ أَمَّا الْعِلْمُ الْبَدِي عِنْدَ دَارِ حَبِيبِي مِنْ الصَّلَاتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى الْإِسَاءَ فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَخَعَلَتِ الْمَرْأَةُ نُهْيِي يَبْدِعُهَا إِلَى خَلْفِهَا تَلْفِي يَنْ قُزْبٍ بِلَالٍ۔

باب: نماز عید سے قبل یا بعد نماز پڑھنا

بَابُ ۹۵۵ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْيَوْمَيْنِ وَبَعْدَهَا

۱۵۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۵۹۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

علیہ وسلم عید کے دن لکھتے تو صرف دو رکعات ادا فرمائیں۔ نہ ان سے ما قبل کچھ پڑھا اور نہ بعد میں۔

إِدْرِيسُ قَالَ أَمَّا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّجَ يَوْمَ الْيَوْمِ فَصَلَّى وَكُتِبَ لَمْ يُصَلِّ لَهَا وَلَا بَعْدَهَا.

باب: امام کا قربانی کرنا

بَابُ ۹۵۶ فِيهِ الْإِمَامُ يَوْمَ الْعِيدِ

تعداد و قربانی

وَعَدَدُ مَا يُذْبَحُ

۱۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی فرماتے ہیں کہ عید اضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دو ذبوں کے قریب گئے جو سفید اور کالے تھے۔ پھر انہیں ذبح کیا۔

۱۵۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمٌ بْنُ زُرْقَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسِيرٍ عَنْ أَبِي تَابٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَالْكَفَا إِلَى غُلَسَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَلَتَعْتَهُمَا.

۱۵۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید کا وہیں کیا کرتے تھے۔

۱۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْكَلْبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَخْشَرٍ عَنْ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يُنْحَرُ بِالْبُصْطِيِّ.

باب: جمعہ کے دن عید ہو تو کیا کرے؟

بَابُ ۹۵۷ اجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشَهْرُهُمَا

۱۵۹۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سورۃ اہق اور سورۃ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ اگر جمعہ اور عید کبھی ایک ہی دن ہو جاتے تو بھی ان ہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

۱۵۹۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّبِ قُلْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتْلُو فِي الْجُمُعَةِ وَالْيَوْمِ يَسْتَبِحُ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اخْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْيَوْمِ يَوْمَ فَرَأَيْتَهَا.

باب: اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص

بَابُ ۹۵۸ الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ

نے نماز عید پڑھی ہو اسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا

عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

اختیار ہے

۱۵۹۴: حضرت معاویہ بن ابوسلمین رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی

۱۵۹۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کے موقع پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے صبح کی مید کی نماز پڑھائی تھی پھر جمعہ کے لیے اجازت تھی کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔

۱۵۹۵: جب بن کسبان کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں عید جمعہ کے دن ہوگئی۔ تو انہوں نے دن چڑھے تک نکلنے میں تاخیر کی پھر نکلے اور ایک طویل خطبہ دینے کے بعد منبر سے اتر کر نماز ادا فرمائی اور اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی۔ جب اس واقعہ کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

باب: عید کے روزِ ذِفّ بھانا!

۱۵۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو بچیاں ذِفّ بھاری تھیں۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر بھانے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔

باب: عید کے دن امام کے

سامنے کھیلنا

۱۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن چند حبشی آپ ﷺ کے سامنے کھیلنے ہوئے آئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بھی بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے انہیں دیکھنے لگی اور مسلسل دیکھی رہی یہاں تک کہ جب میرا جی چاہا تب وہاں سے ہٹی۔

باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنا اور خواتین کا کھیل

عَنْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْيَوْمَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهَادِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْحُمْرَةِ.

۱۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِدْدَانِ عَلَى عَهْدِ أَبِي الزُّبَيْرِ فَأَتَاهُمُ الْعُرُوجُ حَتَّى تَعَالَى الشَّهَادُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْحُمْرَةَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِأَبِي عَمَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ الشُّكُّ.

بَابُ ۹۵۹ ضَرْبُ الذِّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِصْمَتَا جَارِيتَيْنِ تَصُورَانِ بِدَقَائِبٍ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِهْنِ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا.

بَابُ ۹۶۰ اللَّعِبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ الشُّوَرَاءُ يُلْعَبُونَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِهِ فَلَدَعَالِي فَكُنْتُ أَطْلُعُ إِلَيْهِمْ بَيْنَ فَوْقِي عَائِشَةَ فَسَالَتْ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَمَّا إِلَيْهِ انْصَرَفْتُ.

بَابُ ۹۶۱ اللَّعِبُ فِي الْمَسْجِدِ

دیکھنا

۱۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر سے میرے سامنے پردہ کر دیا اور میں صحابیوں کو مسجد میں کھینٹے ہوئے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ خود ہی جھک کر ہٹ گئی۔ تم خود ہی اندازہ کر لو کہ جو ان کم سن اور کھیل کود کی شوقین لڑکی کتنی دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے۔ (یعنی میں کافی دیر کھڑی رہی، نبی نے نہیں فرمایا کہ ہٹ جاؤ بلکہ میں خود ہی کافی دیر بعد اکتا کر ہٹ گئی۔)

۱۵۹۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو جوشی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے انہیں (ان صحابیوں کو) ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! انہیں کھینٹے دو۔ یہ تو جوشی ہیں۔

باب: عید کے روز گانے اور دف بجانے کی اجازت

کا بیان

۱۶۰۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس تھے۔ تو ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجاتے ہوئے گارہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے چادر ہٹائی اور فرمایا ابو بکر! انہیں گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ وہ منی کے ایام تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

يَوْمَ الْعِيدِ وَ تَنْظُرُ النِّسَاءُ إِلَى ذَلِكَ

۱۵۹۸ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوُزَاعِيُّ عَنِ الْأَوْقَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَرُّ بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْخَنَازِئِ يُلْعَنُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونُ أَنَا أَسَامُ فَأَقْدَرُوا فَلَمَّا الْخَارِجَةُ الْخَدِيجَةُ السَّيِّئُ الْخَبْرُ بَصِيَّةٌ عَلَى اللَّهِو۔

۱۵۹۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْقَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يُلْعَنُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَوَحَّوهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُمْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا هُمْ نَوَازِلُهُ۔

بَابُ ۹۶۲ الرِّخَصَةِ فِي الْإِسْتِمَاعِ إِلَى الْغِنَاءِ وَضَرْبِ الدَّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۶۰۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْأَوْقَرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالْذَّبِّ وَتُحِبَّانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْحَى بِرِدَائِهِ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مَسَّحَ تَرَبُّهُ فَكَشَفَتْ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْنِي مَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهَا عِيدٌ وَهَذَا يَوْمٌ مَيِّ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَدُ بِالْمَدِينَةِ۔

(۲۰)

کِتَابُ قِیَامِ اللَّیْلِ وَتَطَوُّعِ الشَّرَائِ

راتوں دن کے نوافل کے متعلق احادیث

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس

کی فضیلت کا بیان

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں نماز (نفل نماز) پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔ (یعنی جیسے قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے ایسے ہی گھروں میں نوافل پڑھنے سے باز نہ رہو کہ مسجد ہی میں پڑھنے کی پختہ عادت بنا لو۔)

۱۶۰۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنوایا اور اس میں کئی رات تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوگ آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں شریک ہونے لگے۔ ایک رات صحابہ کرام مجھ پرے رسول اللہ ﷺ کی آواز نہیں سنی تو سمجھے کہ آپ ﷺ سو رہے ہیں۔ اس پر چند لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تاکہ رسول اللہ ﷺ باہر تفریف لائیں۔ (اس پر) آپ ﷺ نے فرمایا میں نے مسلسل تم لوگوں کو اس طرح کرتے ہوئے (کھانستے) ہوئے سنا تو مجھے اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں تم لوگوں پر یہ نماز فرض نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جاتی تو تم لوگوں ادا نہ کر سکتے۔ اسے لوگوں اپنے

کتاب ۹۶۳ الْحَبِیْ عَلَى الصَّلَوةِ فِي الْبُیُوتِ

وَالْفُضْلِ فِي ذَلِكَ

۱۶۰۱: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُوَيْرِيَّةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَجْهَلُوا هَؤُلَاءِ

۱۶۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَظْمِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ خِصْبٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ قَفَّوْا صَوْتَهُ قَلِيلًا فَقَالُوا إِنَّهُ نَائِمٌ فَقَعَلْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا كَانَ بِكُمْ الْبَدَى رَأَيْتُمْ مِنْ ضَمِكُمْ حَتَّى غَشِيَتْ أَنْ يُمَكِّتَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُنْ

گھروں میں نمازیں ادا کیا کرو۔ کیونکہ فرض نماز کے علاوہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہی پڑھی جائے البتہ فرض نماز مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

۱۶۰۳ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز بنو عبدالمطلب کی مسجد میں پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگ نوافل ادا کرنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نماز (فصل نماز) گھروں میں ہی ادا کیا کرو۔

عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ هِيَ تَوَكُّعُهُمْ قَالُوا أَفَصَلَ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ۔

۱۶۰۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى الْبَطْنِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَدِجَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَتَمَّ صَلَاتُهُ قَامَ نَاسٌ يَسْتَلِمُونَ قَدَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ۔

باب: تہجد کا بیان

۱۶۰۴ حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباسؓ سے ملاقات کی اور رسول اللہ کی وتر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز وتر کے متعلق اُس (مفصل) کا پتہ بتاؤں جو اس سلسلے میں سب سے زیادہ معلومات رکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو پچھو وہیں آکر مجھ سے بھی بیان کرنا کہ انہوں نے کیا بتلایا۔ پھر میں حکیم بن ابی العباسؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے۔ انہوں نے کہا: نہیں! میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا (مشورہ دیا تھا) کہ ان دو گروہوں کے متعلق کوئی بات نہ کریں (یعنی علیؓ اور معاویہؓ) لیکن انہوں نے میری بات کو رد کر دیا تھا۔ سعد کہتے ہیں۔ میں نے انہیں قسم دی کہ ضرور میرے ساتھ چلیں تو وہ تیار ہو گئے۔ جب ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو انہوں نے حکیم سے پوچھا کہ

باب ۹۶۳ قیام اللیل

۱۶۰۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسَائٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ قَادَةَ عَنْ زَوَاةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَسَّامٍ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ أَلَا أَيْتُكَ بِأَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ غَابَسَتْ أَيْهَا فَسَلَهَا ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرِينِي بِرَقِيعَةٍ عَلَيْكَ فَاتَّبَعْتُ عَلَى خَدِّجَةَ ابْنِ أَعْلَمٍ فَاسْتَلَخَفَتْ إِلَيْهَا فَقَالَتْ مَا آتَا بِقَارِعِهَا إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ اللَّيْلَتَيْنِ شَيْعًا فَكَانَتْ فِيهَا إِلَّا مِصْبًا فَاتَّقَسَمْتُ عَلَيْهِ فَنَجَّاهُ مَعِيَ فَذَحَلْتُ عَلَيْهِمَا فَكَانَتْ بِحُجْرَتِي مَرَّ هَذَا مَعَكَ فَلَمَّ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فَكَانَتْ مِنْ جَسَّامٍ فَلَمَّ مِنْ غَابِرٍ فَتَرَحَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَالَتْ بَعَثَ الْمَرْءُ سَخَانَ غَابِرًا قَالَ يَا أَمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي سَمِعْتُ عَنْ حُلِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ فَلَمَّ تَلَى فَكَانَتْ قَرَأَ حُنُفَ سَمِعَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے کہا: سعد بن بشام۔ کہنے لگیں: کون بشام؟ میں نے کہا: بشام بن عامر۔ فرمانے لگیں۔ عامر پر اللہ رحم فرمائے بہت اچھے آدمی تھے۔ سعد کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و عادات کے متعلق بتائیے۔ فرمایا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمانے لگیں: آپ ﷺ کے اخلاق قرآن کے عین مطابق تھا۔ پھر میں اٹھنے لگا تو مجھے آپ ﷺ کی تہجد کی نماز (والی بات) یاد آگئی۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق کچھ بتائیے۔ فرمانے لگیں: کیا تم نے سورۃ مثل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمانے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں رات کو نماز پڑھنا فرض فرمادیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ ایک سال تک رات کو نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے پاؤں میں درد ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آخری آیات بارہ ماہ تک روکنے کے بعد نازل فرمائی۔ جن میں تخفیف کا حکم دیا گیا اور اس طرح رات کو نماز پڑھنا فرض کی بجائے غل ہو گیا۔ سعد کہتے ہیں پھر میں اٹھنے لگا تو مجھے رسول اللہ کی نماز یاد آئی۔ میں نے عرض کیا اے ام المؤمنین! مجھے رسول اللہ کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم رسول اللہ کے وضو اور وضو کے لیے پانی رکھ دیا کرتے تھے جب اللہ کو حضور ہوتا تو آپ ﷺ چار بار وضو کر کے وضو کرتے اور پھر آخر رکعت نماز ادا فرماتے اور ان آٹھ رکعت کے درمیان میں بیٹھتے کہ آخر میں آٹھ رکعت کے بعد بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور دعا کرنے کے بعد ذرا بیٹھ آواز سے سلام پھیر دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور پھر ایک رکعت پڑھتے۔ اس طرح گل گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ پھر فرمانے لگیں: لیکن جب رسول اللہ کی عمر زیادہ ہو گئی اور چوبیڑن بڑھ گیا تو آپ ﷺ کی سات رکعت پڑھنے لگے۔ پھر وہ رکعتیں

الْقُرْآنَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقْرَأَ فَتَنَانِي قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِيَامِ بَنِي النَّبِيِّ عَنْ قِيَامِ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَبَتَاهُ الشُّرَيْقُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي آيَةِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَالَ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُمْ عَوَّلُوا عَلَى اتَّفَافَتِ أَفْئِدَتِهِمْ وَأَتَمَّتْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَتَهَا انْتَى عَشْرَ شَهْرٍ ثُمَّ انْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ فِي آيَةِ هَذِهِ السُّورَةِ فَضَارَ قِيَامَ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ قَرِيبَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقْرَأَ فَتَنَانِي وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَيْسَ عَنْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِرَاجًا وَهَؤُلَاءِ فَيُتَعَمَدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَتَعَمَدَ مِنَ اللَّيْلِ فَسَوَّكَ وَيَتَوَصَّاهُ وَيُصَلِّيَ فَتَنَانِي رَمَحَانِي لَا يَغْلِبُ فِيهِ إِلَّا عِلَّةُ النَّاسَةِ يَغْلِبُ لَبْذُكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَتَذَعَّرُوا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَبْلِيمًا مُبِيعًا ثُمَّ يُصَلِّي رَمَحَتِي وَهُوَ خَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَمَحَةً قَبْلَكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَمَحَةً يَا بَنِي قُلُوبِ لَنَا أَسْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ النَّعْمَ أَوْ تَرَ سَبْعَ وَصَلَّى رَمَحَتِي وَهُوَ خَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ قَبْلَكَ سَبْعَ رَمَحَاتٍ بِأَنِّي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ أَحَبِّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ التَّيْسَ عَشْرَةَ وَلَا أَغْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَامِلَةً حَتَّى الصَّاحَ وَلَا صَامَ

شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ قَالَتْ أَمَّا عَنَّا
فَعَدَّ اللَّهُ بِحَدِيثِهَا لَقَدْ أَصَابَتْ لَوْ كُنْتُ
أَزْجَلُ عَلَيْهَا لَا تَبْنَاهَا حَتَّى تُشَافِقَ مُشَافِقَةً فَإِنْ
أَتَوَعَّدَ الرَّحْمَنُ عَذَابًا وَقَعَ مِنْ كِتَابِي وَلَا أَقْضِي
مِنْ أَحَدًا مِنْ مَوْجِبٍ وَتَرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیحد کر پڑھتے اور اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ بیٹے! پھر
رسول اللہ اگر کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تو خواہش یہ ہوتی کہ
بیشمار ہی اسے باقاعدگی سے پڑھتے رہیں اور اگر کبھی رات کو نیند
مرض یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ
رکعات پڑھتے۔ مجھے علم نہیں کہ آپ ﷺ کبھی ایک رات
میں پورا قرآن شریف پڑھا ہو یا کبھی پوری رات عبادت کی ہو یا
رمضان کے علاوہ پورے مہینے روزے رکھے ہوں۔ اہم کہتے ہیں
پھر میں اس عبادت کے پاس آیا اور انہیں یہ سب باتیں بتائیں۔ تو
فرمایا انہوں نے حج فرمایا اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو
بالمشافہ یہ حدیث سنتا۔ امام نسائی کہتے ہیں۔ یہ حدیث میری
کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ معلوم نہیں آپ کے وتر کے
معلق غلطی کس سے ہوئی ہے؟

باب ۹۶۵ ثواب من قام رمضان

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۱۶۰۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

باب: رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان اور

اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کے ثواب کا بیان

۱۶۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی
نیت سے عبادت کرے گا تو اس کے پچھلے تمام گنہگارے گئے گناہ ()
بخش دے گا۔

۱۶۰۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنُوْبَكْرِي قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَصْنَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُوَيْرَةُ
عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الرَّحْمَنِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ
رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

۱۶۰۶: مذکورہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
(پچھلی) حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب ۹۶۶ قیامِ شہرِ رمضان

باب: ماہِ رمضان میں نفل عبادت کرنا

۱۶۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ دوسری رات پھر چوتھی تو (پہلے سے) زیادہ لوگ شریک ہو گئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ہی نہیں۔ پھر صبح کے وقت فرمایا: میں نے تم لوگوں کا عمل دیکھا تو میں صرف اس اندیشہ سے باہر نہیں نکلا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔

۱۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ ﷺ نے تیسویں رات تک تراویح نہیں پڑھائیں۔ پھر تیسویں کی رات کو تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ پھر چوتھویں کی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ پھر پچیسویں کی رات کو آدھی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ بقیہ رات بھی اسی طرح ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو اور اس کے فارغ ہونے تک ساتھ رہے اسے پوری نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسکے بعد رسول اللہ ﷺ نے تیسویں کی رات اپنے اہل و عیال اور ازواج کو بھی جمع کر کے نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ ہمیں "فلاح" کے فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے پوچھا "فلاح" کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: مہری۔

۱۶۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کی تیسویں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہائی رات تک نماز ادا کرتے رہے۔ پھر پچیسویں رات و آدھی رات تک اور ستائیسویں رات کو اتنی ویر تک نماز ادا کرتے رہے کہ ہمیں مہری کے وقت کے نکل جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

۱۶۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِصَلْوَتِهِ نَاسٌ لَهُ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَخَلَّ النَّاسُ لَهُ اخْتِصَافًا مِنَ اللَّيْلِ النَّبَلَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدْزَأْتُ الْبَدَنَ صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَنْتَبِهِ مِنْ الْخُرُوجِ إِلَّا ابْنُ حَبِيبٍ أَنْ يُفَرِّصَ عَلَيْهِمْ وَكَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ۔

۱۶۰۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُسَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُنِّعَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِأَحَدٍ بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِأَحَدٍ فِي لَسَادِ سَةِ فَقَامَ فِي الْحَابِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْتَ بِفِيَةِ لَيْلَةٍ هَذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ غَشِبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِأَحَدٍ وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الْقَابِلَةِ وَجَمَعَ أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ حَتَّى تَخَوَّلُوا أَنْ يَقُولُوا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّخُورُ۔

۱۶۰۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْعَنَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعْمٌ بْنُ زَيْدٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعُمَانَ بْنَ تَيْمِيٍّ عَلَى بَيْتِهِ يَخْرُجُ فَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُلْنَا مَعَ لَيْلَةِ حَمِيسٍ وَ عِشْرِينَ إِلَى

بِضَبِّ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمَّا مَعَهُ لَيْلَةٌ سَبْعٌ وَعِشْرُونَ خَلَّى طَلَسًا
أَنْ لَا تَذُرَكَ الْفَلَاحُ وَكَانُوا يُسْمَوْنَ السَّحُورَ۔

باب ۹۶۷ التَّوَعُّبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۶۱۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَنْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْإِثْمَارِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ
عَفَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عَفَدٍ عَفَدٌ عَلَى
كُلِّ عَفْدَةٍ لَيْلٌ حَوْلَهُ أَوْ رَفْدٌ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ
اللَّهَ انْحَلَّتْ عَفْدَةٌ فَإِنْ نَوَّحًا انْحَلَّتْ عَفْدَةٌ أُخْرَى
فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ الْعَفْدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ
نَيْبِطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ حَبِيبَ النَّفْسِ كَسَلَانٍ۔

۱۶۱۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً
خَفِيَ أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالِ الشَّيْطَانِ فِي أَفْوَتِهِ۔

۱۶۱۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنْ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فُلَانٌ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ
الْفَرِيحَةِ خَفِيَ أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالِ أَفْوَتِهِ۔

۱۶۱۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَدَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَلْفَلَاءُ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنْ
أَمْسٍ قَسَمَنِي ثُمَّ اتَّقَطَ امْرَأَتُهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَتَتْ
نَحْسَ مِنْ وَحْيِهَا فَالنَّاسُ وَرَجِمَ اللَّهُ امْرَأَتَهَا فَامَتْ مِنْ
الْثَّلَاثِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اتَّقَطَتْ رَوْحَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَتَى

باب رات کو نماز پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۶۱۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو رہا ہوتا ہے تو شیطان اُس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ ہاندھتے ہوئے کہتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے سو جاؤ لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرنے لگے تو اُس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وہ سو کر رہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پھر اگر نماز ادا کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس سورت میں صبح کے وقت وہ چاک و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے ورنہ شخص اور سنست رہتا ہے۔

۱۶۱۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوتا ہے تو صبح تک سویا ہی رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیٹھاب کر دیا ہو۔

۱۶۱۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! رات کو ایک شخص سو گیا اور صبح تک سویا رہا نماز نہیں پڑھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے اُس کے کانوں میں پیٹھاب کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

۱۶۱۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اسی شخص پر رحم کرے جو رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرے اور پھر اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ (بیوی) اُٹھنے سے انکار کر دے (یا سستی کرے) تو یہ اُس کے چہرے پر پانی کا ایک چھینٹا مار دے۔ پھر اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اُٹھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے پھر اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے پھینٹے مار کر

اُسے اُٹھائے۔

تَصَحَّحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءُ۔

۱۶۱۳: حضرت علی رضی فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہؓ بی بی کو اواز دے کر فرمایا: کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہتا ہے ہمیں جگا دیتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور رات پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: وَتَكُنَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ وَجَدَلًا یعنی "انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔"

۱۶۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الرُّهُيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تَصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَتَمَسْنَا بِرَبِّهِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُذِيرٌ يَضْرِبُ قَبْضَهُ وَيَقُولُ وَتَكُنَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ وَجَدَلًا۔

۱۶۱۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات کو تشریف لائے اور میں نماز کے لیے جگایا۔ پھر اپنے گھر آ گئے اور خاصی دیر تک نماز ادا فرماتے رہے۔ جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اُھو اور نماز ادا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھ بیٹھا اور آنکھیں ملتا ہوا کہنے لگا کہ ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ دی ہے۔ پھر ہماری جانیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں لہذا وہ ہمیں جگا دیتا ہے تو جگا دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رات پر ہاتھ مار کر یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ انسان سب سے زیادہ جھگڑا واقع ہوا ہے۔

۱۶۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُطَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاتَّبَعْنَا لِنَعْلُوهُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَقَضَى هَوْنًا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا جِثًا فَوَجَعَ إِلَيْنَا فَاتَّبَعْنَا فَقَالَ قَوْمًا قَضَيْتُمْ قَالَ فَعَلَسْتُ وَأَنَا أَغْرُكُ غَنِيٌّ وَأَقُولُ يَا وَاللَّهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَسَتْ اللَّهُ لَنَا إِنَّمَا أَتَمَسْنَا بِرَبِّهِ اللَّهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا تَعْتَنَا قَالَ قَوْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ رِجْلَهُ عَلَى قَبْضِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَسَتْ اللَّهُ لَنَا وَتَكُنَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرُ شَيْءٍ وَجَدَلًا۔

باب: رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

بَابُ ۹۶۸ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین

۱۶۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عَوْبٍ عَنْ

روزے محرم کے روزے (یعنی نوہیں) دسویں یا دسویں
گیا رہیں) ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی
نماز ہے۔

۱۶۱۷ حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرض نماز کے بعد
افضل ترین نماز رات کی نماز اور رمضان کے روزوں کے بعد
افضل ترین روزے محرم کے ہیں۔ شعبہ بن جابر نے یہ حدیث
مرسل روایت کی ہے۔

باب: سفر میں نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۸ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ
انہوں نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت
کرتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کی قوم کے پاس کسی دوسری قوم کا
کوئی شخص صرف اللہ کے لیے آگئے یا آئے کہ قربت یا رشتہ داری
کی وجہ سے اور اس قوم نے اسے کچھ نہیں دیا۔ چنانچہ وہ شخص گیا
اور اس کو چھپا کر کچھ دے دیا جس کا اللہ اور اس شخص کے علاوہ کسی
کو علم نہیں ہے اُس نے (مال) دیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی قوم
کے ساتھ رات بھر چلا اور جب نیند غالب آئے گی تو سب کے
سب لیٹ کر (تھک کر) سو گئے۔ لیکن وہ شخص نماز پڑھنے اور
قرآن کریم کی آیات کی تلاوت میں مصروف رہا۔ تیسرا وہ شخص جو
کسی لشکر میں تھا کہ دشمن سے مقابلہ ہو گیا۔ لوگ جان بچا کر
بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ یا
تو قتل (شہید) ہو گیا یا اللہ تعالیٰ نے اُس کو محفوظ رکھا۔

باب: رات میں نوافل پڑھنے کا وقت

۱۶۱۹ حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ تھا؟ فرمائیے کہ

أَبَى هَرَبْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمِ
وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

۱۶۱۷ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي وَحَيْشَةَ أَنَّ سَبْعَ حَمِيدٍ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ
الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ أَوَّلُهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَخَّاجِ۔

باب ۹۶۹: أَفْضَلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

۱۶۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُصَوِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ
زَيْدٍ بَنِي عُلَاقٍ وَقَعْدًا إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُجِزُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ
أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِقَرَابَةٍ
بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ لَمَسْنَاهُ لَمَحَلَّتْهُمْ رَجُلٌ بِأَعْيَابِهِمْ
فَأَعطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَيْبَتِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ
الْأُكُومُ أَحَسَّتْ إِلَيْهِمْ مِمَّا بَعْدَهُ بِهِ تَزَلُّوا فَهَوَّعُوا
رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ تَمَلُّقِيَيْنِ وَيَتَلَوَّا آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي
سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا فَاتَّقَى بِضُدِّهِ حَتَّى
يُفْخَلُ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ۔

باب ۹۷۰: وَقْتُ الْقِيَامِ

۱۶۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّصْرِيُّ عَنْ بَشِيرٍ هُوَ
ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَلَيْمٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوفٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِثَةَ أُمِّ الْغَدَلِ تَأْتِي

بیشہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت بیدار ہوتے تھے؟ فرمایا: جب سرخ اذان دیتا تھا۔

باب: شب میں بیدار ہونے پر سب سے پہلے کیا پڑھا

جائے؟

۱۶۳۰: حضرت عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کس دعا سے شروع فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا ہے جس کے متعلق اب تک کسی اور نے نہیں پوچھا! آپ ﷺ کس دعا بکیر کہتے؟ دس مرتبہ الحمد للہ دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ لا اِلهَ اِلاَ اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ "اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھے ہدایت دے مجھے رزق عطا فرما مجھے غایت عطا فرما۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے تیری کی پناہ طلب کرتا ہوں۔"

۱۶۳۱: حضرت ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سویا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو خاصی دیر تک پہلے سبحان اللہ رب العالمین اور پھر سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتے۔

۱۶۳۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: "اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں آسمانوں زمین اور ان میں موجود چیزوں کو روشن کرنے والا تو ہی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو ہی آسمانوں زمین اور ان میں موجود چیزوں کو قائم و دائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، جنت حق ہے، دوزخ حق ہے، قیامت حق ہے، انبیاء حق ہیں اور محمد

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ الدُّعَاءُ فَكَانَتْ قَائِلُ اللَّيْلِ كَانَ يَقْرَأُ فَلَمَّا إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

بَابُ ۹۷۷ دُرِّ كَرِّ مَا يُسْتَفْتَى

بِهِ الْقِيَامُ

۱۶۳۰: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَغْفِرُ بِمَا اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ ذَلِكَ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ يَسْجُدُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيُسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَيْثُ يَقْدُمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۶۳۱: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ حَبِيبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ عِنْدَ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ اَللّٰهُمَّ۔

۱۶۳۲: أَخْبَرَنَا قَيْسَةُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ هَارِثِ بْنِ أَبِي عَاصِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَائِمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ

باب رات کو سو کر اُٹھ کے مسواک کرنا

۱۶۲۳: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اُٹھتے تو اپنا منہ (دانتوں پر) مسواک کرتے۔

۱۶۲۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ سے اُٹھے پر اپنا منہ مسواک سے ملا کرتے تھے۔

۱۶۲۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رات کو خیمہ سے بیدار ہونے پر مسواک کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۷: حضرت شقیقؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم تھا کہ جب رات کو اُٹھیں تو اپنا منہ (دانت) مسواک سے صاف کیا کریں۔

باب رات کی نماز کی کس رُخا سے ابتدا کی جائے؟

۱۶۲۸: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) کس رُخا سے شروع فرماتے تھے۔ فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ رات کو اُٹھتے تو نماز کی ابتداء میں یہ رُخا پڑھنے اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرِائِيلَ اے جبریل! میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اے اللہ! اختلاف والی باتوں میں سے مجھے سیدھی راہ دکھلا دے۔ کیونکہ تجھے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن کرو تا ہے۔

باب ۳۷۷: مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السَّوَاتِ

۱۶۲۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ مَسْرُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَوَضَّعُ فَأَهْ بِالنِّسْوَالِ ۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَوَضَّعُ فَأَهْ بِالنِّسْوَالِ ۱۶۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ أَبِي يَسَّارٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نَوْمَرُ بِالنِّسْوَالِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ ۱۶۲۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَتَوَضَّعَ اَلْوَقْفَ بِالنِّسْوَالِ ۱۶۲۸: أَخْبَرَنَا الْعَمَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَتَانَا عُمَرُو بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَجْوَمَةُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاتِي شَيْءٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ صَلَوتَهُ فَكُلْتُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَوتَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَائِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۶۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَلَمَانَ عَنْ أَبِي يَسَّارٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نَوْمَرُ بِالنِّسْوَالِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ ۱۶۲۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ أَنْ نَتَوَضَّعَ اَلْوَقْفَ بِالنِّسْوَالِ ۱۶۲۸: أَخْبَرَنَا الْعَمَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَتَانَا عُمَرُو بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَجْوَمَةُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاتِي شَيْءٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ صَلَوتَهُ فَكُلْتُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَوتَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَائِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

باب ۳۷۷: مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السَّوَاتِ ۱۶۲۸: أَخْبَرَنَا الْعَمَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَتَانَا عُمَرُو بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَجْوَمَةُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاتِي شَيْءٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّعُ صَلَوتَهُ فَكُلْتُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَوتَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ جَبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَائِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۶۲۹۔ حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے پھر (خیمہ سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ پھر فرمایا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سِوَاكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ كَذَبٌ۔ یعنی: اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جبکہ کمرساک اٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے خیال میں جی دیر ہوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر تک نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔ چنانچہ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل ڈہرایا۔

باب: رسول اللہ کی (تہجد) نماز کا بیان

۱۶۳۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کی حالت میں دیکھیں تو سوتے ہوئے دیکھتے۔

۱۶۳۱۔ حضرت یحییٰ بن مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے ہم سب صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا کرنے کے بعد بیٹھتے ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا نماز ادا فرماتے رہتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھنے میں لگاتے (تقریباً)

۱۶۲۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ أَبِي يَسْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَآتَا بَنِي سَعْدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَأَذُقُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةٍ حَتَّى أَرَى يَغْتَنِي قَلْبًا صَلَّى صَلَاةَ الْوُضْءِ وَهِيَ الْغَنَمَةُ اضْطَجَعَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَقْبَطَ قَنَصَرٌ فِي الْأَفْئِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سِوَاكَ بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاسِهِ فَاسْتَقْبَلَ مِنْهُ سِوَا حَتَّى بَلَغَ الْفَرْجَ فَبَدَأَ مِنْ إِذَا وَقَعَتْ مَاءٌ فَاسْتَقْبَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ لَقَدْ صَلَّى لَدُنَّ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ قَلْبًا لَدُنَّ مَا صَلَّى ثُمَّ اسْتَقْبَطَ فَقَعَلَ حَتَّى قَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ بَطْلٌ مَا قَالَ فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّتْ مَرَاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

باب ۹۷۴ ذکر صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باللیل ۱۶۳۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ أَبِي يَسْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَآتَا بَنِي سَعْدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَأَذُقُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةٍ حَتَّى أَرَى يَغْتَنِي قَلْبًا صَلَّى صَلَاةَ الْوُضْءِ وَهِيَ الْغَنَمَةُ اضْطَجَعَ حَتَّى بَلَغَ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَقْبَطَ قَنَصَرٌ فِي الْأَفْئِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سِوَاكَ بَلَغَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاسِهِ فَاسْتَقْبَلَ مِنْهُ سِوَا حَتَّى بَلَغَ الْفَرْجَ فَبَدَأَ مِنْ إِذَا وَقَعَتْ مَاءٌ فَاسْتَقْبَلَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ لَقَدْ صَلَّى لَدُنَّ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ قَلْبًا لَدُنَّ مَا صَلَّى ثُمَّ اسْتَقْبَطَ فَقَعَلَ حَتَّى قَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ بَطْلٌ مَا قَالَ فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّتْ مَرَاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۶۳۱۔ أَخْبَرَنَا هُرَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حِجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَبِي مَلِكَةَ أَنَّ بَعْلَى بْنَ مَسْلُكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ الْغَنَمَةَ ثُمَّ يُصَلِّيُ بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ

اتنی ہی دیر تک آرام فرماتے اور پھر اٹھ کر چلتی دیر آرام فرمایا ہوتا اتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے اور یہ نماز (اذان) فجر تک جاری رہتی۔

۱۶۳۲۔ حضرت یحییٰ بن مہملک کہتے ہیں کہ انہوں نے اہم سلمہ بنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قرأت (قرآن) کس طرح ہوتی اور آپ نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا تم لوگوں کو رسول اللہ کی نماز سے کیا کام؟ آپ نماز پڑھتے پھر چلتی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے پھر اٹھتے اور چلتی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے۔ پھر چلتی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر تک آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ (اذان) فجر ہو جاتی۔ پھر اہم سلمہ نے رسول اللہ کی قرأت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ پڑھتے تھے تو ایک ایک حرف الگ الگ سنائی دیتا۔

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان
۱۶۳۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص یہاں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ پھر سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہی ہے۔ وہ پہلے آدھی رات تک آرام کرتے پھر تہائی رات تک نماز پڑھتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے۔

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز کا بیان
۱۶۳۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سرخ ریت کے نیچے کے پاس پہنچا تو وہ اپنی

اللَّيْلِ ثُمَّ يُصْرِفُ فَيَقْرَأُ بِفُلٍّ مَا صَلَّى ثُمَّ يَسْتَقِيطُ مِنْ تَوْبِهِ ذَلِكَ لِيُصَلِّيَ بِفُلٍّ مَا تَامَ وَصَلَوْتُهُ تِلْكَ الْآخِرَةُ تَكُونُ إِلَى الصُّبْحِ۔

۱۶۳۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَهْمَلَكٍ أَنَّ سَلَمَةَ أُمَّ سَلَمَةَ رَوَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فِرَاءَ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلَوتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ كَانَ يُصَلِّيُ ثُمَّ يَتَامُ فَيَذَرُ مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّيُ فَيَذَرُ مَا تَامَ ثُمَّ يَتَامُ فَيَذَرُ مَا صَلَّى حَتَّى يَبْصِيحَ ثُمَّ نَعَثَ لَه فِرَاءَ ثُمَّ فِرَاءَ وَهُوَ نَعَثَ فِرَاءَ فَمُفَسَّرَةٌ خَرَفًا خَرَفًا۔

بَابُ ۹۷۷ ذِكْرُ صَلَاةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ
۱۶۳۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَرْوَسٍ أَنَّ سَبِيحَ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ عَمِرُو بْنُ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصَّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطُرُ يَوْمًا وَتَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَتَامُ بِصَفِّ اللَّيْلِ وَيَقُومُ لَنَدَا وَيَتَامُ سُدُسَهُ۔

بَابُ ۹۷۸ ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
۱۶۳۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ خُزَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّسَبِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ ریت کے ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام نسائی نے بیان کرتے ہیں کہ پیچھے گزرنے والی روایت کی نسبت یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں شب معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب معراج میں رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے

اللہ ﷻ قَالَ قَبْتُ لَلَّهٖ اُسْرٰی بَنٰی عَلٰی مُوسٰی عَلَیہ السَّلَامُ عِنْدَ الْكُجْبِ الْاَخْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ۔

۱۶۳۵: اٰخَرْنَا الْعَاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَانَ النَّخَعِیِّ وَنَبَتْ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَبْتُ عَلٰی مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكُجْبِ الْاَخْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ اَنَّ اَوْعِلِدَ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوَّلٰی بِالضَّوَابِّ عِنْدًا مِنْ خَبِیْثٍ مُّعَادٍ مِنْ حَوَالِہٖ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۶۳۶: اٰخَرْنَا اَمْعَدُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ لَقِیْتُ وَسَلَمَانَ النَّخَعِیُّ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ۔

۱۶۳۷: اٰخَرْنَا عَلِیُّ بْنُ حُسَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسٰی عَنْ سَلَمَانَ النَّخَعِیِّ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ فِی مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَلَّهٗ اُسْرٰی بَنٰی عَلٰی مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ۔

۱۶۳۸: اٰخَرْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرٰی بِہٖ مَرَّ عَلٰی مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ۔

۱۶۳۹: اٰخَرْنَا نَحْسَ بْنَ حَبِیْبٍ لِّیْ عَزْرَیْ وَاسْمَعِلُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغَبَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَعُوْلَ اٰخَرَنِیْ بَعْضُ اصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اُسْرٰی بِہٖ مَرَّ عَلٰی مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ۔

۱۶۴۰: اٰخَرْنَا قَبْتُہٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَمْرِئُ عَدِیُّ عَنْ

میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات کو میں معراج کے لیے گیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

سَلَّمَ عَنْ أَبِي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَ لَلَّةَ أُسْرَى مِنْ مَرْزُوقٍ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يَتَلَيَّ فِي قَبْرِهِ.

بَابُ ٧٤ أَحْيَاءُ اللَّيْلِ

۱۶۴: حضرت خباب بن ارتؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تمام رات نماز ادا فرمائی یہاں تک کہ فجر کے قریب فارغ ہوئے۔ جب سلام پھیرا تو خبابؓ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آج رات جس طرح آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے میں نے اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ کو اس طرح نماز ادا فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں صحیح ہے۔ یہ نماز محبت اور خوف کی نماز ہے۔ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں طلب کی ہیں جن میں سے دو اس (رب) نے مجھے عطا کر دیں اور ایک عطا نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ان عذابوں سے بھلا کر دے جن سے بچھلی امتوں کو بھلا کر دیا گیا۔ یہ دعا قبول ہوئی۔ پھر میں نے دعا فرمائی کہ ہم پر فیہ دشمن مسلط نہ رہے یہ بھی قبول کر لی۔ پھر میں نے دعا کی کہ ہم میں چوٹ نہ پڑے۔ اور ہم ہم دشمنوں میں منقسم نہ ہوں! میں لیکن یہ دعا قبول نہیں کی۔

١٢٣١. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سُبَيْدٍ بْنِ كَعْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَبَيْتُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي حُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَكُهْرِي قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَوْقَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ الْأَدَبِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَرْقَاءَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَلَّةَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ هِيَ الشَّعْرِ لَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَواتِهِ حَافَةً حَبَّتْ قَلْبًا بِرَسُولِ اللَّهِ يَتَقَى الشَّتَّ وَأَيْمُنُ فَقَدْ صَلَّيْتُ الْيَلَّةَ صَلَوةً مَا وَرَأَيْتُ صَلَّيْتُ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ بَيْتَاهُ صَلَوةً وَرَأَى وَرَأَى سَأَلْتُ رَجُلًا عَزَّوَجَلَّ لَيْلًا ثَلَاثَ حِصَالٍ لَأَقَطَّيْنِي النَّسِيَّ وَمَسْجِدِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَجُلًا عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَكَ بِنَا أَهْلُكَ بِهِ الْإِثْمَ لَيْلًا قَاطِعَاتِيهَا وَسَأَلْتُ رَجُلًا عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يُضْهِرَ عَلَيَّ عَدُوًّا مِنْ عَرَبٍ قَاطِعَاتِيهَا وَسَأَلْتُ رَجُلًا عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يَنْسَا شَيْعَةً فَمَنْعَتِيهَا.

بَابُ ٩٤٨ اِلِخْتِلَافِ عِلْمِ عَائِشَةَ

باب: سیدہ صدیقہ جزین سے (رسول اللہ ﷺ کی)
رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان
۱۶۳۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اس ارشاد فرماتی ہیں کہ جب
رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کو بھی رات
بھر جاگتے اور اپنے گھروالوں کو بھی جاگتے۔ نیز یہ بند مضبوط
نہایت۔

فِي أَحْصَاءِ اللَّيْلِ
أَخْرَجَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ قُسْرُوفٍ قَالَ
قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْقُبُورُ أَطْبَى
مُسْؤُلُ اللَّهِ ﷻ وَاللَّيْثُ وَأَقْبَطُ أَهْلُهُ وَرَدَّ الْمَضْرُورُ

۱۶۳۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ قَانٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ تَبَيَّنَتِ الْأُمُورُ لِي يَوْمَئِذٍ وَكَانَ لِي إِخَا وَصَدِيقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو وَخَدَّيْكَ مَا حَدَّثَكَ بِهِ ثُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَوةٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَتِمُّ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَمُحِينَ آخِرِهِ۔

۱۶۳۴۔ أَخْبَرَنَا هَرُودٌ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُدَّةُ بْنُ سَلَمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّاحَ وَلَا حَامَ لَيْلَةً حَامِلًا لَهَا غَيْرَ وَمَضَى۔

۱۶۳۵۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ بَعْضِ قَانٍ عَنْ هِشَامِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ قَلَانٌ لَا تَنَامُ فَذَكَرْتُ مِنْ صَلَوةِهَا فَقَالَ مَنْ مَعَهُ عَلَيْكُمْ بِمَا يُطْفِرُونَ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَمُتُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمُوتُوا وَلَكِنْ أَحَبُّ إِلَيْنِ إِلَهِ مَا دَوَّمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۱۶۳۶۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ عَنْ تَابِثِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَزَايَ خَلَا مُتَدَوِّدًا بَيْنَ سِدْرَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْخَلُّ فَقَالُوا لَزِمْتَ تَضَلُّي فَإِذَا انْفَرَّتْ تَعَلَّقْتَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلُوةٌ يُصَلِّي أَخَذَكُمْ نَشَاةً فَإِذَا قَرَأَ قَلْبُهُمْ۔

۱۶۳۷۔ أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُنْصَرِفٍ

۱۶۳۳۔ حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو مجھے وہ باتیں بتائیں جو انعم المؤمنین (عائشہ صدیقہ رضی) نے آپ سے رسول اللہ ﷺ کی شان کے متعلق بیان کی ہیں۔ کہنے لگے اُم المؤمنین نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بکرات کے پہلے حصہ میں آرام فرماتے اور آخری حصہ میں جاگتے تھے۔

۱۶۳۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن پاک پڑھا وہ یا کبھی پوری رات صبح تک جاگتے رہے ہوں یا کبھی رمضان کے مہادہ پر رامینہ سی روزہ رکھتے رہے ہوں۔

۱۶۳۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون ہے؟ میں نے کہا فلاں ہے اور یہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا بات ہوئی؟ تم لوگوں کو چاہیے کہ اتنا ہی عمل کیا کرو جتنی تم میں بہت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہیں تجھے گا لیکن تم لوگ ہی تھک جاؤ گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر مستقل مزاجی سے عمل ہوا ہو جائے۔ (یعنی اختیار کی جائے)

۱۶۳۶۔ حضرت انس بن مالک رضی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو دو دوستوں کے درمیان ایک رشتہ بندی ہوئی دیکھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ رشتہ کیوں باہمی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نسب کے لیے باہمی گئی ہے۔ وہ نماز پڑھتے ہوئے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے محول دواور جب تک بدن میں جستی وہ نماز ادا کیا کرو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جایا کرو۔

۱۶۳۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ آپ ﷺ کے پیروں پر درم آ گئے۔ چنانچہ عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پہچلے تمام گناہ (غفر میں) معاف فرما دی ہیں۔ (تو آپ ﷺ کو عبادت میں اتنی مشقت کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں اُس (رب ذوالجلال والا کرام) کا شکر گزار ہندوں۔

۱۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ (طویل قیام کی وجہ سے ایسا ہوتا)

باب: نماز کے لئے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس

سلسلے میں راویان حدیث کا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کرنے میں اختلاف کا بیان

۱۶۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُٹھ کر نماز کو طویل نماز پڑھتے۔ اس لیے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز (تہجد) ادا فرماتے اور کبھی بیٹھ کر۔ چنانچہ اگر کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

۱۶۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دوران بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے اور جب تیس چالیس آیات باقی رہ

وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُبْحَانَ عَنْ وَبَادُوْنِ عِلَاقَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَغْبِرَةَ بِنْتُ شُعْبَةَ يَقُوْمُ قَامَ الْيُسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّسَتْ قَدَمَاهُ فَيَقْبَلُ لَهُ فَاَنْفَعَرُوْهُ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقْدُمُ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا تَاَخَّرُ قَالَ اَقْلَا اَمْكُوْنَ غَدًا شَكَرُوْا۔

۱۶۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ يَمْرُؤَانَ وَكَانَ يَفْقَهُ قَالَ حَدَّثَنَا الشُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ سُبْحَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرْلَحَ بَغْيُ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

باب ۹۷۹ كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

قَائِمًا وَذَكَرَ اِخْتِلَافَ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ

فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَزِيدَ وَثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شَيْبَانِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا قَدَامًا قَائِمًا رُكَّعًا قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رُكَّعًا قَائِمًا۔

۱۶۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبَا وَبَحْثَ قَالِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَانِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَ قَائِمًا قَائِمًا قَائِمًا قَائِمًا رُكَّعًا قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رُكَّعًا قَائِمًا۔

۱۶۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ وَثَابِتُ النُّخَعِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

جاتیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع اور بعد رکعت کے بعد دوسری رکعت میں بھی بیعت میں عمل ذہرات۔

۱۶۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک زیادہ نہیں ہوئی۔ چنانچہ عمر زیادہ ہو جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور جب تیس چالیس آیات مبارکہ روہ جاتیں تو کھڑا ہو جاتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

۱۶۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ (دوران نوافل) اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو اتنی دیر پہلے ہی کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

۱۶۵۴: حضرت سعید بن ہشام بن عامر رضی فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عائشہ صدیقہ رضی کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں: اللہ تمہارے والد پر رحم کرے۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ اس طرح کرتے تھے اس طرح کرتے تھے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگیں: رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ ہسٹر پر لیٹ کر آرام فرماتے اور آدھی رات کے وقت قنائے حاجت اور وضو وغیرہ کے لیے اٹھتے۔ پھر وضو کر کے مسجد حشیفہ لے جاتے اور اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات میں رکوع بخود اور قرأت برابر برابر ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر (دائیں) کروٹ پر لیٹ جاتے۔ پھر

يُصَلِّي وَهُوَ جَلِسٌ فَقَرَأَ وَهُوَ جَلِسٌ قَدْ بَقِيَ مِنْ لَيْلَةٍ وَهُوَ قَدْ قَرَأَ مَا يَكُونُ تِلْكَ أَوْ اَرْبَعِينَ اَيَةً قَدْ قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ بَقِيَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى مِنْ ذَلِكَ۔

۱۶۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِنْتُ يُونُسَ قَالَتْ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى جَالِسًا عَنَى دَخَلَ فِي السَّجْدَةِ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ قَدْ بَقِيَ مِنَ السُّورَةِ فَلَا تَكُونُ أَوْ اَرْبَعُونَ اَيَةً قَدْ قَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَفَعَ۔

۱۶۵۳: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي نُجَيْدٍ مَعْمَدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَهُوَ قَائِمٌ قَدْ بَقِيَ مِنَ السُّورَةِ ثُمَّ رَفَعَ قَدْ بَقِيَ مِنَ السُّورَةِ۔

۱۶۵۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ بْنِ غَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ أَنْتَ أَتَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ غَابِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَواتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُ أَجَلَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلَوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاسِهِ فَيَتِمُّهَا قَالَتْ كَانَ جَوْفَ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجِيهِ وَآلِي مَكُونٍ وَفَرَّقَتْهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ وَتَسْعَاتٍ يُخَلِّلُ بَيْنَهُنَّ فِي الْفَرَاقَةِ وَالرَّحُوعِ وَالسُّجُودِ وَيُتَوَرَّعُ بِرُكْعَةٍ ثُمَّ

بھی آپ ﷺ کے سوجانے کے بعد کبھی سوجانے سے پہلے اور کبھی میں انہی سوچوں میں فرق ہوتی کہ آپ ﷺ سونے بھی ہیں یا نہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ آجاتے اور آپ ﷺ کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ چنانچہ عمر مہارک کے زیادہ ہونے تک آپ ﷺ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے۔ لیکن جب عمر زیادہ ہو گئی اور جسم و رافربہ ہو گیا (عائشہ نے نبی کے قرب ہو جانے کی کیفیت جیسے اللہ کو مخلوق کا بیان فرمائی) تو آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بستر پر تشریف لے جاتے اور راجی لاسٹلک سوتے۔ پھر اٹھ کر طہارت اور قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وضو کرتے اور مسجد جا کر چھ رکعت نماز پڑھتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات کی قرأت رکوع اور سجدے برابر برابری ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنے کے بعد رکعت پر لیٹ جاتے۔ اسکے بعد کبھی آپ کی آنکھ لگ جانے کے بعد کبھی آنکھ کھلنے سے پہلے اور کبھی میں انہیں سوچ میں گم ہوتی کہ آپ ابھی سونے ہیں یا نہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کیلئے جگانے آجاتے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اسی طریقہ پر نماز ادا فرماتے رہے۔

باب: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کے بیان میں

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور وفات کے قریب فرض نماز کے علاوہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ عمل بہت پسندیدہ ہوتا جس پر عقلی اختیار کی جائے اگرچہ عقلی ہو۔

۱۶۵۶: حضرت ابراہیم سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ البتہ

بُصِلِي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ خَدَّهُ فَرُتْمًا حَتَّى يَلَّاقَ قَادَتَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُعْبِي وَرُتْمًا يُعْبِي وَرُتْمًا شَكَّكَتْ أَغْفَى أَوَّلَهُ يُغْلِبُ حَتَّى يُوْدِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ بِلَيْكِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسْرَ وَلَهُمْ فَذَكَرْتُ مِنْ لُحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاسِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفَ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهُودِهِ وَإِلَى حَاضِيَةِ قَتْرَاصًا ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَبُصِلِي بَيْتَ رُكْعَاتٍ يُحِبُّ إِلَى أَنَّهُ يُسَوِّي سَهْلَهُ إِلَى الْفِرَاءِ وَالرُّكُوعِ وَالشُّعُودِ ثُمَّ يُؤَيِّرُ بِرُكْعَتَيْنِ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ خَدَّهُ وَرُتْمًا جَاءَ بِلَّاقَ قَادَتَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُعْبِي وَرُتْمًا أَغْفَى وَرُتْمًا شَكَّكَتْ أَغْفَى أَمَّ لَا حَتَّى يُوْدِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَالَتْ وَمَا ذَالَتْ بِلَيْكِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۸۰: صَلَاةُ الْعَاكِدِ فِي الدَّافِلَةِ

۱۶۵۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي ذَرْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَدِيَّةَ قَالَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْتَدِعُ مِنْ وَجْهِهِ وَهُوَ حَاتِمٌ وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرْتُ مَحْمَدًا مَغْنَمًا إِلَّا الْمَكْحُومَةَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعُقَلَى إِلَهُ مَا قَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا خَلَقَهُ يُونُسَ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ۔

۱۶۵۶: أَخْبَرَنَا سَلَمَانُ بْنُ سَلَمٍ فَلْيَحْثُ قَالَ حَدَّثَنَا هُضْرُ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ۔

فرض نماز کڑے ہو کر ہی ادا فرماتے۔

۱۶۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔ نیز آپ ﷺ کو وہ عمل بہت محبوب ہوتا جس پر پیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ وہ قلیل ہی ہو۔

۱۶۵۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ ﷺ کی اس وقت تک وفات نہ ہوئی جب تک فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں (نفل) بیٹھ کر نہیں پڑھنے لگ گئے۔ آپ ﷺ کے نزدیک پھر بھی وہ قرین عمل وہ تھا جس پر پیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ (مقدار میں وہ) کم ہو۔

۱۶۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات کے قریب فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن شعیب رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نماز بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں! جب تم لوگوں نے آپ ﷺ کو (بوجہ ڈال کر) بوڑھا کر دیا۔

۱۶۶۱: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وفات سے ایک سال قبل آپ ﷺ بیٹھ کر نوافل ادا فرمانے لگے تھے۔ نیز آپ ﷺ کسی سورت کی اتنی غر غر کرتے فرماتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہوتی جاتی تھی۔

قَالَ مَا قُصِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ خَالِفَهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ وَفَالَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ.

۱۶۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْشُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَلَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَائِمًا إِلَّا الْقُرْبَانَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ إِذْ مُمَةً وَإِنْ قَلَّ.

۱۶۵۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْهَذُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَلَقِيَ نَفْسِي يَدِهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَائِمًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا قَامَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ خَالِفَهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَرَأَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۱۶۵۹: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُعْمَدٍ عَنْ خُصَّاحٍ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُجْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّيُ كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۱۶۶۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ بَرْهَذِ بْنِ رُوَيْحٍ قَالَ قَالَ الْأَبَا الْحَرِثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَهُوَ قَائِمًا قَالَتْ لَعَمْرُؤُا مَا حَكَمَتُهُ النَّاسُ.

۱۶۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَالِبِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الشَّجَبِ بْنِ بَرْهَذِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ خُصَّصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُنْحِهِ قَائِمًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَلِيلًا وَلَقِيَ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيُ قَائِمًا يَمُرُّ بِالسُّورَةِ فَيُرْتَلِّهَا حَتَّى يَكُونَ أَتَوَلَّ مِنْ أَتَوَلَّ مِنْهَا.

باب: نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بیٹھ کر (نماز)

پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور اب آپ ﷺ خود ہی بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں یہ صحیح ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

باب: نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی لیٹ کر پڑھنے

والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۳ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے حلق علم پوچھا تو فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔ پھر بیٹھنے والے کو اس سے نصف اور لیٹ کر پڑھنے والے کو اس سے (بھی) نصف اجر ملتا ہے۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۶۶۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی پابندی مارے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ابوداؤد کے علاوہ بھی کسی نے یہ حدیث نقل کی ہو۔ وہ ثقہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ حدیث غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

باب ۹۸۱ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ

عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ

۱۶۶۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ سُبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُورٌ عَنْ جَلَدٍ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ جَالِسًا فَقُلْتُ حَبِطَتْ أُنْكَ قُلْتُ إِنَّ صَلَاةَ الْقَاعِدِ عَلَى الْبَصِيفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ قَاعِدًا قَالَ أَهْلٌ وَلَكِنَّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

باب ۹۸۲ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ

عَلَى صَلَاةِ الْقَائِمِ

۱۶۶۳ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ سُبَّانٍ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّيُ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ الْفَضْلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ بِصَفِّ آخِرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا فَلَهُ بِصَفِّ آخِرِ الْقَاعِدِ۔

باب ۹۸۳ كَيْفَ صَلَاةِ الْقَاعِدِ

۱۶۶۴ أَخْبَرَنَا هُرُورُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحُمْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُبَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ مُتَرَتِّمًا قَالَ أَوَّلُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ يَفْقَهُ وَلَا أَحَبُّ هَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا حَطَاؤُ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: رات کو قرأت کا طریقہ

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ کس طرح قرأت پڑھ کر آت فرمایا کرتے تھے؟ جبری یا سہری۔ (ہاوا بلند یا بغیر آواز) فرمائے تھیں: دونوں ہی طرح کیا کرتے تھے۔ کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے۔

باب: آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی

فضیلت کا بیان

۱۶۶۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

باب: نماز تہجد میں قیام رکوع، سجود بعد از سجدہ بیٹھنا اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کے

بیان میں

۱۶۶۷: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کی تو میں نے سوچا کہ سو آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے اس سے (سو آیت سے) آگے تلاوت شروع کی تو میں نے گمان کیا شاید پوری سورت (سورہ بقرہ) پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ نے اس کے بعد سورہ نساء کی تلاوت کی اور بعد میں سورہ آل عمران بھی پڑھ ڈالی۔ دوران قرأت آپ

باب ۹۸۳: کَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

۱۶۶۵: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُكَابَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَبِيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ تَخِيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةً وَسُئِلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ أَمْ يَسِرُّ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَمَتَا جَهْرَ وَرَمَتَا أَسْرَ.

باب ۹۸۵: فَضْلِ السِّرِّ عَلَى

الْجَهْرِ

۱۶۶۶: أَخْبَرَنَا هُرُوزُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَكَّارٍ نَحْنُ بَلَّالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ حَجَّيْرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عُفَيْفَةَ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالضَّدَقَةِ وَالَّذِي يَسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَسِرُّ بِالضَّدَقَةِ.

باب ۹۸۶: تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ

وَالرُّكُوعِ

وَالْقِيَامِ

۱۶۶۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْوُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَمَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ الْأَخْبَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَاتَتْهُ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ بَرَّحْتُ عِنْدَ الْحَيَاةِ فَمَضَى فَقُلْتُ بَرَّحْتُ عِنْدَ الْحَيَاتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ مَضَى بَهَا لِي رَحْمَةً فَمَضَى فَافْتَتَحَ الْبَسَاءَ فَقَرَأَهَا

تھمبر خبر کر عبادت فرماتے اور جب کوئی تسبیح کی آیات آتی تو تسبیح کرتے جب کوئی سوال کی آیت آتی تو سوال کرتے اور جب کوئی پناہ مانگنے کی آیت آتی تو اللہ جل جلالہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور اس میں سبحان ربی العظیم پڑھا۔ آپؐ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہی تھا۔ پھر سر اٹھا کر سن اللہ من حمد و کہا اور تقریباً رکوع کے برابر قیام کیا پھر سجدے میں گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہوئے تقریباً رکوع کے برابر سجدے کیے۔

۱۶۶۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا۔ پھر بیٹھے تو بھی قیام کے برابر ہی بیٹھے اور ”رب اغفر لی“ ”رب اغفر لی“ پڑھتے رہے۔ پھر سجدہ بھی قیام کے برابر ہی کیا اور اس میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ابھی چار رکعات ہی ادا فرمائیں گے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز کے لیے بلائے آگئے۔

باب: رات کی نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟

۱۶۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہی ہے۔

ثُمَّ انْفَتَحَ اِلَى عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا بِقُرْآنٍ مَتَوَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاَيِّهَا فَسَبَّحَ سَبْعَ رَافَا مَرَّ بِسُورَةِ سَانَ وَ اِذَا مَرَّ بِتَعْوِيٍّ تَعَوَّدَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوَهُ مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ وَقَعَ رَأْسُهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا اَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ رُكُوعِهِ۔

۱۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اُنْبَاَتَا الْقَضْرُ مِنْ مُحَمَّدٍ الْمُزَوَّرِيُّ يَقَعُ اَلانَ حَدَّثَنَا الْقَلَاءُ اَبْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ مَرَّةٍ عَنْ عَلِيَّةَ بِنْتِ يَزِيدَ اَلْاَنْصَارِيَّةِ عَنْ حَدِثَةٍ اَنَّهَا صَلَّيَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَفَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ بِمِثْلِ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي بِمِثْلِ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ اَلَا اَعْلَى بِمِثْلِ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ صَلَّيْ اِلَّا اَرْبَعَ رُكُوعَاتٍ حَتَّى خَافَ يَلْزُقَ اِلَى الْقَدَاةِ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَعَلِيَّةُ بِنْتُ يَزِيدَ لَا اَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حَدِثَةٍ شَيْئًا وَغَيْرِ الْقَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَلِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَدِثَةٍ۔

باب ۹۸۷: كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

۱۶۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ اَبْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّ سَبْعَ عَشْرًا اُتِيَ اَنَّ سَمِعَ اَبْنُ عَمْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا

الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ حَكَّامٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۱۶۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔

۱۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں اس چیز کا اندیشہ ہو کہ صبح ہونے والی ہی تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی کو) رات کی نماز کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات پڑھا کر لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو تو ایک رکعت وتر ہی ادا کر لیا کرو۔

۱۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ہی پڑھ لیا کرے۔

۱۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور اگر تمہیں گمان ہو کہ صبح ہو جائے گی تو ایک رکعت وتر (عی) پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُثَوَّرٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ كَاوُوسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا جِئْتَ الصُّبْحَ فَلَوْزَيْرٌ يَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَوَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ أَبِي أَبِي لَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ سَأَلَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا جِئْتَ الصُّبْحَ فَلَوْزَيْرٌ يَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ خَشِيتَ الصُّبْحَ فَلَوْزَيْرٌ يَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا جِئْتَ الصُّبْحَ فَلَوْزَيْرٌ يَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُبَيْرِقِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا جِئْتَ الصُّبْحَ فَلَوْزَيْرٌ يَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کی نماز کا طریقہ بیان فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت بھی ادا کر سکتے ہو۔

باب: وتر پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۶۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ کیونکہ اللہ بھی وتر (طاق) ہے لہذا وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۷۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض (نماز) نہیں ہے بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

باب: سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب

کا بیان

۱۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُبَيٍّ ابْنُ جِهَادٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَنُضِي مَنُضًى فَإِذَا حَضَرَتِ الصُّبْحُ فَلَوْزِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَنَنْتِ قَالَ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَطَرِ أَنَّ ابْنَ جِهَادٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ صَلَاةَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَنُضِي مَنُضًى فَإِذَا جِئْتَ الصُّبْحَ فَلَوْزِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

باب ۹۸۸ الْأَمْرُ بِالْوُتْرِ

۱۶۷۸: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي عِيَّادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ صَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْفَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْفَرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرِيحُ الْوُتْرِ۔

۱۶۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مُجَلِّمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ صَمْرَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَجِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوُتْرُ لَيْسَ بِحُجْمٍ فَجَاهِلِيَّةٍ لَمْ تَكُنْ وَ لَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۹۸۹ الْحِجَةُ عَلَى الْوُتْرِ

قَبْلَ النَّوْمِ

۱۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (رسول اللہ ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: (۱) وتر پڑھنے کے بعد سونا۔ (۲) ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ اور (۳) فجر کی دو سنتیں (ضرور) پڑھنا۔

۱۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھنا، فجر کی دو سنتیں پڑھنا اور ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

باب: ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی

ممانعت کا بیان

۱۶۸۲: حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں کہ طلق بن علی ایک مرتبہ رمضان میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو شام تک وہیں رہے۔ رات کی نماز پڑھی اور وتر ادا کرنے کے بعد ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں بھی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی لیکن جب وتر پڑھنے کی باری آئی تو دوسرے شخص کو آگے کر دیا اور کہا کہ وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

باب: وتر کے وقت کا بیان

۱۶۸۳: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے پھر اٹھتے اور صبحی کے وقت وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر آ جاتے اور اگر خواہش ہوتی تو زچہ محترمہ کے پاس جاتے۔ پھر جب

۱۶۸۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَيْخِي عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْيَوْمَ الْيَوْمَ عَلَى وَثَرٍ وَ جِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ زَكَّعَتِي الضَّحَى -

۱۶۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ دَاخِرٌ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَاصِمِ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْيَوْمَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَ زَكَّعَتِي الضَّحَى وَ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ -

باب ۹۹۰ تَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْوُثَرِيِّ فِي لَيْلَتِهِ

۱۶۸۲: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مَلَايِمَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ حُلْفٍ قَالَ زَادَنِي أَبِي حُلْفٌ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَنَسَى بِنَا وَ قَامَ بِنَا يَلُوكَ اللَّبْلَةَ وَ أَوْتَرُ بِنَا ثُمَّ اسْتَدْرَأَ إِلَى مَسْجِدٍ بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوُثَرُ ثُمَّ قَدَّمَ وَ حَلَا فَقَالَ لَهُ أَوْتَرُ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَتَرَانِ فِي لَيْلَتِهِ -

باب ۹۹۱ وَقْتُ الْوُتْرِ

۱۶۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَتِمُّ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْبُحْرِ أَوْتَرُ ثُمَّ أَتَى فِرَاسَةَ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

اذان سننے تو فوراً اٹھ کھڑے ہوتے اور اگر غسل کرنا ہوتا تو غسل کرتے ورنہ وضو کرنے کے بعد نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔

۱۶۸۳: حضرت مسروقؓ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے آخری حصے اور درمیانی حصے سب وقتوں میں وتر پڑھے۔ نیز آپؐ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت حرمی (کے قریب کا) وقت ہوتا تھا۔

۱۶۸۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے اسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ نبی ﷺ (میں) یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۶: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: صبح ہونے سے قبل وتر ادا کر لیا کرو۔

۱۶۸۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: وتر فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔

باب: فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸: ابن ابی نعیم بن محمد بن مشرق اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرو بن شریک کی مسجد میں تھے کہ جماعت کیلئے اقامت ہوئی تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے میں وتر پڑھ رہا تھا۔ اسکے علاوہ فرمایا کہ ایک مرتبہ عبداللہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اقامت کے بعد بھی جائز ہے۔ پھر رسول

اللہ ﷺ یَاغِيهِ لَئِنْ سَمِعَ الْاَذَانَ وَتَبَّ لَئِنْ كَانَ جُثَاً لَقَاصُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَالْاَوْثَانُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۶۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوُتَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ لَوْنِهِ وَاجِرِهِ وَأَوْسَطِهِ وَتَطَهَّى وَتَرَدَّى فِي السَّحَرِ۔

۱۶۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُحْضِلْ آخِرَ صَلَوتِهِ وَتَرَدَّى فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ۔

باب ۹۹۲: الْأَمْرُ بِالْوُتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۱۶۸۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْرُوفٌ وَهُوَ مِنْ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوَاقِي أَنَّ سَمِعَ مِنْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ لَوُتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ قُزُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْقَدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوُتَرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

باب ۹۹۳: الْوُتْرُ بَعْدَ الْاَذَانِ .

۱۶۸۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدٍ عُمَرُو بْنُ شُرَحْبِيلٍ فَأُذِنَتِ الصَّلَاةُ فَحَضَرُوا فَسَطَرُوا لَهَا فَقَالَ ابْنُ كُنْتٍ أَوُتِرَ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وَتَرَدَّى قَالَ نَعَمْ وَتَبَدُّ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

اللہ سے نفل کیا کہ ایک مرتبہ نبیؐ فجر کی نماز کے وقت اٹھ نہ سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر آپؐ نے نماز ادا فرمائی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَفَبِ الشَّمْسُ لَمْ يَصَلِّ.

باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر وتر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب ۹۹۴: الْوُتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۶۸۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَحْمَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ۱۶۹۰: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ نَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ وَتَذَكَّرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۱۶۹۰: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر وتر پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح (وتر پڑھا) کیا کرتے تھے۔

۱۶۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُعْتَمِدٍ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

۱۶۹۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر (سوار ہو کر) وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب: رکعات وتر کا بیان

۱۶۹۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

باب ۹۹۰: كَمُّ الْوُتْرِ

۱۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عَرْبُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْكَأَسِبِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْوُتْرَ بَيْنَ ابْنِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۳: مذکورہ سند سے بھی گزشتہ حدیث ہی نقل کی گئی ہے۔

۱۶۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَعْنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِخْلَمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ رَكْعَتُهُ بَيْنَ ابْنِ اللَّيْلِ.

۱۶۹۴: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا دو دو رکعات اور وتر رات کے آخری حصے میں (صرف)

۱۶۹۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَحْلًا بَيْنَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَإِنْ
مَضَى مَضَى وَالْوُتْرُ رُكْعَتَيْنِ إِحْدَى اللَّيْلِ۔

باب: ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقے کا بیان

۱۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور اگر تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح وہ سب رکعات وتر (طاق) بن جائیں گی۔

باب ۹۹۶: كَيْفَ الْوُتْرُ بِوَاحِدَةٍ

۱۶۹۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّاحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو وَهَبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَضَى مَضَى فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَأَرْخِ بِوَاحِدَةٍ تُوَيِّرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

۱۶۹۶: حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو فجر طلوع ہو جانے (صبح ہو جانے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر پوری نماز کو وتر (طاق) کر لے۔

۱۶۹۶: أَخْبَرَنَا قَبِيصَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَضَى مَضَى وَالْوُتْرُ رُكْعَتَانِ وَاحِدَةٌ۔ ۱۶۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سِنِجِيٍّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَمَّا تَسْنَعُ وَالْقَطْعُ لَهُ عَنِ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَضَى مَضَى فَإِذَا خَشِيتُ أَنْ أَحْدِثَكُمْ الضُّحَى صَلَّى رُكْعَةً وَاحِدَةً تُوَيِّرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

۱۶۹۸: حضرت ابن عمر رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔ (تاکہ باقی نماز طاق ہو جائے)۔

۱۶۹۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمُرَاذِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْوِيَةُ وَهُوَ أَبُو سَلَامٍ عَنْ بَنِي أَبِي عَجْجَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ صَلَاةُ اللَّيْلِ رُكْعَتَيْنِ وَكَتِفَتِي فَإِذَا جِئْتُ الضُّحَى فَلَا تُؤَيِّرُوا بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

۱۶۹۹: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْثُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ

علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے اور ان میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ آرام فرمایا کرتے۔

حَدَّثَنَا ذَيْلُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَتَضَوَّعُ عَلَى يَدَيْهِ الْأَيْمَنِ.

باب: تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

باب ۹۹۷ كَيْفَ الْوُتْرُ بِثَلَاثٍ

۱۷۰۰: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہر رمضان یا اس کے علاوہ گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے اور ان کی حسن اور طوالت کے متعلق بھی مت مت پوچھو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتیں پڑھتے۔ (تین وتر کی) پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

۱۷۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ سَجْدَةَ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَأَعْنِي ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَخْرَجَهُ اللَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَأَلَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَدُّ فِي رَمَضَانَ وَلَا عِبرَهُ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِ وَطَوَّلِيَّهِ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِ وَطَوَّلِيَّهِ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَامَ قَلْبُكَ أَنْ تُؤْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

۱۷۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۷۰۱ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَهْمٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيْ الْوُتْرِ.

باب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق

باب ۹۹۸ ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

حدیث میں اختلاف راویان

لِخَبَرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي الْوُتْرِ

۱۷۰۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورہ اہل دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص تلاوت

۱۷۰۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْزَنْدٍ عَنْ سُهَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي الْأَثَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْتَدُّ فِي رَمَضَانَ وَلَا عِبرَهُ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِ وَطَوَّلِيَّهِ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْبِيَّهِ وَطَوَّلِيَّهِ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا فَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَامَ قَلْبُكَ أَنْ تُؤْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

فرماتے پھر رکوع سے پہلے زمانے قوت پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ پڑھتے اور آخری مرتبہ در کھینچ کر کہتے۔

۱۷۰۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۰۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھا کرتے اور آخر میں ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے نیز سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ کلمات ادا فرماتے: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ۔

باب: سیدنا ابن عباس رضی کی حدیث میں راویان

حدیث کا اختلاف

۱۷۰۵۔ حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات ادا فرماتے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورہ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِتِلَاوَةِ وَتَعَاتِبَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ بِأَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَتَقْتُلُ قُلُوبَ الْمُكُفَّعِينَ فَإِذَا أَقْرَعَ قَالَ عِنْدَ فَرَاجِهِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَطْلُبُ فِي أَحَدِهِمْ۔

۱۷۰۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوفَةَ عَنْ قَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي نَبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ بِأَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۷۰۴۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ الْعَزِزِ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوفَةَ عَنْ قَانَةَ عَنْ عَرُوفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي نَبِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَقُولُ بِأَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي أَحَدٍ مِنْهُ وَيَقُولُ يَحْيَى بَعْدَ الْقَسْبِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

بَابُ ۹۹۹ فِي اخْتِلَافِ عَلَى لَيْسَ لِحَقِّ فِي حَدِيثِ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوُتْرِ ۱۷۰۵۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَخْرِي عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِتِلَاوَةِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي الثَّانِيَةِ يَقُولُ بِأَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ يَقُولُ هُوَ

اللَّهُ أَحَدٌ لَا شَرِيكَ لَهُ

۱۷۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے اور ان میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

۱۷۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَتْلُو بِرَأْسِهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفُلَا بِأَيِّهَا الْكَافِرُونَ وَفُلَا هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت حبیب بن ابی ثابت سے مروی روایت کے متعلق اختلاف

بابُ ۰۰۰ لَوْ كَرِهَ الْإِخْتِلَافُ عَلَى حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّوْتَرِ ۱۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ جَهْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللَّهَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَرَأَى نَفْسَهُ رَغَعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَرَأَى نَفْسَهُ فَصَلَّى رَغَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِسَاءِ ثُمَّ لَوْتَرِ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَغَعَتَيْنِ۔

۱۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے، مسواک کی اور دو رکعات پڑھ کر پھر گئے۔ پھر اٹھے مسواک کی وضو کیا اور دو دو رکعات کے چھ رکعات پڑھیں۔ پھر تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُضَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قَنَوصًا وَاسْتَأْذَنَ وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْأَيَّةَ حَتَّى قَرَعَ مِنْهَا إِنَّ فِي خَلْقِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَحْيَاءِ وَالْمَيِّتِ وَالنَّهَارِ لَا يَأْتِي إِلَّا بِأُولَى الْأَنْفَابِ ثُمَّ صَلَّى رَغَعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ قَامًا حَتَّى سَمِعْتُ نَفْخَةَ ثُمَّ قَامَ قَنَوصًا وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ صَلَّى رَغَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ قَنَوصًا فَاسْتَأْذَنَ وَصَلَّى رَغَعَتَيْنِ وَالتَّوْتَرِ بِثَلَاثٍ۔

۱۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فرمایا میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ اٹھے وضو کیا اور مسواک کی۔ اس دوران یہ آیت پڑھتے رہے: "إِنَّ فِي خَلْقِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَحْيَاءِ وَالْمَيِّتِ وَالنَّهَارِ لَا يَأْتِي إِلَّا بِأُولَى الْأَنْفَابِ" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور دوبارہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرافوں کی آواز سنی۔ پھر اٹھ کر وضو کیا، مسواک کی اور دو رکعات پڑھنے کے بعد پھر ہو گئے۔ پھر اٹھ کر وضو کیا، مسواک کی اور دو دو رکعات پڑھنے کے بعد وتر کی تین رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَحْلَبٍ بِقَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَبَقَطَ

۱۷۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور مسواک کی پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَنْتِ وَسَأَلَتِ الْحَبِيبَةَ

۱۷۱۰: أَخْبَرَنَا هُرُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْحُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ بْنُ الْهَثَلِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ بَيْحُ بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَاسِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي مِنَ اللَّيْلِ قِمَازَ وَتَحَفَاتٍ وَ يُؤَيِّرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَلِيلَ صَلَوةِ الْقَحْرِ خَالِقَهُ غَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَرَوَاهُ عَنْ بَيْحُ بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۷۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعات نماز ادا فرماتے پھر وتر کی تین رکعات پڑھتے۔ پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔ حبیب کی اس روایت میں عمرو بن مرہ نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے یحییٰ بن جزار سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ غَمْرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ بَيْحُ أَبِي الْخَزَّازِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَيِّرُ بِثَلَاثٍ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا خَبِرَ وَضَعْتُ أَوْتَرَ بِسَعٍ خَالِقَهُ عَمْرَاهُ ابْنُ عُمَيْرٍ قَرَوَاهُ عَنْ بَيْحُ بْنِ الْخَزَّازِ عَنْ عَائِشَةَ

۱۷۱۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔ اس روایت میں عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے مخالف کی ہے۔ چنانچہ وہ یحییٰ بن جزار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرَاهُ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ بَيْحُ ابْنِ الْخَزَّازِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِي مِنَ اللَّيْلِ بِسَعٍ فَلَمَّا سَأَلَ وَقَلَّ صَلَاتِي سَبْعًا بِكَبْ ۱۰۰۱ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوُتْرِ

۱۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور جسم ذرا فرہ ہو گیا تو سات رکعات ادا فرمانے لگے۔

باب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے

متعلق زہری پر اختلاف کا بیان

۱۷۱۳: أَخْبَرَنَا غَمْرُو بْنُ عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَلٍ صَارَ مِنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي دُوَيْدُ بْنُ بَالِغٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ قَمَلٌ شَاءَ الْوُتْرُ بِسَعٍ وَمِنْ شَاءَ الْوُتْرُ بِحُسْبٍ وَمِنْ شَاءَ الْوُتْرُ بِثَلَاثٍ وَمِنْ شَاءَ الْوُتْرُ بِوَاحِدَةٍ

۱۷۱۳: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا وتر ضروری ہے جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعات ادا فرمائے جس کا جی چاہے تین رکعات ادا فرمائے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات ادا فرمائے۔

۱۷۱۳: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہے جس کسی کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے (صرف) ایک رکعت پڑھ لیا کرے۔

۱۷۱۵: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: وتر حق ہے۔ جو پانچ رکعات پڑھنا چاہے وہ پانچ رکعات پڑھے جو تین رکعات پڑھنا چاہے وہ تین رکعات پڑھے اور جو ایک رکعات پڑھنا چاہے وہ ایک رکعات پڑھے۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے اشارہ پر اکتفا کرے۔

باب: پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے

متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان
۱۷۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان نہ سلام پھیرتے اور نہ کسی سے گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات یا پانچ رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

۱۷۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْكَوْزِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوُحَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ لِمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ.

۱۷۱۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُذَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعِيْنٍ عَنِ الْوُحَيْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ لِمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَكَمَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۷۱۶: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ سَبْكِيٍّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْتَعِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْوُحَيْرِيِّ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ لِمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْمَأَ بِمَاءٍ.

باب ۱۰۰۲ كَيْفَ الْوُتْرُ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ

الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْحُكْمِ فِي حَدِيثِ الْوُتْرِ
۱۷۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَفْعَلٍ عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ.

۱۷۱۸: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الْوُحَيْرِيُّ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ لِمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَكَمَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ.

۱۷۱۹ حضرت مقسم فرماتے ہیں کہ وتر کی سات رکعات ہیں اور پانچ سے کم نہیں۔ حکم کہتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی تو انہوں نے پوچھا کہ مقسم نے یہ کس سے سنا ہے؟ میں نے کہا مجھے علم نہیں۔ پھر میں حج کو گیا تو وہاں مقسم سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے؟ فرمایا: اُمّ شہ سے سنا ہے۔ عائشہ اور میمونہ سے سنا ہے۔

۱۷۲۰ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعت پڑھتے اور صرف آخری رکعت میں بیٹھا کرتے۔

باب: وتر کی سات رکعت پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۱ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں چار رکعات پڑھتے اور کھڑے ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعات پڑھتے فرماتے۔ بیٹھے اس طرح یہ نو رکعات ہو چکیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز (پڑھنا) شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات پڑھتے اور پھر بیٹھتے اور پھر سلام پھیرتے۔

۱۷۲۲ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نو رکعات پڑھتے تو صرف آٹھوں رکعات میں بیٹھتے اور حمد بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے اور دعا مانگنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔ سلام پھیرتے۔ پھر نو رکعات پڑھتے پڑھنے کے بعد بیٹھ کر (دو بار) اللہ کا ذکر فرماتے، دعا کرتے اور اتنی (اوپر) آواز سے سلام پھیرتے کہ سب سن سکیں۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور ضعیف ہو گئے تو وتر کی سات رکعات پڑھتے تھے ان میں چھ

۱۷۱۹ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ تَيْفَسٍ قَالَ الْوُتْرُ سَبْعٌ فَلَا أَقْلَ مِنْ خَمْسٍ لَقَدْ كُنْتُ ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمْرُو دَكْرَةٌ فَلَمْ لَا أَذْهَبُ قَالَ الْحَكَمُ فَخَجَعْتُ فَلَقِيتُ بِمَقْسَمٍ فَقُلْتُ لَهُ عَمْرُو قَالَ عَنِ الْيَقِيقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مُمُونَةَ

۱۷۲۰ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنُ مُصَوَّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَوْفَى عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَخْلُسُ إِلَّا فِي آخِرِهَا

باب ۱۰۰۳: كَيْفَ الْوُتْرُ بِسَمِعٍ

۱۷۲۱ أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ مُصَوَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ فَلَمَّا أَمْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهَا وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَيَلْزَمُ سَبْعَ تَسْبِيحَاتٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَمْسَ أَنْ يُدَارِمَ عَلَيْهَا مُخَضَّرٌ حَقْلَهُ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ سَمِيعٍ

۱۷۲۲ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْتَرَ بِسَبْعٍ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي النَّائِمَةِ فَيَحْمَدُ اللَّهُ وَتَذْكُرُهُ وَتَدْعُو لَهُ بِتَهْنِئَةٍ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَضَعِي النَّائِمَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَدْعُو لَهُ بِتَهْنِئَةٍ تَسْبِيحَةً بِسَمِعًا ثُمَّ يَضَعِي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا

رکعت میں بیٹھنے کے بعد سلام پھیرنے کے بجائے آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے۔ پھر بیچہ کر دو رکعات ادا فرماتے۔

باب: نور رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا تو آپ ﷺ کو اُٹھا دیتا۔ آپ سلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے وضو کرتے اور اس طرح نور رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ پھر رسول اللہ پر درود بھیجتے پھر دعا کرتے لیکن سلام نہ پھیرتے بلکہ نوں رکعت پڑھ کر دوبارہ بیچہ جاتے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور درود دعا کر کے بعد اُتائی آواز سے سلام پھیرتے کہ میں آواز سنائی دیتی۔ پھر بیچہ کو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۲۴: حضرت زرارہ بن ابی لہی فرماتے ہیں کہ جب سعد بن جشام بن عامر حبشہ ہمارے پاس آئے تو بیان کیا کہ وہ ابن عباس رضی کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ہستی کے متعلق بتاؤں جو اس کراہی پر موجود ہو لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے وتر (رات کی نماز) سے واقف ہے؟ میں نے پوچھا کون؟ فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی چنانچہ ہم اُن کے پاس گئے اُنہیں سلام کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا تو میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو آپ ﷺ کو اُٹھا دیتا۔ پھر آپ ﷺ مسواک کر کے وضو

کَرِ وَصَعْتَ اَوْفَرِ سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّابِقَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ قَبْلِي السَّابِقَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يَبْصِلُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ۔

باب ۱۰۰۳: كَيْفَ الْوُتْرُ بِسَبْعِ

۱۷۲۳: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَدَّةٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا بَعْدَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ وَطَهُورُهُ فَيُصَلِّعُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُهُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَبْصِلُ سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَخْلُسُ فِيهِمْ إِلَّا بَعْدَ اللَّابَةِ وَيَتَخَمَّدُ اللَّهُ وَيَضْطَبُّ عَلَى سَبْعِ صَلَاتٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو فِيهِمْ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يَبْصِلُ السَّابِقَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ حِكْمَةَ تَحْوِهَا وَيَتَخَمَّدُ اللَّهُ وَيَبْصِلُ عَلَى سَبْعِ صَلَاتٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يَسْأَلُهُ ثُمَّ يَبْصِلُ رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ۔

۱۷۲۴: أَخْبَرَنَا وَحِيدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَسْأَلْتُ عَدَّةَ الرِّوَاةِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَسْأَلْتُ عَدَّةَ الرِّوَاةِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ عَائِشَةَ لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَهَا عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ أَلَا أَبْنُكَ يَا عَلِيُّ الْأَرْضِ يَوْمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَتَبَيَّنَ فَسَأَلْنَا عَنْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَا فَلَقَّتْ أَبِيبِينَ عَنْ وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا بَعْدَ لَهْ يَسْأَلُهُ وَطَهُورُهُ فَيُصَلِّعُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُهُ وَيَتَوَضَّعُ وَيَبْصِلُ سَبْعَ

رُكْعَاتٍ لَا يَتَعَدُّ فِيْهَا إِلَّا بِأَيِّ النَّاسِ يَتَعَمَّدُ اللَّهُ
وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَتَهَضُّ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ
يُصَلِّيُ النَّاسِغَةَ فَيَحْلِسُ لِيَتَعَمَّدُ اللَّهُ وَيَذْكُرُهُ
وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا مُّسْمِعًا ثُمَّ يَصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ
وَهُوَ خَالِسٌ قَبْلَكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً بَايُنَ قَلْبَا
أَسْنَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَدَ اللَّحْمِ
أَوْتَرَ يَسْبِقُ ثُمَّ يَصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ بَعْدَ مَا
يُسَلِّمُ فَلْيَلْ يَسْعَا أَيْ تَتَى وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةَ آخِرَ أَنْ يَدَاوِمَ
عَلَيْهَا.

کرتے اور اس طرح نورکعات پڑھتے کہ انھوں میں رکعات میں
ی بیٹھتے۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے 'اُس کی حمد و ثناء بیان کرتے اور دعا
کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے 'سلام نہ پھیلتے' پھر نویں
رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ بیٹھتے اور اس مرتبہ بھی اللہ کی تعریف
بیان کرتے 'اُس کا ذکر کرتے اور دعا کرنے کے بعد اتنی (بلند)
آواز سے سلام پھیلتے کہ ہمیں (آواز) سنائی دیتی۔ پھر چھتر
ہی دو رکعات پڑھتے۔ بیٹے! اس طرح یہ کُل گیا وہ رکعات
ہوئیں لیکن جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا۔
تو آپ ﷺ وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے۔ پھر بیٹھ کر دو
رکعات پڑھتے اور سلام پھیلا دیتے۔ اس طرح بیٹے یہ کُل نو
رکعات ہوئیں۔ نیز آپ نماز شروع کرتے تو آپ کی خواہش
یہی ہوتی کہ اُس پر بیٹھتی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
وتر کی نورکعات پڑھتے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا فرماتے لیکن عمر
زیادہ ہو جانے کے بعد سات رکعات پڑھنے لگے۔ ان کے بعد
دو رکعات بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۷۲۵: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ قَادَةَ
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
سَمِعَهَا تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ يَسْبِقُ رُكْعَاتٍ
ثُمَّ يَصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ فَلَمَّا صَعَتْ أَوْتَرَ يَسْبِقُ
رُكْعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ.

۱۷۲۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی نورکعات پڑھا کرتے تھے پھر دو رکعات بیٹھ کر
پڑھتے۔

۱۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُثَّاعٌ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُؤْتِرُ يَسْبِقُ وَيَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ خَالِسٌ.

۱۷۲۷: حضرت سعد بن ہشام سے منقول ہے کہ انہوں نے اُمّ
المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کے متعلق دریافت کیا تو (اُمّ المومنینؓ نے) فرمایا: آپ
ﷺ ارات کو آٹھ رکعات پڑھنے کے بعد نویں رکعت سے ان
آٹھ رکعات کو طاق بنا دیا کرتے تھے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا

۱۷۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْلَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
سَعِيدٍ يَحْيَى بْنُ مَوْلَى أَبِي هَالِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ ثَابِتٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ وَلَدَهُ عَلَى أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَلَمَّا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانِ رُكْعَاتٍ

وَيُؤْتِرُ بِالنَّاسِغَةِ وَيُصَلِّيُ رَسْمَتَيْهِ وَهُوَ خَالِسٌ مُخْتَصِرٌ۔
فرمایا کرتے۔

۱۷۲۸ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّهُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَتَايَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ بَعْثًا وَجَعَلَتْ۔
۱۷۲۸ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۵ كَيْفَ الْوُتْرِ بِاحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
۱۷۲۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الرَّهْطِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ بِاحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُؤْتِرُ بِهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَصْطَلِعُ عَلَى شَيْبَةِ الْأَنْفِ۔
باب: وتر کی گیارہ رکعت پڑھنے کے طریقہ کا بیان
۱۷۲۹ حضرت مالک صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیارہ رکعت ادا فرماتے جن میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی تھی۔ پھر دائیں نہت پر لیٹ جایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۶ الْوُتْرِ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً
۱۷۳۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْخَوَّازِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا جَمَعَ وَضَعَفَ الْوُتْرَ بِسَعَةٍ۔
باب: تیرہ رکعت وتر پڑھنے کا بیان
۱۷۳۰ حضرت احمد بن حنبلہ رحمہ اللہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تیرہ رکعت ادا فرماتے تھے لیکن جب بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو گئے تو نو رکعت پڑھنے لگے۔

بَابُ ۱۰۰۷ الْقِرَاءَةُ فِي الْوُتْرِ
۱۷۳۱ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَتَايَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أُمَّ مُوسَى سَأَلَتْ بَيْنَ مَخْلُوفٍ وَالنَّبِيَّةِ فَصَلَّى الْغُضَاءَ وَتَخَضَّعَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً الْوُتْرِ بِهَا قَرَأَ فِيهَا بِسْمَةَ اللَّهِ مِنَ الْبَسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا الْوُتْرُ أَنْ أَضَعُ قَدَمِي خَلْفَ وَضَعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِهَا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
باب: وتر میں قرأت کرنے کا بیان
۱۷۳۱ حضرت ابوالقاسم کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ عشاء کی دو رکعت پڑھیں اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورہ نساء کی ایک سو آیات تلاوت کیں۔ پھر فرمایا میں نے اس میں کوتاہی نہیں برتی کہ میں وہیں قدم رکھوں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھے تھے اور وہیں پڑھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔ (جس کی تائید قدم پر چلنے کی ہر گھنٹن سے کی)۔

بَابُ ۱۰۰۸ نَوْءٌ آخَرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ
۱۷۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَتَايَةَ أَنَّ النَّسَّابَ السَّجَافِيَّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتَايَةَ قَالَ
باب: وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان
۱۷۳۲ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورہ اہق سورہ کافرون اور

سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ پڑھتے۔

۱۷۳۳: حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ اہلٰی سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اہلٰی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: مندرجہ بالا حدیث میں شعبہ کے متعلق اختلاف

راویان

۱۷۳۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اہلٰی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے اور سلام کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ پڑھتے ہوئے آخری مرتبہ آواز کو (درا) بلند کیا کرتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبٍ الْأَعْمَشِيُّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ وَفَلْيَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ إِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۷۳۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّائِزِيُّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّائِزِيُّ عَنْ ابْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَبِيعٍ وَطَلْحَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ وَفَلْيَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَافِلَهُمَا خَصَّصَ قِرْوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي نُبَيْلٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُرْعَةَ عَنْ خَصْبِ بْنِ مُسْمٍ عَنْ خَصْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ وَفَلْيَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

بَابُ ۱۰۰۹ ذِكْرِ الْإِحْتِلَافِ عَلَى

شُعْبَةِ قِيَمٍ

۱۷۳۵: أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزَيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ وَفَلْيَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِهَاثَلَاثٍ۔

۱۷۳۶: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہوتا
کی نماز میں سورۃ اہلّیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے تھے پھر
سلام پھیرنے کے بعد: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین مرتبہ
کہتے اور تیسری دفعہ اواز کو ذرا اونچا کرتے۔

۱۷۳۷: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ ہوتا تھا کہ سورۃ اہلّیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھا
کرتے تھے۔ پھر جب سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری مرتبہ (نہایت) گھٹج کر
ادا فرماتے۔

۱۷۳۸: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تھا کہ سورۃ اہلّیٰ سورۃ کافرون
اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۹: ابن ابی بکر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نماز ہوتا تھا کہ سورۃ اہلّیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ
اخلاص کی تلاوت فرماتے۔ پھر نماز پڑھ لینے کے بعد تین دفعہ
سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔

۱۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَبْيِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ
كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُجُوهِ بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَاذِبُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ
لَمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَيَقْرَأُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ
بِالْأَثَرِ زَوَّاهُ مَنْصُورٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ حَرْفًا.

۱۷۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ حَرْبٍ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْمَلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَبْيِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ
بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَاذِبُونَ وَقُلْ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَقَرَعَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا حَرْفًا فِي الْآثَرِ زَوَّاهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
سَلَمَانَ عَنْ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ حَرْفًا.

۱۷۳۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلَمَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَبْيِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى
وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَاذِبُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ زَوَّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ
حُجَّازَةَ عَنْ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ حَرْفًا.

۱۷۳۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
عُذَةُ الْوَارِثُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّازَةَ عَنْ زَيْدٍ
عَنِ ابْنِ الْأَبْيِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَاذِبُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا قَرَعَ مِنَ
الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

باب: حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق

اختلاف کا بیان

۱۷۴۰: ابن ابی ہریرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر نماز میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافروں اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۱: ذکر و سند سے بھی یہی حدیث (۱۷۴۰) کی طرح منقول کی گئی ہے۔

۱۷۴۲: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافروں اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے

اختلاف کا بیان

۱۷۴۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافروں اور سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ کہتے۔

۱۷۴۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

باب ۱۰: اِذْكَرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی

مَالِكِ بْنِ مَغُولٍ

۱۷۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۷۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ دَرٍّ عَنْ أَبِي أَبِي مُوسَى وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ۔

۱۷۴۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

باب ۱۰: اِذْكَرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی شُعْبَةَ عَنْ

قَتَادَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

۱۷۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَا قَوْلُ قَالَ سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

۱۷۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں سورۃ اہلق سورۃ
 کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین
 مرتبہ سُبْحَانَ الْقُدُّوسِ کہتے۔ نیز تیسری دفعہ پڑھتے
 ہوتے (آواز کو دہرا (تہنیت) اُنہی کرتے۔

۴۵ھ حضرت عبدالرحمن بن ابی رضى اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۶۔ حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر کی نماز میں سورۃ اہل کی تلاوت فرمائی۔

۱۷۷۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو کسی شخص نے سورۃ اہل پڑھی۔ (دوران نماز ہی آپ ﷺ کی امامت میں)۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا سورۃ اہل کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ مجھ سے قرآن کو چھینا جا رہا ہے۔

باب: وتر میں دُعا کا بیان

۱۷۳۸ء حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں قنوت کے لیے چند کلمات سکھائے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ "اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ مددیت دے۔"

تَوَلَّوْهُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِيهِمْ سَبَّحَ اسْمَهُ تِلْكَ الْأَعْلَى وَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّجَّارُونَ وَفَلَيْ هُوَ اللَّهُ أَخَذَ إِقْرَاعَ الْفَرْعِ قَالَ
سُحَّانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تَلَاوْهُ وَنَعْمَ فِي الثَّانِيَةِ -

١٤٣٥ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَّارَةَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَرْوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّرُ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَرَبَّكَ الْأَعْلَى
خَالِفَهُمَا سِتَّةَ فُرُوزَاتٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ
بِأَرْوَى عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي حَصِينٍ.

١٢٦- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَزَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِيسَى بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِسَبِّحِ
اسْمِهِ رَبِّتِ الْأَعْلَى قَالَ تَوَعَّدُ لِرَحْضِي لَا أَعْلَمُهُ أَحَدٌ
قَالَ شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ.

ع ٤٣٤: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَحُلٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَالَ رَحُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ نَعْيَهُمْ حَالِيهَا.

بَابُ ١٠١٣ الدُّعَاءُ فِي الْوُتْرِ

١٤٣٨- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوَابُ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخُرَّاءِ قَالَ قَالَ الْحَسُّ بْنُ عَلِيٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَكَ

جنہیں تو نے ہدایت بخشی مجھے ان لوگوں کے ساتھ عافیت عطا فرما
جنہیں تو نے عافیت بخشی میری ان لوگوں کے ساتھ تہبائی فرما
جن کو تو نے تہبائی عطا کی مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے
مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے کیونکہ تو ہی
فیصلہ کرنے والا ہے نہ کہ تجھ پر فیصلہ کیے جاتے ہیں۔ جس کے
ساتھ تو دوستی کرے وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا اور تو بڑا با برکت اور
عظیم تر ہے۔“

۱۷۴۹۔ حضرت حسن بن علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لیے مندرجہ بالا دعا سکھائی۔ اللّٰهُمَّ
اٰهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَتَارِكُ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَتَوَلَّيْ
فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَفِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ لِاَنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا
تَقْضِيْ عَلَيْنَا وَانَّهُ لَا يَدُلُّ مِنْ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ۔

۱۷۵۰۔ حضرت علیؑ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
وَاٰهْدِنِيْ یعنی: "اے اللہ میں تیرے وعدے سے تیری رضا کی
تیرے عذاب سے تیری عافیت کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا
ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء بیان نہیں کر سکتا۔ تو ہی ہی ہے جیسے تو نے
خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔“

باب: وتر میں بوقتِ دعا کے قنوت ہاتھ نہ اٹھانا

۱۷۵۱۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا
استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔ شہد
کہتے ہیں میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے

اَقُولُھُمْ یٰ اُوْثِرُ یٰ الْقَوُوْتُ اللّٰھُمَّ اٰھْدِنِیْ فِیْمَنْ
ھَدَیْتَ وَتَوَلَّیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَتَارِکُ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَفِیْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ لِاَنَّكَ
تَقْضِیْ وَلَا یَقْضِیْ عَلَیْكَ وَانَّهُ لَا یَدُلُّ مِنْ وَاِلَیْكَ
تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

۱۷۴۹۔ اٰخَرُنَا مُحَمَّدٌ نُّ سَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِيْنَ وَهْبٍ
عَنْ یَحْيٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذِیْہُ الْکَلِمَاتُ یٰ اُوْثِرُ قَالَ
فَی اللّٰھُمَّ اٰھْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَتَارِکُ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ
وَتَوَلَّیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَفِیْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ لِاَنَّكَ تَقْضِیْ
وَلَا یَقْضِیْ عَلَیْكَ وَانَّهُ لَا یَدُلُّ مِنْ وَاِلَیْكَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا
وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ۔

۱۷۵۰۔ اٰخَرُنَا مُحَمَّدٌ نُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسَرِّکَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَیْمَانُ بْنُ خُرَیْبٍ وَهَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَرَارِیِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُوْزَمِیِّ بْنِ الْخُوْزَمِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ حَلِیْبٍ
اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وَفِیْہِ کَلِمَہٌ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِرِصَالِکَ مِنْ سَعَطِکَ وَبِسَعَا قَلْبِکَ مِنْ غَوْرِکَ وَانْعُوْذُ بِکَ
مِنْکَ لَا اُحْیِیْ لَئِنْ کَانَ اَمْرٌ مِّمَّا کَتَبْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔

بَابُ ۱۰۱۳ تَرَکَ رَفْعَ اَیْمَیْنِ فِی الدَّعَاۃِ فِی الْوُتْرِ

۱۷۵۱۔ اٰخَرُنَا مُحَمَّدٌ نُّ بَشَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبَنْجَیِّ عَنْ اَنَسٍ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ

فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِمْسِقَاءِ فَإِنْ شُعْبَةُ
فَقُلْتُ لِإِنِّي أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ فَإِنْ سُبْحَانَ
اللَّهِ۔

خود یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مسند میں ہے؟ فرمایا ہاں!
سبحان اللہ میں کہہ کر رہا ہوں کہ (ہاں) سنی ہے۔ اس پر شعبہ بھی
کہنے لگے سبحان اللہ!

بَابُ ۱۰۱۳ قَدْرُ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ
۱۷۵۲ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَيْسٌ قَالَ
خَذَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَدِيَّةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي رَحَلَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً فِيمَا بَيْنَ
تَنْ يَتَوَرَّعُ مِنْ صَلَاةِ الْبُحْتَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ يَوْمِي
رُكْعَتِي الْفَجْرِ وَبِسُجْدَةٍ قَدْرًا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ حَمْدُ اللَّهِ

باب: وتر کے بعد سجدہ کی طوالت کا بیان

۱۷۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عشاء کی نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد فجر کی نماز تک
گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور یہ فجر کی دو سنتوں کے علاوہ
ہوتی تھیں۔ نیز آپ ﷺ کا سجدہ کا سجدہ طویل ہوتا تھا چھٹی ویر میں
کوئی شخص یہاں آیات تک کی تلاوت کر سکتا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۵ التَّسْبِيحُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُتْرِ
۱۷۵۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤَيِّرُ
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ نَعْدُ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا

۱۷۵۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص
پڑھا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ بلند آواز
سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۴ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ عَنِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ثَرِيٍّ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَيِّرُ بِسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ وَيَقُولُ نَعْدُ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ حَالِفَهُمَا أَوْ يُعِيْمُ قِرْوَاهُ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ۔

۱۷۵۴: مذکورہ سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

۱۷۵۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

۱۷۵۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون

اور سورہ اخلاص تلاوت فرماتے اور جیسو اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین دفعہ اُوٹھی آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَيِّرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نُعَيْمٍ أَلَسْتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ وَمِنْ قَابِيسِ بْنِ يَزِيدَ وَأَلَسْتُ أَصْحَابَ سُفْيَانَ عُلْدَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِخَبَرِي مِنْ سَعِيدِ الْقَعْقَانِ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَجِيعُ بْنُ الْكَعْبَرِ ثُمَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثُمَّ أَبُو نُعَيْمٍ ثُمَّ الْأَسْوَدُ فِي هَذَا الْخَبَرِ وَزَوَّاهُ خَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ عَنْ رَبِيعٍ فَقَالَ يُمَدُّ صَوْتُهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ۔

۱۷۵۶ حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے: سورہ اعلیٰ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص۔ جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ: سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کھینچ کر اُوٹھی کرتے۔

۱۷۵۶ أَخْبَرَنَا خَرِيرُ بْنُ بُوْنَسٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَرِيرُ قَالَ سَمِعْتُ رَبَّنَا يُحَدِّثُ عَنْ قَدْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُمَدُّ صَوْتُهُ فِي الثَّالِثَةِ يَمْ تَرْفَعُ۔

۱۷۵۷ حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورہ اعلیٰ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے۔

۱۷۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّغَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا قَرَأَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ أَرْبَعَةَ مَرَّاتٍ۔

۱۷۵۸ حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں اور پھر آگے باقی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۷۵۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَدَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَيِّرُ وَتَأْتِي الْخَبِيثُ.

باب: وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل

پڑھنا جائز ہے

۱۷۵۹ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے جن میں سے دو رکعات کھڑے ہو کر پڑھتے وتر بھی انہی میں ہوتا۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور جب ان رکعتوں میں رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرتے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر کی اذان سننے تو دو نیکی کی رکعات ادا فرماتے۔

باب: فجر کی سنتوں کی حفاظت

کامیاب

۱۷۶۰ حضرت عائشہ صدیقہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل کی دو رکعات اور عصر سے پہلے کی چار رکعات میں کبھی تاخیر نہیں فرماتے تھے۔

۱۷۶۱ حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے کی چار اور فجر سے پہلے کی دو رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

بَابُ ۱۶۰ الْبَاحَةِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْوُتْرِ

وَبَيْنَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۷۵۹ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُسَيْطٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَرْثَدِ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ نَخْعٍ فِي أَبِي حَنِظَلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ عَنِ صَلَافَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَبْسُجُ رَكْعَاتٍ قَائِمًا يُؤَيِّرُ فِيهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَإِذَا أَوَدَّ أَنْ يُرَكِّعَ فَلَمْ يَرْكُوعَ وَتَسْتَدَّ وَتَقُولُ ذَلِكَ بَعْدَ الْوُتْرِ فَإِذَا سَمِعَ بِدَايَةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يَرْكُوعَ وَرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

بَابُ ۱۷۰ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۷۶۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْثُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الطُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَالِفَهُ عَائِمَةُ أَصْحَابُ شُعْبَةَ مَنْ رَوَى هَذَا الْخَبِيرُ فَلَمْ يَذْكُرُوا مَسْرُوفًا.

۱۷۶۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُ أَرْبَعَ قَبْلَ الطُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَرُ عَدَا وَخَبَرْتُ عُثْمَانَ بْنَ مَرْثُوفٍ حَطَّ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَاهُ.

۱۷۶۲: أَحْبَبْنَا هَرُونَ بْنَ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَسَّامٍ عَنْ عَابِثَةَ عِیِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَغَعْنَا الْفَجْرَ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۱۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ سے فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جا نے سے قبل دو پہلی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

باب ۱۸: اَوْقَتِ رَغَعَتِي الْفَجْرِ

۱۷۶۳: أَحْبَبْنَا قَبِيْظَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبُ عَنْ نَافِعٍ عِیِ النَّبِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ خُصْفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَغَعَ رَغَعَتَيْنِ قُلَّ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۷۶۳: حضرت طلحہ سے فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو پہلی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

۱۷۶۴: أَحْبَبْنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عِیِ النَّبِيِّ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَحْبَبْتُ خُصْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَغَعَتَيْنِ.

۱۷۶۴: حضرت طلحہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی روشنی نظر آنے پر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

باب ۱۹: الْإِضْطِجَاعِ

۱۷۶۵: أَحْبَبْنَا عُمَرُو بْنُ مُصَوَّبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِیَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عِیِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَحْبَبْتُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَّحَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأَوَّلَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَحَحَ رَغَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قُلَّ صَلَاةِ الْفَجْرِ نَعْدَ أَنْ يَسْتَنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَصْطَلِعُ عَلَى بَيْتِهِ الْأَيْمَنِ.

باب: فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

۱۷۶۵: حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر سکوت اختیار کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں جانب دو رکعات ادا فرماتے۔ یہ دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے اور فجر کے طلوع ہونے کے بعد ہوتیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے۔

باب ۲۰: دَعَا مَنْ تَوَكَّلَ

۱۷۶۶: أَحْبَبْنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عِیِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

باب: جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر چھوڑ دے

۱۷۶۶: حضرت عبداللہ بن عمر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمایا فلاں کی طرف مت جہاں پہلے رات کا

عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۱۷۶۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید اللہ فلاں کی طرح مت کرنا جو پہلے رات کو عبادت کیا کرتا تھا لیکن بعد میں ترک کر دی۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِنْ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَهَرَفَ يَقَامُ اللَّيْلَ.
۱۷۶۷: أَخْبَرَنَا الْفَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي حَبْشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ قُزَّاهٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ بِأَعْبَادِهِ مِنْ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَهَرَفَ يَقَامُ اللَّيْلَ.

باب: فجر کی رکعات

کا وقت

۱۷۶۸: حضرت حصہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعت انتہائی خفیف (ہلکی) پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۶۹: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پہلی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۲۱ وَقْتُ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرُ

الِإِغْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ

۱۷۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسْرٍ قَالَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَخْرِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَيْبَةَ عَنْ خُصْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.
۱۷۶۹: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ نُسَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ قُتَيْبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمرَ قَالَ حَدَّثَنِي خُصْفَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَكِّعُ رُكْعَتَيْ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْأَقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْخَدِيعِيُّ عَبْدًا حَقًّا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۱۷۷۰: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پہلی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ عَنْ خُصْفَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَكِّعُ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالصَّلَاةِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۷۷۱: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ

۱۷۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۲: اس سند سے بھی پہلے والی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۷۷۳: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز (فرض) سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۴: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے دو ہجدے کرتے۔ (یعنی دو رکعات ادا فرماتے)

۱۷۷۵: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔

۱۷۷۶: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ہو جاتی تو رسول اللہ ﷺ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرماتے۔

يَعْنِي اِنَّ حَمْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَتَالَعُ عَنْ اَبِي عُمَرَ عَنْ خُفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۷۷۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصَوَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَسْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي تَالَعٌ أَنَّ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ خُفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْصٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ تَالَعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي خُفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيُ قَبْلَ الصُّبْحِ رُكْعَتَيْنِ۔

۱۷۷۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَتَانَا إِسْحَاقُ بْنُ الْقُرَظَبِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَتَانَا تَالَعٌ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ خُفْصَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُوذِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۵ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ خُفْصَةَ عَنْ تَالَعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ خُفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَتَانَا أَبُو الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي تَالَعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ خُفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْإِذَاانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَتَلَا الصُّبْحَ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ الصَّلَاةُ۔

۱۷۷۷: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے ملکی پھٹکی دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۷۸: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اللہ ﷺ دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

۱۷۷۹: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد ملکی پھٹکی دو رکعات کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۸۰: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں کہ جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جا چکی ہوتی تو نماز کے لیے (فجر نماز) ہانے سے پہلے رسول اللہ ﷺ ملکی پھٹکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۸۱: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے اور فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۲: حضرت حصہ میں فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی روشنی کا احساس ہوتا تو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ملکی پھٹکی رکعات پڑھا

۱۷۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي حَفْصَةُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قُلُوبَ الْفَجْرِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

۱۷۷۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نَوْدِيَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ رَكَعَ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قُلُوبَ الْفَجْرِ بِالنَّصَاءِ وَرَوَى سَالِمٌ عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ۔

۱۷۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَدْلُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَلِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ قُلُوبَ الْفَجْرِ وَهَلْكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

۱۷۸۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ غَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَابْنِ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَصْبَحَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ۔

۱۷۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ نَحْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

کرتے تھے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْفَجْرِ وَالْأَقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

۱۷۸۳: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور رکوع کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ پھر فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِشَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكَعَةً يُصَلِّي ثَمَانٍ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَوُزُّ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَلَسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ قَامَ فَرَجَعَ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْأَقَامَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۸۵: حضرت حصہؓ فرماتی ہیں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتیں اذان سننے کے بعد پڑھتے اور انہیں خفیف پڑھا کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

۱۷۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُعْمَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّامٌ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْآذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

۱۷۸۶: حضرت سابع بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شرح حضری کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پاک کا توسد (تکیہ) نہیں کرتا۔

۱۷۸۶: أَخْبَرَنَا مُؤَدَّبُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبَاتَا يُونُسَ عَنِ الْوُفْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ شُرَيْحًا الْحَضْرَمِيَّ ذَكَرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ۔

باب: کوئی روز تہجد پڑھتا ہو لیکن غلبہ نیند کی وجہ سے کبھی

بَابُ ۱۰۲۲ مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَعَلَيْهِ عَلَيْهَا النَّوْمُ

نہ پڑھ سکے

۱۷۸۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت نماز ادا کرتا ہو (نوافل اور تہجد) پھر وہ شخص نیند آنے کی وجہ سے (کسی روز) نہ پڑھ سکے تو اللہ عزوجل اس شخص کو نماز کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اس شخص کا سوا اور آرام کرنا صدقہ بن جائے گا۔

۱۷۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أُخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَمْرٍ أَوْ يَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَفَعَلَهَا عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا حَسَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَإِنْ نَوْمُهُ صَلَاحٌ عَلَيْهِ۔

هَبْ ۱۰۳۳ اَسْمُ الرَّجُلِ الرَّضِيِّ

١٤٨٨ أَخْبَرَنَا التَّوَدَادُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْبَانَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَظِيمٍ الرَّائِزِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكْبَرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جَسَمٍ عَنِ الْأَسْوَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُرَيْشَةَ كَأَنَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ
ضَلَاةٌ ضَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ ضَامَةً عَلَيْهَا كَانَ ذَلِكَ ضِدَّةً
تَصْطَلِقُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَتَحْتَبُ لَهُ آخِرَ صَلَاتِهِ.

٤٦٩ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي
سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ (إِسْرَءِيلُ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ نَحْوَهُ قُلٌّ أَوْ لَوْ أَنَّ الْوَحْشَ أَبُو جَعْفَرٍ
(إِسْرَءِيلُ) لَاسْتَفْتَى فِي الْغُلَيْنِ.

بَابُ ٢٣ • اَمِنْ اَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ

يُنَوِّى الْقِيَامَ فَنَامَ

٤٩٠. أَحْرَنًا هَرُونَ مِنْ غَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَاهِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ عُمَيْدَةَ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَفْفَةَ عَنْ
أَبِي الْقَرَاءِ يُنْعَلُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ أَتَى لِزَامَتِهِ وَهُوَ يَتَوَى أَنْ يَفْرَمَ بَصُرَتِي مِنَ اللَّيْلِ
فَعَلِمْتُهُ عَنَاءَهُ حَتَّى أَصَحَّ كُفْتُ لَمْ أَتَوَى وَثَمَانَ
رُفْهُ مَذْفَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَوْحِ عَرْوَةٍ حَالِقَةٍ سُبُلَانِ.

عَنْ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَقْلَةَ عَنْ أَبِي زَرٍّ أَيْ الدَّرْدَاءِ مَوْفُوقًا.

بَابُ ۱۰۴۵ كَمْ يُصَلِّي

باب: رضی (نامی شخص) کے متعلق

۱۷۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص رات میں نماز پڑھتا ہو پھر وہ شخص سو جائے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ عمل صحت ہوگا۔ خداوند تعالیٰ کا اور اس شخص کے واسطے ثواب کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۸۹ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر اسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے متعدد جہاں روایت میں مذکور ہے۔ حقائق اہم انسانی حقائق نے فرمایا اس روایت کو، ان میں ایک راوی ابو جعفر زانی ہے جو کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں قوی نہیں ہے۔

باب: کوئی شخص اپنے بستر پر رات میں بیدار ہونے کی

نیت سے آیا لیکن نیند آگئی اور بیدار نہ ہو سکا

۱۰۷ حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بستر پر آئے (سوئے کی جگہ سے) نینک وہمض رات میں بیدار ہونے کی جگہ سے اٹھے اور نماز پڑھنے کی نیت سے آئے پھر اس شخص کو نیند آجائے صبح کے وقت جبکہ تو اس شخص کی نیند کا اجر وثواب ہوگا اور اس شخص کا سونا ایک صدقہ ہوگا اسکے پروردگار کی جانب سے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حبیب بن ابی ثابت کی حضرت سفیان ثوری راوی نے مخالفت کی ہے۔

۹۱ء مذکورہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کا قول منقول ہے۔

باب: اگر کوئی شخص غیند یا مرض کی وجہ سے رات میں

نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر

رکعت ادا کرے؟

۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یا مرض کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں بارہ رکعت پڑھتے تھے۔

باب: جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ

دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟

۱۷۹۳: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رات میں اپنا وظیفہ کا کچھ حصہ یا پورا وظیفہ نہ پڑھ سکے اور اس طریقہ سے وہ شخص سو جائے پھر نماز فجر سے لے کر ظہر کے وقت تک اس کو پڑھ لے تو گویا اس شخص نے رات میں ہی پڑھ لیا یعنی اس شخص کے واسطے اس طرح کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۹۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفہ یا رات کے ایک حصہ سے سو جائے پھر اس شخص کو نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک پڑھ لے تو گویا اس شخص نے رات ہی میں پڑھ لیا (یعنی رات میں وہ وظیفہ وغیرہ پڑھنے جیسا اس کو ثواب ملے گا۔)

۱۷۹۵: حضرت عمرؓ نے روایت نقل فرمائی اور فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور پھر وہ شخص سورج کے زوال سے وقت ظہر تک اس کو ادا کر لے تو گویا کہ وہ وظیفہ وغیرہ قضاء نہ ہوا یا اس نے وظیفہ پالیا۔

مَنْ نَامَ

عَنْ صَلَوةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعٌ

۱۷۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ قَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَهْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُرَيْشَةَ بْنِ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ الْفَجْرِ يَتِمُّ عَشْرَةَ رُكْعَةً. باب ۱۰۲۶ مَتَّى يَقْضِي مَنْ نَامَ عَنْ جُزْئِهِ

مِنَ اللَّيْلِ

۱۷۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ جِهَابٍ أَنَّ السَّيِّدَ بْنَ يَزِيدَ وَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ جُزْئِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ قَرَأَةٍ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الظُّهْرِ حُجِبَ لَهُ كَاتِبَتَا قَرَأَةٍ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمُورٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ جُزْئِهِ أَوْ قَالَ جُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ قَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبْنَا قَرَأَةً مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ذَكْوَةَ ابْنِ الْحَضَرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ لَمْ يَجُزْئِهِ مِنَ اللَّيْلِ قَرَأَهُ جُزْئًا فَرَزَّ الشَّمْسُ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْهَهُ أَوْ كَاتِبَهُ أَفْرَسَهُ رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوَّافٍ مَوْفُوقًا.

۱۷۹۶: حضرت حمید بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ جس کسی کا رات کا عقیدہ تھا وہ پاس پھر اس کو نماز ظہر سے قبل پڑھ لے تو (اس عمل کا ثواب) رات کی نماز کے برابر ہوگا۔

باب: نماز فرض کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث

۱۷۹۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ بارہ رکعات پڑھے تو اللہ عزوجل اس شخص کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعت نماز عصر کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۷۹۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث جیسی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جو شخص ہر دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنائے ہیں۔

۱۷۹۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَنْ قَرَأَهُ وَرَدَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلَاةٍ قَلَّ الظُّهْرُ فَلْيَأْتِ تَعْدِيلَ صَلَاةِ اللَّيْلِ۔

ہکب ۱۰۲۷: ثَوَابُ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً يَوْمَ الْمَكْتُوبَةِ

۱۷۹۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُصَوِّدٍ بْنُ خَنْفَرٍ النَّبَسِيُّ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعِينَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَتْ عَلَى الثَّنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْنَمَا قَلَّ الظُّهْرُ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْإِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَلَّ الظُّهْرُ۔

۱۷۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْحَاقُ بْنُ سَلَمَانَ الرَّائِزِيُّ عَنِ الْمُعِينَةِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي رِيحٍ عَنْ عَائِشَةَ وَصِيَّ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَتْ عَلَى الثَّنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْنَمَا قَلَّ الظُّهْرُ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْإِشَاءِ وَرُكْعَتَيْنِ قَلَّ الظُّهْرُ۔

۱۷۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَذَّانٍ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَجَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلِهِ يَوْمَ الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۰: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم نماز جمعہ سے قبل بارہ رکعات پڑھتے ہو اس سلسلہ میں تم نے کیا بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عبد بن ابی سفیان سے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بارہ رکعات رات اور دن میں پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس شخص کے واسطے جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۱۸۰۱: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دن میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں ایک گھر مقرر فرمادیتے ہیں۔

۱۸۰۲: حضرت یحییٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت مقام طائف میں پہنچا تو حضرت عتبہ بن ابی سفیان کو موت کے عالم میں پایا اور میں نے دیکھا کہ (موت کی آفت کی پہلے سے) وہ بے قراری کے عالم میں ہیں۔ میں نے کہا کہ تم تو بھلے آدمی ہو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میری بہن حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یا رات میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۱۸۰۳: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات اس کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان تعمیر کرے گا۔

۱۸۰۴: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۱۸۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْرَاجِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُعْمَدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَزِيحُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ كَتَبْتُ عَشْرَةَ رُكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنِّي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَزَحَ يَتْنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي النَّوْمِ وَالْيَلَةِ يَسُوهُ الْمَكْحُورَةَ يَتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ يَتَى فِي الْحَبْدِ.

۱۸۰۱: أَخْبَرَنِي يُوْبُ بْنُ مُعْمَدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعْوَبُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنَسَةَ بِنِ ابْنِ سَلَمَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ يَتْنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً يَتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ يَتَى فِي الْحَبْدِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنَسَةَ.

۱۸۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَيْدَةَ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسَةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنَسَةَ بِنِ ابْنِ سَلَمَانَ وَهِيَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهَا جُرْعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرَنِي أَخِي أُمَّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى يَتْنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً بِاللَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ يَتَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ يَتَى فِي الْحَبْدِ حَقَّقَهُ أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ.

۱۸۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ فِي مَعْجَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مِجَنِّي قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنِ ابْنِ سَلَمَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى يَتْنِي عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ يَتَى اللَّهُ لَهُ يَتَى فِي الْحَبْدِ.

۱۸۰۴: أَخْبَرَنَا رُوَيْعُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بارہ رکعات ہیں جو شخص ان کو پڑھے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات عصر کی نماز سے قبل اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۵: حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی بارہ رکعات پڑھے تو اس کے واسطے (مندر و محل) جنت میں ایک مکان بنادے گا (دو رکعت اس طرح ہیں) چار رکعات ظہر سے قبل اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے قبل اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۶: حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں ملاوتمزد فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

احمد بن ابی خالد کی بابت اختلاف کا بیان

۱۸۰۷: حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جس آدمی نے رات اور دن میں بارہ رکعات پڑھیں

قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ بْنُ مَرْثُومٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ صَلَواتِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْخَبَةِ أَوْ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْغَضْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۸۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ السَّيِّدُ نَوَازِي قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُلَيْبٌ عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ الْمُسَيَّبِ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَواتِ النَّبِيِّ ﷺ عَشْرَةَ رَكْعَةً نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْخَبَةِ أَوْ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْغَضْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلَيْبٌ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ قَالَ آتَانَا وَخَبَرَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِيسَى أَجَلِيٍّ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِسُورَةِ الْمُكُونَةِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْخَبَةِ أَوْ لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْنَا فِي الْغَضْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ۔

باب ۲۸: الْإِخْتِلَافُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِي خَالِدٍ

۱۸۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِزْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرَازٍ قَالَ آتَانَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۰۸۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے رات اردن میں بارہ رکعت ادا کی علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

۱۸۰۹۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت ادا کرے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۰۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۱۸۱۱۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۲۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے گا تو اسے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۳۔ اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

نِي رَافِعٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يَسْتِي لَهُ نَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْمُسَبِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يَسْتِي لَهُ نَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَجَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُسَبِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يَسْتِي الْمَكُونِيَةِ بِنِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يَرْفَعُهُ حُصَيْنٍ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَشْرَةٍ وَبَيْنَ الْمُسَبِّبِ دُكْوَانٌ۔

۱۸۱۰ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نَحْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَبِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ دُكْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يَسْتِي لَهُ نَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۱ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً يَسْتِي الْقَرِيبِيَةِ إِلَى اللَّهِ لَهُ أَوْ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى يَسْتِي عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ يَسْتِي اللَّهُ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۳ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نَحْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى
فِي يَوْمِ الْفَتْحِ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَيَّسَ لَهُ يَسْتُ فِي الْحَبِيبَةِ.

۱۸۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن
میں بارہ رکعات پڑھے گا علاوہ فرض کے اس کے واسطے ایک گھر
جنت میں بنایا جائے گا۔

۱۸۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا
يُحْيَى بْنُ يَسَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمِ بَيْتِ عَصْرَةَ
رَكْعَةً بَيَّسَ الْقَرِيبُ بَيْتَ اللَّهِ لَهُ يَسْتُ فِي الْحَبِيبَةِ قَالَ أَبُو
عَلِيٍّ رَحِمَنِي هَذَا خَطَأٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَعِيفٌ هُوَ
أَبُو الْأَصْطَخَانِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْفَعْدِي عَنْ أَبِيهِ بَيَّسَ
هَذَا الْوَجْهَ بِعَبْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقْلَمُ بِهِ كُفْرًا.

۱۸۱۵: حضرت حسان بن عطیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جس وقت
حضرت عیسیٰ رحمہ اللہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ تڑپ رہے تھے۔
لوگوں نے ان سے کہا کہ (یعنی ان کو تسلی دی) انہوں نے کہا کہ
میں نے حضرت اُمّ حبیبہ رحمہا اللہ سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر
سے قبل چار رکعات پڑھے۔ اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد
پڑھے تو اللہ عز و جل دوزخ پر اس کا گوشت حرام فرما دے گا۔
چنانچہ جب سے میں نے یہ بات سنی تو اس وقت سے میں نے ان
رکعت کو نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۵: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا
وِثَامُ بْنُ فَطَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَفْعَى عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ
حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ لَمَّا رُؤِيَ بَعْثُهَا جَعَلَ يَصُورُ فَيَقِيلُ
لَهُ فَقَالَ لَمَّا رَأَى سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعَ
بَعْدَهُ أَحْرَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى اللَّهِ قَدْ تَرَكْتَهُنَّ
مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ.

۱۸۱۶: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں کہ ان کے حبیب
حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جو بندہ
مسلمان چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے گا تو کبھی دوزخ کی
آگ خدا نے چاہا اس کو نہیں لگے گی۔

۱۸۱۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْغَلَاءِ بَنِي هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُبَيْسَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو ثَوْبٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ
الْقَشْنَفِيِّ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أُحْمَسُ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
عَبِيبَةَ أُمَّ الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا أَنَّ
مَا مِنْ عِلْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ

قَسَسَ وَجْهَهُ النَّارَ أَنْكَرَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۱۷: أَحَبُّنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ
أَبْنُ مُعْتَمِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ
أَبْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُسَيْفَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَلَّ الظُّهْرِ
وَأَزِيدَنَا بَعْدَهَا عَرْمَتُهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۸: أَحَبُّنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعْتَمِدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُسَيْفَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيدُ إِذَا فُرِيَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ
حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَقْرَبَ إِلَيْكَ وَلَمْ يَكُنْهُ وَإِذَا
حَدَّثَنَا بِهِ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَلَّ
الظُّهْرِ وَأَزِيدَنَا بَعْدَهَا عَرْمَتُهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُسَيْفَةَ شَيْئًا۔

۱۸۱۹: أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ
بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ عَنْ مُعْتَمِدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا
قَرَأَ بِهَ النُّمُوتِ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ
بِسُتِّ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ خَالَفَ عَلَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَلَّ الظُّهْرِ وَأَزِيدَ
بَعْدَهَا عَرْمَتُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ۔

۱۸۲۰: أَحَبُّنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتِيبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ عُسَيْفَةَ
بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ قَلَّ الظُّهْرِ وَأَزِيدَنَا
بَعْدَهَا لَمْ تَمْسُ النَّارُ۔

۱۸۱۷: حضرت ام حبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات
پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عز و جل اس کو
دوزخ پر حرام فرما دے گا۔

۱۸۱۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۱۹: حضرت محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ جس وقت ان
کی وفات کا وقت نزدیک آ گیا تو ان کو بہت زیادہ بے قراری
ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے حضرت ام حبیہ رضی اللہ عنہا نے
حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا جو شخص نماز ظہر سے قبل کی نماز کی (پابندی سے) حفاظت
کرسے اور اسی طرح سے نماز ظہر کے بعد کی چار رکعات کی
حفاظت کرے تو خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

۱۸۲۰: حضرت ام حبیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار
رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اس کو
دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

(۳۱)

کِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کے متعلق احادیث

باب: موت کی خواہش سے متعلق احادیث

بَابُ ۱۰۴۹ تَمَنَّى الْمَوْتِ

۱۸۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر آدمی نیک ہے تو شاید وہ شخص زیادہ نیکی کرے (یعنی اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے) اور اگر وہ شخص برا آدمی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص برائی سے توبہ کر لے (بہر حال اس شخص کے واسطے زندہ رہنا بہتر ہے)۔

۱۸۲۱ أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِبًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَنْتَعِبَ۔

۱۸۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک آدمی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص نیک عمل کرے اور زیادہ جہاد کے کام کرے اور اگر شخص برا ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص کدے سے توبہ کرے۔

۱۸۲۲ أَخْبَرَنَا غَيْرٌ مِنْ غُضَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ حَبَّشَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِبًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَبْزِدَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَنْتَعِبَ۔

۱۸۲۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یہ اس آفت و مصیبت کی وجہ سے جو کہ اس شخص کو دنیا میں پہنچی لیکن اس طریت سے کہ اسے اندھا سمجھ کر اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا بہتر میرے واسطے موت بہتر ہو۔

۱۸۲۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ أَبُو دُرَيْجٍ عَنْ حَبَّشَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ بَصَرٍ مَوْلَىٰ بَوْبِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ يُتَقَالِي النَّفْسَ الْخَبِيثَ مَا حَاطَتْ الْخَيَاةُ خَيْرًا لِي وَلَوْ قُتِلْتُ إِذَا حَاطَ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۳ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے پاس آفت دمصبہ کی وجہ سے اگر موت کی تمنا کرنی ہی ہو تو یوں کہے اسے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

۱۸۲۳ أَحْمَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ أَحَدُكُمْ الْيَوْمَ إِلَّا بِصِرٍّ يَرَى بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَدْرِي مَتَى يَمُوتُ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّي مَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

باب: موت کی دُعا مانگنے سے متعلق

۱۸۲۵ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم وک مرنے کے واسطے دعا مانگا کرو اور نہ تم موت کی تمنا کرو اور اگر تم ضروری دعا مانگنا چاہو تو اس طرح سے دعا مانگو اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھنا کہ جب تک میرے واسطے زندگی بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

بَابُ ۳۰ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ
۱۸۲۵ أَحْمَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَزَلٍ أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ كَهْلَانَ عَنْ لُحَيْجَاحَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ لُبَيْبِ بْنِ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا بِالنُّبُوتِ وَلَا تَسْتَوِفُوا فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَهٗ بِدُعَايِ الْيَوْمِ اللَّهُمَّ أَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفِّي مَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۶ حضرت قیس جزیری سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب بن ارت کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات اونگھ لکوا لیے وہ فرمانے لگے اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع نہ فرمایا ہوتا تو میں دعا مانگتا موت کی سختی اور تکلیف سے (نجات کی)۔

۱۸۲۶ أَحْمَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى حَبَابٍ وَقَدْ اخْتَوَى فِي بَطْنِهِ سِتْرًا وَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَأِ أَنْ تَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ۔

باب: موت کو بہت زیادہ دیا وکر کرنے سے متعلق

۱۸۲۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لذتوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو کاٹ ڈالنے والی چیز کو بہت زیادہ دیا وکر کرو۔

بَابُ ۳۱ الْكَثْرَةُ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ
۱۸۲۷ أَحْمَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ح وَأَحْمَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُسَاوِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ قَالَ أَنَسُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْثَرُوا وَذَكُرُوا هَادِمِ اللَّذَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مُحَمَّدٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ بِي أَبِي شَيْبَةَ

۱۸۲۸: اُمّ المؤمنین سلمہ بنت جحش سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگ کسی مردے والے شخص کے نزدیک آؤ تو اچھی بات کہو (یعنی بخشش کی دعا مانگو) کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں پس جس وقت میرے شوہر ابوسلمہ کی وفات ہوگئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: اے خدا میری مغفرت فرمادے اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما دے اور اسکے بعد ہم کو اس سے بہتر عطا فرما۔ تو اللہ عزوجل نے ان سے (ساتھ شوہر سے) عہدہ اور بہتر (شوہر) رسول کریم ﷺ عطا فرمائے۔ (بخاری الحدیث)

۱۸۲۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرْيُوفَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُوَسِّوْنَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ فَإِنْ قُلِيَ اللَّهُمَّ الْغُفْرَانَ وَلَمْ وَأَغْفِيْهِ مِنْهُ غُفِيَ عَسَنَةً فَأَغْفِيْهِ اللَّهُ غَوْ وَحَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: میت کو موت کے وقت سکھانا

بَابُ ۱۰۳۲ تَلْقِيْنُ الْمَوْتِ

۱۸۲۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مردوں کو سکھلاؤ (یعنی جو کہ موت کے قریب ہوں ان کو موت سے قبل کلمہ وغیرہ کی تلقین کرو)۔

۱۸۲۹ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عَرْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا سَجْدَةَ وَأَنَا تَابَةَ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرْبَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَجْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقُولُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۱۸۳۰: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۸۳۰ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَدْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ صَبِيئَةَ عَنْ أَبِيهِ صَبِيئَةَ بِنْتُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُولُوا خَلِّعْكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب: مومن کی موت کی علامت

بَابُ ۱۰۳۳ عَلَامَةُ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

۱۸۳۱: حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مومن کی ۷۰ علامتیں ہیں۔

۱۸۳۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُثَنَّى بِي سَعْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَفِ الْعَجَبِ

خلاصہ الباب ۳۰ مطلب یہ ہے کہ موت کی سختی مؤمن پر بھی اس قدر ہوتی ہے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آتا ہے اور شدت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس کے گناہوں پر اس میں مٹ جائیں اور وہ شخص بارگاہ الہی میں پاک و صاف ہو کر حاضر ہو۔

۱۸۳۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا هُفَيْمٌ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقٍ الْحَبِيبِ۔

باب: موت کی سختی سے متعلق

بابُ ۳۳ اَشِدَّةُ الْمَوْتِ

۱۸۳۳. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُومٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّيْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَآلَهُ كُنَّ خَائِفِينَ وَذَائِقِينَ فَلَمَّا أَكْمَرَهُ شِدَّةُ الْمَوْتِ لِأَخِيهِ أَهْلًا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔

باب: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث

۱۸۳۴. حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آخری مرتبہ رسول کریم ﷺ کی زیارت کی جس وقت آپ نے پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ ابوبکرؓ نے پیچھے کی جانب ہٹ جانا چاہا۔ آپ نے ان کو اپنی ہی جگہ (یعنی ابوبکرؓ کو ٹھہرے) رہنے کا اشارہ فرمایا اور پھر پردہ اٹال لیا پھر اسی روز دن کے آخر حصہ میں آپ کی وفات ہوئی اور وہ پیر کا روز تھا۔

بابُ ۳۵ الْمَوْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

۱۸۳۵. أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْبُ بْنُ الْمُهَرَّبِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَكْرَةٍ تَطْرُقُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنُفُ السَّيَّارَةِ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي تَكْبَرُ فَأَرَادَ أَبُو تَكْبَرُ أَنْ يَزْنَةَ فَأَنَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ امْكُثُوا وَاتَّقُوا السَّجْعَةَ وَتَوَلَّيْ مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

باب: وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق

بابُ ۳۶ الْمَوْتُ بغير مَوْلٍ

۱۸۳۵. حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا تھا اس کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی حضرت رسول کریم ﷺ نے اس پر نماز (جنازہ) ادا فرمائی پھر فرمایا کہ کاش اس شخص کی کسی اور جگہ وفات ہوئی اس پر لوگوں نے عرض کیا: کس وجہ

۱۸۳۵. أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْتِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَتْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ

سے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انسان جس وقت اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ ہوتا ہے تو اسے جنت میں زمین مٹا کر دی جاتی ہے اس کی ولادت سے لے کر اس کی آخری پاؤں کے نشان تک (یعنی مرنے کی جگہ تک)۔

باب: روح کے خروج (یعنی نفسِ غصری کو پرواز کرتے) وقت مؤمن کا اکرام

۱۸۳۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرمایا جس وقت کوئی مؤمن بندہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکل جا تو خدا سے رضامند ہے اور اللہ عزوجل تجھ سے رضامند ہے اللہ عزوجل کی رحمت کی جانب اور اس کے رزق کی جانب اور اپنے پروردگار کی جانب جو کہ غضبناک نہیں ہے (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں کہ) پھر وہ روح نکلتی ہے جس طریقے سے تمہو خوشبو دار ملک اور فرشتے اس شخص کو اس وقت اُٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا (تمہو) خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی پھر اس کو لاتے ہیں اور اہل ایمان کی ارواح کے پاس لاتے ہیں اور وہ روح خوش ہوتی ہے اس سے زیادہ جو کہ تم کو کسی چمچ سے ہوئے شخص کی آمد سے ہوتی ہے اور اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں آدمی یعنی جس شخص کو وہ لوگ دنیا میں چھوڑ کر گئے حقیاب وہ کس طرح کے کام میں مشغول ہے۔ پھر وہ ارواح کہتی ہیں کہ تم ابھی ظہر جاؤ اس کو چھوڑ دو یہ دنیا کے غم میں مبتلا تھا یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تم لوگوں کے پاس نہیں پہنچا۔ (وہ تو سرچکا تھا) تو اس پر وہ رو میں کہتی ہیں وہ شخص تو جہنم میں گیا وہاں اور جس وقت کافر کی موت آتی ہے تو مذاب کے فرشتے ایک کھڑا کات کر لے کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تو نکل کر باہر جا۔ تو اللہ عزوجل سے ناراض ہے اور تجھ سے اللہ عزوجل ناراض ہے اللہ کے مذاب کی طرف پھر وہ روح نکلتی ہے اس طرح سے کہ جس طرح سڑے ہوئے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بَلَّغْتُمْ مَا تَبْعَرُ مَوْلِيَهُ قَالُوا وَلَهُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بَعَثَ مَوْلِيَهُ فَبِئْسَ لَهُ مِنْ مَوْلِيَةٍ إِلَى مُنْقَطِعِ أَوْرِهِ هِيَ الْحَنَاطَةُ۔

باب ۳۷۔ اَمَّا يُقَالُ بِهَ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكُرَامَةِ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ

۱۸۳۶۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَادُ بْنُ جَسَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ قَسَامَةَ أَبِي دُهْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُصِرَ الْمُؤْمِنُ اللَّهُ تَلَانِيكُهُ الرَّحْمَتِ بِحُرَيْرَتِهِ بِنَصَاءَةِ قَبُولُونَ أَخْرَجِي رَاصِنَةً مُوجِبَةً غَلَبَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ وَرَبِّهَا وَرَبِّ غَيْرِ عَصَانٍ فَتَخْرُجُ كَالْغَلَبِ وَبِئْسَ الْمُسْلِكُ حَتَّى أَنَّهُ لَيَسْأَلُهُ تَغْضُفُهُ بِنَعْمَا حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بِنَاتِ السَّمَاءِ قَبُولُونَ مَا أَظْهَرَ هِدْيَةَ الرِّيحِ الَّتِي خَافَ نَكْمَهُ مِنَ الْأَرْضِ قَبُولُونَ بِهِ أَرْوَاحُ السُّومِيَّةِ فَلْيَنْهَ أَشَدَّ قَرْحًا بِهِ مِنْ أَخِيذِهِمْ بَغَابَ بَلْدَةً عَلَيْهِ تَسْأَلُونَ مَاذَا فَعَلَ فَلَا قَالَ مَاذَا فَعَلَ فَلَا قَبُولُونَ ذُنُوفُهُ فَإِنَّهُ عَمَانٌ عَلَى غَيْهِ الدُّنْيَا قَوْلًا كَانَ لَنَا نَكْمُهُ قَالُوا ذُبْتُ بِهِ إِلَى أَيْدِي النَّبَاوِيَّةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتَبَسَ أَنَّ تَلَانِيكُهُ الْعَذَابِ بِسَنَجٍ قَبُولُونَ أَخْرَجِي سَاحِطَةً مَسْحُومًا غَلَبَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَالْمُسْتَبِينَ رِيحٌ حَيَفَةً حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بِنَاتِ الْأَرْضِ قَبُولُونَ مَا أَشَدَّ هِدْيَةَ الرِّيحِ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحُ الْكُفَّارِ۔

مردار کی بدبو ہوتی ہے یہاں تک کہ زمین کے دروازے پر اس کو لاتے ہیں جو کہ اوپر ہے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا وہ نیچے ہے (اسفل السفلین میں) اور کہتے ہیں کہ یہی بو ہے پھر اس کو کفار اور مشرکین کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔

باب: جو شخص اللہ عزوجل کی ملاقات چاہے

۱۸۳۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے تو اس سے اللہ عزوجل ملاقات کرنا چاہے گا اور جو کوئی شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے اور نہ گوارا نہ محسوس کرے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملنے کو برا سمجھے گا۔ حضرت شریح نے بیان کیا کہ میں عائشہ صدیقہ کبریٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ام المؤمنین میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہوتا تو ہم تمام لوگ تہہ بوجا میں گئے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ رسول کریم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھے گا لیکن ہم لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو موت کو برا نہ سمجھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یا شہید رسول کریم نے ارشاد فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مطلب تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جس وقت آنکھوں کی روشنی ختم ہو جائے اور انسان کا سانس سینہ میں آجائے اور جسم پر روکتے ٹھکڑے ہو جائیں تو اس وقت خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات نہ کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات نہیں کرنا چاہے گا۔

باب ۱۰۳۸ فِيمَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

۱۸۳۷ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ وَهُوَ عَنْهُ نَزَّ الْقَابِيسُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ سُورِجِ بْنِ قَبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ حَمَى لِقَاءَ اللَّهِ حَمَى اللَّهُ لِقَاءَهُ فَإِنْ شَرِئْتَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَنَّ هُرَيْرَةَ تَذَكُّرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدْبُنَا إِنْ كَانَ مَخْلُوكٌ فَقَدْ هَمَّكَهَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ حَمَى لِقَاءَ اللَّهِ حَمَى اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَكِنْ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ بِحُكْمِ الْمَوْتِ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذَعُّبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا مَاتَ فَتَصَرَّ وَتَحَسَّرَ الصَّدْرُ وَالْفَتْرَةُ الْجِلْدُ فَبَعْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ حَمَى لِقَاءَ اللَّهِ حَمَى اللَّهُ لِقَاءَهُ.

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس وقت مومن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو مومن کو اس وقت سرت اور خوشی حاصل ہوتی ہے اللہ سے ملاقات اور دیر الہی کی اور کافروں و شرک اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

۱۸۳۸: قَالَ الْخُرَيْثُ بْنُ مَسْجُودٍ وَفَاةٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ مَسْجُودٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ حَنْظَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَعْبُودُ عَنْ أَبِي الْإِزَادِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحَبَّ عَبْدٌ لِقَائِي أَحَبَّ لِقَاءَهُ وَإِنَّا عَجْرَةٌ لِقَائِي عَجْرَةٌ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَنْظَلَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَيْدٍ عَنْ عُمَادَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ عَجِرَ لِقَاءَ اللَّهِ عَجِرَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۴۰: ترجمہ ایچ بی۔

۱۸۴۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُتَعَمِّرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُعَيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ عَجِرَ لِقَاءَ اللَّهِ عَجِرَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۴۱: عاصمہ صدیقہ رحمہا اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا: جو شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے ملاقات کے کیا معنی ہیں؟ موت سے ملاقات اور موت سے ملاقات تو ہمارے میں سے ہر ایک آدمی برا سمجھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا تعلق تو مرنے کے وقت ہے جس وقت کسی شخص کو مرنے کے وقت رحمت اور مغفرت خداوندی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا

۱۸۴۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح وَأَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ عَجِرَ لِقَاءَ اللَّهِ عَجِرَ اللَّهُ لِقَاءَهُ زَادَ عَمْرُو بْنُ خَدِيجٍ قِيْلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَجْرَ لِقَاءِ اللَّهِ عَجْرَ لِقَاءِ الْمَوْتِ كُنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ لَئِنْ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةٍ

اللَّهُ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبُّ لِقَاءِ اللَّهِ وَأَحَبُّ لِقَاءِ اللَّهِ ۖ وَإِنَّا بِمَقَرِّكَ بِعَذَابِ اللَّهِ حِمَى لِقَاءِ اللَّهِ وَحِمَى اللَّهِ ۖ لِقَاءِ اللَّهِ ۖ

ہے اور خداوند تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جس وقت اس کو اللہ عزوجل کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو برا خیال کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے۔

باب: میت کو بوسہ دینے سے متعلق

۱۸۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے روایت ہے: کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

۱۸۳۳: ترجمہ بیحد ہے۔

باب ۱۰۳۹ تَقْبِيلُ الْمَيِّتِ

۱۸۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْنَا أُمَّنَ وَهْبَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْ النَّبِيِّ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۳۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ خَلَقْنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ قَالَ خَلَفَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ۖ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۳۴: عائشہ رضی عنہا سے روایت ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر اپنے مکان سے تشریف لائے جو مکان (مقام) غ میں واقع تھا۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور انہوں نے کسی شخص سے گفتگو نہیں فرمائی اور عائشہ صدیقہ رضی عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور اس وقت رسول کریم ﷺ کو ایک لائن والی جس میں کہ لال رنگ یا کالے رنگ کی دھاریاں تھیں اس چادر سے ڈھانک دیا گیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرہ انور کو لایا اور وہ آپ کے جنازہ پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگ گئے اور فرمایا کہ مجھ پر میرے والد خدا ہو جائیں خدا کی قسم اللہ عزوجل آپ کو دوسری مرتبہ وفات نہ دے گا۔

۱۸۳۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ خَلَفَةَ قَالَ خَلَقْنَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى فَرْسٍ بَيْنَ مَسْجِدَيْهَا بِالشَّحْ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَقِمَ بِكَلِمَةٍ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْيٍ بِرُؤُوسِهِمْ جَمِيعًا فَكَسَفَتْ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَحَبَّ عَلَيْهِ لِقَاءَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي آدَمَ وَاللَّهِ لَا تَمْنَعُنَّ اللَّهَ عِلَّتْكَ مُؤْتَصِّنِي أَبَدًا أَمَا الْمَوْتَةُ الْيَتَى كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ فَلَقِمَتْهَا۔

باب: میت کو ڈھانکنے سے متعلق

۱۸۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کو غزوہ احد کے دن لایا گیا اور کفار و مشرکین نے ان کے ناک کان کاٹ دیئے تھے تو وہ رسول کریم ﷺ کے سامنے لائے گئے اور ان کے اوپر ایک کپڑا ڈھانکا ہوا تھا۔ میں نے اس کپڑے کو کھول

باب ۱۰۴۰ تَسْجِيَةُ الْمَيِّتِ

۱۸۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْوُودٍ قَالَ خَلَقْنَا سَعِيدٌ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّنَ الْمُسْتَكْبِرَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ يَقُولُ جَاءَ بَنِي يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مَيَّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دینے کا ارادہ کیا لوگوں نے مجھ کو منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے اور اپنے والد کو اس حالت میں دیکھ کر زار و قطار اور بے قرار ہو جائے گا پھر رسول کریمؐ نے قسم فرمایا کہ وہ اٹھائے گئے (یعنی جنازہ) تو ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی گئی آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کون خاتون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ خاتون حضرت عمرؓ کی لڑکی یا انکی بہن ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم رونا بند کر دو کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ان کا جنازہ اٹھایا گیا۔

باب: مرنے والے پر رونے سے متعلق

۱۸۳۶ حضرت مہدائے بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی کی وفات کا وقت آ گیا تو آپؐ نے اس کو انھیں کراہنے سے منع فرمایا کہ اسے گناہ ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دے اس لڑکی کی وفات آپؐ کے سامنے ہو گئی اس پر حضرت ام ایمنؓ روہنہؓ نے لگ گئیں رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ام ایمنؓ میں تم کس وجہ سے رورہی ہو جبکہ میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا میں کس وجہ سے نہ رھوں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا میں نہیں روتی لیکن یہ رحمت خداوندی ہے یعنی آپؐ سے رونا اور صرف آنسو لکھنا بند ہو پر اللہ عزوجل کا رحم ہے۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ایک حالت میں مسلمان کی بھرتی ہے اور مسلمان کی رون پھیلیوں سے نکلتی ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ کا شریک بنا لاتا ہے۔

۱۸۳۷ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہؓ بہن آپؐ کی وفات پر رونے لگیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے میرے والد تم اپنے پروردگار سے قریب آ گئے اے میرے والد مجھ میں تمہاری وفات کی خبر حضرت جبریل علیہ السلام تک پہنچائی ہو اس لیے میرے والد تمہارا مقام جنت میں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شِيعَى بِرُؤُوبٍ فَخَفَعْتُ رَأْسِي
أَنْ أَكْثِفَ غَمَّهُ فَتَهَيَّئِ لِي مَوِيَّةً قَامَرِيَّةً يَوْمَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتُ فَلَكَ رَأْفَتِي سَمِعَ
صَوْتٌ بِأَجْبَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا هَذَا بِنْتُ
عُمَرُو أَوْ أَحْتُ عُمَرُو قَالَ فَتَهَيَّئِي أَوْ قَلِمٌ
تَكُونِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُطَلِّعُهُ بِأَجْبَتِهَا حَتَّى
رُفِعَ۔

باب ۱۰۴۱ فی البكاء عَلَى الْمَوْتِ

۱۸۳۶ أَحْمَدُ بْنُ حَنَافٍ بْنُ الشَّيْبَانِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَدَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّيْتُ إِلَى
صَدْرِهِ ثُمَّ وَصَعْتُ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ نَائِيَةٌ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ أَمْ أَبْنِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ ابْنِي أَنْتِ كَيْفَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَنَدَكَ
فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَتُكِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتُكِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَنْتُ أَنْتِ كَيْفَ وَلَكِنَّهَا رَحِمَةٌ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
يُحِبُّ عَلَى كُلِّ خَالٍ تَرْفَعُ نَفْسَهُ مِنْ نَبِيٍّ حُسْبِهِ
وَهُوَ يُحْمَدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۸۳۷ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُ
عَنْدَ الرَّضَائِي قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ نَاسِبٍ عَنْ أَبِي
أَنٍّ قَالِمَةً تَكُنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبْنَاءَ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاءُ يَا
أَبْنَاءَ إِلَى جِبْرِيلَ نَسَاءُ يَا أَبْنَاءَ غَمَّ الْيَوْمَ قُوسٌ مَا
وَأَفَدَ۔

۱۸۶۸ء: حضرت چارچٹو فرماتے ہیں کہ غزوہٴ اُحد کے دن میرے والد چچٹو شہید ہو گئے تو میں اُن کے چہرے سے چادر بٹاؤ اور روتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجھے روکنے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ مجھ میری چچی بھی روئے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اپنے شہر پر) مت روؤ کیونکہ تم نے اسے اٹھایا نہیں بلکہ اس پر تو ملا کہ اپنے بیروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔

باب: کس قسم کا روٹا ممنوع ہے؟

۱۸۳۹ حضرت چادر بن حقیق سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ ایک مرتبہ عبداللہ بن جابرؓ کی سزا پر پسی کو کٹر زلف لانے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے اوپر مرض کا غلبہ ہے آپ نے ان کو آواز سے پکارا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا: تمہارے اوپر ہم مغلوب ہو گئے اسے ابوالمرتب (یہ عبداللہ بن ثابتؓ کی کنیت تھی) نے مطلبؓ یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا ہمارے ارادہ پر غالب آ گیا ہم تو تمہاری زندگی کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تقدیر ہمارے ارادہ پر غالب آ گئی اور تمہاری تقدیر میں موت ہے۔ یہ بات سن کر خواتین نے چیخ ماری اور وہ رونے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن حقیقؓ ان کو نہ موش کرنے لگ گئے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ہم ان کو چھوڑ دو جس وقت لازم ہو جائے تو اس وقت کوئی بھی نہ رویا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ لازم ہونے سے کیا مراد ہے یا رسول اللہؐ؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت کا آنا۔ یہ بات سن کر ان کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مجھ کو تو قہقہی کہ تم کو شہادت کا مقام حاصل ہوگا اس لیے کہ تم سامانِ جہاد کی تیاری کر چکے تھے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ان کو ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمایا تم کس چیز کو شہادت سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل کے راست میں قتل کے جانے کو۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ شہادت سات قسم کی ہوتی ہے راہ

١٨٣٨ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُيَا بْنُ
أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكْبَرِ عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَحَقَعْتُ أُخْبِثُ
عَنْ وَجْهِهِ وَأَيْكِي وَالنَّاسُ يَهْوُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَا يَنْهَائِي وَجَعَلْتُ عَمِي تَبِكُهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِي مَا رَأَيْتَ
الْمَلَائِكَةَ تَبْكُنَّ مَا أَخْبَحِيهَا حَتَّى رَفَعَصُوهَا

بَابُ ٢٢ • النَّهْيُ عَنِ الْبُكَاءِ

١٨٣٩ أَخْرَجَنَا عَنْهُ نَبِيُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ
قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
حَابِرٍ بْنِ عِيَالٍ أَنَّ عِيَالًا مِنَ الْخَدَائِثِ وَهُوَ خَدُّ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّوَائِمِ أَخْرَجَهُ أَنَّ حَابِرَ ابْنَ
عِيَالٍ أَخْرَجَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَهُ يَوْمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَابِثٍ فَوَعَدَهُ قَدْ عَلِمْتَ
عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ عَلَيْكَ يَا
الرَّبِيعُ فَصَحَّ النَّبِيُّ وَتَخَيَّنَ فَعَزَلَ ابْنُ عِيَالٍ
بِسُحْقِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَهُمْ فَإِذَا وَحَبٌ فَلَا تَبْجُتُ نَاجِيَةً قَالُوا وَمَا
الْجُؤُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ امْرَأَتُهُ
إِنْ كُنْتُ تَأْرَجُو أَنْ تَكُونُ ضَيْدًا قَدْ
كُنْتُ قَضَيْتُ جَهَازَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَرْزَقَ أَخْرَجَهُ
عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نَبِيٍّ وَمَا تَعْلَمُونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا
الْفُضْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَعَى سَوَى الْقَتْلِ

خدا میں قتل کیے جانے کے علاوہ (یعنی مفصلاً) جو شخص طاعون میں انتقال کر جائے تو وہ شخص شہید ہے اور جو شخص ہیبت کے مرض میں مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پانی میں غرق ہو کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص کسی عمارت وغیرہ میں دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو کوئی مرض ذات النکب میں مرے وہ شہید ہے جو شخص آگ سے جل کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو خاتون بچہ کی ولادت میں مر جائے وہ شہید ہے یا بچہ کی ولادت کے بعد مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۸۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ جبریں سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے قتل کیے جانے کی اطلاع آئی (واضح رہے کہ وہ حضرات غزوہ موتہ میں شہید کئے گئے تھے) تو رسول کریم ﷺ گئے اور آپ کو رنج و غم محسوس ہوتا تھا یہیں منظر دروازہ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور ان کو منع کرو چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آئے اور عرض کیا میں نے ان کو منع تو کر دیا ہے لیکن وہ خواتین نہیں مان رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ناک کو مٹی لگا دے (وہ رحمت خداوندی سے دور ہیں) خدا کی قسم تم نے رسول کریم ﷺ کو (تھائے بغیر) نہیں چھوڑا اور تم کرنے والے نہیں ہو (یعنی انہیں خاموش کرو نہیں سکے)۔

۱۸۵۱ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کو اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۲: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا کہ میت کو اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے خراب دیا جاتا ہے۔ (تو محمد

فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ
وَالْمَطْطُونُ شَهِيدٌ الْعَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْقِدَمِ
شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْحَبِّ شَهِيدٌ
وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ تَمَوَّتَ بِحُمَمٍ
شَهِيدٌ.

١٨٥٠ أَحْرَمًا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ
وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْمَ زَيْدٌ فِي حَارِثَةَ وَحَقَّقُوا فِي أَبِي
طَالِبٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَوَاحَةٍ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَقَّعُ فِي الْحُزْنِ وَأَنَا أَتَوَقَّعُ
مِنْ جِوْرِ الْقَبْرِ فَهَاءُ زَجَلٌ فَقَالَ إِنَّ رِسَاءَ حَقِيقِ
يَتَكَيَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُطْلِقُ لَأَنْهَيْتُ فَأُطْلِقُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَدُ تَهْنِئَتُهُ
فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْهَيْتُ فَقَالَ أُطْلِقُ لَأَنْهَيْتُ فَأُطْلِقُ ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ لَدُ يَهْنِئُهُ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْهَيْتُ قَالَ فَأُطْلِقُ
فَأَحْتُ فِي الْمَوَاجِهِ الثَّرَاتِ فَذَلَّتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
أَرْعَمَ اللَّهُ أَمْتُ الْأَعْبَدِ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَاتَتْ بِقَاعِلٍ -

۱۸۵۱- أَحَبُّنَا عِنْدَ اللَّهِ فِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَيْتُ يُعَذَّبُ بِكَاءٍ أَفْهِمَ عَلَيْهِ.

١٨٥٢ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ ذَكَرَ عِنْدَ

بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (کہنے لگے: (کیا) یہ ارشاد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؟

۱۸۵۳: حدیث ۱۸۵۱ میں ترجمہ گزر چکا۔

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ التَّمِثِيُّ بِمَكَّةَ الْخَمِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۱۸۵۳ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَنْغُوتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمٌّ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي ذِيَابٍ قَالَ كَانَ سَالِبٌ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بِمَكَّةَ الْخَمِيَّةِ عَلِيُّ عَلَيْهِ

باب: مردہ پر نوحہ کرنا

۱۸۵۳: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے) فرمایا کہ تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

بَابُ ۱۰۳۳: الْبَيَّاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ۱۸۵۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَادَةَ عَنْ مُعْزٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَصِمٍ قَالَ لَا تَنْوَحُوا عَلَيَّ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْوَحْ عَلَيَّ مَخْصُورًا۔ ۱۸۵۵ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى الْمَيِّتِ جِرَةً بِأَيْمِهِمْ أَنْ لَا يَنْوَحُوا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَسَاءُ أَسْعَدْنَا فِي الْخَاوِلِيَّةِ أَلَسُنَعِدُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ۔ ۱۸۵۶ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَادَةَ عَنْ تَعْبُدِ بْنِ فَسَّيْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۱۸۵۵: حضرت انس بن جبر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جس وقت خواتین سے بیعت لی تو آپ نے خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد کرایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض خواتین نے دور جاہلیت میں ہماری امداد (نوحہ کرنے میں) کی ہے کیا ہم بھی ان کو امداد کریں؟ رسول کریم نے فرمایا: اسلام میں یہ چیز نہیں ہے (یعنی نوحہ کرنا اور مرنے والے پر زار و قطار آواز سے رونا نامکرم کرنا نہیں)۔

أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَادَةَ عَنْ تَعْبُدِ بْنِ فَسَّيْبٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

۱۸۵۶: حضرت عمر بن جبر سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ قبر میں مردہ کو عذاب ہوتا ہے جس وقت کہ لوگ اس پر ماتم کرتے ہیں۔

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَنْغُوتٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَنَا مَخْصُورٌ هُوَ مَنْ إِذَا نَزَلَ فِي الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ التَّمِثِيُّ بِمَكَّةَ الْخَمِيَّةِ عَلِيُّ عَلَيْهِ

۱۸۵۷: حضرت عمران بن حصین بن جبر سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مردہ کو اس کے گھروالوں کے ماتم کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص (ماتم) فرما سان میں انتقال کرے اور اس کے گھروالے یہاں پر ماتم کریں تو کیا جب بھی اس کو عذاب ہوگا؟ (اس کے ماتم کرنے کی وجہ سے؟) بھلا یہ

۱۸۵۷ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَنْغُوتٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَنَا مَخْصُورٌ هُوَ مَنْ إِذَا نَزَلَ فِي الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ التَّمِثِيُّ بِمَكَّةَ الْخَمِيَّةِ عَلِيُّ عَلَيْهِ

ہات کچھ میں نہیں آتی) حضرت عمرانؑ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے اور تم جھوٹے آدمی ہو۔

۱۸۵۸. عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردہ پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ بات عائشہ صدیقہؓ سے نقل کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھول گئے۔ درحقیقت اصل بات اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ایک قبر سے گزرے اور ارشاد فرمایا کہ اس قبر والے شخص پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَوْلَا تَوَرُّهُ وَتَوَرُّهُ لَكُنَّا أَهْلًا مِّنْهُ﴾ فرمائی۔ یعنی: کوئی شخص کسی دوسرے کا بچہ نہیں اٹھ سکتا۔

۱۸۵۹. حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اسے سات ایک مرتبہ اس بات کا تذکرہ ہوا کہ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے تھے کہ مردہ کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ابو عبد الرحمنؓ پر رحم فرمائے (یہ کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ) انہوں نے جھوٹ نہیں بھولا لیکن ان کو شاید بھول ہوگی اصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبیؐ ایک یہودی خاتون کے پاس سے گزرے کہ جس سے متعلقین اس خاتون پر رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ اس خاتون (کی موت پر) رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰. حضرت عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کا فرما اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ (اُکرونی مسلمان بھی نوحہ سے اپنی زندگی میں نہ روکتا ہو تو وہ بھی اسی سلوک کا مستحق نہیں ہے گا الامان الحفظ)۔

۱۸۶۱. حضرت ابن ابی ملیکہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت اُمّ ایمنؓ کا انتقال ہوئی تو میں بھی لوگوں کے ہمراہ موجود تھا اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا خواتین اس وقت رو رہی تھیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رونے

عَلَيْهِ هُنَّ أَكْثَرُ يُعَذَّبُ بِسَاحَةِ أَهْلِهِ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَدَّثَتْ أَسَى۔

۱۸۵۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّبِيَّ لَيُعَذَّبُ بِسَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَيَكُونُ ذَلِكَ لِبَاحِثَةٍ فَقَالَتْ وَهِيَ إِنَّمَا مَرُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَكُونُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَرُدُّ وَادْرُءُ وَادْرُءُ أَخْرَجَتْ۔

۱۸۵۹. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَالِيكِ بْنِ أَبِي سَبْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَخْبَرَنَا أَنَّ سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ لَيُعَذَّبُ بِسَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَالْتَّ عَائِشَةُ بَعِثَ النَّبِيَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ وَلَكِنْ نَبِيٌّ أَوْ أَخِي فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَبُوذِيَّةٍ يَكُونُ عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَأَنَّهَا لَيُعَذَّبُ۔

۱۸۶۰. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَبْدِ الْحَكِيمِ عَنْ سُبَّانَ بْنِ قُضَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ عَائِشَةُ إِنَّهَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَذِّبُ الْكَافِرَ عَذَابًا يَنْصَبُ سَاحَةَ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۶۱. أَخْبَرَنَا سُبَّانُ بْنُ مَسْعُودٍ النَّبَخِيُّ أَنَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ الْوَزْدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ لَنَا خَلَعْتُ أُمَّ الْيَمَنِ خَصْرَتُ مَعَ النَّبِيِّ فَخَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ وَابْنِ

سے تم ان کو نہیں روک سکتے ہو۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے جسے ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے ہمراہ نکلا اور جس وقت (مقام) پیدا، میں پہنچے تو کچھ سواروں کو میں نے ایک درخت کے نیچے رکھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم دیکھو یہ سوار کون لوگ ہیں چنانچہ میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں پر حضرت صہیبؓ اور ان کے گھروالے موجود ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ ابہر حال جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عمرؓ کو ڈھکی کر دیا گیا تو صہیبؓ اور ان کے پاس جا کر رونے لگے اور پکارنے لگے ہائے میرے بھائی! عمرؓ نے فرمایا کہ تم نہ روؤ کیونکہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ مردہ کو اس کے گھروالوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہ صدیقہؓ سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم تم یہ حدیث مجھ نے لوگوں اور مجھ نے والے لوگوں سے روایت نہیں کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سب لوگ ہیں) لیکن حدیث کے سننے میں غلطی ہو گئی تب اہل حق میں وہ بات موجود ہے کہ جس کی وجہ سے تمہاری تسلی ہو یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَا تَرَوْهُ وَلَا ذُرَّاهُ ۚ إِنَّا نَؤْتِيهِمْ لَآءَآئِنَّا غَیْبٌ ۚ لَئِنْ جِئْتُمُوهُمْ فَلَا تَزِدْهُمْ مِلًّا وَلَا تَبْغِزُوا ۚ وَإِنَّا نَؤْتِيهِمْ لَآءَآئِنَّا غَیْبٌ ۚ لَئِنْ جِئْتُمُوهُمْ فَلَا تَزِدْهُمْ مِلًّا وَلَا تَبْغِزُوا ۚ وَإِنَّا نَؤْتِيهِمْ لَآءَآئِنَّا غَیْبٌ ۚ لَئِنْ جِئْتُمُوهُمْ فَلَا تَزِدْهُمْ مِلًّا وَلَا تَبْغِزُوا ۚ

عَبَّاسٍ فَجَعَلَ الْبَنَاءَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَهَيَّؤْا لَهُ عِيَالًا ۚ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَتَعَذَّبُ بِغَضَبِ بَعْضِ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ مَنَعَ ذَلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالنَّبَذَةِ رَأَى رَجُلًا نَحْتُ شَجَرَةً فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّجُلُ فَذَهَبَتْ قَوَادِمُ صُهْبٍ وَأَفْهَلُ فَرَحَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا صُهْبٌ وَأَفْهَلُ فَقَالَ عَلِيٌّ بِصُهْبٍ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ أَهْوَبَ عُمَرُ فَخَلَسَ صُهْبٌ بَيْنِي بَيْنَهُ يَقُولُ وَأَحْيَاهُ وَأَحْيَاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهْبُ لَا تَتَذَكَّرْ فَإِنَّ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَتَعَذَّبُ بِغَضَبِ بَعْضِ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ فَإِنْ فَذَحَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا تُحَدِّثُونِ هَذَا الْخُبْرَ عَنْ مُحَمَّدٍ ۖ وَكَذِبَ رَسُولُ اللَّهِ وَلَكِنْ السَّمْعُ يُحِيطُ وَإِنَّ لَكُمُ بِي الْقُرْآنَ لَمَّا يُنْعِمُكُمْ إِلَّا تَرَوْهُ وَارِثَةً وَذُرَّ أُخْرَى وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيُرِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ أَهْلِيهِ عَلَيْهِ

بَابُ ۱۰۳۳ الرَّحْصَةُ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۸۲۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُجْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُلَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ غَطَّاءٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَزْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَيْمَنَ بْنَ أَبِي رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

باب: میت پر آنسو بہانے کی اجازت کا بیان

۱۸۲۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی وفات ہو گئی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ برس کی وفات ہو گئی) تو خواتین اکٹھا ہو کر رونے لگ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو روکنا ہے اور ان کو

ہاگئے لگ گئے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے برادر جانے دو کیونکہ آنکھ آنسو بہانے والی ہے اور دل شکستہ ہے اور موت کا وقت قریب ہے۔

النساء یُحِبُّنَ عَلَيْهِ فَمَا عَسَىٰ بَنُفَٰلٍ مِّنْ وَطَرٍ دَعُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُنَّ بِمَا عَمَرُوْا فَاِنَّ الْغَنِيَّ دَابِعَةٌ وَالْقَلْبُ مُصَابٌ وَالْفَهْدُ قَرِيْبٌ۔

باب: دو در جاہلیت کی طرح چیخنا چلنا

۱۸۶۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پیٹے (یعنی گال پر ہاتھ مار مار کر روئے) اور وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو کہ گال پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح پکارے (یعنی ماتم کرے)۔

باب ۱۰۴۵ دَعُوْا الْجَاهِلِيَّةَ

۱۸۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ الْأَخْطَمِ ح أَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِفْرِيْهِسَ عَنِ الْأَخْطَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِمَا مَنَ صَرَبَ الْحُمُوْدُ وَشَقَّ الْحُبُّوبُ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّهُ لَيَقْبِلَنِي وَقَالَ الْحَسَنُ بِدَعْوَى۔

باب: چیخ کر رونے کی ممانعت

۱۸۶۴ حضرت صفوان بن محرز جزی سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری جزی ایک مرتبہ بے ہوش ہو گئے تو لوگ رونے لگ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوتا ہوں جس طرح سے تم لوگوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ سرمندائے اور کپڑے بھانڈا لے لے اور چیخ چیخ کر روئے۔

باب ۱۰۴۶ السَّلَقِ

۱۸۶۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدٍ الْأَعَدْبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ أَعْلَيْ عَنِ أَبِي مُوسَى فَكَفُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمُ كَيْفَ تَرَى النَّبَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِمَا مَنَ حَلَقٌ وَلَا حَرْقٌ وَلَا سَلَقٌ۔

باب: رخسار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق

۱۸۶۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار کو مارے اور گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح سے پکارے۔

باب ۱۰۴۷ صَرَبَ الْحُمُوْدُ

۱۸۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَعَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ مَرْثُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بِمَا مَنَ صَرَبَ الْحُمُوْدُ وَشَقَّ الْحُبُّوبُ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب: مصیبت میں سرمندانا ممنوع ہے

۱۸۶۶ حضرت ابو بردہ جزی اور حضرت عبدالرحمن بن یزید جزی سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابوموسیٰ اشعری جزی سخت بیمار ہو گئے

باب ۱۰۴۸ الخلق

۱۸۶۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

توان کی اہلیہ محترمہ چینی ہوئی آپس میں حضرت ابوموسیٰؓ جیسے جوش میں آ گئے اور فرمایا میں ہر ایک اس شخص سے بیزار ہوں کہ جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے زار تھے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابوموسیٰؓ جیسے حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پہناوے۔

أَسَى صَحْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَابْنِ مُرَّةَ
قَالَ لَمَّا نَقَلَ أَبُو مُوسَى أَقْلَبَ امْرَأَتَهُ يُصْبِحُ قَالَ
فَأَقْبَلَ فَقَالَ أَلَمْ أُجِرِكَ إِيَّيَ تَرَى مَعَهُ تَرَى مِنْهُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَيْفَ
يُحَدِّثُهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَنَا تَرَى مِنْ خَلْقٍ وَتَحَرَّقُ وَسَلِّ.

بَابُ ١٠٣٩ شَقَّ الْجُيُوبَ

۱۸۶۷ء: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "مفتش ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ دشوار پر مارے اور اپنا گم بیان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح سے بیچ و پکار کرے" (تفصیل ابھی اوپر بیان کی جا چکی)۔

١٨٦٤ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنْ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السَّيِّ
لِلَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسَ بِي مِنْ صَوْتِ الْعُدَّةِ
وَشِقِّ الْحُوتِ وَدَعَا بِدَعْوَى الْخَاجِرَةِ.

۱۸۶۸: حضرت ابو موسیٰ خزیمہ سے روایت ہے کہ جب وہ بھوش ہو گئے تو ان کی باندی رونے لگ گئی: جب ان کو بھوش آگیا تو فرمانے لگے۔ تم لوگوں کو اس بات کی خبر نہیں ملی جو کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ (انہوں نے کہا) وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ حج و کبار کرے اور سفر مضاعف۔

١٨٦٨ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
عَنْ تَرْيَدِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أَعْيَى عَلَيْهِ
فَكَثُرَتْ أُمَّ وَلَدُهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهَا أَمَا تَعْلَمِينَ مَا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا
فَقَالَتْ قَالَ لَيْسَ بِنَا مِنْ سُلُقٍ وَحَلَقٍ وَخَرَقٍ.

۱۸۶۹ء حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ بال منڈائے یا جینے کا کار کرے یا کپڑے بچاڑے۔

١٨٦٩. أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَسْوُودٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ أُمِّ
أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَسْنَا مِنْ خَلْقٍ وَشَلَقَ وَحَرَقَ.

۱۸۷۰ء روایت ہے کہ جس وقت ابو موسیٰؓ ہجرت بہت پرانے ہو گئے تو ان کی اہلیہ نے ایک چٹخ ماری اس پر ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ تمہیں یہ بات نہیں معلوم کہ رسول کریمؐ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب

١٨٤٠ أَحَبُّنَا هَذَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ الْقُرَيْشِيِّ قَالَ لَمَّا
قَالَ أَبُو مُوسَى صَاحِبُ الْمَرْثَةِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتُمْ مَا

دیا ہاں! کیوں نہیں جانتی؟ (یعنی یاد آگیا ہے)۔ پھر خاموش ہو گئیں لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرمایا تو حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے فرمایا کہ رسول کریم نے لعنت فرمائی اس پر جو کہ ہال منڈائے پیچھے دیکھا کرے شور مچائے یا کھڑے سے پھاڑو لے۔

باب: مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے ہی

مانگنے کا حکم

۱۸۷۱۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم کی صاحبزادی زینب نے آپ کی خدمت اقدس میں یہ کہلویا کہ میرے لڑکے کی وفات کا وقت قریب ہے آپ تشریف لائیں آپ نے جواب میں کہلویا کہ خداوند تعالیٰ کی دولت ہے جو وہ آپ سے لے وہ اس کا ہے اور جو چیز وہ عطا فرمائے وہ بھی اسی کی ہے اور خداوند تعالیٰ سے یہاں ہر ایک شے کا ایک وقت مقرر ہے اس وجہ سے صبر کرنا چاہیے اور ثواب اور اجر خدا سے ہی مانگنا چاہیے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلویا بھیجا آپ تشریف لائیں اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور دوسرے حضرات تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا سانس اس وقت ٹوٹ رہا تھا یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے حضرت سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رمت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب میں رکھ دی ہے اور اللہ عزوجل ان ہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (کہ دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

۱۸۷۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے کہ جو صدمہ اور مصیبت کے پہنچنے ہی ہو اور نہ رونے دھونے کے بعد تو انسان کو آخر کا صبر آئی جاتا ہے۔

۱۸۷۳۔ حضرت قرآن مجید سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اسکے ہمراہ ایک لڑکا تھا۔ آپ نے اس شخص سے دریافت

فَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتَ لِي سَخَنَتْ فَبَيْتُ لَهَا نَعْدَ ذَلِكَ أَتَى شَيْءٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ خَلَقَ أَوْ سَلَفَ أَوْ خَرَقَ۔

بَابُ ۱۰۵۰ الْأَمْرُ بِالْإِحْتِسَابِ

وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

۱۸۷۱ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ قُسَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَاكَ عَدَاةَ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَلَيْمَانَ عَنْ أَبِي مُعْنَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أُرْسِلْتُ بِثَلَاثَةِ الْبَنَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنْ أَتَانِي فَبِضْ فَأَتَانَا فَأَرْسَلْنَا بِعَرَاةِ السَّلَامَةِ وَتَعُولُ إِنَّ إِلَهَهُ مَا أَحَدَ وَهَذَا مَا أَهْطَى وَتَحَلَّى شَيْءٌ وَعَدَا اللَّهُ بِأَخِي مُشَى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْسِبْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تَفْسِيماً عَلَيْهِ لِأَيَّتِيهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عَدَاةٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلَانِ قَرَفَعَا إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُصْرَى وَنَفْسُهُ تَفْقَعُ فَقَامَتْ عِنْدَهُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ زَيْدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَأَنَا نَزَّاحُهُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءِ۔

۱۸۷۲ أَخْبَرَنَا عُسَيْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيفٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْرُ عِنْدَ الصَّلَةِ الْأُولَى۔

۱۸۷۳ أَخْبَرَنَا عُسَيْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ أَبِي رَجُلٍ

کیا کہ تم کیا چاہے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے اور ایسی محبت کرے کہ مجھ میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کے بعد وہ لڑکا مر گیا آپ نے اس لڑکے کو نہیں دیکھا۔ اور اس کے والد سے لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا مر گیا۔ پھر آپ نے (اس لڑکے کے والد سے) فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ تم جنت کے جس دروازہ پر جاؤ گے تو تم اپنے بچہ کو پاؤ گے اور وہ تمہارے واسطے جنت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرے گا۔

مُعَاذِیۡہُ بِئِ قُرۡءَۃٍ عَلٰی اٰبِیۡہِ وَصِیِّ اللّٰہِ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اِمْرٌ لَّدَہُ فَقَالَ لَہُ اَتِیۡحَہُ فَقَالَ اَحَبَّکَ اللّٰہُ کَمَا اَحَبُّہُ فَمَاتَ فَقَعَدَہُ فَسَالَ عَنْہُ فَقَالَ مَا یَسْئَلُکَ اَنْ لَا تَأْتِیَ نَابَا مِنْ اَنْۢوَابِ الْحَبَلِ اِلَّا وَحَدَّثَہُ عَنْہُ یَسْئَلُ یَفْتَحُ لَکَ۔

باب: مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور اللہ عزوجل سے اجر مانگے اس کا ثواب

باب ۱۰۵۱ ثَوَابُ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

۱۸۷۴: حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن کو ان کے لڑکے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا اور اس خط میں لکھا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنے بندے سے رشتہ منقطع نہیں ہوتا کسی اجر و ثواب سے جب اس بندہ کے بچہ کو لے جاتا ہے اور وہ بندہ صبر کرتا ہے اور اجر و ثواب مانگتا ہے علاوہ جنت کے۔

۱۸۷۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اَتَانَا عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ بْنِ أَبِي حَسَنٍ اَنَّ عُمَرُو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَسَنٍ يُعَرِّیۡہُ مَا لَہُ لَہُ فَهَلَّکَ وَذَكَرَ فِی کِتَابِہِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَّهُ یُحَدِّثُ عَنْ حَدِیۡثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو بْنِ النَّعَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُرَاضٰ بِعَبْدِہِ الْغُلَامِ اِذَا فُتِنَ بِصَبِّہِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَرَ وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا اُمِرَ بِہُ بِثَوَابٍ فَوْنِ الْعَبْدِ۔

صبر کرنے کا ثواب:

مطلب یہ ہے کہ جب کسی بندہ کے بچہ کی وفات ہوتی ہے اور اس سخت حادثہ پر اس کے والدین صبر سے کام لیتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں تو اللہ عزوجل ایسے صابر بندوں کو صرف جنت سے نوازے ہیں۔

باب: جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اس کا ثواب

باب ۱۰۵۲ الثَوَابُ مَنْ احْتَسَبَ ثَلَاثَۃً مِنْ صُلْبِہِ

۱۸۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تین اولاد کی وفات پر جو کہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہوں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب مانگے تو وہ شخص جنت میں داخل

۱۸۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَرُو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو وَثَّابٍ حَدَّثَنِی عُمَرُو قَالَ حَدَّثَنِی نَکْبَرُ اَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ خَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَدَمَتِ امْرَأَتُهُ فَقُلْتُ لَوْ هَئَانٍ فَلَنْ أَوَّاهُكَ فَلَقِيَ الْمَرْءَ لَا تَتَّبِعُنِي إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِي وَرَحْمَتِي بِأَهْلِهِمْ۔

ہوگا (یہ بات سن کر) ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اور دواوا کی وفات پر؟ آپ نے فرمایا کہ دواوا کی وفات پر بھی یہی اجر و ثواب ہے اس پر اس خاتون نے عرض کیا کہ کاش میں ایک ہی کہتی (مطلب یہ ہے کہ ایک بچی کی وفات ہونے کے بارے میں سوال کرتی تو آپ مذکور بالا اجر و ثواب ارشاد فرماتے)۔

باب: جس کسی کی تین اولاد کی اس کی زندگی میں وفات ہو جائے اس کا ثواب

۱۸۷۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے جو انی کا زمانہ آنے سے قبل۔ مگر یہ کہ اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت و فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۷۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمانوں کی (یعنی مسلم والدین کی) تین اولادیں مر جائیں جو انی سے قبل ہی تو اللہ عزوجل ان دونوں کو بخش دے گا اپنے فضل و کرم و رحمت سے۔

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی تین اولاد کی وفات نہیں ہوتی پھر اس کو دوزخ کی آگ لگ جائے۔ لیکن قسم پر راہ ہونے سے لیے۔

ایک بشارت:

یہ ایک عظیم خوشخبری ہے کہ جس شخص کی زندگی میں انکی تین اولاد کی وفات ہو جائے تو وہ دوزخ کی آگ سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا بہت چونکہ ہر ایک کو دوزخ کے بارے میں گھبراہٹ ہے اس وجہ سے وہ بھی دوزخ کے پاس سے گزرے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: وَإِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيَافِيكَ مِنْكُمْ لَأَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ دُونِ أَنْ يَمْلِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَلَئِنْ لَمْ يَنْفِرْ مِنْ دُونِ أَنْ يَمْلِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ وَلَئِنْ لَمْ يَنْفِرْ مِنْ دُونِ أَنْ يَمْلِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کسی دو مسلمانوں (والدین) کے تین بائیں غٹے ان کی زندگی میں وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو اپنے فضل سے جنت میں داخل فرما دے گا۔ چنانچہ اُن (بچوں) سے کہا جائے گا 'جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ وہ عرض کریں گے۔ (اے اللہ عزوجل) ہم اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک کہ ہمارے والدین ساتھ نہیں ہوں گے۔ اُس پر (اللہ عزوجل) ارشاد فرمائے گا 'جاؤ تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں (اکٹھے) داخل ہو جائو۔

باب: جس شخص کی زندگی میں اُس کی تین اولاد کی

وفات ہو جائے؟

۱۸۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی ایک لڑکے کے جو کہ بیمار تھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس لڑکے کے مرنے سے خوف کرتی ہوں اور اس سے پہلے میری تین لڑکیاں وفات پا چکے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم نے دوزخ سے مضبوط روک کر لی ہے (یعنی تم دوزخ سے محفوظ ہو گئی ہو)۔

باب: موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق

۱۸۸۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت زیدؓ اور حضرت جعفرؓ کی وفات کی اطلاع دی ان کی وفات کی اطلاع آنے سے پہلے تو جس وقت آپ نے وفات کی اطلاع فرمائی تو آپ کی آنکھیں (غم سے) بہہ رہی تھیں (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حضرات کی وفات سے آنکھوں سے آنسو جاری تھے)

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نباشی بادشاہ حبش کے مرنے کی اطلاع دی جس دن وہ انتقال کر گیا اور فرمایا مغفرت مانگ لو اپنے بھائی کے

۱۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعْمَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ الْأَزْهَرِيُّ عَنْ عُرَيْبٍ عَنْ مُعْمَدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَاتَ بَعَثَتْ إِلَيْهِمَا تِلْكَ الْأَوْلَادُ لَمْ يَتْلُوا النِّجْتَ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ بَقْصِ رَحْمَتِهِ الْفَنَّةَ فَإِنْ بَقِيَ لَهُمْ أَذْخَلُوا الْفَنَّةَ يَكُونُونَ حَتَّى يَدْخُلَ الْوَكُوفُ فَيَقُولَ أَذْخَلُوا الْفَنَّةَ أَنْتُمْ وَالْوَكُوفُ.

باب ۱۰۵۳ مَنْ قَدَّمَ

تِلْكَ

۱۸۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَتَانَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَغُلَظٌ بْنُ عِيَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَذْفِيُّ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَهُوَ يَتْلُو الْفَنَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَابِي لَهَا يَتْلُو كَيْفَ تَلَفَّتْ بَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَتْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْأَوْلَادُ لَمْ يَتْلُوا النِّجْتَ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ بَقْصِ رَحْمَتِهِ الْفَنَّةَ فَإِنْ بَقِيَ لَهُمْ أَذْخَلُوا الْفَنَّةَ يَكُونُونَ حَتَّى يَدْخُلَ الْوَكُوفُ فَيَقُولَ أَذْخَلُوا الْفَنَّةَ أَنْتُمْ وَالْوَكُوفُ.

باب ۱۰۵۵ النَّبِيُّ

۱۸۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَتَانَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَدَّادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْنًا وَجَعْفَرًا قُلْتُ أَنْ يَجْعَلَ خَيْرُهُمْ قَتْلَهُمْ وَعِقَابَهُ تَلَوْهُمَا.

۱۸۸۲: أَخْبَرَنَا أَبُو ذَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو الْمُسَبِّبِ أَنَّ أُمَّ هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَلَمْهُمَا النَّجَاسُ صَاحِبُ الْخَبَثَةِ لَيْلِي
يَوْمَ الْاَلَدِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔

۱۸۸۳۔ حضرت مہدی اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اس دوران آپ نے ایک خاتون کو دیکھا ہمارے خیال میں آپ نے اس خاتون کو نہیں پہچانا جس وقت راستہ کے درمیان پہنچ گئے تو آپ ملیقہ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس پہنچ گئی اس وقت علم ہوا کہ حضرت فاطمہؓ ہیں ان کی صاحبزادی ہیں رسول کریم ﷺ سے فرمایا اے فاطمہ! تم اپنے مکان سے کس وجہ سے نکل گئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس مرتبہ والے کے گھر کے لوگوں کے پاس گئی تھی ان پر میں نے رحمت کی دعا کی۔ اور ان کی مصیبت کی تعزیت کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ہمراہ قبرستان تک کی تمہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی پناہ میں کس وجہ سے قبرستان تک جاتی اور آپ ﷺ سے میں سن بھی تھی جو آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا تھا اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتی تو تم جنت کو نہ پہنچتی یہاں تک کہ تمہارے والد کے دادا۔ (یعنی مہدی المطلب نہ دیکھتے اور وہ تو کبھی بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ کنہ کی حالت میں مرے۔ میں پھر تم بھی نہیں دیکھو گی۔)

۱۸۸۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَصَالَةَ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ جَدَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُفَرِّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ سَيْبٍ رُبَيْعَةُ بْنُ سَيْبٍ الْمُفَرِّقِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَلَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَنْتَهَا نَحْرُ نِسْبَتِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِأُمِّ آوَةَ نَظَرَ اللَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَأَدَا فَاعْتَمَتْ بَنَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا أَوْحَاكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ فَالْتِ قَيْتِ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ فَفَرَحْتِ بِإِلَيْهِمْ وَعُورِيَهُمْ بِمَيْتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكَ تَلْعَبُ مَعَهُمُ الْكُذَى فَالْتِ مَعَادَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ تَلْعَبُهَا وَقَدْ سَيَعُنْكَ تَذْكَرُ لِي ذَلِكَ مَا تَذْكَرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ تَلْعَبُهَا مَعَهُمْ مَا زَالَتِ الْخُصَّةُ حَتَّى يَرَاهَا عَدُوُّ أَبِيكَ قَالَ أَوَّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رُبَيْعَةُ صَبِيغٌ۔

خلاصہ الباب ۱۸۸۳۔ یاد کرو بالا حدیث شریف اور اس جیسی دیگر صحاح حدیث شریفہ سے خواہمیں کے قبرستان جانے کی ممانعت ظاہر ہو رہی ہے۔

باب ۵۶۲۔ مرد و کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے متعلق ۱۸۸۳۔ حضرت اُمّ علیہؓ انصاریہ سے روایت ہے کہ نبی ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے جس وقت کہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ بھائی کی وفات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کو غسل میں مرتبہ دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دو اگر تم مناسب خیال کرو (یعنی جس وقت تک کہ خوب پاکی حاصل ہو) پانی اور بیری سے اور تم آخر

بَابُ ۵۶۲ غَسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ ۱۸۸۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ أُمَّ عُبَيْدَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ فَالَتْ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَقَّعَتْ انْتِفَاءً فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ زَالَتْ ذَلِكَ بَسَاءً وَبَسْدٍ

کے غسل میں کچھ کا فور ملا دو۔ جس وقت تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کرو۔ جس وقت ہم لوگ فارغ ہو گئے تو ہم نے اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور ارشاد فرمایا تم یہ تہہ بند ان کے جسم پر لپیٹ دو (یعنی بطور تحریک کفن کے نیچے تہہ بند رکھ لو۔)

باب: گرم پانی سے غسل سے متعلق

۱۸۸۵ حضرت ام قیسؓ سے روایت ہے کہ میرے لڑکے کی وفات ہو گئی میں اس پر رونے لگ گئی تو میں نے اس شخص سے کہا کہ جو غسل دیا کرتا تھا کہ تم میرے لڑکے کو غسل دے پانی سے غسل نہ دو اور تم اس کو نہ مارو (مراد حضرت پانی سے غسل نہ دو) یہ بات سن کر حضرت عکاش بن یحییٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؓ سے ام قیسؓ کا قول بیان کیا۔ آپؓ مسکرائے اور فرمایا کہ ام قیسؓ نے کیا کہا اسی زندگی دراز ہو پھر ہم کو اس بات کا حکم نہیں کہ کسی خاتون کی مرنے والی قیسؓ کی عمر کے برابر ہوئی ہو پھر رسول کریمؐ کو بتائی کہ افرمانے کے۔

باب: میت کا سر دھونا

۱۸۸۶ حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے سے حضرت ام عطیہؓ جیسی نے غسل فرمایا کہ ان خواتین نے رسول کریمؐ کی صاحب زادی کے سر کو تین چوٹی پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹی کر دیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

باب: مرد کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور

مقامات وضو کو پہلے دھونا

۱۸۸۷ حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے اپنی بڑی سے غسل میں فرمایا کہ پہلے دائیں جانب کے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

وَاغْتَسِلَ فِي الْآخِرَةِ كَأَفْوَءًا أَوْ شَبَّانًا مِنْ عَافِيَةٍ قَدًا قَرَعَتْ قَالِدَتَيْنِ قَلْبًا قَرَعَتْهُمَا أَذْنَاهُ فَأَغْطَا حَفْوَةً وَقَالَ أَشْبِعْ نَهْأَهَا

باب ۱۰۵۷ غُسلِ الْمَوْتِ بِالْحَمِيمِ

۱۸۸۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ بَرِيذَةَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أَمِّ قَلْبٍ بِنْتِ مَحْضٍ عَنْ أَمِّ قَلْبٍ قَالَتْ نَوَيْتُ امْرَأَةً فَخَرَّغْتُ عَنْهُ قُلْتُ لِلْبَدِيِّ بَغْيَةً لَا تَغْيِلُ امْرَأَةً بِالنَّارِ الْبَارِدِ قَتَلْتُهُ فَأَنْطَلَقَ عَظْمَانَةُ مَرْحُومَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَّرَتْهُ بِقَوْلِهَا فَتَسَمَّيْتُ قُلْتُ مَا قَالَتْ كَانَ عَمْرُؤُهَا فَلَا تَعْلَمُ امْرَأَةً غَيْرَ مَا غَيْرَتْ.

باب ۱۰۵۸ غُسلِ رَأْسِ الْمَوْتِ

۱۸۸۶ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حُرَيْثٍ قَالَ أَوْتُتُ سَبْعَتِ خَفَضَةٍ نَقُولُ حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةٍ ابْنَةُ خَلْفٍ رَأْسُ ابْنَةِ الْيَسْرِ لَلَّاحَةِ قُرُونٍ قُلْتُ خَفَضَةً وَخَفَضَةً لَلَّاحَةِ قُرُونٍ قَالَتْ نَعَمْ.

باب ۱۰۵۹ غُسلِ مِمَّا مِنَ الْمَوْتِ

وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ

۱۸۸۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ حَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَالِدٍ عَنْ خَفَضَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ امْرَأَةً بِمَاءٍ مِثْلِهِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِثْلِهِ.

باب ۱۰۶۰: غُسلِ المَوْتِ وَتَرَا

باب: مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق

۱۸۸۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا خُفَّيَّةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَا نَشَأُ إِذْهُدَى بِسَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَبِسْبْرِ وَاغْسِلْنَهَا وَتَرَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنَّ زَيْنَبَ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ شَيْئًا مِنْ كُافُورٍ فَإِذَا قُرِعَتْ فَادْبِئِي فَلَمَّا قُرِعَتْ أَذْنَاهُ فَاتْلُي إِلَيْهَا خَفُورًا وَ قَالَ أَشْعِرْهَا بِمَاءٍ مَسْطُوحًا ثَلَاثَةً قُرُوزٍ وَاقْلَبِيهَا حَامِينَ خَلْفَهَا.

۱۸۸۸: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی کی وفات ہو گئی آپ نے ہم کو بلا کر بھیج دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کو پانی اور ہیری سے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو اور آخر میں کچھ کافور ملا دو اور جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ جس وقت ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہ بند ہم لوگوں کی جانب پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم پر (یہ تہ بند) لپیٹ دو اور ہال ان کے تین چوٹی کر کے لٹکا دو ان کی پشت کی طرف۔

باب ۱۰۶۱: اغْسِلِ الْمَوْتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

باب: مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے متعلق

۱۸۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ زَيْنَبُ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَبِسْبْرِ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كُافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كُافُورٍ فَإِذَا قُرِعَتْ فَادْبِئِي فَلَمَّا قُرِعَتْ أَذْنَاهُ فَاتْلُي إِلَيْهَا خَفُورًا وَ قَالَ أَشْعِرْهَا بِمَاءٍ.

۱۸۸۹: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کی وفات ہو گئی آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور ہیری سے اور آخر میں کافور شریک کرو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو تم مجھ کو اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فراغت پا گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ..... یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو۔

باب ۱۰۶۱: اغْسِلِ الْمَوْتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

باب: میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

۱۸۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَوَفَّيْتُ إِذْهُدَى بِسَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

۱۸۹۰: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی آپ نے ان کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: غسل دو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا کہ طاق مرتبہ؟ فرمایا: جی ہاں اور آخر میں

کافور یا کوئی چیز کافور جیسی شریک کرو۔ جس وقت غسل دے چلو تو تم مجھ کو اطلاع دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہ بندہ دے دیا اور فرمایا کہ یہ ان کے جسم پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱ اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۹۲ اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ بَسَاءً وَيَسْمُرٍ وَاجْعَلُوا فِي الْأَجْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاذْبُيْ لَهَا فَرْعًا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْهَا خَفَوُهُ وَقَالَ اشْبِعِيهَا إِيَّاهُ۔

۱۸۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ خُفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ نَحْوَ غَيْرِ اللَّهِ قَالَ لَلَّاتُ أَوْ حَمْسُ أَوْ سَعْمُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ۔

۱۸۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ عِلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ نَعْسٍ إِخْوَانِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ تَوَكَّيْتُ امْرَأَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَمَرْنَا بِمُسْلِمِهَا فَقَالَ اغْسِلِيهَا لَلَّاتُ أَوْ حَمْسُ أَوْ سَعْمُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ قَالَتْ قُلْتُ وَفَرَا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلُوا فِي الْأَجْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاذْبُيْ لَهَا فَرْعًا أَذْنَاهُ فَاقْطَعِي خَفَوُهُ وَقَالَ اشْبِعِيهَا إِيَّاهُ۔

باب: غسل میت میں کافور کی آمیزش

۱۸۹۳ حضرت اُمّ عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم لوگ غسل میں مشغول تھے آپ نے ان کی لڑکی سے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم پانی اور جیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو اور تم جس وقت غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھ کو بھی خبر دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہ بند پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ان کو اڑھا دو۔ حصّہ نے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو یہ فرمایا۔ اُمّ عطیہؓ نے فرمایا ہم نے ان کے

باب ۱۰۶۳ الْكَافُورُ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

۱۸۹۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْرُ نَغْبِلُ امْرَأَةً لَهَا اغْسِلِيهَا لَلَّاتُ أَوْ حَمْسُ أَوْ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ بَسَاءً وَيَسْمُرٍ وَاجْعَلُوا فِي الْأَجْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتُمْ فَاذْبُيْ لَهَا فَرْعًا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْهَا خَفَوُهُ وَقَالَ اشْبِعِيهَا إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ خُفْصَةُ اغْسِلِيهَا لَلَّاتُ أَوْ حَمْسُ أَوْ سَعْمُ قَالَ وَقَالَتْ أُمِّ عَطِيَّةٍ مَسْطَعًا

بالوں کی تین چوٹی کر دیں۔ لیکن روایت میں ہے کہ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ یعنی ہم نے ان کے سر کی تین چوٹی کر دیں۔

۱۸۹۳: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسے ہے۔

۱۸۹۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْوَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

۱۸۹۵: اس حدیث کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۸۹۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَمَادٌ عَنْ أَبِي بَرٍّ وَقَالَتْ خَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

باب: اندر ایک کپڑا ڈالنا کیسا ہے؟

بَابُ ۶۳۰ الْأَشْعَارِ

۱۸۹۶: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں وہ جلدی میں آئی (شہر بھر میں) اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لیے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکے کو نہیں پایا (بوجہ وفات) تو اس خاتون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کی لڑکی کو ہم لوگ غسل دینے میں مشغول تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو تین مرتبہ یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم لوگ پانی اور پیری (کے چوں سے) غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو۔ جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ فراغت حاصل کر چکے تو آپ نے اپنا تہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: ان کے جسم پر لپیٹ دو اس سے زیادہ بیان نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں واقف نہیں کہ آپ کی کونسی صاحب زادی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے؟ کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپ نے کفن کے اندر بطور تحریک کے لپیٹ دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۹۶ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُجَّاعٌ عَنِ ابْنِ حُوَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَرٍّ عَنْ نَيْبَةِ أُمِّ سَعِيدٍ أَنَّ سَمْعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تَبَادُرَ إِبْنِهَا لَهَا قَلَمٌ تَدْرِيكُهُ حَدَّثَتْ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ بِنَاءً وَبَسْطًا وَاجْعَلْنِي فِي الْأَحْزَةِ كَالْهَوْدَاءِ أَوْ خَبْنًا مِنْ كَالْهَوْدَاءِ قَالَتْ قَرَعْنِي فَادْبَسِي فَلَمَّا قَرَعَنَا الْقُبَى إِلَيْنَا خَفَوُا وَكَانَ اشْعَرُهَا رِيَاءَهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ ذَلِكَ قَالَ لَا أَذْرِي أَحَدًا يَسْبِيهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ اشْعَرُهَا رِيَاءَهُ أَوَّزَرَهُ قَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُضَيْيَةُ فِيهِ۔

۱۸۹۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک لڑکی کی وفات ہو گئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ

۱۸۹۷ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

یا پانچ مرتبہ یا زیادہ مرتبہ غسل دو اگر تم مناسب خیال کرو اور تم لوگ اس کو بیری اور پانی سے دھو لو اور آخر میں تم لوگ کچھ کاغذ شریک کر لو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا ہم نے اطلاع دی آپ کو۔ آپ نے اپنا تہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

باب: عمدہ کفن دینے کی تاکید

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا کہ جن کی وفات ہو چکی تھی اور رات کو ان کی تدفین کی گئی تھی ایک ناقص قسم کے کفن میں۔ آپ نے رات میں تدفین سے منع فرمایا لیکن جس وقت ضرورت ہو اور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو تم اس کو عمدہ قسم کا کفن دو۔

باب: کفن کون سی قسم کا بہتر ہے؟

۱۸۹۹: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کر کیونکہ وہ عمدہ اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور تم لوگ ان ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن کیا کرو۔

باب: نبی کریم ﷺ کو کفن کتنے کپڑے میں

دیا گیا؟

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (ﷺ) مکہ (مکہ کے ایک گاؤں) حوالہ کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں چڑی اور غلام نہیں تھا۔

عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ قَالَتْ تَوَضَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْنِ اغْتَسَلَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا ثُمَّ أَخْتَرُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُ ذَلِكَ وَغَسَلَهَا بِالْبَسْمِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ مِنْهُ أَيْضًا ذَلِكَ كَمَا تَوَضَّعَ مِنْ كَفَّيْهِ فَإِذَا قَرَعْتُمْ فَلَا تَدِينِي قَالَتْ فَاتَّكَاهُ فَتَلَقَّى إِلَيْهَا خَوْفَهُ لَقَدْنِ اشْبَعُوا بِهَا يَهُودَ

باب ۱۰۶۵: الْأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكُفْنِ

۱۸۹۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبِيلَةَ الرَّقِيقِيُّ الْقَطَّانُ وَيَزِيدُ بْنُ سَعِيدٍ وَتَلَفُظُ لَهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَكُفِّرَ لَبَدًا وَكُفِّنَ فِي كَفْفِي غَيْرِ طَابِلٍ فَرَجَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغَيَّرَ إِنْسَانٌ لَبَدًا إِلَّا أَنْ يُضَعَرَ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدَكُمْ فَلْيُحَسِّنْ كَفْفَهُ

باب ۱۰۶۶: أَيْ الْكُفْنِ خَيْرٌ

۱۸۹۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ سَمِعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِنْسَانُ مِنْ بَنَاتِكُمْ الْإِنْسَانُ فَاتَّكَاهُ وَأَطْبَحُ وَكُفِّنُوا فِيهَا مَوْتَانِكُمْ

باب ۱۰۶۷: كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنَرُ بْنُ الرَّحْمَنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ ثَوَابٍ سُحْرِيَّةٍ بَعْضُهَا

۱۹۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حول کے (کپڑے کی ایک قسم) تین سفید کپڑے سے کفن دیئے گئے اور اس میں قیسیں اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفن کے تین کپڑوں میں جو کہ روٹی کے تھے ان میں کفن دیا گیا ان میں نہ گرہ تھا اور نہ عمامہ شامل تھا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر حتیٰ ملک یمن کی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ملک یمن کی چادر آتی تھی لیکن لوگوں نے اس کو واپس کر دیا اور اس کو آپ کے کفن میں نہیں شامل کیا۔

۱۹۰۱: أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هِشَامٍ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ سَحُورِيَّةٍ لَسَ فِيهَا قَيْصُ وَلَا عِمَامَةٌ.

۱۹۰۲: أَخْبَرَنَا هُثَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خُفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بَيْضٍ يَمَانِيَةٍ مَكْرُسَةٍ لَسَ فِيهَا قَيْصُ وَلَا عِمَامَةٌ قَدْ بَكَرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي تَوْبَتَيْنِ وَتَوْبَةٍ مِنْ حِزْبٍ فَقَالَتْ قَدْ أُبَيَّ بِالرُّودِ وَلِكَيْتَهُمْ رُدُّوهُ وَلَمْ يَكْفُرُوا فِيهِ.

مسنون کفن:

کفن دینے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ نہ تو کفن میں فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ تنہوی کی جائے بلکہ مرنے والا شخص عام طریقہ سے جس طریقہ کا لباس پہنا کرتا تھا اسی طرح کا لباس کفن میں دے یعنی متوسط درجہ کا کفن دیا جائے اور ناقص کفن نہ دیا جائے اور حدیث نمبر ۱۸۹۸ میں عمدہ کفن کا حکم اور رات میں دفن کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ دراصل رات میں دفن کرنے کی صورت میں لوگ نماز جنازہ میں کم تعداد میں شرکت کریں گے یا وجہ یہ ہے کہ لوگ ناقص کفن دیں گے یا کفن کا سبب چھپائیں گے ورنہ اصل کے اعتبار سے رات میں کفن پہنانا اور وقت ضرورت دفن کرنا درست ہے اور مسائل کفن دفن سے متعلق مکمل وضاحت حضرت مولانا ذاکر عبدالحی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تصنیف "احکام میت" میں مذکور ہیں۔ اس موضوع کی مکمل تفصیل مذکور کتاب میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

باب: کفن میں قیسیں ہونے سے متعلق

بابُ ۱۰۶۸ الْقَيْصُ فِي الْكُفْنِ

۱۹۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتے عطار فرمائیں تاکہ میں اپنے والد کو اس کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں اور اس کے واسطے مغفرت کی دعا مانگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اس کو دے دی پھر فرمایا: جس وقت تم لوگ (غسل اور کفن سے) فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کرو۔ میں نماز ادا کروں گا اس بات پر مرنے سے یہ سن کر آپ کو

۱۹۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حَازَةَ أَتَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتُعْطِي قَيْصَكَ حَتَّى أَكْفِيَنَهُ فِيهِ وَصَافِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ قَيْصَهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِّنُونِي أَصْلِي عَلَيْهِ فَحَبَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُسَافِقِينَ فَقَالَ آتَا

بِسْمِ حَبْرَتِي قَالِ اسْتَغْفِرُكُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُكُمْ
فَصَلَّى عَلَيْهِ قَالُوا اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ
مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا نَعْمَ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ
عَلَيْهِمْ۔

(پیارے) کھینچ لیا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو منع فرمایا ہے
مناظرین پر نماز پڑھنے سے۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو اختیار دیا گیا ہے کہ
میں ان کے واسطے مغفرت طلب کروں یا نہ کروں پھر آپ نے اس پر
نماز ادا فرمائی۔ اس پر اللہ عزوجل نے عمر کی تمنا کے مطابق آیت
کریمہ: ﴿وَلَا تَصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ نازل فرمائی۔

خلاصہ الباب ۱۰ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ نماز پڑھان میں سے کسی پر کبھی جب وہ مر جائے اور نہ کلمہ اہواں کی
قبر پر۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے منافق لوگوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۹۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْغَنِيِّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ خَابِرًا يَقُولُ قَالِ ابْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالِدٍ وَجِيعَ فِي حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ
عَلَيْهِ قَامَرٌ بِهِ فَأَخْرَجَ لَهُ قَوْصَةً عَلَى وَجْهِهِ وَكَلَسَتْ
فَبِيضَتْ وَنَكَتَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۹۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْوَهْبِيِّ النَّصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ
سَعْدٍ خَابِرًا يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا
الْأَنْصَارُ قَوْمًا يَكْسُوهُ لَمْ يَجِدُوا قَبِيضًا يَصْلُحُ
عَلَيْهِ إِلَّا قَبِيضَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَالِدٍ فَكَسُوهُ رِبَاءً۔

۱۹۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَآخِرًا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّاعُ قَالَ سَمِعْتُ
الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَابٌ قَالَ
هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي
وَجْةَ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَّهَتْ أَهْرُونَ عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَرَّ
مَاتَ ثُمَّ بَاكُوا مِنْ أَهْمِهِ خَبَابٌ مِنْهُمْ مَضَعُ بْنُ
عُمَرَ قِيلَ يَوْمَ أُحُدٍ لَمْ يَجِدْ شَيْبًا لِحْفَتِهِ فَبَدَأَ
بِمِرَّةٍ مَكَّنًا رَدَا عَقَبًا وَأَسْمَهُ حَزَجَتْ وَخَلَاهُ رَدَا

۱۹۰۶: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کے ہمراہ
ہجرت اللہ تعالیٰ کیلئے کی (یعنی ہجرت کا مقصد رضا مابینی حاصل کرنا تھا
تو اس عمل سے ہمارا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک ثابت اور قائم ہو گیا
لیکن ہمارے میں سے کوئی شخص چلا گیا اور اس شخص نے اپنے اجر میں
سے کچھ نہیں کھویا (بلکہ اس کا تمام کام اجر و ثواب آخرت میں رہا)
ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو کہ فزوة احد کے دن
قتل کیے گئے تھے اور ان کے کفن کے واسطے ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں
پائی لیکن ایک کملی جس وقت ہم لوگ اس کو ان کے سر پر رکھتے تو پاؤں
باہر نکل آتے اور جس وقت ہم پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا۔ رسول

کریم ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ان کا سر چمپا دو اور پاؤں کے اوپر
اخر (یہ ایک قسم کی گھاس ہے) دو ڈال دو اور ہمارے میں سے کوئی
مُحْض ایسا نہیں تھا کہ جس کے پھل پک جاتے اور وہ مُحْض ان پھلوں کو
اکٹھا کرتا ہے (مراد یہ ہے کہ کسی کے پاس باغات نہیں تھے یہ اشارہ
ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے سرو سامانی کی زندگی کی طرف)۔

باب: جس وقت احرام باندھا ہوا مُحْض فوت ہو جائے تو

اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟

۱۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا سرے والے شخص کو اس کے دو کپڑوں میں غسل دو کہ
جن کپڑوں میں اس شخص نے احرام باندھا تھا اور تم لوگ اس کو پانی
اور پیری (کے پتے) سے غسل دو اور تم اس کو کفن دو اسی دو کپڑوں میں
غسل دو اور تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور تم اس کا سر بھی نہ ڈھانپو وہ شخص
قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔

باب: مشک سے متعلق احادیث

۱۹۰۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی بہتر خوشبو مشک ہے۔

۱۹۰۹: یہ روایت سابقہ روایت جیسی ہے۔

باب: جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق

۱۹۱۰: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
مسکین خاتون بیمار ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع

عَلَيْهَا بِهَا وَحَلِيَّةٌ خَرَجَتْ رَأْسُهُ فَاتَمَرْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَمُتِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ
عَلَى وَحَلِيَّةٍ إِذْ حَرًّا وَمَا مِنْ أَمْتٍ لَمْ تَمُرْ لَهُ فَهُوَ
يَهْدِيهَا وَاللَّفْظُ لِإِمَامَةِ عِلٍّ۔

باب ۱۰۶۹: كَيْفَ يَكْفَنُ الْمُعْرِمُ

إِذَا مَاتَ

۱۹۰۷: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ
نَافِعٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَنِ حُضَيْرٍ عَنِ أَبِي
غَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اغْسِلُوا الْمُعْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ الْبَيْنِ آخِرَهُ بَيْنَنَا وَاعْبِسُوا
بَيْنَهُ وَيَسِّرُوا وَيَحْتَفُوا فِي ثَوْبِهِ وَلَا تَبْسُوهُ بِطَبِّ وَلَا
تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُعْرِمًا۔

باب ۱۰۷۰: الْمِسْكُ

۱۹۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ وَحَسْبَةُ قَالََا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَلْبِيٍّ عَنْ
حُفَافٍ سَمِعَ أَبَا نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطْبِئِ الْقَلْبَ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّدَرِمِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أُمِّئَةُ بْنُ حَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الزُّنَّارِ عَنْ
أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِبِّكُمْ الْمِسْكُ۔

باب ۱۰۷۱: الْإِلَادَنَ بِالْجَنَازَةِ

۱۹۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حَالِدِ بْنِ أَبِي
شَهَابٍ عَنْ أَبِي ثَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اس کی وفات ہو جائے تو تم مجھ کو اس کی اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کا انتقال ہو گیا اس کا جنازہ رات کے وقت نکلا لوگوں نے رات کو آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کو فٹن کیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے حال دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھ کو خبر کرتا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ! (بہا شہد آپ نے حکم فرمایا تھا لیکن) ہم کو آپ کو رات کے وقت بیدار کرنا برا معلوم ہوا اور پھر رسول کریم ﷺ کھٹے یہاں تک کہ صف قائم فرمائی لوگوں کی اس کی قبر پر اور چار بکبیر پڑھی۔

أَنَّ مِنْجَنَةَ تَوَحَّثَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُذُّ الْمَسْكِينِ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَأَذِّنُوا بِهَا فَخْرِجْ بِحَافِزِهَا لَيْلًا وَخُجِّرُهَا أَنْ يُولَعُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ بِالْأَمْرِ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تَوَذِّنُوا بِهَا قَالُوا بَا رَسُولُ اللَّهِ خُجِّرْهَا أَنْ تُولَعَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

باب : جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق

۱۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت کوئی نیک بندہ چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھ کو لے چلو اور جس وقت گناہگار اور برا آدمی رکھا جاتا ہے چار پائی پر تو وہ کہتا ہے کہ خرابی ہو تم مجھ کو کس جگہ لے جاتے ہو؟

بَابُ ۱۰۷۳ السَّوْعَةِ بِالْجَنَازَةِ
۱۹۱۱ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ عَدَةَ اللَّهِ عَنِ أَبِي أَبِي ذَبِّبٍ عَنْ سَعِيدِ الْغُدْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَجِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَلْبُي قَلْبُي وَإِذَا وَجِعَ الرَّجُلَ بَغِي السَّوْعَةِ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَزُولُ إِلَيْنِ تَلْعَوْنَ يَوْمَ.

۱۹۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو وہ شخص کہتا ہے کہ تم لوگ مجھ کو اٹھ لے لے چلو اور اگر وہ شخص نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ خرابی ہو کس جگہ تم لوگ مجھ کو لے جاتے ہو؟

۱۹۱۲ أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَزْزَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَلَاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْغُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجِعَ الْخَنَازَةُ فَاسْتَمَلَهَا الرَّجُلُ عَلَى أَغْصَانِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَلْبُي قَلْبُي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَزُولُنَّ إِلَيْنِ تَلْعَوْنَ بِهَا تَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصِغَ.

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

۱۹۱۳ أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ حَزْزَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ مرنے والا شخص نیک آدمی ہے تو اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو تم لوگ کو برے آدمی کو گردنوں سے اتار دینا چاہیے۔

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی جنازہ کو لے چلو اگر وہ مرنے والا نیک آدمی ہے تو تم لوگ اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر مرنے والا شخص نیک نہیں ہے تو برے آدمی کو تم لوگ گردنوں سے جلدی اتار دو۔

۱۹۱۵: حضرت عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن عمرو رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے مصروف تھا اور کافی آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمن کے رشتہ داروں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی اینٹوں پر اور آہستہ آہستہ کہنے لگے چلو اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے تو وہ لوگ آہستہ چل رہے تھے یہاں تک کہ جس وقت (مقام) البرد کے راستے میں تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے فخر پر سوار ہو کر چلے جس وقت انہوں نے یہ حالت دیکھی تو فخر کو اس طرف سے لے گئے اور کوزوں سے اشارہ کیا اور کہا ہٹ جاؤ اس ذات کی قسم جس نے عزت بخشی حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کے منہ کو تم نے دیکھا ہوتا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دوڑتے ہوئے جنازوں کو لے چلتے یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

۱۹۱۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازہ میں۔

۱۹۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کے سامنے سے جنازہ گزرے تو تم لوگ کھڑے ہو جاؤ اور اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَنْبَغِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ نَكَتْ صَالِحَةً فَخَيْرٌ نَفَيْتُمُوهَا إِلَيْهِ وَإِنْ نَكَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَسْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً فَلَمْ تَضَعُوهَا إِلَى الْخَبْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهَا عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ أَبَا عَيْنَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي يَمِيْنُ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زَيْدٌ بِمَنْشِيِّ بَيْنَ بَيْنِي السَّرِيْرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَنْزِلِهِمْ يَسْتَلْبِطُونَ السَّرِيْرَ وَ يَنْشَوْنَ عَلَى أَصْفَائِهِمْ وَيَقُولُونَ رُوْنَدًا بِرَبِّكَ اللَّهُ يَرْكَبُكُمْ فَكُنُوا بِمَنْشِيٍّ وَبِهَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَيْضِ الْغُرْبَانِ فَمَرَدَ لِحَفَا أَوْبُكْرَةً عَلَى خَلْفِي فَلَمَّا رَأَى الْفُلَيْسُ يَضَعُونَ خَيْلَ عَلَيْهِمْ يَنْعَلِيهِ وَأَعْرَى إِلَيْهِمْ بِالشَّوْطِ وَقَالَ حَلَوُفُ لَدُنِي أَكْرَمُ وَخَهْ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَا لَكَادَ تَرَامِلُ بِهَا رَمَلًا فَاسْتَسَطَّ الْقَوْمُ۔

۱۹۱۶: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَا لَكَادَ۔

۱۹۱۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حُرْمَتٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَلَوْمُوا قَمَنَ نَبْعَهَا فَلَا تَقْعُدُوا حَتَّى

نوضع۔

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

۱۹۱۸: حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے پھر اس کے ساتھ نہ چلے (بلکہ) کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

بَابُ ۱۰۷۳ الْأَمْرُ بِالْعِيَامِ لِلْجَنَازَةِ
۱۹۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَا بَيْنَ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تَحِلَّغَهُ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَحِلَّغَهُ.

۱۹۱۹: حضرت عامر بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

۱۹۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ النَّبِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَقُّوْهُمَا حَتَّى تَحِلَّغَكُمْ أَوْ تَوَضَّعَ.

۱۹۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو تم کھڑے رہو جو شخص جائے وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ بَحْسَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَقُّوْهُمَا قَبْلَ أَنْ يَحِلَّغَكُمْ حَتَّى تَوَضَّعَ.

۱۹۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں جس وقت تک وہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي خُرَيْجٍ عَنْ أَبِي عَجْلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَدَ جَنَازَةً فَقُلْتُ فَخَلَسَ حَتَّى تَوَضَّعَ.

۱۹۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ کے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

۱۹۲۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ذَكْوَانٌ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو رَيْمٍ عَنْ أَبِي بَعْقَابٍ عَنْ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الشَّافِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّوْا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ

عَمْرُو بْنُ رَسُولٍ اللَّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ.

۱۹۲۳: حضرت یحییٰ بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ لکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا۔

بَابُ ١٠٤٣ الْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِينَ

باب: مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا
۱۹۲۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما قادیہ (شہر) میں تھے انکے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ بھی ایک زمین کار بننے والا ہے (پھر کس وجہ سے کھڑے ہوتے ہو؟) انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ جنازہ یہودی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ روح فقیں ہے۔ (یعنی کیا یہ انسان فقیں ہے اور موت سب کیلئے قابل احترام اور قابل عبرت ہے)۔

۱۹۲۵ء حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت ایک قسم کی حیثیت ہے جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو کھڑے ہو جاؤ۔

بَابُ ١٠٤٥ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق
۱۹۲۶: حضرت ابو عمر سے روایت ہے کہ ہم لوگ علیؑ کے پاس
تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا لوگ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ علیؑ

١٩٤٦ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَيْرُ
عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْجٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ

جیڑو نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ ایک یہودی خاتون کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد بھی کھڑے نہیں ہوئے تو وہ حکم موقوف اور ملتی ہو گیا۔

۱۹۲۷: حضرت محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت حسن بن علیؑ اور حضرت ابن عباسؓ کے سامنے سے نکلا تو حسن کھڑے ہو گئے اور ابن عباسؓ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن جیڑو نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جی ہاں پھر بیٹھنے لگے تھے پھر اس کے بعد جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۹۲۸: حضرت ابن یحییٰ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت حسن جیڑو اور حضرت ابن عباسؓ کے سامنے جنازہ گزرا۔ حضرت حسن جیڑو کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباسؓ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن جیڑو نے فرمایا کیا رسول کریم ﷺ جنازہ کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

۱۹۲۹: حضرت ابو جعفر جیڑو سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت حسن جیڑو کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک صحابی اسی طرح سے بیٹھ رہے جو صحابی کھڑے ہوئے تھے تو انہوں نے دوسرے سے کہا اللہ کی قسم! کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے؟

۱۹۳۰: حضرت جعفر صادق جیڑو سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محمد باقر جیڑو سے سنا کہ حسن بن علیؑ بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ گزرا لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حضرت حسن جیڑو نے فرمایا رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ

كُنَّا جُنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا فَقَالَ عَلِيُّ
مَا هَٰذَا قَالُوا أَمْرٌ أَيْبُ مُوسَى فَقَالَ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ وَلَمْ يَبْعُدْ نَعْدَ ذَلِكَ..

۱۹۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَنُوتٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ مَرَّتْ بِالنَّحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَأَبِي عَتَّاسٍ فَقَامَ النَّحْسَنُ وَلَمْ يَقُمْ أَبُو عَتَّاسٍ
فَقَالَ النَّحْسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ أَبُو عَتَّاسٍ
نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ..

۱۹۲۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَتَانَا مُنْصَوِّرٌ عَنِ أَبِي سَبْرِينَ قَالَ مَرَّ
بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَبِي عَتَّاسٍ فَقَامَ
النَّحْسَنُ وَلَمْ يَقُمْ أَبُو عَتَّاسٍ فَقَالَ النَّحْسَنُ لِأَبِي
عَتَّاسٍ أَمَا قَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَتَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ..

۱۹۲۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي عَلِيٍّ
عَنْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي
عَتَّاسٍ وَالنَّحْسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ
أَسَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَامَ الْبَرِي قَامَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
قَامَ قَالَ لَهُ الْبَرِي جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ..

۱۹۳۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرَيْرٍ الْفُلَيْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّحْسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ كَانَ خَالِسًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى
جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ النَّحْسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ
يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى طَرَفَيْهَا خَالِصَ تَكْوِيْنٍ اَنْ تَعْلُوْا رُءُوسَ خِيَارَةٍ يَهُودِيٍّ قَطَامٍ۔
کوئہ الگ سر کے اوپر سے یہودی کے جنازہ کا جانا اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۳۱: اَحْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَتَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَحْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قاَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرْتٌ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ۔
۱۹۳۲: وَاحْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَبَا اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَوٰى اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قاَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ۔

۱۹۳۳: اَحْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَانَا الطُّسْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ مِّنْ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنْ خَازَ مَرْتٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَامٍ قَبْلَ اِنِّهَا خَازَ يَهُودِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا فَسَّادَ لِسَانُكِ۔

۱۹۳۴: اَحْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَانَا الطُّسْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ مِّنْ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنْ خَازَ مَرْتٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَامٍ قَبْلَ اِنِّهَا خَازَ يَهُودِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا فَسَّادَ لِسَانُكِ۔
۱۹۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ جنازہ یہودی شخص کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوئے۔

باب: مؤمن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے متعلق

۱۰۳۸: اَحْبَرَنَا قُسَيْبٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَبِيْ خَلِخَلَةَ عَنْ مُعَدِّ نَبِيْ كَعْبٍ نَبِيْ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ نَبِيْ رُبْعِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ اَنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرْجِعٌ وَمُسْتَرْجِعٌ مِنْهُ فَقَالُوا مَا الْمُسْتَرْجِعُ وَالْمُسْتَرْجِعُ مِنْهُ قَالَ الْقَبْدُ الْمَوْتُ يَسْتَرْجِعُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَآثَارِهَا وَالْقَبْدُ الْفَاحِرُ يَسْتَرْجِعُ مِنْ الْبَعْدَةِ وَالْاِيْلَافِ وَالشَّعْرِ وَالذَّوَابِّ۔
۱۹۳۶: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے فرمایا (یہ جنازہ) آرام والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ جیسے نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب فوت ہوتا ہے تو دنیا کی تکالیف اور صعوبات سے وہ چھوٹ کر آرام حاصل کرتا ہے اور جس وقت کافر آدمی مرتا ہے تو اس سے انسان (و جاننا) بشتیاں اور درخت اور جانور آرام حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ بندوں کو ستایا کرتا تھا اور وہ درختوں کو کاٹتا تھا اور جانور کو مارا کرتا تھا۔

۱۹۳۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ مؤمن مرد) آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے (مطلب یہ ہے کہ نیک

بندہ گناہوں سے پاک ہے) جس وقت دھرتیا سے تودنیا کی تکالیف اور مصدقات سے آرام حاصل کرتا ہے اور جہاں جگہ گار عالم جس وقت مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے دیتا ہے۔

خَلُوتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ خَلَعْتَ جَنَازَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرْخٍ وَمُسْتَرَاخٍ مِنْهُ الْفُؤُومُ يَمُوتُ فَيَسْتَرْخِي مِنْ أَوْصَابِ اللَّذَّةِ وَنَصِيهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاحِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرْخِي مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّكُومُ۔

باب: مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ آیا تو لوگوں نے اس کی تعریف نقل کی ہے مرنے والا اچھا آدمی تھا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی نقل کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمر نے فرمایا: آپ پر میرے والدین قربان ایک جنازہ لکھا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اسکے واسطے جنت واجب ہوگئی اور تم لوگوں نے جس کی برائی بیان کی تو اسکے واسطے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۱۹۳۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا تو لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ لکھا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ فرشتے اللہ عزوجل کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم لوگ اللہ عزوجل کے گواہ ہو زمین میں اور تم لوگ زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔

باب ۷۰۱ الفتناء

۱۹۳۶۔ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْيُثُوبِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَىٰ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهْتُ وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَىٰ فَأَقْبَىٰ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهْتُ وَأَقْبَىٰ وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَىٰ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ وَجَّهْتُ وَمَرُّ بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَىٰ فَقَالَ مَنْ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ خَيْرٌ وَجَّهْتُ لَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ النَّاسِ عَلَيْهِ شَرٌّ وَجَّهْتُ لَهُ النَّارَ أَلَمْ تُشْهَدَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ۔

۱۹۳۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدَهُ أَمِيَّةَ بْنَ خَلْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاتَّقُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَّهْتُ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَىٰ فَاتَّقُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَّهْتُ فَاتَّقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلْتُ الْأَوَّلَىٰ وَالْآخِرَىٰ وَجَّهْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَمْ تَلْجِئْتُمْ شُهَدَاءَ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَتَنْتُمْ شُهَدَاءَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔

۱۹۳۸۔ حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز مدینہ

۱۹۳۸۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

منورہ میں حاضر ہوا تو عمر بن خطابؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ آیا تو لوگوں نے مرنے والے شخص کی برائی کرنا شروع کر دی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا چیز واجب ہوگئی اب امیر المؤمنین؟ آپ نے کہا: میں نے اُسی طریقہ سے کہا جس طرح سے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے واسطے چار شخص اس کی خیر خواہی کی شہادت دیں تو اللہ عزوجل اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ سن کر ہم لوگوں نے عرض کیا: اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: تین ہی سہی ہم نے کہا کہ اگر دو شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: چاہے دو ہی سہی۔

باب: مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے
۱۹۳۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک مرنے والے شخص کا برائی سے تذکرہ کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کا تذکرہ نہ کیا کرو لیکن بھلائی سے۔

باب: مردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت سے متعلق

۱۹۴۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے والوں کو براندہ کہو کیونکہ وہ تو اپنے اعمال کو پہنچ گئے ہیں۔

۱۹۴۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مرنے والے شخص کے ساتھ تین اشیاء جاتی ہیں ایک اس کے رشتہ دار دوسرے اس کا مال تیسرے اس کے اعمال۔ پھر وہ اشیاء واپس آ جاتی ہیں یعنی عزیز اور رشتہ دار اور مال اور ایک اس کے ساتھ

هَسَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَنْدَ اللَّهِ نُنْ يُرْبِدُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَخَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَعُرِّ بِجَسَادِهِ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَيْتَ ثُمَّ مَرَّ بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَيْتَ ثُمَّ مَرَّ بِثَلَاثٍ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَيْتَ فَقُلْتُ وَمَا وَجَيْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ حَمْدًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مُسْلِمٌ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةً قَالُوا خَيْرًا أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا أُرِثَ ثَلَاثَةٌ قَالُوا ثَلَاثَةً فَلَمَّا أُرِثَ اثنان قَالُوا قِسْمَانِ۔

بَابُ ۷۰۸ النَّبِيُّ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكَى الْأَبْخَرِ ۱۹۳۹ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يَنْفُوتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَيْتَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْرُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالِكٌ يَسُوءُ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوا هَلْكَائِهِمْ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

بَابُ ۷۰۹ النَّبِيُّ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ ۱۹۴۰ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُسْتَعْنَةَ عَنْ بَشْرِ وَهُوَ ابْنُ الْمُصْطَلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ مُجَاعِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَرُوا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

۱۹۴۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسْرَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبَغُ الْفَيْتُ ثَلَاثَةَ أَهْلَهُ مَاتَهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ أَهْلَهُ وَمَاتَهُ

رہتا ہے یعنی اس کا عمل۔

وَيَنْفَعُ وَاحِدَهُ عَمَلُهُ۔

۱۹۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حق ہیں ایک تو وہ جس وقت بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے واسطے جانا چاہیے دوسرے یہ کہ جس وقت وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہونا چاہیے تیسرے یہ کہ جس وقت وہ دعوت کرے تو قبول کرے چوتھے یہ کہ جس وقت وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے پانچویں یہ کہ جس وقت اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے تابع ہونے کی صورت میں اور اس کی موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

۱۹۳۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ حِصَالٍ يَتَوَدُّهُ إِذَا مَرَضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُخْبِرُهُ إِذَا غَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔

باب: جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق

بَابُ ۱۰۸۳ الْأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

۱۹۳۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور آپ نے ہم لوگوں کو سات قسم کی باتوں سے منع فرمایا ہے ایک تو بیمار شخص کی مزاج پرسی کا۔ دوسرے چھینک کا جواب دینے کا اور تیسرے قسم کے پورا کرنے کا اور چوتھے مظلوم شخص کی امداد کرنے کا۔ پانچویں سلام کے رواج دینے کا اور چھٹے دعوت قبول کرنے کا اور ساتویں جنازہ کے ساتھ جانے کا اور آپ نے ہم لوگوں کو سونے کی انگلی پینے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے میاثر قسی، استبرق اور دیباچ کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۱۹۳۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُثَنَّى التَّلْحِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ ح وَأَبُو هَاشِمٍ عَنْ الشَّرِيفِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَزَابٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَزَابٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِبِعَادَةِ الْمَرْيُوسِ وَتَسْمِيَةِ الْعَاطِسِ وَابْتِذَانِ الْقَسَمِ وَنَصْرَةِ الْمُطْلُومِ وَالْفَسَاءِ السَّلَامِ وَابْتِذَانِ الدَّاهِيِ وَتَكْبَاعِ الْحَايِرِ وَنَهَانَا عَنْ حَوْبِجِ اللَّعْبِ وَعَنْ إِيْهِ الْفِطْصَةِ وَعَنْ لَمْبَانٍ وَالْقَسْوَةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْخَيْرِ وَالْيَتَابِجِ۔

خلاصہ الباب: میاثر قسی، استبرق اور دیباچ وغیرہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ مختلف قسم کے کپڑوں کے نام ہیں۔ (حاتمی)

باب: جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

بَابُ ۱۰۸۱ فَضْلُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً

۱۹۳۴: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ ادا کیے جانے کے وقت موجود رہے تو اس شخص کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ رہے اس کے دن کیے جانے کے

۱۹۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَزَابٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَعَّ حَفَاةً حَتَّى يَضِلَّ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ

فِي رَأْطٍ وَمِنْ مَشَى مَعَ الْخَنَازَةِ حَتَّى تَذْفُقَ مَاءً لَمْ
مِنَ الْأَجْرِ فَيُرَاطُ الْهَاطُ وَالْفِرَاطُ بِمِثْلِ الْخَنَازَةِ
۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتَّى يَتَوَرَّعَ مِنْهَا فَلَهُ
فِرَاطٌ فَإِنْ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَرَّعَ مِنْهَا فَلَهُ فِرَاطٌ.

۱۹۳۵: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور دفن سے
فراغت کے وقت تک ساتھ رہے اس کو دو قیراط برابر ثواب ملے گا
اگر اس سے پہلے چلا آئے تو ایک قیراط کے برابر اس کو ثواب ملے
گا۔

بَابُ: کِسْیِ چیز پر سوار شخص جنازہ کے ساتھ کہاں چلے
۱۹۳۶: أَخْبَرَنَا رِبَادُ بْنُ الْكُوفِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَنْهُ الْوَاجِدُ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ وَأَخُوهُ الْمُضَرَّبَةُ جَمِيعًا عَنْ رِبَادِ بْنِ حُسَيْنٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُضَرَّبَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِجُ خَلْفَ الْخَنَازَةِ
وَالْمَائِسُ عِثَ شَاءَ مِنْهَا وَالْغُلْفُ يَصْلَى عَلَيْهِ.

بَابُ ۱۰۸۳: مَكَانُ الْمَائِسِ مِنَ الْجَنَازَةِ
۱۹۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجَّارٍ الْخَرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
يُسْرُ بْنُ الشَّرْقِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ رِبَادِ بْنِ
جُبَيْرٍ أَبِي حَتَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُضَرَّبَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّابِجُ خَلْفَ الْخَنَازَةِ وَالْمَائِسُ
حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْغُلْفُ يَصْلَى عَلَيْهِ.

۱۹۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
وَقُفَيْتَةُ عَنْ سَعِيدَانَ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ زَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
نَحْوَهُ وَعَمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ.

۱۹۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدَانُ

۱۹۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جنازہ سے آگے چلتے
تھے۔

۱۹۳۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو

دیکھا جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

وَمَنْصُورٌ وَزَيْدٌ وَبَكْرٌ هُوَ ابْنُ زَائِلٍ كُلُّهُمْ
وَعَمَرُوا اَللّٰهُمَّ سَمِعُوا مِنَ الرَّوْحِ بِمُعِدَّتِ اَنْ سَالِمًا
اُخْرِجَهُ اَنْ اَمَاتَهُ اُخْرِجَهُ اَللّٰهُ رَاى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاَنَا بِبَكْرِ وَعَمَرٍ وَعُثْمَانَ يَمْشُونَ بَيْنَ
يَدَيْ الْجَنَازَةِ يَتَكَّرُ وَحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ قَالَ اَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَطَا وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

باب: مردہ پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

ہکب ۱۰۸۳ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۹۵۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَمَرُو بْنُ زُوَّارَةَ
الْيَسَّارِيُّ يُوْرِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي
قَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَحْبَبْتُمْ قُلُومًا فَكُونُوا قُلُومًا
عَلَيْهِ۔

باب: بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق

۱۹۵۱: عائشہ صدیقہ عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ انصار کا ایک بچہ آیا۔ یعنی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے اس کا جنازہ آیا۔ عائشہ عیسیٰ نے فرمایا کہ خوش ہو اس کے واسطے کہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے کہ جس نے کسی قسم کی برائی نہیں کی اور نہ یہ بچہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اور کچھ کہتی ہو۔ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے یعنی دنیا میں آنے سے قبل اللہ عزوجل نے مقرر فرمادیا ہے کہ یہ شخص جنت کا مستحق ہے اور یہ شخص دوزخ کا اور پھر دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے ہے؟

ہکب ۱۰۸۵ الصَّلَاةُ عَلَى الصِّبْيَانِ

۱۹۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ
حَدَّثَنَا حُلَيْعَةُ بِنْتُ يَحْيَى عَنْ عَمِيهِ عَائِشَةَ بِسَبِّ
حُلَيْعَةَ عَنْ خَالَفِهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَمِيَّتِي مِنْ
صِبْيَانِ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ
طَوْبَى لِهَذَا عُصْفُورٍ مِنْ عُصَايِرِ النَّحْلِ لَمْ يَمُتْ
سُوْرَةً وَلَمْ يَذْرُئْهُ قَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ
خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّحْلَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ
فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا
وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

باب: بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟

ہکب ۱۰۸۶ الصَّلَاةُ عَلَى الْأَطْفَالِ

۱۹۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَلْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرَّابِعُ خَلَفَ الْخَلَاءُ وَالْمَعْنَى خَلَفَ شَاءَ مَعْنَاهَا وَالْفِعْلُ يَفْعَلُ عَلَيْهِ.

۱۹۵۲: حضرت مخیرہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو اربع شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور لڑکے پر نماز پڑھی جائے۔

باب: مشرکین کی اولاد

بَابُ ۱۰۸۷: أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ

۱۹۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرٍاءَ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا جہنم میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر طریقہ سے واقف ہے جو وہ عمل کرتے والے تھے۔

خلاصۃ الباب: مراد یہ ہے کہ اگر وہ کچھ نیک یا نیک ہوتے تو وہ کس طرح کے کام کرتے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جنت میں بھیجے یا دوزخ میں؟

۱۹۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَرَارِزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَبِيصٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِؤَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اللہ عزوجل نے ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا کہ وہ کس طرح کے عمل کرنے والے تھے۔

۱۹۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللَّهُ جِنًّا خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۵: اس حدیث کا مفہوم مندرجہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَوْسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذُرَّاقِ

۱۹۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جس وقت ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا

الْمُسْرِئِينَ فَقَالَ اللَّهُ غَفْلَةً بَمَا تَخَانُوا عَابِلِينَ۔

کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

بَابُ ۱۰۸۸ الصَّلَاةُ عَلَى الشَّهَدَاءِ

باب: حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم

۱۹۵۷ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَاقِلٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَشَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ شَذَادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ حَاضِرًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِهِ وَاتَّخَذَهُ ثُمَّ قَالَ أَهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصِنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غُرُوبَةُ غَيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَى فَلَقَسَهُ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يُزْعِي طُهُرَهُمْ فَلَمَّا حَانَ ذَقْنُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا فِينَا قِسْمَةٌ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ فَخَذَهُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا قَسَمْنَاهُ لَكَ قَالُوا مَا عَلَى هَذَا اتَّعَلَّكَ وَلَكِنِّي اتَّعَلَّكَ عَلَى أَنْ أَرْضَى إِلَى هَهُنَا وَأَخَذَهُ إِلَى خَلْفِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوتَ فَأَذْخَلَ الْحَيَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِصَدَقَتِكَ قَلِيلًا ثُمَّ تَهَيَّأُوا فِي فِتَنِ الْقُدُورِ فَأَتَيْنِي بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمِلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَخَذَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُمْ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالُوا صَدَقَ اللَّهُ فَصَدَقَهُ ثُمَّ حَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ لَمَّا فِيمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَواتِهِ أَلَلَهُمْ هَذَا عَذْلُكَ خَرَجَ مَهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقِيلَ شَهِيدًا أَمَّا شَهِيدُهُ عَلَى ذَلِكَ۔

۱۹۵۷: حضرت شہداء بن ہادی سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ جنگل کا باشندہ تھا خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور وہ مشرف باسلام ہوا اور آپ کے ساتھ ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کے واسطے بعض صحابہ کرام جرحہ کو وصیت کی جس وقت غزوہ ختم ہو گیا یعنی غزوہ میں مسلمانوں کو بکریاں حاصل ہوئیں تو رسول کریم ﷺ نے ان بکریوں کو تقسیم فرمایا اور اس کا بھی حصہ لگایا۔ آپ کے صحابہ کرام جرحہ نے اس کا حصہ اس کو دیا۔ وہ ان کے سواری کے جانور چوری کیا کرتا تھا جس وقت اس کا حصہ دینے کے واسطے آئے تو اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تمہارا حصہ ہے جو کہ رسول کریم ﷺ نے تم کو عطا فرمایا ہے اس نے لے لیا اور اس کو لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ میں نے دیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس وجہ سے آپ کے ہمراہ نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس وجہ سے کی ہے میری اس جگہ پر (یعنی طعن کی طرف) اشارہ کیا کہ تیرا مارا جائے (یعنی غزوہ میں) پھر میرا انتقال ہو جائے اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اللہ عزوجل کو سچا کرے گا تو اللہ عزوجل بھی تم کو سچا کرے گا۔ پھر کچھ دیر تک لوگ ٹھہر رہے تھے اس کے بعد دشمن سے جنگ کرنے کے واسطے اٹھے اور لڑائی شروع ہوئی۔ لوگ اس کو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس شخص کے تیرے لگا ہوا تھا۔ اسی جگہ پر اس شخص نے بتلایا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس نے سچا کیا۔ یعنی اللہ عزوجل نے مجاہدین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان تمام کو اس نے

سچ کیا۔ تو اللہ عز و جل نے بھی اس کو سچا کیا یعنی اس شخص کی مراد پوری ہوئی یہ شخص شہید ہوا۔ پھر آپ نے اپنے مبارک جبہ کا کفن اس کو دے دیا اور آگے کی جانب رکھا اور اس پر نماز ادا کی تو جس قدر آپ کی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے کہ باللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے راست میں ہجرت کر کے نکلا اور یہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۱۹۵۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ یا رب پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اُحد کے شہداء پر پھر ستر کی جانب آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیر ہوں یعنی قیامت میں تم سے قبل اُٹھ کر تم لوگوں کے واسطے جنت میں داخل ہونے کی تیاری کروں گا اور تم پر گواہ ہوں۔

باب: شہداء پر نماز جنازہ

۱۹۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شہداء اُحد کے شہداء میں سے دو شہداء (جس کے کو) جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان دونوں شہیدوں میں سے کون شخص قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ جس وقت لوگ ایک جانب اشارہ فرماتے اس کو قبر میں آگے کی جانب کرتے قبر کی جانب اور پھر ارشاد فرماتے میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم فرمایا ان کے دفن کرنے کا خون لگے ہوئے آپ نے ان پر نماز ادا فرمائی اور ان کو غسل دیا۔

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ

پڑھنا

۱۹۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے

۱۹۵۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُفَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَوةً عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَسِيرِ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ لَكُمْ وَآتَا شَهِيدٌ عَلَيْهِمْ۔

بَابُ ۱۰۸۹ تَرْتِيبُ الصَّلَوةِ عَلَيْهِمْ

۱۹۵۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْلُوكٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْتَمِعُ بَيْنَ الرَّحْلَيْنِ مِنْ قُلَى أُحُدٍ فِي قُبُوبٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُولُ لِبُيْتَيْنِ أَحَدَهُمَا يَلْفُزَانِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قُلْتُ لَهُ فِي اللَّحْدِ قَالَ آتَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي بَيْتَيْهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْمَلُوا۔

بَابُ ۱۰۹۰ تَرْتِيبُ الصَّلَوةِ

عَلَى الْمَرْجُومِ

۱۹۶۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثِيِّ وَنُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ

چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی (یعنی چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا) تب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم کو جنوں ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو محض ہے (تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟) انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا: ان کو سنگسار کیا جائے۔ جب ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف اور اذیت محسوس ہوئی تو وہ بھاگنے لگے۔ لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور سنگسار کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے حق میں نیک باتیں کیں اور اس پر نماز (جنازہ) نہیں ادا فرمائی۔

باب: احد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر

نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۹۹۱۔ حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ قبیلہ حبشہ کی ایک خاتون ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ خاتون اُس وقت حاملہ تھی۔ نبی نے اسکو وارث (سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا اس کو اچھی طرح سے رکھو جب ولادت ہو جائے تو اس کو میرے پاس لے کر آنا۔ جس وقت اس خاتون کے ہاں ولادت ہو گئی تو اسکو خدمت نبوی میں حاضر کیا گیا۔ اس خاتون نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (کانٹوں سے) تاکہ جب سنگسار کیا جائے تو نہ کھلے۔ آپ نے اس خاتون کو پتھروں سے ہلاک کر دیا۔ پھر نماز پڑھی۔ مگر نہ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس خاتون نے ایسی توپ کی کہ اگر گدہ بند منورہ کے ستر آ دیوں پر دو توپ تقسیم کر دی جائے تو البتہ ان سب پر وہ کافی ہو اور کیا (کوئی) اس سے بہتر توپ ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ کیلئے۔

باب: جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی

جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نمازِ جنازہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِإِثْمِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْتُحَرِّقُ مَرَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ حُلُولٌ قَالَ لَا قَالَ أَنْصَحْتُ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا أَذْلَقْنَاهُ الْجَحَادَةَ قَرَأَ لَأَذْذُرَكَ فَرُجِمَ فَتُتَّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۰۹۱ الصَّلَاةُ عَلَى

الْمَرْجُومِ

۱۹۹۱۔ أَحْسَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَفْصٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ حَبَشَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ وَهِيَ حُلَّى لَدَقَعَهَا إِلَى وَلِيِّهَا فَقَالَ أَحْسِرُ إِلَيْهَا فَوَدَّاهَا وَضَعْتُ فَنِيْبِي بِهَا فَلَمَّا وَضَعْتُ جَاءَهَا بِهَا فَأَمَرَهَا فَتُكِّتُ عَلَيْهَا بِثَابِتٍ ثُمَّ رَجَعَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ ثَابِتٌ تَوْنَةٌ لَوْ قَبِلْتُ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوْ يَسَعُهُمْ وَهَلْ وَخَذْتُ تَوْنَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ عَادَتْ يَنْفُسُهَا إِلَيَّ عَزَّوَعَلَّ۔

بَابُ ۱۰۹۲ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ يَحِيفُ

فِي وَصِيَّتِهِ

۱۹۶۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے علاوہ اور کچھ مال اس شخص کے پاس نہیں تھا یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ فہرہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں پھر اس کے غلاموں کو لایا اور اس کے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا تو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

۱۹۶۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا حَدَّثَهُ عَنْ مَسُودٍ وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا اتَّقَى بَيْتَهُ مَمْلُوكِينَ لَهُ بِعَدِّ مَوْبِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَفَضَّيْبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ فَتَمَّتْ أَنْ لَا أَصْلِيَّ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيَهُ فَخَرَّاهُمْ فَلَأَمَهُمْ أَخْرَأَ ثُمَّ أَلْرَعَ مِنْهُمْ فَاتَّقَى النَّبِيُّ وَزَكَى أَرْبَعَةً

وصیت سے متعلق ایک ہدایت:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ وصیت کے ذریعہ کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ واضح رہے کہ وصیت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہوتی اور غیر وارث کے حق میں وصیت ترکہ کے تہائی حصہ تک نافذ اور جاری ہوتی ہے اس سے زیادہ میں باطل اور کالعدم ہوتی ہے اور وارث تو صرف اپنے ہی حصہ کا وارث ہوتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتب فقہ مطالعہ فرمائیں۔

باب: جس کسی نے مالِ غنیمت میں چوری کی ہو اس پر

باب ۱۰۹۳ الصَّلَاةُ

نماز نہ پڑھنا

عَلَى مَنْ عَلَّ

۱۹۶۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی غزوہ خیبر میں مارا گیا تو رسول کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا تم لوگ اس پر نماز ادا کرلو (میں اس پر نماز نہیں پڑھتا) اس شخص نے راد خدا میں چوری کی ہے جس وقت ہم لوگوں نے اس شخص کا سامان دیکھا تو یہود کے گھینوں میں سے ایک گھینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

۱۹۶۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَبِي عَفْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِمِثْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِهَا إِنَّ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ إِلَيْهِ فَتَنَةٌ مَتَاعُهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ حَوْرًا بَيْنَ حَوْرَيْنِ يَهُودٌ مَا يَسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

باب: مقروض شخص کی جنازہ کی نماز

باب ۱۰۹۴ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

۱۹۶۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک انصاری شخص کا جنازہ آیا نماز جنازہ کیلئے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے صاحب پر نماز جنازہ پڑھلو (میں اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا) اس لیے کہ یہ شخص

۱۹۶۴: أَخْبَرَنَا مَعْمُودٌ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يَحْذَرُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ

مقرض ہے۔ حضرت ابوقحافہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ قرض میرے ذمے ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تو اس اقرار کو مکمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں پورا کروں گا جب آپ نے اس شخص پر نماز پڑھی۔

بِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُضِلُّنِي عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبُكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ ذَنْبًا قَالَ أَبُو قَحَافَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَقَاةِ فَإِنَّ بِالْوَقَاةِ فَصَلُّنِي عَلَيْهِ۔

۱۹۶۵: حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ گیا ہے کہ جس سے اس شخص کا قرض ادا کیا جاسکے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب پر نماز پڑھاؤ اور ایک انصاری شخص کہ جن کو ابوقحافہؓ کہتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ لیں وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے (مطلبن ہو کر) نماز جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ يَنْبُيْ بْنِ الْأَخْوَعِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ ذَنْبًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبُكُمْ فَإِنَّ ذَنْبًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ أَبُو قَحَافَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْ ذَنْبُهُ فَصَلُّنِي عَلَيْهِ۔

۱۹۶۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنازہ پیش ہوا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ آپ پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اس شخص کے ذمہ دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اس کی نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ یہ سن کر ابوقحافہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دونوں دینار ادا کروں گا پھر آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھ دی اور جس وقت اللہ نے اپنے رسول کو (حالات میں) وسعت (مال غنیمت) عطا فرمادی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ایک مومن پر اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جو کوئی مقررہ ہو کر مر جائے تو وہ قرض میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۱۹۶۶: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرُ بْنَ الرَّهْزَبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيُ عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ ذَنْبٌ قَاتِبٍ بَسْمِطٍ قَسَاةٍ أَعْلَبِيٍّ دِينَ قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ ذَنْبَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبُكُمْ فَإِنَّ أَبُو قَحَافَةَ مِمَّنَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلِّ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَتَعَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوَّلِي بِكَ بِمُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهِ مَن تَرَكَ ذَنْبًا فَعَلَى وَمَنْ تَرَكَ مَالًا بِيَدِي وَغَيْرِهِ۔

۱۹۶۷: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی مومن وفات کر جاتا اور وہ شخص مقرض ہو تو رسول کریم ﷺ یہ دریافت فرماتے کہ یہ شخص اپنے قرض کے مطابق جائیداد چھوڑ گیا

۱۹۶۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ يُونُسُ وَأَبُو أَبِي ذُنُبٍ عَنِ أَبِي دِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَنَّنَ إِذَا تَوَلَّى الْقَبْرَ الْمَوْتَى
وَعَلَيْهِ دِينَ سَأَلَ هَلْ تَرَكَ لِقَبْرِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا
نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَزَنَ قَالُوا لَا فَإِنْ قَالُوا صَلُّوا عَلَيَّ
صَاحِبَكُمْ فَلَمَّا قَضَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَزْوَاجَ الْيَتَامَى وَالْمَوْتَى مِنْ
أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَلَّى وَعَلَيْهِ دِينَ لَعَلَّيْ قَضَاءٌ هُوَ وَمَنْ
تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

ہے؟ اگر لوگ کہتے کہ جی ہاں! کچھ چھوڑ گیا ہے تو آپ اس شخص کی نماز
جنائز پڑھ دیتے۔ اگر صحابہ کرام جھڑپ فرماتے کہ مرنے والے کے
ذمہ کسی قسم کا قرض ہے تو آپ صحابہ جھڑپ سے فرماتے کہ تم اس پر نماز
پڑھ لو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر (دنیا کو) وسیع کر دیا
(یعنی مال قیمت زیادہ حاصل ہو گیا) تو آپ نے ارشاد
فرمایا: یتیمین پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ پس جو شخص
وفات کر جائے مقررہ وصی ہو کر تو اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے اور جو شخص
مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

باب: جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نماز جنائز سے

بَابُ ۹۵ تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَى مَنْ

مَتعلق احادیث

قَتَلَ نَفْسَهُ

۱۹۶۸ أَحْوَرًا يَسْخَرُ مِنْ مُتَصَوِّرٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو
الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا
مِسْلَقُ بْنُ أَبِي سَمُرَةَ أَنَّ زُهَيْرًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَيْفٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا قَلْبٌ أَصْلَبُ عَلَيْهِ۔

۱۹۶۸ حضرت جابر بن سرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک شخص نے اپنے ہی حیرے سے خود کو ہلاک کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی نماز (جنائز) نہیں
پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نماز جنائز سے:

آنحضرت ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنائز سے جو انکار فرمایا تو یہ آپ ﷺ کا فرمان بطور وعید اور تنبیہ کے ہے
ورنہ نماز جنائز ہر ایک مسلمان کی خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار ہو اس کی نماز جنائز پڑھی جائے گی جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:
(صلو علی کل مروءة) یعنی ہر ایک نیک آدمی اور گناہگار کی نماز پڑھو۔

۱۹۶۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ
ذَكَوَانَ بِحَدِيثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَلَّى مِنْ بَنِي بَنِي قَتَلَ
نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارٍ حَرَّتُمْ بَنُو أَبِي خَالِدٍ، مُحَلَّدٌ، فِيهَا
أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى شَقًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ قَسَتْهُ فِي بَدَمٍ
بَنَحْشَاءٍ فِي نَارٍ حَرَّتُمْ خَالِدٌ، مُحَلَّدٌ، فِيهَا أَبَدًا۔

۱۹۶۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا جو شخص خود اپنے کو پہاڑ کے اوپر سے گرا کر ہلاک کر لے تو
وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اوپر سے نیچے گرا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ
دوزخ میں رہے گا (اور یہی عمل کرتا رہے گا) اور جو شخص نہ ہرنی کر خود کو
ہلاک کر لے تو نہ ہراس کے ساتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں ہمیشہ
اس کو چلا کر رہے گا اور جو شخص خود کو کسی لوہے سے قتل کرے (یعنی
بندوق، کھوار وغیرہ) تو پھر اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ یہ راوی کا قول

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِحَيْثُهَا قَتَلَ نَفْسًا ثُمَّ أَعْتَقَ عَنْهُ شَيْءٌ ۖ
 حَالَهُ بِقَوْلِ كَانَتْ حَيْثُ دَنَتْهُ فِي يَدِهِ بِحَبَابٍ ۚ
 نَفْسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مِّنْهَا أَبَدًا ۚ

بے یمنی تیز چیز سے قتل ہو لو اس کے ہاتھوں میں ہوگا دوزخ کی آگ
 میں اور ہمیشہ وہ شخص اس کو پیٹ میں داخل کرتا رہے گا اور وہ شخص
 ہمیشہ اس میں رہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو کہ ان کاموں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

باب: منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

بَابُ ١٠٩٦ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

۱۹:۷۰: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جس وقت عبد اللہ بن ابی سلول (منافق) مر گیا تو رسول کریم ﷺ کو پایا گیا اس پر نماز پڑھنے کے واسطے' جس وقت آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ابن ابی وقطہ پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں روز ایسی باتیں کہیں تھیں (جو کہ کفر اور نفاق کی باتیں تھیں) رسول کریمؐ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کیا سے عمر! تم جانے دو جب میں نے بہت زیادہ ضد کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو یہ اختیار ہے کہ میں منافقین پر نماز (جنازہ) پڑھوں یا نہ پڑھوں تو میں نے (منافقین پر) نماز پڑھنے کو اختیار کیا اور اگر میں اس بات سے واقف ہوں کہ سخر مرتبہ سے زیادہ مرتبہ مغفرت چاہوں تو اس کی بخشش ہو جائے گی البتہ میں سخر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں۔ (یعنی اللہ عزوجل نے مجھے اختیار دیا اور "سخر" اس سے مراد سخر کا عدد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ منافقین کی کبھی مغفرت نہ ہوگی) پھر آپ نے نماز (جنازہ) پڑھی اور واپس تشریف لائے ابھی کچھ ہی وقت گزر تھا کہ سورۃ براءت کی یہ دو آیات نازل ہوئیں ﴿لَا تَحْضُرْ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ اے "وتم ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو جب وہ مر جائے اور نہ تم اس کی قبر پر کھڑے رہنا کیونکہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا اور وہ گناہگار ہوئے اور گنہگار ہوئے کی حالت میں مر گئے" (تو حضرت عمرؓ کی رائے گرائی اللہ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی) پھر میں نے حیرت اور تعجب کا

١٤٥: أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْرُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَصَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ بِي سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلَّى إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلُّونَ عَلَى أَبِي أُبَيٍّ وَقَدْ كَانَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أَعِدُّوا عَلَيْهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَتَجْرَأُ عَنِّي يَا عُمَرُ فَلَمَّا أَكْبَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ حَبَرْتُ فَأَحْبَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لَوِردْتُ عَلَى السَّيِّئِينَ غُفِرَ لَكَ لَوِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَنْكُثْ إِلَّا بِسَيِّرٍ حَتَّى نَزَلَ بَيْنَ الْأَيْتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا نُصَلِّيَ عَلَى آخِدٍ مِنْهُنَّ مَاتَ أَبَدًا وَلَا نَفَعُ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ تَحَفَّرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ قَائِمُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدَ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللَّهِ رَّسُولُهُ أَكْبَرُ-

اظہار کیا اپنی اس قدر بہادری سے اللہ کے رسول پر اس دن اور اللہ اور رسول خوب واقف ہیں (کہ اس میں کیا صلیت تھی)۔

باب: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۷۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاءؓ پر مسجد کے اندر نماز جنازہ ادا کی۔

بَابُ ۹۷: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ
۱۹۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ بْنِ خَمْرَةَ عَنْ عَمَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلًا إِلَّا فِي بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

۱۹۷۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاءؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز نکلیں ادا فرمائی لیکن خاص مسجد کے اندر۔

۱۹۷۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَّاحِدِ بْنِ خَمْرَةَ أَنَّ عَمَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَنَا عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهْلٍ إِلَّا فِي بَيْضَاءَ إِلَّا فِي خُوفِ الْمَسْجِدِ.

باب: رات میں نماز جنازہ ادا کرنا

۱۹۷۳: حضرت ابوامامہؓ بن سہل بن حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون عموالی میں بیمار ہوئی (عموالی ان بستیوں کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ کے مضافات میں ہیں) جو کہ غریب تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ سے اس کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مر جائے تو تم اس کی تدفین نہ کرنا۔ جس وقت تک کہ میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں۔ وہ خاتون مر گئی تو لوگ اس کو مدینہ منورہ میں نماز عشاء کے بعد لے کر حاضر ہوئے رسول کریم کو دیکھا آپ سو گئے تھے صحابہؓ نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہیں خیال کیا اور اس پر نماز ادا کر کے جنت البقیع میں دفن فرما دیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو صحابہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کی حالت دریافت کی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اکی تو تدفین ہو گئی اور ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن اس وقت

بَابُ ۹۸: الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

۱۹۷۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا أَبَا ثَابِتٍ وَأَبُو وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي بَشَّابٍ قَالَا أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ أَشْفَكَتِ امْرَأَةً بِالْعَوَالِيِّ مَسْكِينَةً فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنَّ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا عَنِّي أَصَلَّى عَلَيْهَا فَنُؤَيِّسَتْ فَخَاءٌ وَابَا يَهَى إِلَى الْمَدِينَةِ نَعْدُ الْفَتَنَةَ فَوَحَّدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَدَامَ فَكَبَّرُوا هُوَ إِنْ يَوْفِكُوا فَصَلُّوا عَلَيْهَا وَدَفِنُوهَا بِبَيْعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصَحَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ وَاسْتَأْذَنَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا لَقَدْ دَفِنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ جَنَافَ فَوَحَّدْنَاكَ كَمَا نَايَا فَكَبَّرُوا هُوَ

آپ سورہے تھے تو ہم لوگوں نے آپ کا بیدار کرنا برا سمجھا یہ بات سن کر آپ روانہ ہو گئے اور حضرات صحابہ کرام جلیلہ بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی قبر آپ کو دکھائی۔ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور صحابہ کرام جلیلہ نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی اور تکبیرات پڑھیں۔

باب: جتازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق

۱۹۷۴: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی مجاشی کی وفات ہو گئی تو تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ اس پر پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہماری صفیں بندھوائیں۔ جس طریقہ سے جتازہ پر صفیں ہوتی ہیں اور اس پر نماز ادا کی۔

۱۹۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجاشی کی وفات کی اطلاع اس روز دی کہ جس دن ان کی وفات ہوئی حالانکہ وہ ایک طویل فاصلہ پر واقع ملک میں تھا پھر آپ صحابہ کرام جلیلہ کو لے کر مصلیٰ کی جانب لکھے اور ان کی صف بندھوائی اور ان پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات کہیں۔

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدینہ منورہ میں مجاشی کی وفات کی اطلاع دی حضرات صحابہ کرام جلیلہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

۱۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بھائی مجاشی مر گیا تم لوگ کھڑے ہو اور ان پر نماز ادا کرو چنانچہ ہم لوگوں نے اس پر دو صفیں باندھیں۔

مُرِفْلَكَ قَالَ لَا تَطْلُقُوا بَنِيَّ وَمَنْشُوا
مَعَهُ حَتَّى آزِدَهُ فَهَبْنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلُّوا وَرَأَتْهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَثَّرَ
أَرْبَعًا.

باب ۱۰۹۹ الصَّغُوفِ عَلَى الْجَنَائِزِ

۱۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُصَيْبِ بْنِ
عِيَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ
السَّجَّادِي قُذِمَات فَلَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ
بَيْنَاكُمَا يَصَفُّ عَلَى الْخَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ.

۱۹۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَتَيْتَا عِنْدَ اللَّهِ
عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسْتَبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ السَّجَّادِي
الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى
فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَثَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ.

۱۹۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ خَلَقْنَا عِنْدَ الرَّؤُوفِ
قَالَ أَتَيْتَا نَعْمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسْتَبِ وَابْنِ
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّجَّادِي
لَا مَخِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَثَّرَ
أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُسْتَبِ يَقُولُ لَمْ أَهْمُهُ
كَمَّا كُودَتْ.

۱۹۷۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَازِمٍ قَالَ أَتَيْتَا إِسْمَاعِيلَ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ قُذِمَات
فَلَوْمُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَصَفَّفْنَا عَلَيْهِ صَلَّيْ.

۱۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) پر نماز جنازہ ادا فرمائی میں اس دن دوسری صف میں تھا۔

۱۹۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرَّةَ سَمِعْتُ سَعْدَةَ بَنَتَ الْوَلَدِ السَّاعَةَ بَخْرَجَ السَّاعَةَ بَخْرَجَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النُّجَاشِيَّ.

۱۹۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی تم لوگ اٹھو اور نجاشی پر نماز (جنازہ) ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ان پر صفیں باندھ لیں جس طریقہ سے کہ میت پر صف باندھتے ہیں اور اس پر نماز ادا کی جس طریقہ سے مردہ پر نماز پڑھتے ہیں۔

۱۹۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحَاكِمَ النَّجَاشِيِّ لَمَاتَ فَمَوْتُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ.

باب: جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

بَابُ ۱۱۰۰ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

۱۹۸۰: حضرت سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا پر نماز ادا کی جو کہ زنجلی کی حالت میں وفات کر گئی تھی رسول کریم ﷺ اس پر نماز ادا فرمانے کیلئے اسی کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

۱۹۸۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي بَقَاعِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا.

باب: لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نماز

بَابُ ۱۱۰۱ اجْتِمَاعُ جَنَازَةٍ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ

جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۸۱: حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو انہوں نے لڑکے کو نزدیک رکھا اور اس خاتون کو اس کے پیچھے رکھا اور دونوں پر نماز ادا فرمائی اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ ہی سنت ہے۔

۱۹۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَدَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَارٍ قَالَ حَضَرَتْ خَنَازَةُ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ فَتَدِمَ الصَّبِيُّ وَمَا يَكُنِي الْقَدَمُ وَوَضَعَتِ الْمَرْأَةُ رَأْسَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِمَا وَبَيَّ الْقَدَمُ أَبُو سَعِيدٍ الْحُدْرِيُّ وَأَبُو عَبَّاسٍ وَأَبُو قُحَادَةَ وَابُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ.

باب: خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا
 ۱۹۸۲: حضرت تابعیؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے نو جنازوں پر ایک ساتھ ادا کی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور خواتین کو قبلہ سے پاس کر دیا۔ ان تمام کی ایک صف کی اور حضرت ائم کلثومؓ میں حضرت علیؓ کی صاحبزادی حضرت عمرؓ کی اہلیہ کا جنازہ اور ان کے ایک لڑکے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور دونوں میں حاکم سعید بن عامرؒ جیسے تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ جیسے اور حضرت ابوسعیدؓ جیسے اور حضرت ابوقحافہؓ جیسے تھے اور لڑکا امام کے نزدیک رکھا گیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس کو برا خیال کیا تو میں نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ جیسے اور حضرت ابوقحافہؓ جیسے کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی مسنون ہے۔

۱۹۸۳: حضرت سرہ بن جنوبؒ جیسے سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ائم فلاں (یعنی حضرت ائم کعب جیسے) پر جو کہ نفاس کی حالت میں وفات کر گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)۔

باب: جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے

۱۹۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہاشی کے مرنے کی اطلاع پہنچائی لوگ ان کے ساتھ نکلے مصلیٰ کی جانب پھر صف باندھی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۵: حضرت ابوامامہ بن بکیرؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی کے باشندوں میں سے ہمارے کوئی (عوالی ان گاؤں کو کہا جاتا ہے کہ جو کدینہ منورہ کے اطراف میں ہیں) اور رسول کریمؐ سب سے زیادہ

باب ۱۱۰۲ اِجْتَمَاعُ جَنَازِ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ
 ۱۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَانَا أَبُو حُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَرْوِي عَنْ أَبِي عُمَرَ صَلَّى عَلَى نِسَاءِ جَنَائِزٍ حَبِيبًا فَمَجِعُوا الرِّجَالَ يَكُونُ الْإِمَامُ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْفِيلَةَ فَصَلَّاهُنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوُضِعَتْ جَنَازَةٌ أَمَّ كُلُّهُنَّ بِسَبِّ عَلِيٍّ امْرَأَةً عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَبِي لَهْمَا فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ وَجِيعَ حَبِيبًا وَالْإِمَامُ يُوَعِّدُ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ أَبُو عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ وَأَبُو قَتَادَةَ قُورَيْحٍ الْفَلَّاحُ مِثْلُ أَبِي الْإِمَامِ فَقَالَ رَجُلٌ فَانْكَرْتُ ذَلِكَ فَتَكَلَّمْتُ إِلَى أَبِي عَاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوا هِيَ النِّسَاءُ.

۱۹۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو الْمَسْزُودِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ح وَخَرَجْنَا سَوِيَّةً قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ الْمُكْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تُوَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ حَذَّافٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى أَمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي بَيْتِهَا فَهَذَا قَدَّمَ فِي وَسْطِهَا.

باب ۱۱۰۳ عَدَدُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ
 ۱۹۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَى لِلنَّاسِ النِّعَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَلَّاهُمْ وَخَمْسَ أَرْبَعِ تَكْبِيرَاتٍ.

۱۹۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ بِنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خراج پری فرماتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اس خاتون کی وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو اس کی اطلاع کرنا۔ چنانچہ وہ خاتون رات میں وفات کر گئی۔ لوگوں نے اس کی تدفین کر دی اور نبیؐ کو اس کی اطلاع نہیں کی جس وقت صبح ہو گئی تو آپؐ نے اس کی حالت دریافت فرمائی تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو رات میں جگا تا تو آپؐ اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے نماز ادا کی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۶: حضرت ابن کثیرؒ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقمؓ نے ایک جنازہ پر نماز ادا فرمائی تو پانچ تکبیرات پڑھیں اور کہا کہ رسول کریمؐ نے بھی پانچ تکبیرات پڑھیں۔

باب: دُعا جنازہ کے بیان سے متعلق

۱۹۸۷: حضرت حموف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپؐ نے یہ دُعا کی اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما دے اور اس کو معاف فرما اور اس کو سلامت رکھ اس عذاب سے اور اس کی بہتر طریقہ سے سہانہ نوازی فرما اور اس کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ فرما اور اس کو پانی اور اوروں سے دُعا دے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس طریقہ سے صاف کر دے کہ جس طریقہ سے کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کو بدل دے اور اس کو پانی اور برف اور اوروں سے دُعا ڈال اور اس کے گناہوں کی گری کو ٹھنڈا کر دے اور اس شخص کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف اور پاک فرما دے کہ جس طریقہ سے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانہ عطا فرما دے اور اس کو بہترین مقام کی طرف منتقل فرما دے اور اس کو (ذنیابی بیوی سے) عمدہ بیوی عنایت فرما دے اور اس کو عذاب قبر

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ سَلَامٍ وَ عِيَادَةً لِلْمَرْبُوعِ فَقَالَ إِذَا مَاتَتْ فَلَا يُؤْمِنُ فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَتَمَّ يُعْلَمُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا: عَجَبًا أَنْ تَوُفَّيَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَثَّرَ أَرْبَعًا.

۱۹۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَظِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي ثَلْحَةَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمٍ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَثَّرَ عَلَيْهَا حَمْدًا وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَظِيمٍ.

بَابُ ۱۱۰۳ الدُّعَاءِ

۱۹۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشُّرَحِ عَنْ أَبِي وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَرِثِ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَاعْبُدْهُ وَاسْجُدْ لَهُ وَارْتَضِعْ مِنْ حَلْهِهِ وَأَعِيبْهُ بَيَاءً وَتَلَجٍّ وَتَبَرُّدٍ وَتَقَبُّعٍ مِنَ الْخَطَايَا عَمَّا تَتَّبَعِي الْقَتْلُ الْأَيْمَنُ مِنَ الدُّنْيَا وَآثِلُهُ قَارًا خَيْرًا مِنْ قَارِهِ وَآثِلُهُ خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَقِهِ عَذَابَاتِ الْقَبْرِ وَعَذَابَاتِ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ قَتَمَتْنِ أَنْ لَوْ كُنْتُ أَلْمِيتُ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدَلِيلِكَ الْغَيْبِ.

سے محفوظ فرما۔ حضرت عوفؓ نے کہا کہ رسول کریمؐ کی یہ دعا سن کر میں نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش میں اس سرنے والے شخص کی جگہ ہوتا (تو میں اس عمدہ قسم کی دعا سے نفع اور برکت حاصل کرتا)

۱۹۸۸: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز پڑھتے ہوئے یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاَعْفُ عَنْهُ وَاَسْكِرْهُ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالتَّبَرَّدِ وَتَقَبَّلْ مِنَ الْخَطَايَا حَتَّى تَقْبَلَ الْقَوْبَ الْاَيْمَنَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ قَارًا خَيْرًا مِنْ قَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ ذَوْجًا خَيْرًا مِنْ ذَوْجِهِ وَاَذْخِلْهُ الْحَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن ربیع سلمیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام مجاہدین میں سے تھے انہوں نے حضرت عبید بن خالد سلمیؓ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم فرما دیئے تو ان دونوں میں سے ایک قتل کیا گیا اور دوسرا چند دن کے بعد مر گیا ہم نے اس پر نماز ادا کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا کہا یعنی کیا دعا مانگا؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اس کے واسطے دعا مانگی اے خدا اس کو بخش دے اور اے اللہ اس پر رحم فرما دے اے اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کہاں چلی گئی اور اس کا عمل کہاں چلا گیا۔ البتہ دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جیسے آسمان میں اور زمین میں۔ (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جلد کس طرح بنا سکتے ہیں)۔

۱۹۸۸: اٰخِرَتَنَا هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكَلَابِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ لَفْهَمٍ الْخَضِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَمَسَّ عَلَى دَعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاَعْفُ عَنْهُ وَاَسْكِرْهُ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلَجِ وَالتَّبَرَّدِ وَتَقَبَّلْ مِنَ الْخَطَايَا حَتَّى تَقْبَلَ الْقَوْبَ الْاَيْمَنَ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ قَارًا خَيْرًا مِنْ قَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهِ ذَوْجًا خَيْرًا مِنْ ذَوْجِهِ وَاَذْخِلْهُ الْحَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: اٰخِرَتَنَا سُوْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَرِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَرَ بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُبَيْعَةَ السَّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَالِدٍ السَّلَمِيِّ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَالِدٍ السَّلَمِيِّ اَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَى نِسْنِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ اَحَدَهُمَا وَمَاتَ الْاُخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَلْنُمَ قَالُوا دَعَوْنَا لَهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَيْنِ صَلَوَتُهُ بَعْدَ صَلَوَتِهِ وَآتَيْنَ عَمَلَهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَّا بَيَّهْنَاهَا حَتَّى بَيَّنَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ۔

خلاصۃ الباب: یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح رو سکتے ہیں۔

۱۹۹۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَبْعَ النَّبِيِّينَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ الْغُفْرُ لِحَيَاتِهِ وَمَحَبَّتِهِ وَشَهِيدًا وَعَاقِبًا وَكَفَرًا وَتَلَاً وَصَبْرًا وَكِبْرًا۔
۱۹۹۱: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي يُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ حَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجَهَرَ حَتَّى اسْتَمَعْنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَحَدُتْ رِجْلَهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

۱۹۹۱: حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ بلند آواز سے۔ یہاں تک کہ ہم کو ان کی آواز سنائی دی جس وقت فراغت ہو گئی تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے اور حق ہے۔

۱۹۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِدٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ حَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَحَدُتْ رِجْلَهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ تَعْمَلُهُ حَقٌّ سُنَّةٌ۔
۱۹۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ الشُّعْثَةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْكُفْرَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُخَالَفَةً ثُمَّ يَكْبِرُ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيمَ عِنْدَ الْآخِرَةِ۔

۱۹۹۳: حضرت ابوالمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسنون یہ ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے پھر تین تکبیر کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

۱۹۹۴: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

باب: جس کسی پر ایک سو آدمی نماز ادا کریں

بَابُ ۱۰۵ فَضْلِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ

۱۹۹۵: حضرت عائشہ صدیقہ عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مرد پر مسلمانوں کا ایک طبقہ نماز پڑھے جو کہ ایک سو تک پہنچ جائے اس کی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اس کی سفارش قبول فرمائے گا۔

۱۹۹۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلَامٍ
بْنِ أَبِي مُطْعِمٍ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَانَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَةَ وَصَيْحٍ عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ
يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَتْلُونَ أَنْ يَكُونُوا
مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ قَالَ سَلَامٌ فَحَدَّثْتُ
بِهِ شُعَيْبُ بْنُ الْأَخْطَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۹۶: اس حدیث کا مفہوم گنہگار حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّادَةَ قَالَ سَمِعْنَا إِسْحَقَ
عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي قِلَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزَةَ
وَصَيْحٍ لِعَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ وَيَتْلُوا
أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيَشْفَعُوا إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ۔

۱۹۹۷: حضرت حکم بن فروخ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالفتح علی بن ابی شیبہ نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو ہم لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ اپنی اہلیوں کو قائم کرو اور تم لوگوں کی (قیامت کے دن) بہترین شفاعت ہوگی۔ حضرت ابوالفتح عیسیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلیط نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ یمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر ایک امت نماز (جنازہ) پڑھے تو ان کی سفارش مقبول ہوگی۔ حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالفتح علی بن ابی شیبہ سے دریافت کیا کہ امت کا اطلاق کتنے افراد پر ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا چالیس آدمیوں پر۔

۱۹۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْنَا مُحَمَّدَ
ابْنِ سُوَيْدٍ أَوْ الْعُقَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْخُزَمِيُّ
ابْنُ فَرْوَجٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِیحِ عَلَى حَضَرَةٍ
فَكَفَّ اللَّهُ فَذَكَرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِيْمِنُوا
صَوْرَتَكُمْ وَتَحْسِنْ شَعْرَتَكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِیحِ
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِیْطٍ عَنْ إِحْدَى امْتَهَانَ
الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ
إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِیحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ
أَرْبَعُونَ۔

باب: جو کوئی نماز جنازہ ادا کرے تو اس کا کیا ثواب ہے؟
۱۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط برابر

باب ۱۱۰۶ ثَوَابُ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ
۱۹۹۸: أَخْبَرَنَا نَوْعٌ مِنْ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْنَا
عَبْدَ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْنَا مَعْمَرُ عَنِ الطَّوْحَرِيِّ عَنْ

سَعِيدُ ابْنِ الْمُصَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى خَنَازٍ فَلَهُ بِرَاطٌ وَمَنْ اسْتَفْزَهَا خَشَى تَوَضَّعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ بِرَاطَانِ وَالْبِرَاطَانِ بِمِثْلِ الْجَنَّتَيْنِ الْغُطَيَّتَيْنِ۔

۱۹۹۹: أَحَبُّنَا سُؤْدَةُ قَالَ أَحَبُّنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَوْجُحَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً خَشَى بِضَلِّي عَلَيْهَا فَلَهُ بِرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ خَشَى نُدْفَنَ فَلَهُ بِرَاطَانِ بِرَاطٌ وَالْبِرَاطَانِ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بِمِثْلِ الْجَنَّتَيْنِ الْغُطَيَّتَيْنِ۔

۱۹۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ہے اور جو کوئی مرنے والے کے دفن ہونے تک موجود رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں ورنہ دنیا کے قیراط کی طرح جو کہ کئی رتی کا ہوتا ہے۔

۲۰۰۰: أَحَبُّنَا مُحَمَّدٌ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَفَّازٍ عَنْ عَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ خَنَازَةً رَحِمَ مُسْلِمٌ أَحْسَبًا فَضَلِّي عَلَيْهَا وَذَقَّهَا فَلَهُ بِرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِفِرَاطٍ مِنَ الْآخِرِ۔

۲۰۰۱: أَحَبُّنَا الْحَسَنُ بْنُ قُرَظَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عُلْفَةَ قَالَ أَتَانَا دَاوُدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ خَنَازَةً فَضَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ بِرَاطٌ مِنَ الْآخِرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَضَلِّي عَلَيْهَا ثُمَّ لَقِيَ خَشَى يَفْرُغَ مِنْ ذَنْبِهَا فَلَهُ بِرَاطَانِ مِنَ الْآخِرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ۔

۲۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز ادا کرے اور واپس آئے تو اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی شخص جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز ادا کرے پھر بیٹھا ہے یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہو کر اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے اور ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

باب ۱۷۰: الْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تَوَضَّعَ الْجَنَازَةُ

۲۰۰۲: أَحَبُّنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

باب: جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟

۲۰۰۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

جَنَازَہً وَتَلَاوَزَیْنِ عَنْ بَعْضِ بْنِ أَبِي حَجَّیْبٍ عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ رَأَيْتُمْ الْحَنَازَةَ طَوُّوْهُا وَمَنْ يَمْنَحْهَا فَلَا يَقْلُدَنَّ حَتَّى تَوَضَّعَ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو اور جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جس وقت جنازہ قبر میں نہ رکھا جائے۔

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق

۲۰۰۳: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ کھڑے رہو جس وقت تک کہ جنازہ دفن نہ کیا جائے پھر انہوں نے فرمایا کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے اس کے بعد بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۴: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں نے (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ کھڑے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ بیٹھنے لگ گئے۔

۲۰۰۵: حضرت ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے ایک جنازہ میں کہ جس وقت قبر تک پہنچے تو قبر تیار نہیں ہوئی تھی رسول کریم ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے قریب بیٹھ گئے (جیسے کہ) ہم لوگوں کے سروں پر پرندے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ باادب ہو کر خاموش طریقہ سے بیٹھ گئے)۔

باب: شہید کو خون میں ات پت دفن کرنا

۲۰۰۶: حضرت عبداللہ بن ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ پیٹ دو ان کے خون میں (یعنی حضرت شہداء کو) (دھر گئے ہوئے اور خون آلود کپڑوں میں پیٹ دو کیونکہ کوئی اس قسم کا دھڑ نہیں ہے کہ جو راء خدا میں لگاے لیکن وہ قیامت کے دن آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون ہوگا اور اس کی خوشبو

بَابُ ۱۱۰۸ الْوُكُوفُ لِلْجَنَازَةِ

۲۰۰۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بَعْضِ عَنْ وَالِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ حَبِشٍ عَنْ مُسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْحَنَازَةِ حَتَّى تَوَضَّعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَالِبٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

۲۰۰۴۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَلِّدِ عَنْ مُسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقُفْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

۲۰۰۵۔ أَخْبَرَنَا هُرَيْرٌ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَخْمَرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَلْبِ عِيَ الْيَمَنِيِّ أَنَّهُ عَمِرُو عَنْ زَادَانَ عِيَ الْقُرَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَنَازَةٍ فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَى الْقَبْرِ وَكُنَّا نَحْمَدُ فَخَلَسَ وَخَفَسَ حَوْلَهُ كَأَنَّ عَلَى رُؤُسِنَا الْعَبْرَ۔

بَابُ ۱۱۰۹ مُوَكَّرَةُ الشَّهِيدِ فِي دِمِهِ

۲۰۰۶۔ أَخْبَرَنَا هَنَاقٌ عِيَ ابْنِ الْمُثَنَّى عَنْ مُعْمَرٍ عِيَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُلِيِّ أُمِّدٍ زَمَلُونَهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَنْهُمْ وَتَحْتَهُمُ فِي اللَّهِ إِلَّا بَنَاتُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَذْنِي لَوْ أَنَّ لَوْنُ الدِّمِ وَرَيْحُهُ رِيحُ

المسئک۔

ملک کی ہوگی۔

باب ۱۱۱۰ اِنَّ تَدْعُنُ الشَّهِيدَ

باب: شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟

۲۰۰۷: حضرت عبداللہ بن قوسمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو مسلمان غزوہ طائف میں شہید ہو گئے ان کو آپ اٹھا کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دفن کرنے کا حکم فرمایا جس جگہ پر وہ لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سعید راوی حدیث دور نبوی میں پیدا ہوئے تھے۔

۲۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء اُحد کے بارے میں حکم فرمایا ان کے گرنے کی جگہ پر لے جانے کا اور لوگ میرے والد و مدینہ منورہ میں اٹھا کر لے آئے۔

۲۰۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ أُنْشَأَ وَجَعُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الشَّائِبِ عَنْ زُحَلِّ بْنِ لَهْ عَنِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُتَةَ قَالَ أَصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْكَأْفِ فَجُعِلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ وَلَدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ۲۰۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْزُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ قَبَسٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْغَفَرِيِّ عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفُلَانٍ أُحْدِ أَنْ يُدْفَنَ إِلَى مَضَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ لُقِنُوا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۰۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو دفن کر دو جو کہ جنگ میں شہید کیے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں۔

۲۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَجَعُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ خَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَدْفُوا الْقَتْلَى فِي مَضَارِعِهِمْ۔

باب: مشرک کی تدفین سے متعلق

۲۰۱۰: حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ میں نے نبی سے عرض کیا کہ آپ کا یوزھ اچھا بوطاہب مر گیا ہے۔ اب ان کو کون آدمی دفن کرے گا؟ آپ نے فرمایا تم لوگ جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر کے واپس آ جاؤ اور تم لوگ کسی قسم کی کوئی غی بات نہ کرنا چنانچہ میں گیا اور میں ان کو زمین کے اندر چھپا کر واپس آ گیا پھر میں واپس خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے مجھ کو غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے میرے واسطے دعا فرمائی اور ایک دعا اس قسم کی بیان فرمائی کہ جو مجھ کو یا نہیں۔

باب ۱۱۱۱ مَوَارِثَةُ الْمُشْرِكِ ۲۰۱۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ قُلْتُ لِبَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّتَ الشَّيْخِ الصَّالِي مَاتَ فَمَنْ يُوَارِثُهُ قَالَ أَذْهَبَ لَوَارِثَاتِهِ وَلَا تُخْبِرُونِ حَدَّثَنَا حَتَّى نَأْتِيَنِي فَوَارِثَتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَأَعْسَلْتُ وَدَعَايَ وَدَعَايَ ثُمَّ أَخْلَفْتُ۔

باب: بغلی اور صندوقی قبر سے متعلق

باب ۱۱۱۲ اللَّحْدِ وَالشَّقِيقِ

۲۰۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْجَدُّوا لِي لَحْدًا وَانْصَبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۰۱۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَنَا حَصْرَتَهُ الْوَفَاةَ قَالَ الْجَدُّوا لِي لَحْدًا وَانْصَبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَدْرِمِيُّ عَنْ حُكَّامِ بْنِ سَلِيمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْلَحْدُ لَنَا وَالنَّصَبُ لِبَعِيرِنَا.

باب ۱۱۱۳ مَا يَسْتَحَبُّ مِنْ إِمْعَالِ الْعَبْرِ

۲۰۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ جَدَّالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَضِرُ عَلَيْنَا بِكُلِّ إِنْسَانٍ شَيْبَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْبِرُوا وَاعْمَلُوا وَانْصِبُوا وَأَذِفُوا الْإِنْسِي وَالْفَلَاحَةَ فِي قَلَمٍ وَاجِدٍ قَالُوا قَمَنَ نَقْدَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدِمُوا كُنْتُمْهُمْ قَرَأْنَا قَالَ فَكَانَ أَبِي ثَابِتٌ فَلَا تَكُنْ فِي قَلَمٍ وَاجِدٍ.

باب ۱۱۱۴ مَا يَسْتَحَبُّ مِنْ تَوْصِيَةِ الْعَبْرِ

۲۰۱۱: حضرت سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تم لوگ میرے واسطے بھلی قبر کھودو اور ایسے کھڑی کرو جیسی کہ رسول کریم ﷺ کے واسطے کی تھی۔

۲۰۱۲: حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس وقت وفات ہوئے گی تو انہوں نے کہا کہ میرے واسطے تم بھلی قبر کھودو اور اس پر انٹیں کھڑی کر دو جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کیا تھا۔

۲۰۱۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بھلی قبر ہم لوگوں کے واسطے ہے اور صندوقی قبر دوسرے لوگوں کے واسطے ہے۔

باب: قبر گہری کھودنا بہتر ہے

۲۰۱۴: حضرت ہشام بن عامرؓ سے روایت ہے کہ غزوہٴ اُحد کے دن ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہر ایک شخص کے واسطے ہمارے واسطے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم قبر کھودو اور ہر کھودو اور اچھی طریقہ سے کھودو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ (یعنی قبلہ کے نزدیک رکھیں) آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص قرآن کریم زیادہ یاد رکھتا ہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میرا والد اس روز تین آدمیوں میں تیسرا تھا جو کہ ایک قبر میں رکھے گئے تھے۔

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

۳۰۱۵: حضرت بشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز غزوہ اُحد ہوا تو متعدد مسلمان شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہو گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبر کھود ڈالو اور اس کو کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اس کو آگے بڑھاؤ۔

۳۰۱۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَسَمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصِيبَ مَنْ أَصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَاتَّصَبَ النَّاسُ جِرَاحَاتٍ فَلَمَّا رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخِفِرُوا وَكُوسُوا وَانْقَلَبُوا إِلَى الْبُيُوتِ وَاللَّيْلَةُ فِي الْقَبْرِ وَلَقِّنُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا.

باب: قبر میں ایک کپڑا بچھانے سے متعلق
۳۰۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں رکھے گئے ایک لال رنگ کی چادر بچھائی گئی (یعنی لال کلمی بچھائی گئی)۔

بَابُ ۱۱۱۵ وَضْعُ التُّوبِ فِي اللَّحْدِ
۳۰۱۶ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ دُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبُنٌ دُفِنَ لِبَطْنَةٍ خُمْرًا.

قبر میں چادر بچھانا:

واضح رہے کہ قبر میں میت کے نیچے لال رنگ کی چادر وغیرہ بچھانا مسنون نہیں ہے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق رائے سے مذکور عمل اختیار کیا گیا بلکہ آپ کے ایک غلام نے مذکورہ بالا چادر بچھائی اور ان غلام نے اس وجہ سے یہ چادر بچھائی کیونکہ وہ چادر مبارک (یعنی کلمی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا تھا کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات ان کو اچھی نہیں لگی کہ کوئی دوسرا شخص وہ چادر مبارک استعمال کرے۔

باب: جن اوقات میں میت کی تدفین

ممنوع ہے

۳۰۱۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تین ایسی ساعت (گھنٹیاں) ہیں کہ جس میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مردوں کو گاڑنے سے منع فرماتے تھے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور ایک اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے

بَابُ ۱۱۱۶ السَّاعَاتُ الَّتِي نَهَى عَنْ إِفْتِكَارِ الْمَوْتَى فِيهَا
۳۰۱۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رِجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَفَّةَ بْنَ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ تَلَاثٌ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهَا أَوْ نَقْرَ فِيهَا مَوْتَانَا جِئْنَا نَطْلُعُ الشَّمْسَ بِرَاغَةٍ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَجِئْنَا بِقَوْمٍ قَانِمٍ الْعُظْمَى حَتَّى تَنْزُولُ

گئے۔

الشَّيْءُ رَجِيْنٌ تَضِيْبُ الشَّيْءِ لِلْعَرُوْبِ۔

۲۰۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ایک آدمی کا تذکرہ ہوا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک شخص جس کی کوفت ہونچکی تھی اور اس کو رات ہی رات میں ایک ناقص قسم کا کفن دے کر دفن کر دیا گیا تھا آپ نے منع فرمایا رات میں دفن کرنے سے لیکن جس وقت کہ ایسی ہی مجبوری ہو۔

۲۰۱۸ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَبَالَةَ الْقَعْنَانُ الرَّقِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ جُوْنَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ حَبَلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَثُرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقَبِرَ لَيْلًا وَتَحْفَنَ فِي حُفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَرَوَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُحْفَنَ الْإِنْسَانُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُصَلَّاهُ إِلَى ذَلِكَ۔

باب: چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

بَابُ ۱۱۱ دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

۲۰۱۹: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت غزوہ احد کا دن ہوا تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ (قبر) کھودو اور اس کو وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کی تدفین کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دفن کرنے میں کس کو مقدم کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ قرآن کریم کا علم رکھتا ہو۔

۲۰۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ جَلَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَتِ الشَّامَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَقْبِرُوا الْإِنْسَانَ وَالْفَلَاةَ فِي قَبْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نَقْبِمْ قَالَ قَبِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۰: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غزوہ احد کے روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ زخمی (شہید) ہو گئے تھے لوگوں نے اس بات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبر کھودو اور قبر وسیع کرو اور ایک ایک آدمی کو دو دو تین تین حضرات کی تدفین کرو اور جو قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو تم لوگ اس کو تدفین میں مقدم کرو۔

۲۰۲۰ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَنْقُوتُ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَدًا بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ جَلَدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَمْسَتْ الْفَجْرَاءُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشَبَّكَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَقْبِرُوا الْإِنْسَانَ وَالْفَلَاةَ وَقَبِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۱: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۲۱ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ يَنْقُوتُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ جَلَدٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَالْفَلَاةَ وَقَبِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

سے متعلق

۲۰۲۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والدہ اور ایک اور آدمی قبر میں رکھے گئے میرا دل خوش نہ ہوا میں نے اس کو نکال کر اس کو علیحدہ دفن کیا۔

بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ

٢٠٢٥ أَخْبَرَنَا الْعَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ أَبِي أَبِي تَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبَابٍ قَالَ ذُو مَيْمَنٍ أَبِي زُحَلٍّ فِي الْقَبْرِ قُلْتُ يَبْتَاطُ قُلْتُ حَتَّى أَخْرَجْتَهُ وَذَكَرْتُهُ عَلَى حَدِّهِ.

باب: قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث

۲۰۲۶ حضرت یزید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ایک دن آپ نے ایک تازہ قبر دیکھی آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں خاتون ہے فلاں لوگوں کی پانڈی۔ آپ نے اس کی شناخت فرمائی۔ دوپہر میں اس کی وفات ہو گئی اس وقت آپ نے روزہ رکھ رکھا تھا اور آپ سو رہے تھے۔ ہم نے آپ معلوم کو بیدار کرنا مناسب محسوس نہ کیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر فرمائی اور پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص وفات کرے تو مجھ کو اطلاع کرنا کیونکہ میری نماز اس کے واسطے رحمت ہے۔

بَابُ ۱۱۴ الصَّلَاةُ عَلَى الْقَبْرِ

[illegible]

۲۰۰۷ء حضرت شعیبؑ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے نقل کیا جو کہ ایک قبر پر رسول کریم ﷺ کے ہمراہ گیا تھا آپ نے امانت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے حضرت شعیبؑ سے روایت کیا کہ دو کون آدمی تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ

٢٠٢٤ أَحْبَبَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَانَ الشَّيْبِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ
أَخْبَرَنِي عَنْ مَرْثَعٍ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مُتَّبِعِي قَاتِلِهِمْ وَصَفَ خَلْقَهُ قُلْتُ
مَنْ هَؤُلَاءِ يَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ أُنْثَى.

۲۰۲۸ اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۲۸ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ أَبَانُ بْنُ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً بَقِيَ مُنْذُ فَضَّلْنِي عَلَيْهِ وَصَفَ أَصْحَابَهُ حَقًّا فَلَمْ

مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ إِنَّ عَسَابَ۔

۲۰۲۹: أَخْبَرَنَا الْمُعَيْمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ أَبُو أَسْمَاءَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خُفْعَرُ بْنُ مُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ السَّبْيِ عَنْ عَلِيٍّ قَبْرُ امْرَأَةٍ نَعْدَ مَا دَفِنَتْ۔

۲۰۲۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر اس کی تدفین کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الرُّكُوبُ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الْجَنَائِزِ ۲۰۳۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَمُتَعَمِّرُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَالِثُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ يَسْمَعَلِ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَازَةَ أَبِي الذُّخْدَاجِ لَمَّا رَخَعَ أَبَى يَمْرُوسَ مَعْرُوزِي فَرَكِبَ وَمَشَى نَعْفَ۔

باب: جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق

۲۰۳۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن ابو دوحاح کے جنازہ کے ساتھ نکلے جس وقت واپس آنے لگے تو ایک گھوڑا رہند پشت (بغیر زین) کا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیے۔

بَابُ ۱۱۲۳ الزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ ۲۰۳۱ أَخْبَرَنَا هُرُودُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا خُفْعَرُ بْنُ أَبِي جُرْجَنْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ نَهْيٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يَزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُخَصِّصُ زَادَ سُلَيْمَانَ بْنُ مُوسَى أَوْ يَخْتَصَّ عَلَيْهِ۔

باب: قبر کو بلند کرنے سے متعلق

۲۰۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا اور قبر میں زیادتی کرنے سے منع فرمایا یا اس پر کچھ لگانے سے یا اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ نے گنبد وغیرہ قبر پر تعمیر کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اس طرح اس کو اونچا کرنے اور اس پر کچھ شیشہ وغیرہ لگانے اور اس پر یادگار تحریر وغیرہ جیسے قبر پر کتبہ وغیرہ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ ۱۱۲۴ الْبَيْتَاءُ عَلَى الْقَبْرِ ۲۰۳۲ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَفْصِصِ الْقُبُورِ أَوْ بَنِي عَلَيْهَا أَوْ يَخْلِسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ۔

باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا

۲۰۳۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کچھ لگانے سے یا اس پر تعمیر بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۱۲۵ تَجْصِصُ الْقُبُورِ ۲۰۳۳ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ خُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَفْصِصِ الْقُبُورِ أَوْ بَنِي عَلَيْهَا أَوْ يَخْلِسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ۔

باب: قبروں پر کچھ لگانے سے متعلق

۲۰۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبروں پر کھج لگانے سے منع فرمایا۔

۲۰۳۳ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَحْصِيسِ الْقُبُورِ.

باب: اگر قبر اوچی ہو تو اسکو منہدم کر کے برابر کرنا کیسا ہے؟

باب ۱۱۲۰ تَسْوِیَةُ الْقَبْرِ إِذَا رَفَعَتْ

۲۰۳۴ حضرت ثمامہ بن شثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہاں ہمارے ایک ساتھی کی وفات ہوئی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا ان کی قبر برابر کی گئی پھر بیان کیا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۰۳۴ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَاوَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ثَمَامَةَ بْنَ شُعْبَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مَعَ فَضَالَةَ بْنَ عَبْدِ بَارِضٍ الرُّومِ فَتَوَقَّيْ صَاحِبَةً لَهَا قَامَرٌ فَضَالَةُ يَقُولُ فَتَوَقَّيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَنُوا الْقَبْرَ بِمَنْزِلَتِهِ.

۲۰۳۵ حضرت ابو یمن سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا تم کو اس کام پر نہ روانہ کروں کہ جس پر رسول کریم ﷺ نے مجھ کو روانہ فرمایا تھا کہ کوئی بھی قبر اوچی نہ چھوڑ دے۔ میں اس کو برابر کروں۔ کوئی بھی تصویر کسی مکان میں نہ دیکھوں مگر اس کو روئندہ الوں اور مٹا دوں۔

۲۰۳۵ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهِنَاحِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ الْأَخْلَعُ عَلَى مَا نَعْنِيهِ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُرْ قَبْرًا مُشْرِفًا وَلَا سَوِیَّةً وَلَا صَوْرَةً فِي نِسْبٍ إِلَّا عَمَسْتَهَا.

باب: زیارت قبور سے متعلق احادیث

باب ۱۱۲۱ زِیَارَةُ الْقُبُورِ

۲۰۳۶ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے لیکن اب تم لوگ زیارت قبور کر سکتے ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کا تین روز سے زیادہ رکھنے سے اب جس جگہ تک دل چاہے رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو کھجور کے رکھنے سے منع کیا تھا کہ کسی برتن میں کھجور نہ بھگوننا عداہد مشک کے اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے اس کو بھگونو اور تم لوگ بی لو لیکن نثر لانے والی چیز نہ ہو۔

۲۰۳۶ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِذْمَعْنٍ عَنْ أَبِي فَصَّالٍ عَنْ أَبِي يَسَافٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَدْلَجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَوُزُّوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ فَوَقَّيْ فَلَايَ اَيَّامٍ فَامْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي يَسْقَاءَ فَامْسِكُوا فِي الْأَمْنِيَةِ حَيْثُهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا.

۲۰۳۷ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے کہ جس میں رسول کریم ﷺ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم لوگ

۲۰۳۷ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِذْمَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْعَبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِي مَجْلِسٍ فِيهِ

کھاؤ اور کھلاؤ اور جس قدر دل چاہے تم اس کو بیچ کر لو جس قدر تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو نذیر بنانے سے منع کیا تھا چند برحقوں میں مرتبان اور سنجور کے تو بنے میں نذیر بنانے سے منع کیا تھا اور ہر سے رنگ کے روغن والے برتن میں نذیر بنانے سے منع کیا تھا اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے نذیر بنا لو لیکن تم لوگ ہر ایک اس شے سے بچو جو کہ نذر لانے والی ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا زیارت قبر سے کہ جس شخص کا دل چاہے قبروں کی زیارت کرے لیکن زبان سے نری بات نہ کہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مُحْتَشِبُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَعْنَةَ الْأَصْحَابِ إِلَّا لَعْنَتًا مَكْلُومًا وَأَطِيعُوا وَأَعِزُّوا مَا بَيْنَكُمْ وَكَعْزُوتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَتَّبِعُوا فِي الْقُرُوفِ الذُّبَابَ وَالْمَرْثَةَ وَالْبَقِيرَ وَالْجَسَمِ السَّيِّئُ فَإِنَّمَا زَيْنَتُهُمْ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَتَهَيَّئْكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَالَ آوَاةُ أَنْ يَزُورُوا فَلْيَزُورُوا وَلَا تَقُولُوا مُعْجَرًا۔

باب: کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق

۲۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو وہ نے لگ گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی رونے لگے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کے واسطے دعا کرنے کی اجازت مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت نہیں مل سکی (کیونکہ اللہ عزوجل مشرکین کی مغفرت نہیں فرماتا) پھر میں نے ان کی قبر پر حاضری کی دعا مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت مل گئی تو تم لوگ بھی زیارت قبر کیا کرو کیونکہ زیارت قبر موت کو یاد دلاتی ہے۔

باب ۱۱۲۸ زياركة قبر المشرك

۲۰۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنِ بَرْثَةَ بِنِ جُبَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ أَهْلَ هَكَذَا وَهَئِهِ مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ مِنْ أَنْ اسْتَعِيرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ مِنْ أَنْ أَزُورَ قُبُورَهُمَا فَإِنِّي فَرُزُّوْا الْقُبُورَ فَإِنَّمَا نَذِيرٌ لَكُمْ الْمَوْتِ۔

باب: اہل شرک کیسے دعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق

۲۰۳۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جس وقت (آپ کے چچا) ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں پر ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اب میرے چچا! تم "لا الہ الا اللہ" کہو اس جملہ کی مدد سے میں تمہارے واسطے بارگاہ الہی میں حجت کروں گا (سٹارش کی کوشش کروں گا) اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا: اے ابو طالب! کیا تم عبدالطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو؟ پھر وہ دونوں ان سے

باب ۱۱۲۹ التَّهْيِ عَنِ اسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

۲۰۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أُمَّا حَلِيبُ الْوُفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُهُ أَبُو خَهْلٍ وَعُذَةُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَيْ عَمَّ قُلُ لَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَلِيبَةُ أُمَّا حَلِيبُ لَكَ رِبَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُو خَهْلٍ وَغَدَّ اللَّهُ مِنْ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أُمَّا حَلِيبُ اتَّقِي عَنْ بَيْتِهِ۔

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ يَكْتُمُ بِهِ خَشْيَ كَانَ اِحْرُ
سَيَّ وَ كَتَمْتُهُمْ بِهِ عَلَى وَلَدِهِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَ لَكَ مَا لَمْ
أَنْتَ عَنْكَ فَتَرْكَلْتَ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ
يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَ تَرَكْتَ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
أَخْبَيْتَ۔

گفتگو کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ابو طالب کی زبان سے آخری جملہ یہ
نکلا کہ میں تو عبدالمطلب کے ہی وین پر قائم ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
نے ارشاد فرمایا میں تمہارے واسطے اس وقت تک دعا مانگوں گا کہ
جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی اس پر آیت: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ”نبی کو اور جو لوگ ایمان
لائے انکو مشرکین کے واسطے دعا نہیں مانگنا چاہیے“ اور یہ آیت نازل
ہوئی: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ یعنی ”تم جس کو چاہے راہ
ہدایت پر نہیں لاسکتے لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لاسکتا ہے۔“

۲۰۳۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سنا وہ
آدمی دعا مانگا کرتا تھا اپنے والدین کیلئے جو کہ مشرک تھے۔ میں نے
کہا تم کیا دعا کرتے ہو ان کیلئے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے
کہا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے دعا مانگی ہے یعنی آذر کے
واسطے حالانکہ وہ مشرک تھا۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے جو دعا مانگی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے
تھی جو کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس وجہ سے کہا تھا: ﴿إِنَّا
يَسْتَغْفِرُ﴾ میں تمہارے واسطے دعا مانگوں گا جس وقت ان وطم ہوا کہ
وہ خدا کا دشمن تھا تو وہ اس سے بیزار اور علیحدہ ہو گئے۔

۲۰۳۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصْلَوٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي
الْحُبَيْلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ
لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكٌ قَالَ فَقُلْتُ تَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا
مُشْرِكٌ قَالَ أَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ قَاتِلَتْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَّهَتْ ذَلِكَ لَهُ
فَقَوْلَتْ وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ
مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ۔

باب: مسلمانوں کے واسطے دعا مانگنے کا حکم

۲۰۳۱۔ حضرت محمد بن قیس بن محمد سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے
تھے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا کہ
میں تم سے اپنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت عرض کروں ہم نے کہا کہ
جی ہاں ضرور بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میری آپ کی
باری والی رات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے کہ اس دوران
آپ نے میری کمرٹ لی اور دونوں جو تھے اپنے پاس رکھ لیے اور
آپ نے اپنی مہارت چادر کا ستر بچھایا پھر نہیں بٹھریے لیکن اس قدر

بَابُ ۱۱۳۰ الْأَمْرُ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ
۲۰۳۱۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَجَّاجُ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ
أَنَّهُ سَمِعَ مُعَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ مِنْ مَخْرُومَةٍ يَقُولُ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أَعْبَىٰ عَلَيْكُمْ عَنِّي
وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَلَّى قَالَتْ
لَهَا كَأَنَّهُ لَيَأْتِي هُوَ عَبْدِي تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَعَ تَعْلِيهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

کہ آپ کو خیال ہوا کہ میں سوچی بھرا آپ نے خاموشی سے جوتے پہن لیے اور خاموشی سے چادر اٹھائی پھر خاموشی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے نکل گئے میں نے بھی یہ حالت دیکھ کر اپنے سر میں کرت ڈالا اور سر پر دوپٹہ ڈالا اور تہ بند ہاںدھا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ قبرستان پہنچ پہنچ گئے وہاں پر جا کر آپ نے جہن مرتبہ دلوں ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر واپس آئے میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی سے روانہ ہوئے میں بھی جلدی ہی چل پڑی۔ پھر آپ دوڑ پڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زیادہ زور سے دوڑے۔ چنانچہ میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے قبل گھر پہنچ گئی۔ لیکن میں لٹی ہی رہی تھی کہ اس دوران آپ تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا اے عائشہ! میں تمہارا سانس بھول گیا ہے اور تمہارا پیٹ اوپر کی جانب اٹھ گیا ہے (جس طریقہ سے کہ کسی دوڑنے والے شخص کی حالت ہوتی ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے کہہ دو ورنہ جو ذات کہ تمام باریک سے باریک بات کا ظم رکھتے ہے (یعنی اللہ عزوجل) مجھ سے کہہ دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کتنے میرے والدین آپ پر خدا ہو جائیں یہ سب اور ذریعہ ہے اور میں نے تمام حال بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیا تو ہی تھی وہ سیاسی دوسرے اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں آپ نے میرے سینہ میں ایک گوتہ مارا جس سے مجھ کو صدمہ ہوا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ جھوٹ ہو کہ خدا اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم کرے گا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ دل میں یہ خیال کیا کہ آپ خفیہ طریقہ سے کسی دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں اس وجہ سے میں ساتھ ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے کیا بات پوشیدہ رکھیں گے اللہ عزوجل نے آپ کو بتلایا ہے کہ میرے قلب میں یہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبریلؑ میرے پاس تشریف لائے جس وقت تم نے دیکھا لیکن اندر تشریف نہ لائے اس وجہ سے کہ تم کپڑے اتار چکی

وَمَسَّكَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى إِبْرَأَيْمَ فَلَمْ يَلْتَمِسْ إِلَّا زَيْنَبًا هَلْ آتَى لَكَ رَقْدُكَ ثُمَّ اتَّعَلَّ رُؤُوسًا وَأَخَذَ ذَاةً رُؤُوسًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُؤُوسًا وَخَرَجَ رُؤُوسًا وَخَعَلْتُ يَدَيْيَ فِي زَيْبِي وَاسْتَمَرْتُ وَتَفَكُّتُ إِزَارِي وَانْكَشَفَتْ فِي إِبْرَاهِيمَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتِ فَزَوَّجَ بَيْنَهُ فَلَاحَ مَرَاتٍ فَاعْلَمَ أَنَّهُ الْخَوْرَتُ فَانْخَوْرَتُ فَاسْتَوْرَعَ فَاسْتَوْرَعْتُ فَهَوَزُونَ فَهَوَزْتُ فَانْخَوْرَتُ فَانْخَوْرَتُ وَاسْتَوْرَعْتُ فَدَعَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اسْطَلَجْتُ فَدَعَلْتُ فَقَالَ مَالِكُ يَا عَائِشَةُ حَسْبَا رَابَةً قَالَتْ لَا قَالَ لِنَحْبِرَتِي أَوْ لِنَحْبِرَتِي اللَّطِيفُ الْخَيْرُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بِيَ أَنْتَ وَبَيْنِي فَانْخَوْرَتُهُ الْخَوْرَتُ قَالَ قَالِبِ الشَّوَادِ الْبَيْتِ وَابْتُ أَنْبَابِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَنَحْبِرَتِي فِي صُدْرِي قَهْرَةً أَوْ حَقْبِي ثُمَّ قَالَ اكْشَبِي أَنْ يَحِثَّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكُفُّمُ النَّاسَ فَقَدْ غَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ قَالَتْ جَبْرَائِيلُ الْكَلْبِيُّ حِينَ رَأَيْتَ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتُ يَدَايَ قَادَايَ فَاحْمِلِي مِنْكَ فَاحْمِلْتُهُ فَاحْمِلْتُهُ مِنْكَ فَكَلَّمْتُكَ اللَّهُ قَالَتْ قَدْ بَدَتْ وَخَرْتُ أَنْ أُرْفَعُكَ وَخَبِيرْتُ أَنْ تَسْتَوْرَعَنِي فَانْخَوْرَتِي أَنْ آتَى الْبَيْتِ فَاسْتَوْرَعْتُ لَهُمْ قَالَتْ كَلِمَتِ الْقَوْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَوْلِي السَّلَامَ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبَرَّحَ اللَّهُ الْمُسْتَظِيدِينَ بَيْنَ الْمُسْتَأْجِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْآجِفُونَ۔

تھیں۔ انہوں نے مجھ کو تم سے خفیہ ہو کر مجھ کو آواز دہی میں نے بھی ان کو جواب دیا۔ تم سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تم سگنی اور مجھ کو تمہارا بیدار کرنا ہر محسوس ہوا اور مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تم تمہارا پریشان نہ ہو۔ بہر حال حضرت جبرئیل نے مجھ کو قبرستان بقیع میں جانے کا حکم دیا اور وہاں کے لوگوں کے واسطے دعا مانگنے کا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس طریقہ سے کہوں (جس وقت میں (قبرستان) بقیع جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو: السَّلَامُ عَلَیْ أَهْلِ الْقُبَاِ۔

۲۰۳۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر آپ باہر نکلے میں نے اپنی باندی بریرہ سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلی گئی حتیٰ کہ آپ (قبرستان) بقیع میں پہنچے اور وہاں پر جس قدر اللہ عزوجل کو منظور تھا کھڑے رہے پھر واپس آئے تو وہ باندی بریرہ آگے آئی اور مجھ سے نقل کیا کہ میں نے کچھ نہیں کہا جس وقت صبح کا وقت ہوا تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں بقیع والوں کی جانب دعا کرنے کے واسطے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۳۳ حضرت عائشہ صدیقہ جلیلہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو مہجلی کی باری جس وقت ان کے گھر کی ہوئی تو آپ مہجلی رات کو (قبرستان) بقیع کی جانب نکلے اور فرماتے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَاوُدُ قَوْمِ مُؤْمِنِیْنَ "سلام ہے اے گھر مسلمانوں کے اور ہم تم وعدہ دیے گئے ہیں اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملاقات کرنے والے ہیں اے خدا بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرماوے۔"

۲۰۳۴ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت قبور پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلِ الْقُبَاِ آخر تک۔ یعنی اے مومن تمہارے اوپر سلام ہے اور

۲۰۳۲: أَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ یَسْكِبْنَ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَأَنَا تَسْمَعُ وَالْقَطْعُ لَهُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیدُ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ أَبِي عُلْفَةَ عَنْ أَبِيہَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ لَمْ وَتُسَوِّ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاتَّ لَیْلَہُ فَلَیْسَ بِأَنَّهُ لَمْ تَخْرُجْ قَالَتْ فَامْرَأَتُ جَدَّیْ تَبْرُؤَہُ تَنْبَغُ قَبِیْحَہُ حَتّٰی جَاءَ الْبَقِیْعُ قَوَّضَتْ فِیْ اَذْنِہَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یُّخْبِتَ لَمْ اَنْصَرَفْتُ فَسَبَقَہُ تَبْرُؤَہُ فَاصْبَرْتُ لَمْ اَذْکُرْ لَمْ نَبْنِیْ حَتّٰی اَصْبَحْتُ لَمْ اَذْکُرْ ذَلِکَ لَمْ اَقْلَیْ فِیْ یَوْمَئِذٍ اِلٰی اَنْ یُّبْعِیَ لَاصْلٰی عَلَیْہِ۔

۲۰۳۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيفٌ وَمَوْلَى ابْنِ نَیْمٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَخْلَعُ ثَلَاثًا لَّیْلَہَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اَجْرِ اللّٰہِ اِلٰی الْبَقِیْعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَاوُدُ قَوْمِ مُؤْمِنِیْنَ وَنَا بِاَیْکُمْ مَوَاعِیْزُونَ عَدَا اَوْ مَوَاعِیْزُونَ وَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَا یَعْمَلُونَ لَکُمْ اَغْفِرْ لَاصْلٰی یَعِیْ الْعَرَفِیْد۔

۲۰۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمٌ بْنُ عَدْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَلَمَانَ بْنِ تَبْرُؤَہُ عَنْ أَبِيہِ اَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلِي الْيَوْمِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَثَبَّأَنَ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَأَجْعَلَنَّ أَفْئِدَةً تَأْخُذُ بَكُمْ لَكُمْ نِعَ نَسْأَلُ اللَّهَ الْعُذَّاءَ لَكُمْ وَلَكُمْ.

۲۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَّاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ.

۲۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بادشاہ نجاشی کی وفات ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کی مغفرت کیلئے دعا مانگو۔

۲۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اس دن دی کہ جس دن اس کی وفات ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔

۲۰۳۶: أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَأَبُو الْوَيْثِقِ أَنَّ لَهَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَفَى لَهُمُ النَّجَّاشِيَّ صَاحِبَ الْخَبَنَةِ فِي الْيَوْمِ فَذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ.

باب: قبور پر چراغ جلانے کی وعید سے متعلق

بَابُ ۱۱۳۱ التَّغْلِيطُ فِي آتِخَالِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُورِ

۲۰۳۷: حضرت محمد بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین پر لعنت فرمائی جو قبور کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی کہ جو کہ قبور مساجد بنائیں (یعنی قبور پر مسجد کریں) اور وہاں پر چراغ روشن کریں۔

۲۰۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي سَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارِثَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَعَلِّقِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

باب: قبور پر بیٹھنے کی برائی سے متعلق

بَابُ ۱۱۳۲ التَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے میں سے کوئی شخص آگ کے شعلہ پر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو اس سے بھتر ہے کہ وہ قبور پر بیٹھے۔

۲۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَن يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتَّى تَحْرُقَ

يَا بَنِي خَيْرٍ لَّهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ-

۲۰۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ أَبِي أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي نَجْرٍ مَنِ عَزَمَ عَنِ النَّصْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ-

باب: قبور کو مسجد بنانے سے متعلق

بَابُ ۱۱۳۳ اتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۲۰۵۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْغُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَابِثَةَ أُمِّ الْبَيْتِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ-

۲۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَافِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُرَاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ بْنُ سَعْدٍ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ-

باب: سبت کے بنے ہوئے جو تھے قبرستان پہن کر

بَابُ ۱۱۳۴ مَكْرَاهِيَةِ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي

جَانِبِهَا

التَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

۲۰۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُتَاكِزِ قَالَ حَدَّثَنَا وَصِيحٌ عَنِ الْأَسَدِيِّ عَنْ شَيْبَانَ وَكَانَ هَذِهِ عَنْ عَنِ حَالِدِ بْنِ سُبَيْرٍ عَنْ يَسْبُورِ بْنِ تَهْلُبٍ أَنَّ مَيْسِرَةَ بْنَ الْخَصَّاصِيَّةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَكَنَ هَؤُلَاءِ شَرًّا عَجِيبًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُورِ

۲۰۵۲: حضرت بشر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی برائی اور شر سے محفوظ ہو گئے اور آگے چلے گئے پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بڑی بھلائی سے محروم رہے اور آگے چلے گئے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی سستی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان

الْمُسْرِجِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَقَىٰ هَؤُلَاءِ خَيْرًا حَتَّىٰ يُرَوِّا
فَحَاسَتْ مِنْهُ الْبَغَاةُ فَرَأَىٰ رَجُلًا يُمِيشُ نِسْرَ الْقُبُورِ
فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّيِّئَتَيْنِ الْفَهِيمَا۔

جوتہ پکن کر قبرستان جانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں سبت سے بنے ہوئے جوتے پکن کر قبرستان جانے کو کھروہ فرمایا ہے واضح رہے کہ سبت (سین کے زیر کے ساتھ) لگائے کے چمڑے کو کہا جاتا ہے جو کہ دفات کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے اور اس کے بال کھال سے مٹائی کر کے الگ کر لیے جاتے ہیں اس خیال سے کہ ان میں ٹاپا کی نہ لگی ہو یا قبور کی حرمت رکھنے کے خیال سے بہر حال مذکورہ قسم کے جوتے پکن کر قبور کے درمیان چلنا ممنوع ہے۔

باب ۱۱۳۵ التَّهْنِیْلُ فِی غَیْرِ السَّیِّئَةِ
۲۰۵۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ الْوُرَاقِيُّ قَالَ
خَلَقْنَا يُونُسَ بْنَ زُرْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَادَةَ عَنْ أَبِي
أَنَسٍ ؓ قَالَ إِنَّ الْعَنْدَ إِذَا وَجِعَ فِي قَبْرِهِ وَ تَوَلَّى
عَنْهُ أَصْحَابَهُ اللَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ بَعَالِهِمْ۔

باب ۱۱۳۶ الْمُسْتَلَقَةُ فِی الْقَبْرِ
۲۰۵۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ
إِسْرَافِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالََا خَلَقْنَا يُونُسَ
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَبَّانَ عَنْ قَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْعَنْدَ إِذَا وَجِعَ فِي قَبْرِهِ وَ تَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابَهُ اللَّهُ
لَيَسْمَعُ قَرْعَ بَعَالِهِمْ قَالَ قَبَائِلُهُ مَلَكًا يَفْقَهُدِيهِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِی هَذَا الرَّجُلِ قَالَا
الْمُؤْمِنُ لَيَقُولَ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَ رَسُولُهُ قَبَائِلُ
لَهُ النَّظَرُ إِلَى مُتَعَدِّدٍ مِنَ الشَّارِ فَذَلِكَ اللَّهُ بِهِ
مُتَعَدِّدٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْرَاهُمَا جَمِيعًا۔

باب: قبر کے سوال سے متعلق
۲۰۵۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن ہوتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر وہ فرشتے (مکرنگیر) اس شخص کے نزدیک آتے ہیں اس کو بھلاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص (سزا یافتہ) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ مؤمن کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور اس کے پیچھے ہوئے ہیں پھر اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھو۔ پھر اندر داخل نے اس کے عرض جنت میں تجھ کو ٹھکانہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر وہ مؤمن دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔

باب ۱۱۳۷ مسئلۃ الکافر

باب: کافر سے قبر میں سوال و جواب

۲۰۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تو ان صاحب (ملک) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو جو مومن آدمی ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے پیچھے ہوئے ہیں اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنی جگہ دوڑیں۔ اللہ عزوجل نے تم کو اس کے عوض وہ عطا کر دیا کہ جو کس سے بھر ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دونوں ٹھکانہ کو دیکھتا ہے۔ لیکن کافر اور منافق شخص جو ہوتا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے کہ میں واقف نہیں جیسا کہ لوگ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے اپنی سمجھ بوجھ سے معلوم کر لیا نہ قرآن کریم کی حلاوت کی پھر اس پر ایک مار لگائی جاتی ہے۔ اس کے بعد دونوں کان کے درمیان میں اور وہ شخص ایک زبردست چیخ مارتا ہے جس کو قریب والے لوگ سنتے ہیں علاوہ انسان اور جن کے۔

باب: جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو جائے؟

۲۰۵۶: حضرت عبداللہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سلیمان صرد اور خالد بن عرفہؓ بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ فلاں آدمی پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو گیا ہے ان دونوں صحابہ نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش اس شخص کے جنازہ میں ہم لوگ شرکت کرتے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا رسول کریمؐ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جس کسی کو اس کا پیٹ (تکلیف سے) ہلاک کر دے تو اس کو عذاب قبر نہ ہوگا۔

۲۰۵۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ زُؤَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وَجِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْ أَصْحَابِهِ اللَّهُ لَيَسْمَعَنَّ فَرَجَ بَعْلِهِمْ أَنَا هَذَا مَلَكَانِ فَيُعَذِّبُهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ فَقَالَ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْذَلْتَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعِدًا خَيْرًا مِنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهُمَا عِيمًا وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَقَالَ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ فَيَقُولُ لَا أَفْرَى كُنْتُ أَقُولُ عَمَّا يَقُولُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ لَا ذَنْبَ وَلَا تِلْكَ ثُمَّ بَصُرَتْ صَوْبَهُ بَيْنَ أَذْنَيْهِ فَيَصْبُحُ صَبْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ عَيْرُ الْقَلْبَيْنِ۔

باب ۱۱۳۸ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

۲۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدَةَ اللَّهِ مِنْ بَسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسَلَمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَخَالِدُ بْنُ عَرْفَةَ قَدْ كَرُّوا أَنَّ رَجُلًا تَوَلَّى مَاتَ بِطْنِهِ فَأَمَّا هُمَا فَيَسْتَبَيِّنَانِ أَنْ يَكُونَا شَهِدَا حَزَانَتِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَكُنْ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ فَلَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى۔

باب ۱۱۳۹ الشہید

باب: شہید کے متعلق

۲۰۵۷: حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی ججز سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کیا حالت ہے (یعنی فرمان نبوی ﷺ کا کیا مطلب ہے وہ فرمان یہ ہے کہ) تمام مسلمانوں کی قبر میں آزمائش کی جاتی ہے یعنی ان کو عذاب ہوتا ہے لیکن شہید کی آزمائش نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ ان کے سروں پر تلواریں چمک کی آزمائش کافی ہے۔

۲۰۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْرَافِيلُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لُبِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو وَحَدَّثَهُ عَنْ زَائِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زُحَلٍّ بْنِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ زُحَلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَالِ الْمُؤْمِنِينَ يُقْتَلُونَ فِي قُتُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ تَخْلَى بِإِذْنِ اللَّهِ الشُّبُوفُ عَلَى زَائِبِهِ فَتَنَةً.

خلاصہ العباب: مطلب یہ ہے کہ حضرات شہداء کرام کی آزمائش دنیا ہی میں کر لی گئی اس طرح سے کہ انہوں نے سروں پر تلواریں وغیرہ کے زخم کھانچے اور انہوں نے رام خدا میں جان تک قربان کر دی پھر اب دوسری مرتبہ ان کی آزمائش کی کیا ضرورت ہے؟

۲۰۵۸: حضرت صفوان بن امیہ نے کہا کہ مرض طاعون (وبا) اور پیٹ کے مرض میں مر جانا اور پانی میں غرق ہو کر مرنا اور کسی خاتون کا بچہ کی ولادت کی تکلیف میں فوت ہونا اس کا شہید ہونا ہے۔ حضرت تھکی جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سے یہ حدیث حضرت ابو عثمان نے کئی مرتبہ نقل کی اور ایک مرتبہ اس کو رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا۔

۲۰۵۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونَ وَالْمُعْتَلُونَ وَالْقُرْبَى وَالنِّسَاءَ حَبَادَةً قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَادًا وَزَقَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: قبر کے میت کو دہانے سے متعلق

باب ۱۱۴۰ صَبَّةُ الْقَبْرِ وَصَعَطُهُ

۲۰۵۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ وہ شخص ہے جس کے مرنے سے عرش الہی جلیا گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے لیکن اس کی قبر نے ایک مرتبہ اس کو دہایا اس کے بعد پھر وہ عذاب قسم ہو گیا۔

۲۰۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَنْقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْقَبْرُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ حَسَبَ صَبَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ.

۲۰۶۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت

۲۰۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبَةَ عَنِ النَّوَّافِ
قَالَ بَيَّضَ اللَّهُ الْبَلْبَيْنِ امْتُوا بِالْقَوْلِ الشَّابِ فِي الْحَيَاةِ
الْذَّكَاءِ وَفِي الْأَجْرِ قَالَ تَرَكْتُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ -

۲۰۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْفَمَةَ بِنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
عُبَيْدَةَ عَنِ النَّوَّافِ بْنِ عَزَابٍ عَنِ السَّبْعِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بَيَّضَ اللَّهُ الْبَلْبَيْنِ امْتُوا بِالْقَوْلِ الشَّابِ فِي
الْحَيَاةِ الْذَّكَاءِ وَفِي الْأَجْرِ قَالَ تَرَكْتُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ
بَعْدَ لَهْ مِنْ رَبِّكَ يَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَذِيهِ بَيْنَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ بَيَّضَ اللَّهُ الْبَلْبَيْنِ
امْتُوا بِالْقَوْلِ الشَّابِ فِي الْحَيَاةِ الْذَّكَاءِ وَفِي الْأَجْرِ -

۲۰۶۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَدَاةُ اللَّهِ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ السَّبْعِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرِ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا فَأَمَّا مَاتَ
فِي الْحَيَاةِ فَسَمِعَ بِذَلِكَ وَلَا تَزَالُ لَا تَذَلُّوا
لَدَعُوْتُ اللَّهِ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ -

۲۰۶۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَزْرُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنِ النَّوَّافِ بْنِ عَزَابٍ عَنْ أَبِي ثُبُوتٍ قَالَ خَرَجَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا
فَقَالَ يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهِمْ -

بَابُ ۱۱۳ التَّعْوِذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۰۶۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ سَلَمَةَ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَقُولُ كُلُّهُمْ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ

کریم ﷺ اللہ البَلْبَيْنِ امْتُوا بالک یعنی اللہ عزوجل مومنین کو
دنیا اور آخرت میں ٹھیک بات پر قائم رکھے گا فرمایا گیا ہے یہ آیت
کریمہ عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۲۰۶۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت
ﷺ نے ارشاد فرمایا (يَبْيَضُ اللَّيْلُ مِنَ امْتُوا) آخر تک عذاب
قبر سے متعلق نازل ہوئی مرنے والے سے سوال ہوگا کہ تیرا پروردگار
کون ہے اور کون تیرا اخیر ہے وہ کہے گا کہ میرا پروردگار اللہ عزوجل
ہے اور حضرت محمد ﷺ میرے پیغمبر سے ہی مراد ہے۔ اس آیت
کریمہ سے اللہ عزوجل مومنین کو ٹھیک بات پر دنیا اور آخرت میں
ثابت رکھے گا اللہ عزوجل اس کے قلوب کو مضبوط کر دے گا (اور کفار
گھبرا جائیں گے)

۲۰۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے قبر سے ایک آواز
سنی تو پوچھا اس شخص کا کب انتقال ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا دو روز
جاہلیت میں اس شخص کا انتقال ہوا ہے آپ خوش ہوئے یہ بات سن کر
(مرنے والا مسلمان نہیں ہے) پھر آپ نے فرمایا اگر تم نہ گھبراتے تو
میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ تم کو عذاب قبر نہ دے۔

۲۰۶۳: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم ﷺ سورۃ غدر پڑھنے کے بعد نکلے کہ ایک آدمی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔
(نحوۃ اللہ)

باب: عذاب قبر سے پناہ سے متعلق

۲۰۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
ارشاد فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
یعنی اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا
ہوں عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سزا و جلال سے ختم

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ وَالْمَغَابِ
وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّخَالِ۔

۲۰۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۶۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ نَحْنُ الْأَسْوَدُ ابْنِ غُمَرٍ وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدُ ذَلِكَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۶: حضرت امامہ بنت ابی بکر مزینہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے اس فتنہ کے بارے میں بیان فرمایا جو کہ انسان کو قبر میں ہوتا ہے آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تو اہل اسلام نے عذاب قبر کے بارے میں سن کر ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں رسول کریم ﷺ کے ارشاد کا مفہوم نہ سمجھ سکی جس وقت ان کی چیخ میں افاقہ ہوا تو میں نے ایک صاحب سے عرض کیا جو کہ میرے پاس ہی موجود تھا کہ اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے۔ رسول کریم ﷺ نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا اس نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم لوگ قبر میں آزمائش کئے جاؤ گے قریب قریب اس آزمائش کے جو کہ وہاں سے سامنے ہوگی۔

۲۰۶۶: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَخْبَرَنِي هُرَيْرَةُ بْنُ الرَّبِيعِ أَنَّ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ قَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَخْرُ الْفِتْنَةُ الَّتِي بَيْنَ بَهَا الْغَمْرَةُ فِي قَبْرِهِنَّ فَلَمَّا دَخَلَ ذَلِكَ حَقُّ الْمُسْلِمُونَ حَقَّهَا خَالَتْ نَجْوَى وَبَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ خَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ صَحْبَهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ يَتَنَبَّأُ بِي بَارَكَ اللَّهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَخْبَرِ قَوْلِهِ قَالَ قَدْ أُوجِبَ إِلَيَّ أَلَكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّخَالِ۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صحابہ کرام جمیعہ کو یہ وعاس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے ہیں۔ جس کا مطلب وتر جماس طرح سے ہے کہ اسے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور مسج وہاں کے فتنہ سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۲۰۶۷: أَخْبَرَنَا قُسَيْبُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ مَكْوَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ عَمَّا يُعَلِّمُهُمُ الشُّرُوعَ مِنَ الْقُرْآنِ قَوْلُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ حَقِّمَ وَأَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّخَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَغَابِ وَالْمَغَابِ۔

۲۰۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ نبویہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ عورت کہنے لگی کہ قبر میں تمہارا امتحان لیا جائے گا

۲۰۶۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي هُرَيْرَةُ أَنَّ غَابِرَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۹: یعنی تم لوگ قبر میں آزمائے جاؤ گے یہ بات سن کر آپ گھبرا گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہودی کی آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم کئی رات تک حُزّے رہے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ تم لوگوں کی قبر میں آزمائش کی جائے گی پھر میں نے سنا کہ آپ پناہ مانگا کرتے تھے عذاب قبر سے۔

۲۰۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ تَلْحِيضٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِينُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ قِسْفَةِ الدَّجَالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَعْتَصُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

۲۰۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز ایک یہودی عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے اس یہودی عورت کو کچھ دیا۔ اس پر اس یہودی عورت نے کہا کہ خدا تعالیٰ تم کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ بات سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے کہ جس کو جالور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبِيرٌ عَنْ مَسْجُودٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَتَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يَمْلَأُونُ فِي قُبُورِهِمْ قَلْعَهُمَا وَلَمْ أَنْتُمْ أَنْ أَصِدَّقَهُمَا فَحَرَحْنَا وَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يَمْلَأُونُ فِي قُبُورِهِمْ قَالَتْ حَدَّثَنَا قَالَتْ إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يَمْلَأُونُ عَذَابًا

۲۰۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی خواتین آئیں اور انہوں نے کہا کہ اہل قبور عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوا ان کو سچا کرنا پھر دو دونوں چلی گئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی خواتین آئی تھیں وہ کہتی تھیں کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا ہے شک ان کو عذاب ہوتا ہے اس طرح کہ تمام جالور اس کو سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ہر ایک نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا

نَسْمَعُ الْبَهَائِمَ كُلَّهَا قَمَا رَأَيْنَهُ عَلَى صَلَوةٍ إِلَّا كَرْتُمْ
تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق احادیث
۲۰۷۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔
وہاں پر دو آدمیوں کی گفتگو سنی کہ جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔
رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ
بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے قطرات
سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا وہ شخص تھا جو کہ چغل خوری کرتا تھا۔
پھر آپ نے ایک شاخ ٹکڑا لیا اور ان کے دو کھڑے کیے اور ہر ایک
قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے
اس طریقہ سے کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے
عذاب میں کمی واقع ہو جائے جس وقت تک کہ یہ شاخیں خشک نہ
ہوں۔

۲۰۷۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
دو قبور کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے (لوگوں
کے اعتبار سے) اور کچھ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا ایک تو
پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپ
نے ایک تازہ شاخ حاصل فرمائی اور اس کے دو ٹکڑے فرمائے پھر ہر
ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ
نے اس طریقہ سے کس وجہ سے کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے
کہ (دو شاخ کو قبر پر لگانے کی وجہ سے) ان قبروالوں کے عذاب میں
کمی واقع ہو جائے۔

۲۰۷۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کی
وفات ہو جاتی ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اس کو دکھلایا جاتا ہے اگر

بَابُ ۱۱۳۲ وَضِعَ الْبُحْرِیَّةُ عَلَى الْقَبْرِ
۲۰۷۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ
عَنْ مُثَوِّبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَابِطِ بْنِ حَبِطَانَ
مَنْجَةَ أَوَّلِ مَدِينَةٍ سَمِعَ صَوْتِ انْسَاتٍ يُعَذِّبَانِ فِي
قُبُورِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي حَبِیْبٍ ثُمَّ قَالَ بَنَى حَمَانُ
أَخَذَهُمَا لَا يُسْتَرَى مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخِرُ بَنِي
بِالسَّيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِحَبْرٍ بَذَلَ فَكَسَرَهَا خَمْسَتَيْنِ وَصَوَّعَ
عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا خَسْرَةً قَلِيلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ
فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْسَا أَوْ
إِلَى أَنْ يَنْسَا۔

۲۰۷۳ أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ الشَّرَحِيِّ فِي خَدِيدِهِ عَنْ
أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ هَارِثِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ فَإِنَّهُمَا لَيُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي
حَبِیْبٍ أَمَّا أَخَذَهُمَا فَكَانَ لَا يُسْتَرَى مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا
الْآخِرُ فَكَانَ بَنِي بِالسَّيْمَةِ ثُمَّ أَخَذَ حَبْرَةً وَطَنَةً
فَنَضَّجَهَا بِضَفْئِ ثُمَّ عَرَّجَ كُلَّ قَبْرٍ وَاجِدَةً فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا أَنْ
يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَنْسَا۔

۲۰۷۴ أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَلْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْ أَخَذْتُمْ إِذَا
مَاتَ عَرَضٌ عَلَيْهِ مُتَعَذِّدٌ بِالْعَذَابِ وَالْعَيْشِيِّ إِنْ كَانَ

وہ شخص جنتی ہوتا ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے روز اٹھا لے۔

۲۰۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے پس اگر وہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو جنت میں سے اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو وہ شخص دوزخ والوں میں سے کہا جاتا ہے یہ حیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

۲۰۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے جس وقت کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو اس کا صبح و شام ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے اگر وہ شخص جنت والوں میں سے ہے تو جنت میں اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ وہ شخص کہا جاتا ہے یہ حیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

باب: اہل ایمان کی رُوحوں سے متعلق احادیث

۲۰۷۷: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی جان جنت کے درختوں پر پرواز کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

مِنْ أَهْلِ الْخَيْرَةِ فَمِنْ أَهْلِ الْخَيْرَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَنْفَعَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْرَضُ عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنِيَّةِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ بَلْ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَنْفَعَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْعَرِثِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْفَقُّ لَعْنَةُ أَبِي الْقَاسِمِ حَتَّى يَمْلِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ غُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْعَذَابِ وَالْعَنِيَّةِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرَةِ فَمِنْ أَهْلِ الْخَيْرَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ قَبْلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَنْفَعَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب ۱۱۳۳ ارواح المؤمنین

۲۰۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفْسَهُ حَفَّتْ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا تَسْمَعُ الْمُؤْمِنِ طَبَائِرُ فِي شَحْرِ الْخَيْرَةِ حَتَّى يَنْفَعَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى حَسْبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے وہ حضرات اہل بدر کا

وَسَلَّمَ إِلَهُهُمُ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الْبَاقِيَ كُنْتُ فَكُلُّهُمْ لَهُمْ هُوَ الْخَلْقُ ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ إِنَّكَ تَسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتْ الْآيَةَ۔

کہ جو میں نے ان سے بیان کیا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى﴾

۲۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام انسانوں کے جسم کو زمین کھا جاتی ہے علاوہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے کہ انسان اسی سے پیدا کیا گیا اور پھر اس میں جوڑا جائے گا۔

۲۰۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعِينٍ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ نَبِيٍّ آقَمَ وَفِي حَدِيثٍ مَعْبُورَةٍ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَصَبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خَلْقٌ وَفِيهِ يَوْعُكُ۔

۲۰۸۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ أَبِي عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الْوَلَدِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَلِّبَنِي وَتَحْتَبِي أُمَّ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُشَمِّبَنِي أَمَّا تَحْتَبِي بَابِي فَقَوْلُهُ إِنِّي لَا أُعِيدُهُ حَتَّى يَذَاقَهُ وَلَيْسَ آجِرُ الْخَلْقِ بِأَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ أَوْلَاهُ وَأَمَّا خُصْمَةُ بَابِي فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا اللَّهُ الْأَعْدُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

۲۰۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز و جل انسان کو اس طریقہ سے کرنا لازم (اور مناسب نہ تھا) اور انسان نے مجھ کو گالی دی اور اس کو اس طرح سے کرنا لازم نہیں تھا تو انسان کا مجھ کو جھوٹا قرار دینا تو یہ ہے کہ وہ یہ بات کہتا ہے کہ میں اس کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کروں گا جس طریقہ سے کہ اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور دوسری مرتبہ کی پیداوار پہلی مرتبہ کی پیداوار سے میرے واسطے مشکل نہیں ہے اور انسان کا مجھ کو گالی دینا یہ ہے کہ وہ (میں سے) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک بیٹا ہے حالانکہ میں تمہا ہوں کسی محتاج نہیں ہوں نہ مجھ سے کسی کی ولادت ہوئی اور نہ میری کسی سے ولادت ہوئی اور میری برابری کا کوئی نہیں ہے۔

خلاصہ الباب رب واحد دیکھا ہے وہ طاقتور ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی کمزور یا لاحق ہے کہ وہ بیٹے کا محتاج ہو جائے۔ (جانی)

۲۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ أَمْسُوتُ عِنْدَ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ قَالَ لَا هَلِيبَ إِذَا أَنَا مَتَّ قَاحِرٍ فَوَيْلٌ لِي ثُمَّ اسْتَحْفَلَنِي ثُمَّ أَفْرَوْنِي

۲۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے بہت زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا تھا جس وقت وہ شخص مرنے لگ گیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو پہلے تو آگ میں جلاؤ اور پھر مجھ کو پس دینا۔ پھر میری مٹی کو کچھ تو ہوا میں اڑا دینا اور کچھ دریا میں ڈال دینا کیونکہ اللہ مجھ پر قدرت والا ہو گا تو اس طرح سے

یہی الرَّانِجِ یٰی السَّحَرِ قَوْلَ اللَّهِ لَئِنْ قَدْزَلَّ اللَّهُ عَلٰی لَیْعَدِیَّتَیْ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ قَالِ فَقَعَلْ اَعْلَهُ ذٰلِكَ قَالِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ یٰکَلٰی شَیْءًا اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَوْفَا اَحَذَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلْتُ عَلٰی مَا صَعَلْتُ قَالِ حَسْبُكَ فَقَعَزَ اللَّهُ لَكَ۔

مجھ کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ یہی کسی مخلوق کو نہیں کرے گا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرنے کے بعد اسی طرح سے کیا۔ اللہ نے ہر ایک چیز کو جس نے کہ اس کا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور زمین اور ہوا کو حکم فرمایا جو تم نے لیا ہے تم اس کو حاضر کرو یہاں تک کہ وہ شخص مکمل ہو کر (جسمانی اعتبار سے) اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس وقت اس سے اللہ عزوجل نے باز پرس کی تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

۲۰۸۲ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالِ حَدَّثَنَا جَبْرِثُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ دِهْمِی عَنْ حُدْبَقَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالِ كَانَ رَجُلٌ یَمُتُّ كَانٌ فَلَمَّا کَمِیْ یُسِیْءُ الطَّعْنَ یَعْتَمِدُ فَلَمَّا خَصَرَئُهُ الرُّفَاةُ قَالِ لِأَخِلَّیْهِ اِنَّا اَتَا بَشٌ فَأَخْرَجَ فَوَضَعُ ثُمَّ اَحْمَلُوْنِیْ ثُمَّ اِفْرُوْنِیْ یٰی السَّحَرِ قَالِ اللَّهُ اِنْ یَقْبِضَ عَلَیْ لَمْ یَغْفِرْ لِیْ قَالِ فَامَرَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتَ اَجِیْءَ فَلَمَّا رُوِّحَهُ قَالِ مَا حَمَلْتُ عَلٰی مَا قَعَلْتُ قَالِ بَا رَبِّ مَا قَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ فَقَعَزَ اللَّهُ لَكَ۔

۲۰۸۳ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے پہلے ایک آدمی اپنے کاموں کو برا سمجھتا تھا جس وقت اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا (وہیت کی) کہ جس وقت میری وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو آگ میں جلا دینا پھر مجھ کو (میرے جسم کو) خوب چیں کر آ بیٹا دینا۔ اس کے بعد دریا میں پھینک دینا کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے (گناہوں کی وجہ سے) میری گرفت کر لی تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں کرے گا (اس کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا) اس کے متعلقین نے اسی طرح سے کیا۔ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اس شخص کی روح کو پکڑ لو پھر اللہ عزوجل نے اس شخص سے دریافت کیا: تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا تیرے خوف کی وجہ سے اے میرے مولیٰ میں نے یہ عمل کیا ہے۔ پھر حال اللہ عزوجل نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

خلاصہ الباب ۶۱ المؤمنین میں الحوف والرحاء یعنی مؤمن تو خوف اور امید کے درمیان ہوتا ہے کہ اپنے رب سے نہ تو مایوس ہوتا ہے اور نہ رب کی رحمت کو اپنی بے عملی کا ذریعہ بنا ڈالتا ہے بلکہ جس قدر استطاعت رب نے دی ہوئی ہے اپنے رب کی راہ میں جان و مال کھپا دیتا ہے اور اسی راہ پر جان اپنے رب کے حضور پیش کر ڈالتا ہے۔

باب ۱۱۳۳ البُیْعَتِ ۲۰۸۵ أَخْبَرَنَا قُسَيْبٌ قَالِ حَدَّثَنَا سُبَّانٌ عَنْ عُمَرُو عَنْ سُبْعِدٍ لِّیْ حُسْبٍ عِیْ اُمِّی عَنَسِیْ قَالِ سَمِعْتُ یَاب: قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق ۲۰۸۵ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منہ پر خطبہ دے رہے تھے فرماتے تھے کہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْلُطُ عَلَى الْيَسْرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَافُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَقًّا عَرَاةً غُرُلًا۔
تم لوگ اندر و جل سے نکلے پاؤں نکلے جسم اور بغیر ختنہ کی حالت میں ملاقات کرو گے۔

۲۰۸۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُسْلِمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُعِزُّ بْنُ الْأَعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي عَمَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَرَاةً غُرُلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ حَتَّى بَدَأَ أَوَّلَ خَلْقٍ يُعْبَذُ۔
۲۰۸۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ جسم بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿عَلَّمَا بَدَأَ أَوَّلَ خَلْقٍ يُعْبَذُ﴾ جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا اسی طرح سے دوسری مرتبہ پیدا کریں گے۔

۲۰۸۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمُتُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَقًّا عَرَاةً غُرُلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهَا۔
۲۰۸۹۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ (قیامت کے دن) جمع کیے جاؤ گے نکلے پاؤں نکلے جسم اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کا خیال کہاں ہو گا میدانِ حشر کی پریشانیاں زبردست ہوں گی۔

۲۰۸۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُخْشَرُونَ حَقًّا عَرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنْ الْأَمْرُ أَتَى مِنْ أَنْ يَهْمَهُمْ ذَلِكَ۔
۲۰۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَسَارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَسَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ حَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا يَتَرَكُ عَرَاتِهِمْ وَابْعِثَ رَاجِعِينَ النَّاسَ عَلَى نِعَمِهِمْ وَثَلَاثَةٌ عَلَى نِعَمِهِمْ وَارْتَعَةً عَلَى تَعَبِهِمْ وَتُخْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ يُقَالُ

۲۰۸۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جن جن قسم کے لوگ ہوں گے۔ ان میں سے بعض لوگ تو شوق میں بھرے ہوں گے (یعنی ان میں جنت کا شوق غالب ہو گا اور بعض لوگ دوزخ سے) ڈرتے ہوں گے وہ لوگ ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کر لے گی جہاں پر وہ دن میں ٹھہریں گے ان لوگوں کے ساتھ ٹھہر جائے

گی اور جس جگہ وہ رات میں ٹھہریں گے ان کے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ صبح کو ٹھہرے گی تو انکے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ شام کو ٹھہرے گی آگ بھی انکے ساتھ شام کرے گی۔

۴۰۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سچے اور سچے کہے گئے (رسول ﷺ) نے اللہ عزوجل ان پر رحمت نازل فرمائے اور سلام نازل فرمائے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگ تین قسم کے ہوں گے ایک طبقہ تو سوار ہوگا جو کھاتے اور لباس (پہنتے) جائیں گے (اور دوسرے طبقہ کو فرشتے ان کے چہروں کو اٹا کر کے ان کو دوزخ کی جانب بھیٹ لیں گے اور ان کو دوزخ کی جانب لے کر جائیں گے اور تیسرا طبقہ وہ ہوگا جو کہ پاؤں سے چلے گا اور دوسرے گا اللہ عزوجل سواروں پر آفت ڈال دے گا ان کو ساری ذلت سکے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے عوض میں دے دے گا لیکن ان کو اونٹ نہیں ملے گا۔

مَعَهُمْ خَبْثٌ قَالُوا وَ تَبِيتُ مَعَهُمْ خَبْثٌ بَاتُوا وَ تَضِيحُ مَعَهُمْ خَبْثٌ أَصْبَحُوا وَ تَمْسِي مَعَهُمْ خَبْثٌ أَمْسَوْا۔

۴۰۹۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ خَلَقْنَا نَحْنُ عِى الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ خَلَقْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بْنِ أَبِي قَحْطَبَةَ قَالَ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْلُوبَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقْنِي إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُونَ لَأَلْفَةَ أَلْفِ فَوْحٍ وَ رَكْبَيْنِ عَالَمَيْنِ عَالَمَيْنِ وَ فَوْحٌ هَهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وَجُوهِهِمْ وَ تَحْمِلُهُمُ الشَّارُ وَ فَوْحٌ يَنْشُونَ وَ تَنْشُونَ يَلْقَى اللَّهُ أَلْفَةَ عَلَى الظُّهْرِ فَلَا يَمُوتُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْخَبِيبَةُ بِعَرِيضَتِهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَكْفُرُ غَلِيًّا۔

باب: سب سے پہلے کسے کپڑے پہنائے جائیں گے؟

بابُ ۱۱۳۵ ذِخْرِ أَوَّلٍ مَنْ يَكْسِي

۴۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صحابہ کرام جزیہ کو صحیح فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اسے لوگو! تم سب کے سب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ننگے جہنم ننگے پاؤں اور بغیر فتد کے حاضر ہو گے اس کے بعد آپ نے ایک آیت کریمہ ﴿حَمَّا نَذَا أَوَّلَ خَلْقٍ يُعْبَدُ﴾ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اسے لوگو ہم نے جس طریقہ سے پیدا کئے کو شروع کیا اس طرح سے ہم دوسری مرتبہ کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہننے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے ہر کوئی حاضر کیے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اے میرے مولیٰ یہ میرے ساتھی ہیں فرمایا جائے گا کہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جو ان لوگوں نے تمہارے (دنیا سے جانے کے) بعد نبی نبی

۴۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا وَ كَبِ بْنِ جَرِيرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَلَمَّا بَأْتَاهَا النَّاسُ لِنُكْمٍ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَزَّاءَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَفَاةَ عَزَّاءَ وَقَالَ وَ كَبِ وَ وَهَبُ عَزَّاءَ عَزَّاءَ حَمَّا نَذَا أَوَّلَ خَلْقٍ يُعْبَدُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ إِنَّهُ سَبَّحَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَجَاءَ وَقَالَ وَ وَهَبُ وَ وَ كَبِ سَبَّحَ بِرَحَالِ تَبِ أُنْشِيَ قَبْلَ خَلْقِهِ بِهِمْ ذَاتِ الشِّمَالِ قَالُوا وَ رَبِّ

ہاتھ پیدا کی تحس میں اس طریقہ سے کہوں گا جس طرح سے نیک قسمت والے بندے (مراستی صیغہ ہیں) میں ان پر کواد تھا۔ جس وقت تک میں ان میں موجود تھا۔ پھر جس وقت تو نے مجھ کو اٹھایا تو تو انکا نگہبان اور محافظ تھا۔ اگر تو کو خدا اب میں جہتا کرتے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے اس پر فرمایا جائے گا (یعنی حق سبحان تعالیٰ فرمائیں گے) تو غالب اور حکمت والا ہے پھر کیا جائے گا یہ (دو لوگ ہیں جو کہ) دین سے محروم ہو گئے ہیں جس وقت قرآن کو اس سے جدا ہوئے۔

أَصْحَابِي قَالُوا إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَخَذْتُمَا تَعَذُّكَ قَالُوا قَالِ الْغَدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتَنِي إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ نَعِمَ لَهُمُ الْآيَةُ لَيَقَالَنَّ إِنَّ هَذَا لَا يَزَالُ مُذِيرُونِي قَالَ أَمَّا ذَاوَةُ مَوْتِيَتَيْنِ عَلَى أَغْقَابِهِمْ مَعْدُ فَارْزُقْنَهُمْ۔

خلاصہ الباب ☆ سنت پر مضبوطی سے چر رہے کی ہدایت ہے۔ ہر بات سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ سنت نبوی (سویقہ) پر عمل ایک مضبوط سہارا ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عوض مبارک پر ملاقات نصیب ہوگی۔ سنت سے اعراض ہ متعجب نہ یاد آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اقوام پر دوائی بنا کر بھیجے جاتے ہیں اور یہ آیت تو محض ہدایتِ حقانی کا کرم ہے ابتدا سنت اور ہدایت دونوں پر اشتقامت مطلوب ہے۔ (ہاشمی)

باب: مرنے والے پر اظہارِ غم سے متعلق

باب ۱۱۷ فی التَّعْزِيَةِ

۲۰۹۲: حضرت معاویہ بن قرقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنائی جس وقت بیٹھے آپ کے پاس چہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے ان میں ایک شخص تھا کہ جس کا ایک چھوٹا بچہ اس کی پشت کی جانب سے آتا تھا اور وہ اس کو اپنے سامنے بٹھایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بچہ مر گیا اس شخص نے جلسہ میں حاضری چھوڑ دی اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا نبی نے اس کو نہیں دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں فلاں آدمی نہیں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ نبی اس شخص کا چھوٹا بچہ جس کو کہ آپ نے دیکھا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے آنحضرت نے یہ بات سن کر اس شخص سے ملاقات کی اور اس کے بچہ کی خیریت دریافت فرمائی اس شخص نے جواب دیا کہ وہ بچہ تو مر چکا ہے۔ آپ نے اس کی تعزیت فرمائی اور اس کی وفات پر اظہارِ غم فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اسے شخص مجھ کو کوئی بات پسند ہے کہ تو تمام زندگی اس سے

۲۰۹۲ أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ أَمْرِي الرَّزَّاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ مِسْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَسَ يَخْلُسُ إِلَيْهِ تَقَرُّ مِنْ أَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَبِيٌّ يُدْعَى مِنْ خَلْبٍ عَلَيْهِ فَيُعْبَدُ ثُمَّ يَتَغَبَّى فَيَهْلِكُ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْصُرَ الْخَلْفَةَ لِذِكْرِ أَبِيهِ فَخَرِنَ عَلَيْهِ فَلَقَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بِيَ لَا أَرَى فُلَانًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَيِّتٌ أَلَيْسَ زَيْنَةُ هَلَكَتْ فَلْيَتَغَبَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ عَنْ سَبِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَتْ فَعَرَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْكَ أَنْ تَمْتَنَعَ بِهِ عَمْرُكَ أَوْ لَا تَتَابَعِي عَمْرًا إِلَى بَابِ بْنِ تَوَّابٍ الْخَبِيَةِ

إِنَّا وَجَدْنَاهُ قَدْ سَقَطَ إِلَيْهِ يَتَضَعُهُ لَكَ قَالَ نَسِيَ اللَّهُ
بَلْ يَسْقِيهِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَتَضَعُهَا يُنْزِلُ لَهَا أَهْلًا
إِلَى قَالَ فَمَا لَكَ لَكَ.

نفع حاصل کرتا یا یہ کہ تو جس وقت تک قیامت کے دن جنت کے کسی
دروازہ پر جائے گا اس کو اپنے سے پہلے وہاں پائے گا اور وہ تیرے
واسطے دروازہ کھولے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ
بات کہ وہ شخص جنت کے دروازہ پر مجھ سے پہلے ہی پہنچ جائے اور
میرے واسطے دروازہ کھولے۔ مجھ کو زیادہ محبوب ہے اس کے زیادہ
رہنے سے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے واسطے یہی ہوگا۔

باب: ایک دوسری قسم کی تعزیت

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت
(عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے جس وقت وہ ان کے
پاس پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک مہاجر رسید کیا جس سے فرشتہ
کی آنکھ پھوٹ گئی اور وہ پرواز کے پاس گئے اور عرض کیا: اے
میرے پروردگار! تو نے مجھ کو ایک ایسے بندہ کے پاس بھیجا جو کہ مرنا
نہیں چاہتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرشتے کی آنکھ درست فرمادی اور فرمایا
اس بندہ کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ ایک تیل کی پشت پر
رکھو کہ جس قدر بال اس کے ہاتھ کے پیچھے آئیں گے انہیں ہر سال
کے بدلے ایک سال کی عمر عطا کر دی جائے گی۔ چنانچہ موت کا فرشتہ
حاضر ہوا اور اس نے اس طرح سے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
کہ پھر تو مجھ کو موت آتا اور مجھے مرنا بہتر ہے اور وہ عافرائی اے اللہ!
مجھ کو پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے پھر کی مار کے
برابر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو ان کی
قبر کی نشاندہی (راہبری) کرتا جو کہ لال رنگ کے نیلے کے نیچے ہے۔

باب ۱۱۳۷ تَوَاعُظُ آخَرُ

۲۰۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلَمَّا خَافَهُ سَجَدَ فَلَمَّا غَبَّ قَرَعَ إِلَى رَبِّهِ
فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَاهِرٍ لِيُؤْتِيَ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ
عَرَّوَجَلٌ إِلَيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ يَصْغُرُ
بِنْدَهُ عَلَى مَنْ قُوَّةٌ فَلَمْ يَكُنْ مَا عَطَتْ بِنْدَهُ يَكُنْ
شَعْرُ سَنَةٍ فَإِنْ أَمَرَ رَبِّي ثُمَّ مَدَّ فَإِنَّ الْمَوْتَ قَالَ
فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهُ عَرَّوَجَلٌ أَنْ يُدْبِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ
الْمُقَدَّسَةِ زَمْنَةً الْحَصْرِ فَإِنْ رَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأَرْبِيَكُمْ قَبْرًا إِلَى حَايِبِ
الْعُلُوبِ تَحْتَ الْكُنُوبِ الْآخِرِ.